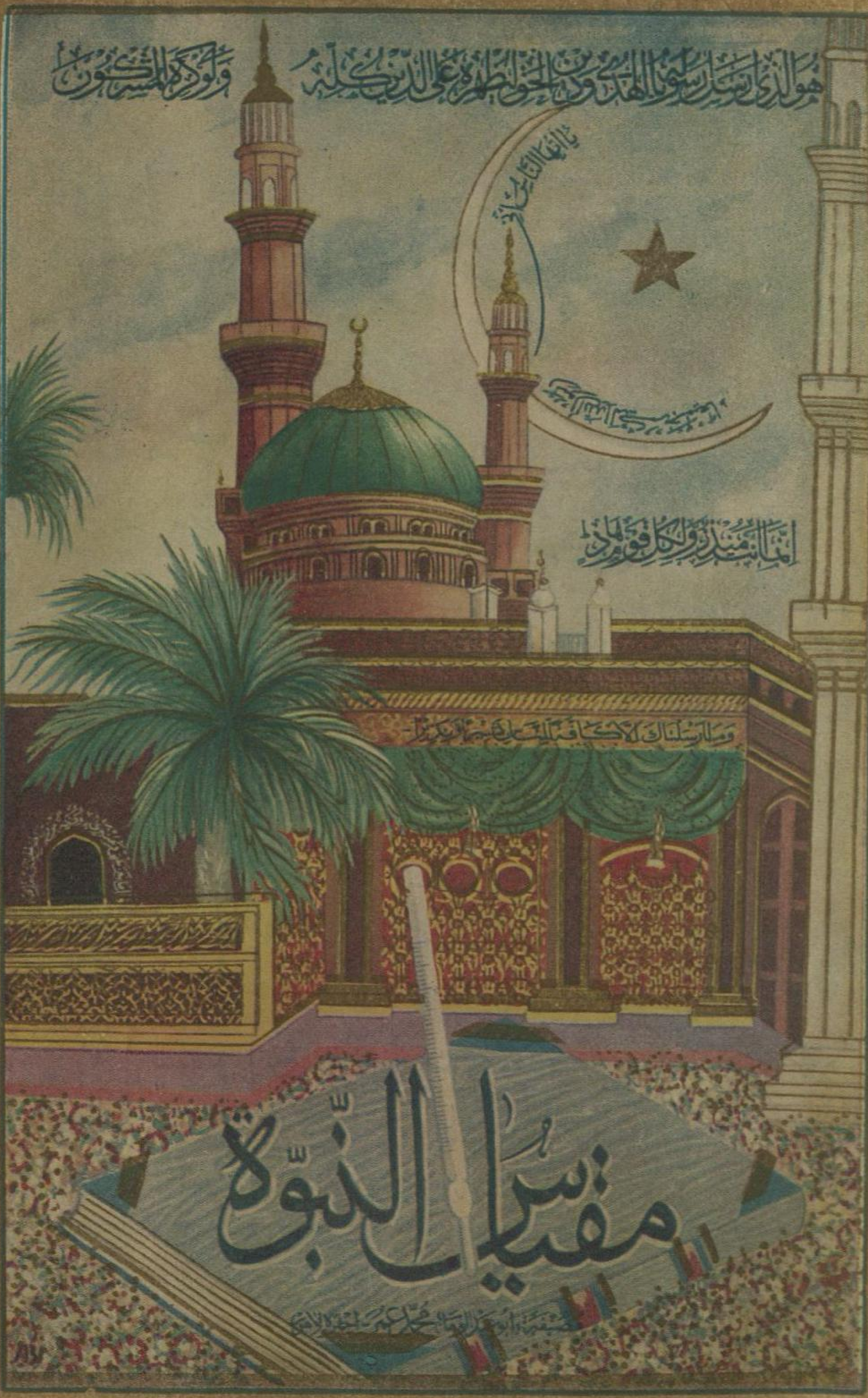
بابو برکت علیؒ - بن امام دینؒ


هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون
انما انت منذر ولكل قوم هاد
وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا
مقياس النبوة

دار المقیاس اچھرہ۔ لاہور
کے

نایاب جواہرات!

مقیاسِ حنفیّت یہ کتاب حنفیت کا حقیقی تھرمامیٹر ہے۔ جس میں حنفی، وہابی کے مابہ النزاع مسائل کو قرآن وحدیث سے بطریقِ احسن لکھا گیا ہے؛

قیمت غیر مجلد آٹھ روپے۔ مجلد چرمی گیارہ روپے ٭

مقیاسِ صلوٰۃ اس کتاب میں نماز کے تمام اختلافی مسائل کو بدلائلِ حنفیہ قرآن وحدیث سے صحیح ثابت کیا ہے۔ قیمت غیر مجلد ۴ روپے۔ مجلد چرمی ۶ روپے ۸ آنے!

مقیاسِ نبوّت یہ کتاب حیاتِ مسیح اور ختم نبوت کے دلائلِ واضحہ کا مکمل ذخیرہ ہے۔ قیمت حصہ اوّل و دوم بغیر جلد ۱۰ روپے۔ مجلد چرمی ۱۲ روپے حصہ سوم ۱۰ روپے

مقیاسِ نور اس کتاب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کو قرآنی دلائل اور احادیثِ صحیحہ واقوالِ مفسرین ومحدثین ومتقدمین ومتاخرین سے منور کیا گیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت غیر مجلد ۴ روپے۔ مجلد چرمی ۶ روپے ۸ آنے ٭

مقیاسِ خلافت اس کتاب میں خلافت کے مضمون کو قرآن واحادیثِ موافقین ومخالفین سے مدلل ثابت کیا گیا ہے ٭ (زیرِ طبع)

نوٹ:۔ کتب مذکورہ بالا کو بغیر اجازت مصنف شائع کرنا قانونی جرم ہے ٭

مولوی محمد عبدالوہاب ومحمد عبدالتواب صدیقی

دار المقیاس۔ اچھرہ۔ لاہور

فہرست کتاب مقیاس نبوۃ حصہ سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ الشعراء

المجلد الثالث

من كتاب

مِقیاسِ النبوّۃ

فی ردّ

مدارِ النبوّۃ

○

الّفہ

محمد عُمر اچھروی لاہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ط وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ط وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى، اَللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اٰخِرِ
رُسُلِهٖ مُحَمَّدِ نِ الْمُجْتَبٰى وَاَرْسَلَهُ اللّٰهُ كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ
نَذِيْرًا وَّالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَاَنَّ الْعَذَابَ مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى
وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ الْكُبْرٰى، وَلَعَذَابُ
الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى، اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ
يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى، فَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ط وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ
اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ
اَبْقٰى، قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ
وَمَنِ اهْتَدٰى، وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا،
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ط وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ
اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا، وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ
الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

اما بعد حقیر پر تقصیر خاکپائے پیر نے مقیاس نبوۃ کے تیسرے حصے کو شروع کیا ہے جس میں مسٹر عبد الرحمٰن صاحب خادم، وکیل قادیانی گجراتی کی تصنیف شدہ مرزائیوں کی مایۂ ناز مکمل احمدیہ پاکٹ بک کے ایک حصہ وفات مسیح کے سوالات کو بطریق احسن ایک ایک کرکے جوابات دیکر حیاتِ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو ثابت کیا ہے، جو قرآن کریم و احادیث صحیحہ و کتب لغات و تفاسیر و اقوال صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بزرگان دین سے باحسنہ ادلۂ حیاتِ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تحریر کیے ہیں۔

ایسے ہی پاکٹ بک مذکورہ کے حصہ اجرائے نبوت کو ادلہ مذکورہ بالا سے بلا طعن و تشنیع باادب طریق سے جوابات تحریر کیے ہیں کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے

اور بند ہے، اب اس تیسرے حصے میں مذکورہ پاکٹ بک کے صدق مرزا غلام احمد صاحب کے حصے کا جواب مکمل طور پر ادلہ مذکورہ بالا سے اقوال و اعتقادات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو قرآن کریم سے خلاف اسلام ثابت کیا گیا ہے، اور مرزا صاحب کے اقوال ہی سے اُن کا کذب ظاہر کیا گیا ہے، اور کتب مرزا غلام احمد صاحب سے ہی ان کے اصل عقیدہ کو مع صحیح حوالہ جات کے لکھ کر مسلمانوں کو حقیقت مرزائیہ پر واضح کیا گیا ہے، کہ مرزا غلام احمد صاحب اللہ رب العالمین اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور ائمہ سلفؒ اور بزرگان اسلام کے سخت دشمن اور محض اسلامی لباس دکھا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں، جس سے ہر مسلمان کو بچنا لازمی ہے۔ اور دین خداوندی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں وہی سچا ہے اور اسی میں نجات ہے اور باقی سب گمراہی ہے،

اللہ رب العزت نے بقانون قرآن کریم اپنی مخلوق کی دو قسمیں فرمائی ہیں،

تغابن ۲۸ / ۱ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

وہی ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، تو بعض تم سے انکار کرنے والے ہیں، اور بعض تم سے ایماندار ہیں، اور اللہ تعالےٰ جو تم عمل کرتے ہو۔ ملاحظہ فرما رہا ہے۔

دینِ اسلام

پھر رب السمٰوٰت والارضین نے اپنے پیارے بندوں کی بہتری اور ہدایت و رشد کے لئے دین اسلام برگزیدہ فرمایا ہے، اور قانون مقرر فرمایا کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ، بے شک اللہ تعالےٰ کے نزدیک دین اسلام ہے، اور اسلام کے عاملین کا نام سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ سے اور اسی کی تمام انبیاء علیہم السلام لوگوں کو تعلیم دیتے آئے، اور اپنی اولاد کو بھی یہی وصیت فرماتے آئے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنی اولاد کو وصیت فرمائی، فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور اللہ تبارک وتعالےٰ کو وحدہٗ لاشریک تسلیم کرنا یہ اسلام کی شرطِ اوّل ہے، جس میں اس کی خامی ہے وہ مسلمان نہیں اور صرف زبانی ہی نہ ہو۔ بلکہ عملاً ہر قول وفعل اس کے مطابق ہو،

اسلام کے ضروری قوانین

اللہ، الٰہ، معبود، خدا ایک ہی ہے، خدائی دعوٰی خدائی کلام سے ہی ملاحظہ فرماویں،

توحید قرآنی

(۱)۔ صٰفّٰت	۲۳	اِنَّ اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ۔
(۲)۔ بقرہ	۲/۱۹	وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ
(۳)۔ ابراہیم	۱۳/۷	اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔
(۴)۔ نحل	۱۴/۳	اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ
(۵)۔ صٓ	۲۳/۱	اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ۔
(۶)۔ الحج	۲/۵	فَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۝
(۷)۔ اخلاص	۳۰	قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ۔

شہادتِ خداوندی وملائکہ واُولوالعلم کہ خداتعالیٰ کا کوئی شریک نہیں،

(۸)۔ آلِ عمران	۳/۲	شَھِدَ اللہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝
" آلِ عمران	۳/۶	وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللہُ۔

(۹) - بنی اسرائیل ۱۸/۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ؁
(۱۰) - مومنون ۱۸/۶	وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ؁
(۱۱) - نسآء ۵/۶	اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ہر ایک کو اللہ کی توحید کے اقرار اور جھوٹے معبودوں کے انکار کی دعوت دی گئی

(۱۲) - انعام ۷/۲	ءَاِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۔
(۱۳) - نمل ۲۰/۵	ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؁
(۱۴) - بنی اسرائیل ۱۵/۴	وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔
(۱۵) - بنی اسرائیل ۱۵/۲	لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۔
(۱۶) - انبیاء ۱۷/۲	اَمِ اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ یُنْشِرُوْنَ لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ؁
(۱۷) - شعراء ۱۹/۱۱	فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ ؁

اللہ تعالیٰ کی صفات ازلیہ میں اُس کا کوئی شریک نہیں

(ربوبیت)

(۱۷)	۱/۳	یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
(۱۸) -	۱/۱۶	قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ
(۱۹) - فاتحہ	۱/۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
(۲۰) - آل عمران	۲/۷	قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝
(۲۱) - اعراف	۹/۲۲	وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غٰفِلِیْنَ ۝
(۲۲) - مومن	۲۴/۷	ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝
(۲۳) - مؤمن	۲۴/۷	ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کی صفت خلق ازلی

(۲۴) - انعام	۷/۹	وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝

(۲۵) - اَنْبِیَاء ۱۷/۲ | وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝

(۲۶) - مُومِنُون ۱۸/۵ | وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ
قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝

(۲۷) - فُرقان ۱۹/۴ | تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا
وَقَمَرًا مُنِيرًا ۝

(۲۸) - رَعد ۱۳/۱ | اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ
اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ
يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ط

(۲۹) - آلِ عمران ۳/۱ | هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۔

(۳۰) - مُومِنُون ۱۸/۱ | فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝

فقیر نے مختصراً آیات بینات عرض کی ہیں، طوالت کی وجہ سے پوری نہیں لکھی گئیں، ذاتِ خداوندی بمع صفاتِ لم یزلی میں اگر کوئی شخص کسی کو شریک سمجھے یا کوئی مدعی ہو تو مشرک ہے، قابل بخشش الٰہی نہیں، اور ان کے اس اقرار دعوٰی کو شرک کہا جاویگا، اور شرک کا مرتکب رحمتِ خداوندی سے تا ابد الآباد محروم ہے، اور اسلام سے خارج ہے،

مُشرک کی سزا

(۲۶) - نِسَاء ۵/۱۲ | إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ
لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

یومِ میثاق کے اقرار مخلوق قَالُوا بَلیٰ سے تا قیامت یہی اعلانِ خداوندی ہوتا رہا، اور از ابتدائے آفرینش خداوندی ذات وصفات کا کسی ذی شعور نے انکار نہیں کیا، اگر کیا تو اس کو علی الاعلان برباد کیا گیا، فرعون، نمرود وغیرہما الوہیت کے مدعیوں کا رب العزت نے نام لے لے کر رد فرمایا، چنانچہ توحید کے ان منکرین کی تقلید بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کی، اور دعوٰی خداوندی کیا اور تحریرًا

میں لکھا، اگر یہ دعوای الوہیت اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کے لائق ہوتا، اور شریک خدا کے نزدیک اچھا ہوتا، تو رب العزت فرعون، نمرود شداد وغیرہم کو کیوں کافر کہتے، اور ایسے بڑے بڑے بادشاہوں کو اسلام سے خارج کیوں فرمایا، تاکہ معلوم ہو کہ خدائی دعوای کرنے والا خواہ کسی تاویل سے کرے، فرعون، نمرود وغیرہم کی پارٹی میں شامل ہے، اور دین اسلام سے خارج ہے، اب مرزائی اسلام اور مرزائی توحید کو مرزا صاحب کی کلام سے ہی عرض کرتا ہوں،

مرزائی اسلام

پیغام صلح ۱۸ | اگر آج ہندو کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) پڑھکر مسلمانوں سے بغلگیر ہو جائیں، یا مسلمان ہی ہندو بنکر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں، اور اسلام کو الوداع کہہ دیں، تو جن تنازعات کا اب نام پولیٹیکل رکھتے ہیں، وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی تھے ہی نہیں، پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام بغضوں اور کینوں کی جڑ در اصل اختلاف زہب ہے،

اب غور طلب یہ امر ہے، کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اسلام اور کفر اپنی مرزا ئیت میں مساوی بنا دیا، اور فقیر مرزا صاحب کی کتب سے حوالہ جات عرض کرتا ہے، کہ مرزا صاحب نے اپنے مذکورہ بالا فرمان کے مطابق اختلاف مٹانے کی کونسی صورت اور کونسا پہلو اچھا سمجھا، اور اُن کو ان کے ملہم نے کس جتھے میں شامل فرمایا،

مرزا صاحب کس جتھہ میں شامل رہے کفر میں یا اسلام میں؟

(الہامات مرزا غلام احمد صاحب)

(۱)۔ **البشری ۲/۲۶ مکاشفات ۲۶** | ہے رودر گوپال تیری استست گیتا میں لکھی ہے، مرزا غلام احمد صاحب کو رودر کا خطاب ملا،

(۲)۔ **پیغام صلح ۱۶** | ہم احمدی سلسلے کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے،

(۳) مکاشفات ۶ البشریٰ ۲/۱۴۲ البدر جلد ۶ نمبر ۲۹ ص ۴	غلام احمد کی جے (یہ محاورہ بھی ہندو مذہب میں مستعمل ہے)
(۴) البشریٰ ۱/۲۴ البدر جلد ۲ نمبر ۲۷ ص ۲۷۴ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء	ہے کرشن جی رودر گوپال (مرزا غلام احمد صاحب کا کرشن جی نام مقرر ہوا۔)
(۴) البشریٰ ۲/۱۱۸	جے سنگھ بہادر (مرزا غلام احمد صاحب کا نام جے سنگھ بہادر رکھا گیا۔
(۵) حقیقۃ الوحی ۹۷	برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ (مرزا جی کو برہمن اوتار کا خطاب ملا)

"مرزائی" مولوی صاحب باقی کا جواب تو میں دے نہیں سکتا۔ تمہارا اعتراض صحیح ہے باقی جے سنگھ بہادر کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ خدا کے طاقتور شیر کو فتح نصیب ہوئی۔ سو اس میں کیا حرج ہے، پاکٹ بک ص ۶۷۴

"محمد عمر" یعنی جو تم نے کیئے ہیں۔ درست ہوں گے۔ لیکن تمہارے مرزا جی کا نام تو اللہ تعالےٰ نے سکھوں سے چن کر رکھا۔ جیسے اعمال ویسا ہی نام، اسلامی اسماء سے تو خارج ہو گئے۔ کیونکہ کفر و اسلام ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ نام تمہارے نزدیک اچھا ہے تو مرزائیوں کو بھی چاہیئے کہ غلام جے سنگھ بہادر اپنا نام رکھائیں۔ یا جے کرشن یا رام کرشن نام رکھائیں۔ ورنہ سنتِ مرزائیہ کے تارک ہو! دیکھئے! ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ ہم اپنا نام غلام مصطفےٰ غلام مرتضےٰ یا غلام رسول وغیرہ ہم رکھتے ہیں۔ تمہیں بھی اپنے مرزا جی کی غلامی میں رام کرشن وغیرہ اسماء سے مسمّیٰ ہونا چاہیئے، تمہارے خلیفہ صاحب بھی اس خطاب کو نظر قبولیت سے اپنے والد صاحب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں، چنانچہ رقم طراز ہیں۔

حقیقت النبوۃ مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۱/۱۹۶	اور سری کرشن جی نے آخری زمانہ میں ایک نیا کلنک اوتار کی خبر دی تھی جس کے زمانہ سے سب نشانات آج کل پورے ہو رہے ہیں۔

اور خدا تعالےٰ نے بھی مسیح موعود کا نام کرشن رکھا ہے۔ پس آپ ہی نیا کلنک اوتار ہیں، کیونکہ اوتار کے معنی نبی ہیں۔

خلیفہ صاحب کی اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا نام یقیناً کرشن ہے مسلمانوں کے خدا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ ہندو کے پرمیشور کی طرف سے ہے۔ اسی لئے کرشن جی المعروف غلام احمد کی پیشین گوئی بھی سابقہ ہندو کرشن نے ہی دی۔ اگر مسلمانوں کے خدا نے پہلے فرمایا ہوتا۔ تو جیسا کہ دوسرے نبیوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ ایسے ہی مرزا جی کا نام کرشن بھی کہیں قرآن کریم یا حدیث شریف میں موجود ہوتا۔ اور اوتار کا ترجمہ بھی مرزا جی نے نبی کئے ہیں اور کہیں لغت عربی میں یا قرآن وحدیث میں یا شاستر میں نبی کے ہم معنی اوتار کہیں مذکور نہیں، یا اوتار کے معنی نبی ہوں جیسا کہ خلیفہ صاحب نے خود تسلیم کیا ہے۔ حقیقت النبوۃ کی اسی عبارت کے ماقبل فرماتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں اوتار کے معنی نبی کے تسلیم فرمائے ہیں) معلوم ہوا، کہ یہ ایجاد بھی مرزا صاحب کی ہی ہے۔ سو ہمیں تسلیم ہے۔ کہ تم مرزائی کرشن جی کی ہی اُمت ہو جو مرزا صاحب اور خلیفہ صاحب کی زبانی بھی ثابت ہو گیا، میں کہوں گا کہ خداوند کریم مرزائیوں یا کرشنیوں کو امت محمدیہ میں داخل فرماوے، اور اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرماوے۔ چونکہ مرزا جی کرشن تھے اور اسلام سے نکل کر بقول خود سابقہ مذکورہ اسلامی اختلاف سے نکل کر ہندو مذہب میں شامل ہو کر ایک ہو گئے ہیں، یہ ہے ترجمانی مرزا صاحب کی کلام کی، جس میں فقیر نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا مرزا صاحب نے اسی عقیدہ پر ہی اپنے چیلے یعنی اصحابی بھی اسی ہندو مذہب سے رکھے اور کاتب وحی مرزائی بھی ہندو ہی تھا۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) سیرۃ المہدی ۲/۲۳۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے، صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	اس تقریر میں حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ تھا، میں اکیلا ہی بٹالہ جایا کرتا تھا۔ اور کبھی کبھی میرے ساتھ ملاوامل اور شرن پت بھی جایا کرتے تھے۔
(۲) سیرۃ المہدی ۳/۱۱۳	میر نواب صاحب کے ساتھ میرے روبرو رفع یدین، آمین بالجہر، ہاتھ باندھنے کے متعلق اور تکبیر پڑھنے کے متعلق بحث ہوتی ۰ کہ آیا یہ امور جائز

ہیں یا ناجائز" ان ایام میں آپ کے دوست کشن سنگھ کنگھی گھاڑا، شرم پت اور ملاوا مل تھے۔

۳۔ سیرۃ المہدی ۳/۱۲۳ مرزا دین محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ ابتداء میں نے حضرت صاحب سے کچھ پڑھا بھی ہے۔ ایک فارسی کی کتاب تھی، لالہ ملاوا مل، شرن پت اور کشن سنگھ بھی پڑھتے تھے، ملاوا مل و شرن پت حکمت پڑھتے تھے اور کشن سنگھ قانون کی کتاب پڑھتا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ لالہ ملاوا مل اور شرم پت کا ذکر حضرت صاحب کی اکثر کتابوں میں آچکا ہے۔ اور کشن سنگھ قادیان کا ایک باشندہ تھا۔ جو سکھ مذہب کو بدل کر آریہ ہو گیا تھا، مگر کیس رہنے دیے تھے۔ اس لئے لوگ اُسے کیسداں والا آریہ کہتے تھے۔

۴۔ سیرۃ المہدی ۱۰۱ (مرزا صاحب کو خواب آئی تو تعبیر فرمائی) کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اس کے بعد چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا۔ جس میں ہزار سے زاید روپیہ تھا۔ مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سنائی، تو ملاوا مل اور شرن پت کو بھی بُلا کر سنائی۔ جب منی آرڈر آیا۔ تو ملاوا مل اور شرن پت کو بھی بلایا۔ اور فرمایا، کہ لو بھئی یہ منی آرڈر آیا ہے جا کر ڈاک خانہ سے لے آؤ۔

۵۔ حقیقت الوحی ۲۱۱ میں نے ایک ہندو کھتری ملاوا مل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا، اور سارا قصہ اس کو سنایا اور اس کو امرتسر بھیجا، کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اُس کو کسی نگینہ میں کھُدوا کر اور مہر بنا کر لے آئے، اور میں نے اس کام کے لئے اس ہندو کو محض اس غرض کے لئے اختیار کیا، کہ تا وہ اس عظیم الشان پیش گوئی کا گواہ ہو جائے۔

۶۔ سیرۃ المہدی ۱/۲۲۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے نے کہ میں نے مرزا سلطان احمد صاحب سے سوال کیا تھا۔ کہ حضرت صاحب سے زیادہ تر قادیان میں کن لوگوں کی ملاقات تھی؟ مرزا صاحب نے کہا کہ ملاوا مل شرن پت ہی زیادہ آتے جاتے تھے، کسی اور سے ایسا راہ و رسم نہ تھا۔

(۷) تریاق القلوب ۱۱۲ قادیان کے شرم پت نام ایک آریہ کو بھی اس سے خبر دی، یہ وہی شرم پت ہے۔ جس کا پہلے اس سے کئی مرتبہ اس رسالہ میں ذکر آچکا ہے۔

(۸) - تریاق القلوب ۱۱۳ | ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی جس کا ہمارے اس جگہ کے آریہ شرم پت کو بخوبی علم تھا۔

(۹) - تریاق القلوب ۱۱۵ | ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا۔ کہ آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے۔ بدستور لالہ شرم پت اور ملاوامل کھتریان ساکنان قادیان کو مطلع کیا گیا اور قرار پایا کہ انہی میں سے کوئی ڈاک کے وقت ڈاک خانے میں جاوے۔ چنانچہ ان میں سے ایک آریہ ملاوامل نامی ڈاک خانے میں گیا اور خبر لایا کہ ہوتی مردان سے دس روپے آئے ہیں۔

(۱۰) تریاق القلوب ۱۵۸ | اس الہام سے میں نے اس جگہ کے سرگرم اور متعصب آریہ لالہ شرم پت اور ملاوامل کو بھی قبل از وقت خبر کر دی تھی۔

(۱۱) حاشیہ نزول مسیح ۱۵۸ | اس پیش گوئی کا گواہ لالہ شرم پت آریہ اور چند مسلمان ہیں۔ لیکن شرم پت کی گواہی مضبوط ہے۔ صرف قسم کی حاجت ہے۔ (قسم بھی ہندو مذہب کے مطابق ہوگی۔ جو مرزا صاحب کے نزدیک بھی حجت تھی)۔

۱۲ - حاشیہ نزول مسیح ۱۵۹ | اس پیش گوئی نمبر ۴ کا وہی بشن داس گواہ ہے۔ جو کہ ساکن قادیان ہے

سیرۃ المہدی ۳/۱۸۲ | مرزا صاحب کا ہندوؤں کے ساتھ مشفقانہ تعلق تھا۔

(۱۴) نزول مسیح ۲۴۴ | یہ بیس۲۰ روپے منشی الہی بخش صاحب اکونٹنٹ نے مجھے بھیجے تھے اور جب ایسی صفائی سے یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور آریہ اس کے گواہ ہو گئے۔ تب میں نے ایک روپیہ کی شیرینی آریوں کو کھلا دی۔ تاکہ ہمیشہ اس پیش گوئی کو یاد رکھیں۔

(۱۵) مکاشفات ۱۱ الحکم جلد ۲ نمبر ۱۷ ص ۷ ۱۹۰۸ء | ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا، کہ وہ کالے رنگ کے تھے، اور پتلی ناک کشادہ پیشانی والے ہیں۔ کرشن جی نے اٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملا کر چسپاں کر دی۔

کیوں جناب؟ یہ دعویٰ مرزا جی کا آخری سال کا ہے۔ مرزا جی کی موت بھی ۱۹۰۸ء میں ہوئی اور یہ

خواب بھی اسی سال کا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ بعینہٖ کرشن جی مہاراج نے قادیانی کرشن سے ناک ناک سے اور ماتھا ماتھے کے مطابق کر کے ثابت کر دیا۔ کہ واقعی تو میرے طابق النعل بالنعل بن کر دنیا سے چلا ہے۔ کیا اب بھی مرزا جی کے کرشن ہونے میں اے مرزائیو تم شک کر سکتے ہو؟

(۱۶) مکاشفات صد ۱۲ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ صد ۸ مطبوعہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء

دو دفعہ ہم نے رویا دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں، کہ یہ اوتار ہے اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں۔

مرزائیو! مرزا جی تو مسجود ہندو بن گئے۔ اب ذرا ایمان درست کرلو، اور کرشن قادیانی کو چھوڑ کر محمد عربی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن جاؤ، آپ کو مرزا غلام احمد صاحب کی عبارات سے اور حدیث مرزائیہ سے ثابت ہو چکا کہ مرزا جی کو ہندوؤں کے پریشورنے کرشن بنا لیا۔ اسی بنا پر مرزا جی نے اپنے اصحابی اور کارکن اور شاہدین الہام بھی آریہ ہی مقرر کئے جب سیٹ مکمل ہو گیا۔ تو مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کو آریہ کے بادشاہ ہونے کا خطاب دے دیا۔ یعنی مرزا جی ہندومت میں یہانتک ترقی کر گئے کہ ہندوؤں کے بادشاہ بن گئے۔ اب مرزا غلام احمد صاحب کا اپنا دعویٰ ملاحظہ ہو۔

مرزا صاحب کا دعویٰ کہ میں کرشن ہوں

۱۷۔ البشریٰ ۱/۵۶

آریوں کا بادشاہ آیا۔

۱۸۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ۸۵

ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے۔ جس کو رُدر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا، وہ تو ہی ہے۔

آریوں کا بادشاہ

اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے، ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے

ہیں، مگر روحانی ہوتے ہیں۔ سو میں اس تصدیق کے لئے وہی کرشن آریوں کا بادشاہ ہوں۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ اب تو مذہب آریہ کی روحانیت یعنی ان کے پیرو گنی اور سادر اکی تمام کی اصل روح تمہارے مرزا جی ثابت ہو گئے۔ اب تم اپنی رعایا آریوں کو ہی سنبھال لو۔ مومنین اور مسلمانوں تو نکل کر دو اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ کے مصداق بن گئے ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ کہ میں بُدھ اور متیا ہوں

مسیح ہندوستان میں ۷۸

بُدھ مذہب کی کتابوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ گوتم بدھ نے ایک اور آنے والے بُدھ کی نسبت پیش گوئی کی تھی۔ جس کا نام متیا بیان کیا جاتا ہے۔ یہ پیش گوئی بُدھ کی کتاب لگاوتی متتا میں ہے جس کا حوالہ کتاب اولڈن برگ صفحہ ۱۴۲ میں دیا گیا ہے۔ اس پیش گوئی کی عبارت یہ ہے۔ کہ "متیا لاکھوں مریدوں کا پیشوا ہوگا۔ جیسا کہ میں اب سینکڑوں کا ہوں۔"

مرزائی مرتدو! تمہارے مرزا جی اسلام سے خارج ہو کر جو اسلام کا سخت دشمن مذہب ہے اُس کے بانیٔ مذہب کی پیش گوئی کے مطابق متیا بدھ کے نام سے موسوم ہو کر تشریف لائے ہیں۔ تمہارا مرزا غلام احمد صاحب کو مسلمان یا اُمتِ مرزائیہ کو اسلام کا جزو قرار دینا محض تجاہلِ عارفانہ ہے، پھر آگے مرزا صاحب اس کی تشریح فرماتے ہیں۔

"مسیحا کا لفظ پالی زبان میں آکر متیا بن گیا یعنی آنے والا متیا جس کی بدھ نے پیش گوئی کی تھی وہ درحقیقت مسیح ہے۔"

تو مرزا جی کی اس عبارت سے واضح ہوا۔ کہ آنے والا مسیح کی پیدائش مسلمانوں کے گھر ہو گی، لیکن ہوگا وہ ہندو یعنی متیا بدھ۔

میرے خیال میں مرزا صاحب کے ہندوؤں کے متیا بدھ ہونے میں کسی کو ناراضگی نہ ہو گی، صحیح سمجھیں گے۔ کیونکہ مرزا صاحب کا فرمان ہے۔ تو ہندو مت کا گرو مسلمانوں میں کسی صورت میں بھی شامل نہیں ہو سکتا۔ نہ حقیقتاً نہ مجازاً" نہ استعارتاً نہ کنایتہً"۔

بھئی مرزائیو! تمہارا متیا بدھ تمہیں کو "ودھائیوں" ہو۔

اب تو تمہیں تمہارے بدھ متیا جی عرف غلام احمد صاحب نے تمہیں بدھ متی بنا دیا

تب ہی تو تم یار ہم سے جدا ہو، کیونکہ تم شدھی ہو،

اسے وِدوان مرزائیو! اور مرزائی تپتیو! تمہارے مرزا جی نے تمہیں اسلام سے نکال کر وائیو اور اگنی کی تپسیا سکھا کر اپنے منتروں سے خوب ملایا۔ بھئی وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا تمہارے لئے تمہارے بدھ متیا اور ہمارے لئے ہمارے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کو وہ اچھے ہمیں یہ اچھے، جو تمہارا دل چاہا مرزا صاحب کو تم نے سمجھ لیا، جو ہمارا دل چاہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سمجھ بیٹھے، لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

مرزا جی آواگون کے قائل تھے،

(۱۹) تحفہ گولڑویہ ۲۲۳	اور چوتھا بروز صحابہ رضی اللہ عنہم کا بروز ہے۔ جو بموجب آیۃ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ضروری تھا اور اس حساب سے ان بروزوں کی لاکھوں تک نوبت پہنچتی ہے اس لئے یہ زمانہ رجعت بروزی کا زمانہ کہلاتا ہے،

مرزا صاحب کے رواۃ حدیث سِکھ

(۲۰) سیرۃ المہدی حصہ اول ۴۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کاہلواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔

مرزا جی کی سِکھ کے ساتھ دوڑ

(۲۱) سیرۃ المہدی حصہ اول ۲۷۱	مرزا صاحب اور بلا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے۔ اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے دوڑتے ہوئے جب پُل پر پہنچے تو ثابت ہوا۔ کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے، اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا۔

ہندو کے گھر کی پکی ہوئی چیز مرزا جی کو حلال طیب تھی

(۲۲) سیرۃ المہدی حصہ سوم ۲۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں کھانا کھا لیتے تھے اور اہل ہنود کا تحفہ از قسم شیرینی وغیرہ بھی قبول فرما لیتے تھے، اور کھاتے بھی تھے - اسی طرح بازار سے ہندو حلوائی کی دوکان سے بھی اشیائے خوردنی منگواتے تھے، ایسی اشیاء اکثر نقد کی بجائے ٹوبنو کے ذریعے سے آتی تھیں، یعنی ایسے رقعہ کے ذریعے جس پر ہر چیز کا نام اور وزن اور تاریخ اور دستخط ہوتے تھے، مہینے کے بعد دوکاندار وہ ٹوبنو بھیج دیتا - اور حساب کا پرچہ ساتھ بھیجتا، اس کو چیک کر کے آپ حساب کر دیا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے - کہ حضرت مسیح موعود ہندوؤں کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز جائز سمجھتے تھے اور اس کے کھانے میں پرہیز نہیں تھا۔

اے مرزائی بھائیو! ذرا انصاف سے کہیو، کہ کرشن جی ہندوؤں کے گرو گزرے ہیں - یا مسلمانوں کے، اور مرزا جی نے کرشن ہونے کا دعویٰ پُر زور کیا ہے - اور بدھ ہندوؤں کا بانی گذرا ہے یا مسلمانوں کا جس کی پیش گوئی کے موافق مرزا صاحب سمتیا بدھ بن کر تشریف لائے، اور جے سنگھ و مسلمان کا خطاب ہے یا ہندو کا۔

اب تم سوچو کہ مرزا جی ہندو ثابت ہوئے یا مسلمان، جب مرزا جی ہندو ہندوؤں کے بادشاہ گرو، بنیوگی بنے ما تو پھر ہندو کے چیلے ہندو ہی ثابت ہوئے، مرزا جی کی زبانی اور الہامی اور بُرہانی جب تم ہندو ثابت ہوئے تو تم اپنی جماعت کو مسلمان کیسے کہلا سکتے ہو یا کہدو کہ مرزا جی نے جھوٹ کہا ہے - خیر کوئی بات نہیں - جب حشر میں اُٹھیں گے تو سمجھ آجائے گی۔

حٰم سجدہ ۲۴/۲ — وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۤءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ٥

اور قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے تمام دشمن اکٹھے کئے جاویں گے جہنم کی طرف تو وہ جدا جدا کئے جاوینگے، تو کرشنیوں کے اقسام کی گنتی وہاں خود بخود ہو جائے گی۔

ذٰلِكَ جَزَاۤءُ اَعْدَاۤءِ اللّٰهِ النَّارُ الْخُلْدِ

اجرائے نبوت کا مسئلہ مرزا صاحب نے سکھوں سے لیا

(۲۳) پیغام صلح ۷

اس ملک کی یہ بدقسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے بابا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ پنڈتوں نے ان کو دکھ دیا کہ کیوں وہ اسلام کی تعریف جابجا کرتا ہے۔ وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اس کے باوجود اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے، ہائے افسوس! ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گذر بھی گیا۔ مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہ کی، بہرحال وہ اس بات کو ثابت کر گیا کہ خدا کی وحی اور الہام کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ . . . ایسا ہی میں بھی اس بات میں صاحب تجربہ ہوں اور خدا کا الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔

کیوں جناب؟ یہ ہیں جناب کے رودر گوپال، کرشن جی مہاراج، جے سنگھ بہادر، نیہ کلنک، اوتار متیا بدھ مرزا صاحب جن کو یہ خطابات ہندوؤں کے ملہم کی طرف سے ہندو فرشتے خیرتی نے عطا کئے۔ کیونکہ خیرتی نام اسلامی نہیں ہے۔

کرشن قادیانی ہندو کا فرشتہ خیرتی

(۲۴) مکاشفات ۴

تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام ان میں سے خیرتی تھا۔

کیوں جناب وکیل صاحب؟ مرزا جی کرشن مہاراج کو ان کے فرشتے نے اتنے بڑے خطابات عطا کر دیے کہ آج تک کسی کو نہ ملے اور نہ خدا اور نہ کسی مسلمان کو یہ خطابات عنایت فرمائے۔ کیونکہ جو عمل کرے اسی کے مطابق ہی خطاب ملتا ہے جس کے پیٹ میں غذا جائے تو ہندو کی، اگر قدر رونیاز اور شیرنی اور چڑھاوے چڑھیں تو ہندوؤں سے، چیلے ہوں تو ہندو، تو بھلا خطابات بھی کیوں نہ ہندوؤں والے ہی عطا ہوں۔ لیکن مرزا جی کرشن مہاراج اپنے فرشتے کا نام لیں تو آدھا، پورا نام بھی ادب سے نہیں لیتے، خبر نہیں اس سے بھی ناراضگی ہو گئی ہو گی، ورنہ صرف خیرتی تو پورا نام نہیں، یا خیرتی رام یا خیرتی داس اگر از کم ادب سے تو نام لیا جاتا۔ خیر خیر، آپ خود کرشن جی ہیں۔ بادشاہ کو کون کہے۔ کہ جی آپ ننگے ہو رہے ہیں۔ یہ مرزا صاحب کا آخری مذہب ہے جو بیان کیا گیا اور اسی پر فوت ہوئے ہیں۔

لیکن افسوس! کہ محض خطابات ہی ہندوانہ ملے یا چڑھاوے چڑھے۔ اور تو کچھ نہ ملا۔ مثلاً باوا نانک صاحب بغداد شریف میں چلہ کشی کرتے رہے۔ اور مدینہ طیبہ بھی گئے۔ اور سات سال رہے اور تین سال مکہ معظمہ رہ کر تین حج بھی کئے۔ لیکن مرزا جی کو یہ بھی نصیب نہ ہوا۔ اور بغداد شریف سے ایک چوغہ اسلامی ملا جو آج تک سکھوں نے تبرک رکھا ہوا ہے۔ ان کے نزدیک بھی اسلام کی اتنی قدر ہے۔ باوا نانک صاحب نے چونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی، اسلام کی تعریف کی۔ خداوند کریم کو ایک جانا تو ان کو ایک چوغہ عطا ہوا۔ جس کو سکھ لوگ عرشی چولا یا آسمانی چولا کہتے ہیں۔ جس کی تصویر سجے سنگھ بہادر مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنی کتاب ست بچن صفحہ ۴۲ پر بھی لکھی ہے۔

"مرزائی" ہمارے مرزا جی کو دو چادریں آسمانی خدا کی طرف سے اتریں۔

"محمد عمر" بھائی وہ کونسی؟ ذرا مجھے بھی اُن کی زیارت تو کرا دو۔

"مرزائی" دیکھیئے۔

عسلِ مصفّٰی حصہ دوم ۴۴۶

حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ مسیح دو زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے نازل ہوں گے۔ یہ بات بھی اس امام کے حق میں صادق آتی ہے۔ چونکہ یہ کشفی کلام ہے زرد چادروں کے معنی لغات کشفی میں لکھا ہوا ہے۔ کہ دو بیماریاں ہونگی سو یہ دونوں بیماریاں دائمی لے کر مسیح موعود نازل ہوئے ہیں۔ ایک تو ذیابیطس کی بیماری ہے۔ جو بدن کے نیچے حصے کی چادر ہے۔ اور دوسری دوران سر کی بیماری ہے۔ جو بدن کے اوپر کے حصے کی چادر ہے اس کے سوا کوئی اور معنی کرنا فضول اور لغو ہے۔

اربعین ۱۳

وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے۔ کہ اُن دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا۔ وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے۔ کہ ہمیشہ دردِ سر اور دوران سر اور کمئ خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصے بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے۔ کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات یا دن کو پیشاب آتا ہے۔

"محمد عمر" سبحان اللہ مرزائی صاحب آپ کو بھی ان دونوں چادروں سے کوئی نور کا حصہ ملا ہے یا نہیں؟ کچھ نہ کچھ تو ملنا چاہیئے۔ ورنہ تمہارا بیعت کرنا ہی فضول ہے۔ بھئی یہ دونوں نوری چادریں تو خداوند کریم تمام جہانوں کی مرزائیوں کو ہی عنایت کردے۔ خدا تعالےٰ کسی دشمن کو بھی ان دونوں چادروں سے کوئی ٹکڑا بھی نہ دے۔ کیونکہ پنجابی مثال مشہور ہے۔ ایہہ دو نوں بیماریاں تاں مروا

وٹھا نے، واقعی مرزا جے سنگھ کا خدا بھی بڑا بے نیاز ہے، جیسا آدمی دیکھا، ویسا ہی انعام و نشان اور لباس دے دیا، باوا نانک صاحب نے کسی مسلمان آدمی کی یا ولی اللہ کی یا نبی اللہ کی توہین نہیں کی۔ جیسا کہ جی بھر کر تمہارے مرزا جی کرشن نے ہمارے مسلمانوں کے علماؤں اور اولیاؤں اور انبیاء علیہم السلام کو بے دھڑک گالیاں دی ہیں" اور ہتک کی ہے۔ جو عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ مذکور ہوگی، اس کے مقابلے میں ہندوؤں کے بڑوں کی تعریف کی ہے۔ اور باوا نانک صاحب نے مسلمانوں کی تعریف کی ہے۔ اور ہندوؤں کی پرزور مذمت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

جنم ساکھی گورمکھی ۳۲۹ ساکھی متھرا کی	سری گورو جی کہیا، چلو بھائی بالا تسانوں متھرا گوکل بندرا بن دکھال لیائیے اوتھے "تاں سری گورو جی نے سب استھان ویکھے، تاں برہمن تے برہم چاری وہاں کے لوک اہنکاری لوبھی ٹلپٹ ویکھے اتے سر میشور دی پریت والا کوئی نہیں ملیا۔ ویشنو براگی کرماں کے بندھناں میں بندھے ہوئے وور بدھی ہیں۔ اور کو کرم کر دے رتے

سندر عورتوں نال بھوگ کر دے ہیں۔ اتے اندھا دھند ورتیا ہے۔

جنم ساکھی گورمکھی ۳۲۶	بابا جی آکھیا ہائے ہائے ایہہ ہندو لوک نرگ نوں جاندے ہیں۔

ہندو مذہب کی تردید باوا نانک صاحب کی زبانی

جنم ساکھی ۲۱۵	ایسے عمل ہندو کے دیکھے۔ مت کوئی ہندو نام کہادے۔

جنم ساکھی ۳۲۷	اک استھان وچ جا بیٹھے، تاں اوتھے میلہ ہو رہیا سی، پر بہت لوگ اکٹھے ہوئے تے سنت مہنت وی بہت آئے پر سری گورو جی

کی نظر میں کوئی اوتھے پرمیشور دا پیارا نہیں آیا۔

اسلام کی تعریف باوا نانک صاحب کی زبانی

جنم ساکھی ۲۱۶	شرح شریعت پیچھانو۔ سب سے مند آپ کو جانو

گرنتھ صاحب کی زبانی ہندو مذہب کی تردید

گرنتھ صاحب بیڑ چھوٹی ساکھی بھگتا ندی ۲۴۲

دھوتی اوجل تلک گل مالا
انتر کرودھ پڑھ نٹ سالا
نام وسار مایا مدپیا
بن گر بھگت نہیں سکھ تھیا

تس کا پرمارتھ سری گورو جی کہندے ہیں، سو سنو بھائی رام کے لوکو ایہہ سب نٹ کی ودیا ہے - اور جس طرح نٹوا سب سانگ کردا ہے سو بھیس ہی جاندا اہے جیوں ایہہ دھونیاں پہرنیاں اور مالا پاؤ نیاں تلک لگاونا ایہہ ویشنو کا سانگ ہے منٹ کی نیایئں اور جدتایئں اسدے اندر کام کرودھ لوبھ - موہ ہنکار ممتا ما بار ہندیاں ہیں تاں کیا ہویا، بھگتی کیتیاں بنال اوہ بھگت ناہیں ہو جاوندے۔

کیوں جناب ؟ یہ ہیں باوا نانک صاحب جنہوں نے ہندو مذہب کی جڑ اکھاڑ کر رکھ دی — اور باوا نانک صاحب کے حج کا واقعہ پڑھنا ہو، تو جنم ساکھی گورمکھی ص۱۹۳ پر اور مدینے کی سکھی ص۱۸۹ ملاحظہ فرماویں۔

جنم ساکھی ۱۶۱

سچی شریعت بندگی سچی سنت ایہہ
سچا دیدار خدائدا سچ نماز کرے
نانک لکھی ایہہ گل، ہور گلال شیطان
عملاں اوپر نبڑسے، ثابت رکھ ایمان

کیوں جناب مرزائی صاحب ؟ یہ ہیں باوا نانک صاحب جنہوں نے ہندو مذہب کا رد فرمایا اور اسلام کی تعریف فرمائی، اگر فقیر پوری تحریر لکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شان، درود شریف کا شان، اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور اسلام کے ارکان کی شان باوا صاحب نے بیان فرمایا اور مرزا صاحب نے ہندوؤں کی تعریف کی ہے۔ اور اسلام کی اور تمام مسلمانوں کی حتی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پرزور ہتک کی، جن الفاظ سے مرزا صاحب نے توہین کی ہے کسی سکھ ہندو یا عیسائی نے بھی ایسے جملے استعمال نہیں کئے۔ تو اس لئے باوا نانک صاحب کا عقیدہ اسلام کے متعلق تعریف کرنے کا پیش کیا گیا ہے اور ہندو مذہب کے تردیدی کلمات جو باوا صاحب نے فرمائے بیان کئے گئے۔

لہٰذا مذکورہ بالا عبارات سے مرزا صاحب کا عقیدہ مسلمانوں کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ تو اب ہر مرزائی صاحب کو بھی بنظرِ انصاف غور کرنا چاہیئے۔ کہ مرزا جی ہندو اور ہندو نواز بنتے یا مسلمان اور مرزا جی کے کلام مذکورہ سے ہی ثابت ہو گیا کہ مرزا جی کو اسلام سے دور کا تعلق بھی نہیں، اب عبادات مرزا صاحب کو سامنے رکھو، کہ مرزا جی نے ہندو مسلم اختلاف مٹانے کے لئے جو ہندوؤں کے گرو بننے کا دعویٰ کیا ہے جو ماقبل مذکور ہو چکا ہے۔ یہ صحیح ہے یا قرآنی فیصلہ ملاحظہ ہو۔

قرآنی فیصلہ

آلِ عمران ۳/۹	وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

اور جو شخص سوائے اسلام کے دین تلاش کرتا ہے۔ تو ہرگز اس سے قبول نہ کیا جاوے گا اور (اسلام کے سوا کوئی اور دین رکھنے والا) آخرت کو خسارہ میں ہوگا۔

آلِ عمران ۳/۹	أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْتَغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝

مسلمانوں اور مرزائیو! اب تمہیں ضرور مرزائی مذہب کی تعریف معلوم ہو گئی ہوگی۔ مرزائی مذہب کرشن جی، نیہ کلنک۔ بدھ متیا بے سنگھ کے ماننے والے مسلمان ہیں یا قرآنی اسلام پر عمل کرنے والے مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں، جیسا کہ مرزائی اسلام کا دشمن و مخالف ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں کے ایک وحدہٗ لاشریک خدا کے بھی منکر ہیں، توحید خداوندی تو تم پہلے سن چکے اب مرزائی خداوند کی باتیں سنیئے۔

مرزائی خدا اور مرزا غلام احمد جی کا خدائی دعویٰ

(۱) آئینہ کمالاتِ اسلام مطبوعہ لاہوری ۹۳ء	وَرَأَيْتُنِي فِي الْمَنَامِ عَيْنَ اللّٰهِ وَتَيَقَّنْتُ أَنَّنِي هُوَ اور میں نے خواب میں عین ذات خداوندی کو دیکھا اور میں نے یقین کیا کہ وہ خدا میں ہی ہوں۔

(۲) کتاب البریہ ۷۸ | میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

(۳) مکاشفات ۹ سنہ ۱۸۹۲ء | میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ اب تو تمہیں کوئی کمی ہی نہ رہی، تمہارا گھر کا ہی خدا بن گیا، نہ زندگی کا ڈر نہ موت کا، نہ رزق کا نہ بیوی بچوں کا، جب تمہارے مرزا جی کا ارادہ ہوا اپنی قدنی مخلوق کو جب چاہیں ماریں اور جتنی لمبی عمر چاہیں عطا کر دیں، اور محمدی خداوندی مخلوق کو جلدی مار دیں لیکن یہ تو فرمائیے کہ خالق ازلی کو کیا جواب دو گے جب سوال ہوگا۔ ءَ تَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَکُمْ تو اس وقت تمہاری کوئی تاویل نہ چل سکے گی۔ پھر تمہاری منت بھی تسلیم نہ ہو گی، فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ وَکَفَرْنَا بِمَا کُنَّا بِہٖ مُشْرِکِیْنَ ۝ (حم ۲۴/۹) کیونکہ اِذَا دُعِیَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ کَفَرْتُمْ وَاِنْ یُّشْرَکْ بِہٖ تُؤْمِنُوْا، تو تم پر اسوقت حجت خداوندی غالب ہو گی۔ حَقَّتْ کَلِمَۃُ الْعَذَابِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۝ (مومن ۲۴/۸) اور ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن یہی حکم ہوگا۔ اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ نِ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ (ق ۲۶/۲) اور ارشاد الہی ہے، وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ۝

اے مرزائی دوستو! جتنا مرزا صاحب کی طرف رجحان ہے کاش خدا کی طرف ہوتا اب بھی سوچو کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے لا نفی جنس کو پڑھ کر نبوت ظلی نکال لی اور لا اِلٰہ کے لا نفی جنس کو پڑھ کر صراحتہً دعویٰ خدائی کر بیٹھے، مرزا صاحب نے کلمہ کا وہ حصہ لیا کر بجائے لا اِلٰہ کے اَنَا هُوَ اللّٰہ کہنا شروع کر دیا، پہلے اجرائے نبوت کا مسئلہ ایجاد کر دیا۔ جب نبوت کی جعلی دوکان چل گئی تو الوہیت کا اجراء شروع کر دیا اور یوم میثاق کے وعدے قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا سے خارج ہو گئے۔

اَللّٰہُ خَیْرٌ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؕ
ءَاِلٰـہٌ مَّعَ اللّٰہِ تَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؕ

مرزا صاحب کے مذکورہ دعویٰ سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اور مرزائی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے منکر ہیں۔

قرآنی فیصلہ

نحل ۱۴/۷ وَقَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰـھَیْنِ اثْنَیْنِ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنَ ۝

اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے دو معبود نہ بناؤ، اور کوئی نہیں وہ ایک ہی معبود ہے، تو خاص مجھ سے ہی پھر ڈرو تم۔

بنی اسرائیل ۱۵/۲ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝

اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بنا کر پھر بیٹھا رہے گا مذموم اور مخذول ہو کر۔

انبیاء ۱۷/۲ اَمِ اتَّخَذُوْا اٰلِـھَۃً مِّنَ الْاَرْضِ ھُمْ یُنْشِرُوْنَ ۝

اور مٹی کے خدا کو ترک کرو۔

"مرزائی" بھائی تم نے الہام کو سمجھا نہیں۔

"محمد عمر" کیوں؟ قرآن کریم کو سمجھیں، اتنی عربی کتب سمجھیں، لیکن مرزا جی کے جعلی اردو ظلی الہام کو بھی نہ سمجھیں، کچھ خدا کا خوف کرو، اردو کی عبارت ہے، اس میں کیا ہیرا پھیری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے فرما دیں۔

کہف ۱۶/۱۲ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی بات نہیں، کہ میں تمہاری مثل بشر ہوں، میری طرف وحی کی گئی ہے اور کوئی بات نہیں، تمہارا خدا ایک ہی ہے (میں خدا نہیں) کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی فنا فی اللہ ہو سکتا ہے۔ باوجود فنا فی اللہ ہونے کے الوہیت خداوندی کے مقابلے میں اپنی بشریت کا اظہار فرمایا، تا کہ اُمت کو معلوم ہو جائے کہ سچے نبی نے الوہیت خداوندی کا دعویٰ نہیں کیا خواہ کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہوا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی یہی تعلیم فرمائی۔

طٰہٰ ۱۶/۵ اِنَّمَا اِلٰـھُکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

اور جو ان کا مقررہ خدا تھا، اس کے متعلق فرمایا۔ وَانْظُرْ اِلٰٓی اِلٰـھِکَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْہِ

عاکِفًا لَنُحَرِّقَنَّہٗ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّہٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ۝

اور ایسے ہی جھوٹے خداؤں کا حال ہوتا ہے اور ہوگا۔ جو تم بھی تجربہ کر چکے ہو۔ ایمان لاؤ دیانہ!

"مرزائی" :- مولوی صاحب خواب کو ظاہر پر محمول نہیں کر سکتے، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب دیکھنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھنا، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ خواب دیکھتے ہیں، کہ آپ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں جمع کر رہے ہیں۔ تو کیا ان کو ظاہر پر محمول کرو گے، یہ کتنا بڑا ظلم ہے — پاکٹ بک ص۶۳۷ تا ص۶۳۸

"محمد عمر" جناب مرزائی صاحب کچھ سوچ کر تو بات بناؤ۔ خواب میں کوئی خدائی دعویٰ کرے، تو بیداری میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تو پڑھے، مرزا صاحب کا واقعہ اگر بیداری کا نہیں، دعویٰ تو بیداری کا ہے، پھر تمہارا کہنا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب دیکھنا، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگن دیکھنا یا جتنے بھی تم نے خواب بیان کئے ہیں کسی میں خدائی دعویٰ بھی موجود ہے تمہارا یہ مثال دینا تب درست ہو سکتا تھا کہ کسی نے خواب میں خدا کو دیکھا ہوتا اور بیداری میں خدائی دعویٰ کیا ہو، تمہارے مرزا جی ہی اس دعویٰ میں سب سے سبقت لے گئے ہیں اور پھر خواب ہی نہیں، کشف ہے، پھر اللہ تعالےٰ کا مدعی ہونا سوائے فرعون، نمرود وغیرہ یا آپ کے مرزا صاحب کے اندر کوئی نہیں ہوا۔ اس میں تعبیر کی گنجائش ہی نہیں، لہٰذا تمہارا مرزا کرشن جی قادیانی کے متعلق سوائے اس کے کہ کہو، بلکہ یقین کر کے سمجھ لو کہ انہوں نے خدائی دعویٰ کیا ہے۔ گو کشف کا ہی نام لیا ہے اس لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کا مدعی بننا ظاہر و باطن میں یکساں ہے، اور دعویٰ الوہیت ظاہر یا باطن کہ نا حکم بھی یکساں رکھتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں، تمہارا باقی مخلوق کی خوابیں پیش کر کے مثال دینا غلط ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعویٰ خدائی یقینی کیا، فرمان الٰہی سچا ہے۔

مریم ۱۶/۵ — وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اٰلِھَۃً لِّیَکُوْنُوْا لَھُمْ عِزًّا۔

ان لوگوں نے تو اللہ کے سوا معبود بنا لیا ہے۔ تاکہ یہ معزز بن جائیں۔

بھئی تمہیں تو عزت قادیانی کی ضرورت ہے خواہ مرزا صاحب کو خدا ماننا پڑے، حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

بنی اسرائیل ۱۵/۱۲ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۝

سچ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہا دعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی قطعاً غلط ہے، اور توحید خداوندی کا انکار ہے۔

مرزائی صاحب! قرآن میں رب العزت نے اپنی توحید بیان فرمائی ہے۔ فقیر نے تمہارے سامنے قرآن پیش کیا ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت ایسی نکال کر دکھاؤ، کہ کسی نبی اللہ نے دعویٰ خداوندی کیا ہو۔ ورنہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ شرک فی الذات اور شرک فی الوہیت واضح ہے، کوئی شک نہیں یا تو مرزا جی کے تمام کشفوں کو جھوٹ کہدو۔ یا اس دعویٰ شرک کو شرک کہو اب اس کے مویدٔ الہام عرض کرتا ہوں۔

البشریٰ ۲/۹۴
حقیقۃ الوحی ۸۶
آئینہ کمالات ۳۹۲

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ
تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسا کہ میری توحید اور تفرید
کیوں جی؟ جب مرزا جی خداوند کریم کی توحید و تفرید کے مرتبے پر فائز ہو گئے تو باقی کونسی کمی رہ گئی اور یہ مذکورہ ترجمہ بھی مرزا صاحب کا ہی حقیقۃ الوحی میں کیا ہوا ہے۔ اس کے خلاف تم اپنا ترجمہ کرو، تو مسموع نہ ہوگا۔

حقیقۃ الوحی ۲۳ گویا اس کے جثے میں خدا ہی ہوتا ہے۔

یا یہ کہو کہ مرزا جی نے ہمیں ترجمے میں جھوٹ بولا ہے۔
ثابت ہوا، کہ یہ الہام الٰہی نہیں بلکہ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ یہ الہام شیطنی ہیں۔

مرزائیوں کا خالق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے

مکاشفات ۱۰
کتاب البریہ ۷۹

ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالاً صورت میں پیدا کیا، جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے مطابق اس کی ترتیب و

تفریق کی، اور میں دیکھتا تھا، کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں، پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا، اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ، پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کرینگے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی، اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ اب تو آسمان اور زمین بھی تمہارے گھر کے بن گئے، تم تو کہتے تھے۔ آسمان پر کوئی چڑھ نہیں سکتا، کیا خود بنا کر بھی خود نہیں چڑھ سکتے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور دوسرے مقام پر فرمایا خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط اور فرمایا اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ، تو اب خداوند تعالیٰ کی بات کو سچی سمجھیں، یا مرزا غلام احمد صاحب کی، یہ فیصلہ بس تم پر چھوڑتا ہوں۔

"مرزائی" "یہ خواب کی بات ہے۔ پاکٹ بک ص ۶۳۹۔

"محمد عمر" حالت کشف ہے۔ کیا کسی نبی کا کشف شرک خداوندی کا ہی سبق دیتا ہے۔ پھر آگے تو ہوش آگئی، جب فرمایا کہ میری زبان پر جاری ہوا۔ میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ چاہیئے۔ تو میں نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ بے شک ہم نے انسان کو خوبصورت پیدا کیا ہے۔ یہ تو جیتے جاگتے کی حالت کا دعویٰ ہے۔

اسلام کے علمبردارو! کیا اسلام نے کہیں یہ سبق سکھلایا ہے۔ یا کسی قرآنی آیت میں یا حدیث شریف میں یہ سبق بھی سکھایا گیا ہے؟

"مرزائی" "کشتی نوح میں لکھا ہے۔ کہ خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دے، نئی زمین سے پاک دل مراد ہے۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں، جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ پاکٹ بک صفحہ ۶۴۰

"محمد عمر" وکیل صاحب کوئی کام کی بات تو بتاتے، اگر یہ محض کشف تھا تو کشف میں بھی وہی خیال آتا ہے، جو ویسے دماغ میں ہو اور انسان کا پیدا کرنا یہ تو کشف کی بات نہیں، اس سے صاف ثابت ہو رہا ہے۔ کہ جب آدم علیہ السلام کو خلیفہ پیدا کرنے کا دعویٰ مرزا صاحب بقائم ہوش وحواس ظاہر کر رہے ہیں تو شرک نہیں سمجھا جاتا، تو پہلے زمین و آسمان نئے پیدا کرنا بھی ان کی اپنی زبانی ہی ہے۔ چلو تمام باتوں کو چھوڑتا ہوں، مرزا صاحب بعد میں ہی فرما دیتے، کہ یہ کلماتِ شرک ہیں۔ جب بھی کسی مسلمان نے اس دعویٰ مرزائیہ کو پیش کیا، تو مرزا جی نے بھی تاویلیں

لیکن سیدھی بات کیوں نہیں کہہ دی کہ بھائی میں اس دعویٰ کو شرک سمجھتا ہوں، مرزا صاحب کی کسی تصنیف میں دکھاؤ کہ اس دعوے کے جواب میں شرک کہا ہو، ورنہ اس کی مثال یہ ہو گی۔ کہ کوئی کسی کو گالی نکالے، جب دوسرا اعتراض کرے تو گالی نکالنے والا کہدے "نہیں جناب" اس کا مطلب تم سمجھے نہیں، اس سے مطلب میرا تو یہ تھا، وہ کہے گا کہ بے ایمان اب جھوٹ بولتا ہے، میں نے خود اپنے کانوں سے سُنا ہے۔

مرزا صاحب نے جس عقیدے کو لکھ دیا شائع کر دیا۔ اس پر اڑے رہے ہیں، تاویلیں کرتے رہے لیکن شرک نہیں کہا، تو صاف واضح امر ہے، کہ اس دعوے کے مرزا صاحب مدعی ہیں۔ اور تم مرزائی بھی اس کو شرک نہیں سمجھتے، بلکہ تاویلیں ہی کرتے ہو، اب کہدیا، کہ کشتی نوح میں لکھا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا، میں تمہارے سامنے کشتی نوح کی عبارت پیش نہیں کر رہا۔ بلکہ تمہارے سامنے مکاشفات اور کتاب البریہ کی عبارات اردو پڑھ رہا ہوں، مرزا صاحب کے اس دعوے کو تم بقانون قرآنی۔

(۱) اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

(۲) وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ،

(۳) خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ،

شرک سمجھتے ہو یا نہیں؟ اور مرزا صاحب کو بدعویٰ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْاِنْسَانِ ہونے کے مشرک سمجھتے ہو یا نہیں؟

خُدائی فیصلہ

حٰم سجدہ ۲۴/۲ — قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم ضرور انکار کرتے ہو، اس خدا کے ساتھ جس نے زمین کو دو دن میں پیدا فرمایا۔ اور اس کے لئے شریک بناتے ہو، یہ رب العلمین ہے۔ اللہ جل شانہ،

نے کیا منہ توڑا؟ اَمْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ هُمْ لَا یُوْقِنُوْنَ ٥ کس نے پیدا کئے ہیں آسمان اور زمین کیا تم یقین نہیں رکھتے؟

"مرزائی" مولوی صاحب! یہ تو محال ہے ہم مرزا صاحب کو یہ تو نہیں کہہ سکتے" لیکن!

"محمد عمر" بس ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِکُمْ ۔ سمجھتے ہو لیکن مجبوری ہے" تمہارا خالق مرزا غلام احمد صاحب اور ہمارا خالق خالق کل ہے۔ تمہارا راستہ اور ہمارا راستہ اور، خداوند کریم نے ایسے لوگوں کے واسطے کیا آیتیں پیش فرمائی ہیں۔ کہ بھلا کسی طرح ہی کوئی سمجھ جاوے" مرزائی صاحب ذرا دیر کے لئے دیانتداری سے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو" کہ شداد، فرعون "نمرود کیوں" تباہ ہوئے" ایسے دعویٰ الوہیت کی وجہ سے" کیا وہ لوگ تم سے عقل میں کم تھے" انہوں نے بھی تاویلیں کیں۔ لیکن تاویلیں کارگر نہ ہوئیں۔ تمہارے مرزاجی کے خدائی دعووں کے مقابلے میں تاویل کارگر نہیں ہو سکتی" ملاحظہ ہو" قرآن کریم

(۱) رعد ۱۳/۲ — اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

(۲) مؤمن ۲۴/۷ — ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ٥ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ٥

(۳) الزمر ۲۴/۶ — اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

(۴) فاطر ۲۲/۱ — هَلْ مِنْ خَالِقٍ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ٥

(۵) فاطر ۲۲/۵ — قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ٥

ثابت ہوا کہ تم مرزائی مکذب قرآن کریم ہو۔

"مرزائی" ۔ انہی معنی میں یہ محاورہ کتب سابقہ انجیل میں بھی مستعمل ہوئے ہیں۔ سنو' اس وعدے کے مطابق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں' جس میں راستبازی بستی رہیگی۔ پطرس ۳/۱۳ ' پاکٹ بک ص ۶۴۰۔

"محمد عمر" میں قرآن کریم پیش کر رہا ہوں اور تم بائیبل پیش کرتے ہو' قرآن کریم کی کوئی آیت یا حدیث دکھاؤ' نہیں تو تم لاجواب ہو۔ دوسرا جواب تمہارے مرزا جی نے لکھا ہے۔

تریاق القلوب ۱۳ — غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں' ایک ذرہ قابلِ اعتبار نہیں . . . . خدا کا جلال اس شخص کو ہرگز نہیں ملتا جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہے' اور سنیئے۔

آئینہ کمالات ۲۸۴ — بعض نے یہی خدمت لی ہے کہ دنیا میں تمام زبانوں میں اپنی محرف انجیل کا ترجمہ کر کے تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب! اب بھی اگر انجیل سے استدلال کروگے۔ تو بقول مرزا صاحب تمہیں تمہارے مرزا جی کا قرب حاصل ہوگا۔ لیکن خداوند خالق کی طرف سے صاف جواب ہے۔

آؤ مرزائیو! چھوڑو تاویلاتِ مرزائیہ کو اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ پہ ایمان لے آؤ۔ ورنہ اسلام میں تم داخل نہیں' جس خداوند کریم نے اپنی کلام نازل فرمائی ہے۔ اس کے مقبول تو تم تب ہی کہلا سکتے ہو جب اس کے کلام کے مطابق عقیدہ بناؤ گے ورنہ نہیں۔

"مرزائی" "ڈاکٹر اقبال نے بھی لکھا ہے ؎

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیر تقدیر — خواب میں دیکھتا ہے عالمِ نو کی تصویر
اور جب بانگِ اذاں کرتی ہے بیدار اسے — کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر

کیا ڈاکٹر اقبال پر بھی فتویٰ لگاؤ گے۔

"محمد عمر" ۔ وکیل صاحب بھی بس بھولے میاں ہیں' کیا ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں نے زمین و آسمان کو پیدا کیا' یا لکھا ہوا کہ میں نے انسان کو پیدا کیا۔ عالمِ نو کو دیکھنا تو محاورہ بھی ہے۔ جب کسی عجیب منظر کو دیکھا جاتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے' کہ ہم نے آج عالمِ نو دیکھا ہے۔ دنیا کو آباد دیکھنا یا عالمِ نو دیکھنا کا محاورہ

کجا اور مرزا جی کا مدعی بننا کہ میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا یہ دعویٰ کجا۔ یہ دعویٰ ڈاکٹر صاحب کا دکھاؤ۔ ہم اُن کا بھی رَد کرنے کو تیار ہیں۔ جب انہوں نے کہا ہی نہیں۔ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب تو اس دعویٰ میں کہ میں نے آسمان و زمین اور انسان کو پیدا کیا۔ یہ دعویٰ تو فرعون، شداد، نمرود وغیرہ نے بھی نہیں کیا۔ یہ خصوصیت تمہارے مرزا صاحب کی ہے۔ ایسے غلط استنباط کر کے خدا کے منکر نہ بنو، مرزا جی کے منکر بن جاؤ گے۔ تو کوئی حرج نہیں، خدا کے ہاں سے اگر جواب مل گیا۔ تو مشکل بن جائے گی۔

مرزا غلام احمد صاحب کا اِبنُ اللہ ہونے کا دعوےٰ

البشریٰ ۱/۴۹ | اِنِّیْ مَعَکَ اِسْمَعْ وَلَدِیْ
میں تیرے ساتھ ہوں، اے میرے بیٹے سُن۔

"مرزائی" مکتوبات کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ اس میں نہیں ہے۔ لہٰذا یہ الہام غلط ثابت ہوا۔ پاکٹ بک ص ۶۳۱

"محمد عمر" اس کا ترجمہ آگے کیا گیا ہے، اے میرے بیٹے سن۔ ثابت ہوا کہ یہ مرزا جی کا الہام ہے۔

"مرزائی" بابو منظور الٰہی نے مرزا جی کے الہام بیان کرنے سے رجوع کیا ہے، پاکٹ بک ص ۶۳

"محمد عمر" بابو منظور الٰہی صاحب کو تو تم نے مرزا جی کے اس الہام بیان کرنے سے توبہ کرائی لیکن اگر مرزا جی اس کی تائید دوسرے الہام سے فرما دیں۔ تو پھر یہ بھی صحیح ہوا یا نہ ؟

"مرزائی" اِسْمَعْ وَلَدِیْ (سن اے میرا بیٹا) الہام تو واقعی بڑا سخت ہے۔ اگر اس کی تائید دوسرے الہام سے ہو جائے تو پھر یہ بھی صحیح ہوا !

"محمد عمر" اگر توبہ ہو، تو ایسے تمام الہامات سے توبہ ہوتی، کہ ایسے الہامات کے ملہم سے بھی روگردانی ہو۔ ورنہ محض دھوکا سمجھا جائے گا۔ اب اس کی تائید سنیے۔

تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۴۳ | اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ۔
دافع البلاء ۶ | تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔

کیوں جی مرزائی صاحب ؟ یہ مرزا جی کے الہامات اِسْمَعْ وَلَدِیْ کے مؤید ہیں یا نہیں ؟ اور دونوں ترجمہ کا بھی مرزا جی کا ہی ہے۔ جب ان الہامات سے تم نے توبہ نہیں کی

حقیقۃ الوحی ۲۶ | اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ ، تو مجھ سے بمنزلہ فرزند کے ہے۔

تو ایسے ایسے باقی الہامات کا اقرار کر کے ایک کا انکار کرنا یہ مرزائیات سے ہے۔

"مرزائی" یہ مجازاً استعارہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالٰی نے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہا۔ پاکٹ بک ص۶۲۶

"محمد عمر" شرکیہ کلمہ مجازاً استعمال کرنے سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور نہ یہاں یَدُ اللّٰہ کا جھگڑا ہے۔ شریعت نے جہاں تک استعارہ استعمال کرنے کی اجازت دی ہے کر سکتے ہو، تجاوز نہیں کر سکتے۔ اگر مرزا جی بھی یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اپنے اور اپنی امتِ قدنیہ کے متعلق استعمال کرتے تو ہم کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ زیادتی کرتے ہو اور کسی دوسری وجہ سے جھوٹ کہہ دیتے ہو لیکن اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ وغیرہ جملے کا استعمال تم بتاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ یا آپ نے ایسا کبھی فرمایا، جب نہیں، تو ایسے کلمات مشرکیہ ثابت ہوئے۔ ورنہ اگر مرزا جی خدا کے بیٹے بنے تو مرزا جی کی والدہ صاحبہ معاذ اللہ خدا کی بیوی ثابت ہو گی۔ اور اس کی تائید میں مرزا جی نے مکاشفات میں ایک خواب بھی درج فرمائی ہے جس کو فقیر الٰہی عرض کرے گا۔

"مرزائی" اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ، گویا خدا ہمارا باپ نہیں ہے؟ مگر بمنزلہ باپ ہے، جس طرح ایک بیٹا اپنا ایک ہی باپ مانتا ہے، اور اس رنگ میں اس کی توحید کا قائل ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی چاہتا ہے۔ کہ اس کو وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ یقین کیا جائے پاکٹ بک ص۶۲۷۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب جس آیت سے استدلال لیتے ہو، وہ قیاس مع الفارق ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں تو اللہ تعالٰی نے فرمایا، کہ خدا کی یاد ایسی محبت سے کرو، جیسے اپنے آباء کی کرتے ہو۔ فرمایا اگر طاقت محبت زیادہ رکھتے ہو، تو اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا سے آگے محبت میں تجاوز کرنے کی ترغیب دلائی۔ اگر ایسے ہی ہوا در باپ پر ہی اکتفا ہوتا، تو اَشَدَّ ذِکْرًا کا ارشاد نہ ہوتا۔ ثابت ہوا کہ اس مقام پہ ذکر الٰہی میں محبت پدری کو جتا کر رب العزت نے اپنے ذکر کا سبق سکھایا ہے نہ کہ خداوند کریم نے بندے کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ کجا ذکرِ الٰہی اور کجا ابن اللہ، ذکر اللہ سے ابن اللہ مراد لے لینا یہ مرزائیت کو ہی زیبا ہے۔

"مرزائی" حدیث شریف میں ہے اِنَّ الْفُقَرَآءَ عِیَالُ اللّٰہِ اور ایک حدیث میں ہے اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ کیا یہ شرک نہیں؟ پاکٹ بک ص۶۲۷

"محمد عمر"۔ مرزائی صاحب کو عیال اور ولد اور اولاد کی اب تک تمیز نہ ہوئی۔ مابہ النزاع تو یہ ہے کہ خدا کا ولد یا اولاد یہ تو از روئے قرآن کریم منع ثابت ہو گیا لَمْ یَلِدْ سے ولد کی نفی ثابت ہوئی اور وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ اللہ کی بیوی نہیں ہے اور نہ اللہ نے کسی کو لڑکا بنایا، لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا سے ولد کی نفی کی گئی۔ ابن اللہ کہلانا تو از روئے قرآن کریم شرک ثابت ہوا۔ باقی رہا اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللّٰہِ یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ بیوی اور بچوں کی نفی تو مذکورہ آیت سے ثابت ہو گئی اور عیال اس کو کہا جاتا ہے، جو کسی کے نفقہ سے پرورش پائے۔ مخلوق خدا تعالےٰ کے نفقے سے پرورش پا رہی ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللّٰہِ کہ تمام مخلوق اللہ تعالےٰ کے نفقے کی محتاج ہے۔ بیوی بچے بھی چونکہ خاوند اور ماں بچے کے نفقے سے پرورش پاتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی عیال میں داخل ہوتے ہیں۔ عیال کے معنی بیوی بچوں کے کرنا یہ معنی غلط ہیں۔ حقیقی معنی جس کے نفقہ سے پرورش پائے وہ اس کی عیال کہلاتے ہیں۔ میرے بیوی بچوں پر عیال کا لفظ صحیح آتا ہے۔ اگر مرزائی نفقہ میں اس کے خلاف ہو، تو خیر نہیں، تو یہ صرف دھوکہ ہے۔ یاد رکھو یہود و نصاریٰ نے بھی تمہارے مرزا جی کی طرح کہا تھا وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ، تمہارے اس عقیدہ پر رب العزت نے فتویٰ لگایا لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ، انہی عقائد سے پہلے لوگ خداوند تعالےٰ کے قرب سے محروم رہے۔

"مرزائی"۔ استعارہ کے رنگ میں وہ ابن اللہ کہلاتے ہیں۔

"محمد عمر" آیت مذکورہ بالا سے ثابت ہوا، مطلقاً اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ کہلانے والے معذب من اللہ ہونگے استعارۃً ہو یا مجازاً یا کنایۃً۔

"مرزائی"۔ بعض صوفی اَطْفَالُ اللّٰہِ کہلاتے ہیں۔

"محمد عمر"۔ وہ مجذوب دیوانے ہوں گے۔ ان کا کوئی اعتبار نہیں، انبیا علیہم السلام خواہ ذات الٰہی میں کتنے ہی فنا ہوں۔ ان کا بقا رہتا ہے۔ وہ اُمتوں کے لئے حجت ہوتے ہیں۔ لہٰذا کسی نبی کا کلام دکھائیے۔ جیسا کہ تمہارے مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا، اطفال اللہ کہلانے والوں کو کھانے پینے اور بیوی بچوں کی ہرگز نہیں ہوتی اور جو ان کی ہوش رکھتے ہوئے کہے وہ مکار ہے، کافر ہے۔

خدائی فیصلہ متعلقہ ابن اللہ

توبہ ۵/۱۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝

اور یہود نے کہا عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کے مونہہ کی بات ہے مشابہ ہیں وہ پہلے کفار کے بات کے تباہ کرے ان کو اللہ تعالےٰ کس طرح بہتان گھڑتے ہیں وہ۔

اے مرزائیو! تم نے بھی مرزا غلام احمد صاحب کو یہود و نصاریٰ کی طرح ابن اللہ گھڑ لیا ہے — يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ تمہارے لئے بھی قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ارشاد الٰہی موجود ہے۔

یہود و نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہا تو وہ کافر ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعویٰ نہیں فرمایا اس لئے وہ مبرا ہیں لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے خود دعویٰ ابن اللہ ہونے کا کیا، اس لئے یہ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ کہنے والوں میں شامل ہیں۔ تو قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ دلیل الٰہی مرزا غلام احمد صاحب کو کاذب ثابت کرنے کے واسطے رب العزۃ قرآن مجید میں درج فرما دی اور قیامت کے دن جب وقت حساب ہوگا۔ تو مرزا صاحب کو اس قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا کہنے کا پتہ چلے گا اور اُس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالےٰ فرمادینگے۔ تو حضرت علیہ السلام صاف بری ہو نگے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

مائدہ ۷/۶۔ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ

اللہ تعالےٰ فرمائیگا اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں کو کہا کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے سوا معبود بنالو حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض کرینگے تو اے اللہ پاک ہے (بیوی اور بیٹے سے) میرے لائق نہیں کہ میں وہ بات کہو جو میرا حق نہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ میدانِ حشر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام الٰہ کہلانے سے مبرا ہوں گے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ مرزا صاحب ان معبودین کی صف میں نہ ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے دعویٰ ابن اللہ ہونے کا خود نہیں کیا۔ اور مرزا صاحب نے خود خدائی عہدہ کا دعویٰ کیا اور ضروری امر ہے کہ ابن اللہ ماننے والا ابن اللہ

کو اللہ تسلیم کرے گا۔ تو مدعی الوہیت و ربوبیت فرعون و نمرود وغیرہ تھے۔ چنانچہ فرعون نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہا۔ اس نے بھی انسانوں کے رب ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب تو اپنے دعوی میں فرعون سے بھی ترقی کر گئے۔ کیونکہ انہوں نے زمین و سموٰت کے پیدا کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے کیا ہے۔ تو مرزا صاحب کے کشف سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب میدان حشر میں فرعون و نمرود شداد سے پیشتر کھڑے ہوں گے اور اُمت مرزائیہ فرعونیوں اور نمرودیوں کے بھی پیش پیش ہوں گے۔ کیونکہ وہ صرف ربکم الاعلیٰ کے ماننے والے اور امت مرزائیہ مرزا غلام احمد صاحب کو خدا یعنی آلہ ماننے کے علاوہ خالق ارض و سما کے مدعی کی اقتدا کرتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا جی کے کشف میں درج ہے اور مرزائی اس کو صحیح سمجھتا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے ابن اللہ ہونے کو کفر نہ سمجھتے ہوئے تاویلوں سے صحیح بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کے صف بصف کھڑے ہوں گے۔ اسی لئے مرزا غلام احمد صاحب نے انگریز کو اُولی الامر تسلیم کرنے کی اپنی اُمت کو تعلیم دی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

الانذار ۱۵ قرآن میں حکم ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ (دس ۵)

اب اُولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے۔ اگر کوئی کہے کہ انگریزی گورنمنٹ اُولی الامر میں داخل نہیں۔ تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ مِنْکُمْ میں داخل ہے۔ جو ہماری مخالفت نہیں کرتا۔ وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃ النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ (انگریزی برطانیہ) کی اطاعت کرنی چاہیئے۔

مرزائیو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو۔ لیکن مرزا صاحب بھی اور ان کا ملہم یہود و نصاریٰ کو اپنا دینی و دنیوی اُولی الامر سمجھنے پر مجبور کرتے رہے بلکہ اس امر کو قرآنی حکم قرار دے کر دھوکے میں ڈال رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا معبود کے قائل ہیں اور مرزا جی کے ابن اللہ ہونے کا عقیدہ تب ہی مرزائیت میں دھس سکتا تھا۔ جب اپنے ہم عقیدہ سے یا ہم جنس سے مصاحبت ہوتی۔ اسی لئے مرزا جی نے پہلے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مرزائیت کا گٹھ جوڑ کرایا۔ بعدہٗ اپنے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ تاکہ جس طرح عیسائی تاویلوں سے تثلیث کو ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں سے مناظرے کرتے ہیں۔ مرزائی بھی ابن اللہ ہونے کو تاویلوں سے خود بخود درست کریں گے

اسی لئے مرزائی کے سامنے جب مرزا جی نہیہ کلنک بدھ منتیا کرشن جی جے سنگھ کی پوتھیاں سے جب ادھیائے اچرے جائیں تو مرزائی مجھو متا ہے۔ کیونکہ اُن کے مرزا جی کا شان ہی بھرا ہوا ہے اور جب قرآن کریم سے شان الوہیت یا جبروتی تلاوت کی جاوے تو تاویلیں کرتے ہیں۔ چنانچہ رب العزت نے خوب نقشہ کھینچا ہے۔

مومن ۲۴/۲	ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝

جب اکیلے خدا کی توحید کی طرف تم کو بلایا گیا تم نے (مرزائیو) انکار کر دیا، اگر اس کے ساتھ شریک بنایا گیا (مرزا صاحب کو ابن اللہ یا خدائی کے دعوی مرزا جی نے سنا دیا) تو تم ایمان لائے۔ تو حکم اللہ کا ہی ہے۔ جو بالاتر اور بہت بڑا ہے۔ تم سے بدلہ لے لے گا۔

جب خداوندی فیصلہ لَمْ يَلِدْ اور لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ہو چکا تو مرزا جی اور مرزائی فرقہ مشرکین اور منکرین قرآن ثابت ہو گئے۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہے رب العزت کے قرآن کریم کو تسلیم کرو اور مرزا غلام احمد صاحب کو جھوٹا کہدو اور اُمت محمدیہ میں شامل ہو جاؤ۔ یا اے مرزائیو! خفیف یا ثقیل بنے رہو۔ یعنی قادیانی یا لاہوری اور مشرکین کی جماعت میں داخل ہو کر قرآن کے منکرین میں شامل ہو جاؤ اور جس کو چاہو اپنا دوست بنا لو۔ ہمیں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ ہمارا کام کہہ دینا ہے تم آگے مانو یا نہ مانو۔ دانہ ظاہری جلدیت سے ہی نہیں پرو دیا جاتا۔ بلکہ وہ اپنے دوسرے دانوں کے ساتھ دوستی کا دم بھرتا ہے۔ جب تک کہ اندر سے نکلے پھر اُن کی صف میں کھڑا ہوتا ہے تو جب تک عقیدہ اسلامی نہ ہو۔ ظاہراً دوستی کا دم بھرنا فضول ہے۔ سوچو، سوچو، پھر سوچو، یہ وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ لیکن اس دن یہ اقرار کام نہ آئے گا۔ آج ہی وقت ہے یہ اقرار کر لو ورنہ اُس دن جواب ملے گا۔ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

دعویٰ

مکاشفات ۳ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء	حضرت سید عبد القادر جیلانی کا قول ہے کہ رأیت ربی علی صورۃ ابی۔ یعنی میں نے اپنے رب کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا ہے۔

میں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالےٰ کو دیکھا۔ اُن کی شکل بڑی بارعب تھی۔ انہوں نے ریاست کا زمانہ دیکھا ہوا تھا۔ اس لئے بڑے بلند ہمت اور عالی حوصلہ تھے۔ غرض میں نے دیکھا کہ وہ ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہیں۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ خدا تعالےٰ ہے۔

مرزا صاحب نے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بہانہ بنا کر اپنے باپ کو خدا و مذ خود ابن اللہ بنے، حالانکہ ارشاد الٰہی کیسا واضح ہے۔

خدائی فیصلہ

زمر ۲۳/۱	لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّا اصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ سُبْحٰنَہٗ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ

اگر اللہ تعالےٰ بیٹا بنانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی مخلوق کو جسے چاہتے چن لیتے، وہ پاک ہے۔ (بیٹے سے برا ہے) وہ اللہ اکیلا زبردست ہے۔

مرزا صاحب کا دعویٰ کہ میں خدا کی نسل سے ہوں

تبلیغ رسالت ۵/۴۳	اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں، کہ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ تو ہمارے پانی سے

ہے اور لوگ عورت کی مٹی سے ہیں۔

انجام آتھم ۵۵	اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فشل سے ہیں۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ شامرزاجی نہیں کلنک کرشن جی کا فرمان نسلی ابن اللہ ہونے کا دعویٰ واضح ہے۔ یہ دعویٰ تو کسی ہندو، یا سکھ و آریہ نے بھی نہ کیا ہوگا۔ جو تمہارے مرزا صاحب نے کیا ہے معاذ اللہ، معاذ اللہ، کہ مجھے خدا تعالےٰ نے کہا ہے کہ اے مرزا تو ہمارے پانی یعنی (منی) سے پیدا ہوا ہے۔ اور باقی لوگ انسانی منی سے، ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ اور سوچو، کہ مرزا صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ کیا تم کسی شرعی اصول سے اس کو صحیح ثابت کر سکتے ہو؟ اسلام میں ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں، کیونکہ اسلام شرک کو مٹاتا ہے۔ موحد شرک نہیں۔

"مرزائی" مرزا صاحب کے الہام اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا کا مطلب یہ ہے، کہ ایمان کا پانی

استقامت کا پانی، تقویٰ کا پانی، وفا کا پانی، صدق کا پانی جو خدا سے ملتا ہے۔ اور فشل کے معنی بزدلی ہے جو شیطان سے ہے۔ پاکٹ بک ص ۶۲۹۔

"**محمد عمر**" وکیل صاحب! اَنْتَ کی ضمیر مخاطب کی ذات بمع جسم کے خطاب کے لئے مستعمل ہوتی ہے جب کہا جائیگا۔ اَنْتَ یعنی تو، تو اس سے مراد اُس کا جسم بمع روح ہی مراد ہو سکتا ہے اور اَنْتَ سے خطاب کر کے متکلم جب کلام کرتا ہے، تو مخاطب یہ سمجھ لیتا ہے کہ میری ذات کے متعلق متکلم کوئی کلام کرنے والا ہے۔ پھر آگے ہے مِنْ مَّائِنَا، مِنْ ہے تبعیضیہ جس کے معنی ہوں گے۔ ہمارے بعض پانی سے، تو اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا کے معنی ہوئے کہ اے مرزا تو ہمارے پانی سے بعض ہے۔ یعنی تیرا وجود تیرا جسم تیری ذات ہمارے پانی کا ایک بعض ہے، اب مَاءِ یعنی پانی کی اصطلاح کا استعمال ہم اپنی طرف سے نہیں کر سکتے، اور نہ ہی مرزا صاحب اپنی طرف سے اب کمی بیشی کر سکتے ہیں، سوائے توبہ کے اور مرزا صاحب نے اس سے توبہ کی نہیں، بولا دیں اور مراد لے لیا جوتا، یہ تم نے کیا مخول بنایا ہوا ہے۔ کیا تم مرزائیوں کے علاوہ باقی لوگوں کو جاہل سمجھتے ہو، کہ جو چاہا بول دیا، اور جو جی میں آیا اُس کے معنی لے لیئے، لفظ کو معنی سے کچھ تعلق ہو یا نہ ہو، کہیں اس لفظ ماء کا استعمال عربی میں یا قرآن اور حدیث میں دکھا سکتے ہو، کہ ایسے پانی سے مراد اللہ تعالے نے استقامت لی ہو، یا ایمان کا پانی مراد لیا ہو، معنی کا تعلق لفظ سے ضرور کسی دلالت کی بنا پر ہوگا۔ پھر دلالت یا تضمنی ہو گی، یا مطابقی یا التزامی، اب تم بتاؤ کہ ماء کے لفظ کی دلالت اپنے مَا وُضِعَ لَہٗ پر مطابقی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ تو ہمارے پانی سے مخلوق ہے، یہ بھی محال ہے۔ کیونکہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کا انکار لازم آتا ہے۔ اور لَمْ یَلِدْ کی تکذیب، لہٰذا مَاءِ کی دلالت اپنے تمام مَا وُضِعَ لَہٗ پر محال ثابت ہوئی۔ یا دلالت تضمنی مراد لوگے۔ مِنْ تبعیضیہ ہے اور معطوف کا عطف جب معطوف علیہ پہ ڈالا جاتا ہے۔ تو کس تعلق کو پیدا کرتا ہے۔ تو جو مطلب تم هُمْ مِنْ فَشَلٍ سے لوگے ویسا ہی مطلب تم اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا سے لے سکتے ہو اور هُمْ مِنْ فَشَلٍ کے معنی تم سوائے اس کے اور کوئی لے ہی نہیں سکتے، "کہ یہ لوگ کچھ حصہ منی سے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ انسان کی پیدائش آدمی یا عورت کی منی سے ہی ہے، "تو اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا میں اور کوئی طریقہ مِنْ تبعیضیہ استعمال کرنے کا ہے۔ ہی نہیں، یعنی انسان جب جزو انسان ہے تو انسانی حقیقت منی ہو گی اور قانون الٰہی بھی یہی ہے۔ الا ماشاء اللہ، تو جب انسان کو انسان کا جزو قرار دیا جائیگا۔ تو ضرور اس کی منی ہی مراد ہو گی، "تو هُمْ مِنْ فَشَلٍ کے جب یہ معنی کر سکتے ہو کہ باقی تمام لوگ انسانی منی سے مخلوق ہیں۔ تو اس کے مقابلے میں معطوف علیہ کے معنی بھی ایسے ہی نسبت پیدا کرنے منی سے ہی قائم کرنا پڑیگی۔ جیسا کہ معطوف سے ثابت ہو رہا ہے ورنہ عطف

درست نہ ہوگا۔ اگر مرزا صاحب صرف اَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا کہہ دیتے، تو اس کے معنی جو مرضی چاہے بگاڑ لیتے جب هُمْ مِنْ فَشَلٍ کے معنی تضمنی لئے جا رہے ہیں، اس کے علاوہ اور کوئی ہو سکتے ہی نہیں، کیونکہ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ اور اَنْتَ اور هُمْ کی ضمیروں سے جسم مع روح ہی مراد لئے جا سکتے ہیں۔ تو جب معطوف هُمْ مِنْ فَشَلٍ کے معنی تضمنی ہی لئے جا سکتے ہیں، تو اَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا معطوف الیہ کے معنی بھی تضمنی ہی لئے جائیں گے، ورنہ عطف غلط ثابت ہوگا۔ اور جب معطوف الیہ و معطوف کے معنی تضمنی لئے جاوینگے۔ تو مطلب صاف ہو گیا۔ کہ اے مرزا تو ہمارے بعض پانی یعنی نطفہ سے مخلوق ہے۔ تو ذات باری تعالےٰ صفات انسانیہ اور تجزی سے مبرا ہے۔ کیونکہ واجب کا ممکن ہونا لازم آتا ہے۔ اور یہ محال ہے، لہٰذا مرزا جی نے رب العزت واجب کو ممکن تسلیم کر لیا۔ لہذا مرزا غلام احمد صاحب ذات واجب الوجود کے منکر ثابت ہوئے اور منکر هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ کے اور هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّار کے مکذب، اور لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا قانونِ خداوندی سے مشرک ثابت ہوئے، کیونکہ خود ابن اللہ بننے کا دعویٰ کیا اور اَنْتَ کا خطاب التزامی معنی سے بھی مانع ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے، کہ هُمْ مِنْ فَشَلٍ چونکہ التزامی معنی مراد نہیں، اس لئے اَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا میں بھی التزامی معنی مراد نہیں لے سکتے۔

باقی رہا تمہارا کہنا کہ استقامت، صدق اور وفا کا پانی مراد ہے۔ تو یہ مراد لینا ہی متکلم کی جہالت ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ اَنْتَ سے مرزا صاحب کی ذات مجسمہ مراد ہے، اور مِنْ مَّاءِنَا سے حقیقت جسمیہ کی تخلیق کے اصل کو بیان کرنا مقصود ہے، اور تخلیق جسم جسمیت سے لازمی ہے اور استقامت اور صدق و وفا کا تحقق فی الخارج ہے ہی نہیں، لہٰذا اصل اور فرع کا تباین ذاتی ثابت ہوا اور یہ بھی محال، تو اَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا کہنا ہی جہالت پر مبنی ہے، تو بجائے اس کے مرزا جی کا شان ثابت ہو، تم نے تو مرزا جی کی جہالت ثابت کر دی۔ اور اگر تم نے ضرور مرزا جی کے کلام کو ہر صورت صحیح بنانا ہی ہے۔ کیونکہ تمہارے خداوند کریم کی کلام ہے۔ اگر صحیح نہ بناؤ تو جھوٹ ثابت ہوتا ہے، تو مَاء یعنی پانی کو لازم ہے کہ مَاءِيَّت یعنی بہنا، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اے مرزا تو ہمارے پانی سے مخلوق ہے، یعنی جیسا کہ ہمارا پانی بہتا ہے۔ ایسے ہی تیرا ایمان ایک جگہ قیام نہ کریگا۔ جیسا کہ پانی بہہ کر اپنی رو میں کبھی گندگی کی طرف بہہ جاتا ہے۔ بلکہ ہر پست جگہ کی طرف بہہ جاتا ہے۔ اسی طرح تیرا ایمان بھی بہنے والا ہے ہر پستی کی طرف بہہ جائے گا۔ ہندو کی طرف رقم لینے کی ٹھانی تو ہندو بن گیا عیسائیوں کا سے پیسے لینے کی سوجھی، تو عیسیٰ بن گیا مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کی سوجھی تو دعوےٰ رسالت کر دیا،

اگر سب سے مشترکہ پیسے چھیننے کی غرض ہوئی تو خدا بن گئے، نیز ایمان ایک جگہ قرار نہ پکڑے گا تو ایسے فشل کے معنی ڈرپوک بھی لے سکتے ہو، تو تمہارا مطلب پانی بول کر پانی سے مراد ایمان کا پانی اسی دلالت التزامی سے ایسا بہہ جانے والا ایمان مرزا جی کے لئے ہی ثابت کر سکو گے، ایک اور عرض کروں تمہارا مطلب استقامت کا پانی، تقویٰ کا پانی، وفا کا پانی، صدق کا پانی تو یہ ہر طرح محال ہے۔ کیونکہ پانی کے لیے استقامت میں نسبت تباین ہے۔ اس کی ذات کو مائیت مستلزم ہے مائیت اور استقامت کی نسبت آپس میں تباین کی ہے۔ ایسے ہی وفا کیونکہ وفا تب ہو سکتی ہے۔ اگر پانی کے اندر استقامت ہو، جب پانی کی ذات کو استقامت مستلزم ہی نہیں۔ بلکہ عرضی ہے اس میں مادہ بہہ جانے والا موجود ہے۔ تو صفت وفا بھی پانی کو مستلزم نہ ہوئی، ایسے ہی صدق و تقویٰ بھی پانی کے صبائن ہیں۔ کیونکہ صفت صدق کے لئے ایسے جسم کی ضرورت ہے جس کی ذات کو قوت ناطقہ مستلزم ہو اور تقویٰ کے لیے ایسے جسم کی ضرورت ہے، جو ذی روح بھی ہو، اس لئے پانی سے تقویٰ اور صدق کا پانی مراد لینا یہ وکیل صاحب کا ہی حصہ ہے کسی ذی شعور سے تو یہ کلام بعید از عقل ہے۔

ثابت ہوا کہ پانی سے ایمان کا پانی، یا تقویٰ کا پانی وغیرہ وغیرہ مراد لینا یہ سب غلط ہے اور مِنْ مَّآءٍ سے مراد وہی ہے جو مِنْ فَشَلٍ سے مقصد ہے اور وہ پانی جبلت ہے اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ کہ تو ہمارے پانی منی سے پیدا ہے۔ اور باقی مخلوق انسانی نطفہ سے، باقی بنا دیئیں تمہارے مرزا صاحب کے کلام کو مفید ثابت نہ ہوئیں کیونکہ ان معانی کا لفظ سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

تو ثابت ہوا کہ اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ کہنے والا اسلام سے خارج ہے کیونکہ کلمہ کفر ہے اور اس جملے کے قائل کا تابع بھی شل مطبوع ہے۔

"مرزائی"۔ قرآن کریم میں ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ اس کی تفسیر سیوطی نے کی ہے۔ اِنَّہٗ لِکَثْرَۃِ عَجَلِہٖ فِیْ اَحْوَالِہٖ کَاَنَّہٗ خُلِقَ مِنْہُ، پاکٹ بک صفحہ ۶۲۹

"محمد عمر" اللہ تعالٰی کا کلام صحیح ہے اللہ تعالٰی نے مِنْ نُطْفَۃٍ کی بجائے مِنْ عَجَلٍ کو استعمال فرمایا۔ کیونکہ نطفے کو عجلت مستلزم ہے تو بجائے لفظ اگر لازم مادہ صنع لہ کو استعمال کیا جائے۔ تو محاورہ صحیح ہے۔ قرآن کلام خداوندی ہے یہ بالذات کلام صادق ہے۔ اس کے جو خلاف ہے وہ کلام غلط ہے۔ قرآن کریم غلط نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا تم کہیں پانی کا استعمال وفا، استقامت، تقویٰ اور ایمان وصدق پر قرآن کریم سے دکھا دو، ہم اپنے سر کو خم کر دینگے اور یہ ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ وفا، صدق وغیرہ وغیرہ پانی کو مستلزم ہی نہیں، اور جو تم نے مثالِ قرآنی خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ پیش کی ہے۔ اس میں نطفے کو عجلت مستلزم ہے۔

آؤ مرزائیو! کوئی ایسی مثال قرآن کریم سے پیش کر دو کہ رب العزت نے لفظ کو غیر ما وضع لہ پر استعمال فرمایا ہو۔ جیسا کہ تم نے یہاں کیا ہے، تو

مبلغ ایک سو ۱۰۰ روپیہ فی لفظ انشاءاللہ تعالیٰ انعام دوں گا

ورنہ تم اس مرزائی عقیدہ سے مرزا جی کے اس عقیدہ کی بنا پر جس کو تم ہیرا پھیری کر رہے ہو، توبہ کرو۔

دوسری غرض یہ ہے۔ کہ اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا کہ تو اے مرزا میرے پانی سے مخلوق ہے پانی سے مراد بھی نطفہ ہی ہوگا، کیونکہ مرزا صاحب کی والدہ اور والد دونوں موجود اور مرزا غلام احمد صاحب کا مرزا غلام مصطفےٰ صاحب اور مسماۃ چراغ بی بی کی موجودگی میں بغیر نطفے کے دعویٰ کرنا یہ بھی محال، اگر مرزائی نہ مانیں تو بعید نہیں، جیسا کہ وہ ان کو بغیر ماں باپ کے مان رہے ہیں۔

اور باقی رہا مِنْ مَّآئِنَا اگر یہاں تمیلکہ مراد لو یہ بھی غلط، کیونکہ آگے هُمْ مِنْ فَشَلٍ کا تعلق عطف غلط ثابت ہوگا۔

پھر دوسری وجہ ہے کہ تم نے خود آیت خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ پیش کر کے تخلیق ثابت کر دی۔ اب بھی اگر بدل جاؤ تو مرزائیت سے کچھ بعید تو نہیں۔

"مرزائی" مرزا صاحب خود ماء کا استعمال محبت پر کیا ہے، دیکھو

ایک عالم مر گیا تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

دوسری جگہ ہے۔

فَاِنْ شِئْتَ مَآءَ اللّٰہِ فَاقْصِدْ مَنَاھِلِی
فَیُعْطِیْکَ مِنْ عَیْنٍ وَّعَیْنٍ تَسَنَّمَ
پاکٹ بک ص ۳۶۰

"محمد عمر" ۔ وکیل صاحب، مدعی کی بات دلیل نہیں ہوتی، اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَ هُمْ مِنْ فَشَلٍ کہ اے مرزا، تو میرے نطفے سے مخلوق ہے اور باقی لوگ انسانی نطفے سے، میں سوال شرک کا ہے،

خداوندی فیصلہ

اور شانِ الٰہی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ کا انکار اس عبارت سے صاف ظاہر ہے، خداوندی کلام میں مرزاجی کے کلام کا استعمال دکھا دو، ورنہ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ کے منکر ہو، جس میں کسی مسلمان کو شک ہی نہیں، کہ تم منکر خداوند لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ہو، اور خدا کے فضل سے مرزا صاحب کا یہ جملہ ہر مومن اور کافر سمجھتا ہے، اس میں کوئی راز نہیں، اس سے یا تو، توبہ کرو اور اس کو کلمۂ کفر کہو، ورنہ تم بھی مرزائیوں میں شریک ہو کر اسلام سے خارج ہو جاؤ گے، اور وَ قَالَتِ النَّصَارٰى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ کے مطابق قوم نصارٰی کے ہم پلّہ ہو،

مرزاجی کا خدا کا باپ ہونیکا دعوٰی

حقیقۃ الوحی ۱۱۳	توحید کا پیدا کرنے والا اور توحید کا باپ صرف نبی ہی ہوتا ہے،

خدا کا عرش مرزا صاحب ہیں

حقیقۃ الوحی ۱۸۶	اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِيْ تو میرے عرش کے قائمقام ہے،

اس کے بعد مرزا صاحب نے الوہیت سے کچھ تنزّل فرمایا اور

مرزا صاحب حلولی بنے

کتاب البریہ ۷۶ مکاشفات ۲	آدا ھن ۔ (خدا تیرے اندر اُتر آیا)

مرزاجی کا دعوٰی کہ مجھ سے خدا میں خدا سے

اور

میں سورج اور خدا چاند

تجلیاتِ الٰہیہ ۲

تجلیاتِ الٰہیہ ۲

اُس نے (خدا نے) فرمایا

یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ

یعنی اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، اس وحی الٰہی میں ایک دفعہ خدا تعالٰے نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا، اس سے یہ مطلب ہے، کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے۔ اسی طرح میرا نور خدا تعالٰے سے فیضیاب اور مستفاد ہے، پھر دوسری دفعہ خدا تعالٰے نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کہہ کے پکارا،

مرزا صاحب .... نے یہاں اس الہام میں فرمایا، کہ خدا نے مجھے سورج کہہ کے پکارا اور اپنا نام چاند رکھا۔

تو ماقبل عبارت مرزا صاحب سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم کو مرزاجی سے فیض پہنچ رہا ہے، تو مرزاجی کی اس عبارت سے اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کا صاف انکار اور شرک صحیح ثابت ہوا؛

ان تمام عبارات مذکورہ بالا سے مرزاجی اور مرزائیوں کی توحید کا علم وکیل صاحب کو بخوبی ہو گیا ہوگا، کیونکہ مذکورہ عبارات سے ثابت ہو چکا، کہ مرزاجی اور مرزائی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کے بھی منکر ہیں اور اَللّٰہُ الصَّمَدُ کے بھی منکر ہیں لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کے بھی منکر ہیں، اور وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ کے بھی منکر ہیں، بلکہ ماسبقہ مذکورہ تمام آیاتِ قرآنیہ کے مکذب ہیں۔ اور ان آیاتِ صریحہ کو توحید کا عقیدہ رکھنے کی بجائے مرزاجی کو ہی خداوند کریم کی ذات کی بجائے خدا بنا بیٹھے ہیں، اور اس کی صفات سے مرزاجی کو متصف بنا بیٹھے ہیں، اور اگر ان کا انکار کریں، تو مرزائیت سے خارج ہوتے ہیں،

پہلے کتب مرزائیہ سے ثابت کیا گیا، کہ مرزاجی اور مرزائیوں کو اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

اور قرآنی آیات سے اس کا فیصلہ سنایا گیا۔ بعد ازاں مذہب اسلام کے پہلے عقیدہ توحید خداوندی کو قرآن کریم سے واضح کیا گیا۔ بعد ازاں شرکِ مرزائیہ کو اُن کی کتب معتبرہ سے اظہر من الشمس بلا تاویل ومع سوالاتِ مرزائیہ حل کیا گیا۔

اب دین اسلام کی سند حقیقی کتاب اللہ کا ذکر عرض کرتا ہوں، اور مرزاجی کی کتب سے انشاءاللہ تعالٰے ثابت کرونگا، کہ مرزاجی اور مرزائیوں کے نزدیک قرآن کریم کا کیا قدر ہے؟ اور ایمان بالقرآن رکھتے ہیں یا نہیں؟

مرزائیوں کا ایک اور عجیب خُدا

براھین احمدیہ ۵۵۵

رَبُّنَا عَاجٌ

ہمارا رب ہاتھی دانت کا ہے،

ثابت ہوا، کہ مرزاجی مورتیوں کے پجاری ہیں،

"مرزائی" - عاج کے معنی پکارنے والے بھی آتے ہیں،

"محمد عمر" - پہلا جواب تو یہ ہے، کہ تمہارا یہ انکار نہیں، کہ اس کے معنی ہاتھی دانت کے ہیں، کسی کو کیا معلوم ہو سکتا ہے، کہ مورتی کو عاج کہہ رہے ہو، یا کچھ اور۔ لہٰذا یہ کہنے والا مشرک سا ہے - چہ جائیکہ پجاری ہو،

دوسرا جواب یہ ہے، کہ عَاج خدا تعالٰے کی صفت قرآن اور حدیث سے نہیں، اور پھر اس کے شرکیہ معنی موجود ہیں، لہٰذا یہ شرک ہوا، توبہ کرو اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو بلا تامل کافر کہو، کیونکہ یہ شانِ الوہیت کے خلاف ہے،

خُدائی فیصلہ

حشر ۲۸/۳

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

وہی اللہ ہے درست بنانے والا ہے، اُسی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں، اُسی کے لئے ہی جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے تسبیح بیان کرتے ہیں، اور وہ غالب حکمت والا ہے،

اللہ تعالٰے فرما دے کہ اللہ وہی ہے اور تم مجازاً مرزا صاحب کو بنالو، اللہ تعالٰے فرماتے

اُس کے اچھے اچھے نام ہیں، تم اُس کے نام مورتیوں والے بناؤ، یا مورتی پوجا کرو۔ حالانکہ جو شئے آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ اچھے ناموں سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے، اور تم ہی تُبْنَا حَاجْ کہو،

ذرا غور کرو، کہ یہ کس نبی نے اللہ تعالےٰ کی تعریف بیان کی، یا کس آیت کا ترجمہ ہے، جو شخص یا جو مذہب خداوند کریم و قدوس کی پاکیزہ صفات سے اُس کو یاد نہیں کرتا، دوسرے کو اُس پر کیا گلہ ہو سکتا ہے،

مرزاجی کا خدا بھوکا بھی اور سیر بھی ہوتا ہے

حقیقۃ الوحی ۱۰۴ اُفْطِرُ وَ اَصُوْمُ

میں افطار کرونگا اور روزہ بھی رکھوں گا،

یہ مرزاجی کو الہام ہوا ہے، مرزاجی کا ملہم کہتا ہے کہ میں افطار کرونگا اور روزہ رکھوں گا، کیا یہ خدائی صفات ہو سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ہ مرزائیو! کچھ تو سوچ کر باتیں گھڑو، کیا ایسی مشرکبہ باتیں مرزاجی کے لئے ہی خداوند تعالےٰ نے معاذاللہ محفوظ رکھی تھیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور کسی نبی یا رسول کو ایسے شرکیہ کلمات نہ سکھلائے، بلکہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ کا سبق سکھایا ہے، اور مرزاجی کو اس کے برخلاف خداوند تعالےٰ نے اپنے بھوکے رہنے اور کھانے کا سبق دیا ہے، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

"مرزائی"۔ اس کی تاویل ہو سکتی ہے،

"محمد عمر"۔ کنوئیں میں ڈالو ایسی تاویلوں کو، تمہاری ہر بات تاویلوں سے ہی ہوتی ہے، ذات خداوندی کو تو بلا تاویل سمجھنے کا عقیدہ بنالو، ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ کے شان میں ایسی باتیں کہے اور تاویلیں کرے ایسے کو تم ہی سنبھالو۔

تمہارے مرزا صاحب نے ذات خداوندی پر ایمان لانے کے متعلق جو کچھ کھیل کھیلا ہے وہ تم مرزائیوں سے پوشیدہ نہیں، فقیر کو عموماً ہر مذہب کی کتابوں کے مطالعہ کا موقعہ ملا ہے، لیکن ذات خداوندی کے متعلق سناتن دھرم ہندوؤں اور مرزائیوں کے عقیدے کو مساوی دیکھا ہے، بلکہ اُن سے اگر بحث کی جائے تو وہ مورتیوں کے پجاری

بھی کہینگے، کہ ہم خدا کو صحیح تسلیم کرتے ہیں، تم ہماری بات کو صحیح نہیں سمجھ سکتے؟ قسم قسم کی تاویلیں کر کے تمہاری طرح اپنے کفر و شرک کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، جس شخص یا جس قوم کا عقیدہ خداوند کریم وحدہٗ لا شریک فی ذاتہٖ وصفاتہٖ کے متعلق بھی صحیح نہیں، تاویلات کا محتاج ہے، اور خود دعوائے الوہیت و ربوبیت اور خالقیت رکھتا ہو، اور کرشن ہونے کا مدعی بن کر آریوں کا بادشاہ اور جے سنگہ بہادر کلنک بُدھ متبا کہلائے تو اس کو اسلام سے دُور کا بھی تعلق نہیں، اٰمنوا اَوْ لَا تُؤمِنُوا۔

قرآن کریم اور مرزا صاحب

حقیقۃ الوحی ۳۰۴ } اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ (خدا) بعض جگہ انسانی گریمر یعنی صرف نحو کے ماتحت نہیں چلتا اور اس کی نظیریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ آیت اِنَّ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ انسانی نحو کی رو سے ان ھٰذین چاہیئے منہ

(۱)۔ آئینہ کمالات ۱۰ | اَخَذْتُمْ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ وَخَذْ افْبِرَهٗ۔ لیا تم نے ظاہر قرآن کو اور اس کا چھتا رسکا۔

آئینہ کمالات ۲۹ | قرآن بھی تو بظاہر قیل و قال ہے۔

اَب فیصلہ قرآنی سُن لیجئے اور فتوٰی خود بخود لگا لیجئے!

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ، قال کی ضمیر کا مرجع تم خود سمجھ لو۔

(۳)۔ نزول مسیح ۹۲ | سوچو کہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گذر گئے اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا، جبکہ صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ قرآن اُترا تھا، اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دھریے اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں، اور تمہارے پاس بجز لکھے ہوئے چند ورقوں کے جنکی اعجازی طاقت کی تمہیں خبر نہیں اور کوئی ثبوت

نہیں، اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں، اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند مینار تک پہنچا سکتے ہو، (مینار کتاب میں بہت موٹا لکھا ہوا ہے، جس سے مراد قادیانی مینار ہے، جیسا کہ فرعون نے بھی مینار بنوایا تھا، جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے، یٰهَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّيٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا)۔ اے ہامان میرے لئے ایک برج بنا تاکہ میں موسیٰ کے معبود کی طرف بڑھ کر ملاحظہ کروں اور میں اُس کو جھوٹوں سے گمان کرتا ہوں،

ایسے ہی مرزا صاحب نے سیڑھیوں والا برج یعنی مینار بنوایا، تاکہ میں مسلمانوں کے عیسیٰ کو جو آسمان پر چڑھا ہوا کہتے ہیں، دیکھ آؤں یا انہیں دھوکہ دے دونگا، کہ میں اس پر سے اُترا ہوں، لیکن یہ نہ سمجھا کہ سیڑھی چڑھنے یا اُترنے کے لئے پہلے لگائی جاتی ہے، یا اُتر کر بعد میں سیڑھی، لیکن مرزا صاحب کو یہ علم تھا، کہ دنیا میں ایسے عقلمند بھی موجود ہیں، کہ اگر میں آکر سیڑھی لگادوں تب بھی وہ مان لینگے، بھئی ماننے والے مان ہی رہے ہیں،

اور اس عبارت مرزا صاحب سے تمہیں معلوم ہو ہی گیا ہوگا، کہ مرزا صاحب کے نزدیک چونکہ ہم قرآن کریم کے نزول کے وقت موجود نہ تھے، اس لئے اب تو ہمارے پاس بجز چند اوراق اور کچھ موجود نہیں، اور جو قرآن کریم میں معجزات بیان کئے گئے ہیں، وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں، اُن کی حقیقت کچھ نہیں، اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ هٰذَا۔

لہذا اگر تم نے خدا تک پہنچنا ہے، تو قرآن کے ذریعے تم نہیں پہنچ سکتے، میرے پاس تم آجاؤ میں نے مینار تیار کیا ہوا ہے، اس پر تمہیں چڑھا کر خدا تک پہنچا سکتا ہوں، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آجتک سوائے غیر مسلموں کے کوئی ایسا شخص منکر بھی اُمت محمدیہ میں پیدا نہیں ہوا، جس نے قرآن کریم کی یہ قدر کی ہو، بلکہ غیر مذاہب بھی قرآن کریم کی تعریف ہی کرتے چلے آئے ہیں، بلکہ کئی اس اعجازی کتاب قرآن کریم کو اکمل اور بے مثال دیکھ کر غیر مسلم، مسلم بن گئے، لیکن مرزا جی اُمت محمدیہ میں ایسے پیدا ہوئے ہیں، جو فرماتے ہیں: کہ قرآن قصے کہانیوں کے رنگ میں ہمارے پاس موجود ہے، کیا یہی عقیدہ پہلے کفار کا نہ تھا؟

اے مرزائی دوستو! ذرا سوچو، اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ کہ یہ قرآن سوائے قصے کہانیوں کے اور کچھ نہیں، قرآن کریم کے متعلق یہ عقیدہ کس کا تھا؟ جب تمہارا بھی عقیدہ اور تمہارے مرزاجی کا عقیدہ بھی وہی ہے، تو تم پھر کس جماعت میں شامل ہو گئے؟ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے، کہ تمہارے مرزاجی کے اس قول کا جس میں تم بھی سابقین کے تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ کے لحاظ سے ہم عقیدہ بن رہے ہو، خداوند کریم نے کیا جواب دیا ہے، كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا۔ ان کے مونہوں سے جو بات نکلتی ہے، بڑی ہے (منہ چھوٹا ہے)۔ کیونکہ سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں کہتے،

اسلامی قرآن کا فیصلہ قرآن کریم کے متعلق

مائدہ ۶/۷

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ٥
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ٥
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ٥

ان مراتب سے جو آپ مرزائی پسند فرمادیں، آپ کے لئے مبارک ہے، اور پھر قیامت کو کیا جواب دوگے؟

مومنون ۱۸/۳

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ٥ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ٥ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ٥

جھلس دیگی اُن کے مونہوں کو آگ اور وہ اس میں مسخ ہو نگے (تو اللہ تعالےٰ کہیں گے) کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم اُن کی تکذیب کرتے تھے، تو وہ جواب دینگے اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ ہو گئے اور مرزاجی کے پیچھے لگ کر تیرے قرآن کو چھوڑ بیٹھے، ہمیں کیا علم تھا کہ ہمارے ساتھ یہ برتاؤ ہوگا۔ جو آج ہمارے رُوسیاہ ہیں،

مرزائیوں کے نزدیک یہ قدر قرآن کریم کی، کہ سوائے قصے کہانیوں کے اور کچھ نہیں، باوجود اس کے کہ مرزائیوں کو چونکہ علم ہے، کہ مرزاجی کے کلام لوگ ٹھکرا دینگے، قرآن کریم کو ہاتھوں میں لے کر مسلمانوں کے پاس جا جا کر گمراہ کرتے پھر رہے ہیں، کیونکہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ مسلمان قرآن کے نام سے دھوکا کھائیگا۔ جب قرآن کی آیت پڑھ دونگا تو جو مرضی چاہے کہہ جاؤنگا مسلمان مان جائیگا،

کیونکہ اس نے قرآن کے نام کو سر جھکا دینا ہے، آگے میری مرضی جہاں چاہوں لے جاؤں، مسلمان بیچارہ سادہ لوح مرزائیت کے چکر میں پھنس جاتا ہے، مرزائیت کے اس گورکھ دھندے کو غیر مسلم سمجھا، ہتیرا مرزاجی نے ہندوؤں کو کرشن کا مدعی بنکر اپنا آپ پیش کیا، لیکن ہندو مرزاجی کی چال کو تاڑ گیا، اس نے ٹھکرا دیا، نصاریٰ کو عیسیٰ ابن مریم بنکر ظاہر کیا لیکن وہ بھی نہ جھکا، یہودیوں کو موسیٰ کا مدعی بنکر پیش کیا۔ لیکن یہودی بھی نہ پھنسا، سکھ قوم کو ہنیہ کلنک بنکر اعلان کیا، لیکن ایک سکھ کو مرزائی نہ بنا سکے۔ لیکن مسلمان ایسا سادہ لوح ہے کہ مرزائی جو قرآن کریم کا ظاہراً دشمن تھا، مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے ادھر اُدھر کی آیتیں بدل کر معانی تبدیل کر کے قرآن کا محض نام ہی لے لیا تو مسلمان جال مرزائیت میں پھنس گیا

اے مسلمانو! دوکاندار کا کام ہے کہ اپنے مال کے داغدار پہلوؤں کو اوندھا کر کے خوبرو پہلو سے گاہک کو پھنساتا ہے، لیکن گاہک جب گھر پہنچ کر مال کو کھولتا ہے تو مال داغدار دیکھ کر ہکّا بکّا رہ جاتا ہے،

مسلمانو! اگر تم یہاں تو مرزائیوں کی شکل و اطوار کو اور قرآنی لڑائی کو دیکھ کر لڑھک جاؤ گے لیکن جب خداوند کریم کے ہاں پیش ہو گے تو تمہیں خداوند رب العلمین اور اس کے قرآن پاک اور مُحَمَّدٌ مُّصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین اسلام کا قدر معلوم ہو گی کہ کیا کیا تھا اور کیا ہو گیا، پھر تم دستِ افسوس ملو گے اور کہو گے ہائے! ایسے ربِّ کریم اور ایسے رسول کریم اور ایسے قرآن کریم اور ایسے دین مبین کو چھوڑ کر مرزائیت کو کیوں قبول کر لیا اور تمہاری زبانوں پر جاری ہو گا، یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ تو رب العزت جواب دینگے وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ تو اس وقت کا پچھتانا تمہارے کام نہ آئیگا، ابھی سنبھل جاؤ اور مرزائیت سے تائب ہو کر مرزاجی کی ربوبیت و توحید کو چھوڑ کر اور مرزاجی کی رسالت کو چھوڑ کر دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھام لو اگر تمہیں نجات چاہیئے، تو قرآن کریم کے آگے سرنگوں کر دو۔

"مرزائی"۔ ہم بھی تو قرآن ہی پڑھتے ہیں، بات کر لو،

"محمد عمر"۔ غلط کہتے ہو، تمہارے نزدیک یہ محض قصے کہانیاں ہیں، تم اپنے قرآن کو پڑھو، یہ قرآن تمہارے لئے حجت نہیں، تمہارا یہ قرآن پڑھنا ہمیں پہلے واضح ہو چکا ہے، رب العزۃ ہمیں پہلے سے ہی تمہاری اطلاع دے چکے ہیں،

مومن ۲۴/۱	مَا یُجَادِلُ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ۔

مسلمانو سنبھل جاؤ! اللہ تعالےٰ نے مرزائیوں کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا، فرمایا اللہ تعالیٰ کی باتوں میں نہیں جھگڑا کرتے، مگر وہ لوگ جو منکر قرآن ہیں۔ اور تمہیں نہ دھوکا دے اُن لوگوں کا شہروں میں پھرنا۔ تو رب العزت نے فرمایا۔ کہ جو مرزائی مبلّغین شہروں میں تقریریں کرتے پھرتے ہیں، یہ تمہیں دھوکا نہ دے جائیں۔ کہیں بے دین نہ بنادیں، بچ جانا۔ اُن کی بیدینی کی علامت پہلے فرمادی، کہ تم نے دیکھا نہیں، کہ یہ قرآنی آیتوں میں جھگڑا کرتے پھرتے ہیں۔ اگر یہ منکر قرآن نہ ہوں، تو پھر جھگڑا کیسا؟ بھائی قرآن کریم کا انکار ہے۔ بدلتے ہیں، تب ہی تو جھگڑے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر بدلیں نہ ویسے ہی پڑھ دیں، اور ترجمہ کردیں، جیسے کہ مسلمانوں نے پڑھا ہے۔ تو پھر جھگڑا کیسا! اسی لئے فرمایا۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۔ اور فیصلہ فرمادیا۔ ذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ وَ اُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۔

"مرزائی" ۔ مولوی صاحب معانی میں گو فرق ہو۔ الفاظ قرآنی کو کون بدل سکتا ہے، یہ تو تمہارا بہتان ہے۔ ایسے بے سوچی بات نہیں کرنی چاہیئے۔

"محمد عمر" ۔ نہیں دوست! قرآن کے جملوں کو بدلنا تو مرزاجی کا بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ میں عرض کردیتا ہوں، یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ فقیر ثابت کرتا ہے۔ تم بیچارے بھولے بھالے پھنسے ہوئے ہو، تمہیں کیا علم؟ تم بیچاروں کو اپنے بدلے ہوئے مواقعات سے کب اطلاع دیتے ہیں، آیئے مرزائیت کا دوسرا رُخ پارٹ کر فقیر تم کو دکھاتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے الفاظوں اور جملوں کو مرزا غلام احمد صاحب نے کس بیدردی سے بدلا ہے۔ ایسا تو کسی غیر مسلم نے آج تک نہ کیا ہو گا۔ ملاحظہ ہو۔

مرزائیوں کے قرآن کا نمونہ

ازالۃ الاوہام ۱۰۶	کشفی طور پر میں نے دیکھا، کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ

رہے ہیں، اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا۔ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ

تو میاں نے سن کر تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے، تب انہوں نے کہا، یہ دیکھو لکھا ہوا ہے، تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا، فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے، تب میں نے اپنے دل میں کہا، کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے، اور میں نے کہا، کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ۔ مدینہ اور قادیان، (اب مرزا صاحب کی اس عبارت کے دو ہی مطلب ہو سکتے ہیں، کہ یا تو مرزا صاحب کے نزدیک یہ قرآن ناقص ہے، یا مرزا صاحب نے قرآن میں زیادتی کر کے مثل قرآن بنا دیا)

(۲)، ضمیمہ خطبہ الہامیہ دث
براہین احمدیہ ۴۵۶

بطور الہام القا ہوا ...... اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبٌ مِّنَ الْقَادِیَانِ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا ۔

(۳)، حقیقۃ الوحی ۸۸
انجام آتھم ۵۴

پر اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ لکھا ہے۔ مرزا صاحب بیچارے عربی نحو سے اتنے کورے تھے۔ کہ قَرِیْبٌ اور قَرِیْبًا کی ترکیب نہ سمجھنے کی وجہ سے ہیرا پھیری کرتے رہے اور قرآن کریم لَا رَیْبَ فِیْہِ کتاب میں زیادتی کر کے اپنے ایمان کو ضائع کر گئے۔

اے مرزائی دوستو! تم خود فیصلہ کر لو کہ ایسے شخص کی اتباع کس زمرہ میں شامل کرتی ہے اور کریگی۔

(۴)، ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۵

نوٹ:- میں جب اشتہار کو ختم کر چکا، شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا، یہانتک کہ میں بمجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب میں محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آ گئے میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا۔

مکاشفات ۲۳

خَسَفَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ فِیْ رَمَضَانَ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا، پس تم اے دونو صاحبو کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو۔ میں

پھر خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں، کہ آلاء سے مراد اس جگہ میں ہوں، اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے، گویا رات کا وقت اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں، گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے۔ اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کرلیا، کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری ہیں، منہ۔

(۵)، ضمیمہ خطبہ الہامیہ (ح) — آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں کشفی طور پر لکھا گیا تھا۔ کہ قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے، یہ کشف نہایت صحیح اور درست تھا۔

ایک اور آیت مرزائی کے قرآن کی عرض کر دیتا ہوں،

(۶)۔ حاشیہ حقیقۃ الوحی ۸۷ — یہ وحی الٰہی ہوئی
وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔

"مرزائی" - یہ ریویو والی تو خواب ہے۔

"محمد عمر" - مرزائی صاحب بیچارے بڑی چالاکی کرتے ہیں، کیوں نہ ہو، امتی کس کے ہیں، بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ کتاب میں درج کیے گئے ہیں، تو امت مرزائیہ کے ایمان لانے کے واسطے یا غلط سمجھنے کے واسطے۔ اگر غلط تھا تو کتاب میں کیوں درج کیا، اگر درج کیا تو ساتھ اس کا رد بھی کر دیتے، کہ شیطانی وسوسہ ہے، اور یہ قرآن میں نہیں ہے، جب رد بھی نہیں کیا گیا اور کتاب میں درج بھی صفائی اور شان کے لئے کیا گیا، تو معلوم ہوا، کہ اس کو سچا اور صحیح سمجھ کر لکھا گیا۔ اور بیان کیا گیا، یا کہدو، کہ بکواس ہے اور جس کو تمہارے مرزاجی قرآن میں شامل کر دیں، اس سے زیادہ معتبر مرزائیوں کے نزدیک اور کیا ہو سکتا ہے، مرزائی ہے ہی کیا، مرزا غلام احمد صاحب کے کشوف اور مجازات اور استعارات کے سوائے ——— اور کچھ نہیں کہہ سکتے، بتلاؤ قرآن کریم میں ہر روز زیادتیاں کی جائیں اور تم سینہ تان کر ایمان لاؤ، افسوس! کبھی ایماندار کہلانے کے حقدار ہو؟

"مرزائی" - معاذ اللہ! میں بکواس تو نہیں کہہ سکتا، کسوف وخسوف تو مرزا صاحب کے زمانہ میں ہوا تھا، میں جھوٹ کیسے کہوں؟

"محمد عمر" - کیوں جناب میری بات سچی نکلی یا نہ؟ کہ یہ تمہارے قرآن کی آیت ہے۔ اور اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ بھی قرآن مرزائیہ کی آیت ہے، بھئی تمہیں پاپا مسیح قادیانی کی قسم جو تمہارے خداوند بھی اور رسول بھی اور سب کچھ ہی ہے، سچ سچ بتانا کہ چودہ سو سال کے مترجم قرآن میں تم نے یہ آیتیں کہیں کسی قرآن میں دیکھیں ہیں، اور بھی بہت سی آیتیں مرزائیہ ہیں، لیکن میں ان دونوں ہی کے متعلق دریافت کرتا ہوں، کہ بتا سکتے ہو، تم نے بھی تقریبًا تمام دنیا کی سیاحی کی ہے، کسی ملک کے کسی قرآن میں لکھا ہو انا انزلناہ قریبا من القادیان وخسف القمر والشمس فی رمضان، فبای الاء ربکما تکذبٰن، یا کہہ دو کہ مرزاجی نے جھوٹ بولا ہے، اور یہ بھی غلط ہے کہ تم کہو کہ جھوٹ ہے، کیونکہ اگر اس کو غلط سمجھتے تو ضرور آج تک کوئی مرزائی اس کو جھوٹ لکھتا جب کسی نے اس کو جھوٹ یا غلط نہیں لکھا تو مرزائیوں کے لئے یہ صحیح ہے، بلکہ جزو قرآن سمجھ رہے ہیں، اگر نہ سمجھیں تو مرزائی ہی نہیں، کیونکہ مرزاجی نے فرمایا ہے۔

(۷) - براہین احمدیہ ۴/۴۸۳	قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں،

اس سے ثابت ہوا، کہ مرزائیوں کے نزدیک قرآن شریف محض پہلا جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے، اتنا ہی قرآن نہیں، بلکہ خدا کی کتاب اور کلام مرزاجی کا مرکب مرزائیوں کا قرآن ہے، اور پھر اس کی توثیق بھی فرمائی کہ مرزاجی کا الہام مرزائیوں کے نزدیک مساوی قرآن کریم ہے، جس کا مرزائی انکار نہیں کر سکتا، ملاحظہ ہو،

(۸) - نزول مسیح ۹۹	آنچہ من بشنوم ز وحی خدا ✤ بخدا پاک دانمش ز خطا ہمچو قرآں منزہ اش دانم ✤ از خطاہا ہمیں است ایمانم

کیوں جناب؟ اب تو یہ مذکورہ الہام خطا سے مبرّا اور مثل قرآن ثابت ہو گیا، اب بھی اگر تم مرزائی کہو، کہ یہ ہمارے قرآن کی آیتیں نہیں، اور جزو قرآن مرزائیہ نہیں تو تمہاری ہٹ دھرمی ہے اور سنیئے۔

(۹) - ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ایک غلطی کا ازالہ ۴/۲۶	اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں، کہ وہ پاک وحی جو میرے دل پر نازل ہوتی ہے، وہ اسی خدا کا کلام ہے، جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا،

"مرزائی" - مولوی صاحب واقعی تم نے ہمارے مرزا صاحب کی تحریروں سے ثابت تو کر دیا،

کہ ہمارے نزدیک یہ مرزاجی کے الہام مثل قرآنی آیات ہیں، لیکن ہم نے مروجہ قرآن میں دیکھ لو کہیں اضافہ نہیں کیا، حالانکہ ہمارے مرزائی بھی قرآن کی اشاعت کرتے ہیں،

"محمد عمر" - مرزائی صاحب بڑے ہوشیاری سے چلتے ہیں، مرزائی صاحب علیحدہ تم قرآن کے مقابلہ میں تذکرہ مرزائیہ یا حقیقۃ الوحی کو قرآن مرزائیہ شائع کرلو، تو بلاشک شائع کرلو، لیکن مروجہ قرآن کریم میں تمہیں کون ملانے دیتا ہے، اگر تمہاری طاقت ہو یا تمہارا چارہ چل سکے تو تم کبھی ٹلنے والے ہی نہیں، لیکن مشکل یہ ہے کہ اس قرآن کریم کے ردّ و بدل نہ کرنا اور حفاظت قرآنی کا ذمہ خداوند کریم نے خود اپنے ذمے رکھا ہے، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے -

حجر ۱۴

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہ

ہم نے ہی قرآن کو اُتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں، پھر فرمایا -

حٰمٓ ۲۴/۴

وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ -

اس کے آگے سے یا پیچھے سے اس کو باطل شامل نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ کتاب یقیناً غالب ہے، لہذا قرآن کریم میں تو تم شامل کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے، لیکن تم مرزائی تذکرہ اور حقیقۃ الوحی کو قرآن کریم کے درجے پر ضرور سمجھتے ہو، اگر کم سمجھو تو مرزائی نہیں، اگر مرزائی ہو تو مخالف اسلام و قرآن و خداوند ثابت ہو چکے ہو، جس کا تم انکار ہی نہیں کر سکتے۔ جھوٹے مدعی کے رد کرنے کے لئے رب العزۃ نے بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ فرما دیا، تاکہ کوئی غیر مدعی نہ بن جائے، قرآن کریم نازل ہوا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تتمہ لگا بیٹھیں مرزا غلام احمد صاحب کرشن قادیانی، اب تم سوچو، کہ یہ مرزائی قرآن جھوٹا ہے یا سچا، اور اللہ تعالےٰ نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کا اقرار کرایا،

انعام ۲/۷

وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اَئِنَّکُمْ لَتَشْھَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِھَۃً اُخْرٰی قُلْ لَّآ اَشْھَدُ قُلْ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ہ -

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ یہ قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اُتارا گیا اور کسی پر نہ اُترا، اور نہ اُتر سکتا ہے، کیونکہ ارشاد الٰہی ہے کہ یہ قرآن پورا ہو چکا ہے -

انعام ۸/۱۴ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۗ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کے سچے اور انصاف والے کلمات پورے ہو چکے اُس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور وہ بڑا سُننے والا اور جاننے والا ہے،

معلوم ہؤا، کہ خدا تعالے کا قرآن کی سچی اور عدل والی آیتیں ختم ہو چکیں، اب اگر کوئی دعوای کرے کہ قرآن کی آیتیں مجھ پر بھی اُتری ہیں، یا گذشتہ قریبًا چودہ سو سال سے جو قرآن کریم چلا آ رہا ہے اِن میں کمی بیشی کرنے والا خود ظالم اور کاذب ہے، وہ قرآن کریم کو بدلنا چاہتا ہے، اب جو مرزاجی نے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَان وغیرہ قرآن کی آیتیں ہونے کا دعوای کیا ہے یہ جھوٹ اور ظلم ہے اور قرآن کو بدلنا ہے،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزاجی تو کہتے تھے کہ لوگ مجھ پر ظلم کرتے ہیں، جو کافر کہتے ہیں، اب یہ آیات قرانیہ میں زیادتی کیوں شروع کر دیں، اور قادیان کا نام قرآن مجید میں کہاں ہے۔

اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو جو مرزاجی کہتے رہے ہیں، کہ قرآن کا ایک شعشہ بھی نہیں بدل سکتا، اور نہ بدلا ہے یہ محض دھوکا دہی تھی، سنیئے۔

ازالۃ الاوہام ۱۳۰ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں، کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع حدود اور احکام اور اوامر و نواہی سے زیادہ نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا، جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی اور حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو، اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے،

مرزائی صاحب اب تمہارا فیصلہ تم پر ہی چھوڑتا ہوں، جو قرآن کا ایک شعشہ کم و بیش کرے ملحد و کافر ہے اور دوسری طرف اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَان اور خَسَفَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ فِيْ رَمَضَان عبارتیں گھڑ کے شامل کی جا رہی ہیں، اور کہا جا رہا ہے، کہ

ہمچوں قرآں منزہ اش دانم

اب تم خود فیصلہ کر لو۔

مرزائیوں کا کلمہ بھی مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے،

سیرۃ مہدی حصہ سوم ۳۰۵ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمایا کرتے تھے، کہ ہر نبی کا کلمہ الگ ہوتا ہے مرزا جی کا کلمہ یہ ہے: کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم سمجھونگا"

کیوں جی مرزائی صاحب؟ تمہارا تو کلمہ بھی الگ ثابت ہوا، مسلمانوں کا کلمہ تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لا الٰہ الا اللہ کے بھی مرزائی منکر ثابت ہوئے۔ اب چونکہ کلمہ بھی مرزائیوں کا الگ ہے، اسواسطے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار بھی مرزا جی کتب سے عرض کرتا ہوں، کیونکہ مرزائیوں نے الٰہ تو مرزا جی کو بنالیا تاویل یا بلا تاویل سے، اور کلمہ طیب کے دوسرے جزو محمد رسول اللہ کے بھی مرزائی منکر ہیں،

"مرزائی" ۔ ہم تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھتے ہیں،

"محمد عمر" ۔ کیا مرزا جی یا خلیفہ نور دین صاحب نے جھوٹ بولا ہے، بھائی تم کہو، کہ جھوٹ بولا ہے، ہم تو کہیں گے کہ جو کلمہ الگ بیان کیا ہے، سچ کہا ہے، کیونکہ مرزا جی فرماتے ہیں، کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے، حقیقۃ الوحی صد ۲۰۶،

"مرزائی" ۔ اچھا جی ہمارے دو کلمے ہو گئے ایک اسلامی کلمہ اور دوسرا اسلامی کلمہ،

"محمد عمر" ۔ "سبحان اللہ! ایک مرزائی کلمہ تو تمہارا الگ ثابت ہو گیا، اب رہا اسلامی کلمہ، تو لا الٰہ کے تو تم پہلے منکر، جیسا کہ قبل ازیں ثابت کر چکا ہوں، باقی تم محمد رسول اللہ جو پڑھتے ہو تو اس سے تمہاری مراد ہمارے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں ہوتے، بلکہ مرزائی جب محمد رسول اللہ پڑھتا ہے تو اس کی مراد مرزا غلام احمد ہوتا ہے، کیونکہ مرزا جی مدعی ہیں، کہ محمد رسول اللہ میں ہوں، سنیئے۔

مرزاجی کا دعویٰ کہ محمد و احمد میں ہوں

(۱) - تریاق القلوب ۵ (۲) - درثمین ۲۴۸ (۳) - نورہدایت ۱۷۱	منم مسیح زمان منم کلیم خدا ٭ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد میں ہی مسیح زمان ہوں (یعنی عیسیٰ علیہ السلام بھی میں ہی ہوں)، اللہ میں ہی کلیم اللہ ہوں (یعنی موسیٰ علیہ السلام ہوں) میں ہی محمد ہوں اور احمد بھی میں ہی ہوں، جو مجتبیٰ ہے ،
(۴) - نزول مسیح ۹۹	آدمم نیز احمد مختار ٭ دربرم جامۂ ہمہ ابرار آدم اور احمد مختار بھی میں ہی ہوں - تمام نبیوں ولیوں کا لباس میں نے پہنا ہوا ہے -
(۵) - لجۃ النور ۶	وَ اَنَا الْمُسَمّٰی بِاَحْمَدَ مَعَ اَسْمَاءٍ اُخْرٰی اور میں اللہ کی طرف سے احمد نام رکھا گیا ہوں، باقی تمام اسماء کے

ساتھ بھی، (یعنی مرزا صاحب کا دعوٰی صرف ایک احمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی نہیں - بلکہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اسماء کو اپنے لئے متعین کئے ہیں)

(۶) - آئینہ کمالات اسلام ۳۹۲	وَخَاطَبَنِیْ وَقَالَ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ اور مجھے اللہ نے مخاطب کیا اور فرمایا اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے ،
(۷) - نزول مسیح ۱۵۲	پھر مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرا کر تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ فرما دیا ،

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرزاجی کے نزدیک معاذ اللہ خطاکار تھے بے علم تھے بغیر وحی کام کرتے تھے

ازالۃ الاوہام حصہ دوم مطبع لاہوری ۳۶۳	انبیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے، مثلاً اس خواب کی بنا پر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے، جو بعض مومنوں کے لئے

موجب ابتلا کا ہوئی تھی،

(۱)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد کیا، اور کئی دن تک منزل در منزل طے کر کے اس بلدہ مبارکہ تک پہنچے، مگر کفار نے طواف خانہ کعبہ سے روک دیا اور اس وقت اس رویاء کی تعبیر ظہور میں نہ آئی، کچھ شک نہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی امید پر یہ سفر کیا تھا، کہ آپ کے سفر میں ہی طواف میسر آجائیگا، اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب وحی الٰہی میں داخل ہے، لیکن اس وحی کے اصل معنی سمجھنے میں جو غلطی ہوئی، اس پر متنبہ نہیں کیا گیا تھا، تب ہی تو خدا جانے کئی روز تک مصائب سفر اٹھا کر مکہ معظمہ میں پہنچے، اگر راہ میں متنبہ کیا جاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مدینہ طیبہ میں واپس جاتے۔

"محمد عمر"۔ آج کل کا پنجابی محاورہ ہے، کہ جو کمزور ہو، اُسے پنجابی لوگ "پہلوان جی" کہہ کر پکارتے ہیں، اور جس کو بدمعاش کہنا ہو، اُسے "میاں بھلیا مانسا" کہہ کر بلاتے ہیں، اور اگر کسی سے برا کام ہو جائے تو اس کو بجائے نفرین کے شاباش کہا جاتا ہے حقیقتاً اس سے مراد نفرین ہی ہوتا ہے، محاورات چونکہ ایسے بدل چکے ہیں، لہذا مرزائیوں نے اور مرزاجی نے خطاب نبوت کو بھی بدل لیا ہے، پہلے اَصدَقُ الصّادقین کو نبی کہا جاتا تھا، وہ نبوت تو ختم ہو چکی، اب مرزائیوں نے یہ خطاب اَکذَبُ الکاذبین کو دینا شروع کر دیا، کہ جو جھوٹ ہی جھوٹ بولے، سچ کا کہیں نشان بھی نہ ہو، ایسے شخص کو نبی کا خطاب دیتے ہیں اور ان اکاذیب کا نام نشان نبوت رکھا جاتا ہے جیسا کہ رب العزت نے قرآن مجید میں معجزات انبیاء اللہ کو آیات فرمایا، چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب اگر کوئی بات اپنے نفس سے گھڑ کر قبل از وقوع فرمادیں، اور اس کو پیشگوئی سے موسوم فرمادیں اور فرمادیں کہ میں نے یہ خدا کی طرف سے کہی ہے، اگر اس کے خلاف وقوع میں آئے تو مجھے یوں سزا دینا، میں اس سزا کے لائق ہوں، اس سزا کا مستوجب ہوں، یا تم جو چاہو، سزا دیدینا، یا اگر اس پیشگوئی میں جھوٹا ہو جاؤں، تو مجھے پھانسی لٹکا دینا، رسی تیار رکھو، وغیرہ وغیرہ،

تو مرزاجی چونکہ مذکورہ بالا پنجابی اصطلاح کے نبی ہیں، رب العزت مرزاجی کو ہر صورت جھوٹا ہی کرتا ہے، ہر پیشگوئی میں مرزا صاحب جھوٹے ہی جھوٹے نکلتے ہیں، ایک پیشگوئی بھی مرزا صاحب کی سچی نہیں نکلی، حتی کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی خداوند تعالے نے مرزاجی کی پیشگوئی کو جھوٹا کیا، مرزاجی جب ذلیل ہوئے تو مسلمانوں کو بھی سچی بات کہنی پڑتی تھی، تو مرزا غلام احمد صاحب فوراً کہدیتے، بلکہ اس سچ کہنے کو بھی اپنے نشانِ رسالت میں درج فرمالیتے، کہ دیکھو یہ بھی میرا صداقت کا نشان ہے، کہ امام

مہدی کی علماء تکذیب کرینگے، میری علماء تکذیب کرتے ہیں، لہذا میں سچا ہوں، ایک تو پہلے پیشگوئی پر رب العزۃ ان کو جھوٹا کرتے ہیں، پھر اس جھوٹ پر مرزا جی کے جھوٹ کا طرہ چڑھ جانا، جو بات اظہر من الشمس فی الخارج خلاف وقوع ہو رہی ہو، اس جھوٹ کو خود سچ کہہ رہے ہیں، اور پھر دوسروں کو تعلیم بھی دیتے ہیں، اور توقع رکھتے ہیں، کہ غیر مسلم تو خواہ اس کو خلاف وقوع دیکھ کر جھوٹ کہدیں، لیکن مسلمان کیوں گالی گلوچ کرتے ہیں، یہ مسلمان کاہے کے ہیں، جو میری تکذیب کرتے ہیں، میری امداد کیوں نہیں کرتے، یعنی جھوٹے کی جھوٹ سے امداد کرنی، اور اس کو اسلام کی مراد سمجھنا اور جھوٹ کو جھوٹ کہنے والا مرزائی اسلام سے خارج، تو جس شخص نے اس جال میں آکر کہدینا کہ واقعی مرزا صاحب اور کچھ نہیں، لیکن مسلمان تو ہیں، کفر کے مقابلہ میں ان کی تصدیق ہی کرنی اچھی ہے، یعنی جس شخص نے مرزا صاحب کے کذب علی الکذب کو سچ کہہ دیا تو وہ اُن کے نزدیک اسلام کے امدادی اور مرزا صاحب کے نزدیک اُن کا نام احمدی رکھا گیا، اور جو مرزا غلام احمد صاحب کے اس جھوٹ کو جھوٹ کہدے، بلکہ مرزا صاحب کے اس جھوٹ کو جب سچ کہدیا اُس کو بھی سچ ہی کہے، یعنی ایک تو پیشگوئی کے جھوٹے نطنے کو سچی کہے اور پھر اس جھوٹی پیشگوئی کو مرزا صاحب نے سچ کہہ دیا۔ اور پھر مرزا جی کے اس جھوٹ کو سچ کہنے کی بھی تصدیق کرے تو مرزا غلام احمد صاحب کی احمدیت کی منزل کو طے کرتا ہے، ورنہ مرزا جی کے جھوٹ کو جھوٹ کہنے والا مرزا جی کے نزدیک کافر، مرتد، جو جو خطابات مرزا جی کی زبان سے نکلتے ہیں، وہ نقیر نے دوسرے مقام پر عرض کر دئے ہیں، تو مرزا جی بھی چونکہ پنجابی ہیں، اور مرزا جی اور مرزائیوں نے مذکورہ بالا پنجابی محاوروں کے مطابق ہی جو مذکور ہو چکے ہیں، ایسے شخص کا نام نبی رکھدیا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے مقابلہ میں اور اپنے اقاویل کے مقابلہ میں خدا کو ٹھکرا دیا، قرآن کریم کو ٹھکرا دیا، انبیاء اللہ کو ٹھکرا کر تبرا بازی اور گالی گلوچ نکالیں، پھر یہ تری کا ذکر ہے اور خود مرزا جی کے کامل بننے کا ذکر اور ان کی امت مکملہ کا نمونہ بھی ایک سامنے پیش کیا گیا، آئندہ عنقریب انشاءاللہ العزیز مرزا غلام احمد صاحب جنکو کمالیت کا دعوی ہے، اُن کے کمالات بھی عرض کرونگا، خداوند کریم ایسا کامل امی امت مرزائیہ کو ہی مبارک رکھے جس اُمت کے نبی کی کوئی بات سچی نہ ہو، اور اس کی امت بغیر داؤ پیچ اور دھوکے کے خالی نہ ہو، اُن کو خیر امت ہونے کا دعوی ہے۔ اور جس کو رب العزۃ نے كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ فرمایا ہے، وہ مرزا غلام صاحب کے نزدیک شر الامم ہے۔

نزول المسیح ۸۹ | پس اس صورت میں یہ امت خیر الامم کاہے کو ہوئی، بلکہ شر الامم اور

اور اجہل الامم ہوئی۔

خداوند کریم ہم کو اس اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں شامل رکھے، مرزاجی کو اس امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قیامت کے میدان میں ظاہر ہوگی، جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اُن کے بڑے بڑے امتی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ و رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے دوش بدوش کھڑے ہونگے، اور اولیاء اللہ میں سے حضرت غوث پاک، حضرت جنید بغدادی، حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمہم اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہونگے، تو مرزاجی کو معلوم ہوگا کہ خیرالامم ہیں یا شرالامم،

نساء ۵/۱۱ | مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْہِمْ حَفِیْظًا ۝ وَیَقُوْلُوْنَ طَاعَۃٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِکَ بَیَّتَ طَآئِفَۃٌ مِّنْہُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰہُ یَکْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْہُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝

جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو وہ ضرور اللہ کا مطیع ہے، اور جس شخص نے اطاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کیا، تو ہم نے آپ کو ایسے لوگوں پر محافظ نہیں بھیجا اور وہ کہتے ہیں، کہ ہم فرمانبردار ہیں، تو جب وہ آپ کے پاس سے باہر نکلتے ہیں، تو ایک فرقہ اپنے رات کو مشورے کرتا ہے، سوائے اس کے جو آپ فرماتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالےٰ لکھتا ہے، جو وہ مشورے کرتے ہیں، تو آپ ان سے اعراض فرمایئے اور اللہ پر توکل فرمایئے، اور اللہ تعالےٰ وکیل کافی ہے،

رب العزت کا فرمان ایسے لوگوں کے متعلق ہے، جو زبانی اطاعت اللہ جل شانہٗ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوای کرتے ہیں، اور جب اپنی جماعت میں ہوتے ہیں، تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذاللہ معمولی سمجھتے ہیں، اور خود یا اپنے مقتداء کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا سمجھتے ہیں، تو رب العزۃ کا ارشاد ہے، کہ ایسے لوگوں سے آپ اعراض فرمادیں، آپ کے ذمے ایسے لوگوں کی نگہبانی لازمی نہیں، آپ کا اللہ ہی وکیل کافی ہے،

تو اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ ایسے لوگوں کا دعوای اطاعت اللہ ورسولہٗ محض جھوٹ ہے، اور جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت اور تبلیغ کو ہی ناقص سمجھتا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اُن کی اتباع میں کامل سمجھتا ہے، تو بھئی مرزائیو! تمہیں مرزاجی مبارک ہوں اور ہمیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہی خداوند مبارک رکھتے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی تبلیغ واشاعت کو مکمل کر دیا ہے۔

طبقات ابن سعد ج۲ ص۲۰۷

اخبرنا محمد بن عمر حدثنی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ عن علی قال لما وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سریر قال علیٌّ اَلَا یَقُوْمُ علیہ لعلہ یؤم هُوَ اِمَامُکُمْ حَیًّا وَّ مَیِّتًا فکان دَخَلَ النَّاسُ رَسَلًا رَسَلًا فَیُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ صَفًّا صَفًّا لَیْسَ لَهٗ اِمَامٌ وَّ یُکَبِّرُوْنَ وَعَلِیٌّ قَائِمٌ بِحِیَالِ رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سَلَامٌ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ وَنَصَحَ لِاُمَّتِهٖ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اَعَزَّ اللّٰهُ دِیْنَهٗ وَتَمَّتْ کَلِمَتُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّتَّبِعُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَثَبِّتْنَا بَعْدَهٗ وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ فَیَقُوْلُ النَّاسُ اٰمِیْنَ، اٰمِیْنَ ۝

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پر رکھے گئے تو علی المرتضیٰ نے فرمایا، آپ کی امامت کے لئے کوئی شخص کھڑا ہو نہیں سکتا۔ آپ حیًّا و میتًا تمہارے امام ہیں، آپ پر لوگ فرقہ فرقہ داخل ہوتے تو آپ پر صف بصف نماز پڑھتے، اُن کا کوئی امام نہ تھا، اور تکبیریں پڑھتے تھے، اور آپ کے برابر میں حضرت علی المرتضیٰ کھڑے فرماتے تھے، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو، اور اس کی برکتیں ہوں، اے اللہ، ہم گواہی دیتے ہیں، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آپ کی طرف سے نازل ہوا، پہنچا دیا اور آپ نے اپنی اُمت کو نصیحت فرمادی اور خداوند تعالےٰ کے رستے میں جہاد بھی کیا، حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے دین کو غالب فرمادیا اور آپ کے کلمات پورے ہو چکے، اے اللہ! تو ہمیں ان لوگوں سے بنا، جس نے اس چیز کی تابعداری کی، جو اللہ تعالےٰ نے آپ کی طرف نازل فرمایا، اور ہمیں آپ کے بعد ثابت قدم رکھ۔ اور ہمارے اور آپ کے درمیان تعلق قائم رکھ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے، اور لوگ آمین آمین کہتے تھے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ پورا کرنے کا اقرار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا اور اسی پر ان کا ایمان رہا، بفرمان الٰہی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ مکمل فرمادی، مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف مرزا صاحب ہی سے کم نہ تھے، بلکہ خطار کا بھی تھے، یعنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ رسالت کے لائق نہ تھے، اور اگر معاذ اللہ ایسا خطار نبی ہوسکتا ہے، تو میں بطریق اولیٰ بحالت خطا کاری ہوسکتا ہوں، حالانکہ مسلمانوں کا اس بات پر ایمان ہے، کہ انبیاء اللہ علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں، کیونکہ وَيُزَكِّيْهِمْ سے تزکیہ وہی فرما سکتے ہیں، جو خود ہر ایک عیب سے پاک ہوں، مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی چونکہ خود مکدر ہے، اس لئے وہ اور ان کی امت معاذ اللہ انبیا علیہم السلام کو خطا کار سمجھتے ہیں،

اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ذات کو مخاطب فرمایا جو مکہ معظمہ آپ کی جائے پیدائش ہے، اور مقام اقامت مدینہ طیبہ ہے۔ انہی پر بموجب ارشاد خداوندی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ہر وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ درود شریف پڑھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ہ پر عمل کرتے ہوئے تمام مومنین بجز مرزائیوں کے اسی ذات برگزیدہ پر درود پاک پڑھتے ہیں، وہی ذات محمد و احمد جس پر رب العزۃ نے موجودہ قرآن کریم تیس پاروں والا عرب میں نازل فرمایا، اور ایک وہی وجود مقدس ہے، جسکے متعلق رب العزت نے قرآن مجید میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرما کر آپ کے اسم پاک کی تخصیص فرمائی، اور بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سے اسم ذاتی کو ہی نوازا، اور مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ نازل فرما کر اپنے اسم ذاتی کی مہر سے نبیوں کو ختم کر دیا، ایسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہبط جبریل علیہ السلام و معلم قرآن اور خاتم النبیین کی تکذیب کرتے ہوئے مرزا غلام صاحب بیٹے اور پوتے رکھنے والا مدعی کرشن، آریوں کا بادشاہ، جے سنگھ، نہیہ کلنک، بدھ متیا، مہبط خیراتی، وٹیچی، مکذب اِلٰہُ العٰلمین و ربّ العٰلمین، بحرف قرآن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوت کے توڑنے والے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جعلی رسالت کے مدعی نے خداوند تعالیٰ کے مقررہ محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ خداوند تعالیٰ کی تکذیب کرتے ہوئے خود کو محمد و احمد ہونے کا دعویٰ کر دیا، کہ محمد و احمد میں ہوں، پھر محمد و احمد کی تعریف کرکے مسلمانوں کو دھوکا

دیا، تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ہمارے محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کررہے ہیں، حالانکہ یہ مرزا غلام احمد صاحب کی دعوکہ دہی ہے، کیونکہ محمد و احمد ہونے کا دعوٰی خود کیا اللہ پھر محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کردی کہ میری تعریف ہو جائے، اور مرزائی خوش ہو جائیں، کیونکہ اگر مرزائی کلمہ بھی پڑھتے ہیں، تو محمد رسول اللہ سے مراد اُن کی مرزا غلام احمد صاحب ہی ہوتے ہیں، کیونکہ وہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد نہیں سمجھتے، بلکہ اپنے مرزا کرشن کو محمد اور احمد سمجھتے ہیں، جیسا کہ مرزا صاحب کے مذکورہ حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے،

مرزا صاحب کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتری کا دعوٰی

(۱)۔ اعجاز احمدی ۶۹	تَکَدَّرَ مَاءُ السَّابِقِیْنَ وَعَیْنُنَا اِلٰی اٰخِرِ الْاَیَّامِ لَا تَتَکَدَّرُ پہلوں کا پانی گندھلا ہو گیا۔ اور ہمارا پانی آخیر زمانہ تک مکدر نہیں ہوگا۔
(۲)۔ درِ ثمین ۱۰۵	یہ وہ گُل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں،
(۳)۔ درثمین ۱۱۲	روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک میرے آنے سے ہوا کامل بہ جملہ برگ و بار
(۴)۔ حقیقۃ الوحی ۸۹	وَاٰتَانِیْ مَالَمْ یُؤْتَ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ۔ اور اللہ نے مجھے دیا جو تمام جہانوں میں کوئی نہیں دیا گیا۔
(۵)۔ حاشیہ حقیقۃ الوحی ۴۸	اس کثرتِ فیضان کی کسی نبی میں نذیر نہیں مل سکتی،
(۶)۔ حقیقۃ الوحی ۸۹	آسمان سے کئی تخت اُترے مگر میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔
(۷)۔ اربعین ۳/۲۶	آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔

(۸) حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ د

فَاِنَّ ھٰذَا الْبَعْثُ بَعْثٌ مَا رَاٰہُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا الْمُرْسَلُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَلَا النَّبِیُّوْنَ اَجْمَعُوْنَ۔

تو بے شک یہ بعثت (مرزا غلام احمد صاحب کی رسالت) ایسی بعثت ہے، کہ اوّلوں نے ایسی بعثت نہیں دیکھی اور نہ پہلے رسولوں اور تمام انبیاء نے ایسی بعثت دیکھی ہو،

مرزا صاحب کے اس کلام سے ثابت ہوا، کہ مرزا صاحب کی رسالت و نبوت ایسا شان رکھتی ہے، کہ تمام پہلے انبیاء و رسل نے ایسی رسالت و نبوت دیکھی ہی نہیں،

(واقعی نیوگی نبی آجتک کوئی نہیں ہوا)

(۹)۔ حاشیہ تحفہ گولڑویہ ۱۱۳ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک مکھی بھی زندہ نہ کی۔

اَب مرزاجی کی زبانی مرزاجی کی شان سُنیئے

(۱۰)۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم دوسرا باب ۵۹

ان چند سطور میں جو چند پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں، جو دس لاکھ سے زیادہ ہونگے، اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں، جو اوّل درجہ پر خارق عادت ہیں۔

(مرزائیو! سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے مرزاجی کی بات سنو، کہ مرزاجی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھیں کہ ایک مکھی بھی زندہ نہ کرسکے، یعنی ایک معجزہ بھی صادر نہیں ہوا، اور مرزاجی اپنے متعلق دس لاکھ سے زیادہ معجزات کے قائل ہوں، تو تم سوچو، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رہا یا نہ؟

(۱۱)۔ ضمیمہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۸ء حقیقۃ النبوۃ

مرزا صاحب کا اپنی نبوت کے متعلق آخری اشتہار نقل از اخبار بدر ۲۳ جون ۱۹۰۸ء

خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہوں، کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف میں کھڑا کیا جاؤں، اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے، جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں، تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دیگا،

کیوں جناب مرزائی صاحب! اب تو تمہارے مرزاجی تمام دنیا سے برتر ہونے کے مدعی بن گئے، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، تمام انبیاء علیہم السلام، بلکہ تمام ملائکہ زمین سب سے بزرگ بنتے ہیں، اب تم تو

"مرزائی" - مولوی صاحب جو تم نے مرزا صاحب کی تحریر پیش کی ہے، کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے، کہ میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شامل نہیں، جیسا کہ دوسرے مقام پر ہے، کہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں، چنانچہ اربعین میں اِنِّی فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ کی شرح فرمائی، کہ تیرے زمانے میں مینے تجھے سب سے فضیلت دی ہے، ایسے ہی حضرت پیران پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ اَنَامن وراء عقولکم فلا تعینونی علی احد، پاکٹ بک از صہ ۴۵۷ تا صہ ۴۵۸،

"محمد عمر" - وکیل صاحب یا تو صاف انکار کر دیا کریں یا صاف اقرار چاہیئے، ادھر اُدھر کی باتیں بنانے سے موت ٹلتی نہیں، اسی طرح مُنہ سے نکلی ہوئی بات واپس نہیں آتی، یا تو متکلم توبہ کرے یا اس کو اپنی کتاب سے غلط کر دیوے، اس مقام پر جھگڑا ہے، اس عبارت کا کہ مرزاجی فرماتے ہیں، کہ "آسمان سے کئی تخت اُترے، مگر سب سے اونچا تیرا تخت ہے" - یہ مجھے الہام ہوا ہے، اگر اس عبارت میں استثنار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علیحدہ کیا گیا ہے، تو تم بھی گنجائش نکال سکتے ہو، اُردو کی عبارت ہے، اس عبارت سے اگر کوئی استثنار موجود ہے تو تم نکال کر دکھاؤ، کسی اور کتاب سے ہی اس عبارت کی شرح استثنار دکھا دو، وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ، مرزاجی کی دوسری عبارتیں جو تم نے جواباً پیش کی ہیں، ہمیں اُن سے اس وقت کوئی واسطہ اور تنازعہ نہیں، عبارت واضح ہے، اس میں تمہیں کوئی گنجائش ہی نہیں، باقی رہا حضرت پیر پیران کی عبارت کا حوالہ جس کی اضافت بھی تمہیں صحیح نہیں آتی، کیونکہ تمہیں اُن سے نسبت ہی نہیں، اُن کا فرمان واضح ہے، اَنَامِنْ وَّرَاءِ عُقُوْلِکُمْ وہ اپنے مریدین کو فرما رہے ہیں، کہ تمہاری عقلیں مجھ سے پست ہیں، لہذا تم مجھے اپنے پر قیاس نہ کرنا، اس میں خطاب جہانوں کو نہیں، خدا کی خدائی کو نہیں، خدائی نبوّت کا اُن کو دعوای نہ تھا. زیادہ سے زیادہ اُن اولیاء اللہ کو جو اُن کے مریدین اُس وقت مخاطب تھے، آپ خطاب فرما رہے تھے، اور وہی مراد ہو سکتے ہیں، مرزاجی خدائی خبر دے رہے ہیں کہ میرا تخت سب سے اوپر ہے، یعنی بحیثیت نبوّت، جیسا کہ تم نے پاکٹ بک صہ ۶۵۸ میں کہا ہے کہ سب سے اوپر کی خبر اور انشا کی تمیز نہ کرنا مرزائی کا خاصہ ہے، اس استدلال کی کم علمی کسی اہل علم سے پوچھو، کہ کیسی مضحکہ انگیز ہے اور غلط ہے، ابھی علم پڑھو تاکہ غلط استدلال نہ لے سکو،

مرزاجی کے تخت کو سب سے اوپر مانتے ہو، اربعین اور حقیقۃ الوحی میں ہے، کہ مرزاجی کا ملہم تو انکار کریں، خادم صاحب یہ تمہارا ہی حصہ ہے، کہ بلاوقت کہنا، ورنہ مرزاجی کا فرمان وہی ہے جو فقیر نے عرض کر دیا ہے، اور اس کی مؤیدہ عبارتیں اور بھی پیش کر دی گئیں، ھَدَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(۱۲)۔ حاشیہ تحفہ گولڑویہ ۱۱۲ — خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی،

مکاشفات ۵۹

کل مقابر الارض لا تقابل ھٰذہ الارض

(۱۳)۔ ضمیمہ خطبہ الہامیہ ح — اور اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے، جو قادیان میں بجانب مشرق واقعہ ہے، جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے،

(۱۴)۔ حاشیہ تحفہ گولڑویہ ۱۶۵ — چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا، اس لئے قرآن شریف کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے، اس وعدے کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی، کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تھا، اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی، ایسے زمانہ (غلام احمد) میں پورا کیا، جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لئے وسائل پیدا ہو گئے تھے،

مرزائیو! خدا کو تسلیم کرو! تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے جس بے دردی سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوّت کو ناقص قرار دیا ہے، اور اپنی قادیانی جعلی نبوّت و ریاست کو کامل ثابت کیا ہے، وہ اس عبارت مرزا صاحب سے پوشیدہ نہیں، خدا کا خوف کرو، آخر تم نے بھی مرنا ہے، قبر و حشر میں کیا منہ لے کر جاؤ گے، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کی تکمیل کی شہادت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دی، پھر رب العزت نے فیصلہ فرمایا، لیکن مرزا غلام احمد صاحب کو خدائی فیصلہ منظور نہیں،

خدائی فیصلہ اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و دین کے تکمیل کی شہادۃ خداوندی

شوریٰ ۲۵/۵ اِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

ضرور آپ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت تھے،

مائدہ ۶/۱ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

آج ہم نے آپ کے لئے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت (نبوۃ) کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کرلیا،

اللہ تعالٰے نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کسی نبی کا احسان اُن کی اُمت پر نہیں جتایا، لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر خدا تعالٰے نے احسان جتایا ہے، کہ میں نے اپنا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا کیا، چنانچہ دعویٰ خداوندی ہے،

اٰل عمران ۴/۱۷ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

ضرور احسان کیا اللہ تعالٰے نے مومنین پر جب اُس نے ایک ایسا رسول بھیجا، جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے، اور اُن کو پاک کرتا ہے، اور ان کو قرآن مجید سکھاتا ہے، اور دانائی، اگرچہ پہلے وہ گمراہی ظاہر میں ہی ہوں،

جمعہ ۲۸/۱ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

وہی حکیم ہے، جس نے ان پڑھوں میں ان سے ایک رسول بھیج دیا، جو اُن پر اللہ کی آیتیں

پڑھتا ہے، اور اُن کو کتاب سکھاتا ہے، اور دانائی سکھاتا ہے، اگرچہ وہ پہلے ظاہر گمراہی میں ہوں،

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مندرجہ ذیل خطابات عطا فرمائے، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے مبعوث ہیں یعنی سچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جعلی نہیں،

(۲) - لوگوں کو بنفسہ قرآن کریم کی تبلیغ فرماتے ہیں،

(۳) - مدرس قرآن کریم ہیں، لوگوں کو معلم تیار کرتے ہیں،

(۴) - دانائی کے مدرس ہیں، خواہ کتنا ہی کوئی کم فہم اور کند ذہن کیوں نہ ہو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ سمجھ صحیح باقی سب غلط ہے۔

(۵) - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سب مخلوق اَن پڑھ ہے،

کیوں جناب مرزائی صاحب، جو شخص رب کے اَن پڑھوں سے ان پڑھ ہو، بلکہ اگلوں کے شاگرد ہوں، وہ دعوٰی یہ کریں، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اشاعت دین و ہدایت بوجہ عدم وسائل غیر ممکن تھی، اُس کو میں نے پورا کیا، تو اس سے بڑھ کر اور جھوٹ کیا ہو سکتا ہے، جس شخص کو چیونٹی جتنا بھی علم نہ ہو جس نے قبل از وقت ہی اپنی قوم کو اُدْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ کہہ کر بچا لیا، اور مرزاجی بیچارے اپنے مُلہم کا بھیڑا الہام سنائیں، اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ لیکن پھر بھی مرزاجی کے خواص کو ہی طاعون کی مار پڑی، ایسا شخص مقابلہ کرے، عالمین کے عالم کا تو اپنی زبانی ہی دعوٰی ہے، یا مریدین کو خوش کرنے کے لئے اس سے زیادہ محض جھوٹ ہے، اور جو شخص دانائی کا اور قرآن کریم کا معلّم رب العزت مقرر فرماوے اور جس کو تعلیم و تربیت بھی بلا واسطہ محض خداوندی ہو، اس کی اشاعت و ہدایت کو غیر مکمّل کہنا اور خود کاملیت کا مُدعی بننا صراحتہً قرآن کریم اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کا اور اسلام کا انکار ہے، خیر القرون کا مُوجد کو ناقص اور شر القرون کو کامل سمجھنے والے کو علاج واسطے جاپان بھیجنا چاہیئے،

مرزاجی بیچارے ایسے سادہ لوح ہیں، کہ فرماتے ہیں، کہ پانی کھیت سے دریا نے کو جاتا ہے، پھر کہتے ہیں، کہ جی لوگ نبیوں کو دیوانہ کہتے ہی تھے، مرزائی صاحب ایسی اُلٹی باتیں

آجتک کسی نبی نے نہ کہی ہوگی، اس لیئے خواہ کیسا ہی عقلمند ہو ہو جاتا ہے، لیکن دین میں دماغ مسخ ہو گا، کیونکہ مرزائیوں کے ہاں پانی دہانے کو جاتا ہے۔

قیامت تک کے لوگوں کو ہدایت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان رسالت

یونس ۱۱ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ۔

فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب قیامت تک کے لوگو ضرور تمہارے پاس رب کی طرف سے سچ آچکا، تو جس شخص نے ہدایت پائی، تو اور کوئی بات نہیں اپنے نفس کے فائدے کے لئے وہ ہدایت پاتا ہے، اور جو شخص گمراہ ہوا (بعد ازیں) تو اور کوئی بات نہیں، اپنی جان پر ہی گمراہی کا بوجھ اٹھاتا ہے، اور میں تم تمام قیامت کے لوگوں کا وکیل نہیں،

اَلنَّاسُ میں ال استغراق کا ہے، جس میں قیامت تک کے آنے والے تمام لوگ شامل ہیں، اور عَلَيْكُمْ بھی خطاب عام ہے، جو قیامت کے لوگ اس میں شامل ہیں، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا، کہ اے لوگو تمہیں حق سچ ہدایت پہنچ چکی۔ اب بھی جو شخص گمراہ ہووے تو میرے ذمے نہیں، اس گمراہی کا بوجھ خود گمراہ ہونے والے پر ہے، اور مجھے تم تمام کی قیامت تک وکالت نہیں ملی، کہ میں ہر فرد کو قیامت تک ہدایت دیتا پھروں، میرا کام ہے ہدایت کو پورا سنا دینا اور دکھا دینا، اب تم خود پیچھے لگو، اور نجات حاصل کرو، دوسرے مقام پر مجھے رب العزت کا ارشاد ہے، لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ -

آپ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے چوکیدار نہیں، کہ فرداً فرداً قیامت تک کے لوگوں کی دیکھ بھال کرتے پھریں، کہ کیا ہو رہا ہے، کوئی چوری تو نہیں کر رہا۔ کوئی بدمعاشی تو نہیں کر رہا، کوئی دعوائے نبوت تو نہیں کر رہا۔ آپ فرما دیجئے، قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ۔

اس مثال کو یوں سمجھیئے، کہ پیش امام جماعت کرا رہا ہے، بے شمار انسان اقتداء میں ہیں، بوقت تکبیر امام مکبر بن تکبیریں زور سے پکار رہے ہیں، تکبیروں کی آواز سے خلا گونج اٹھے، لیکن دور کا مقتدی کہے، کہ مجھے پیش

امام کی قرأت سنائی نہیں دیتی، جو اصل مقصد ہے قرأت سننا وہ فوت ہو رہا ہے، صرف مکبرین کی تکبیریں سن کر محض رکوع سجود کرنا میرے لئے کافی نہیں، لہٰذا میں تمام مسلمانوں کی جماعت کو ترک کر کے ایک علیحدہ امام مقرر کرلیتا ہوں، جس کی قرأت بھی مجھے سنائی دے، تو اس قائمہ جماعت کے مقابلہ میں دوسرے کی نہ امامت نہ اقتدار نہ نماز شرعاً درست ہوگی، بلکہ ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا، تو ثابت ہوا، کہ مجمع کثیر کے امام جماعت کے واسطے دُور کے مقتدی کو قرأت سُنانا فرض نہیں، اور نہ کوئی یہ اعتراض ہی کرسکتا ہے، کہ اس کی امامت مکمل نہیں، بلکہ دُور کے مقتدی کو برابر جگہ نہ ملے، تو امام سے فاصلہ کی جگہ پر بھی کھڑا ہوسکتا ہے، لیکن اقتدار اُسی ایک امام کی ہوگی، بلکہ اگر کسی کو کسی جگہ کی آواز بھی نہ پہنچے، تو دوسروں کو رکوع سجود کرتے ہوئے دیکھ کر ہی مقتدی اقتدار میں ارکان صلوٰۃ ادا کرے، اور نہ ہی مکبر امام کی قرأت پڑھ سکتا ہے، تو وہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ہی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے محض مکبرین بن سکتے ہیں، نہ امام اور نہ قاری بن سکتے ہیں، اور یہ بھی مسئلہ شرعی ہے، کہ مقتدی سے سہو ہوجائے تو امام کی اقتدار میں ہی نماز صحیح ہوجاتی ہے، مقتدی کو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی، اور کوئی مرزائی کہے کہ امام کی تکمیلِ صلوٰۃ مکبر کرتا ہے ورنہ امام امام ہی نہیں، تو جھوٹا سمجھا جاوے گا،

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا فریضہ ادائیگی

مائدہ ۶/۱۰	يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۔

اگر آپ نے منزل من اللہ کی تبلیغ نہ فرمائی، تو آپ نے اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا،

کتنی تبلیغ

عنکبوت ۲۰/۲	وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سوائے واضح تبلیغ کے کوئی فریضہ رسالت نہیں،

ثابت ہوا، کہ تبلیغ رسالت میں البلاغ المبین ارشاد الٰہی نے مرزائی استعاروں کی اور کنایوں اور مجاز کی جڑ اکھاڑ دی، کیونکہ رسالتِ جعلیہ مرزائیت کا دارو مدار ہی انہی استعارات، کنایات اور مجازات

پرہی ہے، اور بس، لیکن رسالت حقہ کا عمل واضح اور کھلی کھلی تبلیغ ہے، جس کو ہر ادنی و اعلیٰ دماغ کا آدمی سمجھ سکے،

تبلیغ رسالت کس قسم کی ہونی چاہیئے

حج ۱۷/۱۹ | وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

اور اپنے رب کی طرف دعوت دیجئے کہ آپ صحیح ہدایت پر ہیں، اگر وہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں (جھگڑا نہ کیجئے)، پھر فرما دیجئے جو تم عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے،

کیوں جناب؟ حسن پرستی، مقدمے بازیاں اور تنخواہوں سے ماہوار حصص لینے رسالت کا فریضہ ہے یا تبلیغ الوہیت و ربوبیت مقصدِ رسالت ہے، اور ساتھ ہی رب العزت نے اس کے لوازمات کو ارشاد فرما دیا، کہ ایک تو رسول کی ذات کو ہر قسم کی گمراہی و گناہ سے مبرا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب الٰہی ہوا، إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝ مرزائی رسالت کٹ گئی، کیونکہ مرزائی قانون ہے، کہ نبی خطا کار (معاذ اللہ) ہو سکتا ہے، تو رب العزت نے اس آیت کریمہ سے مصنوعہ مرزائی رسالت کی جڑ کاٹ دی، اور دوسرا لوازمۂ رسالت فرمایا، وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ رسول اللہ جھگڑے سے مبرا ہوتا ہے، اور اگر کوئی کرے تو خداوند کریم کے سپرد کرتا ہے، تو اس کا جواب خداوند تعالیٰ بلا تاویل دیتا ہے، اور حقیقۃً بلا استعارہ، بلا مجاز و بلا کنایہ جواب صحیح صادر فرما دیتا ہے، اس کے خلاف اس نے کبھی کیا ہی نہیں،

اور اگر لوگ تبلیغ رسالت سے رُوگردانی کریں تو

نحل ۱۴/۱۱ | فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝
تو اگر وہ رُوگردانی کریں، تو آپ پر صرف کھلی کھلی تبلیغ ہی ضروری ہے،

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوگردانی کرنے سے بازپرس ضرور ہوگی

ال عمران ۳/۲ | وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ،

اور اگر وہ رُوگردانی کریں تو اور کوئی ضرورت نہیں، آپ پر لازمی صرف تبلیغ ہی ہے، اور ہم پر (اُن کا) حساب لازمی ہے،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ایک ایک حکم کا حساب قیامت کے منکر لوگوں سے لیا جاوے گا، حساب تب ہی کیا جاتا ہے، جب کسی کا اختتام ہو، تبلیغ رسالت ختم ہو چکی، اسی لئے جو آپ کے حکم کا انکار کریگا، تو اس سے حساب تبلیغ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کا بھی لیا جائے گا، کیونکہ آپ کے حکم کا پہنچانا آپ کی تبلیغ میں شامل ہے،

اور اگر لوگ تکذیب ہی کر دیں کہ یہ تبلیغ ہمارے لئے نہیں، یہ اُمت محمدیہ کیلئے ہی ہے، تو

یُونس ۱۱/۵ وَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

اور اگر وہ آپ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکذیب کر دیں تو آپ فرما دیجئے میرے لئے میرے عمل (اور) تمہارے لئے تمہارے عمل، جو میں عمل کرتا ہوں تم بری ہو، (تمہیں پرسش نہ ہوگی کہ اس نے تبلیغ کی یا نہیں) اور میں بری ہوں، جو تم نے عمل کیا (کیونکہ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا، تسلیم نہ کرو، تو مجھے پرسش نہ ہو گی)

اب مرزائیو تم سوچ لو کہ تمہارے مرزا جی کہتے ہیں کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ ہدایت کو مکمل نہیں کیا، میں نے کیا ہے، ان کو بھی کچھ سزا ملے گی یا نہیں ؟

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے مُکذّبین کو کچھ سزا بھی ملیگی یا نہیں

انعام ۸/۸ فَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○

اگر وہ آپ کی تکذیب کر دیں، تو فرما دیجئے کہ تمہارا رب فراخ رحمت والا تو ہے، اور (لیکن) اُس کا

عذاب مجرموں کی قوم سے ہٹیگا نہیں،
تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا مکذب مجرم جس سے عذاب ٹل نہیں سکتا،

ایسے لوگوں کی آپ سفارش فرماویں گے یا نہ؟

شعراء ۱۹/۱۹ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

اگر وہ لوگ (آپ کی تبلیغ سن کر بھی) آپ کی نافرمانی کریں (اور آپ کی تبلیغ کاملہ کو بھی ناقصہ ہی کہیں) تو فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور میں بری ہوں، اس سے جو تم عمل کرتے ہو، (تم اس شخص سے سفارش کراؤ، جس کی تبلیغ کو تم کامل سمجھتے رہے ہو)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام تبلیغی حیثیت

انعام ۵/۷ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

اور نہیں بھیجتے ہم رسولوں کو، مگر خوش خبری دینے والے رضائے الٰہی کی (جنہوں نے ان کی تبلیغ پر عمل کرلیا) اور ڈرانے والے (غضب الٰہی سے جنہوں نے اُن کی تبلیغ کو ناقص سمجھا) تو جو شخص ایمان لایا اور اس نے اصلاح کرلی تو اُن پر کوئی خوف نہیں، اور نہ وہ غمگین ہونگے،

اِس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا، کہ انبیاء کرام علیہ السلام کا تمام عمر کا لڑائی جھگڑوں سے کوئی واسطہ نہیں، بلکہ محض خدائی کام تبلیغ پر عمل کرنے والوں کو بشارت سے سرفراز فرماتے ہیں، اور منکرینِ خداوند کریم کو ڈراتے ہیں، بحیثیت تبلیغ دو صفات کے جامع ہوتے ہیں۔ بشارت و نذارت، یعنی بشیر بھی اور نذیر بھی، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تکمیل فرمادی، اب نئے سرے سے کوئی تکمیل کنندہ بنے تو جھوٹا ہے، اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو ناقص سمجھا جاوے تو آپ کی دونوں صفات بشارت اور نذارت کا انکار لازم آتا ہے، کیونکہ جب آپ نے تبلیغ مکمل ہی نہیں فرمائی تو معاذ اللہ آپ کو بشیر اور نذیر کہنا ہی غلط ثابت ہوتا ہے، لہذا منکر قرآن بن گئے۔

نبی اللہ وحی الٰہی کا متبع ہوتا ہے اور اُسی کی تبلیغ اُسکے ذمّے ہوتی ہے۔ کوئی ایمان لائے یا نہ!

انعام ۷/۱۳ — اِتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝

آپ کے رب کی طرف سے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے، اُس کی آپ اتباع کریں، اور مشرکوں سے اعراض فرما دیں، اور اگر اللہ چاہے تو وہ شرک نہ کرسکیں، اور ہم نے آپ کو مشرکین کا محافظ نہیں بنایا اور نہ آپ ان کے وکیل ہیں،

ارشادِ خداوندی وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ ثابت کر رہا ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تبلیغ کو کما حقہٗ پورا کر لیا ہے، کیونکہ جب تبلیغ رسالت سے مومن ایمان سے مومن کہلانے کا حقدار بن گیا اور مشرک انکار کر کے شرک سے باز نہ آیا تو بعد از فیصلہ ہی منکر سے اعراض کرنے کا حقدار ہوتا ہے۔ پہلے نہیں، جیسا کہ دوسرے مقام پہ آیت الٰہی ہے

نساء ۵۱/۱۶ — إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۝

بے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب سچ کے ساتھ اُتاری، تاکہ جو ہم نے آپ کو دکھایا (مومن کے ایمان کو، منافق کے نفاق کو، اور کافر کے کفر کو) آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، (مشرک کو مشرک اور مومن کو مومن کہہ دیجئے) اور خائنین سے آپ جھگڑا نہ کیجئے، (کیونکہ آپ فیصلہ کر چکے) فرمایا وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ مشرکوں کا شرک ظاہر ہو چکا، اُن پر تبلیغی فریضہ ادا ہو چکا، اب اُن سے اعراض فرمائیے، تو ثابت ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ و ہدایت کا کام مکمل کر دیا، تب ہی تو رب العزت نے اعراض کا ارشاد فرمایا ہے، ورنہ اگر تم مرزائیوں کا خیال صحیح سمجھا جائے تو رسالتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ عبث ثابت ہوگی، کیونکہ قبل از تکمیل کام کو چھوڑنے کا حکم ثابت ہوگا، اور تبلیغ اور اعراض کی نسبت تباین ہے، تو بجائے ایمان برسالت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفر لازم آئیگا، تسلیم کرنا پڑیگا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کا کام مکمل

کردیا، تب رب العزت نے بعد از اثبات کفر و ایمان و بعد از فراغت تبلیغ اعراض کا حکم فرمایا ہے،

بلکہ **بعد از تبلیغ مشرکین کو اپنی حالت پر چھوڑنے کا ارشاد فرمایا**

حجر ۱۴/۱ — ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ
چھوڑ دیجئے، ان کو وہ کھالیں اور کمالیں اور غافل کرلے ان کو امید، پھر جلدی معلوم کرلینگے،

مومنون ۱۸/۴ — فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝
پھر اُن کو اُن کی غفلت میں چھوڑ دیجئے ایک وقت تک

یہ محاورہ ہے، جب کوئی شخص کسی کی بات کو نہ مانے تو کہا جاتا ہے، چھوڑیئے اس کو، تو بات کے نہ ماننے کی بھی کوئی خاص وجہ ہوتی ہے، اور چھوڑنے کی خاص وجہ، اور

منکرین کا آپکی تبلیغ کو نہ قبول کرنا نقص تبلیغ کی وجہ سے نہیں بلکہ سرکشی کی بنا پر ہے

حجر ۱۴/۵ — لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝
قسم ہے آپ کی تمام عمر کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک وہ اپنی مستی میں اندھے ہیں،

دوسری وجہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے منکرین کے چھوڑنے کا کیوں حکم ہوا

بقرہ ۱/۱ — سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
اُن کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں اُن پر یکساں ہے ایمان نہیں لاتے وہ،

جب ان بے ایمانوں پر آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے، ایمان لاتے ہی نہیں، تو چھوڑیے ان کو، جبپر ایک صورت اور ہو سکتی ہے کہ آپ ان کے لئے خداوند تعالےٰ سے سفارش فرمادیجئے۔

تبلیغ کے منکرین سفارش مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم سے کیوں محروم ہونگے

منٰفقون ۲۸/۱ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اُن کے لئے آپ بخشش طلب کریں یا نہ، ان پر یکساں ہے، اس لئے لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اُن کو اللہ تعالےٰ ہرگز نہ بخشے گا ہی نہیں، کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ٥ ضرور اللہ تعالےٰ بدکاروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا،

کیا اگر مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم اُنکو اُنکی حالت پر چھوڑ دیں اور اُنکے لئے بخشش کی سفارش نہ کریں تو کیا پھر اُن کو پرسش ہوگی یا نہ؟

حجر ۱۴/۶ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ٥

توقسم ہے آپ کے رب کی ہم ضرور سوال کرینگے ان تمام کو آپ جو حکم کئے گئے ہیں اُس کے درپے ہوئیے اور مشرکین سے اعراض فرمائیے،

مشرکین سے ایسی بیزاری کا اظہار اس لئے کیا گیا تاکہ اُن کو معلوم ہوجائے، کہ شرک ایسی بُری چیز ہے، کہ مبلغ بھی بعداز تبلیغ میری طرف توجہ نہیں کرتا، توکیا مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم مومنین کے لئے ہیں، کَافَّةً لِّلنَّاسِ کے لئے نہیں؟ سب کی طرف ہیں، لیکن مشرک سے بعداز تبلیغ بیزاری کا حکم ہے،

جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کامل تبلیغ ان کے سامنے پیش فرمادی، اور انہوں نے ٹھکرا دیا، لہذا اب اعراض ہی ان کے لئے ضروری ہے، اگر خداوند کریم چاہتے، تو کسی کو گمراہ نہ ہونے دیتے، سب ایک خدا کے ہی تسلیم کرنے والے ہوتے،

خداوند تعالیٰ کی زبردست قوۃ کا اگر اکراہ ہوتا تو

ھود ۱۲/۱۰ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۔

اور اگر آپ کا رب چاہے، تو لوگوں کو ایک ہی اُمت بنادے، اور ہمیشہ وہ مختلف رہیں گے، مگر جسے تیرا رب رحم کرے،

نحل ۱۴/۱۳ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ،

اور اگر اللہ چاہے تو تمہیں ایک ہی اُمت بنادے، اور لیکن جسے چاہے گمراہ بنا دیتا ہے، اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے،

شوریٰ ۲۵/۱ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

اور اگر اللہ چاہے تو انہیں ایک ہی اُمت بنا دے اور لیکن اپنی رحمت میں جسے چاہے داخل کرلیتا ہے، اور ظالموں کا کوئی دوست اور مددگار نہیں،

نساء ۶/۷ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۔

اور اگر اللہ چاہے تو تمہیں ایک ہی اُمت بنادے اور لیکن تاکہ تمہیں آزمائے اس میں جو کہ اس نے تمہیں دیا ہے۔ تو تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا، کہ رب العزت کسی کو زبردستی منوانا نہیں چاہتا، کیونکہ وہ بندے کی آزمائش کرتا ہے، کہ میرے احسانات کو یاد رکھ کر نیکی کی طرف بھی راغب ہوتے ہیں، یا نہیں، اسی لئے ارشاد فرمایا۔

یونس ۱۱/۱۰ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو جو شخص زمین میں سے کلہم جمیعًا ایماندار بنجائیں، لیکن لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ دین کے متعلق جب کسی سے بھی زبردستی نہیں کرتا، تو کیا آپ زبردستی ایماندار بنانا چاہتے ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ وَمَا اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِجَبَّارٍ، آپ بھی کسی پر جبر و اکراہ نہیں فرماتے،

(لہٰذا)

بنی اسرائیل ۱۵/۱۴ قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا
فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لاؤ (جس کا دل چاہے) یا نہ ایمان لاؤ (جس کا ارادہ نہ ہو)،

کھف ۱۵/۴ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ نَارًا ۝

اور اپنے رب کی طرف سے سچ سچ فرما دیجئے، پھر جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے (یہ بھی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ ختم کرنے کی دلیل ہے) کہ آپ نے تبلیغ فرمادی جس کا دل چاہے ایمان لائے اور جس کا دل چاہے نہ ایمان لائے، ہم نے کافروں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے۔

(کیونکہ)

دھر ۲۹/۱ اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ۝
ہم نے انسان کو رستے کی ہدایت دیدی یا شکر گذار ہو جا (مومن ہو جائے) یا انکار کرنے والا (کافر)،

ھَدَیْنَا صیغہ ماضی ہے، جو اس بات کو ثابت کرتا ہے، کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے رب العزت نے صحیح راستہ دکھانے کی تکمیل کردی، اب جس کا دل چاہے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ اسلام و ایمان قبول کرے اور چاہے انکار کرے، اور کافر ہو جائے، فرمانِ الٰہی اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ سے ثابت ہوا، کہ اب صراطِ مستقیم کی ہدایت بذریعہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم مکمل ہو چکی، اب اگر کوئی تکمیل ہدایت کا مدعی بنے تو اس فرمانِ الٰہی سے اِمَّا کَفُوْرًا میں داخل ہے، اور مکذب قرآن کریم ہے،

مرزائی دوستو! اگر تم نے مرزاجی کے اس عقیدے کو قبول کر لیا کہ میں نے دین کی تکمیل کی ہے پہلے وسائل مکمل نہ تھے، تو تم بھی مکذب قرآن ثابت ہو گے، اور اسی کی تائید میں رب العزت نے مصطفٰے

صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا،

بقرہ ۳/۳۴ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

گمراہی سے ہدایت ضرور ظاہر ہو چکی، اور جو شخص طاغوت (جن سے ہو یا انس سے) کا انکار کرے گا اور اللہ کے ساتھ ایمان لائے گا تو ضرور اُس نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مضبوط حلقے کو پکڑ لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا، اور اللہ تعالٰے بڑا سُننے والا جاننے والا ہے،

نسیم الرّیاض شرح شفاء شریف ۱/۱۷۹ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى - اِنَّهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تو ضرور پکڑ لیا اُس نے مضبوط حلقے کو، یعنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا اُس نے،

تو اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا، کہ گمراہی سے ہدایت مکمل واضح ہو چکی، اب کُلُّ مَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کا جو انکار کریگا اور اللہ کے ساتھ ایمان لائے گا تو اس نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوط تھام لیا، جو چھوٹ نہیں سکتا، اور اللہ تعالٰے بڑا سُننے والا بڑا جاننے والا ہے،

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فرمانِ الٰہی نے مرزا غلام احمد صاحب کے عقیدہ مذکورہ بالا جو تحفہ گولڑویہ صہ۱۶۵ میں مرزا صاحب نے فرمایا ہے، "کہ تا دوسرا فرضِ منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل واشاعت وہدایت دین آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تھا، اس وقت بباعث عدمِ وسائل پورا نہیں ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمدِ ثانی جو بروزی رنگ میں تھی الخ" - (یعنی مرزا غلام احمد) لاحول ولاقوۃ ، کو غلط ثابت کر دیا، اور اس عقدہ کو حل کر دیا، اللہ تعالٰے عالم الغیب ہے اس نے پہلے قرآن کریم میں ہی اس مسئلہ کو حل کر دیا، کہ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ کہ ہدایت مکمل واضح ہو چکی، گمراہی علٰحدہ ہو چکی، یعنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت رسالت، ہدایت ونبوۃ کا پورا حق ادا کر دیا،

تفسیر کبیر ۲/۲۷۴ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ يَعْنِيْ ظَهَرَتِ الدَّلَائِلُ وَوَضَحَتِ الْبَيِّنَاتُ وَلَمْ يَبْقَ بَعْدَهَا اِلَّا طَرِيْقُ الْقَسْرِ وَالْاِلْجَاءِ وَالْاِكْرَاهِ وَذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ ...... تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ اَيْ تَمَيَّزَ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ وَالْاِيْمَانُ مِنَ الْكُفْرِ وَالْهُدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ

بِكَثْرَةِ الْحُجَجِ وَالْاٰيٰتِ الدَّالَّةِ -

علامہ رازی نے بھی بیان کر دیا کہ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب فرمانِ الٰہی ہدایت کو پوری طرح پہنچا دیا جس سے رب العزت نے آپ کو مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ کا حکم جاری فرما دیا، کہ ان کے حساب سے آپ پر کچھ نہیں، یعنی آپنے تبلیغ مکمل فرما دی، اب آپ سے اُن کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی،

لیکن پھر بھی آپ کو کفار کا غم دامنگیر ہے، کہ یہ لوگ ایمان لا کر عتاب الٰہی و عذاب جہنم سے کیوں بچ نہیں جاتے۔

انعام ۷/۱۴ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○

ہم ضرور جانتے ہیں، یہ لوگ جو کہتے ہیں، آپ کو غم لاحق ہوتا ہے، تو یہ لوگ صرف آپ کی ہی تکذیب نہیں کرتے، بلکہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا انکار کرنے پر ہی صرف اکتفا نہیں، بلکہ آپ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے بموجب کفار کا آپ کی تبلیغ کے انکار کرنے سے غم بھی لاحق ہوتا، کیونکہ آپ کو اگر معلوم ہوتا، کہ میرے بعد میری اشاعت کا تکمیل کنندہ آرہا ہے، تو مغموم نہ ہوتے، لہٰذا آپ کا اپنی تبلیغ کے انکار پر مغموم ہونا یہ آپ کی تبلیغ رسالت کی دلیل ہے، اور سنیئے،

شعراء ۱۹/۱ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○
شاید آپ ہلاک کرنے والے ہیں اپنے نفس کو کہ وہ ایمان نہیں لاتے،

نساء ۶/۶ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ -

اور آپ ان لوگوں کا غم نہ کیجیے، جو کفر میں جلدی کرتے ہیں، ان لوگوں سے جو اپنے مونہوں سے کہتے ہیں، کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دل ایمان نہیں لاتے،

نحل ۲۰/۶ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○
اور آپ لوگوں پر غمگین نہ ہوئیے، اور جو وہ مکر کرتے ہیں، اُس سے تنگ دل نہ ہوئیے،

کیوں؟ اس لئے کہ

نحل ۱۴/۵ — اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝

اگر آپ ان کی ہدایت کا طمع کریں، تو اللہ تعالٰے ہدایت نہیں دیتا جو گمراہ ہو جائے، اور نہ کوئی ان کا امدادی ہے،

حقیقت یہ ہے کہ

قصص ۲۰/۸ — فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

تو اگر وہ آپ کو قبول نہ کریں، آپ کی تبلیغ تسلیم کریں تو جان لیجئے اور کوئی بات نہیں، یہ لوگ اپنی خواہشات کی اتباع کرتے ہیں، اور جو شخص اپنی خواہشات کی اتباع کرتا ہے، اس سے زیادہ گمراہ کون ہے اللہ کی ہدایت کے بغیر، بے شک اللہ تعالٰے ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو کفار کا تسلیم نہ کرنا یہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی معاذ اللہ اشاعت غیر مکمل ہونے کی دلیل نہیں، بلکہ رب العزت نے فرمایا، کہ کفار اپنی خواہشات نفسانیہ کے پورا نہ ہونے پر گمراہی کو پسند کر رہے ہیں، تو ایسے ہی بفرمان الٰہی اشاعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تو مکمل ہو چکی، لیکن مرزا جی کو خواہشات نفسانی (یعنی دعوائے نبوت مجبور کرتا ہے، کہ کوئی بہانہ بنا دیں، تو اللہ تعالٰے فرماتے ہیں، بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ یہ محض خواہشات نفسانیہ کو پورا کر رہے ہیں، اللہ تعالٰے کی ہدایت کے بغیر یہ سارا سلسلہ ملے تو ایسا شخص ظالم ہے، اور اللہ تعالٰے کا قانون ہے کہ وہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا، جو شخص مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کو ناقص اور غیر مکمل کہہ کر خود تکمیل کرنے کا مدعی ہو، تو وہ ضرور اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ کا مصداق ہے، تو کیا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے بعد اُن کا ہدایت کو قبول نہ کرنا آپ کے کمال میں کوئی نقصان تو نہیں، اس کا جواب رب العزت ارشاد فرماتے ہیں،

بقرہ ۳/۳۷ — لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ
آپ پر اُن کی ہدایت لازمی نہیں، لیکن اللہ تعالٰے جسے چاہے ہدایت دے،

آپ پر تو صرف وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ہے، باوجود اس کے پھر بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مغموم ہیں، کہ رب العلمین نے مجھ پر تمام عالمین کی تبلیغ کا بوجھ ڈالا ہوا ہے،

فرقان ۱۸/۱ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔

بابرکت ہے وہ ذات جس نے فرقان نازل فرمایا اپنے بندے پر تاکہ تمام جہانوں کا نذیر ہو جائے، عالمین کو رسالت و نبوت پہنچانے کا بوجھ، پھر بھلا غم کیوں نہ تھا، یہ بھی آپ کی رحمت کا باعث ہے، تو رب العزت نے فرمایا، کہ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور اتار رکھا ہم نے آپ سے اس بوجھ کو جس نے آپ کی پشت کو بوجھل کیا۔

یعنی آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالمین کی تبلیغ کرنے کے بعد بعض کے نہ ایمان لانے نے آپ کی پشت کو بوجھل کیا ہوا تھا، یعنی آپ مغموم تھے، ہم نے اُن کے ایمان نہ لانے کے غم کو بھی دُور کر دیا، آپ گھبرائیں نہیں،

تفسیر خازن ۷/۲۱۸ اَلْمُرَادُ بِهٖ ذٰلِكَ مَا اَثْقَلَ ظَهْرَكَ مِنْ اَعْبَاءِ الرِّسَالَةِ حَتّٰى يُبَلِّغَهَا۔

مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سال تبلیغ رسالت کر کے قیامت تک تبلیغ کے بوجھ کو ادا کر دیا، تو وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ فرما کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی بوجھ کو ہلکا کر دیا اور فرمایا،

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، چاہیئے کہ تم سے ایک ایسے اُمتی ہوں جو نیکی کی طرف دعوت دیں اور نیکی کا حکم کریں اور بُری بات سے روکیں (تو پھر بھی وہ اُمتی ہی کہلائیں گے نبی نہ کہلائیں گے) تو آپ کے اُمتی قیامت تک کے مبلغین کا ثواب بھی رب العزت کی طرف سے جتنا اُن مبلغین کو ملے گا اتنا ہی تمام کی طرف سے ثواب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گا، کیونکہ سب کے معلم المبلغین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ کی تعلیم کا ثواب معلم کو بھی ہوتا ہے، پھر جو اُن سے بھی نہ سمجھ سکے اُسے نبوت کی ضرورت نہیں، کیونکہ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ، کسی سے ہدایت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ نہیں رہی، رب العزۃ نے وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ کی تائید وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ

اَلْجَحِیْمِ سے کردی، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ والوں کی نسبت آپ سوال نہ کئے جاوینگے، لہذا آپ فکر نہ کریں، آپ کے ارشادات کا کو آپ کی تبلیغ کے بعد قیامت تک آپ کی اُمت تبلیغ کا کام انجام دیگی، کیونکہ آپ تبلیغ کو پورا کر چکے ہیں، آخیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے اکمال کی سند رب العزت نے عطا کردی،

نحل ۱۴/۲	وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ،

اور ہم نے آپ پر کتاب اُتاری جو ہر شئے کو بیان کرنے والی ہے، اور ہدایت ہے اور رحمت ہے اور مسلمانوں کے واسطے خوش خبری ہے،

قرآن کریم کی اللہ تعالےٰ نے چار صفتیں اس آیت کریمہ میں بیان فرمادیں،

(۱) - قرآن کریم نے ہر چیز کو بیان کردیا، دوسرے مقام پر سورۃ یوسف کے آخیر میں فرمایا، تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ہر شئے کی تفصیل اور ہدایت ہے، ایمانداروں کے واسطے،

(۲) - قرآن کریم مکمل ہدایت ہے،

(۳) - مسلمانوں کے لئے رحمت ہے، لیکن منکروں کے لئے نہیں، کیونکہ ان کا اس کے مکمل ہونے پر ایمان ہے،

(۴) - مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے، کیونکہ انہوں نے اس قرآن مجید کو کافی سمجھ لیا، تو قرآن کریم کا مکمل ہدایت اور تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ ہونا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ کو مکمل کرنے اور ہدایت کو پورا کرنے کی مکمل سند ہے، کیونکہ آپ اپنی قیامت کی تبلیغ کو پورا کر کے ایک مکمل کتاب چھوڑ چکے ہیں، جس نے قیامت تک ہر شے کی تفصیل واضح کردی ہے، اگر قرآن کریم کو مکمل تسلیم کرتے ہو، تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ بھی کامل ہو چکی، اگر تبلیغ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مکمل جانتے ہو، تو تمہارے نزدیک قرآن بھی نامکمل، اور تم مکذب قرآن کریم ثابت ہوئے، اور هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ فرما کر رب العزت نے مرزاجی کا لفظ بہ لفظ رد فرمادیا، کہ تم کہتے ہو، کہ آپ نے تبلیغ کو مکمل نہیں فرمایا، هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ یہ قرآن کریم کا قیامت کے لوگوں کے لئے چیلنج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے،

اب یا تو تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ مرزا جی نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو ناقص کہہ کر ڈبل جھوٹ بولا ہے، یا تم بھی مرزا جی کی اتباع کر کے مکذب کتاب اللہ بنجاؤ، اور قرآن کریم کے تَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ اور تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہونے کا انکار کر دو، اور ھٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ فرمان الٰہی کو جھٹلا دو، اور اللہ تعالےٰ ارشاد فرماوے لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ، ہم نے آپ کی طرف قرآن کریم نازل فرما دیا ہے، تاکہ آپ تمام لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آویں، اور مرزا جی فرماویں، کہ میں لوگوں کو روشنی کی طرف لایا ہوں، پہلے مکمل روشنی ہی نہ تھی،

اب تم سوچو، کہ فرمان الٰہی کو سچا سمجھا جاوے اور تسلیم کیا جاوے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مخلوق کو کفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی میں لائے ہیں، یا مرزا صاحب کو سچا تسلیم کیا جاوے،

مرزائی دوستو! فقیر نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین و ہدایت و اشاعت و تبلیغ کو کما حقہٗ مکمل فرمانا قرآن کریم سے ثابت کر دیا، اور آپ کی مکمل تبلیغ کا ثبوت حتمی قرآن کریم میں موجود ہے، جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس عقیدے کا جواب اظہر من الشمس دیا گیا،

اب مرزا غلام احمد صاحب کے فرمان کے موافق ان کی مکمل اشاعت کا اثر مختصراً عرض کرتا ہوں،

مرزا غلام احمد صاحب کی اشاعت کی تکمیل کا نمونہ

شہادۃ القرآن
التوائے جلسہ
دسمبر ۱۸۹۳ء
۸۱

اس اجتماع میں بعض دفعہ بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمان داری ایسے نالائق رنجش اور خود غرضی کی سخت گفتگو بعض مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے، کہ جیسے ریل میں بیٹھنے والے تنگی مکان کی وجہ سے ایکدوسرے سے لڑتے ہیں، اور اگر کوئی بیچارہ ضعیف ریل چلنے کے قریب اپنی گٹھڑی کے سمیت مارے اندیشہ کے دوڑتا دوڑتا ان کے قریب پہنچ جاوے تو اس کو دھکے دیتے اور دروازہ بند کرتے ہیں، کہ ہم میں جگہ نہیں، حالانکہ جگہ نکل سکتی ہے، مگر سخت دل ظاہر کرتے ہیں، اور وہ ٹکٹ لئے اور بقچہ اٹھائے ادھر ادھر پھرتا ہے، اور کوئی اس پر رحم نہیں کرتا، مگر آخر ریل کے ملازم جبراً اس کو جگہ دلاتے ہیں، سو ایسا ہی یہ اجتماع بھی بعض اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے ...... اور مجھے معلوم ہوا ہے، کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے ہی کج دل ہیں، کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں، وہ مارے جگر سے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے، چہ جائیکہ خوش خلقی اور

ہمدردی سے پیش آویں، اور ان میں سلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں، کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں، اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے، بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے، اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں، اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں،

شہادت القرآن التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء ۸۳/۸۴

بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے، کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے، تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے، اور اگر نہیں اٹھتا، تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے، اور اس کو نیچے گراتا ہے، پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا، اور اس کو گندی گالیاں دیتا ہے، اور تمام بخارات نکالتا ہے، یہ حالات ہیں، جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں، تب دل کباب ہوتا ہے اور جلتا ہے، اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے، کہ اگر میں درندوں میں رہوں، تو ان بنی آدم سے اچھا ہے، پھر میں کس خوشی کی اُمید سے لوگوں کو جلسے کے لئے اکٹھے کروں،

شہادت القرآن اشتہار التوائے جلسہ ۸۶

سد افسوس، ہزار افسوس! کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر میں ان میں نہیں دیکھتا،

"مرزائی" - مولوی صاحب، یہ بطور نصیحت کے ہیں، کیا تم اپنی جماعت کو نہیں سمجھاتے،

"محمد عمر" - مرزائی صاحب! مرزا صاحب تو فرما رہے ہیں، "یہ حالات ہیں، جو میں اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں" کیا اب تک تمہیں انشاء اور خبر کی تمیز بھی نہیں، مرزا صاحب اپنی اُمت کے چشم دید واقعات کی خبر دے رہے ہیں، نصیحت امر ہوتا ہے اور امر انشاء ہے، لہذا انشاء اور امر کی بے تمیزی کرنے والے کا یہی حال ہوتا ہے، ادھر مرزا صاحب تحفہ گولڑویہ کے ص ۱۶۵ پر فرماتے ہیں، کہ مجھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری کا دعوٰی ہے، کہ دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے پورا کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا مکمل نہ ہو سکا اور دین کے کمال کا عمل یہ دکھا رہے ہیں، کہ "اگر میں درندوں میں رہوں، تو ان (مرزائیوں) بنی آدم سے اچھا ہوں" -

بھئی مرزائی صاحب! تمہارے مرزائیوں نے درندوں جیسے اعمال کئے اور مرزا جی نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائے، تب ہی تو مرزا جی نے ایسا لکھا، یا اس کو بھی جھوٹ کہہ دو کہ مرزا جی کا چشم دید واقعہ بھی

جھوٹ ہے، اور سنیئے،

سیرۃ المہدی حصہ سوم ۲۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ میاں آلہ دین فلاسفر اور پھر اس کے بعد مولوی یار محمد صاحب کو ایک زمانہ قبروں کے کپڑے اتار لینے کی دھت ہوگئی تھی، یہانتک کہ ان کو بیچ کر فلاسفر نے کچھ روپیہ بھی جمع کرلیا، ان لوگوں کا خیال تھا، کہ اس طرح ہم بدعت اور شرک کو مٹاتے ہیں، حضرت صاحب نے جب یہ سُنا، تو اس کام کو ناجائز فرمایا، تب یہ لوگ باز آئے اور وہ روپیہ اشاعت اسلام میں دیدیا،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ سُن لیا اپنے مولویوں کا حال، کہ مزارات سے کپڑے اُتار کر اتنی تعداد میں فروخت کیے، کہ اُن کو فروخت کرکے کافی روپیہ اکٹھا کیا، وائے بیچ کا روپیہ بھلا کب ہضم ہوسکتا ہے، مرزا صاحب کو معلوم ہوا، تو انہوں نے دارالاشاعت یعنی مبلغین مرزائیہ پر صرف کیا، کہ یہ حلال مال حلال کام کرنے والوں کا ہی حصہ ہے، فرمائیے یہ تمہارے مرزاجی کے مبارک فرقے کا اثر عمل جو مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کو مکمل فرمایا، تو اس کا اثر یہ ہوا، کیوں نہ ہو؟

سیرۃ المہدی حصہ سوم ۲۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ ۹۶-۹۷ء کا واقعہ ہے، کہ جلسہ کے موقع پر قادیان کے نزدیک ایک گاؤں کے احمدی جلسہ پر آئے، یہ گاؤں فیض اللہ چک یا تھہ غلام نبی یا سیکھواں تھا، جو قادیان سے قریب ہی واقع تھا، وہاں کے لوگوں نے بر سبیل تذکرہ ذکر کیا کہ ہمارے گاؤں کے اکثر لوگ بہت مخالف ہیں، اور حضرت صاحب اور آپ کے مریدوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں، اور اگر ان کو دلائل سنائیں تو سُنتے ہیں، اس پر ایک مرحوم دوست حافظ محمد حسین صاحب جو ڈانگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے، کہنے لگے کہ میں تمہارے گاؤں میں آؤنگا اور غیر احمدیوں کی مسجد میں ٹھہرونگا، اور غیر احمدی بنکر تم سے مباحثہ کرونگا، پھر جب شکست کھا جاؤنگا، تو مخالفین پر اچھا اثر پڑیگا، نیز وہ اس بہانے سے تمہارے دلائل سُن لینگے، غرض یہ سمجھوتہ ہوگیا، جلسے کے بعد وہ لوگ اپنے گاؤں چلے گئے، اور حافظ صاحب مرحوم ایک دو روز بعد اس گاؤں میں پہنچے، اور غیر احمدیوں کی مسجد میں ٹھہرے، اور وہاں للکار کر کہا، کہ یہاں کوئی مرزائی ہے؟ میرے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا، لاؤ میں اُن کو توبہ کراؤں، غیر احمدیوں نے کہا ہاں یہاں فلاں شخص ہے، حافظ صاحب نے کہا، اُن کو بلاؤ، تو میں اُن کو قائل کروں اور بحث میں شکست دوں، وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور مجمع ہوگیا، احمدی بلائے گئے اور سوال و جواب شروع ہوئے،

اور حیات وفات مسیح پر بحث ہونے لگی، پہلے تو حافظ صاحب نے مشہور دلیلیں غیر احمدیوں والی پیش کیں، پھر ہوتے ہوتے اُن کو احمدیوں نے دبانا شروع کیا، آخر وہ بالکل خاموش ہو گئے، اور یہ کہہ کر کہ میں آگے نہیں چل سکتا، واقعی ان دلائل کا مقابلہ نہیں ہو سکتا، غیر احمدیوں کو شبہ پڑ گیا، کہ یہ شخص سکھایا ہوا آیا ہے، ورنہ اگر یہ شخص غیر احمدی ہوتا، تو فوراً اس طرح قائل نہ ہوتا، اس پر انہوں نے حافظ صاحب کو بُرا بھلا کہا، بلکہ غالباً جسمانی تکلیف بھی دی، اور آخر حافظ صاحب نے احمدیوں کے گھر میں پناہ لی، حضرت صاحب کو جب یہ قصہ معلوم ہوا، تو آپ کو بہت ناگوار گذرا، (کہ ہمارے مرزائیوں نے مار کھائی) اور آپ نے فرمایا، کہ یہ بہت نامناسب حرکت کی گئی ہے، ہمارے دوستوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے،

کیوں جناب؟ گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان چھڑپ، یہ ہے مرزاجی کے خلانما مجلس سے خواص کا عمل، جو سوائے دھوکہ کے اور کچھ نہیں کر سکتے،

یہ ہے مرزا صاحب کا اشاعت کو مکمل کرنے کا خاص معمول، جو ان کا اپنا بیان کردہ نمونہ ہے،

اب تم سوچ لو، کہ مرزاجی نے مرزائیوں کی ہدایت کو کہاں تک مکمل کیا ہے؟ اور سنیئے،

مولوی محمد علی اور اُسکی تفسیر بیان القرآن ۴۷

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ان دونوں مثالوں کو سامنے رکھ کر اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بیت المال سے دو سو روپے ماہوار تنخواہ سالہا سال لے کر جو ترجمۃ القرآن قادیان میں کیا تھا، اس کو نہایت فریب سے لاہور لائے اور پھر ایبٹ آباد ۱۹۱۵ء موسم گرما میں نظر ثانی کے بہانے ترمیم کر کے اس کو مسخ کر دیا،

مباحثہ راولپنڈی ۴۸

کیا یہ مسیح موعود کی خوبیاں تھیں، جو صاحبزادہ صاحب میں آئی ہیں، کیا مسیح موعود ننگی میموں کا ناچ دیکھا کرتے تھے، کہ میاں صاحب نے انکا نظیر ہو کر پیرس میں ننگی میموں کا ناچ دیکھا، اگر میموں کے ناچ دیکھنے کا حوالہ دیکھنے کی ضرورت محسوس ہو، تو الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۲۷ء میں چھپا ہوا خطبہ عید الفطر دیکھئے، جس میں خلافت مآب نے خود اس جرم کا نہایت دلیری سے اعتراف کیا ہے، تو یوں ہوا کرتے ہیں مصلح موعود مسیح موعود کی نظیر حسن و احسان میں،

مباحثہ راولپنڈی ۵۶

ننگی میموں کا ناچ دیکھا کرتے ہیں، محض جھوٹ ہے، ہاں اگر علمی اغراض سے سینما دیکھا جائے، اور اس میں بغیر علم کے ایسا ناچ آجائے، تو

کیا اُسے ناپسند کر کے اُٹھ آنا چاہیئے،

خیر کوئی بات نہیں، یہ مرزائیوں کے پنج تنوں کا حال ہے، جس کے متعلق مرزا صاحب لکھا ہے،

یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے،

سیرۃ المہدی ۳/۸۹ — میاں بشیر احمد صاحب (یعنی خاکسار مؤلف) کا نکاح حضرت صاحب کے گھر کے اندر صحن میں ہوا تھا، جہاں اب حضرت ام المؤمنین رہتی ہیں، اس موقعہ پر حضرت صاحب نے امرتسر سے اعلیٰ قسم کے چھوہارے کافی مقدار میں تقسیم کرنے کے لئے منگوائے تھے، جو مجلس میں کثرت سے تقسیم کئے گئے، بلکہ بعض مہمانوں (مرزائیوں) نے تو اس کثرت سے چھوہارے کھائے کہ دوسرے دن حضرت صاحب کی خدمت میں رپورٹ پہنچی، کہ کئی آدمیوں کو اس کثرت کی وجہ سے پیچش لگ گئی ہے،

یہ چند حوالہ جات مرزا غلام احمد صاحب کی اشاعت کی تکمیل کرنے کا نمونہ ہے، کبھی تم نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی ایسے واقعات پڑھے یا سُنے ہوں؟ ہرگز نہیں، بلکہ رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اصحاب کو مخلوق کے لئے اصلاح کا نمونہ دکھلا دیا، جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ واشاعت کا مجسمہ نمونہ ہیں، جن کے کفار، یہود و نصاریٰ بھی مداح رہے ہے، اور آجتک ہیں، مجازاً نہیں حقیقۃً، جنہوں نے شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھیلا دیا،

مرزائیو! آجاؤ!! سب در چھوڑ کر دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آجاؤ اور تبلیغ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مکمل سمجھ کر قرآن کریم کو ایمانداری سے صحابہ کرام اور سلف صالحین کی طرح سمجھتے ہوئے قرآن پر عمل کرو، اور مجاز چھوڑ کر حقیقت کی طرف آجاؤ،

وما علینا الا البلاغ المبین

آمدم برسر مطلب، تو مرزا صاحب کے سوال کا جواب رب العزت نے دیدیا، فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا، اور پھر مرزاجی نے کیسا دھوکے سے کام لیا ہے، فرماتے ہیں، "اسی امید پر سفر کیا تھا کہ آپ کے سفر میں ہی طواف میسر آجائیگا" حالانکہ یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزاجی کا بہتان ہے، حالانکہ بفرمان الٰہی آپ نے تو عمرے کا ارادہ فرمایا تھا، جس کی صورت رب العزت نے فرمادی، فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ، پھر اگر تم روکے جاؤ یعنی تمہیں کوئی جانے نہ دے تو جو آسانی ہو قربانی

سے نہ بیدو، اور تم اپنے سروں کو نہ منڈاؤ، حتیٰ کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا، اور پھر اس کی قضا کی ادا فرمالی، جو آپ نے نیت بنیاد فرمائی تھی، پوری ہوگئی،

ہر کام کے لئے پہلے بنیاد رکھی جاتی ہے تعمیر بعد میں ہوتی ہے، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ کو سفر کرنا بہ دخول مکہ معظمہ اور بیت اللہ کو مسلمانوں کے لئے واگذار کرنے اور بیت اللہ کو بتوں سے پاک کرنے کی بنیاد اور ابتداء تھی، اور آپ جب بھی تشریف لے جاتے ایسا واقعہ ہونا لگی تھا، کیونکہ جو مسلمانوں کو اپنی حد میں دیکھنا گوارہ نہ کرسکتے تھے وہ کب گوارہ کرتے تھے، کہ مسلمان بیت اللہ شریف کا طواف کریں، اور وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ پر عمل پیرا ہوں، اور اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس پر عملی صورت نہ اختیار فرماتے، تو قیامت تک اور کوئی طاقت نہ تھی جو بیت اللہ کو بتوں سے پاک کرکے بیت اللہ کو اپنے اصلی مقصد کے لئے بناتا، اس عمل کے اقدام کی کئی صورتیں تھیں،

(۱) - شروع ہی سے بہ نیت جہاد مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوکر ان کو شکست دی جاتی، تو یہ بھی وَ لَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ کے خلاف تھا،

(۲) - دوسری صورت یہ تھی، کہ کفار مکہ کی منت سماجت کی جاتی، یہ بھی ناممکن تھا، کیونکہ رب العزت نے اس سے بھی منع کا حکم جاری فرمایا تھا،

بقرہ ۱/۱۴ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ٥ اور ہرگز نہ راضی ہوں گے آپ سے یہود اور نصاریٰ حتیٰ کہ آپ ان کے دین کی اتباع کریں، فرمادیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ کی ہدایت وہی ہدایت ہے، اور البتہ اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اتباع کی بعد اس کے کہ آپ کو علم آچکا ہے، تو آپ کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی ولی اور نہ کوئی مددگار ہوگا،

نساء ۵/۱۴ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ،

تو کفار کی منت سماجت کرنے میں بھی آپ کو سخت الفاظ میں روکا گیا، بلکہ اُن کی خواہش جو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم و رب العزت کے خلاف ہو، اسکی پیروی کرنے سے ہدایت خداوندی کے خلاف، اور گمراہی قرار دیا گیا، یعنی یہ بھی خلافِ قانون تھا، کیونکہ ان کو اپنی منانے کے لئے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا، تو یہ بھی آپ کی مبعوثیت کے خلاف تھا، لہذا یہ بھی محال اور ناممکن،

(۳) - کہ آپ حج کے موقعہ پر احرام باندھ کر حج کی نیت فرماکر تشریف لے جاتے، تو اس میں بھی خلاف قانون قرآن کریم تھا، وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ، اگر آپ بذاتِ خود ہی جنگ کر دیتے، تو وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ کے خلاف ابتدار آپسے ہی ہو جاتی، یہ بھی ناممکن تھا،

(۴) - چوتھی صورت اصلاح کی یہی تھی، جو آپنے عمل فرمایا کہ عمرے کی نیت کر کے تشریف لے گئے اور چودہ سو آدمی ساتھ تھے، تاکہ اگر کفار مکہ نے عمرہ کرنے سے روکا، اور عمرہ بلا تاویل حقیقۃً انہوں نے ادا کرنے دیا، پھر بھی ختم، اور اگر کوئی صورت مصالحت ہو گئی پھر بھی نہیں، اور اگر کفار جنگ پر اتر آئے تو فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكٰفِرِيْنَ پر عمل ہو گا، چنانچہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ پر عمل فرماتے ہوئے حدِ حرم شریف سے باہر ٹھہر کر اُن کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھیجا، کہ ہم عمرہ ادا کرنے کی نیت کر کے آئے ہیں، جنگ کے لئے نہیں آئے، قربانیاں ساتھ ہیں، لہذا ہمیں کوئی تم سے مانع تو نہ ہو گا، اور تمہارا کیا خیال ہے؟ ہم خالی نہیں جائیں گے، جیسے تم چاہو ہم بخوشی مکہ میں مصالحت کے لئے تیار ہیں، اور اگر چاہو، کہ خالی واپس بغیر کسی بات منوائے چلے جائیں تو یہ اب ہمارا شان نہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کفار مکہ نے اکیلا عمرہ ادا کرنے کا مشورہ دیا، تو آپنے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ ادا کئے بغیر اپنے عمرہ کرنے سے انکار کر دیا، اس سے ثابت ہوا کہ ارکانِ اسلام رضائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں تو ہیں، ورنہ ادا نہیں، خیر یہ تو بطور جملہ معترضہ ذکر کیا گیا، کفار مکہ مصالحت پر راضی ہو گئے، اور ایک شرط مصالحت کی یہ تھی، اشام لکھا جائے، لیکن اس سال عمرہ نہیں کرنے دینگے، جب اس تحریر مصالحت کا چرچا ہو جائے گا تو پھر آ کر کر لینا، تو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین تھے، منظور فرمالیا،

مرزا غلام احمد صاحب کو بڑی خوشی ہوئی، کہ معاذ اللہ آپ کا پہلی بار طواف میسر نہ ہونا، یہ بھی معاذ اللہ آپ کے کذب پر دال ہے، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ،

مرزائی صاحب! کسی غیر مسلم کے رُوبرو یہ واقعہ پیش کرو گے تو وہ بھی کہے گا، کہ واقعی یہ صورت مصطفٰے صلی

اللہ علیہ وسلم نے بہتر اختیار فرمائی، کہ جنگ اور گشت و خون سے مخلوقِ خدا کو بچالیا، مرزائی صاحب اگر آپ زبردستی کرتے تو کر سکتے تھے، لیکن وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ اور وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے خلاف آپ کی ذات ثابت ہوتی، اور کلامِ خداوندی کی معاذ اللہ تکذیب لازم آتی، اور ان تمام صورتوں کے علاوہ اور کوئی صورت نہ تھی، اور ان سے جو بہتر صورت تھی وہ آپ نے پسند فرمائی، جس سے چودہ سو سال تک کے کسی کافر کو موقعہ اعتراض کا نہ ملا، لیکن مرزاجی کے تعصب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر مرزاجی کو بھڑکایا، اور مرزاجی نے غلط اعتراض کر دیا، تاکہ میرے اکاذیب پر پردہ پڑا رہے، جو ناممکن امر ہے، اور پھر واپسی پر رب العزت نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا آیت نازل فرما کر فتح کی مبارکباد دیدی، یہ آپ کی فتح کی بنیاد رکھی جا چکی تھی، اور آئندہ فتح کی مبارک مل گئی، کہ وہ کفار جو مسلمانوں کو بیت اللہ کے حج کی ادائیگی تو کجا نزدیک نہ آنے دیتے تھے، لیکن اب یہ فتح ہے، کہ اپنی قلم سے اس بات پر دستخط کر رہے ہیں، کہ آئندہ سال سے تمہارا کوئی حج کرے یا عمرہ، جب چاہے کرے ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا، اور اگر کوئی ہمارا حارج ہو، تو اس کے حرجانے کے ذمہ دار ہم ہیں،

مرزائی صاحب! یہ کام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصالحت سے حاصل کیا، یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بے مظہرہ ہے، جس کو تمہاری نظر عیب دیکھ رہی ہے، اپنا علاج کراؤ، جو قوم ہمیشہ کے لئے تحریری اجازت حج وعمرہ کی دیدے، اس پر تلوار چلانی تو یہ مرزائی جہاد ہوگا، اور ہمیشہ کے لئے حج و عمرہ ادا کرنے کی تحریر حاصل کرنے کو شکست یا جھوٹ یا ناکامی سمجھے تو یہ بھی مرزائی عقل کا فتور ہے، رحمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات زیبا تھی جو آپ نے کیا، اور مطابق قرآن کریم کیا، کہ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ، اگر کفار صلح کی طرف جھک جائیں، تو آپ بھی اللہ پر توکل کر کے صلح کے لئے آمادہ ہو جائیں، چنانچہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ خداوندی پر عمل فرمایا، یہ مرزاجی اور مرزائیوں کو ہی زیبا ہے، کہ قرآن کریم تو پس پُشت ڈالدیں، اور اپنے آقا کی تکذیب کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کامیابی کے ساتھ واپس آئے، لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی مرزا غلام احمد صاحب کو ناکامی نظر آتی ہے، اور مرزاجی کا یہ فرمانا کہ آپ کا یہ خیال تھا، کہ اس دفعہ طواف کر کے ہی واپس آئیں گے، یہ مرزاجی کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کو مسلمانوں کے لئے حج واکرانے کو تشریف لائے تھے اور بحکم الٰہی عمرہ کی نیت فرمائی اور بحکم الٰہی واپس تشریف لے گئے، سو اس میں سو فی صدی پُرامن کامیابی حاصل ہوئی جو واضح ہوگئی اور مرزا صاحب کا یہ اعتراض جھوٹ ثابت ہوا،

اور بہتان بھی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا رہے ہیں، کہ آپ کو وحی کے اصل معنی سمجھنے میں غلطی ہوتی
یہ مرزاجی کا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتانِ عظیم ہے، مرزاجی فرماتے ہیں، راہ میں آپ کو متنبہ کیا جاتا،
تو آپ اتنی تکلیف سفر برداشت نہ کرتے، اگر آپ اس سال تشریف نہ لیجاتے، تو فتح کی ابتداء کیسے
ہوتی، اور اتنے بڑے بڑے جرار آدمی مسلمان ہو گئے، کئی لوگوں کی اسلامی بنیاد رکھی گئی، یہ فائدہ کیسے
ہو سکتا تھا، یہ آپ کے تشریف لے جانے پر ہی موقوف تھا،

تیسرا جواب یہ ہے، کہ انبیاء کرام کا کوئی کام بغیر وحی نہیں ہوتا، اگر بقول تمہارے آپ غلطی
پر جا رہے تھے تو رب العزت نے بعد میں ڈانٹا کیوں نہ؟ کہ تم میرے نبی، پھر میرے بغیر کہے چودہ سو
آدمیوں کو کیوں اتنی مشقت میں ڈالا گیا، جب رب العزت نے بھی بعد میں ڈانٹا نہیں، تو ثابت ہوا،
کہ آپ کا تشریف لے جانا بغیر وحی الٰہی نہ تھا،

چوتھا جواب۔ اگر آپ بغیر الہام صحیح سمجھنے کے غلط سمجھے جا رہے تھے تو نبی اللہ تھے، رب
العزت نے آپ کو روکا کیوں نہیں؟ جب نہیں روکا تو یہ بھی اجازتِ الٰہی کی علامت ہے،

پانچواں جواب۔ اگر آپ بغیر الہام صحیح سمجھنے کے غلط جا رہے تھے، تو رب العزت آپ
کو ہمیشہ کے لئے فتح مکہ سے ناکام رکھتا، جیسا تمہیں یعنی مرزا غلام احمد صاحب کو ہر پیشگوئی میں ناکام
رکھا، جب رب العزت نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلم کھلی اور باامن فتح دیدی، تو ثابت
ہوا، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشقت اٹھانا رب العزت کی اجازت سے تھا، اور باصواب
تھا، اور باحکمت تھا، مرزاجی نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگایا ہے،

چھٹا جواب رب العزت فرماتے ہیں،

حج ۱۷/۹	اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ضرور آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ہدایت مستقیم پر ہیں،
یٰس ۱ ۲۲/۱	یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اے سید صاحب، قسم کھاتا ہوں میں قرآن حکیم کی ضرور آپ رسولوں سے ہیں، سیدھے
راستے پر،

اللہ تعالٰے ارشاد فرماتے ہیں آپ ہدایت مستقیم پر ہیں، اور صراط مستقیم پر ہیں، اور مرزا صاحب
فرماویں، کہ نہیں خطاکار تھے، اب مرزائیو جس کی بات تمہیں سچی معلوم ہوتی ہے، ایمان لے آؤ، یا تاویل

کرکے پھر جاؤ، اٰمِنُوْا اَوْلَا تُؤْمِنُوْا،

خداوند تعالےٰ کے اعلان وَمَنْ یَّبْتَغِ مَا بَعْدَ الْحَقِّ یُنْبِ کا جواب مرزا غلام احمد صاحب نے خوب آنا سے دیا ہوا ہے، لَا رَیْبَ فِیْہِ ۔

مرزائیو سوچو! اور پھر بتاؤ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول اللہ و نبی اللہ ہیں یا نہیں؟ یا تم نے بھی آپ کے مقابلہ میں ابن صیاد کی طرح اپنے مرزا صاحب کی ہی نبوت پیش کرنی ہے، اگر تم نے بلا پس و پیش مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرنا ہے، تو پھر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا کون ہوگا؟ منکر یا ایماندار؟ مرزا غلام احمد صاحب تو صراحتہً مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں، آنکھیں بند کر کے ہاں میں ہاں ملائے جاؤ، پھر تو کوئی بات نہیں، جیساکہ کوئی ننگا پاخانہ کر رہا ہو، تو کوئی آنکھیں بند کر کے اس کے پاس سے گذر جاتا ہے، اور کوئی اس کو اس حالت میں نیک سیرت تسلیم کرتا ہے، کوئی اس کو کہہ بھی دیتا ہے، کہ شرم کرو، کوئی انسانیت اور تمیز بھی سیکھو، تم ہوش و عقل صحیح رکھتے ہو، اور پھر ایسے فعل کے مرتکب ہو رہے ہو، تو یا تو اس کے متبعین کہدیں، کہ میاں کوئی بات نہیں، نبیوں کو لوگ دیوانہ کہا ہی کرتے ہیں، تو کیا ان کی بات صحیح سمجھی جاوے گی؟ ہرگز نہیں، بلکہ لوگ اس کو بیوقوف ہی کہیں گے،

اب تم سوچو! کہ اگر تمہارا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل یقین ہے، تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں مرزا غلام احمد صاحب سے کم یا زیادہ۔ اگر کم ہے تو قصہ ہی ختم، تمہیں مرزائیت مبارک ہو، اور اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر یقین زیادہ ہے، تو مرزا صاحب تو آپ کو جھٹلا رہے ہیں، اور کم سمجھتے ہیں، اب تم اپنے ایمان سے پوچھو کہ وہ تمہیں کیا مشورہ دیتا ہے، اگر کہے کہ آنکھیں بند کر کے سر جھکا دو، تو پھر خداوند کریم تمہیں ہدایت دے، اور اگر کہے کہ مرزا صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب تو ضرور کی ہے، جو ان عبارات سے واضح ہے، کسی تاویل کی ضرورت نہیں، علی الاعلان بلا تردد بزبان مرزا غلام احمد صاحب تکذیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے، تو پھر قرآن کریم سے مشورہ لو، کہ مکذبین کون تھے؟ اور ان کو بدلا کیا ملا،

شعراء ۱۹/۶	كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ﹰالْمُرْسَلِيْنَ ٥ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ٥ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ٥
شعراء ۱۹/۷	كَذَّبَتْ عَادُ ﹰالْمُرْسَلِيْنَ ٥ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

شعراء ۱۹/۸	كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ...... فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۝
شعراء ۱۹/۹	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ..... وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
شعراء ۱۹/۱۰	كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ..... فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مُکَذِّبِیْنَ رُسُلْ مُعَذَّبِیْنَ مِنَ اللہ ہوئے، تو مرزا غلام احمد صاحب نے بھی جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب تحریر کردی، جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں، تو وہ مکذبین رُسل کے زمرہ میں داخل ہو کر اسی سزا کے مستوجب ہوئے، چہ جائیکہ اُن کو معاذ اللہ نبی تسلیم کیا جائے، مرزا غلام احمد صاحب نے دعوائے نبوت کر کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کم فہم اور جھوٹا کہا، مفسرین اسلام کو غلط کہا، الغرض مرزاجی کی زد سے کوئی نہ بچ سکا، جو مرزاجی کے جھوٹ کے مقابلہ میں سچ سچ رہ سکے، لیکن فرمان الٰہی سچا ہے، بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ اور جب کوئی بات مرزاجی کو یا مرزائیوں کو کہی جائے کہ تم قرآن کریم کو حدیث شریف اور اسلام کے اصولوں کو کیوں ٹھکراتے ہو، آیات الٰہیہ کو کیوں جھٹلاتے ہو، تو یہ کہیں گے کہ ہم نے کس آیت کو ٹھکرایا اور اگر ٹھکرایا تو غلطی کی، یا یہ کہیں گے کہ ہمارے پاپائے قادیان نے ہمیں یہ سکھایا ہے، بلکہ فوراً کہدینگے کہ جی مولویوں نے کس کس کو کافر کہا، بریلوی دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں، شیعہ سُنیوں کو کافر کہتے ہیں، علیٰ ہذا القیاس کوئی مسلمان کسی دوسرے کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا، اگر ہمیں کوئی منکر قرآن کہدیگا تو کونسی بڑی بات ہے، حالانکہ مذہبی تکذیب اور ہے اور جھوٹا نبی بنا لینا اور ہے، اگر مرزاجی کے جھوٹ کو پیش کیا جاتا ہے تو فوراً کہدیتے ہیں، کہ جی تمام نبیوں کو لوگ جھوٹا کہتے آئے ہیں، اگر ہمارے مرزا صاحب کو کسی نے جھوٹا کہدیا تو کونسی بڑی بات ہے، مرزائی ان جوابات سے خوب بغلیں مارتے ہیں، کہ خوب ہمارے مرزائی مولوی نے جواب دیا، نہیں سوچتے، کہ اگر انبیاء علیہم السلام کو کفار نے جھوٹا کہا، تو انبیاء کرام علیہم السلام نے سچ سنایا اور انہوں نے سچ دیکھ کر جھٹلایا، انبیاء علیہم السلام نے جو پیشین گوئیاں فرمائیں، رب العزت نے ویسا ہی کر دیا، ان کفار نے تو سچے مشاہدے کا انکار کیا اور تم اپنی آنکھوں سے .... مرزاجی کی پیشگوئیوں کو

خلاف وقوع دیکھ رہے ہو، پڑھ رہے ہو جو مرزاجی کی کتابوں سے بھی جھوٹ واضح ہے، پھر تم اس کو سچا کہہ رہے ہو، کتنے ظلم کی بات ہے، مرزاجی کو جب اپنے جھوٹوں پر ہر ملک کے ہر ذی شعور طبقہ کی طرف سے کذب کی شاباش ملی تو ناچار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر معاذ اللہ کذب کا بہتان لگانا شروع کر دیا، جیساکہ مذکورہ حوالہ ازالۃ الاوہام میں فرماتے ہیں، کہ میری پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں تو کون سی بڑی بات ہے، آپ کو فتح مکہ کی خواب آئی تو آپ نے اس کی غلط تعبیر کرنیکی تیاری کر دی، کئی روز تک سفر کی اتنی تکلیف برداشت کی، یہ آپ کی اجتہادی غلطی تھی، ایسے ہی اگر میری پیش گوئی غلط نکلے، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں جھوٹا ہوں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ الہام سمجھنے میں غلطی ہوئی، مرزا صاحب کا یہ سراسر جھوٹ ہے، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ایک پیشگوئی غلط نہیں نکلی، اور مرزا غلام احمد صاحب کی ایک پیش گوئی سچی نہیں نکلی،

آؤ امت مرزائیہ! فقیر امت مرزائیہ کو چیلنج دیتا ہے، کہ اگر میرے آقا و مولیٰ رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین، انیس الغریبین، محب الفقراء والمساکین، اصدق الصادقین کی ایک پیشین گوئی بھی ثابت کردو، تو

جو سزا تم مقرر کرو

فقیر اس سزا کے لئے تیار رہے، ورنہ عزیز ذو انتقام سے ڈرو اور تکذیب قرآنی ورسالت حقانی کے مقابلہ کرنے سے توبہ کرکے اسلام میں داخل ہو جاؤ، تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے جو ازالۃ الاوہام میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے، کہ آپ سے "یہ غلطی ہوئی" مرزا غلام احمد صاحب کا یہ سراسر جھوٹ ہے، اور مرزا صاحب نے اس میں تکذیب قرآنی کی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہی قرآن کریم میں اس کا جواب دیدیا ہے،

فتح ۲۶/۴ | لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ، فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

یقیناً سچ دکھلایا اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خواب ضرور داخل ہو گے تم مسجد حرام کو انشاء اللہ تعالےٰ امن سے اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور کترواتے ہوئے،

بے خوف ہو گئے تم (کو اس سال کیوں نہیں کرنے دیا) تو اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں، تو کر دی اُس نے ورے اس کے فتح قریب،

تو مرزا غلام احمد صاحب نے جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلطی پر سمجھا ہے، اللہ تعالےٰ نے اس کا جواب پہلے ہی دیدیا، کہ فتح دور تھی، لیکن آپ کے اس تشریف لے جانے سے اور مصائب سفر کے اُٹھانے سے رب العزت نے فتح قریب کر دی، دو برس میں صرف مکہ معظمہ ہی فتح نہیں ہوا، بلکہ تمام عرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکستان بنا دیا، اگر آپ اس سال تشریف نہ لیجاتے تو فتح دور حاصل ہوتی، اور آپ جنگ کے ارادے سے تشریف نہ لے گئے تھے، اور جنگ ہو بھی جاتا، تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہی غلبہ دینا تھا، چودہ سو مسلمان موجود تھے، کفار نے آ کر آپ کے اصحاب میں آ کر زیادتیاں بھی کیں، مثلاً خشت باری کی تو اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پکڑ کر لے آئے، تو آپ نے اُن کو معاف کر دیا، خصوصاً آپ کو تکلیفیں دیں، لیکن باوجود ہر طرح کی طاقت موجود ہونے کے رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے، ایسا حوصلہ کسی سے ممکن ہی نہیں، باوجود طاقت اور تیاری کے کفار کی بات مہلت والی تسلیم کر کے صلح کر لی، اور بیت اللہ کو واگذار کرا لیا، حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسی صلح پر راضی نہ تھے، بلکہ فوری دخول مکہ کے خواہاں تھے، لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا، کہ میں صلح کے لئے آیا ہوں لڑائی کے واسطے نہیں، اور اگر بقول مرزا جی محض تکلیف ہی تکلیف تھی، کچھ حاصل نہ تھا، تو مخلّفین نے واپسی پر کیوں معافی طلب کی، جس کو رب العزت نے پہلے ہی نقل فرما دیا،

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے کہیں گے کہ ہمارے مال اور عیال نے ہمیں فرصت نہ لینے دی، سو ہماری اس کوتاہی کی) آپ معافی کی دعا کر دیجئے،

مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری کا دعویٰ اور دوسری تکذیب

(۲) - ازالۃ الاوہام مطبوعہ لاہوری ۳۶۳

پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے آپ کے روبرو ہاتھ

ماپنے شروع کئے تھے، تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ کیا گیا، یہانتک کہ آپ فوت ہو گئے، اور بظاہر معلوم ہوتا ہے، کہ آپ کی یہی رائے تھی، کہ درحقیقت جس بیوی کے لمبے ہاتھ ہیں، وہی سب سے پہلے فوت ہوگی، اسی وجہ سے باوجودیکہ آپ کے روبرو ہاتھ ناپے گئے، مگر آپ نے منع نہ فرمایا، کہ یہ حکمت تو خلاف منشا پیش گوئی ہے،

"محمد عمر"۔ لوگ مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹ کو جھوٹ کہتے ہیں، لیکن مرزا جی اپنے جھوٹ کے مقابلہ میں مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے سچ کو جھوٹ کہتے ہیں، افسوس صد افسوس! جو معاذ اللہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خطا کار سمجھے، سورج کی طرف تھوکنے والوں کے منہ پر تھوک پڑتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ازواجِ مطہرات کو بھی آپ کے فرمان کی سمجھ آچکی تھی، چہ جائیکہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اپنے کلام کے محاورہ سے بے خبری ہو، یہ مرزا صاحب کی ہی عادت ہے، کہ فرما دیتے ہیں، پھر فرماتے ہیں اس کا مجھے بھی علم نہیں، سو مرزا صاحب اپنے جھوٹ اور بے علمی کو چھپانے کے لئے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا بے خبر کہہ رہے ہیں، کہ آپ کو اپنے فرمودہ کی بھی خبر نہ تھی، اب اصل حدیث شریف عرض کرتا ہوں،

(۱) **مسلم شریف** ۲/۲۹۱ عن عائشۃ ام المومنین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعکن لحاقابی اطولکن یدا قالت فکن یتطاولن ایتھن اطول یدا قالت فکانت اطولنا یدا زینب لانھا کانت تعمل بیدھا وتصدق،

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھ تم سے جلدی وہ لاحق ہو گی، جو تم سے زیادہ ہاتھ کی لمبی ہے، تو تمام ازواج مطہرات اپنے ہاتھوں کو لمبا کرتیں کہ ان سے کون سی ہاتھ کی لمبی ہے، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ ہم سے زیادہ ہاتھ لمبی حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا تھی، کیونکہ وہ دستی محنت کرتیں اور صدقہ کرتیں،

(۲)۔ **کنز العمال** ۷/۱۱۸ عن واثلۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول من یلحقنی من اھل بیتی انت یا فاطمۃ واول من یلحقنی من ازواجی زینب وھی اطولھن کفا وکانت زینب من اعمل الناس یقبال او شع او قربۃ او اداوۃ وتفتل وتحمل وتعطی

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَذٰلِکَ اِلَیْکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا۔

ثابت ہوا کہ جب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اس [illegible] کا علم تھا، تو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولٰی علم تھا، جنہوں نے کہ خود فرمایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وقوع

(۳)۔ کنز العمال ۷/۱۱۸ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَکَانَتْ اَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُحُوْقًا بِہٖ۔

قاسم بن عبد الرحمن سے روایت ہے، آپ نے فرمایا جب حضرت زینب رضی فوت ہوئیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی تھیں، جس نے پہلے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر میں ملاقات کی۔

(۴)۔ کنز العمال ۷/۱۱۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی اَنَّ عُمَرَ کَبَّرَ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَرْبَعًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّدْخِلُ هٰذِهٖ قَبْرَهَا فَقُلْنَ مَنْ کَانَ یَدْخُلُ عَلَیْهَا فِیْ حَیَاتِهَا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْرَعُکُنَّ بِیْ لُحُوْقًا اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَکُنَّ یَتَطَاوَلْنَ بِاَیْدِیْهِنَّ۔ وَاِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ لِاَنَّهَا کَانَتْ صَنَاعًا تُعِیْنُ بِمَا تَصْنَعُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا بنت جحش پر چار تکبیریں پڑھ کر جنازہ پڑھایا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کی طرف پیغام بھیجا، کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کی قبر میں ان کو اتارنے کے واسطے کون اترے۔ تو ازواج مطہرات نے جواب دیا، کہ جو شخص ان کی زندگی میں ان کے پاس جا سکتا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، جو تم سے ہاتھ کی لمبی ہے وہ مجھے بہت جلدی ملے گی تو ازواج مطہرات ہاتھ لمبے کرتی تھیں، اور کوئی بات نہ تھی یہ آپ کا فرمان اس لئے تھا، کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا بڑی کاریگر تھیں اور اپنی محنت کی اجرت سے فی سبیل اللہ بھی خرچ کرتی تھیں۔

ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین جن سے حضرت عمر خلیفۃ المسلمین مسائل دریافت فرمادیں، تم ان کو معاذ اللہ ایسی جاہل سمجھو کہ ان کو محاورہ عرب سے بھی ناواقفیت تھی؟

تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے کس کس کو جاہل نہ بنایا، اس بات میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معاذ اللہ کم علم ثابت کیا، کہ جو ارشاد فرمادیں اس سے آپ بے خبر ہوتے تھے، اور ازواج مطہرات اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی جاہل کہا،

مرزائیو! حیاء و شرم لوگ کہتے ہیں، کہ اچھی ہوتی ہے، لیکن تمہارے مرزا جی کو تو فقیر نے ہر امر اور ہر شخص کے متعلق پرکھا، مرزا جی کا بے جا طعن ایسا وسیع ہے، کہ کوئی ان کے سامنے کچھ وقعت نہیں رکھتا خدا اور رب العٰلمین اور رحمۃ اللعٰلمین جس کے طعن سے نہ بچ سکیں، اس کا دوسروں کو مطعون کرنا اور اسلام اور قرآن کریم کو ٹھکرانا معمولی بات ہے، احادیث مذکورہ بالا سے صاف واضح ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اَسْرَعُکُنَّ بِیْ لُحُوْقًا اَطْوَلُکُنَّ یَدًا کے محاورے کو بخوبی سمجھتے تھے، اور ازواج مطہرات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بخوبی علم ہو چکا تھا، جیسا کہ پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ارشاد مذکور ہو چکا ہے، باقی رہا ان کا ہاتھوں کو لمبا کر کے ماپنا تو یہ بھی حکمت سے خالی نہ تھا،

بھلا مرزائی صاحب! تمہارے مرزا جی نے اَطْوَلُکُنَّ یَدًا میں تو فرمادیا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام عمر سمجھ نہ آئی، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال کیوں ہوا؟ جس کے معنوں کا علم نہ ہو، اس کے معنوں کی سمجھ نہیں آتی جس کا معنون صحیح مطابق فرمان وقوع میں ہو رہا ہے، تو عنوان بھی معنون کے مطابق ہو، اور معنون عنوان کے مطابق وقوع میں آئے۔ تو پھر بھی جو شخص عنوان کے قائل کو عنوان کے مفہوم سے بے خبر سمجھے تو ایسے شخص کو سوائے متعصب ہونے کے اور زیادہ نہیں کہہ سکتا،

دوسرا جواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے وقت دوسرے الفاظ میں اپنے اس فرمان کی تشریح فرمادی، جیسا کہ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث میں اَوَّلُ مَنْ یَّلْحَقُنِیْ مِنْ اَہْلِیْ وَاَحَقُّ زَیْنَبُ وَہِیَ اَطْوَلُکُنَّ کَفًّا الخ فرمادیا،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اب بھی کوئی عقدہ باقی رہ گیا، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا، کہ چودھویں صدی میں میرے شریک پیدا ہوں گے۔ جو میرے کلام کو خود ہی نہ سمجھیں گے، اور طعن مجھ پر کریں گے اسلئے آپ نے وضاحت فرمادی، حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نام لے لیا اور کفا سے

فرمان کی تشریح فرمادی،

اب بھی اگر کوئی مرزائی کہے کہ ہمارے مرزاجی نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب معاذاللہ بعلمی ثابت کی، تو خداوندکریم ان کو علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمادے، تاکہ ان کو آپ کے فرمان کی سمجھ آجاوے، تو وہ زبان طعن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دراز کرنے سے رُک جائیں، تو مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط استنباط کرنا محض بہتان ثابت ہؤا، اور ثابت ہؤا کہ مرزاجی نے محض اپنے مریدین کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ سے کام لیا تھا، کہ مرزائی ناواقف بیچارے واہ واہ کہدینگے، کہ ہمارے مرزا غلام احمد صاحب تمہارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم زیادہ رکھتے ہیں، جنہوں نے اپنی تمام عمر ہی اپنے جھوٹ کو سچ کہا، اور غلط کو صحیح کہا، اور صحیح کو الٹا نوان کے عکس نصیب تھا اسی بنا پر ان سے فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلط استنباط نکلتے ہیں، اور جھوٹے طعن جڑتے تھے، حالانکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق زمان وقوع میں آرہا ہے لیکن مرزائی کو اُلٹ سمجھ آرہی ہے، شیشہ اُلٹا ہو، تو ایسا ہی نظر آتا ہے، یہ مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسرا جھوٹا طعن تھا، اب تیسرا بہتان سنیئے جس سے مرزاجی نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذاللہ بے علم ثابت کیا ہے،

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزا غلام احمد صاحب کا تیسرا جھوٹ

(۴)۔ ازالۃ الاوھام حصہ دوم مطبوعہ لاہوری ۳۶۳

اسی طرح ابن صیاد کی نسبت صاف طور پر وحی نہ کھلی تھی، اور آنحضرت کا اول اول یہی خیال تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے،

مگر آخر میں یہ رائے بدل گئی تھی،

"محمد عمر" ۔ مرزا غلام احمد صاحب نے جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو مطعون کرکے اپنی جھوٹی نبوت کو لوگوں کے سامنے سچی دکھلانے کی کوشش کی، ایسے ہی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نمبروار طعن لکھ کر واضح کیا، کہ جب تمہارے رحمۃ للعٰلمین کی بے خبری کی حالت یہ ہے، تو مجھے اگر بے خبر بے علم کہو گے تو کونسی بڑی بات ہے، لیکن دوستو! جس کو رب العزت نے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا سے نوازے اس کا مقابلہ اگر عیسائی کیا موتی کرے یا بدھ متیا ہنیہ کلنک کرے تو محال ہے،

مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح سے طعن وتشنیع میں کمی نہیں کی، لیکن ازالۃ الاوہام کے اس مقام پر علی الاعلان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی، لیکن جس کو رب العزت نے وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ کی سند دیدے اُسے کون جھٹلا سکتا ہے، سوائے ع

بان کشش تف زند ریشش بسوزد

کے کچھ کامیابی نہیں ہو سکتی،

مرزاجی فرماتے ہیں، کہ ابن صیاد کو پہلے آپ خیال فرماتے تھے، کہ ابن صیاد ہی دجال ہے، مرزاجی نے غلط کہا، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا، کہ ابن صیاد ہی دجال ہے، یہ مرزاجی نے صراحۃً جھوٹ بولا ہے، جب ابن صیاد بچوں میں کھیل رہا تھا، تو علامتیں اُس کی دجال کی ہی پائی جاتی تھیں، لیکن دجال کے عوارضات مسیح دجال کے نہ تھے، سو اگر آپ ایسے ویسے بغیر دریافت کئے ہی کچھ فتویٰ دیدیتے شاید مرزائیوں جیسا کوئی تسلیم نہ کرتا، لیکن آپ نے محض اپنے فتوے پر انحصار نہیں فرمایا، بلکہ ابن صیاد سے دریافت فرمایا، کہ مجھے تو رسول اللہ تسلیم کرتا ہے، تو اس نے جواب دیا کہ نہیں، ملاحظہ ہو،

مسلم شریف ۲/۳۹۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيْهِمْ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنِ الَّذِيْ تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو ہم بچوں کے پاس سے گذرے، ان میں ابن صیاد تھا، تو بچے تمام بھاگ گئے، ابن صیاد بیٹھ گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو برا سمجھتے تھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تیرے دونوں ہاتھ

خاک آلودہ ہوں، کیا تو شہادت دیتا ہے، کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو ابن صیاد نے جواب دیا، کہ نہیں، بلکہ تم گواہی دیتے ہو، کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا، چھوڑیئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ میں اسے قتل کردوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کچھ یہ دکھائی دیتا ہے، اگر حقیقۃً ہوئے تو تو اس کو ہرگز قتل نہ کرسکے گا،

اس حدیث سے ثابت ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اس نے دعوےٰ کیا، اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ کا، کہ تم گواہی دو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس وقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کی طرف سے وحی کے نزول کا ثبوت بھی تو نہیں، پھر آپ نے اس کی رسالت کے دعوے کو برا کیوں بنایا، معلوم ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی اگر کسی نے دعوائے رسالت کیا تو اس کو دجال کہا گیا، چہ جائیکہ آپ کے بعد اگر کوئی مدعی نبوت بنے، تو اس کو سچا کہا جائے اگر نبوت جاری ہوتی تو آپ غصہ نہ فرماتے، کہ نبوت جاری ہے، کوئی بات نہیں، اگر اس نے دعوےٰ کردیا تو پھر کیا ہوا، جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ کہنے کو برا منایا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ قتل پہ آمادہ ہوئے، تو معلوم ہوا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد نبوت کا عقیدہ رکھنے والا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک، زنا اور قتل سے زیادہ مجرم ہے، اور مَغْضُوْبٌ مِّنَ اللّٰہ تعالےٰ و ملعون مِنْ رَسُوْلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَالْمُؤْمِنِیْنَ کُلِّھِمْ اَجْمَعِیْنَ ہے، باقی رہا آپ کا فرمان اِنْ یَّکُنِ الَّذِیْ یُرٰی فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ قَتْلَہٗ یعنی اگر ہو وہ شخص حقیقۃً جو دکھائی دیتا ہے، تو تو اس کے قتل کی ہرگز طاقت نہ رکھے، یعنی اس کی شکل جس کے ساتھ ظاہری ملتی جلتی ہے، دیکھنے میں دجال ہی معلوم ہوتا ہے، اگر وہ دجال حقیقۃً ہو، تو اس کو ہرگز کوئی قتل نہ کرسکے، کیونکہ اس دجال کو قتل کرنا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ذمے ہی ہے، جو باب لُدّ میں اس کو قتل کریں گے، یہ تو بیچارہ دیکھنے میں مثیل دجال ہے، اسی لئے یہ مدعی نبوت ہے، حالانکہ اس کو معلوم تھا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہوچکی، چونکہ وہ دیکھنے میں دجال معلوم ہوتا تھا، اس کے عنوانات دجال کے پلے جاتے تھے مثیل دجال تھا، اس لئے اس نے دعوائے نبوت کیا، اسی سے تو مرزائیوں کے ہتھیار سے اجرائے نبوت کی جڑ کٹ گئی، اور مرزا غلام احمد صاحب کی حقیقت کا راز کھل گیا، کہ جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت رہی ہو سکتا ہے، جو دجال ہو، مثیل نبی یا رسول ہونے کا تو کسی بولی میں ذکر نہیں، چہ جائیکہ قرآن و حدیث میں ذکر ہو، البتہ حدیثوں میں مثیل دجال کا ذکر ہے، کہ مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمادیا، لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ (مسلم شریف ج۲)، قیامت سے پہلے پہلے تقریباً تیس دجال جھوٹے پیدا ہونگے، تمام یہی گمان کرینگے کہ وہ رسول اللہ ہیں،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ ابن صیاد سچا دجال ثابت ہوا یا جھوٹا، اور مثیل دجال یعنی اصلی مسیح الدجال نہیں، بلکہ وہ تیس ہی جھوٹے دجال ہونگے، کیونکہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت ہونگے، اور چونکہ وہ جھوٹے نبی ہونگے، نبی اللہ نہ ہونگے، اس لئے اُن کو اللہ تعالےٰ نے علامات بھی دجالوں والے ہی عطا کرینگا۔ جیسا کہ اَعْوَر اور اَحْوَل کا وزن بھی ایک ہے مگر اقسام سے بھی قسم ایک، اسرا دورہ۔۔۔ دونوں ہی معلول اند قریب المخرج بھی اور قریب الحقیقت بھی، فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَلْبَابِ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ولکن سَیُعَ اللّٰہُ مُمَاثِلِیْنَ اٰمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا فَمَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ وَمَنْ عَمِلَ تَوَلّٰی وَمَنْ جَھِلَ سَلِمَ وَمَنْ اَعْرَضَ سَلِمَ وَمَنْ طَمِعَ وَمَنْ تَاقَ غَضِبَ تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات متشابہ کی بنا پر ان تیس دجالوں میں ابن صیاد کو شامل فرماکر بڑا اچھا اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا ہے، لَا شَکَّ فِیْ اَنَّہٗ دَجَّالٌ مِّنَ الدَّجَاجِلَۃِ، آخیر نتیجہ نکالتے ہیں، کہ اس میں شک نہیں، کہ ابن صیاد بھی ضرور تیس۳۰ دجالوں سے ایک دجال تھا، آگے فرماتے ہیں، وَقَالَ الْعُلَمَاءُ وَظَاھِرُ الْاَحَادِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ بِاَنَّہٗ الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ وَلَا غَیْرُہٗ وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْہِ بِصِفَاتِ الدَّجَّالِ، علامہ نووی آگے فرماتے ہیں، کہ علماء نے فرمایا ہے، کہ حدیثوں سے ظاہر ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نہیں کی گئی کہ ابن صیاد ہی مسیح دجال ہے، اور نہ اس کے سوا جو دعوای نبوۃ کرے اور کوئی بات نہیں آپ کی طرف دجال کی صفتوں کے ساتھ وحی کی گئی، دوسری حدیث میں موجود ہے، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْہِ دَعْوَہٗ، اس کا ترجمہ علامہ نووی نے کیا ہے، اَیْ خُلِطَ عَلَیْہِ اَمْرُہٗ کَمَا صَرَّحَ بِہٖ فِیْ قَوْلِہٖ فِی الرِّوَایَۃِ الْاُخْرٰی خَلَطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ اَیْ مَا یَاْتِیْہِ بِہٖ شَیْطَانُہٗ مُخَلَّطٌ، جیسا کہ ایک اور روایت میں اس قول کی تصریح کی گئی ہے کہ تم پر یہ امر مخلوط ہے یعنی جو اس ابن صیاد کو اس کا شیطان لاتا ہے، وہ مخلوط ہے، جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب،

پھر مرزا جی کی طرح ابن صیاد نے بھی لوگوں کو حدیثیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُناکر

پھنسانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ چونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالمشافہ دیکھ چکے تھے، وہ جھوٹے نبی کے جال میں کیسے آتے، سنیئے،

مسلم شریف ۲/۳۹۷ عن ابی سعید الخدری قال صحبت ابن صیاد الی مکۃ فقال لی ما قد لقیت من الناس یزعمون انی الدجال الست سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لا یولد لہ قال قلت بلی قال فقد ولد لی اولیس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل المدینۃ ولا مکۃ قلت بلی قال فقد ولدت بالمدینۃ وھا انا ارید مکۃ ثم قال لی فی اخر قولہ واللہ انی لاعلم مولدہ ومکانہ واین ھو قال فلبسنی۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے، آپنے فرمایا، کہ میں نے ابن صیاد کا مکہ معظمہ تک ساتھ کیا، تو اس نے مجھے کہا کہ تو اے ابوسعید ان لوگوں سے ملا ہے، جو مجھے دجال گمان کرتے ہیں، کیا تو نے نہیں سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اُس دجال کے اولاد نہ ہوگی، ابوسعید خدری رضؓ نے کہا کہ ہاں، ابن صیاد نے کہا میری اولاد بھی ہے، کیا تو نے نہیں سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہ ہوگا، ابو سعید رضؓ فرماتے ہیں، کہ میں نے کہا، ہاں، ابن صیاد نے کہا تو میں مدینہ میں پیدا ہؤا ہوں، اور اب میں مکہ کو جارہا ہوں، پھر ابن صیاد نے اپنی آخری بات میں کہا، قسم خدا کی خبردار میں دجال کی پیدائش کی جگہ کو بھی جانتا ہوں اور اس کی جائے رہائش کو بھی اور جہاں وہ ہو اُس کو بھی، تو ابوسعید خدری رضؓ فرماتے ہیں، کہ مجھے اس کی بات میں التباس پڑا،

مرزائی صاحب دیانتداری سے بات کرنا، تمہارے مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دجال کا علم نہ ہؤا، آپ ابن صیاد کو ہی دجال سمجھتے رہے، اور یہ ہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان عظیم ہے، کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا علم ابن صیاد کو صحیح آجائے اور خود مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ آئے تو کتنے ظلم کی بات ہے، تو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے ہم پیشہ کو ہی پھر مقدم سمجھ لیا نا؟ اور پھر مرزا جی کی طرح ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنا کر اور دلائل دیکر اپنا معتقد بنانے کی کوشش کرتا رہا، لیکن ابوسعید خدری کھرے مال کو پُشت دیکر کھوٹا کیسے خرید سکتے تھے، یہ اُمّت

مرزائیہ کی ہی بد قسمتی ہے، کہ دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر امت مرزائیہ میں داخل ہوتے ہیں، اور یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کے عامل ہیں،

کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس ۳۰ دجالوں کو اپنی تمام امت سے امتیاز کر کے چن نہیں دیئے؟ اور جن کا سامنے مشاہدہ فرما رہے ہیں، مرزاجی فرماویں کہ اس کا علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا، پھر مرزاجی بھی بس وہی ہوئے نا؟ اسی لئے اس جھوٹی نبوت کا دعوٰی کر دیا ہے۔

مرزائی دوستو! مرزاجی کے کلام کو پرکھو، اور بعد کی نبوت کے مدعیوں کے حالات پڑھو، کہ کوئی بھی سچا کہلا سکا، اور کسی کو بھی سچا کہا گیا، وَاِلَّا فَلَا، تو مرزا غلام احمد صاحب آج کس قانون سے سچے نبی بن سکیں گے، کیا یہ ساڑھے تیرہ سو سال کسی کو مرزاجی کی ان تحریفات کا علم نہ ہوا، سب بے سمجھ ہی گذرے ہیں، جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے نبیوں کو تسلیم نہیں کرتے رہے، ان سے ایک بھی سچا نہ تھا، حقیقت یہ تھی، کہ نبوت بند تھی، اور متقدمین امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد نبی اللہ کو تسلیم کرکے قرآن کریم کے موافق ہتک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکار قرآن اور حدیث سمجھتے تھے اور جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست بلا تاویل معاذ اللہ بے علم سمجھے اور اپنے اظہر من الشمس کاذب کو ملہم سے بنانے کی کوشش کرے وہ کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ چہ جائیکہ ایک دعوٰی بھی جھوٹا کرے جو کسی صورت میں صحیح ہونا ہی ممکن نہیں، تو پھر جو دل چاہے جھوٹ بولے، اور جس کو چاہے جھوٹا کہدے اس کی بات کون سنتا ہے؟ بھئی ایسوں کو ایسے ہی جانتے ہیں: مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ o

مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے علم سمجھنے کا چوتھا جھوٹ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا، کہ بِضْعَ کا لفظ لغت عرب میں نو برس تک اطلاق پاتا ہے، اور میں بخوبی مطلع نہیں کیا گیا، کہ نو ۹ برس کی حد کے اندر کس سال تک یہ پیشگوئی پوری ہو گی،	(۵) آئینہ کمالات ۳۶۶/۲

"محمد عمر" بالکل جھوٹ ہے، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا، کہ "میں بخوبی مطلع نہیں کیا گیا"۔ بلکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بعد از نزول الٓمّٓ o غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ o کفار کو بضع کی

کم از کم مدّت فرمائی، تو پھر آ کر دربارِ رسالت میں عرض کی، کہ حضور میں یوں عرض کر آیا ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بضع کا لفظ یا دس سال تک ہے، یعنی بعض جگہ نو ہے بعض جگہ دس سال مذکور ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے دوبارہ ان کو فرمایا، کہ نہیں بضع کے آخر سال ختم ہو گی، تو کم میعاد بھی اگر لی جاوے تو بفرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نویں سال فتح ہو گئی، اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فرمان سچے ہوئے، کہ اگر بقول مرزا صاحب آپ کو علم نہ ہوتا، تو آپ خاموش رہتے، کہ چلو ابو بکر صدیق رضؓ نے ہی میعاد مقرر کی ہے، مجھے کیا؟ جب آپ نے اس میعاد مقررہ پر نہ رہنے دیا، بلکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میعاد آخری تک بڑھانے کا ارشاد فرمایا، تو آپ کا پہلا سچ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کم میعاد کو بڑھانا ہے، اور دوسرا سچ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسے ہی نویں سال فتح ہوئی، قرآن کریم کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کو اتنا عناد ہے، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانِ الٰہی لفظ بضع کا صحیح ترجمہ فرمایا، تو مرزا جی نے آپ کی فوراً تکذیب کر دی، کہ آپ کو علم نہ تھا، اسلئے بضع کے معنی صحیح کئے، رب العزت نے سچ فرمایا، وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

مرزائیو! چونکہ مرزا جی کو چونکہ گھٹی ہی جھوٹ کی ملی ہوئی ہے، اس لئے مجبوراً جھوٹ بولتے ہیں، ورنہ مرزا جی کو ضرور علم تھا، کہ جیسا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسے ہی ہوا، چونکہ مرزا جی کی کوئی پیش گوئی سچی نہیں نکلی، اسلئے مرزا جی اپنا بخار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھاڑنا چاہتے ہیں، لیکن یاد رکھو، يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ میرے آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جس کو جیسے فرما دیا، رب العزۃ نے ویسا ہی کر دیا، ملاحظہ ہو،

ابو داؤد ۲/۸	قَالَ اَنَسٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ

فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا جَاوَزَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر دست پاک رکھ کر کہ کل یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے، دوسری جگہ زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، کہ

فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اور تیسری جگہ پر دست پاک رکھ کر فرمایا کہ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے، تو حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی ایک ذرہ بھر ان شخصوں میں سے آپ کی فرمودہ جگہ سے ادھر اُدھر نہیں ہوا۔

یہ ہے جناب سچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیشین گوئی۔ اور اس سے بڑھ بڑھ کر ایک کیا ہزارہا پیشین گوئیاں ہیں، جنکو آج تک کوئی غیر بھی جھٹلا نہیں سکا، اور کیسے جھٹلائی جا سکتی تھیں، کیونکہ اس میں خداوند کریم کے فضل و کرم سے شائبہ بھی جھوٹ کا نہیں، حقیقت ہی، مجاز نہیں، صراحۃً ہے کنایۃً نہیں، اصل ہے نقل نہیں، تم اپنے مرزا جی کی تمام عمر کی ایک پیشگوئی کیا ایک بات ہی سچی دکھا دو، جو در اصل حقیقت ہو، مجاز ہو، صراحۃً یا کنایۃً نہیں، تو فقیر انشاء اللہ تعالٰی ایسے شخص کو

یک صد ۱۰۰ روپیہ انعام دیگا

ورنہ مرزائیت سے توبہ کرو اور سوچو کہ جو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ جھوٹا کہے اور لکھ دے، اس سے بڑھ کر کوئی کاذب ہو سکتا ہے؟

پہلے بھی کئی ابن صیاد اور مسیلمہ کذاب وغیرہ بھی جھوٹے مدعی نبوت گذرے ہیں، لیکن تکذیب میں مرزا جی سبقت لے گئے ہیں، خود دعوٰی نبوت کرتے رہے۔ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جھوٹا بنایا [illegible]

مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچواں جھوٹ

(۶)

ازالۃ الاوہام	۳
	۲۶۳

ایسے ہی وہ حدیث جس کے یہ الفاظ ہیں، فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوِ الْهَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ۔ صاف صاف ظاہر کر رہی ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے پیشگوئی کا محل و مصداق سمجھا تھا وہ غلط نکلا، اور حضرت مسیح کی پیش گوئیوں کا

سب سے عجب تر حال ہے، بارہا انہوں نے کسی پیشگوئی کے معنی کچھ سمجھے اور کچھ اور ہی ظہور میں آیا۔

محمد عمر:- مرزا صاحب نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں ہر چند کوشش کی، لیکن مرزا جی کو کوئی بات ایسی نہیں ملی، جو بطور پیش گوئی آپ نے فرمائی ہو، اور بوقت ظہور غلط ثابت ہوئی ہو، یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو اور خدانخواستہ جھوٹ ثابت ہوئی ہو، مرزا جی ادھر ادھر کی باتوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا چاہتے ہیں، تاکہ امت مرزائیہ خوش ہو جائے، کہ دیکھو ہمارے مرزا صاحب نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے معاذ اللہ جھوٹ ثابت کئے، اگر ہمارے مرزا جی جھوٹ بول دیتے، تو کونسی بڑی بات ہے،

لیکن مرزائیو یاد رکھو! عالمین کی رحمت اور عالمین کے نذیر اور عالمین کے بشیر جھوٹ کے مرتکب نہیں ہو سکتے، سورج غلط ہو جائے، چاند غلط ہو جائے، زمین و آسمان غلط ہو جائیں، لیکن مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بول سکتے، قیامت قائم ہو جائے گی، پھر بھی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ سے سچ ہی ظاہر ہوگا،

مرزا جی نے یہ حدیث بخاری شریف جلد اول ص۸۳ سے بیان کی ہے، لیکن مثل مشہور ہے، دروغ گو را حافظہ نباشد، مرزائی جس کے اجتہاد کو غلط لکھتے ہیں، اسی کی حدیث ہے، یعنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے، پھر مرزا جی نے حدیث کا مطلب بیان نہیں کیا، کہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ اپنا ہی طمانچہ اپنے منہ پر نہ آ لگے، کیونکہ قریب سے عمدہ لگتا ہے، مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَکَّةَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِیْ اِلٰی اَنَّهَا الْیَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِیَ الْمَدِیْنَةُ یَثْرِبُ۔ میں نے خواب میں دیکھا، کہ میں مکے سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جس میں کھجوریں ہیں، تو میرا خیال اس طرف گیا، کہ وہ یمامہ ہے، یا ہجر ہے تو اچانک شہر یثرب ہے۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ"، مقام مدینہ کو عام بیان فرمانا ثابت کر رہا ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کھجوروں والی زمین ملاحظہ فرمانے پر حکم ثبت نہیں فرمایا، کیونکہ ایسی کھجوروں والی زمین کئی مقامات پر تھی، تو آپ نے فرمایا، کہ

محض کھجوروں والی زمین ہی دیکھ کر میرا خیال یمامہ یا ہجر کی طرف گیا، کیونکہ اس کی زمین بھی ایسی کھجوروں والی تھی، ابھی نہ کسی مقام پر رویت نے خصوصیت کا حکم لگایا، اور نہ زبان مبارک سے ارشاد ہی فرمایا، جب شہری تعریف کی نظر سے بہ نظر امتیازی دیکھا، تو آپ نے فرمایا، کہ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ، تو وہ اچانک شہر یثرب ہے، یعنی جب نظر شہر پر پڑی تو مدینہ یثرب ہے،

ثابت ہوا، کہ محض کھجوروں والی زمین دیکھنے سے صرف خیال ہی یمامہ اور ہجر کی طرف گیا، تو نظر نبی اللہ سے غلطی برداشت نہ کرتے ہوئے شہر کی طرف بڑھی تو رویت نے مقام کے عموم کو خصوصیت شہر سے مخصوص کر دیا، مرزاجی کا اعتراض تب پڑ سکتا تھا، جب آپ شہر یمامہ یا ہجر فرما دیتے یا حکم ہی لگا دیتے پھر غلط نکلتا، جب ابھی رویت ہی تامہ نہیں ہوئی، اور رویت نے بھی حکم اَرْضٌ بِھَا نَخْلٌ سے عموم ہی رکھا، کیونکہ رویت تامہ نہ تھی، جب رویت تامہ شہر دیکھنے سے ہو گئی، تو آپ نے حکم صادر فرمایا، جو نہ بدلا اور نہ بدل سکا، اور فَاِذَا ھِیَ مَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ اسی وقت کی بات ہے، کوئی دن دو دن نہیں گذرے، فوراً ہی رویت تامہ ہونے سے مقام کی خصوصیت سے خیال کو یقین سے مبدل فرمایا، اور یقین تک رویت تامہ نے پہنچایا، مرزاجی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کو بھی غلط ثابت کرنا چاہتے تھے، لیکن خیال بھی غلط نہ ثابت نہ ہو سکا، کیونکہ آپ نے خیال کو صحیح نہ سمجھتے ہوئے اس کو اظہار نہیں فرمایا، اظہار اسیوقت فرمایا، جب روایت نے خیال کو درجہ یقین تک پہنچایا، تو زبان مبارک نے بیان فرما دیا، جو غلط نہ ہو سکا اور وھل کے معنی ظن کے ہوتے ہیں، ملاحظہ ہو،

قسطلانی $\frac{٦}{٢١٢}$ (فذھب وھلی) بفتح الواو والھاء ظنی

مرزا صاحب کا دماغ چونکہ کثرت بول و مراق کی وجہ سے معطل ہو چکا تھا، اس لئے اعتراض کرتے وقت بات کو اعتراضی رنگ دید یتے تھے، خواہ خود ہی جھوٹا ہونا پڑے، چونکہ ہر بات میں رنگ بیگنی تھا، اسلئے بیچارے مجبور تھے، کہ اگر بات کر دی اور سچی نکل آئی تو نبوت جعلی میں فرق لازم آجائیگا، اس لئے بات ایسی ہی نکلتی جو جھوٹی ہو، مذکورہ بالا مرزاجی کے اعتراضات کی ایک مثال عرض کر دیتا ہوں، جس سے ناظرین کو پتہ چل جائیگا، یوں سمجھئے، کہ کسی شخص سے سوال

کیا، کہ اَلْاِنْسَانُ مَاھُوَ تو قائل کی زبان پر ابھی حیوان ہی آیا، تو سمجھنے والا اپنے خیال کو عام رکھیگا، جس میں تمام حیوانات شامل ہونگے، جب متکلم نے فوراً "ناطق" کہہ دیا، تو اس کا دماغ درست ہوجائیگا کہ بھینس، بھینس، گھوڑے، گدھے وغیرہ کو انسان نہیں کہتے، بلکہ بولنے والا انسان تو یہی ہے، تو کوئی بھی ذی شعور اس کے عموم حیوان بولنے پر اعتراض نہیں کرسکتا، کہ تو نے پہلے حیوان بولا، پھر ناطق سے خصوصیت کردی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں علم نہ تھا، تو یہ اعتراض مرزائی کی ہی عقل کرسکتی ہے۔

تو مرزا غلام احمد صاحب نے صرف اسی پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ جس مقصد کے لئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے تھے، اس کو آخر ظاہر کیا، کہ جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے امور سمجھ نہ سکے، "تو حضرت مسیح کی پیشین گوئیوں کا سب سے عجیب تر حال ہے، بارہا انہوں نے کسی پیشین گوئی کے معنی اور سمجھے اور آخر کچھ اور ہی ظہور میں آئے"۔ یعنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی پیشین گوئیوں کی سمجھ نہ آئی، اور وحی الٰہی کو نہ سمجھے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تو کیا ہی کہنے ہیں، وہ تو بار بار وحی کو سمجھتے کچھ اور ظہور میں آتا کچھ اور،

مرزا غلام احمد صاحب کا مقصد یہ ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو کام ہی معاذ اللہ جھوٹ بولنا تھا، اور نبی اللہ ہونے میں فرق نہیں آیا، میں تو عیسیٰ علیہ السلام کا ظل ہوں، مجھ سے تو سچ کی امید رکھنا ظلی نبوت کے قطعاً خلاف ہے، اور نبوت کا دار و مدار ہی معاذ اللہ جھوٹ پر رکھ دیا، نعوذ باللہ منہم ومن سائر اعتقادھم واباطیلھم وخرافاتہم،

اور مرزا جی نے جب سوچا کہ کوئی حدیث میری ظلی نبوت کو ثابت نہیں کرتی، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب سے جی بھرا نہیں، تو پھر ارشاد فرماتے ہیں،

مرزا غلام احمد صاحب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چھٹا تکذیب کرنا

(۶)۔ ازالۃ الاوہام ۲/۳۶۴

اور اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں، کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے مو بہو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو، اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت

کما حقہ ہی ظاہر فرمائی گئی، اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں، اور ایسے امور میں اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں، تو شانِ نبوت پر کچھ جائے حرف نہیں،

مرزا غلام احمد صاحب نے اس مذکورہ عبارت سے صاف فرما دیا، کہ میری نبوت یعنی ظلّی قادیانی نبوت کا علم مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیا، مرزا صاحب نے خود اقرار کر لیا، کہ میری نبوت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و فیضان سے بالا تر ہے، اور صرف میرے علم سے ہی آپ ناواقف نہیں، بلکہ دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج و ماجوج کا بھی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا، میں نے جو دجال سے مراد با اقبال قومیں اور گدھا اُن کا ریل بنایا ہے، اور یاجوج و ماجوج سے مراد انگریز اور روس ہیں، یہ میرا اُن کو بیان کرنا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے بالا ہے، یہ دعوای مرزا جی کا جس میں مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ناقص ثابت کیا اور خود اعلم ہونے کا دعوای کیا، اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا علم و عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تو مفصل گذر چکا اور ختم نبوت کا مسئلہ بھی برائے تفہیم بیان کیا گیا، دجال اور یاجوج ماجوج کے متعلق انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب عرض کروں گا، وہ بِاللّٰهِ التوفیق،

مرزا صاحب کے نزدیک مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ افعالِ سیئہ کے مرتکب رہے

حقیقۃ الوحی ۱۱۱

اور پھر یاد رہے کہ اگرچہ اسلامی لڑائیاں مدافعت کے طور پر تھیں، یعنی ابتداء اُن کی کفار کی طرف سے تھی اور کفار عرب اپنے حملوں سے باز نہیں آتے تھے، اس خوف سے کہ مبادا دین اسلام جزیرۂ عرب میں پھیل جائے، اور اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے ساتھ لڑنے کا حکم ہوا تھا، تا مظلوموں کو اِن فرعونوں کے ہاتھ سے رہائی بخشیں، مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں، کہ پھر بھی اگر کفار کو یہ پیغام دیا جاتا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا ماننا کچھ ضروری نہیں، اور آنجناب پر ایمان لانا کچھ شرطِ نجات نہیں، صرف اپنے طور پر خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو، گو آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے مکذب اور مخالف اور دشمن ہو، اور اس بات کی ضرورت نہیں کہ ان کو اپنا سردار اور پیشوا جانو، تو اس قدر خونریزی کی نوبت نہ آتی، بالخصوص یہود کا جو خدا کو وحدہ لاشریک سمجھتے تھے، کیا وجہ ہے، کہ ان سے لڑائیاں کی گئیں، یہاں تک کہ بعض موقعوں پر کئی ہزار یہودی گرفتار کر کے ایک ہی دن میں قتل کر دیئے گئے، اس سے صاف ظاہر ہے، کہ اگر صرف توحید نجات کے لئے کافی تھی تو یہودیوں سے خوانخواہ لڑائیاں کرنا اور ان میں سے ہزاروں کو قتل کرنا فعل حرام، ناجائز اور حرام تھا، پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کے کیوں مرتکب ہوئے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کا علم نہ تھا،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا صاحب نے ثابت کیا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود قرآن و وحی الٰہی کے علم ہونے کے پھر بھی فعل حرام ہزاروں قتلوں کے مرتکب ہوئے، اور ان کی نبوت میں فرق نہ آیا، اور موحدوں کو قتل کرایا، محض اپنی رسالت کے اقرار کروانے کے لئے

مرزا صاحب کا یہ کہنا محض اس غرض سے ہے، کہ میں نے اتنے قتل وغیرہ نہیں کرائے، مگر میری نبوت ان سے اچھی ہے، لیکن مرزا جی نے یہ نہ سوچا، کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے،

خدائی فیصلہ

انفال ۲/۳

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

پھر تم نے کفار کو قتل نہیں کیا، اور لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا ہے، اور جب آپ نے پھینکا آپ نے وہ نہیں پھینکا اور لیکن اللہ نے پھینکا اور تاکہ اس سے مومنین کی آزمائش کرے اچھی آزمائش، بیشک اللہ تعالےٰ سننے والا اور جاننے والا ہے،

حضرت شیخ سعدیؒ کا بھی ایک شعر عرض کر دیتا ہوں،

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

یہ ہے بزرگوں کا شیوہ جو اپنے بڑوں کا شان بیان کرے، اور جو شخص بزرگوں کی گستاخی کرے وہ ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس از روئے قرآن کریم

روم ۲۱/۶ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝
اور بے یقینے لوگ آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبک نہ سمجھیں،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ جس کو آپ کی سبکی نظر آتی ہے، اس کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین ہی نہیں،

اعراف ۹/۱۹ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

توجو لوگ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اُن کی حمایت کی امداد کی، اور اس نور کی انہوں نے اتباع کی جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے، یہی وہ فلاح پانے والے ہیں،

بنی اسرائیل ۱۵/۸ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝

اور اگر آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو ضرور آپ اُن کی طرف ذرہ بھر بھی مائل ہو جاتے تو ہم آپ کو زندگی اور بعد وصال کمزوری دکھاتے پھر آپ اپنے لئے ہماری طرف، کوئی مددگار نہ پاتے،

اس آیت کریمہ نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس صراحۃً ثابت فرما دیا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً قلیلاً یعنی ذرہ سے بھی کم کسی کمزوری یا نقص کی طرف مائل نہیں ہوئے، ورنہ آپ کو زندگی میں ہی کبھی فتح یابی نہ ہوتی، اور من تحت الارضین الی العرش اور از ابتداء تا انتہاء ظاہر و باطن و ہر زمان و مکان و وجود و عدم میں آپ کا چرچا نہ ہوتا اور وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی عظمت سے نہ نوازا جاتا،

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک اور نور پاک از فرش تا فوق العرش اور وجود و عدم میں منور و معروف و مذکور ہے، اور آپ کی محبت شجر و حجر اور جن و انس اور وحوش و طیور اور زمین و زمان، جو و سماء و ذرات مخلوقات عالمین کے قلوب میں مرکوز ہے، تو کوئی شقی القلب والجسد والطبع والجبلت اگر معیوب کہے یا سمجھے یا لکھے تو اس ...... جیسا

جیسا کوئی نہ ہوا، نہ ہے اور نہ ہوگا، نہ ہو ہی سکتا ہے،

اے طالب ایمان! اگر تجھے ایمان کی طلب ہے اور مجادلہ سے اجتناب ہے تو تیرے سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے، کہ جس کا ذکر رب العزت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ سے اظہار فرمادے تو پھر بھی شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھے معرفت حاصل نہ ہو، تیری قسمت میں فرق ہے، اگر تو اپنی قسمت کو اچھا اور اولیٰ بنانا چاہتا ہے، تو ظنّوں اور تخیلوں، کنایوں اور استعاروں اور مجازوں کو ترک کر اور دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھام لے بس پھر قرآن بھی ہدایت دیگا، اور خداوند کریم بھی تیری سُننے لگا، اور یہ نعمت کسی اہل اللہ کی خدمت سے حاصل ہوتی ہے، بازاری دوکانوں سے نہیں، اگر متلاشی ہے تو تلاش کر لے ۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود — مرد باید کہ ہراساں نہ شود

اے مسلمانی کے دعویدار ذکر و فکر اور لقائے الٰہی سے کیوں محروم پھر رہا ہے، کچھ کر لے کچھ کما لے، دنیا کوئی جنت نہیں، یہ ناپائیدار ہے، واجب بالذات کا متلاشی ہو، نفسانی اور انسانی اور نسوانی دلائل ترک کر کے رحمانی ویزدانی، وحدانی و نورانی نوری کتاب میں نور کی روشنی میں بدلالت نوری حاصل کرنے کی کوشش کر، تب تجلیات تیرے اندر موجزن ہونگی اور تجھے منور بنائیں گی، جب تو بھرپور ہوگا تو اظہار ختم ہو جائے گا، جب کوئی شے پُر ہو جائے، تو اس کو ڈھانپا، یا سیا یا بند کیا جاتا ہے تاکہ گرنے، چرانے یا ضائع ہونے کا امکان ہوتا ہے، جیسی اعلیٰ شے اتنی ہی معقول حفاظت ہوتی ہے، اور خائنین سے اپنے ایمان کو بچانا چاہیئے قیمتی شے کبھی دربدر نہیں پھرتی، اس کو حاصل کرنا پڑتا ہے، اور رسالت کی خیانت سے وصول محال ہے،

الانفال ۱۰/۱۰ وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَکَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰہَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْکَنَ مِنْہُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ

اور اگر وہ ارادہ کریں آپ کی خیانت کا، پھر کیا ہوا، ضرور خیانت کی اللہ تعالیٰ کی انہوں نے پہلے، پھر قدرت دی ان پر وہ مغلوب ہو گئے، اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خائن ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خائن ہے، اور ناکام ہے، اور زبانی دعویٰ کرے تو کاذب ہے، اس آیت کریمہ میں رب العزت نے خائن رسالت کو

خالی الوہیت ثابت فرمایا ہے، فافہم ولا تکن مع الغافلین ۰

"مرزائی" - مرزا صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بھی تو بیان فرمائی ہے

پاکٹ بک از ص۱۰۱۸ تا ص۱۰۱۹،

"محمد عمر" - ایک دفعہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کو اباجی کہہ کر بلا دے اور پھر جب بلائے تو کہے او بڈھیا، او کنجرا؟ تو لوگ اس کو اپنے باپ کا نہ کہیں گے اور اگر کوئی جوتے مارنے والا دو تین لگا دے کہ اپنے باپ کو تو ایسے بکواس کرتا ہے، تو بیٹا جواب دے کہ میں نے اباجی بھی تو کہا ہے، تو جوتوں والا جواب دیگا، کہ بے حیا تو نے اپنے باپ کو اباجی کہہ کر بلایا، تو کونسا احسان کیا، وہ تیرا ابا ہی تو ہے، اور جب تو اس کو اباجی تسلیم کر چکا ہے، تو پھر ان توہینی کلمات کا کیا مطلب؟ یا تو اباجی ہی نہ کہہ اور اگر اباجی کہا ہے، اور پھر شری سے لیے خطابات سے پکارتا ہے، تو معلوم ہوتا ہے، کہ تیری ماں نے تجھے جنا تو اسی کے گھر ہی ہے، لیکن تو اس کا ہے نہیں! اگر اس کا ہوتا تو یہ کلمات ہرگز نہ کہتا۔

"مرزائی" - حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے، کہ بایزید سے لوگوں نے کہا کہ قیامت کے دن ساری خلقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوگی، تو فرمایا خدا کی قسم میرا لواء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء سے زیادہ ہے، کہ خلائق اور پیغمبر میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے، مجھ جیسا نہ آسمان میں پائینگے نہ زمین میں، اس کے آگے حضرت فریدالدین صاحب فرماتے ہیں، کہ جب کوئی شخص ایسا ہے تو اس کو زبان حق حاصل ہوگی، اور کہنے والا بھی حق ہوگا، اس کا بولنا حق ہوگا۔ تو ضرور حق بایزیدؒ کی زبان سے کہتا ہے۔ جب یہ روا ہے، اور اِنّی اَنَا اللہ ایک درخت سے ظاہر ہو، تو یہ بھی روا ہے، کہ لوائے اعظم من لواء محمد اور سبحانی ما اعظم شانی بایزیدؒ سے ظاہر ہو، تذکرۃ الاولیاء، پاکٹ بک ص۱۰۲۰،

"محمد عمر" - معلوم ہوتا ہے، کہ وکیل صاحب کو کچھ حصہ مرزا غلام احمد صاحب کی دونوں زرد چادروں سے حاصل ہوا ہے، جس بنا پر آپ ایسی باتیں اچھالتے ہیں،

وکیل صاحب! فقیر آپ کو پہلے ایک مثال عرض کرتا ہے۔ مثلاً ایک سرسام کا مریض ہے، جب اس کو مرض کا دورہ ہوتا ہے، تو وہ مختلف قسم کے ناجائز کلمات بھی کہہ دیتا ہے، مثلاً باپ کو یا ماں کو بیجا کلمات استعمال کرے تو والدین اس مرض کی وجہ سے اس کو معذور سمجھیں گے، اس کو زدوکوب نہ کرینگے نہ کوئی سزا دینگے، اور اگر کوئی پاس سے سننے والا

کہدے کہ میاں اس کو درست کرو، تو وہ جواب دینگے، کہ یہ بےچارہ مریض ہے، بے اختیار ہے، تو سامع خاموش ہو جائیگا، اگر اس بیمار کی طرف دیکھ کر اُن کا دوسرا لڑکا بھی ایسا کہے تو اس کو خوب درست کیا جاتا ہے، ایسے ہی ولی اللہ جب مرض عشق میں مغلوب الحال ہو۔ تو اس کی زبان سے ایسے کلمات نکلتے ہیں، لیکن وہ دوسروں کے لئے حجت نہیں ہوتے، کیونکہ مسلمان لوگ جانتے ہیں، کہ یہ بے اختیار ہے، اور اس حالت میں بھی بعض ایسے کلمات کی بنا پر ولی کی ولایت چھینی جاتی ہے، جیساکہ عمر خیام و خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہا وغیرہما، پھر جب توبہ و استغفار کی کثرت کرتے ہیں، تو بعض کو پھر درجۂ ولایت حاصل ہو جاتا ہے، جیساکہ عمر خیام و خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہما تھے، اور بعض محروم ہی رہتے ہیں، اور بعض کو ایسے کلمات کی بناء پر قتل کرا دیا گیا، جیساکہ حضرت سرمد رحمۃ اللہ علیہ، اور بعض کو دار پر لٹکا دیا گیا جیساکہ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ، لیکن انہوں نے اُف نہ کی، اور بعض اولیاء اللہ کو جب استغراق کلی میں حالت مجذوبی طاری ہو گئی اور اُن سے ایسے کلمات صادر ہو جائیں، تو ان کو گرفت نہیں ہوتی، لیکن ایسی حالت کے ولی اللہ کو لوگ دیوانہ کہتے ہیں، اُن کے کلام کو معتبر نہیں سمجھا جاتا، اولیاء اللہ مجذوب دیوانے ہوتے ہیں، لیکن انبیاء اللہ کی اور رُسل علیہم السلام کی دیوانگی عکس نقیض کا حکم رکھتی ہے، انبیاء اللہ پر حالت مجذوبیت طاری ہوتی ہی نہیں، کیونکہ وہ پیدائشی انبیاء اللہ اور رُسل ہوتے ہیں، اس لئے نہ اُن سے کسی وقت ایسے کلمات صادر ہوتے ہیں، اور نہ ممکن ہیں، اسی لئے وہ مخلوق کے لئے حجت ہوتے ہیں، ان کا کلام معتبر و مستند ہوتا ہے، ان کے کلام کا منکر کافر ہوتا ہے، لیکن مجذوب کے ناجائز کلمات کا انکار لازمی اور فرض اور اُن کے باقی کلام کو اگر نہ بھی تسلیم کیا جائے، تو منکر نبی اللہ کے فرمان کی طرح کافر نہیں کہا جا سکتا، اور ولی اللہ کا پیدائشی ہونا ضروری نہیں،

"مرزائی" - مرزا صاحب نے بھی حالت مجذوبیت میں کہا ہو گا،

"محمد عمر" - ثابت ہوا، کہ مرزا جی نے دعوٰی نبوت جھوٹا کر کے تکذیب قرآنی کی ہے،

"مرزائی" - یہ دعوٰی بھی حالت سکر میں تھا،

"محمد عمر" - نبوت کے لئے دماغ کی صحت اور علم لدنی کا ہونا ضروری ہے، دیوانہ کبھی نبی نہیں ہو سکتا، بلکہ انبیاء علیہم السلام کو دیوانہ کہنا بھی کفر ہے، اور نہ کسی نبی اللہ نے دیوانگی کا دعوٰی کیا، جیسا کہ مرزا جی کا دعوٰی نبوت بھی ہے اور مدعی دیوانگی بھی ہیں،

اور تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک یہ ثابت نہیں کر سکتے، کہ کسی ولی اللہ نے مثیل ہونے کا یا نبوّت کا دعویٰ کیا ہو، اور اگر بالفرض کوئی کرے تو اسلام سے خارج ہے، نبی اللہ کو ولی اللہ بھی کہہ سکتے ہیں، ولی اللہ اگر نبی اللہ کہلا دے، تو کاذب ہے، ولی اللہ سے ولایت اس کے بعض اعمال و اقوال کی بنا پر چھینی جا سکتی ہے وہ خالی از ولایت ہو سکتا ہے، لیکن نبی اللہ نبوّت سے خالی نہیں ہو سکتا، اگر کسی وجہ پر نبی اللہ کو آزمائش الٰہی آ بھی جاوے تو اس کا درجہ نبوّۃ بحال رہتا ہے، لیکن نبوّت اس کو خداوند تعالےٰ کی طرف سے مخالف نہیں ہونے دیتی، وہ جلد از جلد تائب ہو کر اپنے عہدہ کا افشاء شروع کر دیتے ہیں، اور بعض اولیاء اللہ کی طاقت کمزور ہوتی ہے، تو کثرتِ فیضان سے اُن پر حالت مجذوبی آ جاتی ہے اور وہ ناجائز کلمات کہہ دے تو اُن کو دیکھ کر کوئی دوسرا بھی ایسا ہی کہنا شروع کر دے تو وہ ایمان سے خالی ہے، تو وہ مجذوب ہی بن سکتا ہے کہ مجذوب بننے سے نہیں بنتا، بلکہ فیضانِ تجلیاتِ الٰہی اُس کو ایسا بنا دیتے ہیں، اور حالتِ سکر میں مجذوبین کو جیسا کہ کلمات صحیح نکالنے کی تمیز نہیں رہتی، ایسے ہی اُن کو کھانے پینے کا ہوش بھی باقی نہیں رہتا، اور جو شخص سالم مُرغ بھُنے ہوئے اور پلاؤ زردے اور قورمے کا ہوش رکھتا ہو، کستوری اور زعفران استعمال کرنے کا عادی ہو، اور قوّتِ مردمی کی کمی اور زیادتی کی تمیز رکھتے اور دن رات محبوبہ کی ہوس میں کوشاں ہو، مقدمات سرکاری عدالتوں میں بناتا ہو، اور عدالتوں میں شہادتوں کی فہرست میں شمار ہو، تمام عمر کُتب کی تصنیف میں گذاری ہو، بھلا ایسا آدمی سُکر یا استغراق کا دعویٰ کرے یا مجذوبیت کا مدعی ہو، تو وہی شخص تسلیم کر سکتا ہے، جس کو وہ پلومر کی شراب پیکر حالتِ سُکر دکھا کر فریفتہ کرے، ورنہ کوئی مسلمان صحیح دماغ کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں، پھر ایسا شخص جو تمام عمر از ابتدا تا انتہا پیچ کو جانتا ہی نہ ہو، بیچ کے پچاس میں بھی کبھی اُس نے وقت بسر نہ کیا ہو، اور نہ اس کو بھی ذکر اللہ کا موقعہ ملا ہو، دن رات چندے لینے اور منی آرڈر وصول کرنے کا ہوش ہے، غمی اور خوشی کی تمیز، گرمی اور سردی کا ہوش، خویش و اقارب کا پتہ، بیماری اور صحت کی خبر ہو، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی احادیث طاہرہ کو، اور انبیاء اللہ کو ٹھکراتے ہوئے مجذوبیت طاری ہو جاتی ہے، کچھ سوچ کر تو بات کرو، جماعت بندی اسلام کے خلاف قائم کرنا اور شاعری میں دماغ لگانا، لیکن جب خلاف اسلام کوئی کام و کلام کرے تو معتقدین کہہ دیں کہ جی اولیاؤں پر ایسی حالتیں طاری ہوتی ہیں، ایسے ہی مرزا جی پر بھی ایسی ہی اگر حالت ہے، تو ان مذکورہ

بالا افعال کے مرتکب کو یا جو اعمال سوانح مرزا صاحب کے مرزا غلام احمد صاحب کی کُتب سے نیز عرض کریگا، اُن کو دیکھتے ہوئے اور ایسے حالات اُن کی ہی کتابوں میں پڑھکر ایمان اپنا برباد کر کے وہ شخص مرزائی جماعت میں داخل ہوگا، تو جس کو خداوند تعالےٰ نے مالکِ کون و مکان کی محتاجی ہو، اور نہ اُس کا ڈر ہو، اور نہ عذاب قبر اور حشر سے اس کو کسی قسم کا خوف ہو، اس لئے جب کسی شخص کو مرزائی بنایا جاتا ہے، تو خداوند تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور نزول ملائکہ اور قرآن کریم اور عذاب قبر و حشر سے منکر بنا کر مرزائیت واحمدیت کے خطاب سے نوازا جاتا ہے، کہ شاید اُس کو اگر کوئی اسلام کی بات یاد آجائے، تو یہ مرزائیت سے متنفر ہو جائے گا، بس صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ کے سانچے میں ڈھال کر ایک مکمل پاکرٹ بک احمدیہ ہاتھ میں دیدی جاتی ہے، اور اس کے مال کے ایک نقب کا رُخ قادیان یا ربوہ کی طرف کیا جاتا ہے، اور اس کے خزانہ مال تھوڑا ہو یا بہت کا ایک نقب کا رُخ مرکز مرزائیہ کی طرف پھیر دیا جاتا ہے، اور اس کے ایمان اسلامی پر مرزائیت داروڈالا جاتا ہے، اگر وہ بے چارہ مرزا غلام احمد صاحب کے اصولوں کو دیکھ کر اسلامی اصولوں کا توازن کرے اور دریافت حال کرے کہ مرزاجی نے خدائی دعوای کیا ہے، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہہ کر پھر اس کے خلاف خود ہی نبوت کا دعوای کر دیا ہے، انبیاء علیہم السلام کی توہین کیوں ایسی بے دردی سے کی؟ تو پاکرٹ بک احمدیہ سے اُس کو جواب مل جاتا ہے، کہ جی اولیاء اللہ پر ایسی حالت آتی ہے، جیسا کہ فلاں پر طاری ہوئی، فلاں پر پوری ہوئی، دماغ کو اس طرف مائل ہونے ہی نہیں دیا، جانا کہ انبیاء علیہم السلام پر ایسے حالات طاری نہیں ہوتے، مرزاجی نے دعوای نبوت کیا ہے، کیا وہ جھوٹا ہے؟ اگر وہ جھوٹا ہے تو مجدد کہدینگے اور مرزائیت کا مریض بیچارہ خاموش ہو جاتا ہے، کہ خیر اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر کسی کو پھر ہوش آجائے کہ کسی مجدد یا ولی اللہ نے دعوای نبوت نہیں کیا، لہذا مرزا صاحب مجدد بھی نہ ہوئے، تو اتنے عرصے میں مرزائیت اُس کے ایمان کو چھلنی کر دیتی ہے، پھر وہ بے چارہ تیسرے درجے پر فائز ہو کر صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ میں ڈھل جاتا ہے، تو وہ اس لائق ہی نہیں رہتا، کہ اسلامی اصول یا توحید نبوت کا توازن کر سکے، بس وہ پکا مرزائی ہو گیا، مسلمانوں خدا سے ڈرنا چاہیئے

اور ایسے دجالوں میں نہ پھنسنا چاہیئے، جو مجذوبوں کا چغہ دیکر تمہارے ایمان پر ڈاکہ ڈال لیں، رب العزت سے دعا کرنی چاہیئے، کہ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا o کیونکہ آجتک مجذوبوں کے دعوای اِنِّیْ اَنَا اللہ یا اَنَا الْحَق یا لوائی اعظم من لواء محمدؐ یا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ پر کسی نے عمل نہیں کیا، اگر کسی نے ایسا کیا ہو، تو اس کے زمانے کا اگر کوئی اس سے بڑا ہوتا تو اس کو قتل کرا دیتا، یا صلیب پر لٹکا دیتا، ایسے کلمات کہہ کر پھر وہ تحریر و تقریر اور ترلقے اور ریشمی لنگی اور سنہری کلاہ کا محتاج نہیں رہتا، اور پھر مرزاجی کے شکر نے کبھی اپنے گھر کی طرف بھی رخ کیا ہے؟ یا خدا تعالےٰ اور اس کے رسل علیہم السلام اور اسلام کی طرف ہی ہے. کبھی بہو بیٹی یا بیوی وغیرہم پر بھی تو شکر کا اثر ہونا چاہیئے تھا، ورنہ اس کے داؤ کو ہم خوب سمجھتے ہیں، ایک پنجابی مثل عرض کرتا ہوں، کہ

اک بڑھی دے پُتّر بہتے سن، تاں اوہ روز پتلا اُن پکاندی سی، اک دن اس دے اک پُتّر نے آکھیا، ساڈی ماں بڑی کملی اے، ساری عمر ایہنوں آن پکاندیاں گذر گئیں، پر ایہنوں آن پکاون دادی ول نہ آیا، دوسرا کجھ سیانا سی، اس نے آکھیا کملی نہیں، بھملی اے، کملی ہووے تاں کدی آکرا دی پکا دے، مرجاجی بھی بھملے نے، کملے ہون تاں کدی کم گھرنوں وی موڑے، وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن.

مرزاجی کے نزدیک حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْل کا نقشہ

(۱)۔ اعجاز احمدی ۳۰ | ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں، اور میری وحی کے معارض اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا صاحب نے اس عبارت سے صاف ظاہر فرما دیا، کہ جس حدیث یا آیت قرآنی کو میں اپنے الہام ملہم کے موافق رد و بدل کرکے پھیر سکتا ہوں، اس کو تو میں کہہ دونگا

کو صحیح ہے، ورنہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دونگا، اور میری اُمت بھی ایسے ہی کرے۔ اس سے ظاہر ہوا، کہ مرزائی حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں قول مرزا صاحب کو زیادہ معتبر سمجھتے ہیں، اگر ایک طرف حدیث صحیح اور مرفوع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور بالمقابل اس کے خلاف مرزا صاحب کا قول ہو، تو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دینگے آگے اس سے بھی ترقی کر گئے، سنیئے۔

(۲)۔ نزول المسیح ۸۸ | اور اس نے حقائق اور معارف کا ایک خزانہ میرے روبرو کھول دیا جس سے میں اور میری تمام قوم بے خبر تھی، وہ کبھی کبھی زبان عربی یا انگریزی یا کسی دوسری زبان کے اُن دقیق اور نامعلوم الفاظ میں میرے پر نازل ہوا، جن سے میں بے خبر تھا، توکیا باوجود ان روشن ثبوتوں کے کوئی شک کا مقام ہو سکتا ہے، کیا یہ باتیں پھینک دینے کے لائق ہیں؟

(۳)۔ نزول المسیح ۱۰۲ |

مسلمت مسلمے نہ کرد اے دوں — واز بخاری بخارِ سر افزوں
ایں ہمہ استخواں بہ دامانت — نیست یک ذرہ مغز در جانت

اے کمینے تجھے مسلم شریف نے مسلمان نہ کیا اور بخاری شریف سے تو نے مردودی زیادہ کی، یہ تمام تیرے پلے ہڈیاں ہی ہیں، تیری جان میں ایک ذرہ بھر بھی مغز نہیں ہے۔

مرزا صاحب کی اس تحریر سے ہر مسلمان کو وضاحت ہوگئی کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نزدیک مسلم شریف اور بخاری شریف اور دیگر حدیثیں مرزائیوں کے نزدیک معاذ اللہ محض فضلہ ہی ہیں، اُن کی کوئی اصلیت اور حقیقت نہیں، کیونکہ مرزا جی کی تعلیم ہے کہ اگر تیری کھوپری میں دماغ ہے۔ تو تو ان تمام حدیثوں کو ترک کر دے اور میرے الہاموں پر عامل ہو جا، اور اگر حدیثِ مصطفیٰ تجھے میرے عقیدے سے مثلاً وفاتِ مسیح یا اجرائے نبوت یا میرے اعمالِ سیئہ کے آگے آڑے بنے یعنی آیت قرآنی یا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرقومہ صحیح کہے کہ تو حیاتِ مسیح کا قائل ہو جا، تو اُن کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دے، خواہ ایک لاکھ کیا ایک کروڑ بھی کیوں نہ ہوں؟ اور میرے فرمان وفاتِ مسیح کا قائل ہو جا یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا قرآنی آیت تجھے روکے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ تو اس حدیث کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دے، اور میری (مرزا جی کی) بات کو قرآن سے بھی بالاتر سمجھ لے، جیسا کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے،

(۴)۔ حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ۱۴ | پس حدیثوں کی بحث طریق تصفیہ نہیں ہے۔ خدا نے مجھے اطلاع

دیدی ہے، کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں، تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں، یا سرے سے ہی موضوع ہیں، اور جو شخص حکم (خود مرزا صاحب) ہو کر آیا ہے، اس کو اختیار ہے، کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزا جی نے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ڈھیر سے تعبیر کیا ہے، اب تم سمجھ لو کہ ڈھیر کس چیز کا ہوتا ہے، اس لفظ ڈھیر کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک پر استعمال کرنا حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے یا نہیں؟ یہ تمہارے انصاف پر ہے، اور مرزا جی نے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قول کے مقابلے رد کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے، کیا یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں عمل ہے یا برتری کا دعویٰ ہے کہ مرزا جی چاہیں تو تمام احادیث صحیحہ کو اپنی بات کو سیدھا کرنے کے لئے ٹھکرا دیں، تو مرزائیت میں کوئی جائے اعتراض نہیں، چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے اسی پر عمل کیا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ جو مسلمہ اجماع امت ہیں، ٹھکرا دیا۔ یہ غلامی کا دعویٰ ہے؟

(۵)۔ اعجاز احمدی ۸۶

هَلِ النَّقْلُ شَيْءٌ بَعْدَ اِيْحَاءِ رَبِّنَا
فَاَيُّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ نَتَخَيَّرُ

اور خدا کی وحی (الہام مرزا صاحب) کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے، پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں،

وَقَدْ مُزِّقَ الْاَخْبَارُ كُلَّ مُمَزَّقٍ
فَكُلٌّ بِمَا هُوَ عِنْدَهٗ يَسْتَبْشِرُ

اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں، اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے،

مرزا جی نے اس قانون سے حدیث شریف کی صحت کو ترک کر کے پس پشت ڈال دیا ہے، اور اسی قانون سے اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ سے قرآن بھی ترک کر دیا، اس قانون مرزائیہ سے تو مرزا صاحب قرآن اور حدیث کے مکذب بن گئے،

مرزا صاحب کی اس کلام سے تین امور اظہر من الشمس ثابت ہوئے، فرمایا، کہ "میں اور میری قوم" یعنی مرزا غلام احمد صاحب اور تمام مرزائی لندنی ہوں یا لاہوری امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہیں، یہ مرزا صاحب نے خود تفریق بیان فرما دی، دوسری بات یہ واضح ہوئی، کہ کیا یہ باتیں پھینک دینے کے قابل ہیں"۔ یعنی مرزا صاحب کی باتیں حدیث کے مقابلے میں پھینکنے کے قابل نہیں، اور

مرزا صاحب کی پہلی عبارات مذکورہ سے واضح ہوگیا، کہ مرزا صاحب کا اُردو کلام ہو یا عربی، فرمان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اگر مرزا صاحب کی بات کے مخالف ہو تو مرزا جی کے نزدیک پھینکنے کے قابل ہے، خواہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قرآنی آیت کا ترجمہ کیوں نہ فرمایا ہوا ہو، اور تیسرا امر یہ ثابت ہوا، کہ مرزا صاحب کو اپنے الہاموں کا بھی علم نہیں ہوتا تھا،

یہ ہے مرزائیت جو اسلام اور اسلامی حدیثوں کو ٹھکراتی ہے۔ اور اسلام سے ایسی مخالفت ہے، کہ اگر اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پیش کرے تو مرزا جی فرماتے ہیں کہ اللہ بھی میں ہوں، میرا ہی کلمہ ہے، اگر کہا جائے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو مرزا جی فرماتے ہیں، یہ بھی میں ہوں، کہ محمد میرا نام ہے، اگر ہندو کہیں کہ کرشن جی بڑے نیوگی تھے، تو مرزا جی کہتے ہیں، کہ کرشن بھی میں ہی ہوں، اگر سکھ کہیں، کہ ہمارے نانک صاحب بڑے گورو ہیں، مرزا جی فرماتے ہیں، کہ نہیہ نکلنک میں ہوں، اگر عیسائی کہہ دے کہ ہمارے عیسیٰ علیہ السلام بڑے نبی تھے تو مرزا جی فرماتے ہیں، کہ میں ہی عیسیٰ ہوں، اگر قرآن کریم فرمادے کہ مریم علیہا السلام بڑی پاک دامنہ اَلَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا تھیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں، مریم بھی میں ہی ہوں، بیٹے کو اچھا کہا گیا تو بیٹے ہونے کا دعوےٰ کر دیا، اگر ماں کو پاک دامنہ کہا، تو ماں بننے کا دعوای کر دیا، یہ نہ سوچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام اور خداوند کریم سے مرکب اقانیم ثلثہ سے عیسائی ترکیب والا خدا بن جاؤ نگا، تو مرزا جی نے خدا ہونے کا بھی دعوای کر دیا، اور معجون مرکب ہونے کا بھی دعوای کیا۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے، کہ تثلیثی خدا ہونے کا دعوای کیا ہوگا، تو امت مرزائیہ سے جو بھی مرزائی بنے گا وہ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ کا مصداق ہی بنے گا۔ مومن و مسلمان نہیں کہلا سکتا، اور مرزائی حضرات بھی اتنا نہیں سوچتے، کہ عورت کبھی نبیہ نہیں ہوتی، کیونکہ اس کو جب وہ وقت یاد آتا ہوگا، تو نبوت ظلی کا دائرہ بھی بصورت ع اختیار کر جاتا ہوگا، خیر مرزا صاحب نے جنگ مقدس میں نہری مارٹن کے سامنے غ ہونے کا دعوای کیا ہے، اور کسی وقت نہ سہی، لیکن مرزا جی کو جنگ مقدس کا نقشہ مریمی صفات کے وقت دانت کھٹے کر دیتا ہوگا، اور مرزا جی حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی لئے مخالف ہیں، کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرائے نبوت کا جملہ کسی مقام پر بھی تمام عمر نہیں فرمایا، بلکہ اپنے بعد مدعی نبوت کو دجال فرمایا، تو مرزا صاحب کی حدیث پاک سے مخالفت کا سبب یہی ہے، اگر حدیث شریف مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کریں تو دجال ثابت ہوتے ہیں، تنگ آید بجنگ آید پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

(۶)۔ اعجاز احمدی ۲۸ | ابتداء ہی سے حدیثوں کو بہت عظمت نہیں دی گئی۔

حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائیوں کے نزدیک کچھ وقعت نہیں، لیکن اور مرزائی قانون کے متعلق مرزاجی رقم طراز ہیں، کہ

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

(درثمین صـ۱۰۳)

کہو جی؟ مرزائی دوستو خبیث کس کو کہو گے اور کہو گے بھی یا مرزائی تاویل اور استعارہ استعمال کرنے کا موقع ہے، کچھ تو سوچو،

احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآنی فیصلہ

(۱)۔ نساء ۵/۱۱ | مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہوگا، تو ضرور وہ اللہ تعالےٰ کا مطیع ہوا، اور جس شخص نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو اُس پر محافظ نہیں بنایا،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریگا تو اللہ کا مطیع بن سکتا ہے، ورنہ نہیں، اور اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قول اور فعل ہی کی اطاعت ہے۔ اور آپ کے قول اور فعل کی اطاعت آپ کی ذات حمیدہ اور اوصاف حمیدہ پر ایمان لانے اور صحیح سمجھنے پر موقوف ہے اور آپ کی ذات وصفات پر ایمان تب ہی صحیح ہو سکتا ہے، جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہر عیب سے مبرّا اور پاک سمجھا جاوے اور ان تمام علوم کے مجموعے کا نام ہے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم،

نتیجہ یہ نکلا کہ جب تک حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم نہ کیا جاوے، خداوند کریم یعنی الٰہ اس معبود حقیقی کی اتباع و اطاعت محال ہے، اور جو شخص اس کا مطیع و تابع نہیں، وہ معبود حقیقی کا قائل نہیں، اور جو معبود حقیقی الٰہی کا منکر ہے، وہ طاغوت ہے، اور ایسے لوگوں کے واسطے رب العزت نے اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ فرمایا ہے، اور

ایسے لوگوں کا تعلق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً نہیں ہوتا۔ بلکہ ارشاد الٰہی ہے۔ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ، اس پر رب العزت شیطان مسلط فرما دیتا ہے، اور وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے، پھر وہ اپنے شیطان کی ہی بات سنتا ہے، خداوند کریم کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اُسے اپنے کلام سے کم معلوم ہوتی ہے۔ اپنے کلام کو بلند، بہتر اور بالاتر سمجھتا ہے، پھر اس کا شیطان اس کو تُوْعِدُهُمْ اَمَانِيًّا کا مصداق بنا کر اکساتا ہے، کہ حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم صحیح نہیں، اس میں اختلاف ہے، حالانکہ احادیث صحیحہ میں اختلاف نہیں، یہ سب خرابی وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا کی ہے اور ان کے دلوں میں اختلاف ہے، ان کی عقلوں میں اختلاف ہے، اس بیماری کی وجہ سے ایسے شخص کو احادیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں اختلاف نظر آتا ہے۔ یہ عجمی لوگ جو عربی سیکھیں تو بمشکل عقل قبول کرتی ہے، بات کریں تو بھول جائیں خداوند کریم کی یاد سے غافل غیر اسلامی شکلیں کھانا حرام، کلام لغو کے پتلے دن کے بارہ بجے بستر سے اٹھ کر احادیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط قرار دیکر ٹھکرا دیں، جنکے رُوات پیدائشی عربی دان دنیا کے سیاست دان اور دنیا کے علماء گر نقاد زمانہ جو ہزارہا حدیثوں کے حافظ قرآن کریم کے امین جنہوں نے قرآن کریم ہم تک پہنچایا، ایسے ایسے شب بیدار جو تمام قرآن کریم ہر رات ختم کرنے والے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ، كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ سے موصوف، ایک درہم اگر کسی سے ناجائز پہنچ جائے تو منزلوں سفر طے کر کے امانت پہنچانے والے ہوں، خداوند کریم ان تمام پر اپنی ہر وقت رحمت فرما دے، اور ان کی قبور کو جائے آرام بنا دے، اگر ان کی بیان کردہ احادیث سے انکار ہے، تو اُن سے پہنچے ہوئے قرآن کے بھی منکر ہو جاؤ، بن عمل و شکل کے مولانا کہلانے والو؟ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو ٹھکراؤ گے تو صحف مرزائیت میں شمار کئے جاؤ گے اور دہریت کے تاگے میں پروئے جاؤ گے، مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا بھی نہ پہنچے گی، اور مارے مارے پھرو گے، احادیث کا انکار کرنا صرف نفاق کے گڑھے میں ہی نہیں ڈالتا بلکہ قرآن کریم کے انکار سے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ میں لے جا رہا ہے، سنبھل جاؤ، قرآن کریم منکرین حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے دُور ڈالتا ہے، سنو!

(۲)۔ انفال ۹/۳ | يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض نہ کرو حالانکہ تم سنتے ہو۔

ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کی ترغیب عام ہو رہی ہے، تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات میں اعراض نہ ہو، اگر آج احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض ہو جائیگا، تو نماز، روزہ، زکوٰۃ، عبادت، معبود حقیقی کی تم سے جاتی رہیں، اور جن کا نام لیکر جن کی کتابیں پڑھ کر تم آج مسلمان کہلا رہے ہو ان کو ضعیف اور جھوٹا کر رہے ہو، اور جس میں سچ کا شائبہ بھی نہیں وہ آج دین اسلام کا علمبردار بنا ہوا ثابت کر رہا ہے، اور اپنے آپ کو دین اسلام اور حقانیت کا پتلا ثابت کر رہا ہے۔ پھر رب العزت نے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں دوسرے لوگوں کے کلاموں کو ٹھکرانے کا ارشاد فرمایا ہے، ملاحظہ ہو،

(۳)۔ حجرات ۲۶/۱

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اے ایمان والو اپنی آوازوں کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند نہ کرو، اور آپ کے مقابلے میں اپنے قول کو بھی اونچا نہ کرو، جیسا کہ تم ایک دوسرے کے لئے اونچا کر لیتے ہو، کیونکہ (اس جرم میں) تمہارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم اس راز کو نہیں سمجھتے،

رب العزت فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلے میں اپنا آواز بھی بلند نہ کرو، اور مرزا جی فرماتے ہیں، کہ میرے کلام کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں ڈالدو، تو مسلمان تو اس کو گوارہ نہیں کرسکتا، البتہ مرزائی کرسکتا ہے،

رب العزت کی طرف سے ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص قدر و شان

(۴)۔ بنی اسرائیل ۵/۱۳

فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝

تو فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو آسان ارشاد،

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا، کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ارشادات فرمانے کا بھی حکم دیا ہے، جس کو حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا کلام ہی ہمارے لئے ہر پہلو سے آسان فرما دیا، باقی سب اشکال ہے،

(۵) ۔ نساء $\frac{\text{۹}}{\text{۶}}$ | وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِیْغًا ۝

اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو نصیحت فرمایئے اور ان کو وہ ارشاد فرمایئے جو اُن کے نفسوں پر مؤثر ہو،

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی، آپ کا کلام ایسا ہے، جو ان لوگوں کے دلوں پر مؤثر ہے،

ثابت ہوا، کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی مؤثرہ ہیں، لیکن مرزا غلام احمد صاحب اس کو اپنے کلام کاذبہ کے مقابلے میں ٹھکراتے ہیں، مرزاجی کے بس کی بات نہیں، جس غلام احمد کا دماغ درست نہ رہے، وہی اپنے کلام کاذبہ کے مقابلہ میں احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکراتا ہے تو ان دونوں آیتوں سے قرآن کریم کے علاوہ اقوال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت اقوال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے مستقل کلام ثابت ہوئے، جن کو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعبیر کیا جاتا ہے، تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنا قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے، یہ ہے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حصہ، جو اقوال وارشادات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور دوسرا حصہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو اس کا ذکر بھی رب العزت نے قرآن کریم میں فرمایا،

(۶) ۔ انعام $\frac{\text{۸}}{\text{۶}}$ زمر $\frac{\text{۲۴}}{\text{۴}}$ | قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

فرمادیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے میری قوم تم اپنی جگہ پر عمل کرو بے شک میں بھی عمل کرنے والا ہوں، تو تمہیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ سچ کیا ہے جھوٹ کیا ہے،

اے وہ قوم جو صرف قرآن کے مدعی کہلاتے ہیں، وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کے اعمال کا نمونہ مطابق قرآن کریم پیش کر سکتے ہیں؟ جب نہیں تو معنوان عنوان کا سمجھنا محال ہے،

تو اس آیت کریمہ سے اعمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالاستقلال ثبوت ملا، اور ان اعمال و اقوال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ احادیث ہیں، جو کتابی شکل میں ہمارے سامنے رائج ہیں،

پھر آپ کے ارشادات کی بھی خصوصیت ہے، اور بڑی خصوصیت اقوال و اعمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی ہے، کہ اُن کو رب العزت نے حکمت سے تعبیر فرمایا ہے، اور بغیر حکمت کے ارشاد خداوندی کو سمجھنا محال ہے

(۷)۔ بقرہ ۲/۸ كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو تم پر ہماری آیات پڑھتا ہے، اور تمہیں پاک کرتا ہے۔ اور تمہیں کتاب سکھاتا ہے، اور دانائی اور تمہیں ایسی باتیں سکھاتا ہے، جو تمہیں معلوم نہ تھیں،

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے تعلیم کتاب یعنی قرآن کریم کو علیحدہ بیان فرمایا، اور حکمت کو علیحدہ، تاکہ منکرین حدیث کو معلوم ہو جائے کہ مخلوق کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ قرآن کریم کے حکمت مصطفوی کی محتاجی ہے، جس کا مجموعہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو رب العزت نے ثابت کر دیا کہ بغیر حکمت یعنی بغیر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کتاب یعنی قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکتے، اگر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیا، تو انکار قرآن کریم ہو گا کیونکہ اسکے بغیر قرآن کریم کا سمجھنا ہی محال ہے، اور رہے گا اور رہا،

"مرزائی"۔ مولوی صاحب حکمت کے معنی احادیث کس طرح کر دئے، یہ معنی غلط ہیں، اس کے معنی تو دانائی کے عام ہیں، تم نے یہ دھوکا کیا ہے،

"محمد عمر"۔ مرزائی صاحب حکمت کے معنی دانائی کے ہی ہیں اور دانائی عام اور قرآن کریم ہے، تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ، ہر شے کو بیان کرنے والی کتاب، تو کتاب بغیر معلّم کے سمجھنا محال، کیونکہ کلام خداوندی ہے، اسی واسطے رب العزت نے فرمایا ہے، فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ اور کوئی بات نہیں ہم نے قرآن کریم کو آپ کی زبان پاک سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسان کیا ہے، معلوم ہوا، کہ قرآن کریم کی تفسیر جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام یعنی حدیث نے فرمائی وہ درست ہے، باقی سب غلط اور جھوٹ ہے، کیونکہ آپ خداوند کریم کی طرف سے معلّم حقیقی ہیں، تو آپ کے بغیر قرآن کریم کا سمجھنا محال ثابت ہوا، مثلاً رب العزت نے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فرمایا، صلوٰۃ کے معنی محض رحمت کے ہیں، لیکن صلوٰۃ مجموعہ رکوع و سجود و قیام و قرأت و تسبیحات وغیرہم ہیئت کذائیہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، جو

احادیث میں مذکور ہے، اور رب العزت نے اپنی کتاب کو تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ نازل فرما کر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو محتاج بھی رکھا، تا کہ ایسا نہ ہو، کہ ہر شخص ضال و مضل اپنی مرض نفاق کی وجہ سے مفسر قرآن بنجائے، بلکہ جو مفہوم میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما دیں، وہی صحیح اور مسلم ہے، باقی سب غلط اور تکذیب قرآنی میں داخل ہے، اور مکذب قرآن کریم الٰہی دین سے خارج اور دشمن خداوند کریم ہے، تو قرآن کریم میں رب العزت نے جو عبادات اور معاملات اور تعزیری واقعات اور وعدے اور وعید فرمائے ہیں، اس کی جو شرح مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے، وہ صحیح ہے باقی سب گمراہی ہے، اور اس شرح مصطفوی کا نام احادیث ہے۔ ایسے ہی قربانی اور حج و زکوٰۃ فرداً فرداً ارکان اسلام کو بغیر ارشاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موافق منشائے الٰہی ادا کرنا محال اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمل کر کے دکھایا، تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال کے مجموعہ کا نام ہے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو ہی اعمال کہا جاویگا، باقی سب گمراہی، مثلاً نمازیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن میں پانچ فریضہ ادا فرمائیں، اور جس ہیئت کذائیہ سے ادا فرمایئں وہی ہدایت ہے جیسا کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور ہے، باقی سب گمراہی ہے یہی تعلیم اور ہدایت ہمیں قرآن کریم نے دی ہے،

(۸)۔ انعام ۸/۲۰ | قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝

: یاد کیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میرا ہی نماز پڑھنا اور میری تمام عبادتیں اور میری زندگی اور میرا وصال خالص رب العٰلمین کے لئے ہے،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ آپ کی نماز بلکہ تمام عبادتیں اور آپ کی زندگی اور آپ کا طریق وصال ہی صرف رب العٰلمین کو پسند ہے، باقی سب گمراہی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا، کہ اگر کوئی نمازی نماز ادا کرنا چاہے، تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیئت کذائیہ کو ہی ادا کریگا، تو رب العٰلمین کی نماز ہے، ورنہ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ میں شامل ہے، ایسے ہی قربانی اور حج اور زکوٰۃ ہے پھر رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی کو ارشاد فرما دیا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیئت کذائیہ کی مانند تمہاری زندگی بسر ہو، تو رب العٰلمین کے لئے ہی خالص ہے، ورنہ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ہے، اور حیات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام امورات دینی و دنیاوی

معاشری و تمدنی و سیاسی وغیرہ وغیرہ شامل ہو گئے، ایسے ہی انسان کی موت بھی، تو ان تمام کا مجموعہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو رب العزت نے حکمت سے تعبیر فرمایا ہے، اور ان تمام امورات قرآنیہ کی حکمت جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی اُن کے مجموعے کو اگر کوئی شخص حاصل کرنا چاہے، تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہو سکتا ہے، اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بالمشافہ اس قرآنی حکمت کو سیکھا، اور آگے تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کو انہوں نے ایسے ہی تربیت دی، جیسا کہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات پسندیدہ خداوندی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اثر پذیر ہوئے، وہی حکمت حاصل کنندہ رب العزت کی مقبول اور منظور ہوئے، جن کی صداقت اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں بیان فرما کر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی موثرہ حکمت کی سند اُن کو عطا فرمادی اور اسی مؤثرہ حکمت کا مجموعہ جس میں قرآن کریم کی تفصیل تامہ ہے، تابعین اور علیٰ ہذا القیاس تبع تابعین نے جمع فرمایا، ان کا نام بصورت کتب احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشکیل دی گئی، اور یہ معنون ہے فرمانِ باری تعالےٰ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ کا،

اب اس زمانہ شر القرون میں کوئی غلام محمد صاحب مرزائی ہو یا پرویزی چکڑالوی ہو یا انگریز ہو، رب العزت کی فرمودہ حکمت، جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات کے از ابتداء تا انتہا اور از ابتدائے آفرینش تا قیامت مکمل ذخیرہ و خزانہ ہے، مسلمان کے لئے بغیر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کو اپنی مرضی کے موافق بیان کرنا اور قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کو چھوڑ کر شر القرون کے جعلی راہبروں کی اتباع کرنا امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج ہونا ہے، اور ایسے لوگ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرا کر محض قرآن کریم کا نام لیکر سادے یا آنراد عن الاسلام مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن بنا کر دنیا میں ہی گمراہی کے گڑھے میں ڈال رہے ہیں، اور وہ اپنے متبعین کو فِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ کے مطابق پامال لیتے ہیں

مسلمانو یاد رکھو! جب تک احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ایمان صحیح نہ کرو گے، اور ان نتھو، پھتو، ایرے، غیرے، نتھو خیرے کے کہے کو نہ ٹھکراؤ گے تو وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کے عامل نہ بن سکو گے،

تو مرزا غلام احمد صاحب کا حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرانا تکذیب قرآنی ہے، اور خروج از امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اور مرزا غلام احمد صاحب کو حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر قیامت کو معلوم ہوگا۔

(۹)۔ نساء ۵/۶ — یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ وَ لَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا

پھر اس دن مرزا جی کہیں گے ہائے! ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر عمل پیرا ہو جاتا تو آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں بطش الٰہی میں گرفتار نہ ہوتا،

مسلمانو! اگر وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ سے قرآنی اطاعت فرض ہوتی ہے، تو وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سے احادیث محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی فرض ہے، جن سے اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی و عملی ہوتی ہے، ورنہ بغیر اطاعت احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محال اور بغیر اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکذیب قرآنی لازم آتی ہے اور مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا، کا سزاوار بن گیا،

تو قرآن کریم سے ثابت ہوا کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں ڈالنے والے کو رب العزت جہنم میں ہمیشہ کے لئے سزا دیگا۔ کیونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بغیر اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً و فعلاً محال ہے، اور جو اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہے اور منکر ہے تو اس کے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں، خواہ وہ اللہ تعالےٰ کی کتنی ہی اور کیسے ہی عبادت کیوں نہ کرے، ملاحظہ ہو، رب العزت فرماتے ہیں،

(۱۰)۔ محمد ۲۶/۴ — یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ۔

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، اور (انکار کرکے) اپنے اعمال نہ ضائع کرو،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رب العزت، دونوں کی اطاعت سے اعمال صحیح اور مقبول ہوتے ہیں، اگر دونوں سے ایک کی اطاعت میں فرق

آجائے تو اعمال برباد ہو جاتے ہیں، جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے سے اعمال برباد ہو جاتے ہیں، تو زبانی کہہ دینا کہ جی ہم تو قرآن کے ہی قائل ہیں، تو ایسے لوگوں کی رب العزت کے حضور میں کوئی وقعت نہیں، کیونکہ ارشاد الٰہی ہے، رب العزت نے تو ہر بات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمادی، اور آپ کا ہی دست نگر ہم کو بنادیا، اور اسی کا ہمیں ارشاد فرمایا،

(۱۱)۔ حشر ۲۸/۱ — وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور جو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا، اس کو لے لو اور جس سے آپ منع فرمادیں، اُس سے رُک جاؤ، اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو، بے شک اللہ تعالےٰ سخت عذاب والا ہے،

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے مَا کو عموم بیان فرماکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل وغیرہ کو شامل فرمادیا، یعنی جو شے بھی آپ عنایت فرمادیں ہمیں حاصل کرنے اور عمل کرنے کا ارشاد ہے، اگر احادیث کا انکار کرینگے تو اس آیت کریمہ کی صراحۃً تکذیب لازم آئیگی، اور ملاحظہ فرمایئے،

(۱۲)۔ مجادلہ ۲۸/۲ — يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرتے ہو، تو گناہ اور ظلم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے متعلق سرگوشی نہ کرو، نیکی اور تقوے کے متعلق سرگوشی کرو، اور اللہ سے ڈرو، جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے،

رب العزت نے اس آیت کریمہ میں گناہ اور ظلم اور معصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عطف میں شمار فرمایا، معلوم ہوا، کہ جیسے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ سے کتاب خداوند کریم سے فیصلہ نہ کرنے والے کو ظالم فرمایا، ایسے ہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کو بھی گناہ اور ظلم میں شمار فرمایا، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو ہی سراہا ہے،

(۱۳)۔ احزاب ۲۱/۳ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا ۝

یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا طریقہ ہے۔ ایسے شخص کے لئے جو اللہ کی امید رکھتا ہے اور دن قیامت کی اور ذکر کثیر کرتا ہے،

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے فی رسول اللہ فرمایا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور اوصاف حمیدہ و اعمال طیبات اور آپ کے ارشادات عالیہ وغیرہم مومنین کے لئے اچھا طریقہ ہے، باقی سب طرق گمراہی ہیں، اور ان امورات مذکورہ کی تفصیل احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور ہے، تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال کر اگر کوئی اپنا طریقہ نکالنا چاہے تو وہ اسوۂ حسنہ کا عامل نہیں، جیساکہ مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائی اور چکڑالوی و پرویزی وغیرہم جو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرا کر امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر ایک اپنا اپنا طریقہ اپنی اپنی عقل کے مطابق ایجاد کر رہے ہیں۔ اور مدعی ہیں، کہ ہم نے ہی قرآن کریم کو سمجھا ہے، احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب جعلی ہیں، حالانکہ جعلی و ظلی خود ہیں، سچ ہے شیشے میں اپنا منہ ہی پہلے نظر آتا ہے، اور سنیئے،

(۱۴)۔ نحل ۱۴/۱۶ اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۔

آپ اپنے رب کے راستے کی طرف بلایئے حکمت کے ساتھ اور اچھے وعظ کے ساتھ اور ان سے اچھے طریقے سے بحث فرمایئے،

اللہ رب العزت نے الیٰ سبیل اللہ بلانے کے لئے تین طریقے فرمائے ہیں،

(۱)۔ حکمت کے ساتھ،

(۲)۔ اچھے وعظ کے ساتھ اور اگر وہ ان دو نوں طریقوں سے نہ سمجھیں، اور بحث کریں، تو رب العزت نے تیسرا طریقہ بیان فرمایا،

(۳)۔ بحث جو آپ کو بہت ہی بھلی معلوم ہو، وہ بحث کیجئے،

کلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف رب العزت نے تین صفات سے فرمائی، کہ آپ کا کلام بڑا حکیمانہ ہوتا ہے۔ اوچھا اور سخت اور گالی نہیں ہے، (جیساکہ مرزا صاحب) اور آپ کا نصیحت کرنا اور وعظ سنانا لوگوں کو اچھے طریقے سے ہے، دوسری آپ کے کلام کی صفت یہ ہے،

کہ اگر کوئی آپ سے بحث بھی چھیڑے تو وہ بھی آپ بہت اچھے پیرائے میں فرماتے ہیں، جو کسی کو بُرا محسوس نہیں ہوتا، تو ان تمام مواعظِ حسنہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آج کل اسی لئے مذاہب نو کی ایجاد کرنے والے کبر بکبر سے گر جاتے ہیں، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ حدیث سے محروم ہیں، اور منکر ہیں، کیونکہ تبلیغ کے پسندیدہ طریقے یہی تو ہیں، کہ بات دانائی کی ہو، وعظ اچھے کلمات سے ادا کیا جائے، بحث و تجسس کا وقت آجائے تو اس میں بھی احسن طریقہ استعمال کیا جائے، اور ان منکرین حدیث کی قوت بیانیہ اور سلسلۂ عمل کبھی صحیح نہیں ہو سکتا، جب تک کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا معمول نہ بنالیں، یہ منکرین احادیث کا مطلب خداوند کریم تک پہنچانا نہیں، بلکہ ان کا مقصود یہ ہے، کہ پہلے مسلمانوں کی ذہنیت کو اس طرف رغبت دلائی جائے، کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اختلاف ہے چھوڑ دو یہ قابل عمل نہیں ہیں، تو احادیث کے چھوڑنے سے نتیجہ یہ ہوگا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی کا نمونہ ان مسلمانوں کے دماغ اور ذہن سے نکل جائیگا، یعنی جو حکمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطائے الٰہی سے موصول ہوئی ہے، وہ جب ضائع ہو جائے گی اور ہمارا اختراع ان کے دلوں میں گھر کر جائے گی، تو ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں سے نکل گیا، عمل بھی بھول گئے، تو آہستہ آہستہ الحاد ہی الحاد باقی رہ جائے گا، یہ لوگ منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے دشمن ہیں، کیونکہ جو بانیٔ اسلام کی لائف اور اساس عملی کو برباد کرنا چاہتا ہے، وہ اسلام کا دشمن ہے، جس دیوار کی بنیاد ہی کھوکھلی ہو جائے وہ دیوار کبھی کھڑی نہیں رہ سکتی،

(۱۵۱) ۔ صف ۲۸/۱

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ کَمَا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝

اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا، کہ اے میری قوم تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو، کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف ———— جب وہ رسالت سے ٹیڑھے ہو گئے اللہ تعالےٰ نے اُن کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا، اور اللہ تعالےٰ بدکاروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی رسالت کا انکار کیا، تو اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں، کہ وہ قوم اس عمل سے خدا کے راستے سے ٹیڑھے ہو گئے جب وہ رسالت سے ٹیڑھے ہو گئے تو ہم سے ٹیڑھے ہو گئے، جب ہماری طرف سے ٹیڑھے ہوئے، تو ہم نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے فاسق فرمایا، یہ آیت کریمہ منکرین حدیث کے لئے مقام غور ہے، کہ اگر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں، تو رب العزت کے نزدیک فاسقوں سے شمار ہو نگے،

منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے عقل سے کورے ہیں، یہ نہیں سمجھتے کہ قرآن کریم تمہیں بوسیلہ حاصل ہوا ہے یا بغیر وسیلہ کے، اگر بغیر وسیلۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے تو سراسر کذب ہے، اور اگر بوسیلۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملا ہے، جیساکہ ارشاد الٰہی ہے، هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ تو جس ذات سے ہم کو قرآن کریم ملا، اسی ہی ذات سے حدیثیں یعنی قرآنی نمونۂ عمل بھی ہمیں احادیث کی صورت میں پہنچا، جس کے متعلق رب العزت نے ہمیں تاکید فرمائی، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تو یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر اسوۂ حسنہ سے انکار ہے، تو قرآن کریم کا بھی انکار ہے، اور یہ تو بتاؤ، کہ اسوۂ حسنہ سوائے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کیا ہے؟ جس کو رب العزت نے اسوۂ حسنہ فی رسول اللہ کہا ہے، اور اگر کہا جائے کہ یہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعے ہمیں حدیثیں ملی ہیں، تو قرآن کریم بھی ہمیں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعے سے ہی حاصل ہوا ہے، اگر کہا جائے قرآن کریم کی نگہبانی رب العزت نے اپنے ذمے لی ہوئی ہے، اس لئے نہیں بدل سکتا، تو ثابت ہوا، کہ جن لوگوں نے رب العزت کی امانت میں خیانت نہیں کی، وہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیسے خیانت کر سکتے ہیں،

دوسرا جواب یہ ہے کہ جب قرآن کریم کوئی بدل نہیں سکتا، تو جو اس کی شرح اور قرآنی عنوان کا مضمون اسوۂ حسنہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس کا بدلنا بھی محال، کیونکہ احادیث لوازمات قرآن کریم سے ہیں، اور لوازمات کا قیام اور تغیر و تبدل ملزوم پر موقوف ہوتا ہے، جب ملزوم نہیں بدلا تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدلنا بھی محال، اور جو معلم قرآن ہے وہ ہی معلم احادیث ہے، اور قرآن کریم نے بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان فرمایا جسکی وضاحت و تفصیل ہمارے سمجھنے کے لئے حدیثوں میں مذکور ہے، اسی لئے رب العزت نے فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ فرمایا، کہ منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کو معلوم ہو جائے کہ بغیر احادیث مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم ہم قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکتے،

چنانچہ رب العزت نے قرآن کریم میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان فرمایا، تو ساتھ ہی شان صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان فرمادی، تاکہ منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو جائے، کہ بالمشافہ متعلمین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان یہ ہے، جو خداوند کریم نے بیان فرمادیا، لہٰذا یہ لوگ اسی وجہ سے نہ خائن قرآن کریم ہو سکتے ہیں، اور نہ خائن احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتے ہیں، اور جو ان کو خائن مجھتے ہیں وہ مکذّب قرآن کریم ہیں، اور جو مومن بالقرآن ہیں، اُن کے نزدیک صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی امین ہیں اور جو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو امین سمجھتے ہیں وہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی منکر نہیں ہو سکتے،

اب منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قابل دریافت یہ امر ہے، کہ ان کے نزدیک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی اعلیٰ ہے جن کا شان قرآن کریم نے بھی بیان فرمایا ہے، یا ان منکرین کی، اگر یہ اپنی زندگی کو صحابۂ کرام سے بہتر سمجھتے ہیں تو مکذب رسالت و قرآن کریم ہیں، اور اگر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہتر سمجھتے ہیں، تو جھوٹ ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انہوں نے امین نہیں سمجھا، کیونکہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو انہوں نے روایت کیا ہے اس کو معاذ اللہ جھوٹ سمجھتے ہیں، اور یہ مکذبین احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کے بودے ہیں، کہ مؤرخین کی باتوں کو خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ثقہ سمجھتے ہیں، اور احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مقابلہ میں یہ لوگ ٹھکراتے ہیں، اس سے ثابت ہوا، کہ یہ لوگ حقیقتہً صرف احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی انکار نہیں کرتے، بلکہ یہ قرآن کریم کی تکذیب اس صورت میں کرنا چاہتے ہیں، کہ قرآن کریم کو بغیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کا محض نام لیکر اپنی خواہشات نفسانی کے سانچے میں ڈھال کر انسانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں، اسی لئے اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو قرآن کریم میں منافق مقرر فرما رہے ہیں؛

(۱۶) - منافقون ۲۸/۱ — وَاِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں، تو کہتے ہیں، ہم گواہی دیتے

ہیں ، کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں ، اور اللہ تعالٰی کو معلوم ہے ، کہ آپ واقعی اس کے رسول ہیں ، اور اللہ شہادت دیتا ہے ، کہ وہ منافقین جھوٹے ہیں ،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا ، کہ جو لوگ محض زبانی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ پڑھ چھوڑتے ہیں ، اور آپ کی رسالت یا آپ کے فرمان کو صحیح نہیں سمجھتے ، اللہ تعالٰی نے ان کو منافق فرمایا ہے ، اور چونکہ وہ زبانی اقرار کرتے ہیں ، اور ظاہرا اُن پر اس امر کی کوئی شہادت نہیں ، اس لئے رب العزت فرماتے ہیں ، وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اللہ تعالٰی اُن پر شہادت دیتا ہے ، کہ وہ دل سے عظمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل نہیں ، اگر قائل ہوتے تو وہ آپ کے ارشاد کو تسلیم کر لیں ، لہذا وہ عند اللہ منافق ہیں مومنین نہیں ، اور پہلے کئی بستیاں رسولوں کے ارشادات نہ تسلیم کرنے پر معذب من اللہ ہو گئیں ، ملاحظہ ہو ،

(۷) ۔ طلاق ۲۸/۲ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اور کئی بستیاں ہیں ، جنہوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی ، تو حساب لیا ہم نے اُن سے سخت حساب اور عذاب کیا ہم نے اُن کو اچرج حساب ، تو چکھا انہوں نے اپنے حکم کا وبال اور ان کے حکم کا نتیجہ خسارہ ہے ، اُن کے لئے اللہ تعالٰی نے سخت عذاب تیار کیا ہے ، تو اے عقل والو اللہ سے ڈرو ،

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالٰی نے چار امور کو ذکر فرمایا ،

(۱) ۔ سابقہ بہت سی بستیوں نے اللہ تعالٰی جل شانہ کے ارشادات سے اعراض کیا ، جو عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا سے ظاہر ہے ،

(۲) ۔ سابقہ بہت سی آبادیوں نے اپنے رسول اللہ کے اشارات سے اعراض کیا ، جو وَرُسُلِهٖ یعنی امر رسل سے واضح ہے ،

(۳) ۔ امور الٰہیہ اور امور رسل کا اُنسے حساب پورا لیا گیا تو وہ دونوں میں فیل نکلے ، اس لئے اُن کو عذاب بھی عجیب قسم کا دیا گیا ، جس کو فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝

(۱۷)۔ سابقہ آبادیوں نے اپنے رب کے حکم کو اور اپنے رسول کے حکم کو چھوڑ کر انہوں نے اپنے حکم جاری کئے تو ان کے حکم پر عمل کرنے سے اُن کو خسارہ ہی ہوا، اور سزا وار عذاب ہو گئے،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ امم ماضیہ کے معذب ہونے کا باعث ایک یہ بھی تھا، کہ انہوں نے اپنے رُسل کے ارشادات کو ٹھکرایا، اور اپنے امور جاری کئے، تو ایسے ہی اس اُمت میں بھی بعض لوگ اُمتی ہونے کے مدعی ہیں، اور اسی عمل کے مرتکب ہیں جو منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور حقیقتہً اپنے متبعین میں اپنے احکام جاری کرتے ہیں، اور دھوکہ یہ دیتے ہیں، کہ ہم نے قرآن سے استنباط کیا ہے، ہمیں احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں، تو رب العزت نے ایسے لوگوں کے واسطے امم ماضیہ کے واقعہ کو ارشاد فرما کر اس امت کو سمجھایا، کہ اے لوگو قرآن کریم کے ماننے والو! اگر قرآن اور احکام خداوندی کو مانتے ہو، تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان صحیح رکھو، اور حدیث کے مطابق قرآن کریم پر عمل کرو، ورنہ تم بھی سزاوار عَذَابًا شَدِيدًا وَّعَذَابًا نُّكْرًا کے ہو جاؤ گے، کیونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور فرمان کے منکر کو بھی رب العزت نے فتوای کفر دیا ہے،

(۱۸)۔ نساء ۶/۲۳ — يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ٥

اے لوگو! تمہارے پاس رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رب کی طرف سے ساتھ حق کے تشریف لائے، تم ایمان لاؤ، تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نے انکار کر دیا تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، ضرور اللہ ہی کا ہے، اور اللہ تعالےٰ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ارشاد پر ایمان نہ لانے والا خداوند کریم کے نزدیک کافر ہے،

(۱۹)۔ آل عمران — قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ، فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو، تو میری اتباع کرو، تمہیں اللہ تعالےٰ محبوب بنالیگا،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ بغیر اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ تک رسائی نہیں ہوسکتی جو حدیث شریف سے منکر ہے وہ قرآن کریم کا بھی منکر ہے،

(۲۰)۔ انفال ۹/۱ : اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تابعداری کرو،
اور مرزاجی کا یہ کہنا کہ میرے قول و الہام کے سامنے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی وقعت نہیں،
ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہیں، مرزائی صاحبان یہ تو فرمادیں، کہ اسلام کی کونسی چیز ہے اور کونسا
اصول ہے جس کے خلاف مرزاجی نے قلم نہیں اُٹھائی، یعنی اسلام کی کسی چیز کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
نے اپنے مذہب کے مقابلے میں برقرار نہیں رکھا، بلکہ اسلام کی ہر شے کو مرزائیت کے مقابلے میں ٹھکرایا ہے
توحید کو ٹھکرایا، دریافت کرنے پر صاف اقرار نہیں کیا، بلکہ اپنی بات کو تاویلوں سے بیان کرتے رہے
اور کر رہے ہیں، ایسے ہی رسالت کو ٹھکرایا، بلکہ نبوت و رسالت الٰہیہ کی وہ توہین کی کہ آریہ اور
عیسائی اور یہود سے مرزاجی سبقت لے گئے، انبیاء علیہم السلام کو جھوٹے عیوبات سے متہم کیا، اُن کی
تکذیب کی، اُن کو گالیاں بھی دیں، اور ایسی فحش گالیوں سے انبیاء علیہم السلام کو یاد کیا، کہ جن کو ایک
بازاری آدمی بھی گوارہ نہیں کر سکتا، اور جب اعتراض کیا جائے تو مرزائی فوراً کہہ دیتے ہیں، کہ مرزاجی
کو مسلمان بُری گالیاں دیتے تھے، اس لئے انہوں نے گالیاں سنائیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلمان
اگر مرزاجی کے کیریکٹر کو مرزاجی کی کتب سے ہی لکھتے تو وہ مجرم نہیں، اگر اپنی طرف سے کوئی زیادتی کرے، تو
واقعی مجرم ہے، مرزا غلام احمد صاحب کا چال چلن کتب مرزائیہ میں ایسا مکدر درج ہے، اگر وہ غلط ہے
تو ان کتب کو جلا دینا چاہیئے، یا مرزاجی کا فی الواقع موجود فی الخارج چشم دید واقعات مسلمان یا کوئی اور دیکھے
تو وہ کہہ سکتا ہے، اگر مرزاجی ننگے ہوتے شرماتے نہیں، تو کہنے والا اگر کہہ دے کہ ننگے کیوں ہو بھائی کچھ شرم
چاہیئے، تو قائل کی بات صحیح پر عمل چاہیئے، نہ کہ اس کو گالی گلوچ سنایا جائے، اور اس کے نبی اللہ سچے
کو جھوٹا ملعون کر دیا جائے، پھر فقیر ایک اور مثال عرض کرتا ہے، کہ دو بھائی ہیں، ایک بھائی دوسرے
کو کہتا ہے، کہ تو شراب کیوں پیتا ہے؟ شرعاً حرام ہے، افیون کیوں کھاتا ہے؟ شرعاً حرام ہے،
نامحرمہ عورتوں سے مٹھی چاپی کیوں کراتا ہے؟ غیر محرمہ عورتوں کو رات کے وقت اپنے پاس کیوں رکھتا
ہے؟ لوگوں سے داؤ پیچ ڈال کر دنیا کا مال کیوں جمع کرتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ، ایسی باتوں سے ایک بھائی
دوسرے کو روکتا ہے، تو دوسرے بھائی نے اس کو ماں کی سخت فحش گالی نکالدی، تو سننے والا
فوراً تاڑ جائیگا، کہ یا تو یہ سب باب دوسرے مسبوب کا حقیقی بھائی نہیں، جو اس کو ماں کی گالی دے
رہا ہے، کیونکہ جو اس کی ماں ہے وہی اس کی ماں ہے، اور یا یہ کہ یہ اپنے باپ کا حقیقی نہیں، اس
لئے اس کے عمل و زبان میں افتراق ہے، ایسے ہی بھائی اگر مرزا صاحب کے نزدیک اسلام سچا مذہب

ہے، اور مرزا غلام احمد صاحب مسلمان ہیں، اور قرآن کریم مرزا صاحب کے نزدیک سچی خدا کی کتاب ہے، اور اس کے رُسل بھی سچے ہیں، اور مرزا جی کا اُن پر ایمان صحیح ہے، اگر دوسرے مرزا جی کی عیب جوئی کریں، صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں، تو مرزا جی کا ان کے مقابلہ میں لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ کو پڑھ کر پھر انبیاء اللہ کو جنکی توقیر قرآن کریم بیان فرمائے سخت عیوب سے متہم کرنا اور اس کی نسلوں کو بُرا کہنا جائز ہے، تو کیا سننے والے ثالث کا دماغ یہ تسلیم کریگا، کہ مرزا غلام احمد صاحب کا احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدظن کرنا اور اپنے مصنوعہ کلام کو مطمح نظر بنانے کا مطلب صرف احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی روگردانی نہیں، بلکہ تمام رسل کے خلاف اور قرآن کریم کے خلاف تمہارے عقیدے کو خراب کر کے تمہیں قعر جہنم کے لیجانے کا مقصد ہے،

یاد رکھو! تعلیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کر کے تمہیں دنیا میں کوئی ایسا سچا کلام نہیں ملیگا، جو خداوند کریم کے ہاں تمہارے لئے تسلی بخش ہو، اور تمہارے اعمال و اقوال و معاشرت زندگی کو درست کر سکے، تو جب مرزا غلام احمد صاحب نے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرایا کہ یہ میرے دعوٰی کے خلاف ہیں، اس لئے یہ معاذاللہ ردّی کی ٹوکری میں ڈالدینی چاہئیں، تو آمَنَ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَرَدَّ مَنْ آمَنَ بِالْقُرْاٰنِ تو مرزا غلام احمد صاحب کے متبعین نے اعتراض کیا کہ مرزا صاحب آپ تو پڑھ کر سناتے رہے مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کہ اطاعت رسول میں نبوت کا درجہ ملتا ہے، اور آپ کو تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر دعوٰی ہے، اور آپنے فرما دیا، کہ اُن کی حدیثوں کو میرے کلام کے سامنے کیا وقعت ہے؟ یہ تو سراسر اسلام کے خلاف ہے، تو مرزا صاحب نے ایک جواب گھڑا کہ میں مثیل محمدؐ ہوں، مماثل محمد ہوں، جس کا مطلب یہ ہوُا، کہ محمد ثانی ہوں، جب ان کے ہم پایہ ہوں، تو جیسا کہ انہوں نے شریعتوں کو منسوخ کر دیا، میں بھی جسے چاہوں، محمد کے جس کلام کو چاہوں ثابت رکھوں اور جسے چاہوں ٹھکرا دوں،

مرزا صاحب کا دعوٰی کہ میں مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں

تحفہ گولڑویہ ۱۶۵ اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا، تا یہ سمجھا جاوے کہ گویا اس کا ظہور بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا،

ایک غلطی کا ازالہ ۳ | یہ محمد ثانی اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہے،

بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں، اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے، اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے، پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا، کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا، اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم، پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تک ہی محدود رہی، یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں،

مرزا صاحب کا مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعوای قطعاً ہی جھوٹ ہے، کیونکہ مرزا جی پہلے فرما چکے ہیں نزول مسیح صـ۱۰۲ سے

مسلمت مسلے نہ کرد اے دون | وزبخاری بنجار سر افزون
ایں ہمہ استخواں بہ دامانت | نیست یک زرہ مغز در جانت

ایسے ہی اعجاز احمدی کے صـ۳ میں فرمایا کہ جو میری وحی کے معارض حدیثوں کو ہم ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں،

اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہوتے تو کلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ٹھکراتے، کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے ان دونوں حوالوں سے پہلے میں فرمایا، کہ گویا اس کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور یعنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا" اور دوسرے حوالے میں فرمایا، کہ "ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا"۔

مرزائیو! تمہیں تمہارے انگریز کی قسم ہے، جس کے آسرے سے تمہارا پودا پلا، کہ مرزا جی کا احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردّی کی ٹوکری میں ڈال کر اور احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو محض بے مغز ہڈیاں کہہ کر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہونے کا دعوای سچ ہے یا جھوٹ؟ اب یا تو اس ظلی نبوت کے دعوے کو اکاذیب مرزا صاحب میں لکھ دو، یا احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کو تکذیب کہہ دو، اجتماع ضدین

تو بحال، ثابت ہوا، کہ مرزا غلام احمد صاحب چونکہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وحی کے خلاف پاتے ہیں، اور ٹھکراتے بھی ہیں،

لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب کا دعوایٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلی نبی ہونے کا اپنی زبانی سراسر جھوٹ ہے،

دوسرا جواب مرزا غلام احمد صاحب نے مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعوایٰ کیا، جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا،

تیسرا جواب قرآن کریم میں مثیل رسول یا مثیل نبی کا ذکر ہی نہیں، یہ محض قادیانی ایجاد ہے،

چوتھا جواب مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالاتری کا دعویٰ کیا، اس واسطے مرزاجی کا مثیل ہونے کا دعوایٰ بھی اُن کی زبانی جھوٹ،

بیُ مرزائیو! فقیر عرض کرتا ہے،

فیصلہ خداوندی

نساء ۵/۹	وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر تاکہ اطاعت کیا جائے

اللہ کے اذن کے ساتھ،

اِس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ رسول اور نبی مطاع ہوتے ہیں مطیع نہیں اور جو مطیع ہو وہ نبی اور رسول نہیں ہو سکتا، اور وہ صرف باذن من اللہ ہوتا ہے،

ظلی بروز قرآن کریم میں کوئی نبوت یا رسالت نہیں، محض جھوٹ اور بناوٹ ہے،

بنی اسرائیل ۵/۵	اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا

ملاحظہ فرمایئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے کیسی مثالیں بناتے ہیں، تو گمراہ ہو گئے وہ، پھر رستے کی طاقت نہیں رکھتے:

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل کسی کو بنی سمجھے اور کسی طرح سمجھے وہ گمراہ ہے، پھر وہ راہ راست پر لوٹنے کی طاقت نہیں رکھتا،

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا، کہ جو کسی کو بھی کسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل سمجھے، وہ گمراہ ہے، پھر وہ راہِ راست پر لوٹنے کی طاقت نہیں رکھتا، اسی لئے جو مرزائی ہو جاتا ہے، رب العزۃ اس کو پھر امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں واپس لوٹنے کی طاقت نہیں دیتا، جب تک کہ مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے توبہ نہ کرے،

مرزا غلام احمد صاحب نے گھر بیٹھے ہی دعوائے مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا کر دیا یعنی مرزا صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روپ دھار کر آئے ہیں، چونکہ کرشن بھی ہیں، اور کرشن جونی تھے، یعنی جونوں کے قائل تھے، اس لئے مرزا جی جون کے قائل تھے، یہ عقیدہ مرزا جی کا آریوں کے بادشاہ نہیہ کلنک ہونے کی وجہ سے مرزا صاحب میں داخل ہوا، لیکن کیا کوئی مرزائی یہ ثابت کرسکتا ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی اپنے مخالفین کو گالیاں نکالتے تھے، اور کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذاللہ غیر محرمہ عورتوں سے مٹھی چاپی کرائی؟ کبھی معاذاللہ شراب کو استعمال فرمایا، کبھی انبیائے کرام سابقہ کو بُرا کہا ہو؟ ہرگز نہیں،

تو معلوم ہوا، مرزا جی کا مثیل کہلوانا اس طرح ہے، جیسا کہ بھنگن پاخانے سے ملوث اپنے بیٹے کو کہدے، کہ "میرا چن ور گیا پُترا"، وہ اپنے گھر بیٹھی ہوئی اپنے بیٹے کو اپنی گود میں لئے ہوئے کہتی ہے تو کہے، تعریف تو وہ ہوتی ہے، جو دوسرا دیکھ کر کہے، اپنی زبانی میاں مٹھو بننا یہ اولی الالباب کا شیوہ نہیں ہے،

تو مرزا جی کا مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بننا اپنی زبانی ہے اور اپنی اُمت کو خوش کرنا ہے، ورنہ مقابلے پر مثیل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہلانا ہی ایمان کا نشان نہیں رہنے دیتا،

مرزا جی کا دعویٰ کہ وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے بالاتر ہیں

(۱)۔ نزول مسیح ۸۱

جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضغاث واحلام وحدیث النفس نہیں ہے ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے، اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی، معجزات اور پیش گوئیاں ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے، کہ اس جگہ اکثر

گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں، بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں، اور نیز ان کی پیش گوئیاں اور معجزات اس وقت بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں، مگر یہ معجزات اور پیش گوئیاں ہزارہا لوگوں کے لئے واقعہ چشم دید ہیں، اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں، کہ اس سے بڑھ کر متصوّر نہیں،

(۲)۔ اربعین ۱/۳	وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں،
(۳)۔ چشمہ معرفت ۳۱۷	اور خدا تعالٰے نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں، کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو اُن کی اُن سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے
(۴)۔ نزول مسیح ۹۹	آدمم نیز احمد مختار ‌ در برم جامہ ہمہ ابرار آنچہ دادست ہر نبی را جام ‌ داد آنجام را بہ تمام انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ‌ من بعرفاں نہ کمترم زکسے
(۵)۔ نزول مسیح ۱۰۰	زندہ شد ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم
(۶)۔ حقیقۃ الوحی حاشیہ ۲۸	اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی،
(۷)۔ حقیقۃ الوحی ۲۸	آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا،

مرزا غلام احمد صاحب نے ہر ایک دنیاوی شے کا لطف اُٹھایا، حتیٰ کہ لطف رجولیت اُٹھایا، تو لطف نسوانی سے بھی بہرہ اندوز ہوئے، بہروپ کئی کئی قسموں کے بدلے جی نہ بھرا، آخر مسلمانوں کے اکابرین انبیاء علیہم السلام سے ترقی کا دعوٰی کیا، چونکہ یہ انعام خداوند کریم کی طرف سے حاصل ہوتا تھا، اور مرزا جی نے سب کو ٹھکرا کر خود بڑے بننے کی کوشش کی، تو رب العزت نے اس کے مقابلے میں یہ سزا دی کہ بسال وفات مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی امرت کے مقابلے اور مباحلے میں ہیضہ کلنک اور بدھ متیا اور کرشن وغیرہ جونی اور نبوگی بنا کر

منہ مانگی موت دی، مرزاجی کو یہ سزا محض انبیاء علیہم السلام کی اس مذکورہ ہتک کا نتیجہ تھا، اور یہ جعلی نبوت کا کرشمہ ہے، ورنہ کسی نبی اللہ نے کسی نبی اللہ کی از آدم علیہ السلام تا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہتک نہیں کی،

قرآنی فیصلہ

اللہ رب العزت فرماتا ہے، کہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دیدی ہے، آئندہ کسی کے لئے فضیلت رسالت ہے ہی نہیں، کیونکہ فَضَّلْنَا صیغہ ماضی ہے، جو گزشتہ زمانے پر دال ہے، خداوند کریم کے ہاں تو فضیلت رسالت ہے ہی نہیں، لیکن مرزاجی فرماتے ہیں، کہ یہ غلط ہے، بلکہ سب انبیاء ورسل علیہم السلام سے بڑھ کر فضیلت میری ہے، جو کچھ ان تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کو ملا، وہ میرے سبب ملا، خداوند کریم نے تو مرزاجی کے حق میں ایسا فیصلہ دیا نہیں، شاید اس کے کسی شریک نے تکبر میں آکر حوصلہ افزائی کردی ہو، تو کوئی تعجب نہیں،

تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے فیصلہ خداوندی

انعام ۷/۱۰

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلٰى قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰى وَهَارُونَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

انبیاء علیہم السلام کو رب العزت نے ہر قسم کے رجولیت کے منازل ومراتب حسنہ سے سرفراز فرمایا، لیکن یہ مرتبہ کہ کسی نبی اللہ کو رب العزت نے اپنی قدرت کاملہ سے حقیقت رجولیت سے نسوانیت کی طرف منتقل نہیں فرمایا، انبیاء علیہم السلام کے باقی مراتب کو رب العزت کے دست قدرت میں ہیں، وہ تو اس نے أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ و

یَھْدِیَکَ صِرَاطاً مُّسْتَقِیماً سے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر پورے کردیئے، ان تمام مراتب کا منتقل ہوکر مرزا غلام احمد صاحب کی طرف آنا تو محال ہے، کیونکہ مراتب نبوت چھینے نہیں جاتے اور اگر کوئی حادثہ کسی خاص سبب سے ہوجائے تو اس مرتبہ وعہدہ وشان کو اسی کی طرف ہی آخیر لوٹایا جاتا ہے، کسی اور دوسرے کو نہیں دیا جاتا، صرف ایک مرتبہ میں مرزاجی باقی انبیاء علیہم السلام سے کیا بلکہ تمام انسانو سے ترقی کر گئے تھے، کہ رب العزت نے ان کو دو برس تک صفت   سے متصف رکھا، پر یہ مرتبہ خداوند کریم مرزاجی اور مرزائیوں کو ہی مبارک رکھے،

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حقیقت مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک

براہین احمدیہ حصہ پنجم ۳۹

عیسٰی بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا اور پھر خدا نے کہا کہ ہوجا سو ہوگیا.......... کونسی خصوصیت اس میں پیدا ہوئی، موسم برسات میں ہزارہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے خود بخود زمین سے پیدا ہوتے ہیں،

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام بدھ ہندو کا بیٹا تھا

(۱) مسیح ہندوستان میں ۸۶

بدھ کا ایک جانشین راجولا نام بھی گذرا ہے، کہ جو اس کا جان نثار، شاگرد بلکہ بیٹا تھا، اب اس جگہ ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں، کہ یہ راجولا جو بدھ مذہب کی کتابوں میں آیا ہے وہ روح اللہ کے نام سے بگاڑا ہوا ہے، جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نام ہے،

(۲) مسیح ہندوستان میں ۸۸

ایسا ہی بدھ کے سوانح میں ہے، کہ دراصل وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا تھا، گو بظاہر حضرت مسیح کے باپ یوسف کی طرح اُس کا بھی باپ تھا،

مسلمان کا بیٹا بھی تھا

(۳)۔ **تبلیغ رسالت ۳/۱۶۳**
سردار کاہن جانتا ہوں، کہ یہ ایک انسان اور ہماری قوم میں سے یوسف نجار کی بیوی کا لڑکا ہے،

(۴)۔ **ضمیمہ انجام آتھم ۷**
آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔۔۔۔۔۔۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو، کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا، کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے، اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُن کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟

"مرزائی" ۔ مرزا صاحب نے بغیر باپ کے بھی لکھا ہے، پاکٹ بک ص ۱۰۱۳،

"محمد عمر" ۔ کیا یہ مرزا صاحب کا فرمان نہیں، ہم تو کہتے ہیں کہ مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے، اگر تم ہی تسلیم کر لو، تو سبحان اللہ مدعیٰ ثابت ہو گیا،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسب کا فیصلہ قرآن کریم سے

نساء ۶ ۲۳/۶
اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ،

اور کوئی بات نہیں عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول ہیں، اور اس کا کلمہ جو ڈالا اُس نے اس کو طرف مریم علیہا السلام کی اور روح اللہ ہیں،

تو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت کے دو جملے رب العزت نے بیان فرمائے، کَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض خدائی کلمے کے الفاظ سے ہی پیدا ہوئے ہیں، اور اس کی تشریح دوسرے مقام پر فرمائی،

آل عمران ۳/۵
وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

فِی الدُّنیا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ہ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ط قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ہ

(۱)۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مریم علیہا السلام کو مبارک باد دی، اگر باپ ہوتا تو باپ کو مبارک باد ملتی، یہ باپ نہ ہونے کی دلیل اول ہے،

(۲)۔ دوسری دلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ ہونے کی حضرت مریم علیہا السلام کا فرمانا اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ،

(۳)۔ تیسری دلیل کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ، ایسے ہی اللہ تعالےٰ پیدا کریگا بغیر باپ کے،

(۴)۔ چوتھی دلیل خداوند کریم کا فرمان اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ہ معلوم ہوا ارادہ الٰہی سے ارشاد الٰہی کُن سے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ہے، اسی کی طرف اشارہ ہے کَلِمَتُہٗٓ اَلْقٰھَا،

(۵)۔ پانچویں دلیل وَرُوْحٌ مِّنْہُ،

(۶)۔ چھٹی دلیل دوسرے مقام پر ہی جبر ۱۶/۲ وَلِنَجْعَلَہٗٓ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کے واسطے اللہ تعالےٰ نے ایک اپنی دلیل قدرت بنائی ہے، یہ اس کی رحمت ہے،

(۷)۔ ساتویں دلیل، وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا، اور یہ امر فیصلہ شدہ ہے۔

(۸)۔ آٹھویں دلیل۔ اللہ تعالےٰ کا یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کہکر پکارنا ان کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کی دلیل ہے، ورنہ باپ کے نام سے پکارا جاتا ہے: اور جو ان کے بغیر باپ کے پیدائش تسلیم نہ کرے، وہ خداوند کریم کی ان آٹھوں ہی آیتوں کا مکذب ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قدر مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک

انجام آتھم ۴۱ | اور مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے (کرشن) سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک عقلمند انسان نہ تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۵

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے، کہ آپ کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) عقل بہت موٹی تھی، آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے،

مرزاجی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ بدزبان تھے

ازالۃ الاوھام ۸۲

حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی اور سردار کاہن کی بے ادبی سے حضرت نے اپنے مُنہ پر طمانچے کھائے،

(یہ قطعاً جھوٹ ہے، اس کا قرآن اور حدیث بلکہ کتب اسلامیہ میں کوئی ثبوت نہیں،)

محمد عمر

ضمیمہ انجام آتھم ۵

ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے روک نہ سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی) یہ حرکات جائے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیتے تھے،

عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کی شان قرآن کریم سے

جس نبی کے کلام کی شان اللہ تعالےٰ نے وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا سے بیان فرمائی ہو، کہ وہ بچپن ہی میں لوگوں سے کلام کرتے تھے، اور ادھیڑ عمر میں بھی۔ تو اگر معاذ اللہ بقول مرزا صاحب بدزبان تھے، تو ان کے کلام کا شان رب العزت نہ بیان فرماتے اور بجیر

بچپن سے آخیر تک کے کلام کو سراہا، تاکہ منکر کو معلوم ہو جائے کہ اُن کی تمام عمر میں کوئی برا کلام ہوئی ہی نہیں،

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام معاذاللہ کذاب تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۵

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو (حضرت عیسٰی علیہ السلام کو) کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپنے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا، بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں، جو آپ کے تولد کے پہلے پوری ہو گئیں،

(مرزا جی کا یہ بھی جھوٹ ہے، کسی اسلامی کتب یا قرآن یا حدیث میں اس کا ثبوت نہیں بلکہ رب العزت نے آپ کے کلام کو سراہا، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے، جھوٹ کی خداوند کریم نے کہیں تعریف نہیں فرمائی)

مرزا جی کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام کی خدائی کتاب انجیل یہودیوں کی کتاب کی نقل ہے،

ضمیمہ انجام آتھم ۶

اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپنے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے، کہ گویا یہ میری تعلیم ہے، لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں، آپنے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بے جا حرکت سے عیسائیوں کی سخت رُوسیاہی ہوئی، اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں، عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے مُنہ پر طمانچے مار رہے ہیں،

مرزاجی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ ملہم من اللہ نہ تھے

اربعین ۲/۱۴ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اُستاد ایک یہودی تھا، جس سے انہوں نے ساری بائیبل پڑھی، اور لکھنا بھی سیکھا،

ضمیمہ انجام آتھم ۶ آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) ایک یہودی اُستاد تھا، جس سے آپ نے توریت سبقاً سبقاً پڑھا تھا، معلوم ہوتا ہے، کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا۔ یا اس استاد کی یہ شرارت ہے۔ کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قوای میں بہت کچے تھے،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ربّ العزّت نے شہادت دی ہے

مائدہ ۷/۱۵ (۱) وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور جبکہ میں نے اے عیسیٰ علیہ السلام تجھے کتاب اور دانائی اور توراۃ اور انجیل سکھائی۔ تو اب کوئی خدائی سند یافتہ کو سکول برطانوی نعل یہودیوں کا شاگرد بنا دے تو بہتان عظیم اور افتراء علی اللہ ہے، یا شاید مرزا صاحب نے خدا کو معاذ اللہ یہودی سمجھا ہے اس لئے خود خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے ہیں،

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ بیان فرماویں، کہ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو میں نے سکھائی، میں نے ہی نازل فرمائی، اور مرزا صاحب فرماویں، کہ انہوں نے ایک طالمو یہودی کی تصنیف کی چوری کی ہے، تو مرزا صاحب نے افتراء علی اللہ سے کام لیا ہے، قرآن کریم کے مکذب بھی بن گئے، اور سرے سے انجیل کے کتاب خداوندی ہونے کا بھی انکار کردیا۔

(۲)۔ آل عمران ۳/۱ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ۔

(۳)۔ مائدہ ۷/۶ — وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًی وَّنُوْرٌ

(۴)۔ آل عمران ۵/۳ — وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ

(۵)۔ حدید ۲۷/۲۷ — وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے مطیع تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۶ — بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے، اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے، ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں، کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا کے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

سبحان اللہ! مرزائی صاحب شیطان نے بھی بڑ ماری تھی، کہ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ قسم ہے تیری عزت کی میں ضرور تمام کو گمراہ کروں گا، تو جب انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کی شان دیکھی تو شیطان کی کمر ٹوٹ گئی، فوراً کہدیا اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ سوا تیرے مخلص بندوں کے،

مرزاجی کا ملہم تو خود انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے دست برداری کا اعلان کرے اور رب العزت بھی علی الاعلان فرمادیں، کہ اگر تو کوشش بھی کرے تو اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ضرور میرے بندوں پر تیرا تسلط نہ ہوگا، لیکن مرزاجی فرماتے ہیں، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے پیچھے پھرنے جاتے تھے، معاذ اللہ معاذ اللہ مرزاجی انبیاء اللہ کے بھی دشمن اور قرآن کریم کے بھی مخالف، میرے خیال میں خیراتی مرزاجی کو معلم الملکوت سے معطل شدہ کا کوئی استاد مل گیا ہے، جس نے خدا اور اس کے رسولوں کا ایسا دشمن بنا دیا۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغ میں خلل تھا

ضمیمہ انجام آتھم ۶

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے۔ اور ان کو یقین تھا، کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے، اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے۔ کہ کسی شفاخانے میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالےٰ شفا بخشے،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغ کیمتعلق نتیجہ خداوندی

کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ نقل فرماتے ہیں، وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہونا، یعنی خداوندی خبر رسان کمزور دماغ نہیں ہوسکتا، سرکاری فوج میں جب تک سرکاری معائنہ پورے جسم کا نہ ہو بھرتی نہیں کرتے، تو کیا خداوند تعالےٰ معاذاللہ ایسے نااہل کو جس کا دماغ ہی درست نہ ہو۔ اس کو اپنی خبروں کے ٹیلیفون یا تار گھر پر کیسے سپرداری کرسکتے ہیں۔ اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغ کی اللہ تعالےٰ تعریف فرماویں، کہ انہوں نے پیدا ہوتے ہی قوم کو اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ کہہ کر جواب دیا، اگر معاذاللہ دماغ خراب ہوتا یا خلل والا ہوتا، تو ممکن نہ تھا، تو جس کی جسامت الہی اعلیٰ ہے اور قوت دماغی کا یہ حال ہے، کہ بچپن ہی میں مناظرہ جیت رہے ہیں، تو اُن سے ایسی توقع محال ہے،

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے کوئی معجزہ عطا نہیں کیا

ازالۃ الاوہام مطبوعہ لاہوری ۳۰۲

یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے، کہ مسیح مٹی کے پرندے بناکر اور ان میں پھونک مار کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا، نہیں! بلکہ

صرف عمل الترب تھا،

ضمیمہ انجام آتھم ۶	عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے۔ کہ آپسے کوئی معجزہ نہیں ہوا، اور اسی دن سے کہ آپنے

معجزہ مانگنے والوں کو گندیاں گالیاں دیں، اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اُسی روز سے شریفوں نے آپسے کنارہ کیا،

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس معاذاللہ بجائے معجزات خداوندی کے مکروفریب تھا

ضمیمہ انجام آتھم ۷	اور آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوا مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے متعلق فیصلہ خداوندی

آل عمران ۵/۳	وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ

الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ -

اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تمام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرماویگا، (اور انہوں نے آکر کہا) یقیناً میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشان لایا ہوں، ضرور میں ہی گھڑتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کا مثیل، تو اس میں دم کرتا ہوں، تو وہ اُڑنے والا جانور بنجاتا ہے، (یہ طاقت کہاں سے ملی) اللہ تعالیٰ کے اذن سے، دلیل رسالت معجزہ نمبر ۲،

معجزہ نمبر ۲ - وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ اور میں تندرست کرتا ہوں مادرزاد اندھے کو،

معجزہ نمبر ۳ - وَالْاَبْرَصَ اور جذامی کو بھی درست کر دیتا ہوں،

معجزہ نمبر ۴ - وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور مردے کو زندہ کر دیتا ہوں،

معجزہ نمبر ۵ - وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ - اور تمہیں بتا دیتا ہوں، کہ تم گھر سے کیا کھا کر آئے ہو،

معجزہ نمبر ۶ - وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور بتاتا ہوں میں جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اس میں تمہارے لئے دلیل رسالت ہے اگر تم ایماندار ہو،

معجزہ نمبر ۷ - وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور توراۃ کی بین خدائی کتاب ہونے کی تصدیق کرنے والا ہوں، جو مجھ سے پہلے ہے، (اُتری پہلے لیکن بعد میں آکر صداقت کی تصدیق فرمائی)

معجزہ نمبر ۸ - وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ اور تاکہ حلال کر دوں میں بعض ایسی چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں،

وَجِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنَ اور لایا ہوں میں تمہارے پاس دلیل رسالت تمہارے رب کی طرف سے، تو ڈرو تم اللہ سے اور میرے مطیع ہو جاؤ،

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزاجی تو فرماتے ہیں، کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پاس تو سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا، سچ یہی ہے، یعنی مرزائی عقیدہ یہی ہے، خدا فرماوے تو فرماوے لیکن مرزائی عقیدہ یہی ہے، اور یہی رہیگا، اور اگر قرآن کو تسلیم کر کے معجزات عیسوی کو تسلیم کریگا پھر وہ مرزائی ہی نہیں، اور اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات کی شہادت رب العزت میدانِ محشر میں بھی فرماوینگے تاکہ منکرین معجزات عیسٰی علیہ السلام کو ثابت ہو جائے کہ مرزاجی جو اُن کی طرف افعال سیئہ کو منسوب کرتے رہے ہے وہ جھوٹ ہے، اگر اُن سے ایسے افعال سیئہ سرزد ہوتے تو اُن کے معجزات اُن کی طاقت میں نہ رہتے، بلکہ میں ان کے اعمال کی بنا پر اپنے اذن کو واپس لے لیتا، جب میرا اذن عیسٰی علیہ السلام کے لئے بدستور رہا ہے اور اُن کی طاقت معجزانہ بدستور رہی تو ان کے اعمال کے درست ہونے کی علامت ہے اور مکذب کا

کا جھوٹ ثابت ہو جائے، چنانچہ شہادتِ محشر کو واضح فرما دیا،

مائدہ ۱۵/۷	اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ م اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

معجزہ نمبر ۹ - تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا،

یہ ۹ نو معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مذکور ہیں، لیکن مرزا صاحب اور مرزائی ان کے مکذب ہیں،

اب شہادتِ اُخروی متعلقہ معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملاحظہ ہو، تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ -

ربّ العزت بار بار قرآن کریم میں معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لوگوں کو حقیقۃ الامر سے واقف کرا دیں، لیکن مرزا صاحب بار بار انکار کریں، ملاحظہ ہو،

نور الحق حصہ اوّل ۹	طَيْرُ عِيْسٰى مَا كَانَ يَطِيْرُ اِلَّا اَمَامَ عَيْنِ النَّاسِ فَاِذَا غَابَ سَقَطَ عَلَى الْاَرْضِ وَرَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ كَعَصَا مُوْسٰى وَكَذٰلِكَ كَانَ اَحْيَاءُ عِيْسٰى فَاَيْنَ الْحَيَاتُ الْحَقِيْقِيُّ

عیسیٰ کا پرندہ اُسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ وہ لوگوں کی نظر کے سامنے رہتا تھا، اور جب غائب ہوتا تھا، تو گر جاتا تھا، اور اپنے اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موسیٰ کا اور عیسیٰ کا مُردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا، سو اس جگہ حیاتِ حقیقی کہاں ثابت ہوئی؟

سیرۃ المہدی ۳/۱۳۰	(مجسٹریٹ درجہ اوّل گورداسپور کے سامنے مرزاجی نے بیان دیا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی حقیقی مُردہ زندہ نہیں کیا)،

لہٰذا ان آیاتِ قرآنیہ سے مرزا غلام احمد صاحب ۹ قرآنی امورات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو ثابت کرتے ہیں، کے مکذب ہیں،

مرزائیو اور پنجابی بھائیو! قرآن کریم کا انکار کر کے کیوں جہنم کے گڑھے میں گرتے ہو، قرآن

کریم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات بیان فرمادے، لیکن تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اُن کو مکر اور فریب اور عمل الترب مسمریزم کہکر جھٹلادیں تو تم ہی سوچو کہ قرآن کریم کی تم نے یا مرزاجی نے کیا قدر کی اور اس پر ایمان صحیح مطابق قرآن کریم لائے یا مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ کا نمونہ بن گئے۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام اچھا انسان کہلانے کے حقدار اور مومن بھی نہ تھے

مکتوبات احمد جلد ۳/۲۳	مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا،
ست بچن ۱۶۰	اور یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے،

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ خداوند کریم فرمادیں کہ پیدا ہوتے ہی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے قوم سے مناظرہ کیا کہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۚ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَمَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا فرماکر قوم کو ساکت کردیا، اُن کو علم غیب تھا، اس لئے انہوں نے اپنی عمر کے بہترین اصول اور موٹے موٹے بہترین اعمال پیدا ہوتے ہی فرمادئے، تاکہ مکذب کو میری صداقت معلوم ہو جائے اور خداوند کریم نے بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تمام زندگی کے موٹے موٹے اعمال ارشاد فرمادئے، جو انہوں نے غیب سے فرمائے، بیان کردئے، تاکہ مکذب حضرت عیسٰی علیہ السلام اور لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ کے منکر کو معلوم ہو جائے، کہ ایسا شخص قرآن کریم کا بھی مکذب ہے، اب صفات عیسوی ملاحظہ ہوں،

(۱)۔ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ۔ اللہ کا بندہ ہوں، خدائی کا دعوٰی کرنے والا نہیں ہوں، جو میرے متعلق یہ کہے، وہ مکذب ہے، کھاؤ پیو نہیں ہوں،

(۲)۔ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ۔ اللہ تعالٰی نے مجھے کتاب دیدی ہے، یہ فیصلہ خداوندی ہو چکا ہے

جاہل نہیں ہوں،

(۳) - وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا - اور اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنا دیا ہے، اس لئے میں نفس پرستی اور ہر عیب سے مبرّا ہوں، صاحب علم ہوں، کیونکہ خدا کی خبر دیتا ہوں، کیونکہ جاہل خدا کی خبریں غیبیہ نہیں دے سکتا،

(۴) - وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ - اور اللہ تعالیٰ نے مجھے برکت والا بنایا ہے، جہاں بھی میں رہوں زمین پر یا آسمان پر، یہ صفت بھی زہد و تقویٰ سے متعلق ہے،

(۵) - وَ اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا - اور اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت فرمائی ہے، جب تک بھی زندہ رہوں، کیونکہ حق کا پرستار ہوں،

(۶) - وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ اور میری والدہ بھی پارسا ہے، اس کی پارسائی میں شک نہیں، والدہ کا اطلاق نانی وغیرہ سب پر آتا ہے، معلوم ہوا، کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی والدہ مع نانی دیر نانی وغیرہ کے عیب سے مبرا ہیں، جو نہ مانے وہ مکذب قرآن کریم ہے، والدہ کے پاک اور مبرا ہونے کی دلیل میں خود ہوں،

(۷) - لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا - مجھے اللہ تعالیٰ نے متکبر اور سرکش نہیں بنایا، پھر ارشاد الٰہی ہے۔

انعام ۱۰	وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ہ اور زکریا اور یحیٰی اور عیسٰی اور الیاس علیہم السلام تمام صالحین سے تھے،

اللہ تبارک و تعالیٰ جس کو صالحین میں شمار فرما دے اور نیکی کا خطاب دے تو اس کو کھاؤ پیو، نہ زاہد نہ عابد کہنے والا متکبر خود بین، خدائی دعویٰ رکھنے والا کاذب کیا بلکہ اکذب ہے، کیوں جناب مرزائی صاحب؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی سات صفتیں بیان فرمائیں، جن میں مرزا صاحب کے پیش کردہ الزامات متعلقہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ایسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹا اور بعینہٖ رب العزت کو مرزا صاحب کے ایک ایک جملے کا رد کرنا منظور تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ مرزا صاحب اور مرزائی خداوند کریم کے نزدیک ایسی خطرناک جماعت ہے، کہ مرزا صاحب کی عبارت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جملہ جملہ کر کے رد فرمایا، تاکہ مرزائیت کا جواب لوگوں کے سامنے من وعن واضح ہو جائے، کسی قسم کا

شک باقی نہ رہ جائے، باقی کفار کے جوابات رب العزت نے اشارتًا یا کنایۃً یا اجمالًا بیان فرمائے، لیکن تمہارے مرزاجی کے اقوال کا رب العزت نے لفظ بلفظ توڑ کیا ہے، یا یہ سمجھو کہ مرزاجی نے اپنی کتابیں ایسی لکھیں ہیں، کہ قرآن کریم کے لفظ لفظ کی تکذیب ہو جائے، جونسا پہلو آپ مرزائی حضرات پسند فرماویں، قرآن کریم کو سامنے رکھ کر بنظر انصاف مرزاجی کے کلام کا معائنہ فرماویں اور قرآن کریم کی آیتوں کو بھی تلاوت فرماویں اور خود انصاف کریں قادیانی جماعت ہو یا لاہوری، کہ مرزا صاحب نے جو یہ عبارتیں لکھی ہیں، کیا یہ قرآن شریف کتاب خداوندی کے مطابق ہیں؟ یا مخالف! اور پھر یہ انصاف کرو کہ قرآنی آیتوں کو جھٹلاویں یا مرزا صاحب کو؟ اب دونوں میں سے تو ایک کو چھوڑنے کے بغیر گزارہ نہیں، اگر مرزائیت ہی تمہارے نزدیک درست ہے، تو تمہارے نزدیک معاذ اللہ قرآن مجید غلط ہے، اور اگر قرآن کریم پر ایمان لانا اچھا سمجھتے ہو، تو مرزائیت کو خیرباد کہنا پڑتا ہے، ہندو بڑے بڑے عقلمند جو بڑے عہدوں پر فائز ہیں، لیکن ان کی تمام عمر پتھروں کے آگے سر رگڑتے گذر جاتی ہے، اسلامی لٹریچر بھی پڑھتے ہیں، لیکن تعصب یا حجر پرستی توحید خداوندی کے واسطے اُن کو مانع ہوتی ہے، اور کئی بیچاروں کو اس لٹریچر کے پڑھنے سے عار ہوتی ہے، کہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ ہمارے عقیدہ میں فرق آجائے، ایسے ہی فقیر کو ان بڑے عقلاء اور زیرک طبع مرزائیوں کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے، کہ یہ بیچارے مرزا صاحب کی کتب سے ایسے حوالے بھی پڑھتے ہیں، اور قرآن خداوندی بھی پڑھتے ہیں، لیکن پھر بھی بیچارے انصاف سے محروم ہیں، کہ قرآن کریم حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش فخریہ بیان کر کے اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ کا اظہار فرمادے اور ان کی نبوت اور معجزات کا ذکر فرما کر اپنی قدرت کا نمونہ دکھادیں، لیکن مرزاجی خداوند کریم کے ہر فرمان کا انکار کر کے محض اپنی بڑائی کا ہی اظہار کریں، تو سوا مرزائیوں کے اور کون تسلیم کر سکتا ہے، مرزاجی بھی جو کچھ تھے وہ بھی اُن کی کتابوں میں مذکور ہے، کہ وہ کس کیریکٹر کے انسان تھے جھوٹے تھے یا سچے، ہر قوم کے ہر انسان کو اُن کی واقفیت ہے، سوائے چند مرزائیوں کے جو بتوں کی پتھروں اور درختوں کی پوجا کرنے والوں سے بھی کم دماغ رکھتے ہیں، جو مرزاجی کی کہانیاں پڑھ کر محض تاویلات سے ہی ریت کے ڈھیروں کو ہی محلات سمجھے بیٹھے ہیں، اور اس کے مقابلے میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور شان کو اور قرآن کریم اور انبیا علیہم السلام کی معاذ اللہ تعالیٰ تکذیب کر رہے ہیں، خداوند کریم ہر مسلمان کو اس عقیدہ سے محفوظ رکھے۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السّلام معاذاللہ شریر اور مکّار تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۵	ایک شریر مکار نے جس سراسر یسوع کی روح تھی، لوگوں میں یہ مشہور کیا، کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں، کہ جس کے پڑھنے

سے پہلی ہی رات خدا نظر آئیگا،

بھئی مرزائیو! سوچو کہ مرزا غلام احمد صاحب کی مخالفت انبیاء اللہ سے کس قدر ہے، نبی نبی کا مصدق ہوتا ہے، کیونکہ مشہور قول ہے، کہ

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر - باز با باز

مرزاجی کا کھلی زبان انبیاء اللہ کی ہتک کرنا کیا یہ ان کی حقیقت اور اصلیت کو واضح نہیں کرتا؟ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی صفائی اس کے متعلق پہلے گذر چکی ہے، اب انبیاء اللہ کے دشمنوں کے متعلق عرض کرتا ہوں، کہ انبیاء اللہ کے مخالف کون ہوتے ہیں؟ ابھی اتنے میں ہی بس نہیں، بلکہ فرماتے ہیں، کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام معاذاللہ کذّاب تھے، یہ آج کی بات نہیں، ایسے پہلے بھی ہوتا رہا ہے، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے،

قرآن ۱۹/۳	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور اسی طرح ہم نے مجرموں سے ہر نبی کے دشمن بنائے اور مرزاجی تمام

نبیوں کی مخالفت کر کے تمام نبیوں کے مجرم بن گئے،

مرزاجی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السّلام معاذاللہ کذّاب تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۵	یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو (حضرت عیسٰی علیہ السلام کو) کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی، جن جن پیش گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت

توریت میں پایا جاتا ہے، آپنے فرمایا ہے اُن کتابوں میں اُن کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا۔ بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں، جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں،

یہ ہے فرمان آپ کے مرزاجی کا، جس میں مرزاجی نے قرآن کریم اور خداوند کریم کی عطا کردہ نبوۃ عیسوی کا انکار کیا ہے، کیونکہ نبی ہر جھوٹ سے مبرّا ہوتا ہے، اور جھوٹا نبی کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا، اور نبوّت عطاءِ الٰہی ہے، کسبی نہیں ہے، تمہارے مرزاجی نے اس مقام پر اپنی کم فہمی کا کتنا بڑا ثبوت دیا، جو فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توریت میں جو اپنے متعلق فرمایا ہے، حالانکہ یہ عبارتیں انجیل کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہیں، بلکہ اُن کے شاگردوں کی طرف منسوب ہیں، کیا رب العزت نے نبوّت معاذاللہ جھوٹے کو دی، مرزاجی بھی ایسے سادہ لوح ہیں، کہ ہر ایک کو اپنے پر ہی قیاس کر لیتے ہیں، حالانکہ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہر صفت کو واضح کر رہا ہے، اور ہر عیب سے مبرّا کر رہا ہے،

حقیقت یہ ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب نے جو نقشہ کھینچا ہے، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہیں، جیسا کہ قرآن کریم سے فقیر نے واضح کر دیا ہے، نقشہ پورا مرزا غلام احمد صاحب، قادیانی نے اپنا ہی کھینچ دیا ہے، اور جو کچھ وہ ہیں، اُن کی اپنی عبارات اُن کے اس نقشہ مذکورہ کے لئے کافی ہیں، بلا استعارہ و مجاز و تاویل اِن کو بیان کر دینا مرزاجی اور اُن کی اُمّت کے لئے کافی ہے،

مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام پر جھوٹے بہتان لگانا محض حسد پر مبنی تھا، ورنہ جن کا شان رب العزت قرآن کریم میں بیان فرمائے یا جنکا شان ہی تمام قرآن کریم کا نمونہ ہو اُن کو ایک، تمام دنیا اور تمام مخلوق کا مطعون شخص عیوب ظاہر کرے تو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم یا باقی انبیاء علیہم السلام کی شان میں کچھ کمی واقع نہیں ہو سکتی اور حضرت آدم علیہ السلام سے تا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے انبیاء اللہ کی معاذاللہ تنقیص بیان کی ہو، بلکہ ہر نبی اللہ دوسرے نبی اللہ کی تعریف ہی بیان کرتے رہے، اور ایک دوسرے کی نبوّت کے معتقد ہی رہے،

انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کا فیصلہ قرآن کریم سے

انعام ۸/۱۴ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ

بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○

اور اسی طرح ہم نے انسانوں، جنوں اور شیطانوں کو ہر نبی کے واسطے دشمن بنا دیا، جو بعض بعض کی طرف وحی کرتا ہے، بناوٹی باتیں غرور کی، اور اگر تیرا رب چاہے وہ مخالفت نہ کریں، پھر چھوڑیے ان کو اور جو وہ افترا کرتے ہیں

فرقان ۱۹/۳ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○

اور ایسے ہی ہم نے ہر نبی کے واسطے دشمن بنائے مجرموں سے اور آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مددگار کافی ہے،

پہلی آیت کریمہ نے ثابت فرمایا کہ جن ہو یا انسان جو انبیاء اللہ سے کسی نبی کی مخالفت کرے، اُن پر اتہام یا الزام جعلی قسم قسم کے لگائے تو اس پر اللہ رب العزت نے شیطان کا فتویٰ لگایا ہے، کہ نبی اللہ کا مخالف شیطان ہے۔ اور اس کو شیطان غرور کی باتیں گھڑ گھڑ کر وحی کرتا ہے، وحی کرنے والا بھی شیطان اور جس پر نبیوں کے خلاف وحی نازل ہوئی وہ بھی شیطان، اور رب العزت فرماتے ہیں، اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو وہ مخالفت نہ کریں، لیکن رب العزت نے اکراہ کسی پر نہیں رکھا تو ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو بھی اور جو باتیں وہ افتراء کرتے ہیں اُن کو بھی چھوڑ دیجئے،

اور دوسری آیت کریمہ میں انبیاء اللہ کے دشمنوں کو مجرم ثابت کیا ہے، معلوم ہوا، کہ انبیاء اللہ کا دشمن اللہ تعالےٰ کا مجرم ہے،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا غلام احمد صاحب اپنو مرزائیوں کے بادشاہ ثابت ہو گئے؟ کیونکہ آریہ بھی انبیاء اللہ کے ایسے گستاخ نہیں، جو جو افتراء مرزا جی نے انبیاء اللہ پر جڑے ہیں، وہ تو آریوں نے بھی نہیں کیے،

مرزا جی کے ان ارشادات سے تو ظاہراً ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ایسے انبیاء جن کے عیوبات معاذ اللہ اتنے واضح ہوں، کہ مرزا جی ہزارہا برس کے بعد کھول کھول کر عیاں کر دیں، مرزا جی تو ہر وقت رب العزت کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعائیں کرتے ہونگے کہ اللہ ایسے لوگوں کے ساتھ مجھے مار کر نہ شامل کرنا اور میرا اُن کے ساتھ حشر بھی نہ ہو، بلکہ کرشن اور بدھ منیا کے ساتھ

مرنے کے بعد بھی اور آخرت میں بھی میرا ساتھ ہو، آمین، حالانکہ انبیائے سابقہ صادقہ کی رب العزت کے دربار میں یہ دعا ہوتی تھی،

دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّ أَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ۝
اے رب میرے مجھے حکم عطا فرما اور صالحین کے ساتھ ملا،

دعائے حضرت سلیمان علیہ السلام

نحل ۱۹/۲
وَ اَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصّٰلِحِينَ ۝
یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے اپنے صالحین بندوں میں داخل فرما،

دعائے حضرت یوسف علیہ السلام

یوسف ۱۳/۱۱
تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّ أَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ۝
یا اللہ مجھے مسلمانی کی حالت میں مار اور صالحین کے ساتھ شامل فرما،

انبیاء علیہم السلام صالحین کی شمولیت کی دعا فرمادیں، لیکن مرزاجی ان کو الزام واتہام سے متہم کرکے بیزاری کا اعلان فرمادیں، تاکہ ان کی معیت حاصل نہ ہو،

ایسے لوگوں سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیزاری کا ارشاد

شعراء ۱۹/۱۱
فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّي بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
پھر اگر یہ لوگ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے بے شک جو تم عمل کرتے ہو، میں بری ہوں،

انبیاء اللہ علیہم السلام کے مخالفوں کی سزا

توبہ ۱۰/۸
اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝

کیا ان کو معلوم نہیں، کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے، تو ضرور اس کے لئے جہنم کی آگ ہے، اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ذلت عظیم ہے،

کیونکہ

توبہ ۱۰/۸	وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ٥ اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لائق ہیں، کہ اس کو

راضی کریں وہ اگر وہ مومن ہیں،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ رضائے الہٰی کی جسے ضرورت ہو، جب تک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا نہ ہو، خداوند کریم راضی نہیں ہو سکتے، لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے بجائے رضامندی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام رسل علیہم السلام کی بدگوئی جی بھر کے کی، تاکہ مسلمان اُن سے متنفر ہو کر مجھے تسلیم کریں،

تو فصاحت خصوصی کی بناپر مرزاجی نے ان اتہامات کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے خود مثیل مسیح بن گئے، تاکہ میری خصوصیات لوگوں پر اس شکل سے بیان ہو کر ظاہر ہو جائیں،

اب مرزاجی کے دعوای مثیل مسیح ہونے کو عرض کرتا ہوں، پھر درجہ بدرجہ اکثر خصوصیات مرزا صاحب عرض کرتا جاؤں گا، کیونکہ مرزاجی کی تمام خصوصیات عرض کرنے کے لئے ایسی کئی مجلدوں کی ضرورت ہے، اور فقیر چند خصوصیات ہی بیان کر کے ختم کر دیگا،

مرزاجی کا مثیل مسیح ہونیکا دعویٰ

(۱) تبلیغ رسالت ۲/۲۱ اشتہار ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء	مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوای نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں، بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوای ہے،
(۲) حاشیہ تریاق القلوب ۳۲۶	مثیل مسیح جو یہی عاجز ہے،
(۳) آئینہ کمالات ۲۹۵	مسیح موعود سے مراد کوئی مثیل موعود لیا جائے جو اسی امت میں پیدا ہو

(۴) کشتی نوح چھوٹا سائز ۹۴	اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہہ دی گئی ہے،
(۵) تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۵	کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ یہی چاہتی ہے، کہ اس اُمت کے لئے چودھویں صدی میں مثیل عیسیٰ ظاہر ہو،

ان مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا، کہ مرزا جی کا دعویٰ ہے، کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی مسیح کے روپ میں ہوں (بروزی) اور کشتی نوح کے حوالہ سے ثابت ہوا، کہ مجھے ابن مریم کے ہر پہلو سے تشبیہہ دی گئی ہے، اب جو جو صفتیں ماقبل مرزا جی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان فرمادیں، جو فقیر پہلے تحریر کرچکا ہے، کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں موجود نہیں، کیونکہ وہ مصدق رسل تھے یہ مکذب رسل ہیں، وہ قائل توحید تھے یہ خود مدعی الوہیت ہیں، وہ اسلام کے قائل یہ مرزائیت کے موجد ہیں، لہذا اہل اسلام کے لئے تو یہ حجت نہیں، لیکن مرزا جی نے ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیش کرکے خود مثیل مسیح بننے کے مدعی ہوئے، تو مرزا جی کا مذکورہ نشانات کو بیان کرنا جو قرآن اور حدیث میں مذکور نہیں، وہ محض اپنے مثیل مسیح بننے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام پر منطبق کئے، مثلاً حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے، اب دیکھنا یہ ہے، کہ واقعی مرزا جی کے فرمان کے مطابق مرزا جی میں یہ صفات پائی جاتی ہیں یا نہیں، ملاحظہ ہو،

مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ کہ وہ بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے ہیں

نزول مسیح ۱۲۶	عیسیٰ بن مریم کو حضرت آدم سے صرف ایک مناسبت تھی، کہ بغیر باپ کے پیدا ہوا، اور وہ مناسبت بھی ناقص، کیونکہ ماں

موجود تھی، مگر میں روحانی طور پر بغیر ماں اور باپ دونوں کے ہوں،

اس عبارت مرزا صاحب سے ثابت ہوا، کہ مرزا صاحب کا کوئی ماں باپ نہ تھا،

کیونکہ وہ مرزائی نہ تھے، مرزا جی نے دعوای کیا کہ میری پیدائش بغیر ماں باپ کے ہے،
مرزا جی کا گورکھ دھندا بھی عجیب ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور اُن کا کوئی بھائی نہ تھا، لیکن مرزا جی نے ان کے دو باپ مقرر کر دئے، ایک بھائی اور اپنے ماں باپ ہونے کے باوجود دونوں کا ہی انکار کر دیا، پھر بھی مثیل رہے، اس گورکھ دھندے کو مرزائی کی ہی عقل سمجھ سکتی ہوگی، کوئی انسان تو سمجھنے سے قاصر ہے۔
ضمیمہ انجام آتھم پر مرزا جی نے لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عقل بہت موٹی تھی، کی طرح مرگی کو جن کا آسیب خیال کرتے تھے، قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اس کے خلاف ہے، جیسا کہ ثابت کیا گیا،
تو چونکہ مرزا صاحب نے خود مثیل مسیح بننا تھا، اس لئے یہ اپنا نقشہ کھینچا ہے،

مرزا غلام احمد صاحب نے بھی اپنی موٹی عقل ہونے کا نمونہ پیش فرمایا

(۱)۔ سیرۃ المہدی ۱/۴۰ — جب آپ اپنے طور پر پڑھتے تھے تو آپ کے (مرزا صاحب کے) ہونٹوں سے گنگنانے کی آواز آتی تھی، اور سننے والا الفاظ تو صاف نہیں سمجھ سکتا تھا،

(۲)۔ سیرۃ المہدی ۵۱ — کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت ریزے اُٹھتے تھے،

(۳)۔ سیرۃ المہدی ۱/۶۷ — ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا، آپ نے پہن لی مگر اس کے اُلٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا، کئی دفعہ اُلٹی پہن لیتے تھے، اور پھر تکلیف ہوتی تھی، بعض دفعہ آپ کا اُلٹا پاؤں پڑ جاتا، تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے، والدہ صاحبہ نے فرمایا، کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے نشان لگا دئے تھے، مگر باوجود اس کے آپ اُلٹا سیدھا پہن لیتے تھے،
جس شخص کو نشان ادجو تے ہونے کے باوجود بھی اُلٹے سیدھے کی تمیز نہ ہو اُس کی وحی جمانی

اور وحی شیطانی کی کیا تمیز ہوسکتی ہے، اور اگر خدانخواستہ پہنچ جائے تو کب یہ صحیح رہ جاتی، کیونکہ ذَالِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۔

(۴)، سیرۃ المہدی ۱/۱۵۵ مرزا صاحب کو اس زمانے میں (۱۸۶۴ء اس کتاب کے صفحہ ۱۵۴ پر درج ہے) .... ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے، مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی، اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں،

مرزا غلام احمد صاحب بیچارے ایسے سادہ دماغ اور موٹی عقل والے ہیں، کہ ۱۸۶۴ء میں دو کتابیں انگریزی کی سیالکوٹ کی ملازمت کے زمانہ میں پڑھیں، لیکن ۱۸۸۰ء سے قبل ہی مرزا جی کا ملہم اُن کو الہام کرتا ہے اور مرزاجی انگریزی سے ناواقف ہونے کا اظہار کرتے ہیں،

(۵)، براہین احمدیہ تقطیع کلاں ۵۵۶ آئی لَو یو، آئی شل گو یُو عِ لارج پارٹی اوف اسلام (آپ فرماتے ہیں) چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن یہاں کوئی انگریزی خوان نہیں، اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں، اس لئے بغیر معنی کے لکھا گیا ہے،

مرزائی بیچارے جب اپنے پاپائے قادیانی کرشن صاحب کے اس الہام کو پڑھتے ہیں، تو بطور معجزہ سمجھتے ہیں، کہ دیکھو جی اگر جھوٹا یا شیطانی الہام ہو، تو انگریزی سے آپ بالکل بے بہرہ ہیں، کیسے الہام بنا سکیں، لیکن ان سادہ لوح مرزائی بیچاروں کو اتنی سمجھ نہیں ہے، کہ جب مرزا جی سیالکوٹ کی کچہری میں ملازم رہے ہیں، تو انگریزی پڑھتے رہے ہیں، لیکن ان کی عقل موٹی ہے، کہ جتنی انگریزی گھڑ سکتے ہیں، گھڑ کر الہام بنالیا، پھر معنی سے بے خبر ہو جاتے ہیں، یہ بھی مرزا جی کی عقل موٹی ہونے پر دال ہے، کہ انگریزی کی دو کتابیں پڑھی ہوں، لیکن دو آسان جملوں سے بے خبری کا اظہار کرتے ہیں،

(۶)، سیرۃ المہدی ۱۵۶ جو انگریزی خواندہ چھوٹے بچے بھی سمجھتے ہیں، لیکن مرزا جی انگریزی کے ان دو جملوں کو تمام قادیان میں بطور الہام لئے پھرتے ہیں، کوئی ترجمہ بتانے والا نہیں، آخر مرزا جی کو مجبوراً بغیر ترجمہ ہی لکھنا پڑا، تو ایسے شہر میں کیوں نہ سچا الہام ہو گیا،

چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہ فرماتے تھے، اس لئے آپ نے مختاری کے امتحان کی

شروع کردی، اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا، پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے،

یہ بات بھی مرزاجی کی عقل موٹی ہونے کو ثابت کرتی ہے، ورنہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بچپن میں یعنی پیدا ہوتے ہی ماں کی گود میں قوم کو اپنی علمی طاقت سے اپنی تمام عمر کا علم غیب سُنا دیا، لیکن مرزاجی بیچارے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے صرف موٹی عقل کہہ کر مثیل بنتے ہیں،

مرزائیو کچھ سوچو! کہ مرزاجی یہ اپنی صفت بیان کر رہے ہیں، یا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی، پھر اور سنیئے، مرزاجی کی ایسی موٹی عقل تھی، کہ اگر اُردو کلام سے کہیں رُکاوٹ ہو جاتی، تو اپنی زوجہ سے یا خسر سے دریافت کرتے کہ اس محاورے کا استعمال تو بتاؤ، کیونکہ وہ اہلِ لسان تھے، اور مرزاجی اہلِ الہام تھے الہامی سے لسانی ہمیشہ بہتر ہوتا ہے، کیونکہ عقل کا موٹا ہونا بھی نبوت کا خاصہ تھا، مرزائیوں کی اہل بیت کی روایت مرزائیہ سے ہی عرض کرتا ہوں،

(۷)، سیرۃ المہدی ۳/۱۷ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی نظم لکھتے اور ایسے موقع پر کسی اُردو لفظ کی تحقیق منظور ہوتی، تو بسا اوقات حضرت اُم المومنین سے اس کی بابت پوچھتے تھے اور زیادہ تحقیق کرنی ہوتی تو حضرت میر صاحب یا والدہ صاحبہ سے بھی پوچھا کرتے تھے، کہ یہ لفظ کس موقع پر بولا جاتا ہے،

یہ بھی مثیل مسیح بننے کے لئے موٹی عقل ہونے کا ایک باعث ہے، کہ اُردو ناخواندہ سلطان القلم ہونے کا مدعی ہو،

(۸)، سیرۃ المہدی ۳/۹۳ — ہمارے نانا فضل دین صاحب فرمایا کرتے تھے، کہ مرزا صاحب جب کچہری سے واپس آتے، تو چونکہ آپ اہلمد تھے، مقدمے والے زمیندار اُن کے مکان تک پیچھے آجاتے،

یہ بھی مرزاجی کے عقل موٹی ہونے کے باعث آپ کی محسن گورنمنٹ سے مرزاجی کا علو دماغ اتنا ہی معلوم کیا کہ اہلمد کے رتبے تک ہی مرزاجی کا دماغ کر سکتا ہے، ڈی، سی، یا ڈی، ایس، پی یا وزیر یا گورنر کے عہدے کو جس کا دماغ سنبھال نہیں سکتا، اس کو خداوند کریم کیسے تمام بادشاہوں کے اوپر کی منزلت نبوت عطا کر سکتا ہے، اہلمد کے عہدے کو سنبھالنا یہ بھی موٹی عقل ہونے کا باعث ہے، اور جیسا کہ نبوت کا دعویٰ کرنا بھی آپ کی عقل موٹی ہونے کا سبب ہے، ورنہ ایسے آدمی سے ایسی توقع نہیں ہو سکتی، یہ بھی آپ کو مثلیت عیسوی مجبور کر رہی تھی،

(۹)۔ سیرۃ المہدی ۳/۲۱۱ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی، کہ عمامہ کا شملہ لمبا چھوڑتے تھے، یعنی اتنا لمبا کہ سرین کے نیچے تک پہنچتا تھا،

یہ بھی مرزا صاحب کے عقل موٹی ہونے کا سبب ہے، ورنہ اس سنت کو اُن کی اولاد یا اُن کے مرزائی بھی ضرور ادا کریں، جب نہیں، تو مرزائی بھی اس سنت مرزائیہ کو عقل کے موٹے ہونے پر چھوڑتے ہونگے،

ایک دفعہ لودھیانہ میں مرزا صاحب کی لڑکی عصمت کو ہیضہ ہو گیا: تو اُس نے شربت مانگا تو چنبیلی کا تیل پلا دیا، حالانکہ مرزا جی روشنی ہمیشہ رکھتے تھے،

(۱۰)۔ سیرۃ المہدی ۳/۲۵۹ | (روایت از میر محمد اسماعیل صاحب) ۔ ایک روز لودھیانہ میں اس نے (آپ کی لڑکی عصمت نے) اسی طرح رات کو اُٹھ کر شربت مانگا، حضرت صاحب نے اُسے شربت کی جگہ غلطی سے چنبیلی کا تیل پلا دیا، صبح جب تیل کم اور گلاس چکنا دیکھا، تو معلوم ہوا، کہ غلطی ہو گئی ہے۔

یہ بھی مرزا جی کی عقل کا قصور ہے، کہ روشنی میں تحقیق نہ کرلی، پھر آگے مرزا جی کے صاحبزادہ صاحب رقمطراز ہیں،

"یہ غلطی ہو گئی ہے، مگر خدا کے فضل و کرم سے نقصان نہیں ہوا، نیز میر صاحب (محمد اسماعیل صاحب راوی) نے بیان کیا، کہ اس لڑکی کے فوت ہونے کے بعد حضرت صاحب بمع ام المومنین وغیرہا لودھیانہ سے ایک ہفتہ کے لئے امرتسر تشریف لے آئے،

بھلا جنکے والد صاحب اتنی عقل موٹی رکھتے ہوں، اُن کے بیٹے کی عقل کب درست ہوگی، فرماتے ہیں، کہ مرزا صاحب کے تیل پلانے سے کچھ نقصان نہیں ہوا، صرف صبح ہیضے سے مرگئی، یک نہ شد دو شد، باپ تو موٹی عقل رکھتا ہی تھا بیٹا عقل موٹی ہونے میں اُن سے بھی ترقی کر گیا، کہ لڑکی مر گئی اور کوئی نقصان نہیں ہوا سبحان اللہ!

برین عقل و دانش بباید گریست

(۱۱)۔ سیرۃ المہدی ۳/۳۰۰ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا، کہ جس وقت آتھم کے متعلق یہ مشہور ہوا، کہ وہ میعاد کے اندر نوت نہیں ہوا: تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا، کہ دیہات میں دو دو آدمی

پکوا کر تقسیم کرو اور کہو کہ یہ روٹیاں فتح اسلام کی روٹیاں ہیں،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ کیا یہ بھی مرزا صاحب کی عقل موٹی ہونے کی ایک دلیل نہیں، ؟ کہ ہو شکست کہ وہ میعاد مقررہ مرزا صاحب کے اندر فوت ہوا نہیں، مگر مرزا صاحب مانتے نہیں اور عیسائی آتھم کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنا کر شہر میں خوشی کا جلوس نکال رہے ہیں، کہ مرزاجی کی پیش گوئی جھوٹی ہو گئی، ادھر مرزاجی بھی بغلیں بجاتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں، اور روٹیاں تقسیم کرتے ہیں، کہ ہم جیت گئے، مرزائیوں کو فتح ہوئی، کیونکہ وہ ڈر گیا تھا۔ اگر مرزاجی سے ڈر جاتا تو دوسرے دن ہی پھولوں کے ہار پہن کر بازاروں میں جلوس نہ نکالتا۔ کچھ تو سمجھ کی بات کرو، نرے مرزاجی ہی موٹی عقل کے مالک نہ تھے، بلکہ جو شخص بھی مرزائی ہو جاتا ہے، اس کی عقل بھی ویسی ہی موٹی ہو جاتی ہے، کہ دن کو رات اور رات کو دن کہنے لگ جاتا ہے، اب کسی مرزائی کے سامنے بات کرو، وہ فوراً جواب دیگا، کہ نہیں جی! مرزاجی جیت گئے، حالانکہ یہ بات اگر کسی ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کے سامنے بھی کرو تو وہ بھی اس بات میں مرزائی پارٹی کو ہی شرمندہ کریگا، کہ مرزاجی نے تو اسلام کا نام بدنام کر دیا، کہ اُدھر عیسائی اپنے بڈھے کے گلے میں ہار پہنائیں اور خوشی کا جلوس نکال رہے ہیں اور مرزاجی بھی اپنی شکست کی خوشیاں منا رہے ہیں، اور اپنی شکست پر نازاں ہو کر روٹیاں تقسیم کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو سیرۃ المہدی ۱/۱۸۴

مرزاجی کے خسر صاحب کی شہادت ذہول

سیرۃ المہدی ۳/۱۹۹ پھر میر صاحب فرماتے ہیں، کہ اسی ضمن میں یہ بھی عرض ہے، کہ حضرت صاحب نے نزول المسیح کے صفحہ ۲۳۲ میں جو تاریخ اس خط کی لکھی ہے جو پٹیالہ سے لکھ کر بھیجا گیا تھا، وہ ۱۸۸۶ء ہے، مگر یہ درست نہیں، بلکہ یہ ۹۲ء کا واقعہ ہے، جبکہ ہم پٹیالہ میں تھے، اور میاں محمد اسحاق صاحب دو سال کے تھے، ۸۷ء میں تو یہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، اور ہم ۱۸۹۱ء میں پٹیالہ تبدیل ہو کر گئے تھے، اسی طرح حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۲ میں حضور نے سفر جہلم ۱۹۰۴ء میں لکھا ہے، مگر یہ سفر ۱۹۰۳ء میں ہوا تھا، سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بارے میں ذہول ہوا ہے۔

کیوں جی؟ اب تو تمہارے مرزاجی کے اقرار کے ساتھ مرزاجی کے خسر صاحب نے

بھی ذہول کی دو صورتیں ظاہر کر دیں۔ اب تو تمہیں یقین کرنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مثیلِ نہیں کہا گیا۔ بلکہ خود اپنا نقشہ کھینچا ہے۔

مرزاجی کا خود اپنے ذہول کا اقرار

اعجاز احمدی ۷ | باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے سر پر ڈالا گیا حضرت مسیح کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر دلیل ہے

حقیقت میں یہ ہے کہ مرزاجی کا محض کا مرنا ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مثیل کا موقع کہہ کر خود مثیل مسیح بنانا یہ بھی موٹی عقل کا نتیجہ ہے اور ایسے کو مثیل مسیح تسلیم کرنا جس شبیت کا قرآن اور حدیث میں ذکر ہی نہیں یہ بھی موٹی عقل والا ہی تسلیم کر سکتا ہے اور مرزاجی چونکہ دماغی مرض میں مبتلا تھے اس لئے یہ ضعف دماغ کا نتیجہ ہے۔ کہ عقل موٹی تھی ورنہ یہ دعویٰ نبوت نہ کرتے۔ یا اپنے دماغ کی مرض کا ذکر نہ کرتے اب مرزاجی کی دماغی حالت مرزائی کتب سے عرض کرتا ہوں۔

مرزاجی کی دماغی حالت

سیرۃ المہدی ۲ ۲۱۳ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی کبھی دوران سر کی تکلیف ہو جاتی تھی اور یہ مرزا جی کے لڑکے کی شہادت ہے)

سیرۃ المہدی ۳ ۳۰۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شیخ غلام یٰسین صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا، کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے۔ اور مجھ کو بھی ہے اور طبیبوں کو ناپسند ہے، ابھی قدر ایسے ہی میں کھینچے چلے آ دینگے۔

بس ہے کہ خلیفہ اول سے مراد حکیم نور دین صاحب ہیں جو مرزائیوں میں یا یاسے حکیم گزرے ہیں۔ انہوں نے غلام نبی کے مراقی ہونے کے متعلق ہے نبوت احمدی ص درج لکھا اور

ہوا اس کے مرزا کہتے ہیں کہ ایسے سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی کو بھی مراق تھا۔ جس کا خود انہوں نے اقرار کر لیا۔ "مجھ کو بھی ہے۔" پھر فرماتے ہیں صرف مجھے نہیں۔ بلکہ کند ہم جنس باہم جنس پرواز کے قانون سے جو بھی مراقی ہو گا۔ وہ میرا یعنی مرزا غلام احمد صاحب کا امتی ہو گا۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اب تو تمہارے مرزا صاحب نے ہی فیصلہ کر دیا کہ مرزا جی معہ تمام امت مرزائیہ مراقی ہیں۔ سچ ہے کہ کبھی جھوٹا بھی سچی بات کہہ ہی دیتا ہے ؎

کرتو جہتیاں نے بچے چھیٹے جان چھڑپ

سیرۃ المہدی ۱/۴۸ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ابتداء میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دیدی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا۔

تریاق القلوب ۶۸ اور دو مرض یعنی ذیابیطس اور دوسرے دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں، جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔

حقیقۃ الوحی ۳۶۳ مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں، ایک شدید درد سر جس سے میں نہایت بیتاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس ۲۵ برس تک دامنگیر رہی، اور اس کے ساتھ دوران بھی لاحق ہو گیا، اور طبیبوں نے لکھا کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے، چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع (مرگی) میں مبتلا ہو گئے اور اسی سے انتقال ہو گیا۔

ثابت ہوا کہ مرزا جی کا فرمانا ضمیمہ انجام آتھم ص کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغ میں خلل ہے۔ مرزا مثیل عیسیٰ ثابت ہو گیا ہوں۔ غلط ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغی خلل کے متعلق قرآن اور حدیث سے کوئی ثبوت نہیں یہ مرزا صاحب کے ذہن میں داخل ہے۔ صرف اپنے دماغی مرض کو بیان کرنا مقصود تھا۔ جو نبوت کے لئے نقیض ہونا اس لئے پہلے حضرت نبی علیہ السلام پر دماغی خلل کا بہتان لگایا پھر اپنا دماغی خلل بیان کر دیا۔ مرزا صاحب نے اپنے دماغی خلل اپنی زبانی ثابت کر دیا، اور اقرار بھی کر لیا تھا جس سے زیادہ اور کیا

دلیل لطافت ہو سکتی ہے۔

"**مرزائی**" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے معاذ اللہ انک لمجنون کہا، اگر تم نے مرزا صاحب کو مجنون کہہ دیا، تو کونسی بڑی بات ہے؟

"**محمدی**" بڑا افسوس ہے۔ مرزائی صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مجنون کہتے تھے جو نبی کو مجنون سمجھے وہ کافر ہے۔ اگر کوئی مرزائی قرآن کریم سے دکھا دے کہ خداوند کریم نے فرمایا ہو کہ میرا نبی دیوانہ ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دماغی خلل یعنی مراق کا مقابلہ فرمایا ہو، تو اس مرزائی کو

مبلغ ایک صد روپیہ انعام

پیش کرتا ہوں۔ کہ جو بندہ نبی کو مجنون کہنے والا اور دماغی خلل کہنے والا کافر ہے۔ تو تمہارے نزدیک مرزائی نبی ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو دماغی خلل کا اقرار کیا ہے۔ تو اُن کا فتویٰ کفر ان پر ہی ثابت ہوا۔

اب دو ہی صورتیں ہیں اگر مرزا جی کو نبی تسلیم کرو، تو مرزا جی اپنے ہی فتویٰ سے خود ہی کافر ہونگے ورنہ اُن کے فرمان کے مطابق اُن کو دماغی خلل تسلیم کرلو، دونوں صورتوں سے جو کسی بھی پسند آئے مان لو یا کہدو کہ مرزا جی نے جو اپنے آپ کو مراق اور دماغی خلل ہونے کا اقرار کیا ہے جھوٹ ہے اب مرزا جی کے گھر کی ایک اور شہادت مرزا جی کی زبانی عرض کرتا ہوں اس کو سن کی بات جو، تو جھٹ منہ پر تھوک دینا۔ اگر خالص گھر کی شہادت ہو، تو تمہارے خلل کی بات ہی ایمان لے آنا ملاحظہ ہو،

سیرۃ المہدی ۱/۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے بعد ہوا تھا۔ مرزا جی کا بیان اُم المومنین والد مرزا بشیر احمد بیان فرماتی ہیں)۔۔۔۔ میں نماز پڑھا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی، پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا، اور غش کی سی حالت ہو گئی، کیوں جی مرزائی صاحب پہلے مرزا جی نے اقرار فرمایا۔ کہ "مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے"۔ اور اب اپنی زبانی ہی مرزا صاحب نے اپنے مرض کے دورے کا واقعہ بیان فرمایا

پھر بھی اگر تمہیں شک ہے تو تم مرزاجی کے قائل ہی نہیں اُن کو جھوٹا سمجھتے ہو، اگر اُن کو سچا سمجھتے ہو تو ان کی مرضِ مراق اُن کی زبانی اور عملی پر ایمان لاؤ۔

ہمیں تو تم تب ملعون کرو کہ جب ہم مرزاجی کو مراقی کہیں یا ہسٹیریا کا دورہ کہیں، یا مراق کو مرض کے دورہ پڑنے کا واقعہ ہم سے کوئی بیان کرے تو تم کہدیں کہ دشمن جھوٹ کہہ سکتا ہے جب مرزا غلام احمد صاحب خود تحریری بیان دے رہے ہیں کہ مجھ کو مراق ہے، اور اپنے مراق کے دورے کا واقعہ بھی بیان کر دیا۔

تو مرزاجی کو دورہ مراق پڑ جائے وہ فرما دیں کہ مجھے مراق ہے، تو وہ مراقی نہیں، اور مجرم نہیں لیکن اگر ہم کہہ دیں کہ مرزاجی نے اپنے آپ کو مراقی لکھا ہے، اس لئے وہ مراقی تھے، تو ہم پر فوراً فتوی کفر جڑ دیا جائے، اخیر یہ مرزائی انصاف ہے، مرزائیت سے ان کو معذور سمجھتا ہوں، کیونکہ ان کو بھی یہ مرزاجی سے لاری چادر کا انعام حاصل ہے۔ اُفنو اولاً تُوُ هِبُوا۔

مرزاجی کا تیسرا دعویٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام معاذ اللہ بدزبان تھے

جیسا کہ انہوں نے اللہ اللہ بام اور ضمیمہ انجام آتھم میں فرمایا، جو ما قبل گذر چکا ہے۔ یہ بھی مرزاجی نے اپنی حقیقت بیان کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان لگا کر جس کا ثبوت قرآن اور حدیث میں اس کے خلاف ہے۔ خود مثیل عیسےٰ نے دعویٰ کیا حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بدزبانی سے بالکل مبرا تھے۔ اور مرزا صاحب کی بدزبانی اُن کی کتابوں سے ظاہر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بریت قرآن کریم سے بقیر پہلے عرض کر چکا ہے۔ اب مرزاجی کا قرآن مرزاجی کی ہی زبانی عرض کرتا ہوں۔

مرزاجی کی بدزبانی مرزا صاحب کی زبانی

(۱)۔ جھوٹے کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ (اربعین احمد: ۵۷)

(۲)۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی۔

(۱)۔ کشف الغطاء ۱۰ — یہ میرے سلسلے کی خوش قسمتی ہے کہ وحشی اور نادانوں اور بدچلنوں نے میری طرف رجوع نہیں کیا، بلکہ شریف اور معزز اور تعلیم یافتہ اور دیسی افسر اور اچھے اچھے عہدوں کے سرکاری ملازموں سے میری جماعت پُر ہے۔

(۲)۔ حمامۃ البشریٰ ۱۰۶ — وَاجْتَمَعَتْ فِیْہِمْ عَادَاتُ السِّبَاعِ وَالْخَنَازِیْرِ وَالْکِلَابِ

ان لوگوں میں درندوں اور خنزیروں اور کتوں کی خصلتیں جمع ہیں،

(۳)۔ انوار الاسلام ۲۶ مطبوعہ لاہوری — ایک نادان ہندو زادہ نام کا نو مسلم سعد اللہ نام جو عیسائیوں کی فتح یابی ثابت کرنے کے لئے اس قدر اپنی فطرتی شیطنت سے ماتھے پر ہاتھ مار رہا ہے کہ گویا اسی غم میں مر رہا ہے۔

(۴)۔ انوار الاسلام ۳۳ — انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔

(۵)۔ مکتوبات احمدیہ ج ۳ — آج قبل تحریر اس خط کے یہ الہام ہوا۔

کَذَبَ مَا یَا کُمُ الْخَبِیْثُ کَذَبَ عَلَیْکُمُ الْخِنْزِیْرُ۔

کہ تم پر کسی خبیث نے جھوٹ بولا۔ تم پر کسی خنزیر نے جھوٹ بولا۔

(۶)۔ انجام آتھم ۲۱ — اے بدذات فرقہ مولویاں،

"مرزائی" — یہ تو بدذات مولویوں کو مخاطب کیا گیا ہے، نہ کہ تمام مولوی بدذات ہوتے ہیں۔

"محمد عمر" — مرزائی صاحب! ایسے ہی اگر ہم کہدیں کہ اے بدذات مرزائیو! تو کیا تم رنجیدہ خاطر نہ ہو گے؟ کیونکہ ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے جو بدذات مرزائی ہیں، ان کو کہا ہے۔ تم تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ کلمہ فحش ہے۔ تم ہمیں کہو یا ہم تمہیں کہیں یہ شریف الطبع انسان سے بعید ہے۔

(۷)۔ انجام آتھم ۲۶ — ہم کسی متعصب بے حیا کا منہ بند تو نہیں کر سکتے،

(۸)۔ انجام آتھم ۳۲ — محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی

نہیں تو اور کیا ہے؟

(۹) حاشیہ انجام آتھم ۵۸ اَنَا شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کے ماتحت مرزاجی لکھتے ہیں:
(۱) عاجز کی نسبت اس ہندوزادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے کہ جب تک ایک شخص درحقیقت شقی، خبیث طینت، فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا اگرچہ ایسے لفظوں اور ایسی گالیوں میں جو دجال، شیطان کذاب، کافر، اکفر، مکار کے نام سے ہیں، اور دوسرے خود غرض ان کے ساتھ شریک ہیں بلکہ باطل پرست بطالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور واعظ الاعداء ہے، لیکن اس ہندوزادے کی خباثت فطرتی سب سے بڑھ کر ہے۔

(۱۰) ضمیمہ انجام آتھم ۱۸ لیکن جاننا چاہئیے کہ یہ سب شیاطین الانس ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح خدا کے نور کو بجھائیں۔

(۱۱) ضمیمہ انجام آتھم ۲۲ یہ سب کچھ ہوا مگر اب تک بعض بے ایمان اندرونی مولوی اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں۔

(۱۲) ضمیمہ انجام آتھم ۲۱ دنیا میں سب سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں، جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی (آتھم کے متعلق مرزاجی کو سچا کہنا) کو چھپاتے ہیں۔
اے مردار خور مولویو، اور گندی روحو! تم پر افسوس ہے کہ تم نے میری عداوت کے لئے اسلام (مرزائیت) کی سچی گواہی کو چھپایا۔
مرزاجی کی مقررہ میعاد کے اندر عبداللہ آتھم کا نہ فوت ہونا اظہر من الشمس ہے، اور سچ کہنے والے پر مرزاجی کا فتویٰ خنزیر سے زیادہ پلید ہونے کا تیار ہے۔

(۱۳) ضمیمہ انجام آتھم ۴ زمین کے شیطانوں نے آتھم کے مقدمہ میں عیسائیوں کا ساتھ کیا اور یہ کہا کہ عیسائی فتح پا گئے، چنانچہ پلید دل مولوی اخبار والے جو انہیں شیطانوں میں سے تھے جنہوں نے حق اور سچائی اور دین کا پاس نہ کیا۔ اور آسمان کا آوازہ جو خدا تعالیٰ نے پاک (مرزا صاحب) کا الہام تھا، جو اس عاجز پر نازل ہوا ....
آخر زمین کے شیطانوں نے شکست کھائی ...... یہ کیسی نابینائی تھی، کہ پلیدوں لوگوں نے شرطی پیش گوئی کو ایسا سمجھ لیا۔

(۱۴) لجۃ النور ۶۹ — فیصنفون کالبغایا علی انواع الخباثۃ وستعیت می کنند یعنی زنان بازاری بر ہر نوع ناپاکی دلیری می کنند

"یہ ہر قسم کی خباثت پر کنجریوں کی طرح نافرمانی کرتے ہیں"

(۱۵) تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۵ — خدا تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر

اسی دم سے خدا تعالیٰ نے اس کا (سعد اللہ کی) بیوی کے رحم پر مہر لگا دی

(۱۶) تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۵ — آذیتنی خبثاً فلستُ بصادقٍ

اِنْ لم تمت بالخزی یا ابن بغاءٍ

اے کنجری کے بیٹے تو نے مجھے خباثت سے تکلیف دی ہے، اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں سچا ہی نہیں۔ (مرزا جی ذلت سے منہ مانگی موت پہلے ہی مر گئے)۔

(۱۷) ازالۃ الاوہام حصہ دوم مطبع لاہوری ص ۳ — اور اس زمانے کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے عام طور پر مہریں لگا دی تھیں جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہیئے۔ تو ہم جو ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے جن میں نہ رحم تھا، نہ عقل تھی نہ اخلاق نہ انصاف۔ ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا، اور اس کا نام جہاد رکھا

اگر مرزا صاحب خدانخواستہ سچے ہوتے تو اتنی بدزبانی کی ضرورت نہ تھی، بلکہ صادقین کے قول کو استعمال فرماتے، اور فلستر حی حتی توفی کا قانون سچے ہادیوں کے لئے تھا، اور بینہ

ذاریات ۲۷ پ — فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا اَنْتَ بِمَلُوْمٍ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

پھر آپ ان سے اعراض فرمایئے، تو آپ کو باز پرس نہ ہوگی، اور ان کو نصیحت ہی دیتے رہے۔ کیونکہ مومنین کو نصیحت نفع دیتی ہے، لیکن مرزا جی اس سے کوسوں بعد میں پڑے ہوئے تھے۔ وکادا عوا الیکم باحسان پر عمل نہ کیا، اور نہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ میں شامل ہوئے، بلکہ فان للذین ظلموا ذنوبا مثل ذنوب اصحابہم میں مساوی ہو گئے۔

مرزائیو! منہ سے کہیں تانکا جو کہ منہ آ جو، اگر بدگوئی کا بدلہ بدگوئی دیا جائے، تو مثلیث میں پھنستے پھنستے اصحاب شمال نے اعمالنامہ ایسا پُر کر دیا کہ قیامت تک ان کے متبعین بھی

اس گندگی سے بچ نہ سکیں گے، فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ۔ کیونکہ بدزبانی تو اصحاب المیمنہ درج کرتے ہی نہیں، ضرور اصحاب شمال ہی درج کرتے ہیں، تو قرآن کریم پڑھ لو کیا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ مذکور نہیں:

مرزا غلام احمد صاحب نے کیوں ایسی بدزبانی فرمائی؟

حقیقۃ الوحی ۱۰۲ و ۱۰۸

یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک

اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے،

سبحان اللہ! رحمت اسی کو کہتے ہیں یہ رحمت مرزائیوں کو ہی مبارک ہو مرزاجی یا مرزائی کی طرف سے نزول رحمت ہو تو گالی سن لو۔

نور ہدایت ۱۲۸ مصنفہ عبدالمجید امیر جماعت

اور ان بہتر فرقوں کے علماء کو (مرزائیوں کے علاوہ تمام) خواہ وہ سید ہوں یا غیر سید، سب کو بدترین خلائق بتایا ہے۔ یعنی بندر اور سوروں سے بھی بدتر"

نور ہدایت ۱۸

مگر خدا کا رسول جو خاتم النبیین ہے اپنی امت کے ان علماء کو جو مسیح موعود کے مخالف ہیں کہتا ہے کہ وہ گدھوں، بندروں اور سوروں سے بھی بدتر ہیں، (جھوٹ ہے کوئی حوالہ نہیں)"

(۱۹)۔ ایام صلح ۸۴

اور نادان لوگ اس قدر بدگوئی اور گالیوں اور فحش بولنے کی نجاست کھائیں گے کہ خنزیر بن جائیں گے

اب تم ہی بتاؤ، کہ مرزاجی اس کے مصداق ہیں یا نہیں؟

ملفوظات احمد ۴۸

سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں، کہ تم یعنی خشک منطق سے کام لو، تمہارے دل سخت ہو جائیں گے، اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی، جس سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے، سو تم ایسا نہ کرو، کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو، ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی

فقیر اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۵ اور مرزاجی کے اپنے فیصلے سے ہی دو لعنتوں کے مستحق ہوئے، خواہ وہ وَلَوْ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ ہی کیوں نہ ہو،

پھر مرزاجی کے صاحبزادہ صاحب مرزاجی کی صفائی پیش فرماتے ہیں، تاکہ ہمارے مرزائی مرزاجی کی ایسی باتیں سن کر بھی خوش ہوجائیں،

سیرۃ المہدی ۳/۳۰۶ | انشائے عیب، گالی، ایذا رسانی، سفلہ پن، ناجائز طرفداری، خود بینی، (ان باتوں سے آپ (مرزا صاحب) کوسوں دور تھے

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا صاحب کے صاحبزادے کے کلام سے تو معلوم ہوا، کہ یہ مرزاجی کے لئے کوئی گالی گلوچ یا سفلہ پن نہیں، یہ تو مرزاجی کے دریا سے قطرہ ہے، فافہم ان کنتم لک فہم۔

(۲۰) - ازالۃ الاوہام مطبوعہ لاہوری ۱۸۴۴ | اور ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص (مولوی محمد حسین بٹالوی) کی موت کی نسبت خدائے تعالٰے نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی، جس کا ماحصل یہ ہے، کہ کلب یموت علی کلب یعنی وہ کتا اور کتے کے عدد پر مریگا، جو باون سال پر دلالت کر رہے ہیں، یعنی اس کی عمر باون سال سے تجاوز نہ کرے گی، جو باون سال کے اندر قدم دھریگا، تب اسی سال کے اندر اندر راہیٔ ملک بقا ہوگا۔

"مرزائی" - تم غلط کہتے ہو، مرزا صاحب نے یہ الہام مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق نہیں فرمایا،

"محمد عمر" - فقیر عرض کرتا ہے، کہ محمد حسین بٹالوی کے خط کو مرزا صاحب نے نقل فرمایا ہے:
بے حیا، بے ایمان، درندہ، منہ سے جھاگ نکالنے والا کتا، کلب یموت علی الکلاب سفلہ، کمینہ وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے، کیا رحمت اور انسانی نوع کی ہمدردی یہی معنی رکھتی ہے، آئینہ کمالات صد ۲۵۳،

مرزا صاحب فرماتے ہیں

آئینہ کمالات ۲۵۳ | آخر میں یہ بھی آپ کو یاد رہے، کہ یہ آپ کا سراسر افترا ہے

کہ الہام بکنب ”بموت عسلی کلاب“ کو اپنے اوپر وارد کر رہے ہیں، میں نے ہرگز کسی کے پاس یہ نہیں کہا، کہ اس کا مصداق آپ ہیں۔ اور جو بعض درست کلمات کی آپ شکایت کرتے ہیں، یہ بھی بے جا ہے، آپ کی سخت بدزبانیوں کے جواب میں آپ کے کافر ٹھیرانے کے بعد آپ کے دجال اور شیطان اور کذاب کہنے کے بعد اگر ہم نے آپ کی موجودہ حالت کے مطابق کچھ آپ کو حق حق کہہ دیا، تو کیا برا کیا، آخر واغلظ علیہم کا بھی ایک وقت ہے،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا جی نے تسلیم کر لیا۔ کہ ہاں یہ تمہارے لئے ہی کہا ہے۔ پھر محمد حسین بٹالوی کو مخاطب ہو تے ہیں۔

(۲۱)۔ آئینہ کمالات ۲۲۵	اقول :- آپ اپنے سفلہ پن سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس ضمیر کے ہیں۔
(۲۲)۔ آئینہ کمالات ۲۴۲	اے کج طبع شیخ

محمد حسین بٹالوی نے مرزا صاحب پر فتویٰ کفر لگایا، تو اُس کے جواب میں فرماتے ہیں۔

(۲۳)۔ آئینہ کمالات ۳۳۶	اقول :- (مرزا صاحب فرماتے ہیں) شیخ صاحب جو شخص متقی اور حلال زادہ ہو، اول تو وہ جرأت کر کے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل کے فسق اور کفر کا الزام نہیں لگاتا۔

مرزائی صاحب! یہ فحش کلامی میں کتنی دلیری ہے، کہ جو مرزا جی کا منکر ہو اُسے حرامزادہ کہنا، کہ اگر تو حلال زادہ ہوتا۔ تو جرأت سے مجھے کافر نہ کہتا

”مرزائی“ :- کیا جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے، پھر وہ حرامزادہ نہیں تو اور کیا ہے، کافر کہنا کوئی معمولی بات نہیں

”محمد عمر“ :- مرزائی صاحب مولوی محمد حسین صاحب نے اگر مرزا غلام احمد صاحب کو کافر تو پھر کیا ہوا۔ مولوی صاحب کے نزدیک مرزا جی کافر ہی تھے، تب ہی تو انہوں نے

کہا ہوگا، اور اگر مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کو کافر کہا، تو اسلام و قرآن و امت محمدیہ کے کافر ہونے کی بنا پر کہا ہوگا کیونکہ فرمان خداوندی ہے، وَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ

مرزائیت اور تذکرہ اور حقیقت الوحی و آئینہ کمالات مرزائیہ کا تو کافر نہیں کہا، اور اگر وہ مرزاجی کو کہتے کہ تم مرزائیت کے کافر ہو تو واقعی وہ قابل پرستش تھے، پھر بھی اُن کو ایسے خش خطابات سے کلام کرنا اخلاقی جرم پایا جاتا ہے۔ یا مولوی محمد حسین صاحب نے اس سبب سے مرزاجی کو کافر کہا ہوگا، کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے گھر خواہ کچھ دعویٰ کر بیٹھتے، خدائی دعویٰ کر لیتے یا معاذاللہ ابو اللہ بنتے یا ابو الاعلیٰ ہونے کے مدعی بن جاتے تو ہمیں کیا غرض تھا اور ہمارا کیا نقصان؟ ہمارے انبیاء علیہم السلام کی اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک تو نہ کرتے اس وجہ سے انہوں نے کافر کہہ دیا ہوگا، کیونکہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

توبہ ۱۰/۸	وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں زبانی

یا بدنی یا امتی یا اسلامی تو اُن کے لئے تکلیف دینے والا عذاب ہے۔

پھر رب العزت نے فرمایا،

احزاب ۲۲/۷	إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں، تقریری یا تحریری مذہبی یا بنیادی، زبانی یا قلبی، قربی یا بعدی، حالاً یا استقبالاً، ظاہراً یا باطناً اسلاماً یا کفراً اُن کو اللہ تعالےٰ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے۔ ملعون کر دیا ہے، لعنتی بنا دیا ہے، اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے آگے فرمایا وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ اور ایسے لوگوں کے واسطے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

یا اس وجہ کافر کہا ہوگا، کیونکہ وہ اہل حدیث تھے اور مرزا صاحب نے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سختی سے ٹھکرانے کا ارشاد فرمایا تو مولوی محمد حسین صاحب نے کفر کا فتویٰ دیدیا ہوگا، کہ جو مَن يُطِعِ الرَّسُولَ کا منکر ہے وہ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ کا دعوے دار کیسے ہو سکتا ہے؟

یا اس وجہ سے کافر کہا ہو گا، کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بایں معنی مبعوث فرمایا، کہ آپ کو سب انبیاء علیہم السلام سے آخر بھیجا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ اور مرزاجی نے اسلام میں جرأت کر کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی کوشش کی اور مسلمانوں کو دھوکہ دیکر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج کر دیا اور وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ کے مرزا غلام احمد صاحب عامل ہو گئے، اور مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۔ کا انکار کر دیا، اس رنج میں کافر کہہ دیا ہو گا، کہ ہمارے مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے اور اسلام سے کیوں علیحدہ ہو گئے،

یا اس رنج میں کافر کہدیا ہو گا کہ ہمارے مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے اور مرزا صاحب کے ماں باپ نے آپ کا نام غلام احمد رکھا، علم دین بھی حاصل کیا، لیکن مرزا غلام احمد صاحب غلام احمد سے بدل کر کرشن دھیہ تکنک دیے سنگھ بہادر و بدھ متیا نام رکھا، اور اپنی طرف نسبت غلام احمد ہونے کو ناپسند کر کے چھوڑ دیا، اور ہندو مسلمان نہیں ہو سکتا اور مسلمان ہندو نہیں ہو سکتا جب مرزا غلام احمد صاحب کرشن اوتار بنگئے اور مسلمانوں کو کہدیا کہ اگر ہندو کلمہ پڑھ کر اختلاف نہیں مٹاتے اور مسلمانوں سے بغلگیر نہیں ہوتے، تو مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں، اور اسلام کو الوداع کہہ دیں، تو اختلاف مٹ جائے، مرزاجی کے یہ الفاظ سن کر اور پڑھ کر انہوں نے کافر کہہ دیا ہو گا۔ کہ اسلام کے ایسے حامی مسلمان کب کہلا سکتے ہیں یہ ہندو ہیں، کیونکہ انہوں نے تو وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ پر عمل شروع کر دیا ہے اور ارشاد ہے۔

توبہ ۱۰/۳ | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اے ایمان والو اپنے والدین کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان اچھا سمجھیں اور جو شخص تم میں سے اُن کو دوست رکھے گا تو وہی ظالم ہیں،

اور شاید اس وجہ سے مولوی محمد حسین صاحب نے کافر کہہ دیا ہو، کہ ہم شَهِدَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور ہر وقت وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے ہیں اور مرزا جی نے خدائی دعوٰی کر دیا تو کافر کہہ دیا ہو،

یا اس وجہ سے کافر کہا ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَان وغیرہ اپنے جعلی الہاموں کو قرآنی آیتیں ہونے کا دعوٰی کر دیا ہے، یا تمام اُمتِ محمدیہ کو مرزا جی نے کافر کہہ دیا ہے۔ اس بنا پر مولوی محمد حسین صاحب نے کافر کہہ دیا ہوگا،

یا مرزا جی نے خود اقرار کیا کہ میں سوتے سوتے جہنم میں گر گیا، اس وجہ سے کہہ دیا ہوگا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

ان وجوہات مذکورہ سے مولوی محمد حسین صاحب نے کسی بنا پر مرزا غلام احمد صاحب کو کافر کہا، جس سبب سے مرزا جی کو کافر کہا گیا اگر وہ بُری بات تھی تو چھوڑ دیتے اور اگر اچھی بات تھی تو استفسار فرماتے کہ کام اچھا ہے، تم مجھے کیوں روکتے ہو، اس کی مثال یوں سمجھیے۔

کہ کسی غریب نے ایک جعلی مغلیہ خاندان کے منسوب کو عرض کی کہ خان صاحب آپ کی سب باتیں ہی اچھی ہیں، ایک بُری ہے اس کو چھوڑ دیں، تو بہت ہی اچھا ہے، بجائے اس کے کہ خانصاحب اُس سے دریافت فرماتے کہ بھئی بتاؤ وہ کونسی بات ہے۔ خانصاحب جواب میں فرماتے ہیں، کہ حرامزادے وہ کونسی؟ اُس نے کہا۔ کہ حضور بس یہی،

مولوی محمد حسین صاحب مرزا جی کے کفریہ عقائد کو جو وہ مرزا صاحب میں سمجھتے تھے، ازالہ کرنے کی کوشش فرماتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب اُن کو کبھی جواب دیتے اے بطالوی، اے کج طبع شیخ، تو اپنے سفلہ پن سے باز نہیں آتا، حلال زادہ کسی کو کافر نہیں کہہ سکتا،

مرزائی صاحب! بھلا یہ کوئی شریفانہ کلمات ہیں، المرء یقیس علی نفسہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ کریمانہ وجود سے کلمات محبت ہی نکلنے چاہئیں۔ بد مقابل خواہ بُرا بھی ہو، مومنوں کو تو سمجھانے کا طریقہ رب العزت نے فرمایا ہے، اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ

بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ، لیکن مرزائی قانون ہے کہ اُدْعُ اِلَی الْمِرْزَائِیَّۃِ بِالسَّبِّ وَالْقَبِیْحَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَقْبَحُ الْقَبَائِحِ لِاَنَّ الْمِرْزَائِیَّۃَ ھِیَ مُرَکَّبَۃٌ مِنَ الْکِذْبِ وَالْبُھْتَانِ

"مرزائی"۔ مرزا صاحب کو مخالفین نے جو گندی اور فحش گالیاں دیں، کوئی شریف یا نیک فطرت انسان پسندیدگی کی نگاہ سے کبھی نہیں دیکھ سکتا، پس اگر ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صاحب نے جوابی طور پر بظاہر سخت الفاظ استعمال فرمائے ہوں تو بموجب ارشاد خداوندی لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ مِنَ السُّوْٓءِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ مرزا صاحب کی کسی تحریر کو بھی سخت یا نامناسب نہیں کہا جا سکتا، اور پھر مرزا صاحب نے حدیث شریف کا ترجمہ کیا ہے، دیکھیے عُلَمَاءُ ھُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ، مرزا صاحب نے بھی ان اشرار کو ایسا فرمایا ہے ابرار کو نہیں، پاکٹ بک از صـ۸۶۷ تا صـ۹۰۔

"محمد عمر"۔ وکیل صاحب یہ تو تمہارا کمال ہے نہ کہ تمہاری کوئی بات اچھی ہو یا بری، بہتان فوراً خدا تعالےٰ پر جڑ دیتے ہو، کیا خداوند کریم گالی دینا سکھاتا ہے، کیسی بھولی باتیں بتاتے ہو، آج تک کسی حدیث میں بھی تم نے پڑھا ہے، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی تمام عمر میں ایسی گالیاں نکالی ہوں، جیسا کہ مرزا جی نے گالیوں کی کتابیں بھر دی ہیں، کیا قرآن کریم کی سمجھ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تھی یا مرزا صاحب کو، اب قرآن مرزا صاحب کو سمجھ آیا ہے، کہ گالیاں نکالنی چاہئیں، اگر تمہارے مرزائیوں کے نزدیک قرآن میں گالیاں دینا جائز ہے، تو پھر مرزا جی کو لوگوں کی سخت کلامی سے غصہ کرنا ہی نہ چاہیے تھا، کیونکہ انہوں نے قرآن پر عمل کیا ہے، اور اگر مرزا جی نے گالیاں دے کر قرآن پر عمل کیا ہے، تو پھر ابن البغی، یا بیوی کے رحم پر مہر لگا دی یا بندر سؤر سے بھی بدتر یا بد ذات کہنا یا حلال زادہ نہیں، ولد الحرام بننے کا شوق ہے، اور خبیث طبع وغیرہ وغیرہ اگر مرزا صاحب کو بھی کہا جائے تو آپ کو رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہیے، کیونکہ قائل نے بھی مرزائی استنباط قرآنی پر عمل کیا ہے، جو تمہارے نزدیک جائز کام تھا، بلکہ تمام مرزائیوں کو ہی اگر مرزا صاحب کے ان چیدہ چیدہ خطابات سے نوازا جائے تو اُن کو غصہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ بھی اُس نے سنت مرزائیہ پر عمل کیا ہے، لیکن بھئی وکیل صاحب ایک بات کا تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہے کہ مرزا صاحب کا حوالہ جو فقیر نے پیش کیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب

نے خود فرمایا ہے،

ایام صلح ۸۴ | اور نادان لوگ اس قدر بد گوئی اور گالیوں اور فحش بولنے کی نجاست کھائیں گے کہ خنزیر بن جائیں گے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ فقیر نے یہاں مرزا صاحب کا ارشاد آریوں کے پرمیشور والا جو انہوں نے زیرِ ناف دس انگل فرمایا ہے۔ بیان نہیں کرتا، لیکن یہ عرض کرنے سے رُکتا بھی نہیں، کہ خود مرزا صاحب نے ہی فرمایا ہے، کہ جھوٹ بولنا اور گُوہ کھانا ایک برابر ہے تمہارے نزدیک مرزا جی کا یہ فرمان صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو مرزا جی کا فرمان اب جو دماغ میں لے آؤ کہ مرزا جی نے گالیوں اور فحش بولنے والوں پر مجسمہ خنزیر ہونے کا فتویٰ دیا ہے، یہ سچ ہے یا جھوٹ؟ اور یہ بھی تم فیصلہ کرو کہ فحش بولنا اور گالیاں اور بد گوئی کا مصداق مرزا غلام احمد صاحب کی مذکورہ کلام میں ہے یا نہیں؟ اگر یہ اصل گالیاں اور فحش اور بد گوئی نہیں تو اس کا مثیل ہو گی، کیونکہ تمہارے مرزائیوں کے ہاں مثیل کا مسئلہ اصل مرزائیت ہے بازاری نمونہ کی گالیاں ہیں، اور نہ گالیوں کا اگر کوئی اور نمونہ ہو تو آپ ہی پیش فرمادیں

دوسرا جواب: سوء کے معنی گالیاں، فحش بولنا تم نے کس لغت سے نکال لیا ہے حالانکہ قرآن کریم کا سیاق تمہیں جھوٹا ثابت کر رہا ہے، اس آیت لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ کے معنی ہیں،

اللہ تعالیٰ بری بات کو زور سے کہنا پسند نہیں فرماتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو،

رب العزت نے اس آیت کریمہ میں مظلوم کو بلند آواز سے ظالم کے ظلم کو بیان کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ کہ کوئی شخص کسی شخص کی برائی کو بیان نہیں کر سکتا، کیونکہ لَا یَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا کا حکم جاری ہے، کہ کوئی شخص کسی شخص کی برائی ظاہراً بیان کرے تو وہ غیبت ہے، اور غیبت از روئے اس آیت کے منع تھی، اس سے مظلوم اپنے ظالم کے ظلم کو بھی کسی کے سامنے بیان اور ظاہر نہ کر سکتا تھا، تو رب العزت نے مظلوم کو لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ سے مظلوم کو اپنے ظالم کے ظلم کی لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی اجازت فرمادی، یہ مطلب نہیں جو تم نے بیان کیا ہے کہ مظلوم گالیاں نکالے،

حضرت شیخ سعدیؒ کا ایک شعر یاد آگیا ہے

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

مرزائیوں کی موجودگی میں آریہ بھی قرآن کریم کو ایسی بے دردی سے بگاڑ نہیں سکتے جو مرزائیوں نے کی ہے۔ تمہارے بیان کردہ معنی کو غلط ثابت کرنے کے لئے اور فقیر کے معنی کی تائید کے واسطے اس آیت کے پیشتر رب العزت نے أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ بھی فرما دیا کہ اگر مظلوم ظالم کے ظلم کو ظاہراً بیان نہ کرے بلکہ معاف کر دے، تو فرمایا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا بے شک معاف کرنے والے کو اللہ تعالٰے بھی معاف کرنے والا قدیر ہے،

حدیث پاک میں بھی ہے، مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

قرآن کریم سے مرزائیوں کو معاذ اللہ فحش گالیاں دینا دکھائی دیتا ہوگا، ہم مسلمانوں کو تو قرآن کریم نے سبق دیا ہے،

يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ۔ آپ کو سوال کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ کیا خرچ کریں، فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑا خیرات اور صدقہ اور خرچ کرنا کسی کو معاف کر دینا بڑا خرچ ہے، اور ملاحظہ ہو،

عنکبوت ۲۱/۵ أَقِمِ الصَّلٰوةَ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ۔

آپ نماز قائم فرمایئے، بے شک نماز بے حیائیوں اور بری باتوں اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے،

ثابت ہوا، کہ نمازی فحش گالیوں اور برے کاموں سے بچ جاتا ہے، اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، اور جو تابع فرمان الٰہی نہیں، وہ نماز کو بھی قائم نہیں رکھ سکتا، بلکہ مرزا جی کی طرح چھوڑ دیتا ہے، اور بجائے ذکر اللہ کے فواحشات میں مصروف رہتا ہے، باقی رہا مرزا صاحب کا مخالفین کی طرف فحش اور بری باتیں منسوب کرنا، اگر کسی نے مرزا صاحب کی عبارت ہی پیش کر دی، وہ تو فحش گالیاں نہیں، یا مرزا صاحب نے کسی بات پر کوئی فتویٰ سخت جڑ دیا اور پھر خود ہی اس کے عامل ہو گئے، تو وہ بھی معترض کا قصور نہیں،

بلکہ وہ مرزاجی کا منفرد کردہ ہی ہے، اپنی طرف سے گالیاں دینا یا بکواس بے جا کرنا تو یہ دیوانوں اور پاگلوں کی علامت ہے، اس کے لئے بھی کوئی ذی شعور تو زبان یا قلم نہیں اٹھا سکتا، بلکہ اتنے ہی اپنے دلائل لکھے، یا شان الوہیت یا شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ذکر اللہ میں وقت صرف کرتا ہے کوئی صحیح الفطرت یا صحیح دماغ والا تو اس کے جواب میں فحش گالیاں دینا شرافت سے بعید سمجھتا ہے۔

وکیل صاحب یہ کس عقلمند انسان نے آپ کو قانون سکھایا ہے، کہ مخالفوں کی فحش گالیوں سے جواب میں فحش گالیوں سے ہی خطاب کرنا جائز ہے، گو تمہارا مرزائیوں کا ایمان تو قرآن اور حدیث پر نہیں لیکن پھر بھی بطور آلہ تو تم استعمال کر ہی لیتے ہو، کوئی آیت یا حدیث اس سے یہ ثابت ہو کہ فحش گالیوں کے مقابلے میں فحش گالیاں دینا جائز ہو بلکہ ہم نے تو داناؤں کا مقولہ سنا ہوا ہے جواب جاہلاں باشد خاموشی، اور قرآن کریم کی تعلیم یہی ہے کہ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا اور جب مومنوں کو جاہل مخاطب ہوتے ہیں، تو وہ سلام کر کے گذر جاتے ہیں، رب العزت فرماوے کہ جاہل کے جواب میں تم سلام کہہ کر گزر جاؤ، تا کہ تمہاری شرافت ثابت ہو، اور اگر کوئی کہہ دے کہ جناب مرزا صاحب سلطان محمد کے متعلق تمہاری پیشگوئی جھوٹی نکل آئی، تو مرزاجی فحش گالیوں کی بوچھاڑیں، اور اگر کہہ دیا کہ آپ کی آسمانی منکوحہ آپ کے گھر نہ لوٹائی گئی، تو گالیوں کی بوچھاڑ دی علیٰ ہذالقیاس جب کسی مسلمان نے مرزا صاحب کو سچی بات کا سوال کیا، تو مرزاجی نے فحش گالیوں سے دفتر پُر کر دئے، بھلا یہ کوئی شرافت ہے۔

دوسرے مقام پر رب العزت نے فرمایا ہے، وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ جاہلوں سے اعراض فرمائیے،

تیسری آیت وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ، مومنوں کی علامت یہ ہے کہ جب کوئی لغویات سنتے ہیں، تو اس سے اعراض کرتے ہیں،

چوتھے مقام پر فرمایا، هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وہ مومنین لغو سے اعراض کرتے ہیں، فحش گالیاں، بات بات میں بکواس کرنا مومنین کی شان سے بعید ہے، اصلی پھول سے ہمیشہ خوشبو ہی آتی ہے اور جو نقلی اور ظلی کاغذوں سے تیار شدہ ہو، اس سے خوشبو کی توقع رکھنا محض نادانی ہے، لیکن کاغذی پھول چونکہ ظلی ہے ظل سے ہی ختم ہو جاتا ہے،

خداوند کریم ہر ایک کو اصل کی توفیق دے اور نقل سے بچائے، رقم زیادہ دینی پڑتی ہے، پلہ پھر بھی خالی رہتا ہے،

"مرزائی" - خود قرآن مجید نے اپنے منکروں کو شر البریہ فرمایا، بدترین مخلوق فرمایا ہے۔ کالانعام چوپایوں کی طرح فرمایا ہے، بلکہ زنیم حرامزادہ بھی کہا ہے، اور بخاری میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت کفار مکہ کا سفیر عروہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہا تھا، کہ حضرت ابو بکرؓ نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا، امصص بظر اللات یہ عرب میں نہایت سخت گالی سمجھی جاتی تھی،، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت ابو بکرؓ نے کہا لیکن آپ نے منع نہ فرمایا، پاکٹ بک از صـ ۹۰۱ تا صـ ۹۰۲

"محمدی" - اولئک کالانعام ہی صرف مذکور نہیں، بلکہ بل ھم اضل بھی مذکور ہے، کیونکہ جس نبی اللہ کی شہادت چوپائے بھی بیان کر دیں، اس نبوت کے نبی کو جھوٹا دینے والا اور اس نبوت سے اعراض کرنے والا واقعی چوپایوں سے بدتر ہے، باقی رہا تمہارا کہنا کہ رب العزت نے فرمایا ہے، لہذا مرزاجی نے فرمایا تو کوئی حرج نہیں، تمہارے اس استدلال سے مرزاجی کا خدائی دعوٰی مرزائیوں کے نزدیک صحیح ثابت ہوا،

دوسرا جواب یہ ہے، کہ خداوند تعالٰی نے جو صفات حلاف مہین ھماز مشاء بنمیم الخ، جس میں موجود ہوں، وہ واقعی حرامزادہ ہے، لیکن رب العزت کے سوا کوئی دوسرا ایسا کہنے کا حقدار نہیں، اور قرآنی تکمیل مرزاجی بھی تسلیم کر چکے ہیں، اس لئے اب بعد از نزول قرآن کسی پر یہ فتوٰی کوئی شخص نہیں جڑ سکتا،

تیسرا جواب یہ ہے، کہ رب العزت نے بھی کسی کو مخاطب کر کے حرامزادہ سے خطاب نہیں فرمایا، جیسا کہ مرزاجی نے اپنے مخالفین کو حرامزادے سے مخاطب کیا ہے، جو آئینہ کمالات و نجم الہدٰی وغیرہما میں مذکور ہے، اور نہ یہ قرآنی تعلیم ہی ہے کہ تم کسی کو حرامزادہ کہو بلکہ اس آیت کریمہ میں ارشاد الٰہی ہے، ولا تطع کل حلاف مہین الخ، کہ آپ ایسے عیوبات کے مرتکب کو جو حرامزادہ بھی ہو، اس کی اطاعت نہ فرمائیے، بُرے شخص سے روکنے کی اگر تعلیم دی جائے، تو ایسا بُرا آدمی اگر کسی کو روکنے سے ہی سیخ پا ہو جائے، تو اس کا یہ فعل اس کی ذات کو خود مشکوک کرتا ہے ورنہ اُسے رنجیدہ خاطر ہونے کی ضرورت ہی کیا تھی، ایسے ہی مرزا صاحب بھی اگر اپنی امت مرزائیہ کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد

فرما دیتے، تو کوئی اعتراض نہ تھا، لیکن کسی کو مخاطب ہو کر ایسے فحش کلامی سے خطاب کرنا شرافت سے بعید ہے،

باقی رہا تمہارا اعتراض کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہٗ کا فرمانا امصص بظر اللات عروہ بن مسعود نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا تھا، کہ اگر لڑائی شروع ہو گئی تو یہ آپ کے دوست آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، گو یہ گفتگو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی، لیکن یہ طعن صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ کمزور ایمان کہا، تو اگر کوئی بھی جواب نہ دیتا تو عروہ کی بات صحیح سمجھی جاتی، کہ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا، اس لئے واقعی یہ بھاگنے والے ہی ہیں، اور یہ عروہ کا اعتراض چونکہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذمّے تھا، اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب، اور بڑے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہٗ ہی تھے، اس لئے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہٗ نے گالی کا جواب گالی سے نہیں دیا، بلکہ واقعہ صحیح اور عروہ کو جنگ کا چیلنج دیا، پھر چیلنج ایک نرم ہوتا ہے، ایک سخت ہوتا ہے، کلمۂ عار سے ہوتا ہے، جیسا کہ کوئی کسی کو لڑائی کا اعلان کرے خود وہ فوراً کہدے کہ اگر تو اپنے باپ کا ہے، تو ابھی میرے سامنے آ، تو یہ اس کو گالی نہیں ہوتی، بلکہ کلمۂ عار ہے، اور اس نے حقیقت بیان کی ہے، یہ محاورہ بھی سخت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کا محاورہ اس سے نرم ہے، لیکن عار دلانے والا ضرور ہے، کیونکہ کفار مکہ جب جنگ کا سفر کرتے تو پہلے لات کو چومتے اور سجدے کرتے کہ تو ہماری امداد کرنا تیری امداد سے ہم کامیاب ہو سکتے ہیں، ان کا یہی عقیدہ تھا۔ کہ کامیابی اس بت کی قبضے میں ہے، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہٗ نے عار دلائی، کہ امصص ببظر اللات کہ جا لات کی شرم گاہ چوم، یعنی ابھی لات کو چوم کر تیاری جنگ کر کے میدان میں نکل، پھر دیکھیں گے، کہ تو بھاگتا ہے، یا ہم عربی محاورہ کو اُلٹ بیان کرنا یہ تو مرزائی کا بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ اور محاورے کو مرزائی صاحب اُلٹ دیتے ہیں، اور اگر عربی زبان کے محاورے کو اُلٹ دیتے تو کوئی بڑی بات نہیں، حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بدلنے سے تو مرزائی صاحب خوش ہوتے ہیں، کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے کلام کے مقابلے میں مرزا صاحب کا ارشاد ہے، کہ ردّی کی ٹوکری میں ڈال دو، مرزائی صاحب نے مرزا صاحب کے ارشاد پر عمل کرتے

خوب ٹھکرا دیا، لیکن یہ نہ سوچا، کہ اگر کسی نے حقیقت بیان کر دی، تو پھر کیا رہے گا، تو وکیل صاحب یہ کلمہ محاورۃً اور فوری اعلان جنگ تھا، تاکہ عروہ کو مومنین مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا یقین ہو جائے، کہ یہ بھاگنے والے نہیں، جو ابھی جنگ کے لئے تیار ہیں، اگر اس میں مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کو فرما دیتے تو اس کا مطلب اور ہو جاتا، اور آپ کا خاموش کرانا اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ نے جو کہا ہے، وہ حقیقۃً نہیں، بلکہ محض زبانی بات ہے، تو اس واسطے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ تاکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات یقینی ہو جائے، کہ واقعی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میدان میں بھاگنے والے نہیں ہیں، جب ان کے لئے کوئی اعلان جنگ کرے۔ تو فوراً تیار ہو جاتے ہیں، اس لئے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کے جواب کو صحیح سمجھا اور مسلمانوں کی بہادری کا اظہار مقصود تھا، نہ کہ فحش گالیاں تھا، جس سے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے، تم بیچارے میدان جہاد کے کلمات اور اداؤں کو کیا سمجھو، جنکے مذہب میں جہاد ہی حرام ہے، وہ بیچارے جنگ کے محاوروں کو کیا سمجھیں،

کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰے عنہ کا یہ جملہ عروہ نے مکہ معظمہ میں جا کر نہ کہا ہو گا، کہ ابو بکر نے یوں کہا ہے، کہ مسلمان جنگ کے لئے تیار ہیں، ضرور کہا ہو گا، یہی جملہ تھا جس نے کفار کے چھکے چھڑا دئے کہ مسلمان اتنے طاقتور ہیں، کہ جب ان کو بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی جملہ سے تو کفار مکہ نے حدیبیہ میں ہی صلح کر لی، اور اگر بالفرض یہ گالی فحش ہوتی جیسا کہ تم مرزائیوں نے سمجھا ہے، تو بوقت صلح ضرور اس کا ذکر کرتے اور کہتے کہ تم نے جنگ کرنا ہی تھا۔ تو کر لیتے۔ لیکن فحش گالیوں کا کیا مطلب اگر کفار مکہ نے تو گالی سمجھی۔ اور نہ اس گالی کا چرچا قوم کفار میں ہوا، جنکو کہا گیا، لیکن مرزائی صاحب کو مرزا غلام احمد صاحب کی فحش گالیاں محض جواہر ہیں، وہ تو امت مرزائیہ میں ثواب اور کار خیر اور قادیانی جنت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز، لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ نے دشمن کی قوم میں کلمہ عار دلانے کے واسطے فوری تیاری کا اظہار فرمایا تو وہ مرزائی صاحب کو بڑی فحش گالی معلوم ہوئی،

مرزا غلام احمد صاحب کی فحش گالیاں ان باتوں سے اسوۂ حسنہ نہ بن سکیں گی، اگر اسوۂ حسنہ ہیں، توامت مرزائیہ کے واسطے ہمارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کسی کو اپنی تمام عمر میں کوئی کسی قسم کی ادنےٰ سے ادنےٰ گالی دی اور نہ ہی ایسی تعلیم دی ہے، اور نہ ہی خداوند کریم نے ہمیں سبق سکھایا ہے، مرزا غلام احمد صاحب نے توماں باپ کی فحش گالیاں بلکہ جیسا کہ بازاری آوارہ عورتیں یا بھنگنیں گالیوں میں پشتوں تک گالیاں دے دیتی ہیں، مرزاجی نے جی کھول کر انبیاء علیہم السلام کی نانیاں اور دادیاں گن گن کر گالیاں دی ہوں یا نہ ہوں اور ماں باپ کی فحش گالی تو مرزاجی کا تکیہ کلام تھا،

"مرزائی"۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے، کہ ابی بن کعب نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، کہ فرماتے تھے، کہ جو کوئی کہ نسبت کرے ساتھ جاہلیت کے پس کٹواؤ، اس کو ستر باپ اس کے کا اور کہنا یہ نہ کرو یعنی یوں کہو کہ اپنے باپ کا ستر کاٹ کر اپنے منہ میں لے،

اس حدیث میں نہایت میں ہے فخر بالا پر اور حقیقت میں اپنی قوم کی بڑائی کرنا عبث ہے، عبدالحکیم نے اپنے رسالہ اعلان الحق میں مرزا صاحب کو حرامزادہ لکھا ہے، پاکٹ بک از صد ۹۰۳ تا صد ۹۰۴،

"محمد عمر"۔ کسی حقیقت کو بیان کرنا جرم نہیں ہوتا، کیا رب العزت نے محصنٰت کی صفت وَلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ نہیں فرمائی ہے، کہ محصنٰت وہ عورتیں ہیں، جو پوشیدہ یار کسی کو نہ بنائیں، اب تم مرزائی کہو، کہ یہ ہم کو گالیوں کا سبق ملا ہے، تو یہ غلط ہے، پھر اگر کوئی غلط مسئلہ بیان کرے کہ زوجین اگر اکٹھے ہو جائیں اور دخول سے بھی غسل وغیرہ کی ضرورت نہیں، تو کوئی مسلمان کہدے کہ بھائی تم غلط کہتے ہو، دخول حشفہ ہی غسل کو واجب کر دیتا ہے، تو کوئی مرزائی کہے کہ بھائی تم نے گالی دی ہے، تو مرزائی استنباط غلط ہے، ایسے ہی کوئی ڈاکٹر کسی کو سبق دے تو وہ عورت یا مرد کے ستر کی حقیقت اور رگیں اور اس کے اعصاب وغیرہ کی ماہیت بیان کرے تو تم کہو کہ یہ بڑا بکواسی ہے تو تمہاری اس بات کو کوئی تسلیم نہ کریگا، کیونکہ ڈاکٹر اس کو بحیثیت انسانی جزو ہونے کے اسی کی ماہیت اور حقیقت سمجھا رہا ہے، کہ اگر کسی مریض کو اس کی جائے نفرت کی مرض ہو جائے، تو وہ اُسے دوست کی حقیقت کو سمجھ چکا ہو گا وہ مرض کی جلدی تشخیص کر سکیگا، ایسے

یہی شرک بھی ایک مرض ہے اور مسئلہ بھی ہے اور سب مسئلوں سے بڑا مسئلہ اور سب مرضوں سے بڑی مرض ہے، تو یہی مسئلہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے سامنے کوئی توحید کا غلط مسئلہ بیان کرے یا شرک کا بیمار ہو جائے تو وہ تمہارے سامنے جاہلیت کا شرکیہ فخر کرے تو اس کو کہو کہ اپنے باپ کا ستر کٹواؤ، یہ محاورہ ہے جیسا کہ ہمارے ہاں بھی لوگ کہتے ہیں، بُرا کیا بُرے کی ماں مرے، اسی طرح یہ بھی محاورہ ہے کہ باپ کا ستر کٹواؤ، تاکہ ایسے مشرک پیدا ہی نہ ہوں، جو شرکیہ فخر کریں، دوسرا مطلب یہ ہے،

کہ اب وہ زمانہ جاہلیت کا گذر گیا، اب جن بُتوں کے ستر کو تم چاٹتے اور چُوستے ہو، اُس کو کٹوا دو، اب وہ قابلِ پرستش نہیں رہے، اب زمانہ توحید کی پرستش کا آچکا ہے، اب وہ توحید کے پرستاروں کے مقابلے میں تمہاری کچھ امداد نہ کر سکیں گے، کیونکہ ارشاد رب العزت ہے، وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا یَرْجُوْنَ تم اللہ تعالٰے سے امید رکھتے جو وہ نہیں رکھتے،

دوسرا جواب رب العزت نے اس سے بھی منع فرمایا، وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ اور جو من دون اللہ کو وہ پکارتے ہیں تم انہیں گالی نہ دو، کیونکہ وہ اللہ کو بغیر علم کے گالیاں دینگے،

تیسرا جواب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں کسی کو فحش گالی نہیں دی، اگر کو مرزائی ثابت کر دے کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو فحش گالی دی ہو، تو اس شخص کو

مبلغ ایکہزار روپیہ انعام

فی گالی دیا جائے گا،

چوتھا جواب اللہ تعالٰے نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ سے آپ کی صفائی تحریر کر دی، تو اب مرزاجی اور مرزائیوں کا اعتراض غلط اور قرآن کریم کی صراحتًہ صفائی جو بلا تاویل و بلا استعارہ و کنایہ وغیرہ مذکور ہو چکی ہے، اس کے مقابلہ میں ضعیف حدیث حجتہ نہیں ہو سکتی اور یہ واقعہ تو قبل از نزول آیات کریمہ ہے،

جب قرآن کریم نے گالیوں اور فحش کلاموں سے حکمًا منع فرما دیا تو بعد از نزول اس آیت

کے سخت کلامی کفار سے بھی منع ہو گئی، لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ پڑھ کر بھی غیر مسلم یعنی احمدی بھائیوں کے خداؤں تک بھی سخت فحش کلامی سے نہیں رُکے، چنانچہ فرماتے ہیں،

(۲۴) چشمہ معرفت ۱۰۶ — پرمیشور ناف سے دس انگل نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)

پھر مرزاجی نے مرزائیت کو نہ تسلیم کرنے والوں کو ایسی فحش گالیاں دی ہیں، جن کو کوئی انسان ذی ہوش پسند نہیں کر سکتا، اور گالیاں دے کر پھر تاویلیں کی جاتی ہیں، سنیئے،

(۲۵)۔ آئینہ کمالات لاہوری مطبع ۵۳۵ — تِلْكَ كُتُبٌ يَنْظُرُ اِلَيْهَا كُلُّ مُسْلِمٍ بِعَيْنِ الْمَحَبَّةِ وَالْمَوَدَّةِ وَيَنْتَفِعُ مِنْ مَعَارِفِهَا وَيَقْبَلُنِيْ وَيُصَدِّقُ دَعْوَتِيْ اِلَّا ذُرِّيَّةَ الْبَغَايَا۔

یہ کتابیں جن کی طرف ہر مسلمان محبت اور دوستی کی نظر سے دیکھتا ہے، اور اُس کے معارف سے نفع اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت (مرزائیت) کی تصدیق کرتا ہے، سوائے کنجریوں کی اولاد کے،

مرزا صاحب نے اس عبارت میں محض مرزائیوں کو ہی مسلمان کہا ہے، اور دوسری بات یہ کہی کہ جس نے میری دعوت کو قبول کیا، جس نے میری مرزائیت کی تصدیق نہیں کی، وہ کنجری کی اولاد ہے۔ یعنی حرامزادہ ہے،

مرزائیو! اس کو گالیاں ہی کہتے ہیں، جو بلا تاویل بغیر ہیرا پھیری کے صراحۃً سمجھی جائیں۔

(۱)۔ آئینہ کمالات کی اشاعت تک تو غیر احمدیوں کو کافر بھی نہیں کہتے تھے، چہ جائیکہ ذریۃ البغایا کہیں، حقیقۃ الوحی میں اس کا جواب موجود ہے،

(۲)۔ اس عبارت میں حضور نے اپنی خدمات اسلامی کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا، کہ جب میں بیس سال کا ہوا، تب ہی سے میری خواہش یہ رہی کہ میں آریوں اور عیسائیوں کا مقابلہ کروں چنانچہ میں نے براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ اور آئینہ کمالات وغیرہ کتابیں لکھیں جو اسلام کی تائید میں ہیں (کلی مسلم) "یعنی ہر مسلمان ان کتابوں کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور ان کے معارف

سے مستفید ہونا اور میری دعوت اسلام کی تائید کرتا ہے، مگر ذریۃ البغایا جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے، وہ ان کے مخالف ہیں، پاکٹ بک صفحہ ۹۰۴،

محمد عمر۔ وکیل صاحب! بات کہہ کر بدل جانا یا سیدھی بات کو الٹا کرنا تو مرزائی کی جبلت ہے۔ وکیل صاحب ارشاد فرماتے ہیں، کہ مرزا صاحب نے تو قطعاً ذریۃ البغایا غیر احمدیوں کو کہا نہیں، حالانکہ عبارت صاف ہے، پہلے تو قابل غور یہ امر ہے، کہ غیر احمدی تمہاری اصطلاح میں وہ شخص ہے، جو سلسلہ مرزائیہ میں منسلک نہیں، اور جو مرزائی ہے، تم لوگ اس کو احمدی کہتے ہو، یعنی جو مرزا غلام احمد صاحب کو سچا سمجھتا ہے۔ بحیثیت نبی ہونے کے سچا سمجھے تب بھی مرزائی، یا بحیثیت مجدد ہونے کے مرزا جی کو سچا سمجھے تب بھی مرزائی کیونکہ مرزا جی نے تمام عمر سچ فرمایا ہی نہیں، جو شخص جھوٹ کو سچ سمجھے وہ بھی مرزائی،

دوسری بات یہ ہے، کہ مرزا جی نے اسلام کے ہر نبی اللہ کی ہتک کی اور اسلام کے ہر رکن کو ٹھکرایا، تو جو شخص انبیاء اللہ کی ہتک جس منہ سے سُنے، پھر اسکو اپنا مجدد دین سمجھے وہ بھی مرزائی، اور مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن کریم اور احادیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی بے دردی سے ٹھکرایا، تو جو ایسے شخص کو اپنا پیشوا سمجھے وہ بھی مرزائی اور مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود نبوت کے اجراء کا مسئلہ اسلام میں ایک صریح شرک نکال دیا، تو جو ایسے نئے نبی کی امت بنے، وہ امت مصطفٰے صلی اللہ علیہ سے نکل کر مرزائی بن گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے اسلام کو ترک کر کے اور توہین کر کے ہندو مذہب کا پیشوا، نہیہ کلنک، بدھ متیا اور کرشن بن گئے، تو جو اس شخص اس کرشن یا بدھ متیا یا نہیہ کلنک قادیانی کا مطیع ہوا وہ اسلام سے بعید اور مرزائی جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو معاذ اللہ مُردہ جانے آسمان پر بجسد عنصری زندہ نہ جانے وہ منکر قرآن کریم اور مرزائی۔ اور جو عیسٰی بن مریم علیہ السلام کے نزول من السماء کا قرب قیامت قائل نہ ہو وہ مرزائی، جو حج بیت اللہ کا منکر اور باوجود استطاعت کے نہ گیا اور قادیانی حج، یا ربوہ کا حج ہر سال کرے یا مرزا صاحب کو بیت اللہ جانے جو اپنے آپ کو احمدی کہلائے وہ مرزائی، جو شخص براہین احمدیہ اور حقیقۃ الوحی اور تذکرہ و البشریٰ و مکاشفات وغیرہم پر ایمان رکھے اور صحیح سمجھے وہ مرزائی۔ اور جو مرزا غلام احمد صاحب صاحب کے عقیدے و اقوال و افعال کے مقابلے میں حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تاویل یا ہیرا پھیری کرے

وہ مرزائی۔ قرآن[۱۴] کریم کو قصے کہانیاں سمجھے وہ مرزائی، جو مرزائی کو ہیرو سمجھے وہ مرزائی، جو شخص[۱۵] نزول ملائکہ کا منکر ہو وہ مکذب قرآن ہے اور مرزائی، جو شخص[۱۶] انبیاء اللہ کے معجزات کو مجاز یا شعبدہ بازی سمجھے اور ہر معجزے کو حقیقۃً نہ سمجھے تو منکر قرآن کریم ہے اور جو مرزائی کرشن[۱۷] وغیرہ ہندوؤں کے اوتاروں کو نبی اللہ کہے وہ مرزائی، جو[۱۸] انبیاء علیہم السلام کے مثیل کا قائل ہے وہ مرزائی، اور جو شخص[۱۹] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت الٰہی کا حصول ممکن سمجھے وہ مرزائی، اور جو انگریز[۲۰] کو اولی الامر سمجھے وہ مرزائی اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ امتی بظاہر اعمال میں کبھی ترقی بھی کر جاتے ہیں، وہ مکذب قرآن وہ مرزائی، اور جو[۲۲] شخص انبیاء علیہم السلام کو معصوم نہ سمجھے وہ مرزائی، اور جو مرزائیوں[۲۳] کو مسلمان سمجھے وہ بھی مرزائی اور جو شخص[۲۴] امام مہدی سید محمد بن عبداللہ صاحب کو عرب کا بادشاہ کنایۃً نہیں حقیقۃً آخیر زمانہ میں تسلیم نہ کرے وہ مرزائی اور جو شخص[۲۵] مرزا غلام احمد صاحب کو کسی نبی کا مثیل یا مسیح موعود کہے یا عقیدہ رکھے وہ مرزائی اور جو شخص[۲۶] قبر میں مردے کو زندہ کر کے نکیرین کے حساب لینے کا انکار کرے وہ مرزائی اور جو شخص[۲۸] طاعون کو دابۃ الارض متعینہ سمجھے وہ مرزائی، اور جو شخص[۲۹] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد یہودی سمجھے وہ مرزائی، اور جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شق قمر کو جو بلا مجاز حقیقۃً شق القمر پر ایمان نہ لائے وہ مرزائی، اور جو شخص[۳۰] امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شر الامم کہے یا سمجھے وہ مرزائی، اور جو شخص[۳۱] اول اللہ کو گالیاں دے وہ مرزائی، اور جو شخص ہر بات[۳۲] میں جھوٹ ہی بولے وہ مرزائی،

"مرزائی" - ہم احمدی ہیں، تم مرزائی کیوں کہتے ہو؟

"محمد عمر"۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب اپنے دستخط "مرزا غلام احمد صاحب" نہیں لکھتے، جب تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اپنے آپ کو مرزا تسلیم کرتے ہیں، تو ہی نسبت کی ملنے سے تم مرزائی بن گئے، کیا اب مرزائی ہونے سے کبھی جی چراتے ہو، جب قیامت کو "اے مرزائیو" کے خطاب سے پکارا گیا، پھر کیا کرو گے؟

دوسرا جواب۔ مکاشفات صفحہ ۴۸ میں مرزا غلام احمد صاحب کو الہام ہوا، مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کو خطاب کیا۔ اصبر سنفرغ یا مرزا۔ البدر جلد ۲ نمبر ۴ ۱۹۰۳ء، پھر آگے دوسرا الہام ہے (۹۶) ۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء دوشنبہ فرمایا پھر بھی ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں

کہ میں کچہری میں گیا ہوں، تو اللہ تعالےٰ ایک حاکم کی صورت میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، اور ایک طرف ایک سررشتہ دار ہے، ہاتھ میں ایک مسل لئے پیش کر رہا ہے، حاکم نے مسل اٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے؟ تو میں نے باریک نظر سے دیکھا الخ،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اب تو تمہاری تسلی ہوگئی ہوگی، کیونکہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے خدا کی طرف سے یا مرزا کا خطاب مل گیا، اب تو تمہیں مرزائی کے خطاب سے خوش ہونا چاہیئے، کیونکہ احمدی مرزاجی کا عطا کردہ خطاب اور مرزائی خدا کا عطا کردہ خطاب ثابت ہوگیا، اور الہامی کچہریوں سے بھی یہی آواز سنائی دی، تو فرقہ مرزائیہ جس کا خطاب مرزا غلام احمد صاحب نے احمدی مقرر کیا ہے،

تریاق القلوب ۳۳۹	اشتہار واجب الاظہار اپنی جماعت کیلئے اور گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لئے،

اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں، وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے، اور جائز ہے، کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں، یہی نام ہے جس کے لئے ہم ادب سے اپنی معزز گورنمنٹ میں درخواست کرتے ہیں، کہ اس نام سے اپنے کاغذات اور مخاطبات میں اس فرقہ کو موسوم کرے، یعنی مسلمان فرقہ احمدیہ،

اس کے بعد مسلمان کا لفظ بھی علیحدہ کردیا

پیغام صلح ۱۶	ہم احمدی سلسلے کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق رہیں گے،

خلیفہ صاحب اور مرزا صاحب کا ارشاد، کہ مرزائی مسلمانوں سے الگ ہیں

نزول مسیح ۲۴	میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں،

حقیقۃ النبوۃ ۱/۱۵۶ — اے مسلمانو! اے احمدیو!

اِس خطاب میں خلیفہ ثانی صاحب نے مسلمانوں کو خطاب الگ کیا اور اپنے احمدیوں کو الگ معلوم ہوا کہ احمدی جماعت مسلمانوں سے الگ ہے،

مرزائی ایک نیا فرقہ ہے

تبلیغ رسالت ۷/۷ — بحضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر، دام اقبالہٗ، مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے،

عدالت برطانیہ میں مرزاجی نے اپنے فرقے کو نیا یعنی بدعتی لکھا ہے،

مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نزدیک مسلمانان اُمتِ محمدیہ غیر احمدیہ ہیں اور احمدی مرزائی اُمتِ محمدیہ سے خارج ہیں

تبلیغ رسالت ۹/۲ — اور لعنت ہے اُس شخص پر جو مجھے جھوٹا جانتا ہے،

اشتہار معیار الاخبار (۲ مئی ۱۹۰۰ء) تبلیغ رسالت ۹/۲۷ — جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہیگا وہ خداوند اور رسول کی نافرمانی کرنیوالا جہنمی ہے،

چشمہ معرفت ۳۱۷ — لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں، جو نہیں مانتے،

ایک جماعت الگ بنانے کی وجہ اور مرزائی اقرار کہ موجودہ مسلمانوں سے الگ جماعت ہے

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب ۲

کل میں نے سنا تھا، کہ ایک شخص نے کہا، کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوا اس کے کچھ فرق نہیں، کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں، اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں، باقی سب عملی حالت مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وہی ہے سو سمجھنا چاہیئے کہ یہ بات صحیح نہیں، کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے،

اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی، تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی، کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا، اور ایک الگ جماعت بنائی جاتی، اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا غلطی دراصل آج نہیں پڑی، بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے سے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی، اور کئی خواص اور اولیاء اللہ اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا، اگر یہ کوئی ایسا عمل ہوتا تو خدا تعالےٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا، لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہو گئی ہیں جن کو اصلاح کی ضرورت ہے،

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ ۱۲

غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں، جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جن سے خدا تعالےٰ ناراض ہے، اور جو اسلامی رنگ ہے بالکل مخالف ہیں، اسی واسطے اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجائیں، اور اس مطلب کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کیا ہے، کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم کروں، یہ فرق ہے ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان، ان کی حالت وہ نہیں رہی، جو اسلامی حالت تھی، یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے، ان کے دل ناپاک ہیں، اور خدا تعالےٰ چاہتا ہے، کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو، فقط،

کلمۃ الفصل ۶۹ حضرت مسیح موعود کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں اول یہ کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالٰی نے الہام کے ذریعے اطلاع دی، کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں۔ اور نہ صرف یہ اطلاع دی، بلکہ حکم دیا، کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ،

دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود نے عبدالحکیم خان کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا، کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا،

تیسرے یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان سمجھنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے،

چوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھتے اُس کے لئے نعمت الٰہی کا دروازہ بند ہے،

پانچویں یہ کہ جو شخص مسیح موعود کی دعوت کو رد کرتا ہے وہ قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتا ہے، اور اللہ کے کھلے کھلے نشانات سے منہ پھیرتا ہے،

چھٹے یہ کہ جو شخص مسیح موعود کے منکروں کو راست باز قرار دیتا ہے۔ اس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے،

کلمۃ الفصل ۱۷ پس وہ جس نے مسیح موعود کا انکار کیا، اُس نے مسیح موعود کا انکار نہیں کیا، بلکہ اُس نے اس ایمان کے لینے سے انکار کیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے،

کلمۃ الفصل ۲۰ کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے، کہ قادیان میں اللہ تعالٰی نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُتارا،

کلمۃ الفصل ۲۱ تم مسیح موعود کے انکار کو کوئی معمولی بات نہ سمجھو، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی نبوت کی چادر اس پر چڑھائی ہے، اور اس کا ظہور خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہے،

کلمۃ الفصل ۲۸ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ پکا کافر ہے،

کلمۃ الفصل ۴۶ پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا تو مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاؤ، اور یا مسیح موعود کو سچا مان کر آپ کے منکروں کو کافر جانو، یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں کو مسلمان سمجھو،

کلمۃ الفصل ۵۵ اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے، کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی، تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے،

کلمۃ الفصل ۶۰ اگر کوئی مسیح موعود کے الہامات کا جن میں آپ کا دعوے مسیحیت بھی شامل ہے، منکر ہو، تو وہ کافر ہو جاتا ہے،

اگر غیر احمدی مسلمان نہیں، تو انہیں مسلمان کہہ کر کیوں پکارا جاتا ہے؟

کلمۃ الفصل ۵۰ اصل میں بات یہ ہے، کہ عرف عام کی وجہ سے ایک نام کو اختیار کرنا پڑتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا، کہ وہ چیز اسم بامسمی ہو گئی ہے۔ مثلاً دیکھو اگر ایک شخص سراج دین نامی مسلمان سے عیسائی ہو جاوے تو اُسے پھر بھی سراج دین ہی کہیں گے، حالانکہ عیسائی ہو جانے کی وجہ سے اب وہ سراج دین نہیں رہا، بلکہ کچھ اور بن گیا ہے، لیکن عرف عام کی وجہ سے اُسے اس نام سے پکارا جاویگا، معلوم ہوتا ہے، حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے، کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھاویں، اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھدیئے ہیں،

"کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعوی کرتے ہیں، تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو، اس سے مدعی اسلام سمجھا وے نہ کہ حقیقی مسلمان"۔

کلمۃ الفصل ۶۳ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے، اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے،

کلمۃ الفصل ۱۱۹ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کی اقتدا میں نماز ادا کرنے سے اپنی جماعت کو قطعی طور پر روک دیا ہے، اور اس فعل کو حرام قرار دیا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں،

"یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے، کہ کسی

مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو، کیا تم چاہتے ہو، کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو، اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں، اسی طرح مثلاً معاملات میں رشتہ ناطہ کا اشتراک ہوتا ہے۔ سو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کو احمدی لڑکی کا رشتہ دینے سے منع فرما دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں،

"غیر احمدیوں کی لڑکی لے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی تو نکاح جائز ہے، بلکہ اس میں تو فائدہ ہے، کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے، مگر اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیئے، اگر ملے تو بے شک لے لینے میں کوئی حرج نہیں، اور دینے میں گناہ ہے"۔ الحکم بابت ۱۴ر اپریل ۱۹۰۸ء،

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے، کہ حضرت مسیح موعود نے نہ صرف قولاً بلکہ عملاً بھی غیر احمدیوں کو حقیقی اسلام سے خارج قرار دیا ہے، اور ان کے ساتھ دینی امور میں مسلمانوں والا خاص سلوک روا نہیں رکھا، اسی طرح جنازہ کا معاملہ ہے، کہ اس میں بھی حضرت مسیح موعود نے اپنے لوگوں کو غیروں کا جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں،

ایک صاحب نے پوچھا، کہ ہمارے گاؤں میں طاعون ہے اور اکثر مخالف مکذب مرتے ہیں، ان کا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا، کہ یہ فرض کفایہ ہے۔ اگر کنبہ میں سے ایک آدمی بھی چلا جاوے، تو ہو جاتا ہے۔ مگر یہاں ایک طاعون زدہ ہے کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے، دوسرے وہ مخالف ہے، خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں، خدا فرماتا ہے، کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو، اگر وہ چاہے گا، تو ان کو خود دوست بنا دے گا، یعنی وہ مسلمان ہو جائیں گے، خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے، مداہنہ سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا، بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنواؤ گے"۔ البدر ۱۵ر مئی ۱۹۰۳ء،

کیوں جی وکیل صاحب؟ تم نے تو یار کہا ہے، کہ "ہر مسلمان" سے مراد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے، حالانکہ عبارات مرزائیہ سے واضح ہوا، کہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرزائی مسلمان سمجھتے ہی نہیں"۔

وکیل صاحب بات پہلو بدل کر ارشاد فرماتے ہیں، کہ براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ اور آئینہ کمالات وغیرہ اسلام کی تائید میں ہیں، وکیل صاحب کی یہ بڑی سخت غلط بیانی ہے، مرزا غلام احمد صاحب نے پہلا ڈاکہ اسلام پر براہین احمدیہ سے ڈالا، کہ اپنے الہامی افتراء

سے مسلمانوں کا ایمان بھی لوٹا، اور مسلمانوں کا حلال مال ناجائز طور پر بے دردی سے لوٹا۔ اس میں مرزا صاحب نے قرآن کریم اور اسلام کو بدلنے کی بطریق خاص کوشش کی، اور آئینہ کمالات میں یہ کمال دکھایا، کہ اپنے الہامی افتراء کو علی الاعلان شائع کیا، اور اپنے افتراء کے مقابلے میں قرآن کریم کو محض قیل وقال قصے کہانیاں سے تعبیر کیا، اور محمدی بیگم اور اُس کے خاوند کو دھمکایا۔ اور احمد بیگ کو اپنی ہوائے نفسانی کے پورا کرنے پر تمام جائیداد کا جوا کھیلا، اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار کیا، اور دعویٰ خدائی کر کے مسلمانوں کو بُرے بُرے خطابات سے کوسا، حتیٰ کہ دیکھو مصداق دعوی الاذی ینبغی البغایا، میری مرزائیت اور دعویٰ خدائی کو سوائے حرامزادوں، کنجری زادوں کے باقی مسلمانوں نے یعنی مرزائیوں نے تسلیم کر لیا ہے یعنی آئینہ کمالات میں مرزاجی کا یہ کمال ظاہر ہوا، کہ صرف مرزائی حلال زادے ہیں جنہوں نے خداوند قدوس کی خدائی کو ترک کر کے مرزا صاحب کی خدائی کو تسلیم کر لیا اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے اعراض کر کے مرزا غلام احمد صاحب کا پٹہ گلے میں باندھ لیا ہے، اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی احسن تبلیغ کو چھوڑ کر اور پیارے کی پیاری باتوں کو ترک کر کے مرزاجی سے گالیوں کی تعلیم حاصل کر لی، جس تعلیم مرزائیہ نے قرآنی تعلیم سے بے نصیب کر کے اس کو محض قیل وقال سمجھ کر مرزا غلام احمد صاحب کے الہام وافتراء کو اولیٰ اور افضل من الکلام الالٰہیۃ قبول کر لیا ہے۔ اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی کشتی شفاعت سے اُتر کر مرزاجی کی کاغذی کشتی میں سوار ہو گئے،

وکیل صاحب نے اس تغیر وتبدل عظمیٰ کا نام آریوں اور عیسائیوں کی تردید لکھا ہے، جو یہ محض مرزائی دھوکہ ہے، کیونکہ آریوں کے بادشاہ ہونے کا دعویٰ مرزاجی کا جونی مثیل ہونے کا عقیدہ آریوں کا انسانیت کو چھوڑ کر دس انگل ناف کے نیچے جائے نفرت انسانی آریوں کے پرمیشور ہونے کا دعویٰ مرزاجی کا انگریزوں کے خود کاشتہ پودہ ہونے کا دعویٰ بھی کریں۔ اور یہ بھی کہیں کہ اگر سلطنت انگریزی نہ ہوتی تو مرزائیت ختم ہو جاتی، اور جو امن سلطنت انگریزی میں مرزائیوں کو ہے وہ ممالک اسلامیہ میں نہیں۔ خدائی دعوی بھی کیا ہو اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور مسلمانوں کو منہ آئی باتیں کہی جائیں لیکن وکیل صاحب فرما دیں، کہ مرزا صاحب نے تو آئینہ کمالات تک امت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

پر فتوای کفر لگایا ہی نہ تھا، وکیل صاحب مرزاجی نے چھوڑا کس کو؟ اسلام کی کوئی شے نہیں جس کو مرزاجی نے ٹھکرایا نہ ہو، اس کلام سے بھی وکیل صاحب کی سادگی نمایاں ہے، وکیل صاحب کے نزدیک ان کتب میں صرف آریوں اور عیسائیوں کا رد ہے، مسلمان اور اسلام کا نہیں، ہم سمجھتے ہیں، وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ، لیکن اگر کوئی کسر ہے، تو وکیل صاحب آپ پوری کردیں، گالیاں فحش دیکر پھر انکار کرنا کہ گالی نہیں، سمجھنے والے سمجھ رہے ہیں، کہ مرزاجی نے مسلمانوں کو فحش گالیاں دینے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی، مرزا غلام احمد صاحب فحش گالیاں دیں، اُن کی نبوت میں فرق نہ آئے حکیم نور دین عسل مصفٰی ۶۳۸ پر لکھ دیں کہ مرزا صاحب کی والدہ پر ناگفتنی اتہام لگائے گئے، جیسا کہ مرزاجی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے متعلق سمجھے ہیں، ان کی خلافت میں فرق نہ آئے، لیکن امت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مسلمان اگر مرزائی عبارت کو صرف پیش ہی کردیں، اور اپنی طرف سے کوئی تغیر بھی نہ لگائے، یا اس تحریر مرزائی کے عین مطلب پر آیت قرآنی جو صراحۃً مرزائی قول وفعل کے مطابق چسپاں ہو، تو مرزائی فوراً طعن کو کھڑا ہو جاتا ہے، کہ دیکھو ہمیں گالیاں دی جارہی ہیں، حالانکہ آنکھ تمہاری سرمہ تمہارا،

ہم صرف اس عمل میں مجرم ہو جاتے ہیں، کہ تمہارا ہی سرمہ تمہاری ہی قدرتی چشم میں لگا دیتے ہیں، اب اگر وہ چبھتا ہے تو تمہارا ہی تیار کردہ ہے، اچھا تیار کرتے تو نہ چبھتا، ایسے ہی آئینہ بھی تمہارا کمالات بھی تمہارے، ہم صرف اس بات سے ہی مجرم ہیں، کہ تمہارے کمالات کے سامنے تمہارا ہی شیشہ رکھ دیتے ہیں، اگر برے ہیں تو تم کمالات اچھے بیان کردیتے، پھر تمہارے ہی آئینے تمہیں اچھے دکھائی دیتے، ایسے ہی عسل بھی تمہاری مصفّٰی، بھی تم نے کیا ہم صرف تمہاری مصفّٰی عسل کو تمہیں نذرانہ پیش کرتے ہیں، مجرم ہوتے ہیں، کبھی اچھی مصفّٰی کردیتے، جو تمہیں بھلی معلوم ہوتی، ایسے ہی اوہام بھی تمہارے، ہم صرف ازالہ کو پورا کرنے میں ملزم بن گئے، ایسے ہی مرزاجی کہدیں کہ میں آسمان سے اترا ہوں، تو جرم نہیں، ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہدیں تو مجرم، وحی مرزاجی کی ہم حقیقت کہنے سے مجرم، تلوب بھی تمہارے تریاق بھی تمہارا، ہم صرف مرزائی تلوب کو مرزائی تریاق پلانے سے ہی مجرم قرار دئے جاتے ہیں، عزائم مرزائیہ کے کشف کردینے سے بھی ہم مجرم، دعوائے ہو کتاب البریہ کا اور ہم صرف دنیاد مرزائیت میں ہی پیش کردیں، تو مجرم، کہو تم کہ یہ سچ منہ دکھاتا ہیں ہم قرآن اور حدیث مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

کا مسیح پیش کر دیں تو گالیاں کھائیں، حقیقۃ المہدی تم لکھ دو، تو مجرم نہیں، ہم صرف وہی حقیقۃ المہدی کی لکھ دیں، تو مجرم اور اگر وہ حقیقت نہ تھی گالیاں تھیں تو کیوں لکھی گئیں، ایسے ہی مرزائیوں کے مہدی کی سیرت تم لکھ دو تو مجرم نہیں، ہم صرف اُسی مہدی مرزائی کی وہی تحریر شدہ سیرت سُنا دیں، تو مجرم ہم، خیر تو معذور ہی سمجھیگا، کیونکہ اوتاروں کا کام ایسا ہی ہوتا ہے، لیکن جے سنگھی فیصلہ کو اہل انصاف نگاہ نفرت سے دیکھتے ہیں، اب جو تمہارا دل چاہے فیصلہ کرو، اور کہو کہ مرزائی اگر سرت بچن اچریں تو مضائقہ نہیں، ہم بہال ہو جائیں تو فتویٰ لگ جاتے، کہ نبیوں کو تحول کئے ہی جاتے ہیں، احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ مرزا غلام احمد صاحب کتابی شکل میں اپنے مرزائیوں کو امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ کر دیں، تو مجرم نہیں، اور ہم صرف زبانی کہدیں تو مفسد، اچھا بھائی تمہیں خداوند کریم ہدایت کی توفیق عنایت فرمائے،

"مرزائی" - مرزا صاحب نے اس آئینہ کمالات کے ایک صفحہ میں ملکہ وکٹوریہ کو لکھا ہے کہ مسلمان تیرا بازو ہیں، تو اُن کو نظر خاص سے دیکھ، اور بڑے بڑے خاص عہدے مسلمانوں کو دے، "دعوتی" سے مراد دعوت اسلام مراد ہے، ازالۃ الاوہام میں بھی لکھا ہے پاکٹ بک صـ۹۰۵،

"محمد عمر" - گالیاں دے کر پھر تاویل کرنی صادقین کا شیوہ نہیں، کیوں نہیں کہہ دیتے، کہ یہ واقعی فحش گالی ہے، جو اسلام سے بعید ہے، وگرنہ میں اگر آپ کو یہی جملہ استعمال کر دوں اور بعد میں کہدوں کہ میرا یہ مطلب نہیں، تو کیا تم برداشت کرو گے، ہرگز نہیں اور اگر "دعوتی" سے مراد دعوت اسلام ہی ہے، دعوت مرزائیہ مراد نہیں، تو احمدی اور غیر احمدی میں فرق کیا ہے؟ لکھنے کا کیا مقصد؟ کچھ تو سوچ کر بات کیا کرو،

"مرزائی" - بغی کے معنی لونڈی کے بھی آتے ہیں، اور بغیہ نقیض رشد بھی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوا، کہ ہدایت سے دور، پاکٹ بک صـ۹۰۶،

"محمد عمر" - تم مرزائی تو اسلام کے مخالف ہو، اور اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن، کیا تم پر یہ جملہ بولا جائے، تو تمہیں ناراضگی تو نہ ہوگی،

"مرزائی" - جو لفظ ذو معنی ہو، جس کے معنی سخت ہیں، تو واقعی وہ نہ کہنے چاہئیں، لیکن ایک اور بات ہے، مرزا صاحب نے دوسرے مقام پر الحکم جلد ۱۱ پرچہ ۲۴ ۱۹۱۶ء ۲۴ فروری میں

ابن البغاء کے معنی سرکش انسان کے ہیں، اور انجام آتھم کی عربی عبارت کے ماتحت مولوی عبدالکریم صاحب کا ترجمہ زیادہ معتبر ہوگا،

"محمد عمر" - فقیر نے پہلے عرض کیا ہے، کہ فحش گالیاں دے کر بعد میں معنی بدلنا کوئی وقعت نہیں رکھتا، آپ کے تمہارے مرزاجی کا ترجمہ ہی عرض کر دیتا ہوں،

لجۃ النور ۶۹
وَيَجْتَنِبُوْنَ كَالْبَغَايَا
ومعصیت می کنند ہمچو زنان بازاری

(۲۷) - نور الحق ۱/۱۲۶
وَاعْلَمُوْا اَنَّ كُلَّ مَنْ هُوَ مِنْ وُلْدِ الْحَلَالِ وَلَيْسَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْبَغَايَا وَنَسْلِ الدَّجَّالِ فَيَفْعَلُ اَمْرًا مِنْ اَمْرَيْنِ اِمَّا كَفُّ اللِّسَانِ بَعْدُ وَتَرْكُ الْاِفْتِرَاءِ وَالْحَيْنِ وَاِمَّا تَالِيْفُ الرِّسَالَةِ كَرِسَالَتِنَا، اس کا ترجمہ مرزا صاحب نے ہی کیا ہے،

اور جاننا چاہیئے، کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے، اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے، وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کریگا، یا تو بعد اس کے دروغ گوئی اور افترا سے باز آجائے گا، اور یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کریگا،

اس سے ثابت ہوا، کہ گالیاں فحش دینا مرزاجی کا تکیہ کلام تھا، اور بغایا کے معنی مرزاجی کی زبانی خراب عورتیں ثابت ہوا، اور یہ بھی ثابت ہوا، کہ یہ مرزاجی کا تکیہ کلام تھا، اور اس کے تصور میں منہمک رہتے تھے، اور سنیئے،

خطبہ الہامیہ ۱۷
وَالتَّشَوُّقُ اِلٰى رَقْصِ الْبَغَايَا،
شوق کردن سوئے رقص زنان بازاری، اور شوق کرنا بازاری عورتوں کی طرف.

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزاجی کا دوسرا ترجمہ فارسی اور اردو جس سے بغایا کا ترجمہ بھی ثابت ہوگیا، اور کنجری کا بیٹا مرزاجی کا تکیہ کلام ثابت ہوا، اور یہ بھی اس لئے کہ مرزاجی کو چونکہ کنجریوں کی طرف زیادہ میلان تھا، اس وجہ سے ایسے ارشاد فرماتے تھے،

"مرزائی" - حضرت ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں، مَنْ شَهِدَ عَلَيْهَا بِالزِّنَا فَهُوَ وَلَدُ الزِّنَا، جو حضرت عائشہ پر تہمت زنا کی لگائے، وہ حرامزادہ ہے. ص ۹۰۷.

"محمد عمر" - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ام المومنین ہیں اور ہر شخص کی قرآن

پڑھ کر اور سمجھ کر معاذ اللہ زنا کی تہمت لگائے وہ واقعی حرامزادہ ہے، یہ گالی نہیں، بلکہ حقیقتہً ہی حرامزادہ ہے، بلکہ فقیر کا تو یہ عقیدہ ہے کہ جو ایسے شخص کو جس نے توبہ نہیں کی اور اس نے قرآن میں تطہیر کی آیتیں بھی پڑھی ہیں، حرامزادہ نہیں کہتا، بلکہ اس کی نسل میں بھی تردد ہے، جیسا کہ ولید کی ماں کا واقعہ مشہور ہے،

"مرزائی" - امام ابوحنیفہ کی نسبت لکھا ہے، کہ ایک دفعہ لڑکے گیند کھیل رہے تھے، تو اتفاقاً گیند اچھل کر مجلس میں آپڑا، کسی کو مجلس میں سے جا کر لانے کی جرأت نہ ہوئی، آخر ایک لڑکا گستاخانہ اندر آیا اور گیند را ٹھا کر لے گیا، آپ (ابوحنیفہؒ نے) دیکھ کر فرمایا، کہ شاید یہ لڑکا حلال زادہ نہیں، چنانچہ دریافت پر ایسا ہی معلوم ہوا، لوگوں نے پوچھا، کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا، تو فرمایا کہ اگر یہ حلال زادہ ہوتا تو اس میں ضرور شرم و حیا ہوتی، ثابت ہوا، کہ جس میں شرم و حیا نہ ہو، وہ حلال زادہ نہیں، پاکٹ بک ص ۹۰۹،

"محمد عمر" - اس کے کئی جوابات ہیں، مرزائی صاحب اگر حقیقت بیان کی جائے، تو وہ گالی نہیں ہوتی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو فرمایا، تحقیق کرنے پر وہ لڑکا حرامزادہ ہی نکلا، اگر آپ کا فرمانا غلط ہوتا، تو واقعی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو غلط سمجھا جاتا اور بُرا کہا جاتا، لیکن انہوں نے تو اس لڑکے کی حقیقت سچی فرمادی اور جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی وہ نکلا، جس کو تم بھی تسلیم کر چکے ہو، تو یہ گالی نہیں،

کیا مرزاجی کو نہ ماننے والے اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حرامزادے تھے، یہ مرزاجی نے سچی بات کہی ہے یا کہدو کہ جھوٹ بولا ہے، اور یا کہدو کہ گالی نکالی ہے؟ دو ہی صورتیں ہیں، اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کے متعلق فرمایا وہ موافق فرمان ثابت ہوگیا، کانے کو کانا کہا جائے، یا دجال کو دجال کہا جائے یا کانے دجال کو کانا دجال کہا جائے، تو وہ گالی نہیں، بلکہ حقیقت ہے،

مرزا غلام احمد صاحب نے تمام اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اس وقت سے قیامت تک مرزا صاحب کو نہ تسلیم کرے، مرزاجی اس کو حرامزادہ کہتے ہیں، تم ہی کہدو، کہ کیا یہ درست ہے؟ یا جھوٹ اور گالی ہے یا نہیں؟

دوسرا جواب یہ ہے، جو تم نے ایک قانونی نتیجہ نکالا، کہ جو شخص شرم و حیا نہیں رکھتا وہ حلال زادہ نہیں، جو اس کی تم نے بھی وہ بیان نہیں فرمائی، کہ جو بزرگان دین کی مجلس میں گستاخ

آجائے تو وہ حرامزادہ ہے، اور تمہارے نزدیک بھی حرامزادہ ہے، لیکن جو اس سے بڑھ انبیاء اللہ پر پُر زور فحش اتہام لگائے، اُس پر کیا فتوای لگاؤ گے، تم خود ہی فیصلہ کر لو میں کچھ نہیں کہتا،

اس سے بڑھ کر مرزا صاحب کی اور گہر فشانی ملاحظہ فرمائیے،

(۲۸) نجم الہدیٰ ۱۰۰
درثمین عربی ۲۹۴

اِنَّ الْعِدَا صَارُوْا خَنَازِیْرَ الْفَلَا
وَنِسَاءُ ھُمْ مِنْ دُوْنِھِنَّ الْاَکْلُبٗ

بے شک دشمن جنگل کے خنزیر بن گئے ہیں
اور اُن کی عورتیں اُن کے ورے کتیاں ہیں،

مرزائی دوستو! تمہاری قادیانی نبوت کا یہ بھی ایک تہذیب اور اخلاق کا جزو اعلیٰ ہے، اب تم سوچو،

"مرزائی" - یہ عام خطاب نہیں ہے۔ بلکہ صرف اُن دشمنوں کو ہے، جو گندی گالیاں دیتے تھے۔

(۱)- دشنام دہی اور چیز ہے اور بیانِ واقعہ گو وہ کیسا ہی تلخ اور سخت ہو دوسری شے ہے۔ ہر ایک حق گو کا فرض ہے، کہ سچی بات کو پورے طور پر مخالف گم گشتہ کے کانوں تک پہنچا دے، (ازالہ اوہام)، پاکٹ بک از صہ ۹۰۹ تا صہ ۹۱۰

"محمد عمر" - وکیل صاحب! یہ توفقیر پہلے بھی عرض کر چکا ہے، کہ فحش گالیاں دینا شریف انسانوں کا کام نہیں، اور نہ ہی فحش گالیوں کا جواب فحش گالیاں کسی شریعت میں ہے، یہ صرف سنت مرزائیہ ہی ہے۔ وکیل صاحب پھول سے ہمیشہ خوشبو ہی آتی ہے، اور آلودگی اور گندگی سے بدبو ہی آتی ہے۔ اور آپ کے نبی کی فحش گالیاں بازاری عورتوں کا عمل ہے، مطاع کو یہ زیبا نہیں، شاید آپ اچھا ہی سمجھو، اس لئے اس کے جواز پر اڑ رہے ہو،

وکیل صاحب ہر بات ہی بے تکی فرما دیتے ہیں، اب فرماتے ہیں، کہ یہ واقعہ ہے، بھلا جی یہ واقعہ کس کا ہے؟ مرزائیوں کا یا کسی اور کا؟ مخالف کے سامنے کہا جائے کہ دشمن تمام جنگل کے خنزیر ہیں اور اُن کی بیویاں اُن سے بڑھ کر کتیاں ہیں، اور جب وہ کچھ رسید کر دے، تو اُس کو کہہ دیا جائے، جی میں نے تو واقعہ بیان کیا ہے، تو کبھی کوئی تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

وکیل صاحب! گالی کس کو کہتے ہیں، کیا واقعہ جھوٹا گالی نہیں؟ کسی دشمن کو کہا جائے، کہ تیری

والدہ ایسی ہے، واقعہ ہی بیان کیا، اور یہ گالی بھی ہے، گالی ایک بدیہی شے ہے، لیکن مرزائیہ اس کو بھی گورکھ دھندا بنا کر پیش کر رہے ہیں، سیدھی بات کرنا تو مرزائی شیوہ ہی نہیں،

"مرزائی" ۔ مرزا صاحب نے ابتدار میں سختی نہیں فرمائی، بلکہ مخالفوں نے جب سخت الفاظوں میں مقابلہ شروع کر دیا، تو دو مصلحت کے سبب سے میں نے جواب دینا مناسب سمجھا تھا، اول یہ کہ تا مخالف لوگ اپنے سخت الفاظ کا جواب سختی میں پاکر اپنی روش بدل ڈالیں، اور آئندہ تہذیب سے گفتگو کریں،

دوم یہ کہ مخالفین نہایت ہتک آمیز کلمات سن کر اپنی طبیعتوں کے جوش کو سنبھالیں اور وہ وحشی انتقاموں سے دست کش رہیں، پاکٹ بک صد ۹۱،

انبیاء علیہم السلام کو تعلیم خداوندی

"محمد عمر" ۔ اللہ تعالےٰ فرماتے،

(۱)۔ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صبر کیجئے جو وہ کہتے ہیں، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو رب العزت نے کفار کے برا کہنے پر صبر کا ارشاد فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا،

(۲)۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ، لیکن مرزائی تعلیم گالی کا بدلہ گالی اور سچی بات سنانے کا بدلہ فحش گالی، اللہ تعالےٰ تمہیں ہدایت دے

(۳)۔ آل عمران ۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ،

تو رحمت کے ساتھ خدا واسطے ان سے نرم برتاؤ فرمائیے، اور اگر آپ سخت خو اور سخت دل ہو گئے تو آپ کے گرد سے یہ لوگ چلے جائیں گے، پھر معاف فرمائیے ان سے اور ان کے لئے بخشش طلب فرمائیے،

اس آیت کریمہ سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے واسطے طبیعت مبارکہ نرم کرنے کا ارشاد ہوا، اور سخت خو اور سخت دل ہونے سے روکا گیا اور سبب بھی ارشاد ہوا، کہ اگر آپنے سخت برتاؤ کیا، تو یہ لوگ آپ کے پاس نہیں آویں گے، پھر

سوال ہوتا تھا۔ کہ اگر وہ سخت برتاؤ کریں تو وہ مجرم ہیں، آپ نبی اللہ ہیں، آپ کا کام ہے کہ فَاعْفُ عَنْهُمْ آپ اُن کو معاف فرمایئے، جرم رسالت بخشا جاوے گا اور جرم خداوندی کے واسطے خداوند کریم سے معافی دلوا دیجیے،

مُجرموں اور فاسقوں اور سخت برتاؤ کرنے والوں کے متعلق تعلیم خداوندی تو یہی ہے شاید مرزاجی کا کوئی اور خدا ہو، خود مرزاجی نے کبھی دعوای خدائی کیا ہے، اس لیئے اپنے نفس کے خود مالک ہونگے، تب ایسا برتاؤ کیا، اور مرزاجی کا خدا تیندوے کی مانند ہے اس لیئے شاید سختی نازل ہوئی ہو،

(۴)۔ آل عمران ۴/۴ | اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَ الْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(متقی وہ لوگ ہیں، جو خرچ کرتے ہیں آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، اور ضبط کرنے والے غصے کو اور لوگوں سے معاف کرنے والے اور اللہ دوست رکھتا ہے۔ (نیکی کرنے والوں کو)،

رب العزت نے متقین کی تین صفات اس آیۃ کریمہ میں بیان فرمادیں،

(۱)۔ آسانی اور تنگی میں خرچ کرنا،

(۲)۔ غصہ آئے تو اس کو ضبط کرنا،

(۳)۔ لوگ کوئی جرم کریں تو اُن کو خود بخود معاف کردینا اور فرمایا کہ ایسے نیکی کرنے والے کو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے، محبوب بنا لیتا ہے، مرزا صاحب بیچارے تینوں سے ہی صفر ہیں، اب تم فیصلہ کرلو، کہ مرزاجی کی گالی دینا اس آیت کے کون سے حصے پر عمل ہے،

(۵)۔ اعراف ۸/۴ | قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ،

فرمادیجئے اور کوئی بات نہیں، میرے رب نے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام فرمایا ہے اور گناہ کو اور بغیر حق کے ظلم کو بھی،

(۶)۔ انعام ۸/۱۹ | وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔
اور نہ جاؤ نزدیک بُرے کام کے، ظاہر میں اور باطن میں،

(۷)۔ شوریٰ ۲۵/۱ | اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ

ان آیات کریمہ سے ظاہر ہوا، باطنی فحش کو حرام قرار اور فواحشات سے روکا گیا۔ اور یہ بھی فرمایا، کہ جو لوگ گناہ اور فواحشات سے اجتناب کرتے ہیں، اور جب وہ کسی کے ناشائستہ اقوال یا افعال) پہ غضبناک ہو جائیں، تو وہ معاف کر دیتے ہیں، یہ ہے مومنین کی شان،

مرزائیو! مسلمانو!! کسی ہندو سے ہی فیصلہ کرالو، کہ مرزا غلام احمد صاحب کے یہ کلمات ومحاورات دلکچہ کلام فحش ہیں یا کلمات طیبات مرزائیوں کے واسطے تو "گھی کے گھونٹ ہونگے" لیکن یہ فحش گالیاں انسانوں کو زیبا نہیں ہیں، اور رب العزت نے انہی فواحشات کو حرام فرمایا ہے، اور انہیں فواحشات سے منع فرمایا، اور پھر ارشاد ہوا، کہ اگر کبھی کے فحش کلام یا گالی سے یا سخت گوئی سے رنج آجاوے وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ مومنین کی شان یہ ہے، کہ جب وہ غصے میں آجائیں تو مغضوب علیہ کو معاف کر دیتے ہیں، دل کے کانوں سے سن لو، یہ ہے تعلیم قرآنی، جسکے مرزا صاحب مکذب ہیں، اور اسلام کا نام لے کر فواحشات کے مرتکب ہو کر اسلام کو بدنام کرتے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ملاحظہ فرمائیے۔

(۸)۔ نحل ۱۴/۱۳ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

ضرور اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے، انصاف کا اور احسان کا اور ذوی القربیٰ کو دینے کا اور روکتا ہے بے حیائیوں سے اور بری باتوں اور ظلم سے تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت پکڑو،

اللہ رب العزت فحشا اور بری باتوں سے اور ظلم سے روکیں، لیکن مرزا جی ضد سے کریں، تو فیصلہ تم ہی کرو، کہ اچھا کام ہے یا برا؟

اللہ رب العزت اپنے بندوں کو برائی اور بیحیائی بچالیتا ہے

(۹)۔ یوسف ۱۲/۳ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

بُری باتوں کی طرف شیطان رغبت دلاتا ہے

(۱۰)۔ بقرہ ۳۷/۳ | اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا۔

شیطان تمہیں محتاجی کا وعدہ کرتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم کرتا ہے اور اللہ تعالٰے تمہیں اپنی طرف سے بخشش کا وعدہ کرتا ہے اور فضل کا،

اب تمہارا دل چاہے گالی گلوچ کو پسند کرلو اور شیطان کی اتباع کرلو، اور اگر چاہو، تو بخشش اور فضل لے لو، اور رب العزت کی اتباع کرلو،

معلوم ہوا، کہ فحش گالیاں نکالنے والا اور بے حیائی کی باتیں کرنے والا شیطان کا مطیع ہے، خداوند کریم کا نہیں، اور معاف کرنے والا اور درگذر کرنے والا رب العزت کا مطیع ہے،

برائی اور بیحیائی سے کونسا عمل روکتا ہے

(۱۱)۔ عنکبوت ۲۱/۵ | اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

قائم کر نماز کو، تحقیق نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور بُرے کاموں سے، اور اللہ کا ذکر بڑا ہے،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مرزا غلام احمد صاحب کا فحشا اور منکر سے باز نہ آنا بلکہ فحشا اور منکرات میں ترقی کرنا اُن کی عبادت کے غیر مقبول ہونے کی دلیل ہے، اگر مرزا صاحب کی نماز مقبول ہوتی تو ضرور منکرات اور گالی گلوچ سے باز آجاتے، اور ذکر اللہ میں مشغول ہوتے کیونکہ فواحشات اور منکرات اور لغویات جہال کا شیوہ ہے،

جُہال سے مومنین اعراض کرتے ہیں

(۱۲)۔ قصص ۲/۹ | وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ لَا نَبْتَغِی الْجٰھِلِیْنَ۔

اور جب وہ لغو سنتے ہیں، تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں، کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال، تم سلامت رہو، ہم جاہلوں کے طلبگار نہیں،
مرزائی دوستو! رب العزت فرماتا ہے کہ لغویات سنکر اعراض کرو، اور سلام علیکم کہکر ایسے شخص سے کنارہ کش ہو جاؤ، لیکن مرزا غلام احمد صاحب جس دن چار سن نا لیں تے سنا نا لیں مرزا جی واسطے اوسدن پنڈے منڈے ای مرجاندے نے"،
کیوں جی؟ یہ قرآن کریم پر عمل ہو رہا ہے:

(۱۳۹) - سجدہ ۲۱/۳ | فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُنْتَظِرُوْنَ ۝

یہ ہیں مرزائیوں کے پیشوا اور رحمۃ اللعلمین جو صبح کہنے سے گالیاں دیتے ہیں، اور جو خداوند کریم کے مقرر شدہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہیں، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُن کی یہ شان ہے، کہ ابوجہل سر پر کمان مارتا ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہیں، کوئی کپڑا گلے میں ڈالتا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جواب دینے سے بھی روکتے ہیں، جو لوگ آپ کو سخت کلامی کرتے ہیں، اُن کے لئے ہدایت کی دعا فرماتے ہیں، مکہ معظمہ کے لوگ تنگ کر کے آبائی جگہ سے نکالتے ہیں، لیکن جب قحط پڑتا ہے: تو دربار رسالت میں دعا کے واسطے ملتجی ہوتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً دست دُعا اُٹھاتے ہیں، تو قحط دُور ہو جاتا ہے، عبداللہ ابن مکتوم رضؓ نے کلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دخل دیا، تو آپنے ذرا سا جبین شریف پہ بل آیا، تو رب العزت نے گوارہ نہ فرمایا، عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی آیت نازل فرمادی تاکہ آپ کے رحمۃ اللعالمین ہونے میں فرق نہ آئے لیکن دنیائے مرزائیت میں مرزا غلام احمد صاحب دن رات فحش گالیوں سے دفاتر پُر کر دیں تو نبوت مرزائیہ میں ذرا سی کدورت نہ ہو، تو بھی ہمارے رحمۃ اللعالمینؐ ہمیں مبارک ہوں اور رکردار مرزائیہ کی ملبس کاسہ آپ کو ہی مبارک ہو، کیونکہ ہمارے اسلام میں تو قُلِ الْعَفْوَ اور خُذِ الْعَفْوَ اور وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ کا ہی سبق دیا گیا ہے، اور کتنا واضح ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

(۱۴۰) - انعام ۱۳/۳ | وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔

اور تم اُن لوگوں کو جو من دون اللہ کو پکارتے ہیں، گالی نہ دو، تو وہ دشمنی سے بغیر علم کے اللہ کو گالی دینگے،

اس آیت کریمہ سے اللہ تعالےٰ نے کفار کے بتوں کو گالی دینے سے روکا ہے،

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

کسی نبی کا بھی کوئی انسان اُستاد نہیں ہوا

کسی نبی اللہ کا استاد دنیا میں کسی مخلوق سے نہیں ہوتا، بلکہ صرف خداوند کریم کی طرف سے نبی اللہ کو تعلیم ہوتی ہے، اور جس قوم کی طرف نبی مبعوث ہوتا ہے، اس قوم سے بڑھ کر اس کو علم دیا جاتا ہے، مرزاجی کا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اُستاد یہودی تھا، یہ قانونِ اسلام کے خلاف ہے، کوئی مرزائی یہ بات ثابت نہیں کرسکتا کہ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے کسی نبی نے کسی انسان سے تعلیم حاصل کی ہو، مرزا صاحب نے محض نبوت کے خلاف اصول کو اپنی بریت کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ بہتانِ عظیم جڑ دیا ہے، فقیر

مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ نقد انعام

اس مرزائی کو پیش کرتا ہے جس کا دل چلے ہے میدان میں آکر حاصل کرے، اس شرط پر کہ ماسبق پچھے انبیاء علیہم السلام کی کوئی معلم اُستاد انسان ثابت کردے، چونکہ مرزاجی کی تعلیم اساتذہ انسانوں سے حاصل ہے، اسواسطے مرزاجی نے یہ بہتان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگاکر مثیل مسیح بننے کی ٹھانی، حالانکہ حقیقت اپنی کا اظہار مقصود ہے کہ میرے نبی نہ ہونے کی یہ بھی دلیل ہے، کہ میری تعلیم رحمانی نہیں، بلکہ انسانی ہے،

مرزاجی کے اردو، عربی، فارسی انگریزی کے اساتذہ

مرزاجی کے مختصر حالات مرتبہ معراجدین ۶۳	پس جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو دادا صاحب نے اپنے مذاق پر تعلیم دلانے کے خیال سے آپ کے لیے ایک فارسی خوان

اتالیق ملازم رکھا، اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا، پھر جب دس برس کی عمر ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب آپ کی تعلیم اور تربیت کے لئے مقرر کئے گئے، اُن کا نام فضل احمد تھا، جب آپکی عمر سترہ سال کی ہوئی تو ایک اور مولوی صاحب آپ کو پڑھانے کے لئے بلائے گئے، اُن کا نام گل علی شاہ تھا،

سیرۃ مہدی	۳ / ۱۸۳	آپ کے (مرزا صاحب) کے اُستاد کا نام گل محمد تھا، جو بیس روپے ماہوار پر دونوں بھائیوں کو پڑھایا کرتے تھے،

مرزاجی کا انگریزی اُستاد

سیرۃ مہدی	۳ / ۱۵۵	ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں اُستاد مقرر ہوئے، مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور

دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں،

دافع البلاء	۳	(مرزاجی کا فرمان) میرے اُستاد ایک بزرگ شیعہ تھے،

خدائی فیصلہ

نحل	۱۴ / ۱۴	وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ

عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ۝

اور یقیناً ہم جانتے ہیں، کہ وہ کہتے ہیں اور کوئی بات نہیں، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُستاد بشر ہے، جو اُن کو سکھاتا ہے، جس کی طرف الحاد کرتے ہیں، وہ عجمی زبان والا ہے، اور یہ زبان عربی واضح ہے،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ کفار مکہ بہتان لگا کر کہتے تھے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُستاد بشر ہے، جو اُن کو سکھاتا ہے، تو رب العزت نے ایسے لوگوں کو ملحد فرمایا اور فرمایا یہ عربی زبان واضح ہے، اور جس کی طرف وہ کجروی کرتے ہیں، وہ عجمی زبان بولتا ہے تو رب العزت نے کفار کے کہنے یعلمہ بشر کو گوارہ نہ فرمایا، کیونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کسی انسان سے پڑھا ہی نہ تھا، تو رب العزت نے جواب دیا، عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا، آپ کو اللہ تعالےٰ نے سکھایا، جو آپ نہ جانتے تھے، اور آپ پر یہ اللہ کا بڑا فضل ہے،

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ نبی اللہ کا استاد رب العزت ہی ہوتا ہے، جو انبیاءِ کرام کو خود تعلیم دیتا ہے، اسی لئے عَلَّمَكَ کی تخصیص فرمائی، اور کفار نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے استاد انسان ہونے کا بہتان لگایا تھا، تاکہ آپ کی رسالتِ الٰہی ثابت نہ ہو، تو رب العزت نے نبی اللہ پر استاد ہونے کا جھوٹا بہتان لگانے پر اُن کو ملحد فرمایا، کیونکہ نبی اللہ سب انسانوں کا استاد ہوتا ہے، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ نبی اللہ تو معلم ہوتا ہے، پھر فرمایا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ، رحمٰن نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سکھایا، پھر فرمایا عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت طاقتور نے سکھایا،

ثابت ہوا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد اللہ ہی ہوتا ہے، تم مرزائی انکار کرو کہ مرزا غلام احمد صاحب کا استاد کوئی انسان نہ تھا، بلکہ تمہاری حدیثوں میں موجود ہے کہ مرزاجی کے وہ استاد تھے، جن کا نام فقیر نے اوپر لکھا ہے،

باقی رہا جو مرزاجی نے فرمایا ہے کہ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۰ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) علمی اور عملی قوٰی میں بہت کمزور تھے، یہ بھی مرزاجی نے اپنی ہی کم علمی کو ظاہر کیا ہے، تاکہ مثیل مسیح بننے میں آسانی ہو، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وصف نہیں، جس کا جواب پہلے گذر چکا ہے، اب مرزاجی کی علمی حیثیت عرض کرتا ہوں،

مرزاجی کی علمی طاقت

البشریٰ	۱/۹۳	ہو شعنا لغسا (یہ الہام شاید عبرانی ہے، جس کے معنی نہیں کھلے)
سیرۃ المہدی	۲/۱۷	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کوئی نظم لکھتے

اور ایسے موقع پر کسی اُردو لفظ کی تحقیق منظور ہوتی، تو بسا اوقات حضرت ام المؤمنین سے اس

کی بابت پوچھتے تھے، اور زیادہ تحقیق کرنی ہوتی، تو حضرت میر صاحب یا والدہ صاحبہ سے بھی پوچھا کرتے تھے، کہ یہ لفظ کس موقع پر بولا جاتا ہے،

خاکسار عرض کرتا ہے، کہ حضرت والدہ صاحبہ چونکہ دہلی کی تھیں، اس لئے روزمرہ کے اُردو محاورات میں اُنہیں زیادہ مہارت تھی، جس سے مسیح موعود فائدہ اُٹھالیتے تھے:

مرزائی صاحب یہ آپ کے سلطان القلم کا حال ہے، جو اُردو محاورے اپنی بیوی سے دریافت کر کے سمجھے اور کلیم امورات دنیاویہ کا ذکر نہیں کیونکہ مرزا صاحب تو آپ کے نزدیک تارک الدّنیا تھے، فقیر مرزا صاحب کے امورات دنیاویہ کے متعلق عرض نہیں کرسکتا، محض آپ کی اُردو دانی کا کمال عرض کر رہا ہوں، جنکی اُردو لیاقت اتنی ہے، کہ بیوی کی شاگردی کی جارہی ہو، تو باقی علوم میں تو سبحان اللہ ہی کہلاتے ہیں، جب مرزائیوں کے سلطان القلم کا یہ حال ہے، تو امت کے کیا ہی کہنے ہیں،

سیرۃ المہدی ۱/۱۳۷ حضرت مسیح موعود کی ترقی اور کامیابی کی وجہ یہ لکھی ہے، کہ ان کو بہت اچھی تعلیم ملی اور یہ کہ وہ ایک قابل مذہبی عالم اور مناظر تھے یہ غلط ہے، کیونکہ ظاہری کسبی علوم کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھے، اور نہ ہی علم مناظرہ میں آپ کو کوئی خاص دسترس تھی، بلکہ شروع شروع میں تو آپ پبلک جلسوں میں کھڑے ہو کر تقریر کرنے سے بھی گھبراتے تھے اور طبیعت میں حجاب تھا۔

میں تو یہی کہونگا، کہ مرزا صاحب نے بھی اپنی کم علمی کا اظہار کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان لگایا، اور پھر اپنی بے علمی کو مثیل مسیح بننے کے واسطے بیان فرمایا، اور مرزاجی کا فرمانا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا، اس بات پر بڑا زور دیا، تاکہ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے لوگوں کا یقین اُٹھ جائے، اور پھر یہانتک فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا چال چلن معاذ اللہ اچھا نہ تھا، مکتوبات ۳ اور ضمیمہ انجام آتھم ص۷ میں فرمایا، کہ کنجریوں کی کمائی کا عطر استعمال کرنا اور کنجریوں سے زیادہ میلان تھا، یہ بھی مرزا صاحب نے اپنے کیرکٹر کو بیان فرمایا ہے، تاکہ مثیل مسیح ہونے میں فرق نہ آئے، اور لوگ یہ نہ کہیں کہ کیرکٹر اچھا نہیں، تو مثیل مسیح کیسے ہوسکتا ہے، اس لئے مرزاجی نے پہلے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی معاذ اللہ کھاؤ پیو، شرابی کبابی انسان اور کنجریوں سے میلان رکھتا تھا، تاکہ میرے اعمال پر پردہ پڑ جائے

مرزاجی کے نامحرمہ سے تعلقات

(۱)۔ سیرۃ المہدی ۸۸ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں خیر دین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا، کہ مسماۃ تابی حضرت مسیح موعود کی ایک خادمہ تھی،

(۲)۔ سیرۃ المہدی ۳/۲۱۳ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا، کہ ایک زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں مَیں اور اہلیہ بابو شاہدین رات کو پہرہ دیتی تھیں، ایک دن کا واقعہ ہے، کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سُنے، اور آپ کو جگایا، اس وقت رات کے بارہ بجے تھے، اُن ایام میں عام طور پہ پہرہ پر مائی فجو منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہدین ہوتی تھیں،

(۳)۔ سیرۃ المہدی ۲۴۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے گھر سے یعنی والدہ عزیزہ مظفر احمد نے مجھ سے بیان کیا، کہ ایک دفعہ ہم گھر کی چند تربوز کھا رہی تھیں، اس کا چھلکا مائی تابی کو جا لگا، الخ۔

(۴)۔ سیرۃ المہدی ۲۴۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مائی امیر بی بی عرف کاکو ہمشیرہ میاں امام دین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا، الخ

(۵)۔ سیرۃ المہدی ۳/۲۴۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مائی کاکو نے مجھ سے بیان کیا، کہ ایکدفعہ میرے سامنے میاں عبدالعزیز صاحب پٹواری سیکھوانی کی بیوی حضرت مسیح موعود کے لئے کچھ تازہ جلیبیاں لائی، حضرت صاحب نے اُن میں سے ایک جلیبی اٹھا کر منہ میں ڈالی، اس وقت راولپنڈی کی ایک عورت پاس بیٹھی تھی، اُس نے گھبرا کر حضرت صاحب سے کہا، حضرت یہ تو ہندو کی بنی ہوئی ہے، حضرت صاحب نے کہا تو پھر کیا ہے،

(۶)۔ سیرۃ المہدی ۳/۲۴۵ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مائی کاکو نے مجھ سے بیان کیا، الخ۔

(۷)۔ سیرۃ المہدی ۳/۲۶۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر سید عبدالقادر شاہ صاحب نے مجھ

سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب نے کہا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں، گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشا کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی۔ بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔

(۸)۔ سیرۃ المہدی ۲۱۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ حضرت ام المؤمنین نے ایک دن سنایا۔ کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی، وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی، چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لئے اُسے یہ پتہ نہ لگا، کہ جس چیز کو دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں، بلکہ پلنگ کی پٹی ہے، تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا، بھانو آج بڑی سردی ہے، بھانو کہنے لگی، "ہاں جی تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں" یعنی جی ہاں! جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں"۔

خاکسار عرض کرتا ہے، کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی، تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا، کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے، اور تمہیں پتہ نہیں لگا، کہ کس چیز کو دبا رہی ہوں، مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔

کیوں جناب مرزائی صاحب! ایک پٹی پر تو بھانو مرزا صاحب کی جوانی کی خادمہ بیٹھی تھی، کیونکہ مرزا صاحب کی چارپائی کوئی غریبانہ چارپائی تو نہ ہو گی، آخر چوڑا پلنگ ہو گا، تو ہاتھ تب ہی پہنچ سکتا ہے، کہ جب پلنگ کی پٹی پر بیٹھے، تو بھانو پلنگ کی پٹی پر بیٹھ کر اور مرزا جی کی لحاف کو اُوپر سے دبا رہی تھی، تو پھر وہ کونسی پٹی تھی، جس کو بھانو دباتی رہی، جو اس کو لکڑی کی طرح معلوم ہوتی تھی، پھر مرزا جی کے صاحبزادہ صاحب تفصیلاً بیان فرماتے ہیں، کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا، کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے، اور تمہیں پتہ نہیں لگا کہ میں کس چیز کو دبا رہی ہوں، تو اس سے صاف

واضح ہے، کہ آریوں کے پرمیشور کو ہی دبایا جا رہا ہو گا، تو مرزا جی نے چشمۂ معرفت صہ۱۰۶ پر بڑے تپاک سے یاد فرمایا ہے، بھئی فقیر تاویل کرنا تو نہ قرآن کی جانتا ہے نہ حدیث کی، صاف صاف صریح اور صراحۃً معنی لئے جاتے ہیں، تو یہ بھی اُردو کلام ہے، اس میں تاویل کی گنجائش ہی نہیں، کیونکہ مرزا جی نے ایسا بھی مثیل مسیح بننے کے لئے ہی کیا ہو، ہم کیوں روکیں،

پھر مرزا جی فرماتے ہیں، کہ جسم کے چھونے سے بھی زینت کا اظہار ہو جاتا ہے، یہ بھی خاصہ مرزا صاحب کا ہی ہے، ایسا ہی ہوتا ہو گا، باقی ہمارے اسلام میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان تمام مذکورہ عیوبات سے مبرا تھے،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تو کنجریوں وغیرہ کا اتہام محض اپنی روشنائی دکھلانے کے لئے تھا، کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ کیا؟ تو جواب دے سکیں، کہ مثل عیسیٰ ایسا ہی ہوتا ہے، ورنہ جس کو رب العزت مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ سے متصف فرما دے دوسرا اس کو کون متہم کر سکتا ہے، اور اس کی مانتا کون ہے؟ آیئے مرزا جی کا فرمان ہی عرض کرتا ہوں،

براہین احمدیہ ۱۵	طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

مرزا صاحب نے اپنا ہی حُلیہ ایسا کھینچا، میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا جی کے فرمان کو پڑھتا ہوں، تو مرزا جی کا شعر ہی مرزا جی کے لئے موزون سمجھتا ہوں، اور یہ آیت قرآنی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔

جاثیہ ۲۵/۱	وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْہَا فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ

اَلِیْمٍ

آؤ مرزائی دوستو! خدا کے سچے انبیاء علیہم السلام کو بُرا کہنے والے کو اپنا ایمان سپرد کرنا ذی شعور کے لئے اچھا نہیں، جن انبیاء علیہم السلام کا ذکر قرآن کریم میں نہ ہو، تو ایک علیحدہ صورت ہے، خصوصًا جس کا ذکر رب العزت نے قرآن کریم لَا رَیْبَ فِیْہِ کتاب میں ارشاد فرمادے تو اس کو متہم بالسّوء کرنا کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْہُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ۝ کی تکذیب کرنا ہے، بلکہ عَلَیْہِمْ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ کا مصداق کہلانا ہے مذکورہ بالا شانِ مرزائیہ فقیر نے اپنی طرف سے کچھ بیان نہیں کی۔ بلکہ محض مرزا جی کی حدیث سے

ہی بیان کر دیا ہے، اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو مرزاجی کے اس شعر کا خود مصداق بنے گا،

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

تو جو شخص مرزاجی کی ان مذکورہ حدیثوں کا انکار کرے گا تو وہ مرزاجی کے فتوے سے خبیث ثابت ہو گا، اور ملاحظہ ہو،

سیرۃ المہدی ۳/۲۵۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کئی دفعہ یہ شعر پڑھتے سنا ہے، اور فرمایا کرتے تھے، کہ زبان کے لحاظ سے یہ بڑا فصیح و بلیغ شعر ہے،

یا تو ہم پھرتے تھے اُن میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے لکھنؤ

خاکسار (مرزا بشیر احمد) عرض کرتا ہے، کہ شعر واقعی لطیف ہے، مگر میں سمجھتا ہوں کہ حضرت صاحب نے اس کو اس کی عام خوبی کی وجہ سے ہی پسند نہیں کیا ہو گا، بلکہ غالباً اپنے ذہن میں اس کے معانی خود اپنے پیش آمدہ حالات پر بھی چسپاں فرماتے ہونگے،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزاجی کا لکھنؤ کے کوچوں کو یاد کرنا اور پھر اُن کے صاحبزادے کا بیان فرمانا کہ حضرت صاحب اس کو خود اپنے پیش آمدہ حالات بھی چسپاں کرتے ہونگے، کا مطلب بھی خاص راز دار ہی معلوم ہوتا ہے، کہ مرزاجی کو لکھنؤ کے کوچے آنکھوں سے نہیں ہٹتے، شنید ہے، خدا نہ دکھائے۔ قوم لوط علیہ السلام کا اثر یہاں موجود ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو قوم لوط کی زمین سے گذرے تو جلدی اور رو کر، اور مرزاجی کی آنکھوں میں تو لکھنؤ کے کوچے ہی پھرتے ہیں، خدا جانے کس گل کی یاد میں لکھنؤ کے کوچے ہی آنکھوں میں بستے تھے، دوسرے مقام پر مرزا صاحب فرماتے ہیں،

سیرۃ المہدی ۳/۲۹۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دن فرمایا، کہ ایک شاعر غنیمت نامی تھا، اُس نے ایک دن یہ مصرعہ کہا ؎

صبا شرمندہ می گردد، بروئے گل نگہ کردن

پھر بہت غور و فکر کیا کہ اس کے ساتھ کا دوسرا مصرعہ بنے مگر نہ بنا اور وہ مدتوں اسی فکر

میں غلطان و پیچان رہا، اتفاقاً ایک دن وہ تھوڑا سا کپڑا خریدنے بزاز کے ہاں گیا، بزاز نے بیسیوں تھان اس کے سامنے کھول ڈالے، مگر اُسے کوئی کپڑا پسند نہ آیا، جب دکان سے چلنے لگا تو بزاز کو وہ تمام تھان نئے سرے سے تہ کرنے پڑے اور اُسے بڑی دقت ہوئی، اس حالت کو دیکھ کر غنیمت بہت شرمندہ ہوا، اور پھر بجلی کی طرح اُس کے دل میں دوسرا مصرعہ آگیا اور وہ شعر پورا ہوگیا، چنانچہ شعر یہ ہے ؎

صبا شرمندہ می گردد زروئے گل نگہ کردن
کہ رخت غنچہ را واکرد نہ توانست تہ کردن

کیوں جی مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزائیوں کے مثیل مسیح ہونے کے بڑے بڑے رازوں کی حقیقت کھل گئی، استعارہ مرزائیہ اور تاویل تو مشہور ہے، واللہ اعلم مرزاجی نے اس شعر و واقعہ کو کس رنگ میں اظہار فرمایا۔ جہانتک ہماری رسائی نہیں ہوسکتی، بھئی تمہاری تم ہی جانو لیکن آجتک ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایسے اشعار تو سُنے نہیں، پھر خدا جانے مرزاجی نے مثیل بننے کے واسطے ہی ایسا طرہ کیسے اختیار فرمایا، خیر ہمارے خداوند کریم نے تو ہمیں یہ سبق دیا ہے، اَلشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ. لہذا ہم مسلمان تو ایسے اشعار کو پڑھنا ہی منع سمجھتے ہیں، شاید مثیل بننے میں مفید ثابت ہو، اور مرزاجی ازاربند کھولنے کی آسانی کے واسطے ایک عجیب حکمت سے کام لیتے، چنانچہ مذکور ہے

سیرۃ المہدی ۳/۱۱۰	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاجاموں میں میں نے

اکثر ریشمی ازاربند پڑا ہوا دیکھا ہے، اور ازاربند میں کنجیوں کا گچھا بندھا ہوتا تھا، ریشمی ازاربند کے متعلق بعض اوقات فرماتے تھے، کہ ہمیں پیشاب کثرت سے اور جلدی جلدی آتی ہے، تو ایسے ازاربند کے کھولنے میں بہت آسانی ہوتی ہے،

مرزاجی کے ذاتی تجربات

حقیقۃ الوحی ۳	اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے، کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی بھنگیں تھیں، جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا کام تھا، انہوں نے

ہمارے رُوبرو بعض خوابیں بیان کیں، اور وہ سچی نکلیں، اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں

اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زنا کاری کام تھا، اُن کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہو گئیں،

کیوں جی؟ ان عبارتوں سے ہی ثابت ہو گیا کہ مرزاجی کو کنجریوں کے ساتھ میلان زیادہ تھا، اسی لئے آپ رموزات کنجرخانہ سے بھی بخوبی واقف تھے،

خدائی فیصلہ

(۱)۔ انعام ۸/۱۹ — وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اور تم فاحشات کے قریب نہ جاؤ، جو ظاہرہ بے حیائی ہو یا باطنی،

(۲)۔ اعراف ۸/۸ — قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی بات نہیں ہے، میرے رب نے ظاہر بےحیائی کو حرام کیا ہے اور باطنی کو بھی، اور گناہ اور ناحق ظلم کو بھی حرام کیا ہے،

(۳)۔ انعام ۸/۱۴ — وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۝

اور چھوڑو تم ظاہر گناہ کو اور باطنی کو، بے شک جو لوگ گناہ کا عمل کرتے ہیں، وہ جلدی بدلہ دیے جائیں گے جو وہ عمل کرتے ہیں،

مجمع البحار ۳/۶ — (الفحش) وَهُوَ كُلُّ مَا يَشْتَدُّ قُبْحُهُ مِنْ ذُنُوبٍ وَمَعَاصٍ وَيَكْثُرُ وُرُودُهُ فِي الزِّنَا وَكُلُّ خَصْلَةٍ قَبِيحَةٍ فَاحِشَةٍ مِنَ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ۔

ذنوب اور معاصی سے جو سخت برا ہو، اُس کو فحش کہتے ہیں، اور زیادہ یہ زنا پر مستعمل ہوتا ہے اور ہر بُری خصلت اقوال اور افعال سے اس کو بھی فحش کہتے ہیں،

غیر محرم عورتوں سے رات کو خلوت میں پہرہ داری کرانا اور جسم دبوانا اور مذکورہ اشعار کو پسند کرنا اور گالی گلوچ دینا اور انبیاء علیہم السلام پر ناجائز تہمتیں لگانا کیا یہ فحش نہیں تو اور کیا ہے، کیا اس کو عبادت میں شمار کرو گے؟ کچھ تو سوچو! کنجریوں کے ذاتی تجربے بیان کرنا یہ کن لوگوں کا شیوہ ہے؟

اللہ رب العزت، ظاہر و باطن فحش کو قولی ہو یا فعلی حرام فرما دے۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب دن رات اس میں منہمک رہیں، تم سوچو! کہ کیا الہام ربانی ایسے ہوتے ہیں۔ کلا و حاشا، بلکہ

یہ تعلیم شیطانی ہے

(۴)۔ بقرہ ۳/۳۷ | اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ
شیطان تمہیں محتاجی کا وعدہ کرتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

جو شخص فواحشات اور بری باتوں کا مرتکب ہے اور افعال ناشائستہ اس سے صادر ہوتے ہیں، تو اس کو یہ شیطانی انگیخت ہے، رحمٰن و رحیم خالق و باری تعالےٰ کا یہ ارشاد نہیں، مرزائیو! اب تم خود فیصلہ کر لو کہ مرزا صاحب کے اعمال و افعال و اقوال فاحشہ تمہیں رحمانی محسوس ہوتے ہیں جو ہر عیب سے مبرا ہے، یا شیطانی، جس کا کام ہی ہر وقت اُلٹا ہے، جیسا کہ وہ خود اُلٹا ایسا ہی اپنے مطیع کو بھی وہ اُلٹا چلاتا ہے، اور فواحشات پر لوگوں کو اُکساتا ہے،

تعلیم خداوندی

(۵)۔ نحل ۱۴/۱۳ | اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

بے شک اللہ تعالےٰ انصاف اور احسان اور ذوی القربیٰ کو دینے کا تمہیں حکم کرتا ہے اور فواحش سے منع کرتا ہے، اور بری باتوں اور ظلم سے بھی تم کو نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت قبول کرو،

اس آیت کریمہ سے تعلیم خداوندی ظاہر ہے، کہ انصاف کرو، اور اگر کوئی ظلم کرے تو اُس کے ساتھ بھی احسان کرو اور قرابت داروں کو عطا کرو، اور خصوصًا رب العزت نے فواحشات اور برائیوں اور ظلم سے منع فرمایا، خدائی نصیحت تو یہی ہے جس شخص نے اس خدائی نصیحت کو قبول کر لیا، وہ تو سُلجھا ہوا ہے ورنہ ظالم اور احسان سے بیزار اور رشتہ داروں کو بجائے دینے کے اُنکے حقوق کو غصب کرنے والا اور بجائے فواحش اور بری باتوں سے رُکنے کے فواحشات اور ہر قسم کی

برائیوں اور ظلم کا مرتکب ہو، اور خداوند کریم کی نصیحت کو پس پُشت ڈالنے والا اور مکذب ارشاد الٰہی ہے،

(۶)۔ قصص پ۲۰ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِيْنَ ٥

اور جب وہ (مومنین) لغو سنتے ہیں، اس سے اعراض کرتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال،

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے مومنین متقین کی شان بیان فرمائی، کہ وہ لغو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے، اگر کوئی ان کے پاس لغو کہے تو اُن سے فوراً اعراض فرماتے ہیں، لیکن مرزا غلام احمد صاحب فحش گالیاں جب تک نہ کہہ لیں کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا، اور پھر فرمایا کہ اگر متقین مومنین سے کوئی جاہل مخاطب بھی ہو جائے، تو سلام کہہ کر نکل جاتے ہیں، اور زیادہ اصرار سے کہہ دیتے ہیں، کہ بھائی تمہارے اعمال تمہارے کام آئیں گے اور ہمارے اعمال ہمارے کام آئیں گے، ہم جاہلوں سے ہم کلام نہیں ہوتے، بس یہ ہے جناب ایمان داروں کی شان،

ثابت ہوا، کہ مرزا صاحب کو اس قانون کی رُو سے ایمان کی ہوا بھی نہیں چھوئی، جو فواحشات ظاہری اور باطنی کے تمام عمر مرتکب رہے، اور مرزا جی کے خلاف الجھاؤ ڈالنے والے کے ساتھ ضروری اُلجھتے رہے، اور گلی سڑی گالیاں انبیا علیہم السلام اور اُن کی امتوں کو سُناتے رہے، اور پھر اس پر ہٹ دھرمی کرتے رہے، ارشاد الٰہی اور سنیئے۔

(۷)۔ عنکبوت پ۲۱ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

آپ نماز قائم کیجئے، ضرور نماز بے حیائیوں اور بُرے کاموں سے روکتی ہے، اور ضرور اللہ تعالےٰ کا ذکر بہت بڑا ہے،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مرزا صاحب تارک نماز تھے، اور جو پڑھتے بھی تھے، وہ ان کے لئے مفید نہ تھی، جو اُن کو فواحشات اور بُری باتوں سے روکتی، اور نہ ہی مرزا صاحب نے ذکر اللہ کو بہت بڑا سمجھا، کیونکہ اگر سمجھتے تو ذکر اللہ سے فواحشات اور بُری باتوں کو پسند نہ فرماتے، حلوا کھانے والا نجاست کو پسند نہیں کر سکتا،

(۸)۔ مریم ۱۶/۴ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَوٰةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا، کہ شہوات کے متبع کی نماز بھی اکارت ہے اور ایسا شخص خداوند کریم کے نزدیک ناخلف ہے اور لائق دوزخ ہے،

مرزائی فیصلہ

ملفوظات احمد ۳/۴۸ قرآن کریم کی تعلیمیں تقوای کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں، اُن کی طرف کان دھرو اور اُن کے موافق اپنے تئیں بناؤ، قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا، کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتے ہیں (لونڈے) شہوت کی نظر سے مت دیکھو، بلکہ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشا ہے، کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اُٹھانا، شہوت سے اور نہ بغیر شہوت، بلکہ چاہیئے کہ آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچائے تا تیری دلی پاکیزگی میں فرق نہ آئے، سو تم اپنے مولے کے اس حکم کو خوب یاد رکھو۔ اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ، اور اس ذات کے غضب سے ڈرو، جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے، قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے، کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا، اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

مرزا غلام احمد صاحب کے ان مذکورہ اعمال و اقوال کے لئے یہ مرزائی فیصلہ ہی کافی ہے، اور فرمانِ خداوندی اتنا ہی سُنانا مرزاجی کے لئے سیف قاطع ہے، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ یہ تو ایمان والوں کو نصیحت ہے، جو شخص ایمان محمدیہ سے کوسوں دور بلکہ متنفر ہو، اُس کو اس آیت کریمہ کا کوئی اثر نہیں،

مرزاجی کی خوراک

سیرۃ المہدی ۱/۵۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے، کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے ٹکڑے کرتے جاتے تھے، کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑ دیتے تھے، کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے

بہت ریزے اُٹھتے تھے،

سیرۃ المہدی ۱/۱۸۱ میاں عبد اللہ صاحب نے بیان کیا، کہ حضرت صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے، کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند کرتے تھے، چنانچہ ہوشیارپور جاتے ہوئے ہم مرغ پکوا کر ساتھ لے گئے تھے، مولی کی چٹنی اور گوشت میں مونگرے بھی آپ کو پسند تھے، گوشت کی بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں،

سیرۃ المہدی ۱/۵۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کھانوں میں سے پرند کا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے، شروع میں بٹیر بھی کھاتے تھے، ٹہلتے ٹہلتے کھانا بھی نبوت قدنی کی علامت ہے،

سیرۃ المہدی ۳/۵۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے ہیں، کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی، تو ایک عمر تک تجرّد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپنے اپنے قوای میں ضعف محسوس کیا، اس پر وہ الہامی نسخہ جو "زدجام عشق" کے نام سے مشہور ہے بنوا کر استعمال کیا، نسخہ زدجام عشق یہ ہے، زعفران، دارچینی، جائفل، افیون، مشک، عقرقرحا، شنگرف، قرنفل یعنی لونگ ان سب کو ہموزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں، اور روغن سم الفار میں چرب کر کے رکھتے تھے، اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں،

خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے، کہ مجھ سے مولنا محمد اسماعیل صاحب فاضل نے بیان کیا، کہ روغن سم الفار کی مقدار اجزاء کی مقدار سے ڈھائی گنا زیادہ ہوتی ہے، یعنی اگر یہ اجزاء ایک تولہ کی صورت میں جمع کئے جائیں، تو روغن سم الفار ڈھائی تولہ ہو گا، اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل روغن سم الفار اس طرح تیار کروایا کرتے تھے۔ کہ مثلاً ایک تولہ سم الفار کو باریک پیس کر اُسے دو سیر دودھ میں حل کر کے دہی کے طور پر جاگ لگا کر جما دیتے تھے، اور پھر اس دہی کو بلو کر جو مکھن نکلتا تھا اُسے بصورت گھی صاف کر کے استعمال کرتے تھے،

سیرۃ المہدی ۳/۲۸۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ مفصلہ ذیل ادویات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ

اپنے صندوق میں رکھتے تھے، اور انہی کو زیادہ استعمال فرماتے تھے، الیسٹرن سیرپ، فولاد، ارگٹ، ڈائمٹ ایپی کاک، کوکا اور کولا کے مرکبات، سٹرنس وائن آف کارڈ لیور آئیل، کلورو ڈین، کاکل، پل، سکاٹس ایملشن اور یونانی ادویات میں سے مشک عنبر، کافور، ہینگ، جدوار اور ایک مرکب جو خود تیار کیا تھا، یعنی تریاق الٰہی رکھا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے، کہ ہینگ غربا کی مشک ہے، اور فرماتے تھے کہ افیون میں عجیب غریب فوائد ہیں، ان میں سے بعض دوائیں اپنے لئے ہوتی تھیں، اور بعض دوسرے لوگوں کے لئے،

سیرۃ المہدی ۳/۱۱۱ | خاکسار (مرزا بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ شراب کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی فتویٰ تھا، کہ ڈاکٹر یا طبیب اگر دوائی کے طور پر دے تو جائز ہے،

جی، ڈی کھوسلہ سشن جج گورداسپور نے ۲۸ جون ۱۹۳۵ء میں جو فیصلہ دیا ہے، اس میں عبارت ذیل درج ہے؛

(شراب اور مرزا صاحب)

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا ایک ٹانک استعمال کرتا تھا، جس کا نام پلومر کی شراب تھا، ایک موقعہ پر اس نے اپنے مریدوں میں سے ایک کو لکھا کہ پلومر کی شراب لاہور سے خرید کر مجھے بھیجو، پھر دوسرے خطوط میں یاقوتی کا تذکرہ ہے، مرزا محمود نے خود اعتراف کیا ہے، کہ اس کے باپ نے ایک دفعہ پلومر کی شراب دواءً استعمال کی،

مرزا صاحب کے خط ارسال کردہ برائے طلب شراب ٹانک وائن کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرزائی نے اپنی کتاب کشف الظنون کے صد ۸۲ میں نقل فرمایا ہے، فقیر ڈاکٹر صاحب کا تہ دل سے مشکور ہے،

نقل خط مرزا صاحب برائے طلبی شراب

کشف الظنون ۸۲ | السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا

جاتا ہے، آپ اشیائے خریدنی خود خرید دیں، اور بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں، مگر ٹانک وائن چاہیئے، اس کا لحاظ رہے، باقی خیریت ہے، والسّلام،

مرزائی حاشیہ :- سبحان اللہ! اشیائے خریدنی ڈاکٹر صاحب سے سہواً لکھا گیا ہے ورنہ حقیقۃً مرزاجی کے خط میں اشیائے خوردنی تھا، کیونکہ ساتھ ہی خوردنی چیز تحریر ہے)

خُدائی فیصلہ

مائدہ ۶/۱ — قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ

فرمادیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے طیبات حلال کی گئی ہیں،

〃 — اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ -

آج تمہارے لئے طیبات حلال کی گئی ہیں،

مائدہ ۷/۱۲ — یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥

اور کوئی بات نہیں شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور قرعہ کے تیر پلید ہیں، شیطانی عمل ہے، سو اس سے تم بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ شراب وغیرہ پلید ہیں، اور ان کو استعمال کرنے والا شیطان ہے، مومن کا یہ فعل نہیں، مومن کو ان سے بچنا لازمی ہے، ورنہ شرابی جوا اور بت پرست کی کوئی بچت کی صورت نہیں، عذاب الٰہی اس کے لئے تیار ہے، تو جس شخص کی خوراک بھنے ہوئے مرغ اور بٹیر اور پرند وغیرہ اور پینے کو شراب اور ادویات سے افیون، کیسر اور کستوری اور شراب سے مرکبات کا استعمال ہو، اور "زدجام عشق" کی ایک گولی روز معمول ہو، اور رات دن غیر محرمہ سے مٹھی چاپی کرلنے سے جو تونعات ہو سکتے ہیں، تم خود سمجھ سکتے ہو، اور بیوی نہ ہونے کے زمانے میں باوجود ان ادویات کے استعمال کے کمزور رہنا یہ خالی از عجوبات ممکن نہیں، اور جو حالت افیونی اور شرابی کی ہوتی ہے، وہ بھی تم سے مخفی نہیں، پھر طیبٰت کے مقابلہ میں جس کو رب العزت نے حرام فرمایا ہو، استعمال کر کے اس کی تعریف کرنا

خطرے کا موجب ہے، اب تم سوچو کہ ایسے شخص کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے؟
مرزائیو! سوچو تم مرزائی مسلمانوں کو طعن دیتے ہو، کہ لوگ ہمارے مرزاجی کو شرابی اور افیونی اور غیر محرمہ سے تعلق رکھنے والا اور فحش گالیاں دینے والا کہتے ہیں، اب تم ملاحظہ فرماؤ، کہ ہم کہتے ہیں، یا مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں اور تمہاری حدیثوں میں ان چیزوں کو سیرت مرزاجی میں فخراً بیان کیا گیا ہے، جس کے راوی بھی تم مرزائی ہی ہو،
مرزاجی نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی، جیسا کہ ماقبل گذر چکا ہے، ضمیمہ انجام آتھم صہ کے حوالے سے،
حقیقت یہ ہے کہ جب لوگوں نے مرزاجی کو پرکھا کہ مرزاجی کوئی سچی بات کرتے ہی نہیں، جو بات کرتے ہیں جھوٹ ہی ہوتا ہے، محض کذب ہی کذب ہے، تو مرزاجی نے فوراً اس کا ضمیمہ انجام آتھم صہ میں اس کا جواب دیا، کہ یہ بھی یاد رہے، کہ آپ کو (حضرت عیسٰی علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی، اور میں نے بھی اس لئے جھوٹ کو اپنا پیشہ بنایا ہے تاکہ مثیل بن جاؤں، اب مرزاجی کے اکاذیب مشتے از خروارے ملاحظہ ہوں،

جھوٹوں کے ساتھ میرا موازنہ کیا جائے

(تحفۃ الندوہ صہ ۱۷)

اکاذیب مرزا صاحب

چشمہ معرفت - جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا،
تحفۃ الندوہ صہ ۱۷ - اگر میں نے جھوٹ بولا ہو، تو مجھ پر بھی خدا کی لعنت ہے،

مثیل کرشن ہونیکا دعوٰی

(پہلا کذب) سیرۃ المہدی ۱/۲۹۰، اور خاص طور پر | البشرٰی - کرشن جی رودر گوپال

مثیل کرشن علیہ السلام ہونے کا دعویٰ تو آپ نے اس کے بھی بہت بعد یعنی ۱۹۰۴ء میں شائع کیا۔

مثیل مسیح ہونیکا دعویٰ

(دوسرا جھوٹ)

تبلیغ رسالت ۲/۲۱ - مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونیکا دعویٰ ہے،

مرزا صاحب کا محمد علی خان کو جواب لکھنا - یہ سچ ہے، کہ جب سے اس عاجز نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بامر اللہ کیا ہے، تب سے وہ لوگ جو اپنے اندر قوت فیصلہ نہیں رکھتے عجب تذبذب اور کشمکش میں پڑ گئے ہیں،

تریاق القلوب ۳۱۱، یہ عاجز جس کو مسیح موعود ہونیکا دعویٰ ہے،

مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونیکا دعویٰ

(تیسرا جھوٹ)

ایک غلطی کا ازالہ ۳ - یہ محمد ثانی اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہے،

کتاب البریہ ۱۳۴ - میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطا محمد، الخ

آریوں کا مسئلہ دوسرے کی جون میں روپ دھار کرانا، مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ اور پھر اسلام کی رہنمائی کا دعویٰ دونوں سے ایک تو ضرور ہی جھوٹا ہے،

اے فرقہ مرزائیہ! انصاف تم پر ہے، کہ جھوٹ کونسا ہے، کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے، کیا کوئی مرزائی یہ ثابت کرسکتا ہے کہ از حضرت آدم علیہ السلام تا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مثیل آیا ہو، جب نہیں تو اب یہ تدفی اختراع ہے کہ اصل ہونیکا بھی دعویٰ ہو اور مثیل ہونے کا بھی

(چوتھا جھوٹ)

تحفہ ندوہ ۱۴۵ - اگر میرا نام قرآن نے ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں،	قرآن خداوندی میں مرزا غلام احمد صاحب کو ابن مریم کسی جگہ بھی نہیں کہا گیا،

اب قرآن کریم کسی ہندو، سکھ، عیسائی کو دکھاؤ، کہ کہیں لکھا ہو کہ غلام احمد ابن مریم ہے؟ جب تمام قرآن کریم میں یہ کہیں درج نہیں تو مرزاجی سُرخی کی چھینٹیں ہی ثابت ہوئے،

(پانچواں جھوٹ)

تریاق القلوب ۳۳۸ - اور میری بادشاہت انسانی ہے،	ہر شخص کو معلوم ہے کہ مرزاجی نے کسی علاقہ میں بادشاہی نہیں کی،

(چھٹا جھوٹ)

نزول مسیح ۹۹ - آدم نیز احمد مختار	مرزاجی کا دعوٰی ہے میں ہی آدم اور میں ہی احمد مختار ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہے، جس پر قرآن نازل کیا گیا، مرزاجی فرماویں کہ میں ہوں، تو خدا کی بات سچی یا مرزاجی کی معلوم ہوا، کہ مرزا صاحب کا یہ دعوٰی بھی جھوٹا ہے،

(ساتواں جھوٹ)

البشریٰ جلد ۲، ۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء، اِنِّیْ مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے،	اس الہام میں مرزاجی کا دعوٰی ہے، کہ میرے ملہم نے مجھے کہا ہے کہ اے رسول اللہ کے بیٹے یعنی مرزاجی نے اپنے باپ کو بھی رسول اللہ فرمایا ہے، حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب کے والد صاحب تارک صلوٰۃ تھے،

ملک ۲۹/۹ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝

کیا پس جو شخص اپنے منہ کے بل اوندھا چلتا ہے وہ راہ راست پر ہے یا جو شخص صراط مستقیم پر سیدھا جا رہا ہو، گجا وہ جن کی شان قرآن کتاب خداوندی فرماوے، هٰذَا الحاج

مُستقیماً، کجا جاپانی مال، فافہم۔

عقیدہ مرزا صاحب دعوائے نبوت

(آٹھواں جھوٹ)

البشریٰ ۱/۱۰، اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا،

(۲)۔ تبلیغ رسالت ۹/۲۱، اور لعنت ہے اس شخص پر جو مجھے جھوٹا جانتا ہے،

(۳)۔ تبلیغ رسالت ۹/۲۷، جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے،

(۴)۔ تبلیغ رسالت ۱۰/۱۳۳، اس نے میرا نام نبی رکھا ہے، سو میں خدا کے حکم کے مطابق نبی ہوں،

(۵)۔ حقیقۃ الوحی ۱۶۳۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا،

(۶)۔ حقیقۃ الوحی ۱۵۰۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا ہے،

(۷)۔ حقیقۃ الوحی ۱۷۹۔ دوسرے یہ کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا،

(۸)۔ درثمین ۲۴۸ } منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
تریاق القلوب ۵ } منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

فیصلہ مرزا صاحب برمدعی نبوت

انجام آتھم ۲۶ | میری نسبت رائے ظاہر کرتے ہیں، کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے، اور گویا میں نے درحقیقت نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اگر راقم کی پہلی رائے صحیح ہے، کہ میں مسلمان ہوں، اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں، تو پھر یہ دوسری رائے غلط ہے، جس میں ظاہر کیا گیا ہے، کہ میں خود نبوت کا مدعی ہوں، اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے، جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں، کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے، اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے، وہ کہہ سکتا ہے، کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں، صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہیئے

(۹)۔ درّ ثمین ۲۸۷

ابنیا گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر چہ گوید دروغ ہست لعین

(۱۰)۔ چشمۂ معرفت ۳۱۷۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے،

(۱۱)۔ دافع البلاء ۱۱۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا،

(۱۲)۔ نزول مسیح ۴۸۔ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے،

(۱۳)۔ حقیقۃ الوحی ۳۹۱۔ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں،

(۱۴)۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۸۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جسکے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے، اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے،

(مرزاجی فرماتے ہیں مجھے اللہ نے فرمایا)

(۱۵)۔ حقیقۃ الوحی ۱۰۷۔ یٰسٓ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ، اے سردار تو خدا کا مرسل ہے،

دیکھو جی لاہوری صاحب یہاں مرسلین سے مراد

کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوۃ یا رسالت کا دعوٰی نہیں کیا،

اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں، یہی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ کوئی پُرانا نہ کوئی نیا، ومن قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبی او رسول علی وجہ الحقیقۃ والافتراء وترک القرآن واحکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب،

تبلیغ رسالت ۲/۲۰، اور سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں، وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی، اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی،

آسمانی فیصلہ ۴ | اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں،

آسمانی فیصلہ ۲۶ | اے لوگو، اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو،

تبلیغ رسالت ۶/۲، ہم نبوۃ کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں،

بھی ظلّی ہو سکتا ہے؟

(۱۶) حقیقۃ النبوۃ ۲۰۹	پگٹ جو انگلستان میں ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا، اس کے خلاف اشتہار لکھا، اور اس کے آخر میں جہاں راقم مضمون کا نام لکھا جاتا ہے، حضرت مسیح موعود نے لکھا، یعنی النبی مرزا غلام احمد،	سرمہ چشم آریہ مطبوعہ لاہوری ۱۵۸	اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے، وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،

مذکورہ بالا حوالہ جات کسی سے مخفی نہیں، مرزا صاحب کے ارشادات بلفظہ درج ہیں، مرزا صاحب اپنے عقیدے اور دعوٰی کا اقرار فرماتے ہیں، کہ صریح طور پر میں نبی ہوں، اور جو مجھے نبی نہیں مانتا، وہ جھوٹا ہے شیطان ہے، لعنتی ہے، کافر ہے، پھر فیصلہ بھی مقابلے میں مرزا جی کا ہی ہے، اور کسی کی عبارت نہیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کافر ہے، کذاب ہے، کیونکہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت ختم ہے، اور میں (مرزا صاحب فرماتے ہیں) مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں، اور مدعی نبوت آپ کے بعد مفتری علی اللہ ہے، بدبخت ہے، قرآن کا منکر ہے، دشمن قرآن ہے، تو ثابت ہوا، کہ مرزا صاحب اپنے فتوے سے ہی منکر قرآن، دشمن قرآن اور مفتری علی اللہ، بدبخت، کافر، کذّاب، تارک شریعت محمدیہ ؐ ہوئے اور اجرائے نبوّت کے قائل بھی، اور خود دشمن قرآن پاک بھی ثابت ہوئے، اور یہ خطابات مرزا جی کے فیصلہ شدہ پیٹنٹ ہی ہیں، لا ازید من ھذہ ولا انقص یہ تندرتی عدالت کی نقل مطابق اصل ہے، کسی مولوی نے مرزا جی کو کوئی خطاب اپنی طرف سے نہیں دیا، یہ بہتان ہے، جو مرزا صاحب نے اپنے لئے ہی انہی کے خطابات سے جو اپنی ذات کو دہرایا ہے، وہ بھی بطور نقل بیان کئے جاتے ہیں، نہ بطور فتوٰی، اور اگر ان الفاظوں کی اشاعت کرتے ہیں، تو مرزا جی کی روح ہم سے خوش ہوتی ہوگی، کہ میرے مفت کے مبلغ بنے ہوئے ہیں، تم لوگ تنخواہ سے اُن کے ارشادات کو سناتے ہو، فقیر نے بلا تنخواہ مرزا جی کی ترجمانی کی ہے،

براہین احمدیہ حصہ پنجم ۲۴۳	سب کو معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ	حقیقۃ الوحی ۴۷۱	جو شخص بعد صحابہ کے کسی مسئلہ میں اجماع کا دعوٰی کرے

کے وقت میں تمام صحابہؓ کا اجماع ہو چکا ہے کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد میں یہی معنی آیت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کے گئے ہیں، یعنی سب رسول فوت ہو چکے ہیں، (قرآن کریم)، فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔

(نواں جھوٹ)

نزولِ مسیح ۱۲۶ - میں روحانی طور پر بغیر باپ اور ماں دونوں کے ہوں،

(دسواں جھوٹ)

تحفہ گولڑویہ ۵۹ - آنے والا عیسیٰ قادیان میں پیدا ہوا ہے،

(گیارھواں جھوٹ)

ازالۃ الاوہام ۱۳۱	اول تو یہ جاننا چاہیئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ

کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے، جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو، بلکہ صدہا پیش گویوں میں سے ایک پیش گوئی ہے، جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں، جس زمانہ تک یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی، اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا، اور جب بیان کی گئی، تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا،

وہ کذاب ہے،

بقیہ حاشیہ کتاب البریہ - میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضے،

کتاب البریہ ۱۳۴ - اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں،

میرا نام غلام احمد،

حقیقۃ الوحی ۱۷۹	دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا،

حقیقۃ الوحی ۱۶۳	جو مجھ کو نہیں مانتا، وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا،

(بارھواں جھوٹ)

براہین احمدیہ ۳۶۱	حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ

کر آسمان پر جا بیٹھے،

(تیرھواں جھوٹ)

ستارہ قیصرہ ۵	سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو

مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا، آسمان سے مجھے بھیجا ہے،

(چودھواں جھوٹ)

مسیح ہندوستان میں ۸۸۔ بُدھ کا جانشین راحولتا نام بھی گذرا ہے کہ جو اس کا جان نثار شاگرد بلکہ بیٹا تھا، اب اس جگہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں، کہ یہ راحولتا کہ جو مذہب کی کتابوں میں آیا ہے، یہ روح اللہ کے نام سے بگاڑا ہوا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے،

......

(۱)۔ آئینہ کمالات ۴۰	عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکا ہے،
(۲)۔ ازالۃ الاوہام ۱۳۱	مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے،
(۳) تریاق القلوب ۳۱۵	اور میں چونکہ مسیح موعود ہوں،
دافع البلاء ۸	اور میں بھی خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ

مسیح موعود میں ہوں، اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے،

افرار کذب

ایام صلح ۴۷	میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر

کیا تھا، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے، مگر یہ بھی میری غلطی تھی، جو اس الہام کے مخالف تھی،

(پندرھواں جھوٹ)

مسیح ہندوستان میں ۸۸ - ایسا ہی بدھ کے سوانح میں ہے، کہ دراصل وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا تھا، گو بظاہر حضرت مسیح کے باپ (حضرت یوسفؑ) کی طرح اس کا بھی باپ تھا،

(سولھواں جھوٹ)

کتاب البریہ ۱۸۳ - اور تمام عقائد اہل سنت کے قائل ہیں،

آسمانی فیصلہ ۴ :- —— اور خدا تعالیٰ جانتا ہے، کہ میں مسلمان ہوں، اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں، جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں،

(سترھواں جھوٹ)

تحفہ گولڑویہ ۱۶۳ :- گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے،

(اٹھارھواں باب)

تحفہ گولڑویہ ۱۶۲ - سو اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں، لیکن مضمون آیت قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہیں ہو سکا،

(انیسواں جھوٹ)

ازالۃ الاوہام مطبوعہ لاہوری ۱۴۴	اور ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالٰے نے

حروف، تہجی میں مجھے خبر دی، جس کا ماحصل یہ ہے کہ کلب یموت علی الکلب یعنی وہ (محمد حسین بٹالوی) کتا ہے اور کتے کے عدد پر مریگا، جو باون ۵۲ سال پر دلالت کرتے ہیں یعنی اُس کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی، جب باون ۵۲ سال کے اندر قدم دھریگا، تب اسی سال کے اندر اندر راہیٔ ملکِ بقا ہو گا،

مولوی محمد حسین بٹالوی کا خط مرزا صاحب کے نام۔

آئینۂ کمالات ۲۵۳	بے ایمان، درندہ، منہ سے جھاگ نکالنے

والا، کتا، کلب یموت علی الکلب، سفلہ، کمینہ، وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے (مرزا صاحب) نے یاد کیا ہے، کیا رحمت اور انسانی نوع کی ہمدردی یہی معنی رکھتی ہے،

مرزا صاحب کا بیان

آئینہ کمالات مطبوعہ لاہوری ۲۴۷	آخر میں یہ بھی آپ کو یاد رہے کہ یہ آپ کا سراسر افترا ہے کہ الہام کلب یموت

علی الکلب کو اپنے اُوپر وارد کر رہے ہیں، میں نے ہرگز کسی کے پاس یہ نہیں کہا، کہ اس کا مصداق آپ ہیں، اور جو بعض درست کلمات کی آپ شکایت کرتے ہیں، یہ بھی بیجا ہے، آپ کی سخت بدزبانیوں کے جواب میں آپ کے کافر ٹھہرانے کے بعد آپ کے دجال اور شیطان اور کذاب کہنے کے بعد اگر ہم نے آپ کی موجودہ حالت کے مناسب آپ کو کچھ حق حق کہدیا تو کیا بُرا ہُوا، آخر واغلظ علیھم کا بھی ایک وقت ہے،

مولوی محمد حسین کا بیان

آئینہ کمالات ۲۵۵	میں باون ۵۲ برس کی عمر پُورا

(بیسواں جھوٹ)

اربعین ۳/۳۶ سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے خلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا، کہ میں اسّی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کرونگا، تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں،

اربعین ۳/۵۸ خدا تعالے جانتا تھا، کہ دشمن میری موت کی تمنا کرینگے، تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا، تب ہی جلدی مر گیا اس لئے پہلے ہی سے اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ثمانین حولا او قریبا من ذالک او تزید علیہ سنینا وتری نسلا بعیدا۔

یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی، یا دو چار کم، یا چند سال زیادہ،

حاشیہ تریاق القلوب ۲۲ میں تجھے اسّی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا،

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ۸ سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسّی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کرونگا، تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے

کر چکا ہوں، ۱۷ محرم ۱۲۵۶ھ میں میری پیدائش ہے اور اب ۱۳۱۰ھ گذر رہا ہے۔

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۱ قولہ - حضرت کی عمر شریف اس وقت کس قدر ہے اور حضرت بشارت دیتے ہیں، کہ حضرت کے ذریعے سے اسلام نہایت ترقی کرے گا، کیا وہ ترقی حضرت کی عین حیات میں وقوع میں آوے گی، یا کیا اس کی تشریح کا امیدوار ہوں،

اقول - عمر کا اصل اندازہ تو خدا تعالے کو معلوم ہے، مگر جہانتک مجھے معلوم ہے اب اس وقت تک سن ہجری ۱۳۲۳ھ ہے اور میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔ واللہ اعلم،

سیرۃ المہدی ۳/۱۳۹ آخر کار حضور لاہور جا کر بیمار ہو گئے اور دستوں کی بیماری سے آخر مئی ۱۹۰۸ء میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے،

کا نتیجہ نہ نکال سکیں،

حوالہ	عبارت
ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ۲۹	چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تھا، کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے، تا یہ نتیجہ نکالیں

کہ جھوٹا تھا، تب ہی جلد مر گیا، اس لئے پہلے ہی سے اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا،

ثمانین حولاً او قریباً من ذالک او تزید علیہ سنیناً وتری نسلاً بعیداً، یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی، یا دو چار کم یا چند سال زیادہ،

(اکیسواں جھوٹ)

حوالہ	عبارت
البشریٰ ۲/۱۰۵	ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں

لاہور میں فوت ہوئے، جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے، لہذا جھوٹ ثابت ہوا،

(بائیسواں جھوٹ)

حوالہ	عبارت
تحفہ گولڑویہ ۴۴	مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی ہیں،

علیحدہ علیحدہ ہیں، جیسا کہ حصہ اول میں مفصل مذکور ہو چکا ہے، لہذا جھوٹ ثابت ہوا،

(تیئیسواں جھوٹ)

حوالہ	عبارت
حقیقۃ الوحی ۶۴	ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو بعض پیش گوئیوں

میں خدا کر کے پکارا گیا ہے،

(چوبیسواں جھوٹ)

حوالہ	عبارت
حقیقۃ الوحی ۶۷	میری تائید میں اُس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں، کہ

آج کی تاریخ سے جو ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو اعداد وشمار کروں، تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں، کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں،

براہین احمدیہ حصہ پنجم ۵۹	اور درحقیقت یہ خارق عادات نشان ہیں، اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ

احتیاط سے بھی اُن کا شمار کیا جاوے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے بیس لاکھ سے زیادہ ہونگے،

(پچیسواں جھوٹ)

تحفہ گولڑویہ ۶۳	کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر

نہ کرے، جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے،

مرزاجی کی ان عبارتوں سے ہر اُردو خوان سمجھ سکتا ہے، کہ مرزاجی نے کیسا جھوٹ گھڑا ہے کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے تین ہزار معجزات عطا کئے، اور جیسا کہ مرزاجی کے دس لاکھ معجزات ہیں،

مرزاجی کی اس عبارت سے مرزائی تو خوب اکڑتا ہے، لیکن خداوند عزوجل کی طرف سے ارشاد ہے،

البقرہ ۲/۱	وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ عالمین کا ہر ایک معجزہ ونشان آپ کو حاصل ہے،

"مرزائی" - مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں بعض مقامات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ کیا ہے، لہٰذا اس جگہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ممتاز ہونگے، ص ۱۰۱۵

"محمد عمر" - گورنمنٹ برطانیہ نے آپ کو وکالت کی سند کیسے دی ہے، جس کو اتنی لیاقت بھی نہ ہو، کہ کلام میں استثناء ہو تو جملہ استثنائیہ ہوتا ہے، اور اگر خبر مذکور ہو تو جملہ خبریہ ہوتا ہے، حقیقۃ الوحی کے حوالہ مذکورہ بالا کی پوری عبارت میں استثنا مذکور ہی نہیں، لیکن وکیل صاحب فرماتے ہیں، چونکہ مرزا صاحب نے دوسری جگہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ فرمایا ہے، لہٰذا یہاں بھی آپ مستثنیٰ سمجھے جائیں گے، وکیل صاحب تو کسی دوسرے مقامات پر معجزوں کی گنتی میں مرزا صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ممتاز فرمایا ہو، تو پھر تو تمہاری بات قابل سماعت ہے، جب نہیں تو دوسرے مقام کے لئے مرزا صاحب نے ممتاز فرمایا ہو، تو وہ اسی مقام کے لیے استثنا ہوگا، نہ کہ اس جگہ پر، پھر جو تم نے عبارت پیش کی ہے، کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ "باستثنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے" تو اگر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو اپنے نشانات سے بالا سمجھا تھا، تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو گنتی میں کم کیوں کہا، اور اپنے نشانات کی تعداد زیادہ کیوں بتائی؟ حالانکہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کا جزء ہوتا ہے، لیکن وکیل صاحب چونکہ مرزائی ہیں اور مرزائیوں کی ہر بات اُلٹ ہوتی ہے، اس لئے وکیل صاحب فرماتے ہیں، کہ مرزا غلام احمد صاحب کے کلام سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں بھی مستثنیٰ سمجھو، لیکن وکیل صاحب مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے کم ہو جائے گا،

"مرزائی" - مرزا صاحب کا یہ مطلب ہے کہ جو معجزات صحابہ کرام کے سامنے وقوع میں آئے ہیں وہ معجزات مراد ہیں، کلی نہیں، پاکٹ بک ص ۱۰۱۶،

"محمد عمر" - مرزا صاحب کے کلام میں یہ پخ تم نے لگائی ہے، مرزا صاحب نے یہ تخصیص نہیں فرمائی، لہٰذا مرزاجی کے عموم کو تمہارا تخصیص کرنا کوئی وقعت نہیں رکھتا،

(چھبیسواں جھوٹ)

کتاب البریہ ۷۸ **مکاشفات ۹**	میں نے اپنے کشف میں دیکھا، کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں،

مرزا صاحب کے اس افتراء کو، اگر مرزائی سچا سمجھیں، تو مرزائیوں کو نمرود اور فرعون وغیرہما کو بھی سچا سمجھنا پڑے گا، اور اگر تاویل کریں تو

اُن کے کلام کی وکالت بھی کر سکتے ہیں، اگر اس دعوای سے مرزاجی کے اسلام میں کوئی فرق نہیں لازم آتا، تو مرزائیوں کے نزدیک فرعون، نمرود وغیرہما کے اسلام میں بھی فرق لازم نہیں آسکتا، بلکہ آپ کا دعوای مرزاجی سے کم تھا. کیونکہ انہوں نے محض زبانی دعوای کیا، مرزاجی نے اپنی تصانیف میں اس کی اشاعت فرمائی، انہوں نے صرف اپنے ملک میں دعوای کیا، مرزاجی نے اپنے خدائی دعوای کو اپنے مبلغوں کے ذریعے تمام ممالک میں اعلان کیا، انہوں نے اپنی مملکت کے فخر میں خدائی دعوای کیا، مرزاجی نے انگریزوں کی غلامی میں خدائی دعوای کیا،

(ستائیسواں جھوٹ)

(۱)۔ دافع البلاء ۵ | وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا، تا تم سمجھو کہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا، اب دیکھو تیس برس سے ثابت ہو رہا ہے، کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے، یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے، مگر قادیان طاعون سے پاک ہے، بلکہ آجتک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان

حاشیہ حقیقۃ الوحی ۸۴ | اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا، میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا،

حقیقۃ الوحی ۲۵۳ | ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جبکہ قادیان میں بھی طاعون تھی، مولوی محمد علی صاحب ایم، اے کو سخت بخار ہو گیا، اور اُن کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے،

میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا،

(۲)۔ دافع البلا ۱۰ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَ اَنْتَ فِیْھِمْ جب تک تم اے مرزا تم ان میں ہو، اللہ کو لائق نہیں، کہ ان کو عذاب کرے تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی، وہ یہ ہے کہ خدا تعالے بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس تک دنیا رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے، اور یہ تمام امتوں کے لئے نشانی ہے،

مرزا جی نے دافع البلاء میں یہ دعوای فرمایا کہ قادیان کو اللہ تعالے طاعون سے محفوظ رکھے گا، تم اپنے گریبان میں منہ ڈالکر برطانوی ایمان کو ایک طرف رکھ کر انصاف سے کہنا کہ مرزا جی نے جھوٹ بولا یا نہیں؟

"مرزائی"۔ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ حضرت نے قادیان میں طاعون کا آنا ممنوع قرار دیا ہے، بلکہ آپ نے فرمایا ہے کہ قادیان میں طاعون آئیگی تو سہی مگر طاعون جارف یعنی جھاڑ دینے والی طاعون نہیں آئے گی، جیسا کہ حضرت صاحب نے دافع البلاء میں لکھا ہے، ہم دعوای سے کہتے ہیں، کہ قادیان میں طاعون جارف نہیں پڑے گی، جو گاؤں کو ویران کرنے والی ہو، پھر فرماتے ہیں، میں قادیان کو اس تباہی سے محفوظ رکھوں گا، خصوصًا ایسی تباہی سے کہ لوگ کتوں کی طرح طاعون سے مریں، دیکھو دافع البلاء صکا، پاکٹ بک صہ ۸۱۶،

"محمد عمر"۔ وکیل صاحب! تھوڑی دیر کے لئے کسی غیر سے ہی فیصلہ کرائیے، یا مرزائیت کے پردے کو ذرا سا ہٹا کر سوچئے کہ مرزا صاحب کا فرمان کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے، مگر قادیان طاعون سے پاک ہے، بلکہ جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا، وہ بھی اچھا ہو گیا، اس عبارت کا کیا

مطلب سمجھو گے؟ کہ تھوڑی پلیگ ہو گی، قادیان طاعون سے پاک ہے کیا مطلب؟ مثلاً اگر کہا جائے کہ یہ کپڑا پاک ہے اس کا کیا مطلب؟ کہ کچھ نجاست لگی ہو تو کپڑے کی طہارت میں کچھ فرق نہ آئے گا، اگر یہی مطلب لیا جائے تو ہر ذی فہم مضحکہ اڑائے گا، کہ یہ طہارت عجیب ہے، نجاست قلیل و کثیر یکساں حکم رکھتی ہے، کوئی کہے کہ جی میں نے تو صرف ایک رتی بھر نجاست کھائی زیادہ نہیں کھائی، لیکن میرے دشمن نے زیادہ بہت نجاست کھائی، تو دونوں پر حکم یکساں عائد ہو گا، اور ایسے ہی اور بھی ذرا چیز حلق سے نیچے اترنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، عذاب تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت عذاب کا نزول ہو تو گیا ہے۔

"مرزائی" ۔ آدمی کا لفظ عربی زبان میں اس پناہ دینے کو کہتے ہیں، کہ جب کوئی آدمی کسی حد تک مصیبت زدہ ہو کر پھر امن میں آجاتا ہے۔ اس کے یہ معنی کہ خدا تعالےٰ کسی قدر عذاب دیکر اس گاؤں کو پناہ میں لے لیگا یہ معنی ہرگز نہیں، کہ ہرگز اس میں طاعون نہ آئے گی، جیسا کہ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی میں ہے، کہ کسی قدر تکلیف کے بعد آرام دیا گیا، پاکٹ بک صد ۸۱۷

"محمد عمر" - بھئی وکیل صاحب! تم نے تو ہر بات میں اُلٹا تو معمولی بات سمجھ رکھی ہے، باقی رہا تمہارا یہ کہنا کہ خدا تعالےٰ کسی قدر عذاب کے بعد اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیگا، کیونکہ اٰوٰی کے معنی یہی ہیں، وکیل صاحب مرزا جی کے کلام کو تو اُلٹ پلٹ کیا، لیکن پہلے بات کچھ کی، جب جھوٹے ہوئے تب بات اُلٹ دی، کہ میں نے ایسے تو نہیں کہا تھا، میں نے ایسے تو نہیں کہا تھا، میں نے یوں کہا تھا، پھر ساتھ ہی قرآن کریم کو بھی اُلٹتے ہیں، پہلے قرآن کریم کا مطلب واضح کرتا ہوں، پھر مرزا جی کے کلام کے متعلق عرض کرونگا، اٰوٰی کے معنی قرآن کریم میں پناہ لینے کے ہیں، یعنی جب ایک جگہ سے نکل کر دوسری جگہ پناہ لی جائے، تو اس کو کہا جاتا ہے، اٰوٰی جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے،

(۱) یوسف ۱۳/۹	وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰٓی اِلَیْهِ اَخَاهُ

اور جب داخل ہوئے یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کے پاس یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی، اور جب یوسف علیہ السلام کے بھائی کنعان سے آئے اور یوسف علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے تو یوسف

نے اپنے بھائی بنیامین کو جگہ دی، معلوم ہوا، کہ اٰوٰی کے لئے انتقال مکان الیٰ مکان آخر ضروری ہے،

(۲) - یوسف ۱۳/۱۱ | فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰی یُوسُفَ اٰوٰی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ -

تو جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے، یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی، یوسف علیہ السلام کے بھائی وماں باپ کنعان سے نکلے، یوسف علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو جگہ دی، تو اس مقام پر بھی یوسف علیہ السلام کے ماں باپ نے انتقال مکانی فرمایا، یعنی کنعان سے نکل کر مصر میں داخل ہوئے تو یوسف علیہ السلام نے جگہ دی، تب رب العزت نے جملہ اٰوٰی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ استعمال فرمایا،

(۳) - کہف ۱۵/۱ | اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَهْفِ - جب جگہ پکڑی جوانوں نے غار کی طرف -

اصحاب کہف بھی شہر سے بھاگ کر غار کی طرف پہنچے، تب پناہ گزین غار ہوئے، تو رب العزت نے اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَهْفِ جملہ استعمال فرمایا،

(۴) - ھود ۱۲/۴ | قَالَ سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ - نوح علیہ السلام کے بیٹے نے کہا، میں جلدی جگہ اختیار کرونگا پہاڑ پر جو مجھے پانی سے بچالیگا،

حضرت نوح علیہ السلام نے بیٹے کو کشتی پر سوار ہونے کو فرمایا، تو بیٹے نے بھی سآوی کا لفظ استعمال کیا جس سے صاف انتقال مکانی ہی ثابت ہے،

اس آیت میں رب العزت نے ثابت فرمایا، کہ بیٹے نے جواب دیا، کہ جب پانی آئیگا، تو میں پہاڑ پر چڑھ جاؤنگا، وہ مجھے پانی سے بچالیگا،

(۵) - ھود ۱۲/۷ | قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ لوط علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تمہارے مقابلے میں میری طاقت ہوتی، تو میں تمہیں بتاتا، یا کسی مضبوط قلعے کی جگہ اختیار کرتا،

اس آیت کریمہ میں بھی انتقال مکانی ہی مراد لیا گیا ہے، اور دوسری جگہ جاکر پناہ لینے

لینے کے ہی معنی میں اٰوٰی استعمال ہوا ہے،

(۶) ضحیٰ ۳۰/۱ | اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی.
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو اللہ نے یتیم نہیں پایا، پھر اس نے آپ کو جگہ دی،

اس آیت اَلَمْ یَجِدْكَ کا واقعہ اس وقت کا ہے، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں ہی یتیم ہو گئے تھے، تو اللہ تعالے نے اس واقعہ کو ارشاد فرمایا، کہ آپ کو رب العزت نے شکم مادر ہی میں یتیم نہیں پایا؟ جب آپ دنیا میں تشریف لائے، فَاٰوٰی تو اللہ تعالے نے آپ کو جگہ دی،

ایسے ہی مرزاجی کے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ کا مطلب بھی یہی ہے، کہ جو شخص قادیان میں آیا وہ پناہ گزین ہو گیا، اُسے پھر طاعون سے ڈر نہیں رہتا، طاعون اس کے قریب نہیں بھٹک سکتا، اور اس کا سبب بھی بتایا، کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کے نشانات سے ایک نشان ظاہر کیا، کہ میری برکت کی وجہ سے طاعون قادیان کے قریب بھی نہ آئے گی، جیسا کہ مرزاجی کی عبارت سے صاف واضح ہے، لیکن مرزاجی کے گھر ہی طاعون پھوٹ پڑی، تو مرزاجی کو اپنے کلام کی تاویل کی ضرورت پڑی، ورنہ تاویل کی کیا ضرورت تھی، یہ اصول ہے کہ بات میں تاویل کی تب ضرورت پڑتی ہے، جب بات میں کمی ہو یا جھوٹ ہو، مرزا صاحب بھی چونکہ اپنی اس پیش گوئی میں جھوٹے ثابت ہوئے، اس لئے بجائے جھوٹ تسلیم کرنے کے اپنے کلام کو بدلنے کی کوشش فرمائی، لیکن تاڑنے والے تاڑ جاتے ہیں، اس کی تشریح مرزاجی خود فرماتے ہیں،

(اٹھائیسواں جھوٹ) حقیقۃ الوحی ۱۸ | اسی طرح ان کے (جنکو شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہوتا ہے) رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزوجل ایک برکت رکھ دیتا ہے، وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے، خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں، اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے، اسی طرح اس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے، جس پر ان کا قدم پڑتا ہے،

مرزاجی کی اس عبارت سے واضح ہو گیا، کہ مرزا صاحب کو خدا کی طرف سے شرف

مکالمہ اور مخاطبہ بھی حاصل نہ تھا، مرزاجی کا دعوٰی کہ خدا کی طرف سے مجھے شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہے، یہ جھوٹ ثابت ہوا،

اسی طرح مرزا صاحب نے فرمایا، اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ ضرور اللہ نے بستی قادیان کو اپنی پناہ میں لے لیا، اب یا تو تم کہو کہ قریہ سے مراد مرزاجی کا مکان ہے، تو دوسرے الفاظ کو پیش کیا جاوے اور اگر قریہ سے مراد قادیان کا پورا قصبہ مراد ہے، تو طاعون کے قادیان میں آنے سے یہ الہام مرزاجی کا صاف جھوٹا ثابت ہوتا ہے، کیا خداوند کی پناہ کو تم نے ایسا ہی سمجھا ہے، کہ جب تک اس میں عذاب داخل نہ ہو، تب تک اٰوٰی پناہ کا مصداق ہو ہی نہیں سکتا، غور طلب یہ امر ہے کہ مرزاجی نے یہ جملہ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ کس موقعہ پر فرمایا؟ طاعون اس وقت قادیان میں شروع تھی، اسوقت فرمایا، پھر تو تاویل کی گنجائش ہوسکتی ہے، لیکن مرزاجی نے یہ جملہ اس وقت فرمایا جب ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی، اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے، مگر قادیان طاعون سے پاک ہے، بلکہ جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اس عبارت سے کیا سمجھا جا رہا ہے، مرزاجی کے اٰوَی الْقَرْیَۃَ سے پورا قصبہ قادیان کا مراد ہے یا یہ تمہاری تحریف بیانی ہے کہ پناہ میں وہ چیز لی جاتی ہے، جو پہلے کسی چیز میں گرفتار ہو،

اس سے تو یہ ثابت ہوا، کہ قادیان کے چاروں طرف طاعون گھر چکی تھی، تو مرزا صاحب نے قبل از وقوع طاعون فی القادیان فرما دیا، کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے، کہ طاعون ہر طرف مار کر چکی لیکن قادیان کو میں نے پناہ میں لے لیا ہے، اس واسطے اس کی حد میں طاعون داخل نہیں ہو سکتی، مرزاجی کا دعوٰی ہو، کہ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا کا، لیکن جس کو خدا نے جھوٹا کرنا ہو وہ خواہ کتنی ہی ہیرا پھیری کرے سچا نہیں ہو سکتا، یا تو صاف کہدیتے کہ مجھے خدا کی طرف سے پناہ نہ تھی، میں نے محض اپنی جماعت کے بڑھانے کے لئے ایک داؤ کھیلا تھا، لیکن خدا نے چلنے نہیں دیا، مرزاجی کے گھر کو بھی گھیر لیا، مگر جس نے گمراہی کے گڑھے میں گرنا ہو، ہر صورت گر ہی جاتا ہے، اس داؤ کی مرزاجی نے خود

ہی تشریح فرمادی،

نزول مسیح ۲۰

طاعون کا خوفناک نظارہ دیکھ کر بڑے بڑے متعصب اس سلسلے میں داخل ہو گئے ہیں، اور اس وقت تک بذریعہ طاعون دو ہزار سے بھی زیادہ مخالف ہمارے سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے، سو یہی وہ برکتیں ہیں، جن سے بموجب پیشگوئی کے بذریعہ طاعون لوگوں نے حصہ لیا ہے،

مرزاجی کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے، کہ مرزاجی نے یہ الہام اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ اسی لئے بیان کیا تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ میری وجہ سے خداوندکریم نے قادیان کو پناہ میں لیا ہوا ہے، اسی لئے قادیان کے چاروں طرف طاعون پھیلی ہوئی ہے، اور قادیان میں داخل نہیں ہوگی، لیکن مسلمان بیچارے سادہ لوح کو یہ علم نہ تھا، کہ یہ ہمارا ایمان بالمصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رہنے کا باعث ہے، کہ ہم مرزاجی کے پاس ہیں، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں سچ سمجھتے ہیں، اور مرزاجی کو باطل، اس لئے ہمیں خداوندکریم نے پناہ میں لیا ہوا ہے، مرزاجی یہ غلط فرما رہے ہیں، جب مرزاجی کے اس الہام کو سنکر کئی صادق الوعد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی اُمت مرزائیہ میں داخل ہوئے، تو اُن سے پہلی یمن و برکت جاتی رہی، بس مرزاجی کا لوگوں کو غلط الہام سناکر دھوکہ دینا اور بعض مسلمانوں کا اس میں دھوکہ کھاکر مرزائی ہونا تھا، کہ غیرت خداوندی برداشت نہ کر سکی، کہ اب ان کا لحاظ رکھا جائے، خداوندکریم نے مرزاجی کے اس الہام کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے فوراً طاعون کو حکم دیا، طاعون بحکم الٰہی قادیان پہنچ گئی، تو مرزاجی کے معتقدین میں کھلبلی مچ گئی، مرزاجی سے کئی مرزائی بدظن ہو کر مسلمان ہو گئے، کہ مرزاجی نے دعوای کیا تھا، کہ قادیان خدا کی پناہ میں ہے، کیونکہ قادیان اس کے رسول کا تخت گاہ ہے، جب قادیان میں طاعون داخل نہ تھی، تو مرزاجی اپنی برکت ظاہر کرتے تھے، جب داخل ہو گئی تو ظاہر ہوا، کہ مرزاجی نے جھوٹا الہام کہا خدا کی طرف سے نہ تھا، اگر خداوندکریم کی طرف سے ہوتا تو اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ سے رب العزت وعدہ خلافی نہ کرتے، جب مرزاجی نے سرکردہ لوگوں کو بدظن ہوتے ہوئے دیکھا اور طاعون کا زور قادیان میں شروع ہوا، تو مرزاجی نے پھر فرمایا کہ خداوندکریم کی طرف سے جو مجھے الہام ہوا وہ سچا ہے اور وہ یہ ہے۔

نزول مسیح ۲۳ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار
خدا فرماتا ہے کہ میں ہر اس شخص کی حفاظت کرونگا، جو مرزاجی کے گھر میں ہوگا،

مرزاجی کا یہ الہام سُن کر مرزائیوں کے بھی چھکے چھوٹ گئے، کہ اب تو جو مرزاجی کے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگا وہی بچ سکے گا، مرزائیت میں ہل چل مچ گئی، ادھر اخباروں نے شور ڈال دیا، کہ قادیان میں طاعون شروع ہوگئی، اور مرزائی الہام مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا. کی بجائے اب تو مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ هَالِکًا، کیونکہ اِنَّهُمْ کَانُوْا اَظْلَمَ وَاَطْغٰی،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ تمہاری دنیائے مرزائیت کے نذیر نے عذاب الٰہی کو کیوں نہ روکا، فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ کا مصداق؟ یہ ہے جَزَاءُ لِمَنْ کَانَ کَاذِبًا، مرزاجی نے جب اخباروں سے اپنی تکذیب سُنی تو مرزاجی سیخ پا ہوگئے، اور ہرزہ بازی شروع کر دی،

نزول مسیح ۸ ہمارا رسالہ دافع البلاء جو طاعون کے بارے میں شائع ہوا تھا، اُس کے مقابل پر ہمارے ظالم طبع مخالفوں نے طرح طرح کے افتراؤں سے کام لیا ہے، اور اس قدر جھوٹ کی نجاست کھائی کہ کوئی نجاست خور جانور اس کا مقابلہ نہ کرسکے گا، ان میں سے جھوٹ بولنے والوں کا سرغنہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر ہے اپنے دوسرے پرچوں میں فریاد پر فریاد کر رہا ہے، کہ قادیان میں طاعون آگئی، اگر اس کی فطرت کو ایمان داری اور انصاف اور شرم میں سے کچھ حصہ ہوتا، تو اس فضول بحث کا نام ہی نہ لیتا، کیونکہ اگر قادیان میں بباعث عام بخار کے جو موسمی تھا، تین آدمی مر بھی گئے، تو کس ڈاکٹر نے تصدیق کی تھی، کہ وہ طاعون ہے، کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ یا کوئی ان کا ہم مادہ (مسلمان) جو حق اور سچائی سے دلی کینہ رکھتے ہیں، اور ان کی کھوپری میں یہ عقل ہی نہیں، جو طاعون کس کو کہتے ہیں، ان کی شرارت آمیز کسی تحریر سے یہ ثابت ہوگیا، جو قادیان میں طاعون پھوٹ پڑی، اُن کے ایمان اور دیانت پر خود طاعون کا پھوڑا نکلا ہوا ہے، جس سے جان بری مشکل ہے، ماسوا اس کے اگر پیسہ اخبار کو دیانت اور سچائی سے کچھ غرض ہوتی، تو اس کو ثابت کرنا چاہیئے تھا، کہ کس اخبار یا رسالہ میں ہم نے یہی لکھا ہے، کہ قادیان میں کبھی طاعون نہ آئے گی، اور کبھی ایک کیس بھی نہ ہوگا،

مرزاجی نے چونکہ قبل ازیں قادیان میں طاعون پھیلنے کے رسالہ دافع البلاء لکھ کر یہ

الہام لکھے۔ اور اعلان کیا، کہ قادیان خدا کی پناہ میں ہے۔ اس میں طاعون داخل نہیں ہو سکتی یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے، دعوی کیا تھا، تو مرزاجی کے اس دعوی کو جھوٹا ثابت کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے قادیان میں طاعون پھیلادی تو اس وقت کے اس مذکورہ بالا کلام سے جو انہوں نے نزول مسیح میں درج فرمائی ہے، ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے، کہ کیا یہ کلام سچ پر دال ہے، یا جھوٹ پر؟ اول تو مرزاجی کو طاعون سے جو ایک عذاب الٰہی تھا ڈرنا چاہیئے تھا کہ یا اللہ ہمیں معافی دینا، ہمارے گاؤں اور ہماری جماعت کو محفوظ رکھنا کہتے۔ لیکن مرزاجی نے بجائے عذاب الٰہی سے خود ڈرنے کے خود پسندی اختیار کی، اور لوگوں کو ڈرا دھمکا کر اُلٹی چال چلی اور مرزائی بنانا شروع کردیا، انسان خواہ کتنا ہی متکبر سے متکبر ہو وہ بھی عذاب کے نزول کے وقت خائف ہوجاتا ہے، لیکن مرزاجی ایسے بے غیرت انسان ثابت ہوئے، جو اس عذاب الٰہی کے نزول کے وقت بھی متکبر ہی رہے، اور اپنا مرزائیت کی دُھن میں لگے رہے، مگر وہ مالک بڑا بے نیاز ہے، وہ کسی کے فخر برقرار نہیں رہنے دیتا، بڑوں بڑوں کے فخر کو اس نے توڑ کر رکھ دیا، بھلا مرزاجی اس کے سامنے کیا شے تھے، جب خداوند کسی کو ذلیل کرتا ہے، تو لوگ بھی گرے ہوئے کو جوتیں لگایا ہی کرتے ہیں، لیکن پھر بھی جو سمجھدار انسان ہوتا ہے وہ پھر بھی خاموشی اختیار کرتا ہے، کہ ذلت خدا کی طرف سے ہے، اب کسی کو کیا کہنا ہے، جو کوئی کہے کہنے دو، چونکہ مرزاجی اپنے کلام دافع البلاء کے مطابق جھوٹے تھے، پھر اُبھرے اور مذکورہ بیان لکھا، جو ہر ایک پر عیاں ہو رہا ہے، کہ جھوٹا تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرتا ہے، چنانچہ اسی پر مرزاجی نے عمل کیا اور پھر بُرے کلمات استعمال کرنے کے علاوہ اپنی ہی کلام کو جھٹلایا، پہلے فرماتے ہیں کہ پیسہ اخبار جھوٹ بولتا ہے ظالم ہے جھوٹ کی نجاست کھاتا ہے، کہ "قادیان میں طاعون آگئی" حالانکہ یہ غلط ہے، ایڈیٹر پیسہ اخبار کے پاس کون سا ڈاکٹری سارٹیفکیٹ ہے، قادیان پر جو طاعون کی تہمت لگاتے ہیں، وہ گو مسلمان بھی ہوں، اُن میں مادہ آریہ کا ہے، وہ طاعون کو سمجھنے کی عقل نہیں رکھتے، محض چند آدمی بخار سے فوت ہوئے ہیں، ویسے ہی طاعون کا شور ڈال دیا، یہ شرارتی لوگ ہیں، اور پھر خود ہی اقرار کرلیا، کہ دافع البلاء میں میں نے کب لکھا ہے کہ طاعون بالکل نہیں آئیگی، میں نے تو اس میں لکھا تھا، کہ طاعون جارف یعنی جھاڑ دینے والی جس سے جا بجا بھاگتے ہیں، ایسی طاعون نہیں آئیگی، اب فقیر عرض کرتا ہے کہ مرزائی صاحبان مرزاجی کی پہلی تحریر

کا انکار تو کر دیا، یہ مرزا جی کا بائیں ہاتھ کا کام ہے، دایاں پہلو پلٹا تو کچھ کہہ دیا، بایاں پہلو پلٹا تو اس کے خلاف کہدیا، اگر کسی نے سچی بات کہدی کہ مرزا جی نے اپنے دائیں پہلو پر کچھ اور فرمایا تھا، اور اب بائیں پہلو پر کچھ اور اس کے خلاف فرما رہے ہیں، پہلے ہی سوچ لیا کرو، بات وہ کیا کرو، جسے بعد میں بدلنا نہ پڑے، کیونکہ دانائوں نے کہا ہے پہلے بات کو تولو پھر بولو، لیکن یہ کام سکھوں کا ہے کہ بولتے پہلے ہیں اور سوچتے بعد میں ہیں، مرزا جی بھی چونکہ نہنیہ کلنک ہیں اس لئے ایسا کرتے ہونگے، ورنہ قوم کے لیڈر سے ایسی تبدیلی مشکل ہے۔ لیکن مرزائی جیسا فنا فی المرزائیت فقیر نے آج تک کسی بھنگی کو بھی نہیں دیکھا بھنگی بھی اگر کسی میں کوئی کسی اپنے پادری یا پوپ کو بھی بات پر ثابت نہ رہنے والا دیکھے گا تو وہ بھی اس کو تین طلاق دیکر علیحدہ ہو جائے گا، لیکن مرزائی مرزا جی کی زنجیر میں ایسا جکڑا ہوا ہے جیسا کہ مرزا جی نے سعد اللہ کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی یہ تو بطور جملہ معترضہ عرض کر دیا گیا ہے، اب اس مطلب کے متعلق گذارش ہے، کہ مرزا جی نے اپنی کتاب دافع البلاء میں ہر ایک مذہب کو چیلنج کیا ہے،

دافع البلاء ۱۰ اب اگر خدا تعالے کے اس رسول (مرزا صاحب) اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے (مرزا صاحب کے) طاعون دور ہو سکتی ہے، تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں، پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے، گویا خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کے لئے ایک نمائش گاہ مقرر کیا گیا ہے، اور خدا نے سبقت کر کے اپنی طرف سے پہلے قادیان کا نام لے دیا ہے، اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں، تو ان کو چاہیئے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے، ایک پیش گوئی کر دیں کہ ان کا پرمیشور بنارس کو طاعون سے بچالیگا اور سناتن دھرم والوں کو چاہیئے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیاں بہت ہوں، مثلاً امرتسر کی نسبت پیش گوئی کر دیں، کہ گئو کے طفیل اس میں طاعون نہ آئے گی، اسی طرح عیسائیوں کو چاہئے کہ کلکتہ کی نسبت پیش گوئی کر دیں، کہ اس میں طاعون نہیں پڑیگی، کیونکہ بڑا بشپ برٹش

انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے، اسی طرح میاں شمس الدین اور ان کی جماعت اسلام کے ممبروں کو چاہیئے، کہ لاہور کی نسبت پیش گوئی کردیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا، اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالحق امرتسر کی نسبت پیش گوئی کردیں اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ دلی ہے اس لئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور محمد حسین دلی کی نسبت پیش گوئی کردیں، کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گی، اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو سمجھا جائیگا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا ہے اور بالآخر یاد رہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے ملہم اور آریوں کے پنڈت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں، چپ رہے، تو ثابت ہو جائے گا، کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں، اور ایک دن آنے والا ہے، جو قادیان میں سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے،

مرزاجی سابقہ تحریری بیان میں سچی بات کہنے والوں سے اوچھے ہتھیاروں پر اترے اور جی بھر کے ان کو کوسا، اور اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جو کسی ذی شعور سے مخفی نہیں، کیونکہ جو مرزاجی کو سچی بات مرزاجی کی فرمائی ہوئی کہدے، اس کو فوراً بدذات مولوی ہونے کا فتویٰ چسپاں ہو جاتا ہے۔ بات اپنی جھوٹی جھوٹ کہنے والا مجرم نہیں، لیکن مولوی صرف مرزاجی کی تحریر پیش کرنے سے مجرم بن جاتا ہے،

مرزائیو! اپنے گریبان میں منہ ڈال کر مرزاجی کی عبارت کو سوچو، کہ ہر بات میں پلٹ موجود ہے، کتنی صاف بات ہے، کہ مرزاجی نے دافع البلاء اسی لئے تصنیف فرمائی، اور لکھا کہ میں سچا رسول ہوں، کہ قادیان میں میری برکت اور رسالت کی صداقت کی وجہ سے طاعون نہیں پھیلی، اگر طاعون یہاں داخل ہو جاتی تو میں جھوٹا رسول اسی نشان سے ثابت ہو جاتا، پھر مرزاجی نے اس فخر پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ دافع البلاء کے صفحہ پر تمام مذاہب کو چیلنج دیا، جو اوپر لکھا گیا ہے کہ اس وقت تمام دنیا کے مذاہب کو حتیٰ کہ مسلمانوں کے ملہم سے بھی نہیں اور مسلمانوں کے ملہم کون ہے بفتح ہا، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کہ امت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر سچی ہے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارے کہ لاہور کو بچالیں، ہندو بنارس کو طاعون سے بچا کر دکھائیں، عیسائی کلکتہ کو بچا کر دکھائیں۔ اگر خاموش رہے تو سب مذاہب اور سب امتیں مرزاجی کے نزدیک جھوٹی سمجھی جائیں گی، صرف ایک مرزائی مذہب اور قادیانی رسول ہی سچا ہے، جس نے

قادیان کو طاعون سے بچایا، سب لوگ چونکہ عذاب الٰہی سے خائف تھے، عذاب الٰہی کے مقابلہ میں کسی کو دم مارنے کی طاقت نہ تھی، سوائے مرزا صاحب کے، لہٰذا مرزا جی کے نزدیک اس خاموشی کی بنا پر تمام مذاہب جھوٹے ہوئے، اب مرزا جی کے اس چیلنج کو فقیر دوسرے پہلو سے بیان کر کے سوال کرتا ہے، کہ اگر چند مسلمان یا کوئی ہندو یا عیسائی مرزا صاحب کے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے جواب دیتے کہ ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں، کہ ہمارا فلاں شہر یا فلاں قصبہ ہماری صداقت کی بنا پر طاعون سے بفضلہ محفوظ رہے گا، تو بعد ازاں مرزا جی اس مقام کی تاک میں ہوتے کہ یہ مدعی اپنے دعوے میں جھوٹا ہے یا سچا، پھر بعد ازاں چیلنج منظور کرنے کے اس گاؤں یا شہر میں طاعون شروع ہو جاتی، اور وہ مدعی مرزا جی کے چیلنج کو قبول کرنے والا یہی عذر کرتا جو مرزا جی اور مرزائیوں نے بعد از قادیان میں طاعون پھیلنے کے کیا ہے، کہ نہیں جناب میں نے یہ نہیں کہا تھا، کہ بالکل نہیں آئے گی بلکہ میں نے کہا تھا، کہ طاعون جارف نہیں آئیگی، جو لوگ بھاگ نکلیں، اور گھروں کے گھر خالی ہو جائیں، اور شہر خالی ہو جائے، اگرچہ ویسی نہیں جیسا کہ عام شہروں میں ہوتی ہیں، ہو گئیں، گو طاعون سے ہی ہو گئی ہوں، تو کیا ہوا، یہ میرے کذب کو ثابت نہیں کر سکتیں، تو کیا مرزا جی اور مرزائی ایسے ہی اس کو اچھا سمجھتا؟ ہرگز نہیں، بلکہ کہتا کہ تو نے پہلے جھوٹ کی نجاست کھائی ہے، جب طاعون تمہارے شہر میں شروع ہو گئی، تو تمہارا دعویٰ باطل ہو گیا، کیونکہ دعویٰ کی ایک ٹانگ بھی باطل ہو جائے، تو دعویٰ پورا باطل ہو جاتا ہے، لیکن جب تمام مذاہب خاموش رہے، خداوندی عذاب سے سارے خاموش رہے، تو مرزا جی ہی اپنے فخر میں گرفتار ہو گئے، قادیان میں طاعون پھوٹ پڑی، طاعونی ڈاکٹر ٹیکے لگانے لگ گئے، تو مرزا جی نے اپنی امت کو چھوڑ کر الہام کو اپنے گھر کے لئے محیط کر لیا، خداوند کریم نے مرزا جی کے گھر کے احاطہ کے اندر بھی طاعون بھیج دی، لیکن مرزا جی پھر بھی مداری کی پتلی کی طرح پیچھے ہی ناچتے رہے۔

"مرزائی" مولوی صاحب مرزا جی نے فرمایا ہے کہ تپ آیا اور تپ سے موتیں ہوئیں اگر مخالف کہدے کہ نہیں تم غلط کہتے ہو یہ طاعون تھی، تو مخالف تو جھوٹ بول کر اپنے ہر مقابل کو جھوٹا کرنے کی کوشش کرتا ہی ہے، جب مرزا جی فرماتے ہیں کہ محض موتی بخار سے موتیں ہوئیں، تو ہمیں تو مرزا جی کی باتوں پر یقین ہے، مخالف کی بات ہمارے سامنے

حجت نہیں ہو سکتی،

"محمد عمر" - مرزائی صاحب! کبھی تم تو طاعون سے محفوظ رہنے کا چیلنج دیدو تب بھی سچے اگر طاعون پھیل جائے تو بات سے بدل جاؤ، تب بھی سچے، مرزائی صداقت کی تم نے بھلی پوچھی، مرزائیت تو ایسا عجیب مذہب ہے، کہ بچے کا گیند ہے، جس طرف پلٹا کھا سکے، تو الٹا ہو، اس کا کوئی پتہ لگا ہی نہیں سکتا، کہ اس کا الٹا پہلو کونسا ہے اور سیدھا پہلو کون سا ہے، مرزائیت کا سیدھا پہلو کوئی ہے ہی نہیں، سب الٹا ہی الٹا ہے، بات کہدینگے پھر بدل جائیں گے، جب دوسرا کوئی کہدے کہ جناب مرزائی صاحب پہلے تو جناب نے یوں فرمایا تھا، اب اس کے خلاف فرما رہے ہو، تو فوراً جواب ملیگا، یا ابن البغایا میں نے کب کہا تھا، کہ تو نے میرا مطلب سمجھا ہی نہیں، تم کیا علم رکھتے ہو، تم جاہل میرے کلام کو سمجھتے ہی نہیں،

بھئی مرزائی صاحب! اپنی طرف سے اگر کوئی بات کہدوں تو پھر تو نہیں کوئی اعتراض ہو سکتا ہے، لیکن مرزاجی ہی اگر اقرار فرمالیں، تب تو تمہیں مجھ پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیے، مرزاجی کا فرمان تو تمہارے لئے حجت ہونا چاہیئے، مرزاجی نے اقرار فرمایا ہے، کہ موسمی بخار کے کیس تھے، اب اس کے متعلق اگر اپنی بات عرض کرونگا، تو تم کہو گے جھوٹ ہے، اس لئے مرزاجی کی ہی تحریر عرض کرتا ہوں،

الانذار ۱۲

اصل بات یہ ہے کہ طاعون بہت مہلک مرض ہے، اول سمجھ لینا چاہیئے، کہ طاعون کیا ہوتی ہے؟ وہ ایک شدید تپ ہوتا ہے، غشی، متلی، سر درد، نسیان ہوتا ہے، لرزہ بہت ہوتا ہے، بے چینی اور سراسیمگی ہوتی ہے، پھر چند روز کے بعد ایک پھوڑا نکل آتا ہے، کبھی تو وہ ناچھوٹی پھنسی ہوتی ہے، اور کبھی زیادہ اور کبھی یہ بن ران ہی نکلتا ہے، کبھی پس گوش اور کبھی گردن میں نکلتا ہے، یہانتک کہ سرسام ہو جاتا ہے، غالباً سب کچھ چوبیس گھنٹہ میں ہو جاتا ہے۔ گورنمنٹ کو پتہ بمشکل ملتا ہے، اور بیس ۲۰ گھنٹے تک تو لوگ کچھ معمولی بخار سمجھ کر اور پھر آثار طاعون دیکھ کر اسے چھپا لیتے ہیں، اور جب اثر ہو چکتا ہے، تو کہیں جا کر گورنمنٹ کو پتہ چلتا ہے، اب ایک دو گھنٹہ وہاں رہ کر اگر مرے نہ تو اور کیا ہو؟

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اب تو تمہیں مرزاجی کے فرمان سے طاعونی حقیقت کھل گئی ہو گی؟

کہ پہلے طاعونی مریض کو بخار ہوتا ہے، جس کا پتہ گورنمنٹ کو بمشکل ملتا ہے، جس بخار کو لوگ معمولی بخار ہی سمجھتے ہیں، اور جب اثر طاعون کا بدن میں پھیل جاتا ہے، پھر آثار طاعون دیکھ کر لوگ اُسے چھپاتے ہیں، جیسا کہ مرزاجی نے چھپایا، تو دو گھنٹہ میں مریض الوداع ہو جاتا ہے، مرزاجی کی اس عبارت سے طاعونی مریض کو تپ ثابت ہو گیا، اور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ طاعون نہیں کچھ موسمی بخار سے فوت ہوئے ہیں، تو مرزاجی کی زبانی ہی ثابت ہو گیا، کہ باقی مریض تو طاعون کا اثر ڈال کر لوگوں تک تشہیر کرتے ہونگے، لیکن مرزاجی اپنی طاعون کے مریض کو بخار سے تعبیر کرنا یہ بھی کوئی استعارہ ہوگا، کیونکہ مرزائی مذہب کی بنیاد ہی استعارات پر ہے، جیسا کہ آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ بیان کیا جائیگا، اور کوئی بات استعارہ سے خالی نہیں، گو رب العزت گھمنڈ کا بھانڈہ پھوڑنے کے لئے طاعون کی بیماری پھیلا دی، جیسا کہ مرزاجی نے خود فرمایا ہے،

الانذار ۹ جنہوں نے گھمنڈ کیا تھا، خدا نے اُن کو ہی ذلیل کیا، میری غرض اس سے یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے ان کے دعووں کی حقیقت کھول دی، اور بے جا شیخی کا بھانڈا پھوڑ کر دکھایا، جو دعوےٰ کیا اُس دعوےٰ میں پست ہوئے، معلوم ہوا، کہ دعوےٰ نہیں کرنا چاہیئے،

خداوند کریم نے مرزاجی کا قانون پہلے مرزاجی پر ہی جاری کیا، کہ مرزاجی نے دعوےٰ کیا کہ طاعون سے میرا گاؤں محفوظ رہے گا، خداوند کریم نے مرزاجی کے گھمنڈ کو توڑا، اور مرزاجی کے شیخی کے بھانڈے کو پھوڑ کر رکھ دیا، اور قادیان میں طاعون بھیجدی،

"مرزائی"۔ مولوی صاحب! مرزا صاحب کی کوئی عبارت ایسی بھی ہے جو صاف واضع ہو، کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گی، تاہم بالکلیہ عدم دخول طاعون کا حکم لگا سکیں،

"محمد عمر"۔ فقیر نے پہلے بعبارت صریحہ دافع البلاء کی پیش کی، اور اسی مقصد کے لئے مرزاجی نے دافع البلاء تصنیف فرمائی، جس میں فخریہ قادیان میں طاعون نہ پھیلنے کا اعلان فرمایا، اب ایک اور عبارت عرض کر دیتا ہوں، اٰمِنُوْا اَوْلَا تُوْمِنُوْا،

ایام صلح ۱۷۸ الہام۔ جس گاؤں میں تو ہے خدا اُسے طاعون سے یا اس کی آفات لاحقہ سے بچائے گا،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزاجی نے دافع البلاء کے الہام کی تشریح اس الہام سے

صاف واضح فرمادی، اُردو کلام ہے اگر اس کو بھی تم متمہ سمجھو تو تم کو خدا سمجھے،

"مرزائی"۔ یہ تو سمجھ میں آگیا کہ مرزاجی نے طاعون سے قادیان کو محفوظ رہنے کے متعلق دعوای کیا، اور پہلے بھی تم نے دافع البلاء کی عبارت لکھ دی تھی، کہ جس میں مرزاجی نے دعوای کیا کہ قادیان طاعون سے پاک رہے گی، باقی عرض ہے کہ لوگوں کے کہنے کی بات نہ ہو، بخار سے جو تم نے استدلال لیا، وہ بھی کچھ صحیح معلوم ہوتا ہے، میں اپنے مرزاجی کی طرفداری کی بات نہیں کرتا، کوئی واضح عبارت ہو، جس میں مرزاجی نے قادیان میں طاعون داخل ہونے کا اقرار کیا ہو،

"محمد عمر"۔ معلوم ہوتا ہے، کہ اب تم کچھ انصاف کی طرف بڑھتے ہو، فقیر نے جو پہلے نزول مسیح کی عبارت صـ۹ میں بخار کا اقرار دکھایا، اور طاعون کا انکار، لیکن نزول مسیح کے صـ۱ پر طاعون کا بھی اقرار کر لیا، اور اپنے دعوای کا انکار کر دیا، کہ ہم نے کب کہا ہے، کہ طاعون قادیان میں ہرگز نہ آئیگی، بلکہ ہمارا تو دعوای تھا، کہ طاعون جارف نہ آئیگی، طاعون کے داخل نہ ہونے کا ہم پر الزام ہے، فقیر نے تمہارے سامنے اُردو کی صاف صاف عبارتیں مرزاجی کی پیش کیں، جس میں مرزاجی نے طاعون قادیان میں داخل نہ ہونے کا صریح دعوای کیا ہے، بعد میں فرماتے ہیں، کہ تھوڑی آجائے تم ہم جھوٹے نہیں ہو سکتے، بہت تیزی سے گر پڑتی تو ہم جھوٹے ہوتے، اچھا طاعون کا قادیان میں زوروں پر ہونیکی عبارتیں مرزاجی کی زبانی عرض کر دیتا ہوں،

(۱)۔ حقیقۃ الوحی ۲۵۳	ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی،
(۲)۔ حقیقۃ الوحی ۲۳۲	صرف ایک دفعہ شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی، بعد اس کے کم ہوتی گئی،

وہاں واقعی قیامت بھی مجرموں کی ایک ہی لمحہ میں اچک لیگئی، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے، وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ)۔

(۳)۔ حاشیہ حقیقۃ الوحی ۸۴	اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا، میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا، (لڑکے کیا اقرار طاعون قادیان میں)

(۴) سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۱۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام دین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک روز حضرت صاحب مسجد مبارک کی چھت پر بیٹھے ہوئے کچھ گفتگو فرما رہے تھے، ان دنوں قادیان میں طاعون شروع تھا،

مرزائیو اور کرشنیو! مذہبی تعصب، کو برطرف کر کے سوچو، کہ مرزاجی نے قادیان میں طاعون کے زوردار ہونے کا اقرار کیا ہے یا نہیں؟ اور طاعون کے قادیان میں شدت سے پھیلنے کا اقرار کیا ہے یا نہیں؟ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحَابِ السَّعِيْرِ جب مرزاجی نے خود اقرار کر لیا، اب بھی اگر کوئی مرزائی کہے کہ یہ طاعون جارف نہیں آئی تو پھر ہیضہ جارف ہی کام کرے، جب مرزائی کا کانٹا نکلتا ہے --- مرزائی پھر بھی ایمان نہیں لانا، مرزاجی کے گھر کی صفائی طاعون نے کر دی، لیکن پھر بھی مرزاجی نے اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار میں فرق نہ آیا، تو مرزائی ہٹ دھرمی ہی ہے، مرزاجی نے بھی طاعون کو بہتیرا چھپایا، بخار کا بہانہ بنایا، لیکن رب کریم نے سچی بات مرزاجی کے منہ سے نکلوا دی، اب مرزاجی کے اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار کے متعلق عرض کر دوں،

(۵) نزول المسیح ص ۱۲۳ ح ۱۴

بعض آدمی فی الحقیقت مرے تو ہیں، مگر وہ کسی اور حادثے سے مرے ہیں، وہ (ایڈیٹر پیسہ اخبار) نتھو چوکیدار کی موت کو بھی طاعون سے لکھتا ہے، حالانکہ ایک عرصہ ہوا، کہ وہ غریب ایک مدت سے تپ سے بیمار رہ کر بقضائے الٰہی فوت ہوا ہے، چنانچہ سرکاری کتاب میں اس کی موت اور مولا چوکیدار کی موت کا باعث بخار ہی لکھا ہے، پھر کیا ممکن ہے کہ سرکار میں جھوٹی خبر دی گئی، اسی کثرت بخار کے سلسلے میں چند آدمی بخار سے فوت بھی ہو گئے۔ جن میں سے بعض چند ماہ کے بیمار تھے، اور بعض تپ محرقہ سے فوت ہوئے، اور جہاں تک ہمیں علم ہے ایسے آدمی دو یا تین سے زیادہ نہیں، جو قریباً سو آدمی میں سے جو مبتلائے بخار تھے جانبر نہ ہو سکے، اب کیا اس کو طاعون کہنا چاہیے، اور بعض وقت بیماروں کو پھوڑے نکلتے ہیں پھر وہ بھی طاعون نہیں ہوتی، اس لئے یہ امر بڑا مشکل امر ہے،

گذشتہ دنوں میں یہ مشہور ہوا تھا، کہ دہلی میں طاعون پھوٹ پڑی، لیکن تحقیقات کے بعد یہی ثابت ہوا، کہ وہ ایک قسم کے محرقہ تپ ہیں، نہ طاعون، اور خود طاعون بھی دو قسم کی ہوتی ہے، ایک وبائی، اور ایک غیر وبائی، وبائی وہ ہوتی ہے جو جلد جلد پھیلتی ہے، اور

متعدد ہوتی ہیں اور بعض ... م کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں اور غیر وبائی طاعون میں خوفناک
نکلتی ہیں اور بھی جاتی

... کا ... اور کبھی لب پر اور کبھی کسی انگلی پر اور کبھی ... اور عدد ان

اور افسوس کہ بعض امرت سر کے ... بلکہ بھی اپنے

... نے یہاں تک جھوٹ بولا ہے کہ گویا ہماری جماعت میں طاعون پھوٹ پڑی ہے اور گویا قادیان میں ... طاعون پیدا ہو گئی ہے جو طاعون جارف کہلاتی ہے۔

مرزائیو! خدا لگتی بات کسی غیر سے دریافت کرو کیونکہ تمہیں تو چشمہ مرزائیت چڑھ چکا ہے کسی غیر کے سامنے مرزا صاحب کا یہ مضمون رکھو وہ تو وہ صاف نتیجہ نکالیگا کہ پہلی عبارتوں میں یعنی حقیقۃ الوحی کی عبارتوں میں مرزا جی نے قادیان میں طاعون جارف پڑنے کا اقرار کیا ہے۔ کیونکہ طاعون جارف کا ترجمہ شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی ہے، نہیں تو شدت اور کس بلا کا نام ہے لیکن جب شمار کرنے والوں نے مرزائیوں کی خوفناک تباہیاں طاعون سے لکھیں اور نام لے لے کر لکھیں تو مرزا صاحب نے اپنے گھر سے مولا اور نخو چوکیدار کا نام پیش کر دیا اور ساتھ یہ حکم دیا کہ ڈاکٹر کے ہاں بخار سے مرے نتیجہ لکھا ہے پھر اقرار بھی کر لیا کہ پھر کیا ممکن ہے کہ سرکار میں جھوٹی خبر دی گئی ہو یہ بھی ثابت کر دیا کہ ہمارے گھر کے آدمی چوکیدار میں تک طاعون نے پہنچے ہیں لیکن سرکاری کتابوں میں صرف سے بخار لکھایا گیا پھر مرزا جی نے اقرار کیا کہ پھنسیوں کو بعض دفعہ غلطی سے طاعون کہا جاتا ہے۔ تو مرزا جی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ان کی جماعت صرف بخار سے ہی نہیں مرے بلکہ طاعونی پھنسیاں بھی نکلتی رہی ہیں۔ چلو فرا دینے کے واسطے مرزا جی کی بات کو اگر زیر غور کیا جائے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ باقی رگوں کی پھنسیاں جن کی مقدار چوبیس گھنٹے مرزا جی نے مقرر فرمائی ہے۔ وہ چوبیس گھنٹے کے بعد پھنسیاں نکل کر مرتے تھے لیکن مرزائیوں کو اتنی جلدی طاعون اپکتی تھی کہ طاعونی بخار ہوا اور قصہ ختم ہوا جب مرزا جی نے اپنے گھر کی ... بتائی ہے تو خدا جانے کتنے سو مرے ہونگے جن سے ... بنالی گئی اور یہ ... ائی ہے کہ ... جیسے شاہ برطانیہ کی تعریف ... مسلمان بخوبی واقف ہیں۔

پر ان [illegible] متواتر گولہ باری اور گولی چلتی صرف ہمارا
محمدی سمجھا ہی مرا ہے اور دوسرا [illegible] ایک ہزار ہندوستان میں نہ یہ علاج ہے۔ سبحان اللہ یہ
استعارہ مرزائیہ ہے طاعون زدہ [illegible] مرزائی جماعت میں داخل ہو اور بارہ گھنٹے متواتر
بخار طاعونی گولہ باری کا ہو [illegible] ہی صرف ایک [illegible] لوگ [illegible] کی رپورٹوں میں تعداد شائع
کر دیں نام [illegible] اور کا نام لکھ کر دیں کہ دیکھو جی فلاں
جماعت سے تعلق والا [illegible] تاکہ ہماری جماعت کے وہ آدمی جو یہاں
قادیان آنے والے ہیں۔ تسلی رہے۔ ان کو مرزا جی کی زبان پر اعتبار رہے ہی وہ خود کہ دینگے
ہم خود لکھا دکھا مرزا جی لوگوں کا جھوٹ ثابت کرتے رہے ہیں لیکن اگر مرزا جی ہی اپنی جماعت
کی تسلی بیٹھے طاعون کو محض بخار ہی بتاتے جائیں اگر مسلمان زمانہ طاعون میں [illegible] ان کا نام طاعونی ہو
جائے ہم گر اس وقت طاعونی بخار سے جا بجے [illegible] بیماری میں مرزائی مرے تو بخار کہا جائے تو یہ گورکھ دھندا
مرزائی لوگ [illegible] مرزا جی بخار بھی تسلیم کر لیں پھنسیاں بھی تسلیم کر لیں طاعون
[illegible] میں پھنسیاں اور بخار کو بیان بھی فرمادیں موسم طاعون بھی ہو مرزائی تاڑ تاڑ مر بھی رہے ہوں
[illegible] کُلَّ من فی الدار سے سو آدمی کے مرنے کا اقرار بھی
[illegible] انکار کیا جائے ہم مسلمان اس مرزائی استعاروں کو
سمجھتے ہیں [illegible] پہ وہ نہیں ڈالا جا سکتا سلطنت برطانوی ہو اور
[illegible] مرزا غلام احمد صاحب مدعی نبوۃ و رسالت ہوں بھلا پھر بھی جھوٹ بولیں
[illegible] استعارہ بجا ہیں۔ حالانکہ سرکاری کتب میں اس وقت تین سو تیرہ (۳۱۲) میتوں
کی [illegible] جن میں سے صرف سو مرزائی مرزا جی نے تسلیم کئے ہیں۔ اور اس وقت قادیان کی کل آبادی
برہمن ہندو سکھ عیسائی مسلمان مرزائی تمام ہیں۔ اکثر حصہ قادیان خالی ہو چکی تھی مرزا صاحب
کا مدرسہ طاعون کی وجہ سے بند ہو گیا لیکن مرزا جی طاعون کو بھی مرزائیوں کے لئے بخار ہی فرماتے
رہے۔ لیکن مسلمان مرزائی بخار کو [illegible] سمجھتے ہیں۔ اور بوقت مرنے است مرزائیہ بیچارے اس
طاعون سے مرتے ہونگے [illegible] غلام احمد صاحب کی طرف تاک کر جان بحق ہوتے ہونگے۔ اور
لا ہلکتہ اس آیۃ خداوندی [illegible] فرماتے ہونگے۔ ہم سمجھ [illegible]

فِیْ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ۔ آؤ مرزائیو فقیر تمہیں اپنے اعلیٰ و ارفع نبی کی ایک اور خبر سناتا ہے

مسلم شریف ۴۴۴ } عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَائِکَةٌ لَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مدینہ شریف کی گزرگاہوں میں فرشتے رہتے ہیں۔ مدینہ شریف میں طاعون داخل نہیں ہو سکتی نہ دجال ہی داخل ہو سکتا ہے۔ تقریباً تیرہ سو سال گزرنے والے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک کوئی دشمن ثابت نہیں کر سکتا کہ مدینہ طیبہ میں ایک آدمی بھی طاعون سے فوت ہوا ہو خواہ کافر یا منافق ہی کیوں نہ ہو اور دجال بھی داخل نہیں ہو سکا اس کا ذکر آئندہ انشاء اللہ ہوگا۔ صداقت اس کو کہتے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے آقا جن کا ہم [illegible] خواہ کوئی کتنی ہی لالچ کیوں نہ پیش کرے ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی [illegible] کے مقابلے میں جوتے کی میل سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔

اے امت مرزائیہ تم پر افسوس آتا ہے کہ ایسے نبی کی بات کو جس کے دعوے میں کوئی ایسی صداقت کہ کسی استعارہ سے دعوے کو سچا کرنے کی کوشش نہیں کرنی اور اتنا مضبوط دعوے کہ کافر کو غلط کرنے کی گنجائش نہ ہو نہ یہ کہ محض استعاروں سے کام چل رہا ہے۔ صداقت کو دیکھو ابھی شرم نہیں باز آجاؤ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن پاک کو تھام لو اور [illegible] بدکاروں کو ترک کر دو ورنہ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ہمارا کام کہہ دینا ہے یاد رکھو تم [illegible] چاہے مانو یا نہ مانو۔

دیکھو فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم لَا یَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ [illegible] کے بیان کرنے سے ثابت ہو [illegible] ایک بھی [illegible] کوشش [illegible] حبط [illegible] مرزائے فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا ثابت کر دیا اور [illegible] مرزائیوں کے گھر کو مرزا جی کے زمانے میں ہی توڑ دیا اور سچا ثابت ہو کر دیا [illegible]

وَ تَغْشٰی... سیئت وجوہ الذین کفروا کے عین مطابق منہ برے کر کے چھپاتے پھرتے ہونگے اور مسلمان ان کو وَقِیْلَ ہٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَدَّعُوْنَ سے عذاب الٰہی میں گرفتار شدہ کو دیکھ کر توبہ استغفار پڑھتے ہوئے خداوند عذاب سے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو محفوظ فرمائے اور منکرین کو توبہ کی توفیق عنایت فرمادے۔ اور امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے کی توفیق عنایت فرمادے۔ بعد از دخول فی الامت ثابت قدم رکھے اور طاعونی جماعت میں شامل نہ فرمادے کیونکہ اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے تو وہ ظالموں کو نجات نہیں دیتا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اس لئے مرزاجی بہتیرا کہتے رہے خدا ایسا نہیں کرتا دیا کہ احمدیوں عذاب دے حالانکہ تو ان میں سے ہے اس گاؤں کو طاعون کی دست برد اللہ اس کی سے بچائیگا۔ مانع البلاء پھر بھی خداوند تعالےٰ مرزاجی کو جھوٹا ہی کر دیا اور طاعون سے مرزائیوں کی صفائی فرمائی اور بعض کو جو نہ بچے طاعون کا شکار ضرور ہوئے بیٹے۔

حقیقۃ الوحی ۲۵۳ } ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو بخار ہو گیا اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے جس گھر کی نسبت خدا تعالےٰ کا یہ الہام ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار الخ۔

یہی مرزایو دیانت سے کہنا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا الہام کہ انی احافظ کل من فی الدار سچا ہوا یا جھوٹا؟ مرزا صاحب خود طاعون کا مرزاجی کے گھر میں داخل ہونا تسلیم کریں پھر بھی تم کہو کہ مرزا صاحب کا گھر محفوظ رہا اور سیاہ و بخت مرزاجی کے گھر میں آگئے یا نہ؟ حقیقۃ الوحی ص۲۳۸ اس عذاب سے بچنے کے لئے امن و پناہ سوائے جماعت احمدیہ کے نہیں جو اس کے رہیگا جو اس کے اندر رہیگا یقیناً بچ جائیگا۔

قرآنی فیصلہ

الانبیاء ۱۷/۵ ۱۰ الخ وَ نَجَّیْنٰہُ وَ لُوْطًا اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْہَا لِلْعٰلَمِیْنَ = اگر مرزا

غلام احمد صاحب کی زمین یا گھر برکت والا ہوتا تو مولوی محمد علی صاحب کو اور مرزا صاحب کے لڑکے کو طاعون نہ لگتی بلکہ محفوظ ہی رہتے جب نہ رہے۔ اور یہ نحوست کی دلیل ثابت ہوئی۔

انبیاء ۱۷/۶ } وَنُوحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ
کیا کوئی مرزائی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں بیٹھنے والوں سے کسی کو غوطے آئے ہوں۔

انبیاء ۱۷/۵ } قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۔ اگر کوئی مرزائی ثابت کرے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے کو بھی آگ نے چھوا ہو تو پانچ روپے انعام کا حقدار ہے

ھود ۱۲/۱ } وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ۔ اور اے قوم میری عمل کرو تم اپنی جگہ پر بے شک عمل کرنے والا ہوں جلدی تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس شخص کو عذاب آتا ہے اور ذلیل کرتا ہے اور کون وہ جھوٹا ہے اور تم بھی انتظار کرو ضرور میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہمارا حکم عذاب لے کر آیا تو ہم نے شعیب علیہ السلام کو بچا لیا اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے اور یہ بچانا ہماری طرف سے رحمت تھا اور ظالموں کو کڑک نے مواخذہ کر لیا تو وہ اپنے گھروں اوندھے ہو گئے (اور مر گئے) ثابت ہؤا کہ نبی علیہ السلام اور اس کی امت اس کو ماننے والی عذاب الٰہی سے بچائی گئی اور بچائی جاتی ہے۔ یہی قانون الٰہی ہے مرزا جی فرماویں کہ مجھے خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں صرف تیرے گھر والوں کی ہی نگہبانی کروں گا۔ مرزائی بیچارے طاعون کا شکار بھی ہوئے۔ اور پھر مرزا جی کے گھر کو بھی طاعون نہ چھوڑے تو مرزا جی کے صراحۃ کذب کی دلیل ہے سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں تو پھر اس کی امت میں کیوں نہ داخل ہوں جو عذاب الٰہی سے تو بچا سکے جیسا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کو رب کریم نے ہر عذاب سے نجات دی ۔۔۔

صادق آتا ہے کیونکہ دابۃ کا یہ وصف علی الارض کہا جاتا ہے مرزاجی ما بہ علی
الارض سے عیاں ہیں اور آپ نے ہر انسان کو کاٹا بھی ہے لہٰذا تمہارا طاعون مراد لینا غلط ثابت
ہوا اور مرزا غلام احمد صاحب کا دابۃ الارض ہونا صحیح ثابت ہوا جو کلام بھی کرتا ہے کاٹتا
بھی ہے چلتا بھی ہے بیان کردہ تینوں صفات سے موصوف ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مرزاجی نے فرمایا ہے کہ دابۃ الارض مولوی ہیں۔

حمامۃ البشریٰ ۱۰۵ } اِنَّ دَابَّةَ الْاَرْضِ هِيَ طَائِفَةُ عُلَمَاءِ هٰذَا الزَّمَانِ کہ دابۃ الارض وہ اس زمانے کے علماء کا طائفہ ہے

ازالۃ الاوہام مطبع لاہوری ۲/۲۸۹ } دابۃ العلماء یعنے وہ علماء واعظین جو امتحانی قوۃ اپنے اندر نہیں رکھتے۔

تو مرزاجی کے اس فرمان کے مطابق تو دابۃ الارض مرزائی مولوی ہی ثابت ہوئے جو لوگوں
کو کاٹتے بھی پھرتے ہیں اب تم سوچو مرزاجی دونوں باتوں سے کونسی بات میں سچ فرماتے ہیں۔ دابۃ
الارض سے طاعون مراد لیں تو سچے ہیں۔ یا مرزائی مولوی مراد لیں تو سچے ہیں۔ بہرصورت مرزاجی
کے ایک معنی ضرور جھوٹے ثابت ہو گئے اور مرزائی دابۃ الارض بھی ثابت ہو گئے۔ مرزا صاحب
کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مرزاجی کا فرمان قرآن میں خبر موجود ہے کہ مسیح کی آمد کے وقت طاعون
پڑیگی جھوٹ ہے طاعون کا ذکر قرآن کریم کلام خداوندی میں کسی آیت میں نہیں البتہ مرزائیوں کے قرآن
میں ہو تو مضائقہ نہیں اور مرزاجی کا فرمان کہ حدیث میں بھی یہ خبر طاعون کی بوقت نزول مسیح موجود
ہے یہ بھی جھوٹا ہے تو مرزاجی نے ایک ہی موقعہ پر کذب علی الکذب یعنی جھوٹ پر جھوٹ
ڈبل جھوٹ بولا۔

مرزائی "مسلم شریف کی حدیث ہے۔ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهٗ
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى
كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ مسلم شریف صفت الدجال میں مذکور ہے۔ پس خدا کا نبی مسیح موعود
اور اس کے صحابی متوجہ ہونگے۔ اور خدا تعالےٰ ان کے مخالفوں کی گردنوں میں ایک پھوڑا ان میں
ظاہر کریگا پس وہ صبح کو ایک آدمی کی موت کی طرح ہو جائیں گے اس بیان [illegible] میں سے کہ

امام مہدی کے سامنے دو قسم کی موتیں ہونگی پہلی سرخ موت اور دوسری سفید سرخ موت تلوار کی اور سفید موت طاعون کی پاکٹ بک صہ ۸۳۶ ۔

"محمد عمر" بھئی مرزائی صاحب بحار الانوار تو اہل سنت جماعت کی کتاب ہی نہیں اس لئے اس کا جواب تو شیعہ حضرات سے دریافت کرنا لیکن مسلم شریف میں جو تم نے گل کھلائے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے قیامت کے دن انشاء اللہ العزیز تمہاری پاکٹ بک اور کتب مرزائیہ کو پڑھنے والے تم پر بھگتیں گے بلکہ وکیل صاحب کی پاکٹ بک جتنی قیامت تک چھپے گی ۔ وکیل صاحب پر یہ شہادت دیگی کہ یا اللہ عبدالرحمن گجراتی نے اپنے مرزے غلام احمد صاحب قادیانی کی اتباع میں قرآن کریم کی اتنی آتیں بگاڑیں فلاں فلاں حدیثوں کا ترجمہ غلط کئے تیرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو دھوکہ دے کر اتنے مسلمانوں کو گمراہ کیا تو اس وقت وکیل صاحب کو ہوش آئیگی اور پھر پچھتائینگے لیکن اس وقت کا پچھتایا کام نہ آئیگا ۔ وَاِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ۔ وکیل صاحب واللہ جب آیات قرآنیہ و احادیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے بیدردی سے معانی بدلاتے ہوئے دیکھتا ہوں تو تمہارے متعلق افسوس آتا ہے ۔ کہ ایسے سمجھدار انسان ہو کر کس کی مخالفت میں کمر باندھ لی جس سے کسی بات کو چھپا نہیں سکتے جس کی گرفت سے بچ نہیں سکتے اس وقت آیت ربانی آنکھوں کے سامنے آتی ہے ۔ حم سجدہ ۲۴/۵ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۔ ٹکڑا اصل حدیث عرض کرتا ہوں کیونکہ حدیث دجال تو بڑی لمبی ہے ۔

مسلم شریف ۲/۴۰۱ ابن ماجہ ۳۰۷ } وَیَبْعَثُ اللّٰهُ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ فَیَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰی بُحَیْرَةِ طَبَرِیَّةَ فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْهَا وَیَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ کَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَیْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِیْنَارٍ لِاَحَدِکُمُ الْیَوْمَ فَیَرْغَبُ

نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ فَیُرْسِلُ عَلَیْھِمُ النَّغَفُ فِیْ رِقَابِھِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی کَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی علیہ السلام وَاَصْحَابُہٗ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَہٗ زَھْمُھُمْ وَنَتْنُھُمْ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی علیہ السلام وَاَصْحَابُہٗ اِلَی اللّٰہِ فَیُرْسِلُ اللّٰہُ طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُھُمْ فَتَطْرَحُھُمْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ مَطَرًا لَا یَکُنُّ مِنْہُ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُکَھَا کَالزَّلَفَۃِ الخ اور بھیجیگا اللہ تعالےٰ قوم یاجوج ماجوج کو اور وہ ہر گھاٹی سے دوڑینگے ان کے اوائل بحیرہ طبریہ سے گذریگا تو جتنا پانی اس میں ہوگا ختم کرینگے۔ اور گذریگا ان کا آخری تو وہ کہینگے یہاں پانی کبھی تھا اور حضرت عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام اور اس کے ساتھی گھیرے جاینگے۔ حتی کہ ان کے ایک کے لئے ایک بیل کا سر تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر ہوگا۔ تو رغبت کریگا نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے اصحاب (خدا سے دعا مانگیں گے تو ان کی دعا فوراً قبول ہوگی بر سول کا وعدہ نہ ہوگا) تو اللہ تعالےٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا بھیجیگا۔ تو ہو جاینگے۔ وہ مقتولین ایک نفس کے مرنے کے اندازہ میں پھر اتریگا اللہ کا نبی عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھی اس زمین کی طرف تو اس زمین وہ ایک بالشت بھی خالی نہ پاینگے۔ (تمام زمین یاجوج ماجوج کے مردوں سے بھری ہوگی) مگر ان کی زہر اور بو سے تمام زمین پر ہوگی۔ تو نبی اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھی دعا کرینگے تو اللہ تعالےٰ ان پر پرندے بھیجیگا جو بختی اونٹ کی گردن کی طرح ہونگے تو جہاں اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہوگا ان کو پھینک دینگے پھر اللہ تعالےٰ بارش کو بھیجے گا جس سے نہ سخت مکان رہیگا۔ نہ نرم تو دھو دیگا۔ زمین کو حتیٰ کہ اسکی صفائی کر دیگا پھر آگے حدیث لمبی ہے ماقبل سے بھی چھوڑی گئی ہے۔ باقی علامات حدیث شریف کے سابقہ اور اس کے مابعد کا مصداق تو مرزا جی اور مرزائیوں نے کیا ہی بننا ہے۔ اس جملوں کو مصداق بنا کر کوئی مرزائی دکھا دے تو یک صد روپیہ انعام حاصل کرے اب مسطورہ جملوں سے دس امور ثابت ہوتے ہیں سُنیئے اگر تمہارا ایمان خدانخواستہ اس حدیث پہ ہے تو ان تمام امورات کو اس حدیث نے بیان کیا ہے تمام کو تسلیم کرو۔

(۱) قوم یاجوج ماجوج کا چاروں طرف پھیلنا (جیسا کہ مرزائی)

(۲) حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ کا قرب قیامت تشریف لانا (جس کے تم مرزائی پہ زور منکر ہو)

(۳) حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ اور اس کے اصحاب کا قوم یاجوج ماجوج کے محاصرے میں گھرنا۔ (مرزا غلام احمد صاحب نے قوم یاجوج ماجوج انگریزوں کو کہا ہے اور وہ اس وقت مرزائی محاصرے میں ہیں۔)

(۴) اور اس دن محاصرے میں ان کا اتنا تنگ ہونا کہ گائے کا ایک سر سو دینار کو میسر نہ ہوگا۔

(۵) حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب ایسے مستجاب الدعوات ہونگے کہ بلا مصلحت فوراً دعا منظور ہوگی۔

(۶) حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ اور ان کے ساتھی دُعا فرمائینگے تو قوم یاجوج ماجوج جنے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب کا محاصرہ کیا ہوگا خدا کی طرف سے ایک فٹ کی خاک کے کیڑے سے ان تمام کی گردنوں کو فوراً قتل کردیگا۔

(۷) اتنی جلدی وہ قوم یاجوج ماجوج مقتول ہوگی۔ جتنے وقت میں ایک آدمی مرتا ہے۔

(۸) پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ قوم یاجوج ماجوج کے مقام پر پہنچیں گے تو ان مقتولین کی بدبو اور زہریلا گیس ٹھہرنے نہ دیگا۔

(۹) حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ اور اس کے ساتھی دعا فرماوینگے تو اللہ تعالےٰ خود ایک ایسا پرندہ بھیجیگا جو تمام کو بحکم الٰہی اُٹھا کر کہیں اور جگہ پھینک آویگا جہاں اللہ چاہیگا۔

(۱۰) پھر اللہ تعالےٰ بارش بھیجیگا تو یاجوج ماجوج مقتولین کی تمام زمین کو دھو دیگا۔

تلک عشرہ کاملہ

پہلا جواب تو یہ ہے کہ وکیل صاحب نے حدیث مسلم شریف کو فراخدلی سے قطع و برید کیا ہے اور دل کھول کر تحریف سے کام لیا ہے حالانکہ یہ مذکورہ جملے حدیث دجال میں مرزا جی کے ایک بھی مطابق نہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ مرزا جی کے نزدیک قوم یاجوج

ماجوج انگریز اور روس ہیں ملاحظہ ہو ازالۃ الاوھام مطبع لاہوری $\frac{2}{289}$ ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سن لیجئے یہ دو پرانی قومیں ہیں۔ چونکہ ان دو قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لئے ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اُس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے اگر ہم ان کا شکریہ نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالےٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پارہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پاسکتے ہرگز نہیں پاسکتے۔

وکیل صاحب مرزائی سیاست سے ذرا دیر کے لئے چشم پوشی کر کے دیانتداری سے سوچو کہ فرمان مصطفےٰ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور اس کے اصحاب قوم یاجوج کے محاصرے میں ہونگے اور امت مرزائیہ کی پرورش ہی ان کے زیر سایہ ہے مرزا صاحب فرماتے ہیں جو انگریز یعنے قوم یاجوج ماجوج سے کینہ رکھے وہ سخت نادان سخت نالائق سخت جاہل ہے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب قوم یاجوج ماجوج کو بد دعا کرکے ایک آن میں تباہ کرا دینگے جس میں کوئی استعارہ نہیں مرزا جی ان کے حق میں دست بدعا ہیں۔ یا تو یہ کہو کہ یہ مرزا جی کی منافقانہ چال تھی یا کہو کہ جھوٹ بولا کہ فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تو جھوٹ ہونا ہی ناممکن۔ مرزا جی کے نزدیک قوم یاجوج ماجوج تباہ بھی نہ ہوئی بلکہ دعاؤں کا پانی قوم یاجوج ماجوج کو ملا اور محاصرے میں بھی نہیں ہوئے تو قوم یاجوج ماجوج یعنی انگریزوں کی گردنوں میں طاعونی کیڑا کب نکلا صرف اس حدیث کے جملے کو ہی اگر دیکھا جائے تو مرزائیت کا تمام نظام ہی جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حدیث پاک کے فرمان سے بقول تمہارے قوم یاجوج ماجوج انگریزوں کو مری یعنی طاعون پڑنی چاہیئے تھی۔ تو تمہارے اس جملے کے معنی بگاڑنے کارآمد آسکتے لیکن جب مری پڑے قادیان میں جگہ جگہ اقادیاں کی مری کا وکیل صاحب پیش کرتے ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث کا جملہ جو قوم یاجوج ماجوج کی تباہی کے متعلق ہے یا یہ کہو کہ قوم یاجوج ماجوج مرزائی امت ہے اور وکیل صاحب کے استنباط پر تعجب ہے کہ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب ان کے لئے تباہی کی دُعا کرینگے۔ اور مرزا جی اور ان کی

امت طاعون بند ہونے کی دعا کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو ایام صلح ص ۱۴۷ مسلمانوں کی ایک باوقار جماعت کے جلسہ میں جو زیر نگرانی شیخ رحمت اللہ خاں لاہوری بمقام قادیان منعقد ہوا بیماری طاعون کے رک جانے کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ ثابت ہوا کہ ہر صورت مرزا غلام احمد صاحب کا استنباط اور معانی غلط ہیں اور حدیث تو مرزا جی کے لئے عکس نقیض ہے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر اس ایک ہی جملے کا مطلب الٹا ہی لو گے تو پھر اس کے مصداق مرزا جی ہونگے۔ کیونکہ پھوڑا مرزا جی کو بھی نکلا تھا ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۲ / ۲۴۷ } بسم اللہ الرحمن الرحیم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۴ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کی وجہ سے گورداسپور مع اہل و عیال ٹھہرے ہوئے تھے ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی خاکسار (مرزا بشیر احمد) کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں کیونکہ مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے میں نے دیکھ کر عرض کی کہ یہ بال توڑ یا معمولی پھنسی ہے کاربنکل نہیں ہے۔ صاحبزادہ صاحب دلجوئی نہ کرتے تو اور کون کرتا ورنہ مرزا جی کو ذیابیطس یقیناً تھا جسکا اقرار مرزا جی نے کئی دفعہ کیا تو ضروری ہے کہ آپ کو کاربنکل ہی تھا تو بموجب تمہارے پیش کردہ جملے کے مرزا جی بھی پھر وہی بنے جو تم دوسروں کو کہتے ہو یعنی قوم یاجوج ماجوج اور باقی مرزائیوں کے لئے طاعون کا اقرار تو خود کر چکے ہیں۔ لہٰذا یہ جملہ حدیث بھی اسطرح تمہارے مخالف ہی بنا حقیقت یہ ہے کہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تم نے تحریف سے کام لیا ہے۔ جملے جو فقیر نے بیان کئے ہیں اور ان کا جو جو مطلب صاف واضح ہے وہ بیان کر دیا گیا جو تمام کا کام ہی تمہارے مخالف ہے لہٰذا تمہارے لئے تمہارے استدلال نے ہی سم قاتل کا کام کیا اب نغف کے معنی ملاحظہ ہوں۔

مجمع البحار ۴ / ۳۷۶ } یاجوج ماجوج فیرسل اللہ علیہم النغف ہو بالحرکۃ دود یکون فی الانوف الابل والغنم جمع نغفۃ

المنجد ۸۲۱: النَّغَفُ دُوْدٌ یکون فی اُنوفِ الاِبلِ وَالغَنَمِ۔

مسلم شریف کی شرح نووی ۲ / ۴۰۲ النغف بنون وغین معجمہ مفتوحتین

ثم فاء دھو دود یکون فی الوقت الابل و العظم الواحد نقف

(انتیسواں جھوٹ ۳۰) (ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب کے مباہلہ میں مرزا جی کا جھوٹ اور موت)

مرزا صاحب کی سچائی کا نمونہ ایک اور عرض کرتا ہوں ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب جو پہلے عرصہ دراز تک مرزائی رہے اور مرزا غلام احمد صاحب کے مداح رہے اچانک خدا خوفی دل میں آئی تو خدائی انعام حاصل ہوا موت یاد آگئی تو مرزا جی کی نبوت کو چھوڑ کر امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوگئے تو اسی بنا پر مرزا جی اور مرزائی اس کو مرتد کہنے لگ گئے ملاحظہ ہو۔

حقیقت الوحی ۱۲۸ } اب کہاں ہے میاں عبد الحکیم خان مرتد۔

تو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب نے مرزا جی کی بدگوئی سے تنگ آکر مرزا جی کے تمام پول نکالے اور دجال ثابت کیا اور اس رسالے کا نام المسیح الدجال رکھا۔ اور ایک رسالہ کانا دجال کے نام سے لکھا چنانچہ مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حقیقۃ الوحی ۱۸۱ } عبد الحکیم خان نے اپنے دوسرے ہم جنسوں کی پیروی کرکے میرے پر یہ الزام لگائے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں اور میں دجال ہوں اور حرامخور ہوں اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح طرح کی میری عیب شماری کی ہے چنانچہ میرا نام شکم پرست نفس پرست متکبر دجال شیطان جاہل مجنوں کذاب سست حرامخور عہد شکن خائن رکھا ہے اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں۔

مرزا صاحب کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے مرزا صاحب کی مخالفت میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اور مرزا صاحب کو ہر عیب میں ملبس ثابت کیا ہے جسکا جواب بدلائل حل کرنے سے مرزا صاحب عاجز ہوگئے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ حقیقت صحیح ہو جس بنا پر مرزا جی جواب نہیں دے سکے آخر تاویل مرزائیہ کی طرح ڈالی کہ اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب نے مجھے لکھا ہے تو میں پچیس برس سے زندہ کیوں پھر رہا ہوں ہلاک کیوں نہیں کیا جاتا لہٰذا یہ میری صداقت کی نشانی ہے ڈاکٹر صاحب کے تحریری بیانات جس سے انہوں نے مرزا صاحب کو بقول مرزا صاحب شکم پرست نفس پرست متکبر دجال شیطان جاہل مجنون کذاب حرامخور عہد شکن ثابت کیا جائے ان کے تحریری وندان شکن جواب دینے کے اس بہانے مذکورہ سے اس کو ٹالا کیونکہ

سچے کی طرف سے خداوند جواب ایسا دندان شکن دیتا ہے کہ دشمن دوبارہ اس عیب کو منہ پر نہیں لاسکتا اور بطریق احسن ہی جوابات دے دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی کہ مرزا صاحب ان تحریرات کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم خان پر اپنی سرکار برطانیہ میں مقدمہ دائر کر دیتے تاکہ جھوٹے الزامات ہونے کی وجہ سے اس کو کڑی سزا ملتی کسی قوم کے لیڈر کی ایسی بے حرمتی ہو کر نہ تو اس کا ملہم ہی اس سے بدلہ لے اور نہ سرکار ہی لے سکے اور دشمن ایسا بدگو جو مرزائیوں کے نبی کو ایسے ایسے سخت جملے استعمال کرے پھر ان کے ملہم کو ٹس سے مس نہ ہو تو بین البطلان کی علامت ہے کیونکہ ہمارے مسلمانوں کے نبی کے تو جس شخص تکلیف پہنچادی تو فوراً گرفتار عذاب ہوا۔ جیساکہ ایک شخص کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا۔ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ کہ اس شخص کو زمین قبول نہ کریگی۔ قَالَ انس فحدثنی ابو طلحۃ اَنَّہٗ اَتَی الْاَرْضَ الَّتِیْ مَاتَ فِیْھَا ذَالِکَ الرَّجُلُ فَوَجَدَہٗ مَنْبُوْذًا فقال ابو طلحۃ مَا شَاْنُ ھٰذَا الرَّجُلِ قَالُوْا اَخَذْنَاہُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ۔ ھدایہ والنھایہ $\frac{6}{171}$: حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے ابو طلحہ نے بیان کیا کہ میں اس زمین میں آیا جس زمین میں وہ مرا تو اس کو باہر پھینکا ہوا پایا تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی کو کیا ہوا تو لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ دفن کیا تو اس کو زمین نے قبول نہیں کیا۔

یہ ہے ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان صداقت جو دوسرے کو لے ہے ہیں یہ نہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فخر بیان فرمایا ہو اور حقیقت اس کے خلاف ہو یہ شیوہ مرزا جی کا ہی ہے کہ حقیقت کچھ اور ہو لیکن ہر صورت انہوں نے اپنا نشان لکھ دینا خواہ نشان کذب ہی کیوں نہ ہو ایک آدمی نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں منہ ٹیڑھا کیا تو آپ نے فرمایا کُنْ کَذٰلِکَ ایسے ہی ہو جا اس کا منہ تمام عمر ٹیڑھا ہی رہا سیدھا ہوا ہی نہیں ملاحظہ ہو۔ البدایہ والنھایہ $\frac{6}{170}$ ایسے واقعات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزار ہا مکتوب ہیں استعارہ مرزائیہ سے نہیں بلکہ حقیقت ہے کیا قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ کی شہادۃ قرآنی کافی نہیں؟ ادھر زبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکلا اُدھر جنگل کے درندوں نے پھاڑ ڈالا اس کو کہتے ہیں۔ صداقت یہ ہے صادق کی کلام جو صادق کے مقابلے میں آئے فوراً پس جائے مجاز کا سلسلہ مرزائیت

ہیں اسی سے تو مرزا جی کا دعوے جھوٹا ثابت ہوا اگر سچے ہوتے تو ڈاکٹر عبدالحکیم خان جو علی الاعلان اتنے عیوبات مرزا صاحب کے ظاہر کرکے وہ خدائی گرفت میں نہ آتے تو مرزا صاحب کے کذب علی الکذب کی بین دلیل ہے۔ تیسری دلیل کذب یہ کہ آخیر جب مرزا جی نے بجائے ڈاکٹر کو جوابدہی کے اور حدالتی چارہ جوئی کے اپنی صداقت کا معیار اپنی عدم وہلاکت مقرر کریں۔ تو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے مرزا صاحب کی اس صداقت کو بھی کذب سے بدلنا چاہا اور مرزا جی کے اس عذر کو بھی توڑا اور مرزا صاحب کی اس دلیل صداقت کو بھی طشت از بام کرنے کے لئے مباہلے کا چیلنج دے دیا اب ایک طرف مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسا امتی ہے کہ جس کے پاس سوائے توبہ من المرزائیت کے تمام عمر کا کوئی عمل موجود نہیں اور دوسری طرف امت مرزائیہ کا چہیتہ مثیل ہے چنانچہ مرزا صاحب نے حقیقت الوحی اور تتمہ کے درمیان ایک اشتہار میں خدا سچے کا حامی ہو کے عنوان سے پورا واقعہ نقل فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا سچے کا حامی ہو

آمین

حقیقت الوحی ۴۲۱ | اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے۔ چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب۔ مکار۔ شیطان۔ دجال۔ شریر۔ حرامخور رکھا ہے۔ اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد۔ اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے۔ اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گزرا اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کرکے میری عیب شماری کے بارہ میں لیکچر دیئے اور لاہور اور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع و اقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کرکے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اڑایا غرض ہم نے اس کے ہاتھ

سے وہ دُکھ اٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبدالحکیم خان صاحب نے اس پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے یہ الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا۔ اور اسکی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ کذاب اور مفتری ہے میں نے اس کی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ بارہ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالےٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے۔ کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا۔

اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور در حقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر در حقیقت میں خدا تعالےٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس ۲۵ برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہی معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا کہ لوگ میرے فتنے سے نجات پاویں۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے۔ تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دے گا۔ کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے مگر وہی اس لئے میں اس وقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خان کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی)

(جو اخویم مولوی نورالدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں)

مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذاب اور عیار

ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا - اور اُس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے -

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جسکے الفاظ یہ ہیں ،

خُدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں - ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے - پر تو نے وقت کو نہ پہچانا اور نہ دیکھا نہ جانا رب فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرَیٰ کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ -

خدا تعالےٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں - یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرہ کا رد ہے کہ مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا - گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور مرد صالح ہے اور میں شریر اور خدا تعالےٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے منہ

اس میں میاں عبدالحکیم خان نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی - منہ

اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا منہ -

یعنی تو نے یہ غور نہ کیا کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کے لیے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی - منہ

یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے - کہ صادق اور مصلح کون ہے اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے - جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا - پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا - منہ

المشتہر

مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی ۱۶ - اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی سن ۱۳۲۴ھ

حقیقت الوحی ۱۲۱ ۴۲ ؛ تبلیغ رسالت از ۱۰/۱۱۳ تا ۱۰/۱۱۶

(مرزا صاحب نے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں اقرار کیا ہے جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو شائع فرمائی)

چشمہ معرفت ۳۲۱ } ایساہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام ونشان نہ رہا ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لئے نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعوےٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے پہلے یہ نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض اللہ اس کیلئے کی تھی مرتد ہو گیا۔

مرزا صاحب کے اشتہار اور مذکورہ عبارت مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

(۱) ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بیس سال تک مرزائی رہے۔

(۲) ضروری ہے کہ محرم راز ہونے کی بنا پر انہوں نے مرزا صاحب کو کذاب۔ مکار۔ شیطان۔ دجال۔ شریر۔ حرامخور۔ خائن۔ شکم پرست۔ نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا تحریری لکھا۔ اور تقریروں میں بھی علی الاعلان بڑے بڑے شہروں میں انہی خطابات کی حقیقت کو ثابت کیا ہے اگر غلط ہوتے بلاحوالہ یا بلادلیل ہوتے تو گورنمنٹ برطانیہ کبھی بیان نہ کرنے دیتی اور نہ کوئی ذی شعور بے دلیل بکواس کو کوئی سنتا ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سب باتیں مدلل ہوتی تھیں اس لئے لوگ دلچسپی سے سنتے تھے اور وہ جابجا بیان کرتے تھے۔ کیونکہ ان کا ذاتی مشاہدہ تھا جس کا جواب مرزا صاحب یا کسی مرزائی کے پاس نہ تھا جو نہ دے سکے اور مباہلہ کے سوا کوئی حیلہ نہ بنا۔

(۳) ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا دعویٰ کرنا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عرصہ تین سال میں فنا ہو جائیگا۔ کیونکہ کذاب و مفتری ہے۔ اور اس نے یہ تحریر حکیم نور دین صاحب خلیفہ اول مرزا صاحب کو بذریعہ ڈاک ارسال فرمایا۔ جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء میں حکیم نوردین صاحب کو مل گیا تو ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کی آخری تاریخ عمر ۱۴ اگست ۱۹۰۹ء مقرر فرمادی۔

(۴) مرزا جی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر میں ۱۴ اگست ۱۹۰۹ء سے پہلے مرجاؤں تو میں کذاب اور میری پچیس برس کی کارروائی والہامات افترا علی اللہ اور میں بددیانت

اور حرامخور کردار اور نفس پرست یقیناً ہونگا اور میں تمام بدکرداروں سے بڑھکر سزا کا متوجب ہوں اور اس میعاد مقررہ سے پہلے مرنا ذلت کی موت ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خداوند مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دیگا۔ کیونکہ گزشتہ پچیس برس بھی میرے لئے لعنت کے شمار ہونگے۔ اور آئندہ بھی لعنت کا حقدار سمجھا جاؤں گا۔ خدا کی نظر سے یہ مخفی نہیں میرے اعمال سے میرا خدا واقف ہے

پھر مرزا جی نے ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی پیش کردہ پیشگوئی تحریر فرمائی جسکا مطلب صاف ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کذاب مسرف عیار سمجھتا ہوں میں صادق ہوں مرزا صاحب شریر ہیں اسی لئے مرزا صاحب میرے سامنے یعنی میری زندگی میں ہی تین سال کے اندر اندر ہی مرجائیں گے۔

اس کے بعد مرزا جی نے اپنے الہام کو درج فرمایا کہ میں خدا کا مقبول ہوں ڈاکٹر صاحب کی صداقت سے خائف ہو کر اپنی نبوت کا دعوے انہیں لکھا پھر خداوند تعلیٰ نے نہیں چھوڑا ہلاک کر ہی دیا" سلامتی کا شہزادہ ہوں" تم سلامتی کے شہزادہ کو ذلت کی موت مارنا چاہتے ہو یہ ناممکن ہے۔ فرشتوں نے تیرے قتل کے لئے تلوار نکال رکھی ہے۔ جس کو تو معلوم نہیں کرسکتا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اے میرے رب (اگر میں سچا ہوں تو) صادق کو سلامت رکھ اور کاذب کو اتنے مقررہ تین سال کے عرصہ میں مار دے مجھے (یعنی یہ میعاد مجھے منظور ہے) یا اللہ تو ہر مصلح اور صادق کو دیکھ رہا ہے (یعنی جو تین برس کے بعد زندہ رہیگا۔ وہ مصلح اور سچا ہے جو مرگیا وہ کذاب مفتری علی اللہ ہے اور میرے خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اے مرزا غلام احمد قادیانی تو سچا ہے مصلح تو ہی زندہ رہیگا۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان کاذب ہے اسی لئے مرجائے گا۔

یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب مرزائیوں کے کرشن جی مثیل کے اشتہار و مباہلے کا مطلب جو مرزا جی نے ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ کو شائع کرادیا اور بعد ازاں اپنی کتاب حقیقت الوحی اور تتمہ کے درمیان چسپاں فرمادیا جواب تک موجود ہے۔

مرزائی مترو! اب تم ہی بتاؤ کہ بقول مرزا جی ملعون کون ہوا اور کذاب کون اور مفتری علی اللہ کون اب مرزا جی کی وفات کے متعلق ان کے صاحبزادہ صاحب رقمطراز ہیں۔

سیرۃ المہدی ۱۲۹ } آخر کار حضور لاہور جا کر بیمار ہو گئے اور دستوں کی بیماری سے آخر مئی ۱۹۰۸ء میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

مکمل تبلیغی احمدیہ پاکٹ بک ۷۶۶ } حضور کی وفات کی یہ افسوسناک خبر لاہور کی طرف سے آئی اور حضور، ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو کفن میں لپیٹ کر قادیان لائے گئے۔

یونس ۱۰/۱۱ } حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ فرمان الٰہی کے مطابق ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب زندہ رہے کیونکہ رب العزت کا وعدہ ہے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الباطل اور فرمان الٰہی ہے۔ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب گیارہ سال بعد ۱۹۱۹ء میں فوت ہوئے جیسا کہ تم نے بھی مکمل پاکٹ احمدیہ میں اقرار کیا ہے۔

اب تم اپنی مرزائیت فرادیہ کے لئے رکسی کچہری میں رکھ کر دیا اللہ ری

مرزائی صاحب! سے سوچیے کہ مرزا جی کا حکم اپنے متعلق کیا تھا؟ جو فتوے امرزا صاحب نے اپنی ذات کے لئے برگزیدہ فرمایا کہ اگر میں قبل از تین سال مقررہ فوت ہو جاؤں تو میری مرزائیت بلکہ تمام مشن ہی باطل ثابت ہو گا۔ جب مرزا جی تین سال کے اندر ہی فوت ہو گئے تو مرزا جی بزبان خود سلامتی کے شہزادے ثابت ہونے کی بجائے درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا تعالیٰ پہ افترا کر رہا ہوں سچ ہے یا نہ! بددیانتی حرامخوری نفس پرستی اور مفتری علی اللہ دجال شریر مرزا صاحب کے مقررہ اوصاف اظہر من الشمس ہو گئے اور عبدالحکیم خان نے بھی جو مرزا صاحب پہ بہتان لگائے تھے کہ مرزا صاحب کذاب مکار شیطان دجال شریر حرامخور خائن شکم پرست نفس پرست مفتری عیار ہیں۔ وہ خداوند نے صحیح ثابت کر دیئے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وعدہ سچا ہے اگر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب ان خطابات میں جو انہوں نے مرزا صاحب پہ لگائے غلط ہوتے تو ضرور ڈاکٹر صاحب مرزا

صاحب کی بددعا سے تباہ وبرباد ہوجاتے جب ڈاکٹر صاحب اتنے سخت بدگو کی بات کو خداوند سچا اور غالب کر رہا ہے تو بقانون لاغلبن انا ورسلی اگر مرزا صاحب رسول ونبی ہوتے تو غلبہ مرزا صاحب کو ہوتا۔

"مرزائی" دسمبر ۱۹۰۵ء میں اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل حضرت اقدس نے الوصیت شائع فرمائی اس کے ص۲ پر آپ کو الہام ہوا اقرب اجلک المقدر (تیری وفات کا وقت مقررہ آگیا ہے)، قل میعاد ربک (تیرے رب کی طرف سے بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے) بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ایسے ریویو ۱۹۰۵ء میں ایک کوری ٹنڈ میں پانی دیا گیا پانی صرف دو تین گھونٹ اس میں باقی رہ گیا ہے اس کے ساتھ الہام ہوا اب زندگی اس کے پورے ڈھائی سال بعد حضور فوت ہو گئے۔ گویا کل میعاد تین سال بتائی گئی جس کو بعد میں عبدالحکیم نے چرا کر شائع کیا۔ اور ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء بجزام کر دقت تو نزدیک رسید) الوصیت میں حضرت صاحب نے پہلے دعا فرمائی عبدالحکیم کے سات مہینے بعد ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو سہ سالہ پیشگوئی لکھی (کانا دجال ص۵ و اعلان حق و اتمام حجۃ) مکمل احمدیہ پاکٹ بک از ۷۶۵ تا ۷۶۶۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب آپ تو بڑے سمجھدار ہیں۔ وکالت لوگوں کی کرتے ہو اپنے ایمان کی وکالت بھی کرتے تو بہتر ہوتا جب تم خود مقر ہو کہ مرزا صاحب کو قبل از میعاد مباہلہ مقرر کرنے کے جب خدا کی طرف صحیح پتہ تین سال کا الہام معلوم ہو چکا تھا تو عبدالحکیم کے ساتھ مباہلہ کی میعاد تین سال مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ میں نے اس میعاد مقررہ کو مر تو جانا ہی ہے میں میعاد کیوں مقرر کروں کم کر دیتے ایک سال یا ڈیڑھ سال مقرر کر لیتے کہ اے عبدالحکیم تم مجھے اپنی بددعا سے ایک سال یا ڈیڑھ سال میں ہی غارت کر کے دکھاؤ تو میں واقعی تمہارے خیال کے مطابق کذاب دجال شریر مفتری ہوں ورنہ یہ خطاب تم پر عائد ہوگا۔ کیونکہ ان کو اپنی موت کی میعاد مقررہ سے بذریعہ الہام خداوند کی طرف سے علم تو ہو ہی چکا تھا یا یہ کہو کہ مرزا جی کو اپنے پر یقین نہ تھا تو پھر ملہم شیطان ثابت ہوتا وکیل صاحب یہ تو تمہارا جواب مرزا جی کے کذب علی الکذب فی الکذب کی دلیل ثابت کر رہا ہے

ایک تو عبدالحکیم کی طرف سے جھوٹا ہونا کہ میعاد مقررہ میں فوت ہو گئے۔ دوسرا جھوٹ یہ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان تین سال کی میعاد مقرر کرتے ہیں۔ تو مرزا صاحب اس کے مقابلہ میں نہ کم کرتے ہیں اور نہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ میعاد مقرر کرتے کہ میری میعاد تو خداوند نے تجھ سے پہلے ہی میرے لئے مقرر کر دی ہے تو وہ یا تاریخ کی کمی کرتا یا جھوٹا ہوتا لیکن اس کے مقابلے میں مرزا صاحب نے باوجود علم ہونے کے جھوٹ بولا کہ مقبولین سلامتی کے شہزادے ہوتے ہیں نہ مقبول رہے نہ سلامتی کے شہزادے رہے تیسرا جھوٹ یہ کہ خدا فرما رہا ہے کہ تو تین سال کے اندر مرنے والا ہے۔ جو ملہم مرزا جی بھی تین سال کی میعاد بتا رہا ہے۔ وہی ملہم ڈاکٹر عبدالحکیم کو جتا رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یقین کر لیا وہ سچے ہو گئے مرزا جی نے مرتے وقت اپنے ملہم کو چھوڑ دیا جھوٹے ہو گئے تو ثابت ہوا کہ مرزا جی کا فرمانا بیتک بیتی تیرا بیت میرا بیت اور اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبۡدَهٗ اِنِّیۡ اُحَافِظُكَ اِنِّیۡ مَعَ الرَّسُوۡلِ اَقُوۡمُ سب جھوٹ ہے کیونکہ اگر یہ الہامات اور وعدے سچے ہوتے اور خدا کی طرف سے ہوتے تو باطل کے مقابلے میں ضرور غالب رہتے کیونکہ مرزا جی نے فرمایا ہے۔

حقیقت الوحی ص ۲۱۲ } کاذب صادق کی زندگی میں مرے گا۔

بدلائل مرزائیہ ہی ثابت ہوا کہ مرزا جی کذب علے الکذب فی الکذب کذب مع الکذب کے پتلے۔۔۔ تھے۔

مرزائی "عبدالحکیم مرتد شجرہ خبیثہ تھا جو مالہا من قرار کے مطابق اپنی بات پر قائم نہ رہا اور اپنی سہ سالہ پیشگوئی کو بدین الفاظ منسوخ کرتے ہوئے لکھا اللہ نے مرزے کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو گیارہ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوئی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ پاکٹ بک ص ۷۶۷

محمد عمر "مرزائی صاحب عبدالحکیم کو تم شجرہ خبیثہ کیوں نہ کہو؟ جس نے بیس برس تک کی واقفیت سے مرزا جی کے چشم دید واقعات ظاہر کیئے بھلا تم اس کو شجرہ خبیثہ نہ کہو تو اور کیا کہو اور مرتد بیچارہ وہ اس لئے کہ مرزائیت کا تارک ہوا

کیا تم مرزائی تو کہا کرتے ہو کہ جو مرزا جی کو نہ مانے وہ بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔ لیکن گریبان میں منہ ڈال کر ذرا مرزا جی کو جھانکو کہ وہ اپنے منکر کو مرتد فرما رہے ہیں۔ اور جو اصل کا قائل ہو اور نقل کا منکر ہو یعنی نقل کو چھوڑ کر اصل کی طرف آجائے وہ مرزا جی اور مرزائیوں کے نزدیک مرتد کہلاتا ہے پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم اپنے الہام پر ثابت قدم نہ رہا بلکہ اس نے میعاد کو کم کر دیا مرزائی صاحب دائرے وسیع کو تنگ کرنا یعنی طبعی میعاد کو کم کر دینا اور اسی میعاد میں مدعی علیہ کا مرنا یہ تو صداقت ہے اور اس کم کردہ میعاد کے اندر ہی تو مرزا جی فوت ہو گئے ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کم شدہ بھی تو سچی نکلی مرزا صاحب اس مقررہ حد کے اندر ہی فوت ہو گئے دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر عبد الحکیم بدل گیا تو مرزا جی بھی بدل جاتے جب وہ نہ بدلے بلکہ اپنی بات پر قائم رہے تو تمہارا یہ کہنا کہ عبد الحکیم بدل گیا غلط ہے بلکہ اس نے تو میعاد میں اور کمی کر دی جس میعاد کے اندر ہی مرزا جی فوت ہو گئے۔ اس کمی میعاد کو تمہارا کہنا کہ "بدل گیا" غلط ہے جھوٹ ہے دھوکہ دہی ہے۔

مرزائی " " مرزا صاحب نے جواب تو دیا ایک اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو "تبصرہ" نامی شائع فرمایا۔ اپنے دشمن سے کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور تیری عمر کو بھی بڑھاؤنگا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھاؤنگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ (نوٹ) اس الہام میں لفظ "جھوٹا کرونگا" اور عمر کو بڑھاؤنگا خاص طور پر قابل غور ہیں کیونکہ بڑھاؤنگا کا لفظ بتاتا ہے کہ حضور کی تاریخ صفات تو حضرت کے اپنے الہام کے مطابق یکم ستمبر ۱۹۰۸ء سے پہلے ہی تھی مگر محض دشمن کو جھوٹا کرنے کی غرض سے خدا تعالےٰ اسکو بڑھانے کی پیشگوئی کرتا ہے۔ گویا عمر بڑھانا محض دشمن کو جھوٹا کرنے کی غرض سے ہے اور بس پھر عبد الحکیم مرتد نے چودہ ماہ والی پیشگوئی کو بھی منسوخ کر دیا اور لکھا "مرزا ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک فوت ہو جائیگا"۔ پھر مرزا صاحب نے چشمہ معرفت میں جواب دیا کہ میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا۔ پاکٹ بک ص ۴۷۸

محمد عمر وکیل صاحب تم نے اپنی تحریر سے ہی مرزا صاحب کو جھوٹا کر دیا جب مرزا

جی کے ملہم نے وعدہ کر لیا کہ "میں تیری عمر کو بڑھاؤنگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں" جب ملہم مرزا صاحب نے اپنے وعدہ کو پورا نہ کیا مرزا صاحب کو اس میں دھوکا دیا قبل از وقت ہی مرزا صاحب مر گئے تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا ملہم خدا وندنہ تھا شیطان تھا کیونکہ شیطان بھی اقرار کریگا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّکُمْ فَاَخْلَفْتُکُمْ اللہ تعالےٰ نے جو تم سے وعدہ کیا پورا کیا اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو خلاف وعدہ کیا تو آیت قرانی سے ثابت ہو گیا کہ جو خلاف وعدہ ثابت ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور جو وعدہ خداوندی ہے وہ ہر صورت پورا ہو جاتا ہے وہ خلاف نہیں ہو سکتا لہٰذا مرزا صاحب کا یہ الہام بھی شیطانی ثابت ہوا جس نے مرزا جی کو دھوکہ دیا کیونکہ خداوند دھوکے اور وعدہ خلافی سے مبرا ہے تین دفعہ وعدہ ہوا اور اتنا زبردست وعدہ کہ "تیری عمر کو بڑھاؤنگا" پھر مرزا غلام احمد صاحب کا یہ قول غلط ہو اور عبدالحکیم خان کی معہودہ میعاد میں مرجانا صحیح ہو جائے تو یہ مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی واضح دلیل ہے۔ پھر وکیل صاحب کو مرزائیت ایسی اڑی ہے کہ جھوٹی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں۔ سیدھی طرح تسلیم نہیں کر لیتے کہ مرزا جی نے بھی جھوٹ بولا اور دوسرا بھی جھوٹ ہی بولا جس جھوٹ کو خداوند نے ظاہر کر دیا کہ میعاد کے پہلے ہی مرزا جی فوت ہو گئے ایک طرف بقول تمہارے نبی ہو اور دوسری طرف غیر نبی اور نبی کا غیر نبی کے مقابلے میں جھوٹا ہو جانا اس کے کذب کو فاش کر رہا ہے وکیل صاحب بدمعاش نے بھی اپنی بدمعاشی سے کنارہ کشی کی ہو تو وہ بھی تھانیدار کا ملازم ہو جاتا ہے۔ خداوند سے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھنی اور دامن ایسے شخص کا تھامنا جو غیر نبی کے مقابلے دنیا میں ہی ذلیل ہوتا پھرے تو میدان حشر میں دربار خداوندی میں تمہیں کیسے چھوڑ یگا اور جن کذبات مرزائیہ پر اتنی وکالت چھانٹ رہے ہو کیا خدا کے ہاں تمہیں یقین نہیں کہ میں نے پیش ہو کر اس کو حساب دینا ہے اور وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے خلاف وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ کی نہی سے تم رکتے نہیں تم تو وکیل ہوا اور جملہ "جھوٹا کروں گا" کو کیسے سجا سجا کر لکھتے ہو کیا مرزا صاحب اس میں کامیاب ہو گئے تھے؟ کہ سجا سجا کر اس شخص کے کلام اور جملے کو لکھتے ہو جو تمہارے نزدیک ہی مرتد کے مقابلے میں جھوٹا ہو رہا ہے۔

جھوٹ کا امدادی ہونا پھر معمولی ٹالنا بھی نہیں بلکہ تحریراً و تقریراً یقیناً ظاہراً و باطناً
جھوٹے کی اور جھوٹ کی امداد میں تگ و دو کرنا یہ کتنا بڑا اخلاقی جرم ہے۔ بھلا مذہب
کو تو تم نے مخول بنا رکھا ہے۔ جو شئے اخلاقاً بری ہے۔ اس کی اتباع میرے خیال میں تو
کوئی دہریہ بھی گوارہ نہیں کر سکتا بار بار لکھتے ہو کہ عبدالحکیم مرتد نے اپنی پیشگوئی منسوخ کردی
اچھی منسوخ کردی کہ جب بات کرتا ہے بغیر سختی کے بات کرتا ہی نہیں اور ایسے
سخت بکواس لکھے اور تم اس کو بار بار دہراتے ہو تو یہ تمام باتیں تمہارے مرزاجی
کے کذب پر تمہیں برداشت کرنی پڑیگی اگر سچے ہوتے اور وقت مقررہ کے اندر نہ فوت
ہوتے بلکہ وہ عبدالحکیم مرجاتا تو کون ایسا انسان تھا جو اس بات میں مرزاجی کو سچا نہ کہتا
لیکن تم مرزائی کیسے سادہ لوح ہو کہ اپنے مقتدا کے جھوٹ کو لوگوں کے سامنے افشا کر کے
ان سنوں کو سناتے ہو کہ ہمارے مرزاجی ایسے جھوٹے تھے مرزاجی بھی اگر خاموش رہتے
تو اتنے بدنام نہ ہوتے لیکن جھوٹے آدمی کو رب العزت نے جب ظاہر کرنا ہو تو کسی کا
مدمقابل بنا دیتا ہے تو سمجھدار پھر بھی خاموشی اختیار کرتا ہے۔ جب بولتا ہے تو بدنام ہوتا ہے
مرزاجی نے تو اپنے جھوٹوں کو اپنی ہی کتابوں میں اتنا واضح کر دیا کہ لڑکا دو تین جماعت
سکول پڑھا ہوا بھی مرزاجی کے اردو کی کتابیں پڑھ کر مرزاجی کو جھوٹا کر دیتا ہے تو جو لوگ
تمہاری اس ہیرا پھیری کو پڑھ کر سنکر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مرزائی کیسے کج طبع
ہیں کہ رات کو دن کہہ رہے ہیں جھوٹ کو سچ بنا کر دکھاتے ہیں۔ لیکن محض ریت کا ٹیلہ پتھر
کی مضبوطی کب دے سکتا ہے اگر اس میں تھوڑا سا بھی پتھر پیس کر ملا دیں تو وہ بھی وہ سیمنٹ
ہو کر اتنا مضبوط ہو جاتا ہے کہ اس کو لوہے کے ہتھوڑوں سے توڑا جائے تو ٹوٹتا نہیں محض ریت
تو کسی وقت بھی قوت استحکام نہیں رکھ سکتی بلکہ تھوڑی ہوا سے بھی بہا کر لے جاتی ہے ایسے
ہی تمہاری مرزائیت کا حال ہے۔ فقیر اس سے زیادہ تمہیں کیا سمجھا سکتا ہے۔ میں تو یہی کہوں
گا کہ خداوند تمہیں مرزا غلام احمد صاحب کی مصنوعہ نبوۃ سے بچا کر محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
کی امت میں داخل کرے تمہارا یہ کہنا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مباہلہ منسوخ کر دیا یہ
قطعاً غلط اور بے بنیاد بات ہے جب مرزاجی کی عمر تاریخ معینہ سے بڑھی نہیں تو مرزاجی

عبدالحکیم کے مقابلہ میں اور اپنی بات اور دعویٰ میں جھوٹے اور فوت ہو گئے تو وکیل صاحب یہ بات تمہاری کتنی کچی ہے کہ مرزا صاحب کی موت ان کے اپنے الہام کے بموجب وقوع میں آئی ہے نہ کہ عبدالحکیم کے الہام کے سبب۔ وکیل صاحب جب یہ میعاد عبدالحکیم نے مقرر کر دی۔ اور ساتھ ہی وہ یہ کہتا ہے کہ مرزا کی بیباکی اور سرکشی میں کمی نہیں ہوئی اور مرزائیوں کا ارتداد اور فکر بے حد بڑھتا گیا جس کی تفصیل کا نادجال کے مطالعہ سے ظاہر ہو گئی ایک موقعہ پر بے اختیار میری زبان سے یہ بد دعا نکلی اے خدا اس ظالم (مرزا صاحب) کو جلد غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو جلد غارت کر۔ اور مرزا جی ایسی گفتار والے کے مقابلہ میں مرض ہیضہ سے ہلاک ہوتے ہیں اور مرزا جی کو ایسے کلمات کہنے والا مرزا جی کی موت کے بعد بقول تمہارے ہی گیارہ سال دندناتا پھرا اور اس کا بال بیکا نہ ہوا تو اس سے مرزا جی کے کذب کی اور واضح دلیل کیا ہو سکتی ہے پھر تم نے خود اقرار کر لیا ہے کہ عبدالحکیم خان نے لکھا کہ مرزا ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک فوت ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جو بیٹے نے بھی سیرۃ المہدی ۳/۱۳۹ میں لکھا ہے کہ آخر کار حضور لاہور جا کر بیمار ہو گئے اور دستوں کی بیماری سے آخر مئی ۱۹۰۸ء میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے اب تم ہی سوچو! کہ مرزا جی بقول تمہارے ہی عبدالحکیم کی معہودہ میعاد میں مرے یا نہیں؟ اور جھوٹے ہوئے یا نہ؟

"مرزائی" "ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد نے ۴ راگست والی میعاد کو بھی منسوخ کر کے کہا تھا کہ ۴۔اگست کو مرض مہلک میں مرزا ہلاک ہوگا۔

"محمد عمر" وکیل صاحب کوئی بات تو کام کی کر دیا کہ جب پہلے عبدالحکیم نے شائع کر دیا کہ مرزا ۴۔اگست تک فوت ہو جائیگا۔ تو دوبارہ اس کو اس سے بھی مختصر میعاد کرنی چاہیئے تھی جب پہلے اس نے حتمی میعاد کو کم کر کے ۴۔اگست تک کی میعاد مقرر کر دی اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ مرزے کی شوخیوں کی وجہ سے خداوند نے مرزے کی موت کی میعاد اور کم کر دی ہے کیا مرزا جی اس کی اس دھمکی کے بعد خائف ہو گئے تھے یا عبدالحکیم نے میعاد موت کو بڑھا دیا بلکہ وہ تو مرزا جی کی بدگوئی میں اور بڑھا کہتا ہے کہ یا اللہ اس بدمعاش کو جلد غارت کر تم نے ہی اس عبارت کو اپنی پاکٹ بک صہ ۲۹ میں لکھا ہے۔ تو پھر میعاد کی اور

کمی پر یہ جملے لکھے ہیں نہ کہ ۴ اگست کی خصوصیت پر اول تو یہ تمہارا کہنا ہی بے دلیل اور لغو ہے اگر صحیح بھی تسلیم کیا جاوے تو بھی مرزا جی کو چاہیئے تھا کہ اپنے ملہم کو کہتے کہ تو نے بھی میری میعاد مقرر کر دی ہے۔ ۴ اگست کے اندر ہی اور میرا مخالف مباحل کنندہ بھی یہی تاریخ مقرر کر رہا ہے۔ اور میں تیرے کہنے سے پہلے یہ کہہ چکا ہوں کہ میری تمام پچھلی نبوۃ کی عمر بدنام ہو جائیگی۔ اگر تو نے مجھے ۴ اگست سے قبل مار دیا تو ۴ اگست گزر جانے دے خواہ ایک ہی دن گزرے ایک گھنٹہ ہی گزار دے میری تمام عمر کے اعتبار کو ضائع نہ کر اپنے وعدہ کو پورا کر کہ "میں اس کی شر سے تجھے محفوظ رکھونگا" اور عبدالحکیم کو تباہ کر دے کیونکہ وہ تیرے نبی کا سخت گستاخ ہے لیکن مرزا جی کے ملہم نے ایک نہ سنی اور مرزا جی کی بروقت کوئی امداد نہ کی قبل از ۴ اگست ہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو عزرائیل علیہ السلام نے مرزا جی چیختے چلاتے کی روح کو قبض کر لیا اور عبدالحکیم خان کی عمر کو گیارہ سال مرزا جی کے بعد بڑھایا لیکن مرزائی کبھی بے پر اڑتا ہے کبھی نسخ کی بات بتاتا ہے بات بنانے سے نہیں بنتی جس کی خدا بنائے اس کی بنتی ہے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ رب العزۃ روح کو نہیں۔۔ نوازنا مرزائی ۴ اگست کے کر" میں پھنسا ہوا ہے مرزا جی ان ٹائم فوت ہو چکے ہیں لیکن مرزائی ابھی اور ٹائم کا منتظر ہے۔

مرزائی "کیا ڈاکٹر عبدالحکیم ۱۹۱۹ء میں مرض سل کی ذلت میں ہلاک نہیں ہوا کیا یہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار سے ہلاک نہیں کیا گیا پاکٹ بک ص ۲۷۲

محمد عمر "سل کی بیماری میں تو مرزا غلام احمد صاحب بھی بیمار رہے ہیں کیا یہ کھچی ہوئی تلوار نہیں جو مرزا جی پر چھ ماہ تک چلتی رہی اور پھر مہلت دی کہ تجھے دوسری بیماری کی تلوار سے ہی ہلاک کرنا ہے۔

سیرۃ المہدی ۱/۵۵ { بسم اللہ الرحمن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت صاحب کو سل ہو گئی اور چھ ماہ تک بیمار رہے اور بڑی نازک حالت ہو گئی حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی۔

یہ ہے کچی ہوئی نظار عبد الحکیم کی تو ایک دفعہ ہی بیماری آئی اور لیگئی تو گیارہ سال کے بعد فوت ہوا یہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کی صداقت کی دلیل ہے کہ مرزاجی کی مقررہ میعاد کے بعد مرا اور تمہارے مرزاجی نے بھی تبصرہ میں ایسے ہی لکھا ہے۔ کہ میرا دشمن میری آنکھوں کے سامنے ہی اصحاب فیل کی طرح نیست و نابود ہو جائیگا جب مرزا صاحب کے سامنے عبد الحکیم نہ فوت ہوا اگر مرزا صاحب کے فرمان کے خلاف عبد الحکیم کے سامنے بمرض موذی ہیضہ مرزا غلام احمد صاحب فوت ہوئے تو مرزا صاحب کا کذب ثابت ہوا اور ان کی تمام عمر کی نبوۃ انہی کے حکم سے باطل ثابت ہوئی۔

"مرزائی" بے شک مرزا صاحب نے لکھا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے جیسا کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ میں آپ کی رویۃ موجود ہے حالانکہ اس وقت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے ایسے رویۃ مرزا صاحب کی مراد ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ نبی کے اجتہاد میں غلطی ہو سکتی ہے سو یہ بھی مرزاجی کا اجتہاد تھا اس لئے اگر غلطی ہو گئی تو کوئی بڑی بات نہیں پاکٹ بک صلا۷۷

"محمد عمر" وکیل صاحب بھی میٹھے میاں ہی ہیں اللہ تعالےٰ کا فرمان اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ اس میں تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس سال پیدا ہوئے جس سال اصحاب فیل تباہ ہوئے ہیں تو آپ والدہ کے شکم میں موجود ہو نگے جب اصحاب فیل کو تباہ کیا گیا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرما کر رب العزت نے عالمین کی بادشاہت عطا فرما دی اس میں تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی آبادی حقیقۃً اور اصحاب فیل کی تباہی حقیقۃً تھی مرزاجی کی مثال تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر تب چسپاں ہو سکتی کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ فرما کر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا میعاد اللہ اصحاب فیل کے روبرو وصال کرتا۔ جب اصحاب فیل ہی تباہ ہو گئے اور اسی سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا طلوع ہوا تو رویۃ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب فیل کی تباہی کے ساتھ مثال قائم کرنا غلط ثابت ہوا دوسری وجہ غلط ہونے کی یہ ہے کہ اصحاب فیل بیت اللہ پر چڑھائی کر کے بیت اللہ کو گرانے کی غرض سے آئے تو

اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کی تمام فوج بمع ہاتھیوں کے تباہ کردی اور حقیقتہً تباہ فرمائی مجازاً یا استعارۃً نہیں تمہارے مرزاجی پہ ڈاکٹر عبد الحکیم پہ تباہی کی نیت سے بددعا کی چڑھائی کی نیت سے حملہ آور ہوا جو مرزا صاحب پہ وہ کامیاب ہو گیا۔ خداوند کریم نے ڈاکٹر کی سنی اور مرزاجی کو تباہ کر دیا لیکن ڈاکٹر کو کچھ نہ کہا وہ خدا جو اپنے بیت اللہ کو دشمن کے مقابلے میں بچا لیتا ہے اور ویسے کا ویسا ہی قائم رکھا ایک اینٹ نہ گر اسکا اور اس کے مقابلے میں فوج کی فوج تباہ و برباد کر دی کیونکہ بیت اللہ صحیح بیت اللہ تھا اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی صداقت کو ضائع نہ ہونے دیا اور اس کے مقابلے میں کثیر تعداد میں جانی نقصان کر دیا تمہارے مرزاجی نے دعوے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا ہے۔ میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے ملاحظہ ہو۔

حاشیہ اربعین ۴/۹۱ { اصل بیت اللہ کے مدمقابل اصحاب فیل کو تباہ کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ

الْفِیْلِ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویں لیکن یہاں مرزائیوں کا بیت اللہ گر گیا اور اصحاب الفیل گیارہ سال تک مرزائیوں کے سینے پہ مونگ دلے پھر بھی مرزائیوں کے بیت اللہ ہونے میں فرق لازم نہ آیا اور اصل بیت اللہ کی تشبیہہ دینی شروع کر دی وکیل صاحب اصحاب فیل کی رویتہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رویتہ مرزا صاحب کو تشبیہہ دینا عکس نقص ہے کیونکہ وہاں اصحاب فیل کی تباہی ہے بیت اللہ کا قیام ہے اور یہاں مرزائیوں کا بیت اللہ گر گیا اور اصحاب فیل کا بقا یعنی عبد الحکیم کا حملہ جائز سمجھا گیا معلوم ہوا کہ یہ مثال ہی غلط دی گئی ہے۔ تمہاری مثال غلط ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ یہاں مرزاجی کا ڈاکٹر عبد الحکیم کے ساتھ مباہلہ ہے۔ مباہلے کی حد میں مرزاجی کی رویتہ معدوم ہوئی ہے۔ اور وہاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مباہلہ اصحاب الفیل کے ساتھ نہ تھا اور نہ ہی رویتہ مباہلہ تھی وہاں مقابلہ ہو رہا تھا بیت اللہ اور اصحاب فیل کا بیت اللہ کے سامنے اصحاب فیل تباہ ہو رہے ہیں۔ یہ ہے صداقت بیت اللہ کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رویتہ کا تعلق ہی اصحاب الفیل سے کیا؟ کچھ بھی نہیں اس مقام پہ رب العزت نے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ

سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس لئے خطاب رویتہ فرمایا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ آپ ملاحظہ فرما لیجئے آپ کے سامنے کا واقعہ ہے کہ بیت اللہ کے ساتھ اصحاب الفیل ٹکرائے تو میں نے ان کو کعصف ماکول کر دیا ایسے ہی اگر آپ کے ساتھ بھی انہوں نے بیت اللہ والا برتاؤ کیا تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ کروں گا جس سے آپ کی صداقت اور ان کی صداقت واضح ہو جائیگی اس لئے اللہ تعالےٰ نے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ فرمایا جب کفار نے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندفاع کے لئے خندق کھودنی شروع کر دی اللہ رب العزت نے کفار کو کس طرح بھگایا جس کا تم بھی انکار نہیں کر سکتے فقیر تو اس کو بھی پیش کرنا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ بات مباہلے کی ہے تم مرزائی ایسی مثال پیش کرو کہ کسی نبی نے مباہلہ کیا ہو اور نبی مباہلے میں مخالف سے پہلے فوت ہوا ہو اگر دکھا دو تو مبلغات پانچ روپے انعام دیئے جائینگے۔ جب ایسی کوئی مثال موجود نہیں تو ہم ایسے شخص کو کبھی بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو شخص نبوۃ کا مدعی ہو لیکن مباہلہ جب کرے شکست کھائے۔ اور پھر مرزا جی کا فیصلہ ہی مرزا جی کے لئے کافی ہے۔

اعجاز احمدی ۱۴ :- اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ کرنے والا نبی کا اجر پائیگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اسی لئے مرزا جی کو کذاب نہیں سمجھتے کہ عبدالحکیم کو کہیں نبی کا اجر نہ مل جائے ورنہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ مرزا جی عبد الحکیم کے مباہلہ میں شکست کھا کر فوت ہوئے ہیں لیکن کاذب اگر کذب کو تسلیم کرے تو وہ اس پہ کبھی مصر نہیں رہ سکتا کوئی نادان سے نادان بھی مرزا جی کا مرنا عبد الحکیم کی مقرر کردہ میعاد میں مرزا جی کے کاذب ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔

باقی رہا تمہارا کہنا کہ اجتہادی غلطی تو یہ بھی غلط ہے اجتہاد مسائل میں ہوتا ہے نہ مباہلے میں اور مباہلے کا دارومدار صدق و کذب پہ ہوتا ہے اور صدق و کذب کا تعلق محض خداوندی تعلق پر مبنی ہے کہ جس کا تعلق خداوند کے ساتھ صحیح ہوگا وہ صادق ہے دوسرا کاذب ہے اس میں اجتہاد کی ضرورت ہی کیا ہوتی ہے مرزا صاحب کا خود فرمان ہے کہ ملاحظہ ہو۔

حقیقۃ الوحی صـ ۴۲۱ سطر ۱۷ { تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اسکی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالےٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بیخوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تاکہ لوگ میرے فتنے سے نجات پاویں۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اس میں اجتہاد کو کیا دخل مرزا جی کا تو دعویٰ ہے کہ جو کچھ خدا نے میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں۔ اب یا تو مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے یا تم جھوٹ بول رہے ہو مرزا جی کی عبارت تو صاف ہے کہ یہ فیصلہ خدائی ہے اجتہادی نہیں اگر میں بددیانت یا حرامخور یا مفتری علی اللہ ہوں تو تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تاکہ لوگ میرے فتنے سے نجات پاویں۔ چنانچہ مرزا جی اپنے فرمودہ کے مطابق تمام بدکرداروں سے بڑھ کر تھے اس لئے ان کو یہ سزا ملی کہ مرزا غلام احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے مقابلہ میں میعاد مقررہ میں اور ڈاکٹر صاحب کی موجودگی میں فوت ہو گئے اور بچنے والے مرزا جی کے فتنے سے بچ گئے اور پھنسنے والے مرزا جی کے فتنے میں پھنس گئے اور مرزا جی کو اللہ تعالےٰ نے منہ مانگی موت دیکر لوگوں کے سامنے مرزا غلام احمد صاحب کو کاذب حقیقۃً ثابت کر دیا جس کو مرزائی اب اجتہادی غلطی کا لفظ استعمال کر کے ٹالتا ہے لیکن جس کو خدا جھٹلا دے اس کو بندہ کون سچا کر سکتا ہے خواہ لاکھ کتابیں جھوٹ میں لکھ ڈالے مرزا جی فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے لئے تیز کرتے رہ گئے لیکن خدائی فرشتوں نے مرزا جی کی تیز شدہ تلوار سے ہی مرزا جی کو ہلاک کر دیا افسوس حرام موت خدا کسی کو نہ مارے۔

(فیصلہ خداوندی) ابراہیم ۱۳/۱۴ { وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ

وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (قیامت کو جب مرزاجی نے شیطان کو ملامت کی کہ تو نے مجھے دھوکہ دیا۔ تو شیطان اس کے جواب میں کہیگا) اور شیطان کہیگا۔ جب حکم کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اللہ نے تم سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور میں نے وعدہ کیا تو خلاف کیا اور نہیں تھا میرے لئے تم پر کوئی زور مگر میں نے تمہیں (جھوٹ کی دعوت دی تو تم نے قبول کر لی تو (اب) مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے نفسوں کو ملامت کرو۔ کیا تمہیں علم نہیں۔

احقاف ۲۶/۴ } فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ نہیں تباہ کی جاتی مگر قوم فاسقوں کی مرزاجی ڈاکٹر عبدالحکیم کے مقابلہ میں ہلاک کئے گئے تو تم خود فیصلہ کر لو کہ وہ کیا ثابت ہوئے۔ اس سے بھی زیادہ واضح فیصلہ عرض کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

مومن ۲۴/۸ | وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ اور کسی رسول کے واسطے یہ لائق نہیں کہ کوئی نشان لائے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ جب اللہ تعالےٰ کا امر آ جائے تو فیصلہ حق کیا جاتا ہے اور اس وقت جھوٹے خسارہ میں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم کے مقابلہ میں کوئی نشان نہ لا سکے اور عبدالحکیم کی مقرر کردہ میعاد میں منہ مانگی موت بمرض ہیضہ ان کو آپہنچی تو ان کے تمام عمر کے اعمال کے خسارے کا بل مرزاجی کو رب العزت کی طرف سے عطا ہو گیا اگر تم مرزائی اس کو بھی خدائی رپوٹ نہ سمجھو تو تم سے خدا سمجھے۔

فقیر نے تو مرزاجی کی تمام کتابوں کا مطالعہ کیا دیانتداری سے پڑھا اور سنا لیکن سوائے جھوٹ کے کچھ نہ دیکھا مرزا صاحب کی کوئی بات ہی سچی نہیں۔ معلوم ہوا کہ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اس لئے اللہ تعالےٰ نے مرزاجی کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلہ میں اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ سے یعنی اگر جھوٹا ہوگا تو اسی پر وبال جھوٹ ہوگا۔

تو وہاں جھوٹ پڑا اور مرزا جی کے جھوٹ کا وبال ان کی جان پر ہی پڑا کہ ہیضے سے عبد الحکیم کی موجودگی میں ہلاک ہو گئے۔ اور اگر سچے ہوتے تو وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ کا وقوع ضرور ہوتا اس لئے نہیں ہوا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ اور یہ کسی کا چھپایاں کیا ہوا نہیں بلکہ یہ وہی بورڈ ہے جو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے لئے اپنی دکان پر ڈاکٹر عبد الحکیم خان کے مقابلہ پر لگایا اور فقیر اس بورڈ کو پڑھنے سے مجرم نہیں ہو سکتا کیونکہ ارشاد الٰہی موجود ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین

اے امت مرزائیہ ثابت ہوا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا خدا سچا جس نے اس کے مرزائیت کو ترک کرنے پر اور حق کو قبول کرنے پر مرزا غلام احمد کو خان صاحب کے مقابلہ میں نجات دی مرزا جی اس وقت اپنے رب کو بلاتے اگر سچے تھے ارشاد الٰہی سچا ہے اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا یُصْحَبُوْنَ ابھی وقت باقی ہے توبہ کرو اور فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا سے امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جاؤ ورنہ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے کذب کی وجہ سے خود ہلاک ہو گئے تمہیں بھی ہلاکت سے بچا نہ سکیں گے کیونکہ رب العزۃ کا وعدہ ہے۔ لِیُحِقَّ اللّٰهُ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ حق کو اللہ تعالےٰ قائم و زندہ رکھتا ہے اور باطل کو برباد کر دیتا ہے گو مجرم لوگ برا منائیں گو مرزائی لوگ برا منائیں تب بھی رب العزۃ نے باطل کو ہی ہلاک کر دیا حق کو ذلت کبھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا وعدہ ہے۔ وَاِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ اور اگر اللہ تعالےٰ تمہاری امداد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور اگر تمہیں ذلیل کرے تو تمہارا بعد ازاں کوئی مددگار نہیں۔

اب مرزا جی کے جھوٹ کا اور نمونہ ملاحظہ ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ و مباحلہ میں مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا

اکتیسواں جھوٹ (۳۱)	اعجاز احمدی (۱۱) اگر یہ (مولوی ثناء اللہ) سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیشگوئی کو جھوٹی ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی

کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ

اعجاز احمدی ۲۳ | اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا۔ کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں۔

اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھاکر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کے رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہیگا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے۔ . . . . اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

(مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان پہنچنا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

الہامات مرزا مؤلفہ ثناء اللہ امرتسری ۱۱۶ | خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صلا و ص۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ھدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے۔ اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپ کی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلا کر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں (راقم ابوالوفا ثناء اللہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء وقت ۳ ۱/۲ بجے دن کے) منقول از الہامات مرزا مؤلفہ مولوی ثناء اللہ۔

مرزا غلام احمد صاحب پہلے تو جوابات میں لیت و لعل کرتے رہے آخر جب سمجھا کہ مولوی ثناء اللہ قادیان میں میری دعوت پر پہنچکر ڈٹ گیا ہے جان نہیں چھوڑتا تو مرزا صاحب نے

آخری جواب خود نہ دیا بلکہ اپنے امتیوں سے لکھوایا۔

آخری جواب مرزا صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں سنا دیا گیا چونکہ مضامین اس کے محض عناد اور تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی لہٰذا حضرت اقدس کی طرف سے آپ کو یہی جواب کافی ہے کہ آپ کو تحقیق حق منظور نہیں ہے اور حضرت انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب سامی میں قسم کھا چکے اور اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہیں۔ کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین سے کوئی تقریر نہ کرینگے۔ خلاف معاہدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیونکر کسی فعل کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ طالب حق کے لئے جو طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کیا وہ کافی نہیں لہٰذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہیں ہے اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے ہیں۔ کہ جلسے محدود ہو بلکہ فرماتے ہیں کہ کل قادیان وغیرہ کے اہل الرائے مجتمع ہوں تاکہ حق باطل سب پر واضح ہو جائے والسلام علی من اتبع الھدیٰ

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء گواہ شد محمد سرور ابو سعید عفی عنہ خاکسار محمد امین بحکم حضرت امام زمان۔

بتیسواں ۳۲ جھوٹ } مرزا غلام احمد صاحب جب مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں ہر طرح ہی ناکام رہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق مرزا صاحب نے آخری پیشگوئی فرمائی۔

اعجاز احمدی ۳۷ } واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعے سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہو گی (۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے (۳) اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلے سے عاجز

رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو جائیگی۔

مرزا صاحب کے تینوں جھوٹ ثابت ہو چکے۔(۱) دس جنوری ۱۹۰۳ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب وہاں پہنچ گئے تو مرزا غلام احمد صاحب مقابلے میں نہ آسکے (۲) مرزا غلام احمد صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے مابین مباہلہ طے پایا تو مرزا غلام احمد صاحب مولوی ثناء اللہ سے پہلے مر گئے (۳) مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کے قصیدے کی صرفی نحوی عروضی غلطیاں نکالیں جس کا انکار مرزا صاحب نہ کر سکے پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مقابلے میں قصیدہ لکھا جو الہامات مرزا کے ص ۱۰۳ پر موجود ہے۔مرزا صاحب جس کی ایک غلطی نہ ثابت کر سکے اور لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب کی مقررہ میعاد کے اندر لکھا گیا اور اہلحدیث اخبار میں چھپا مرزا صاحب کی پیشگوئیاں اب علی الکذب فوق الکذب من الکذب ثابت ہوئیں۔

مرزائی "تمہارا کہنا تو ٹھیک ہے جو تمہارا دل چاہے کہو مگر مرزا صاحب نے جو خط قادیان میں مولوی ثناء اللہ کو لکھا تھا وہ تو دیکھنا چاہیے سب کچھ تو آپنے اس میں فرما دیا تھا۔

محمد عمر "بھئی مرزائی صاحب تمہارے کلام سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی یہ تمام باتیں سچی تو نہ نکلیں فقیر کا مقصد بھی پیش کرنے کا یہی تھا کہ تمہیں سچ معلوم ہو جائے ایمان لانا یا نہ اور تمہارے خط کی طلبی سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے پاس قادیان میں مولوی ثناء اللہ صاحب گئے تھے جس سے مرزا جی کی پیشگوئی اعجاز احمدی ص ۳۷ والی جھوٹی ثابت ہوئی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو قادیان میں پہنچنے کے بعد مرزا صاحب کا خط لکھنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عائذ باللہ غلام احمد عافاہ اللہ وَ ایّدٗ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کا رقعہ پہنچا اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک و شبہات پیشگوئیوں کی نسبت

یا ان کے ساتھ اور امور کیفیت بھی جو دعوے سے تعلق رکھتے ہوں رفع کرادیں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہوگئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کرچکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہیں کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانہ کلمات سننے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں اگر آپ نے اس رقعہ میں دعوے تو کردیا ہے۔ کہ میں طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعوے پر آپ قائم رہ سکیں کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر ایک بات کو کشاں کشاں بیہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں۔ اور میں خدا تعالےٰ کے سامنے وعدہ کرچکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لئے اول یہ اقرار کردیں کہ آپ منہاج نبوۃ سے باہر نہیں جائینگے اور وہی اعتراض کرینگے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسیٰ پر یا حضرت موسیٰ پر یا حضرت یونس پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن کی پیشگوئیوں پر زد نہ ہو دوسری یہ شرط ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہونگے صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دیدیں کہ میرا یہ اعتراض ہے پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ کرینگے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے چوروں کی طرح آگئے ہیں اور ہم ان دنوں بباعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں خرچ کرسکتے یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کردیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا جیسے "صمٌ بکمٌ" یہ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہوجائے۔ اول صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں تین گھنٹہ تک میں اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جائیگا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سناویں ہم خود پڑھ لیں گے مگر چاہیئے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو اس طرز میں آپ کا کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے میں باواز بلند

لوگوں کو سنا دونگا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے اسی طرح تمام وساوس دور کر دئے جائینگے لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقع دیا جائے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں بعد میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے لیکن چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک تین گھنٹہ تک آپ کے لئے خرچ کر سکتا ہوں اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جائینگے۔ اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسے دور کرا لیتے ہیں ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کریگا۔ اس کو اپنے وساوس دور کرانے میں غرض نہیں لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں بالآخر اس غرض کے لئے کہ اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جاویں دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا تعالیٰ سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ صرف آپ کو یہ موقع دیا جائیگا۔ کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر حد تین سطر تک لکھ کر پیش کریں جسکا یہ مطلب ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور منہاج نبوۃ کے رو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دوں گا۔ جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن اس طرح دوسری بات لکھکر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالیٰ کی قسم ہے۔ کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا۔ اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا۔ اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ اگر سچے دل سے آئے ہیں۔ تو اس کے پابند ہو جائیں اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں اب ہم میں سے ان دونو قسموں سے جو شخص انحراف کریگا اس پر خدا کی لعنت ہے اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی

میں دیکھ لے امین سو اب میں دیکھوں گا۔ کہ آپ سنت نبوی کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں۔ یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور چاہیئے کہ اوّل آپ مطابق اس عہد مذکورہ بقسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جاویگا اور آپ کو بلایا جائیگا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دئے جائینگے مرزا غلام احمد بقلم خود (مہر) منقول از الہامات مرزا از ص ۱۱۶ تا ص ۱۱۹ مولفہ مولوی ثناء اللہ صاحب۔

مرزائی صاحب تمہارے مرزا جی مولوی ثناء اللہ کے مقابلے سے خوب نکلے جیسا کہ برطانیہ جرمنی کے جنگ میں بلا تکلیف و نقصان دو سو میل پیچھے ہٹ جاتے تھے لہذا ثابت ہوا کہ تمہارے مرزا جی گزشتہ تحریری پیشگوئی کے مطابق جھوٹے ثابت ہوئے کہ مولوی ثناء اللہ پیشگوئیوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے قادیان نہیں آئیگا۔ لیکن وہ آگیا اور مرزا غلام احمد صاحب کا بدیہی جھوٹ پہلا ثابت ہوا اور دوسری کذب کی نشانی یہ ہے کہ بالمشافہ بات کرنے سے کذب فاش ہوتا تھا اس لئے میدان میں نہ نکلے تیسری کذب کی علامت یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کو صم بکم بنا کر میدان میں نکلنے پر راضی تھے جس سے صاف واضح ہے کہ مرزا صاحب کے سامنے اگر مولوی ثناء اللہ ہمکلام ہوتے تو مرزا صاحب کو بھی یہ یقین تھا۔ کہ مرزائی کذب کا پردہ میرے گھر میں فاش ہو جائیگا۔ اور چوتھی کذب کی علامت یہ ہے کہ کاذب ہونے کی بنا پر موت مانگی سو خداوند تعالےٰ نے ان کو موت عطا کی جس سے وہ کاذب ثابت ہوگئے جو اپنے فیصلے سے ہی کاذب ثابت ہو اس کے لئے ادلہ طلب کرنا حماقت سے خالی نہیں۔ اور پانچواں جھوٹ یہ بول دیا کہ میں نے مناظرانہ طور پر ہمکلام ہونا قسم کھا کر چھوڑ دیا ہے حالانکہ اس کے بعد کئی دفعہ ایسے موقع ہوئے جیسا کہ قبل از موت مناظرانہ ہمکلام ہوئے جو حوالہ جات طلب کرنے پر فقیر پیش کر سکتا ہے۔ (مصنف)

مرزا جی کو چونکہ یقین تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مباہلے کے مطابق موت تو مجھے ضرور آہی جانی ہے۔ لہذا اچھی موت بہتر نہیں بری موت مانگی تاکہ جیسے اعمال تمام زندگی میں کئے ہیں موت بھی ویسے ہی چاہیئے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب غیر مقلد سے تنگ آکر جس قسم کی موت مانگی خداوند تعالےٰ عزیز ذو انتقام نے ویسے ہی موت دے دی

تینتیسواں ۳۳ جھوٹ: تبلیغ رسالت ۱۱۸/۱ :۔ مولوی ثناء اللہ (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا ہوں مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر

نہیں محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے
مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوے مسیح
موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور
دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں
دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی
جماعت کو خوش کر دے آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں
میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی
میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ سے امراض مہلکہ سے بجز اس
صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں
سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العالمین ان کے ہاتھ
سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے
ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں
ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا
کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی
ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا
ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعے سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور
اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ
سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی
ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب
ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت
کے برابر ہو مبتلا کر اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ امین :

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد مرقومہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء

مرزا صاحب کے اس آخری فیصلہ و دعا سے حسب ذیل نتائج

مرزا صاحب کی تکذیب اور تفسیق ظاہر کرنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور اپنے پرچے اہلحدیث میں مرزا جی کو مردود کذاب دجال مفتری کے خطابات سے یاد فرماتے رہے آخر تنگ آکر مرزا جی نے فیصلہ تحریر فرمایا اور بد دعائیں کیں لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک بال بیکا نہ کر سکے۔

۱- اگر میں واقعی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ تم مجھے کہتے ہو تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔

۲- مفسد اور کذاب ذلت کی موت مرتا ہے جیسے طاعون و ہیضہ وغیرہ۔

۳- طاعون یا ہیضہ وغیرہ میری زندگی میں مولوی ثناء اللہ کو وارد نہ ہوئیں اور نہ مرا تو میں تو خدا کی طرف سے نہیں۔

۴- میں نے یہ فیصلہ خدا سے چاہا ہے مباہلہ یا وحی نہیں۔

۵- خداوند تعالےٰ سے دلی دعا چاہتا ہوں۔ اور بحیثیت مسیح موعود ہونے کے دعا کرتا ہوں جس کی دعا نامنظور نہیں ہو سکتی۔

۶- خدائی فیصلہ یہی چاہتا ہوں کہ اگر میں مفسد اور کذاب ہوں تو ثناء اللہ کی زندگی میں طاعون یا ہیضے وغیرہ سے ہلاک ہو جاؤں۔ ورنہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں انہی طاعون ہیضہ سے ہلاک ہو جائے اور یا اللہ کاذب کو صادق کی زندگی میں اٹھالے۔

(مرزا صاحب کی دعا منظور اور کاذب صادق کی زندگی میں مرا)

نتیجہ:- مرزا غلام احمد صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں منہ مانگی موت ہیضہ سے ۱۹۰۸ء میں چل بسے وَذَهَقَ الباطل ان الباطل کان زھوقا کا مضمون ثابت ہو گیا۔

"مرزائی" مرزا جی کو ہیضہ نہیں ہوا تم غلط کہتے ہو حوالہ دو۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب ناراضگی کیوں فرماتے ہو۔ مرزاجی نے ہیضہ یا طاعون وغیرہ طلب فرمائی اطاعون وغیرہ تک نوبت ہی نہ پہنچنے پائی کہ ایک ہیضے نے مرزاصاحب کا خاتمہ کر کے ختم نبوت کے معنی سمجھا دیئے ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۱ خاکسار (مرزا بشیر احمد) نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد اپنے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اُٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے۔ اور پھر اُٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔

اس روائت مرزائیہ سے ثابت ہوا کہ مرزاجی کو چھ دست اور ایک قے آخری آئی جو مرزا غلام احمد صاحب کا کام ختم کر گئی یہ مرزاجی کی بددعا کا نتیجہ تھا جو ان کو بفرمان الٰہی ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لایھدی من ھو مسرف کذاب مومن ۲۴/۴ وارد ہوا۔

"مرزائی" مرزاصاحب نے نہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ کیا اور نہ پیشگوئی کی یہ

جھوٹ ہے پاکٹ بک صـ۷۷۲

"محمد عمر" وکیل صاحب تم نے تو یار مرزا جی کو جعلی یا بناوٹی خود ہی تسلیم کر لیا۔ کیونکہ اگر مرزا جی خدا کی طرف سے تمہارے مرزائیوں کے نزدیک ہی ہوتے تو تم ان کی بات کو یوں بری طرح نہ ٹھکراتے وکیل صاحب مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ کے متعلق خداوند تعالےٰ سے تو آخری فیصلہ کر لیا پھر فیصلے کی دو قسمیں ہیں الہامی یا غیر الہامی پھر غیر الہامی کی دو صورتیں خداوند کی رضا سے یا ناراضگی سے اگر مرزا صاحب نے الہام سے یہ فیصلہ صادق وکاذب کی تمیز کا زندگی اور موت کا رضا الہیٰ سے کیا تو بھی جھوٹے اور اگر ناراضگی سے گیا تو معتوب من اللہ فوت ہوئے لہٰذا ہر صورت مرزا جی جھوٹے ہو گئے اور دعا کے الفاظ واضح ہیں کہ اے تیرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر، سو ایسا ہی ہوا۔

"مرزائی" مرزا صاحب نے اپنی کتاب انجام آتھم میں تمام علماء و گدی نشینوں اور پیروں کو آخری فیصلہ کی دعوت دی اس مخاطبین میں مولوی ثناء اللہ کا نمبر تھا مولوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پاکٹ بک صـ۷۷۳

"محمد عمر" وہ آخری فیصلہ تمام علماء سجادہ نشینوں سے جو ہوا وہ اور ہے اس سے مرزا جی کو جو شکست ہوئی وہ کسی سے مخفی نہیں تم بات کیا کہہ رہے ہو ۱۸۹۶ء کی آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق مرزا جی نے جو خدا سے کیا اور اشتہار دیا۔ جو ۱۹۰۷ء میں مرزا جی نے لکھا یہاں تو اس کی بات ہو رہی ہے۔ اگر اس کے بعد کی کوئی تحریر مرزا جی کی مولوی ثناء اللہ کے متعلق ہے تو پیش کرو ورنہ مرزا جی کا فرمان کہ اگر میں مفتری اور کذاب ہوں تو ثناء اللہ کی زندگی میں ہیضے یا طاعون سے ہلاک ہو جاؤں ہمارے سر آنکھوں پر ہم نے اس امر کو صحیح سمجھا اور صحیح پایا لاریب فیہ۔

"مرزائی" واقعی مرزا صاحب کی اس کے بعد میں تو مولوی ثناء اللہ کے متعلق کوئی تحریر نہیں اور علاوہ ازیں ہم سننے کے لئے تیار ہی نہیں لیکن مولوی ثناء اللہ نے تو اپنے اخبار ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں اس مباہلے سے فرار کیا ہے۔ پاکٹ بک صـ۷۷۴

"محمد عمر" وکیل صاحب بھی بڑے سادہ لوح ہیں۔ جب مرزا جی نے مباہلے کا چیلنج ہی نہیں کیا نہ یہ شرط مقرر کی کہ اگر تم نے مباہلہ کیا تو میری طرف سے بھی یہ وعدہ پکا ورنہ نہیں مولوی ثناء اللہ کے متعلق تو مرزا جی نے خدا سے فیصلہ کر لیا کہ یا اللہ میں ثناء اللہ کے مظالم سے تنگ آچکا ہوں اب تو کذاب اور مفتری کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر سو خدائی فیصلے سے بالا تر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے۔ مرزا جی نے سرائے سیاہی کے بموجب خدا سے خود بخود زبردستی فیصلہ کر لیا اور خداوند نے مرزا صاحب کی بات کو پھینکا نہیں بلکہ اپنے بندوں کی دعا قبول کرتا ہے۔ رب العزۃ نے مرزا صاحب کو کذاب اور مفتری ثابت کرنے کے لئے ثناء اللہ کی زندگی میں ہی بمرض ہیضہ مرزا جی کو ہلاک کر دیا پھر مرزا صاحب کے مطیعوں کا شک کرنا درست نہیں خداوند کے عذاب سے ڈرنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے مولوی ثناء اللہ عذاب الٰہی سے خائف ہو گیا وہ زندہ رہا مرزا صاحب نے عذاب الٰہی کو بلایا تو عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے۔ اس میں کونسی دقیق بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی یہ کوئی مرزائی استعداد نہیں ہے کہ سمجھ میں نہ آئے یہ خدائی فیصلہ ہے۔

"مرزائی" خدا تعالے جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرے مولوی ثناء اللہ نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ پاکٹ بک ص۷۷۔

"محمد عمر" مولوی ثناء اللہ نے تو اس لئے کہا ہوگا۔ کہ مرزا جی کو لیکھرام کے مقابلے میں لمبی عمر ملی تو کذاب اور مفتری ثابت ہوئے فقیر مولوی ثناء اللہ کی بات اس وقت نہیں کر رہا بلکہ مرزا جی کے صدق و کذب پر بات ہو رہی ہے فقیر تمام دنیائے مرزائیت سے عرض کرتا ہے کہ اے مرزائیو بتاؤ مرزا جی کا یہ فرمان جو مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ اشتہار کی سطر ۸ میں لکھا ہے "اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (ثناء اللہ) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔" یہ سچ ہے یا جھوٹ اگر سچ ہے تو مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ

کے سامنے ہی مرنے سے ہلاک ہوئے اور اگر جھوٹ ہے تو مرزا صاحب تمہاری زبانی ہی بلا دلیل جھوٹے ہو گئے چلو کدھر نکلو گے مرزائیو چھوڑ و اس جھوٹے گورکھ دھندے کو اور مسلمان ہو جاؤ اور امت مرزائیہ سے نکلو امت محمدیہ میں داخل ہو جاؤ ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا اور نہ یہ جھوٹے بہانے کام آئینگے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مفسد کی عمر لمبی ہوتی ہے تو مرزا جی کا مباہلہ کرنا کرنا ہی جھوٹ ثابت ہوا پھر لمبی عمر کی طلب کیوں اور جھوٹے کی ہلاکت کیوں طلب کی جاتی ہے معلوم ہوا سب سلسلہ ہی جھوٹا ہے جدھر پہلو پلٹو جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔

"مرزائی" مولوی ثناء اللہ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرما گئے اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔

"محمد عمر" کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر میں سچا ہوں تو مسیلمہ میرے سامنے مریگا اور معاذ اللہ اگر میں مفتری ہوں تو مسیلمہ سے پہلے میرا وصال ہو یا فرمایا ہو کہ یا اللہ مجھے مسیلمہ نے بڑا تنگ کیا ہے۔ اس کو مار دے اور فقیر اس مرزائی کو یک صد روپیہ انعام نقد پیش کریگا۔ جو مرزائی مرزا صاحب جیسا مذکورہ خدائی فیصلہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مسیلمہ کے متعلق دکھا دے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔

"مرزائی" مباہلہ بھی ایک، آخری فیصلہ ہے۔ آنحضرت نے بھی نصاریٰ کو مباہلہ کے واسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی بعینہٖ حضرت صاحب نے آخری فیصلہ والی دعا کے مطابق ایک، اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو محمد حسین بٹالوی کے متعلق شائع فرمایا تھا یہ بھی تو حضرت صاحب کا ایک آخری فیصلہ ہی تھا اور مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ ساتھ کا لفظ بتا رہا کہ فریقین کی رضامندی کا سوال ہے۔ پاکٹ بک از صہ ۷۷ تا صہ ۸۱

"محمد عمر" وکیل صاحب یہ کچھ ہی نہیں کہ جوتے مار و عوام کالانعام ویسے ہی بک دیتے ہیں یہاں تو کھری بات کہنی پڑیگی اور کھری ہی بفضلہ سننی پڑیگی۔

فقیر نے مرزا غلام احمد صاحب آخری فیصلہ کے جملے پر ہی صرف اکتفا نہیں کیا بلکہ عرض کیا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ تحریر مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو جو لکھا ہوا ہے۔ مولوی ثناء اللہ کے متعلق مرزا صاحب نے اس ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد کوئی اور تحریر لکھی ہے؟ اگر نہیں لکھی تو واقعی آخری ہوئی اور اگر لکھی ہے تو دکھاؤ جب نہیں دکھا سکتے اور نہ دکھا سکے اور نہ انشاء اللہ دکھا سکو گے۔ تو اِدھر اُدھر کی فضول باتیں بنانے والا انسان سچا نہیں ہو سکتا اور نہ کسی کو بنا سکتا ہے۔ سو سُنار کی ایک لوہار کی بس۔ مرزا جی ہیضے سے مر کر جھوٹے ہو گئے تم باتوں ہی سے کیسے سچے ہو سکتے ہو یا کر سکتے ہو۔ پھر تم نے پیچھے سے ایک اور طرہ بنا دیا کہ ساتھ کا لفظ فریقین کی رضامندی پر دال ہے یہ بھی تمہارا کہنا غلط ہے کیونکہ اشتہار کی جتنی تحریر مرزا جی نے لکھی ہے۔ اس میں مولوی ثناء اللہ کے ساتھ کوئی شرط نہیں لگائی گئی نہ مباہلے کا کوئی جملہ اس میں موجود ہے۔ بلکہ مرزا جی کے کلمات تو صاف واضح ہیں کہ انہوں نے مولوی ثناء اللہ کے متعلق خدا سے فیصلہ کر لیا اگر خدا نے مرزا جی کو ان کی منہ مانگی موت دے دی تو اب ہمارے ساتھ تمہارا جھگڑا کیوں؟ مارا اللہ تعالےٰ نے کیونکہ مرزا جی نے مولوی ثناء اللہ کی بدگوئیوں سے تنگ آ کر فیصلہ خدا سے طلب فرمایا خداوند تعالےٰ نے قبول فرما لیا مانگنے والے مرزا صاحب دینے والا خداوند مارنے والا خداوند مرنے والے مرزا جی جھگڑا ہم سے کیوں؟ مرزا صاحب کو جھوٹا کیا تو خدا نے اس سے لڑائی لڑو ہمارے سامنے وکالت چھانٹنے سے کچھ نہ بن سکیگا۔ مرزا جی نے موت وحیات سے مولوی ثناء اللہ کا فیصلہ خدا سے چاہا جیسا کہ ایک تنگ شدہ آدمی کہدے کہ یا اللہ مجھے فلاں شخص نے بڑا تنگ کیا ہوا ہے۔ جو ہم سے جھوٹا ہو اس کو ہلاک کر تو اللہ تعالےٰ کہنے والے کو ہی ہلاک کر دے تو اس کے ورثا کہیں کہ جی ہمارے بزرگ نے مباہلہ کیا دوسرے نے قبول نہیں کیا تو یہ غلط بات ہے فیصلہ خداوندی موت وحیات کے خاتمے سے ختم ہو گیا۔ اب بہانوں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا کبھی لکھتے ہیں کہ جی مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ مولوی ثناء اللہ جو چاہیں نیچے لکھدیں کیا وہ لکھ دیتے کہ مرزائی سارے کے سارے ہی مر جائیں تو ان کی بات کبھی منظور ہو سکتی تھی؟ نہیں! کیونکہ اگر وہ مرزا غلام احمد جیسے الہامی ہوتے تو ان کی بھی سُنی جاتی مولوی ثناء اللہ صاحب الہامی نہ تھے اور نہ

انہوں نے عذاب خدا سے مانگا مرزا جی الہامی تھے انہوں نے خدا سے عذاب مانگا خداوند تعالے کو مرزا جی سے رنج تھا کہ بندا میرا اور الہام غیروں سے لیتا پھرتا ہے میں نے تجھے اُمت محمدیہ میں پیدا کیا تو خود نبی بنا پھرتا ہے بس مرزا جی کا دعا مانگنا کہ "یا اللہ کذاب ہاں تا چک لے رب کریم نے چک لیا" اب مرزائیوں کی کون سُنے ۔ لیکن مرزائی پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم سچے ہمارے مرزا جی سچے ایسے لوگوں کے واسطے رب العزۃ نے خوب فرمایا۔ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ال عمران ۳/۱۲ اور مرزا جی کو وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ کے اصول سے شکست کھانی پڑی۔ کیونکہ انہوں نے لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللهِ کو نہ سنا تو فَيُسْحِتَكُمْ کا ورود خداوند عزیز ذوانتقام کی طرف سے ہو گیا۔

اے اُمت مرزائیہ! سنو! انسانوں کی باتوں پر اعتماد نہ کرو خداوندی وعدہ کو تو سچا سمجھو (خدائی فیصلہ)

الصٰفٰت ۲۳/۵ } وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ

اور یقیناً ہمارے بندے رسولوں کے لیے ہماری بات پہلے طے ہو چکی ہے کہ بے شک ان کی ایسی شان ہے کہ وہی مدد کیے جائیں گے اور ضرور ہمارا لشکر ہی غلبہ پانے والے ہیں۔

جب مرزا غلام احمد صاحب کو غلبہ نہیں ہوا بلکہ مغلوب ہو گئے اور ہلاک ہو گئے تو اللہ کے بندے رسولوں سے نہ ہوئے بلکہ اللہ کے لشکر میں ہی شامل نہ ہو سکے ۔ رسولوں کے واسطے قانون ہے وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ اگر رسول اصلی ہوتے تو نجات ضرور ہوتی۔

مرزا جی ہر کس و ناکس کو موت کا پیغام بھیجتے تھے مرزا جی غلطی کھا گئے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو موت کا پیغام بھیج بیٹھے شومئ قسمت مرزا صاحب کہ موت نے مرزا جی کو ہی آ گھیرا مرزا جی کی ہی منہ مانگی ہیضہ والی موت مرزا جی کو مل گئی قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۔ فرما دیجیے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بے شک موت جس سے تم بھاگتے ہو تو وہ تمہیں ضرور ملنے والی ہے پھر لوٹائے جاؤ گے تم عالم الغیب والشہادۃ کی طرف تو بتائیگا

تم کرو جو تم عمل کرتے ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب ایک تثلیثی عیسائی کے مقابلہ میں

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب عیسائی کے مابین از ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء تا ۵ جون ۱۸۹۳ء مناظرہ امرتسر شہر میں ہوا اختتام مناظرہ پہ عیسائیوں نے مرزا صاحب کو شکست دینے کا ایک عجیب حربہ استعمال کیا کہ ایک اندھا اور ایک بہرہ اور ایک لنگڑا آدمی پیش کر دیا اور آتھم نے کہا کہ آپ مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں تو ان کو درست کر دیجئے ہم جھوٹے اور تم سچے ورنہ تم جھوٹے اور ہم سچے مرزا غلام احمد چونکہ کچے مناظر تھے ان کے اس جال میں پھنس گئے اگر سچے مسیح ہوتے تو درست کر دیتے مرزا صاحب نہ تو چپ ہی کر سکتے تھے اور نہ ہی درست کر سکتے تھے۔ اگر چپ ہو جاتے تو اتنے مقامات پہ ذلیل کیوں ہوتے یہ مرزا جی کی عدم خاموشی کا نتیجہ ہے۔ جب درست کرنے کی ہمت نہ تھی تو الزامی جواب کی کیا ضرورت تھی۔ اصول مناظرہ سے بحث کرتے کہ یہ شق طے شدہ امور مناظرہ سے خارج ہے۔ اس لئے اس کی بحث فضول ہے۔ یہ امتحان درکار ہے تو قادیان آجاتا لیکن مرزا جی نے ملاں انبا شد کہ چپ نشود کے روسے الزامی جواب دے دیا کہ عیسائیوں کا بھی ایمان ہے کہ یہ کرامت عیسائیوں میں بھی ہوتی ہے تو تم ہی کر دکھاؤ حالانکہ یہ دوسرا درجہ کی بات ہے۔ یعنی مرزا صاحب کی شکست کے بعد عیسائیوں کی شکست اس کی تشریح ہوئی کہ میں اگر ان کے درست کرنے سے سچ نہیں کہلا سکتا تو تم بھی درست کرنے سے عیسائی نہیں کہلا سکتے ایک تو اس میں مرزا صاحب کی شکست یہ ہے کہ نہ میں کر سکتا اور نہ تم دوسری شکست یہ کہ وہ عیسائی اگر نہ درست کر سکیں تو زیادہ سے زیادہ عیسائیت میں کمزور ثابت ہونگے اور مرزا جی کے درست نہ کرنے سے تو مرزا جی کی مسیحیت ہی باطل ہو گئی خیر مرزا جی اس معاملے میں عیسائیوں میں برابر کے رہے نہ مرزا جی درست کر سکے جو مسیح کہلانے کے حقدار ہوتے اور نہ عیسائی عیسائی کہلانے کے حقدار رہے چنانچہ ارشاد فرمایا۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۹۱ } بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امرتسر میں آتھم کے ساتھ مباحثہ ہوا تو دوران مباحثہ میں ایک دن عیسائیوں نے خفیہ طور پہ ایک اندھا اور ایک بہرا اور ایک

لنگڑا مباحثہ کی جگہ میں لاکر کھڑا کر دیا۔ ایک طرف بٹھا دیئے اور پھر اپنی تقریر میں حضرت صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں لیجئے یہ اندھے اور بہرے اور لنگڑے آدمی موجود ہیں۔ مسیح کی طرح ان کو ہاتھ لگا کر اچھا کر دیجئے میر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم سب حیران تھے کہ دیکھئے اب حضرت صاحب اسکا کیا جواب دیتے ہیں۔ پھر جب حضرت صاحب نے اپنا جواب لکھوانا شروع کیا تو فرمایا کہ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ مسیح اس طرح ہاتھ لگا کر اندھوں اور بہروں اور لنگڑوں کو اچھا کر لیتا تھا۔ اس لئے مجھ پر کوئی حجت نہیں ہو سکتا ہاں البتہ تو یہ لوگ مسیح کے معجزے اس رنگ میں تسلیم کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ کا یہ بھی ایمان ہے کہ جس شخص میں ایک رائی کے برابر ایمان ہو وہ وہی کچھ دکھا سکتا ہے۔ جو مسیح دکھاتا تھا۔ پادریوں کی ہوائیاں اڑ گئیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے کہ دوران مباحثہ میں عیسائیوں نے ایسا کیا بلکہ یہ آخری دن کا واقعہ ہے ملاحظہ ہو۔

جنگ مقدس لاہوری مطبع ۱۸۲
مضمون آخری مرزا صاحب
۵۔ جون ۱۸۹۳ء

اور مجھ سے بھی اس مجلس (۵ جون والی آخری مجلس) میں تین بیمار پیش کر کے ٹھٹھا کیا گیا حالانکہ میرا یہ دعویٰ نہ تھا کہ میں قادر مطلق ہوں (ابن مریم ہونیکا دعویٰ غلط) نہ قرآن شریف کے مطابق مواخذہ تھا۔ بلکہ یہ تو عیسائی صاحبوں کے ایمان کی نشانی ٹھہرائی گئی تھی کہ اگر وہ سچے ایماندار ہوں تو وہ ضرور لنگڑوں اور اندھوں اور بہروں کو اچھا کریں گے مگر تاہم میں اس کے لئے دعا کرتا رہا اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے الخ۔

تو مرزا جی کی اس عبارت جنگ مقدس سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں کے مناظرہ کی آخری مجلس میں تین مریضوں کو پیش کر کے مرزا جی کے مسیحیت کے دعویٰ کو جھوٹا ثابت کر دیا تو مرزا جی کی اس میں سخت ذلت ہوئی تو مرزا جی نے اپنا پرانا حربہ الہام والا استعمال فرمایا کہ اب ایک ایسا حربہ ہے جو اس وقت کو پاس کر سکتا ہے اور یہ نہ سوچا کہ اب جو وقت اس حربہ سے نکل جائیگا لیکن بعد نہ پورے ہونے کے قیامت تک ان معاملات کو پڑھنے سننے والے کذب علی الکذب دیکھ کر لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھا کریں گے تو

مرزاجی نے اس مبحث کے جھوٹے دعویٰ پر پردہ ڈالنے کے لئے کہدیا کہ رات مجھے یہ بشارت ہوئی ہے۔ کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ پندرہ ماہ کے اندر جب یہ مرا تو یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی۔ کہ بعض اندھے سوجاکھے کئے جاوینگے۔ اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ یعنی عبداللہ آتھم کی موت کے بعد میں مسیح غلام احمد میں یہ طاقت اندھے کو سوجاکھے کرنے کی اور لنگڑے کو درست کرنے کی اور بہروں کو صحیح کرنے کی ہوگی پھر تمہیں میں یہ درست کر کے دکھاؤنگا۔ اور مرزاجی نے اندھوں بہروں اور لنگڑوں کو درست تو کیا ہی کرنا تھا۔ مرزائی استعارہ اور مجاز تو مشہور رہے ہی خیر پھر فرمایا کہ آج کی تاریخ (یعنی ۵ جون ۱۸۹۳ء)، سے پندرہ ماہ کے عرصہ میں عبداللہ آتھم بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر ان کی باتیں نہ ٹلیں گی اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سُولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی قرار دو۔

مرزائیو اب تم ہی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ مرزاجی کی یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی اور مرزاجی کا ملہم رحمٰن باوفا ثابت ہوا یا شیطان ملعون بے وفا جس سے مرزاجی کو بھی لعنتی سے بدتر بناکر ذلیل کر دیا اور پھانسی کے لائق تیار کر دیا کیا کوئی مرزائی کہہ سکتا ہے کہ مرزاجی کے مقررہ ایام پندرہ ماہ کے اندر آتھم فوت ہوا؟ ہرگز نہیں آیئے فقیر تمہیں پہلے مرزاجی کی اصل عبارت پیشگوئی عرض کرتا ہے۔ جو انہوں نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو بیان فرمائی۔

۲۴۱ ہ ۲ سو چونتیسواں جھوٹ

اور آج رات (۵ جون ۱۸۹۳ء) جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے۔ کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں

مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی۔ بعض اندھے سوجاکھے کیے جاوینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو الحمد للہ و المنۃ کہ اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آ گیا میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں اور اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر اسکی باتیں نہ ٹلیں گی۔ اب ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کے منشا کے موافق کامل پیشگوئی اور خدا کی پیشگوئی ٹھہرےگی یا نہیں ٹھہرےگی۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ اے مرزائی دوستو! مرزا غلام احمد صاحب نے کیسے زبردست دعوے سے عبداللہ آتھم کے پندرہ ماہ کی میعاد میں مرنے کا اعلان فرمایا اور صاف کہدیا کہ زمین و آسمان ٹل جائیں پر یہ بات نہیں ٹل سکتی اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اگر پندرہ ماہ میں عبداللہ آتھم نہ مرا تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور لعینوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو اور یہ بھی نہیں بات ہے کہ آتھم مرزا صاحب کی میعاد مقررہ پندرہ ماہ میں نہ مرا پھر مرزا صاحب کو ان کے الفاظ متعلقہ

کے موافق تم ان کو نہ سمجھو تو تم بھی وہی ہو جو مرزا صاحب نے اپنے لئے خطابات پسند فرمائے میعاد مقررہ کے گزر جانے کا حوالہ سن لیجیئے۔

کتاب البریہ ص۲۶۰ } وہ الفاظ جو ان کی طرف سے استعمال کیئے گئے ہیں اس بات کی تائید نہیں کرتے مگر میعاد متعینہ گزر چکی ہے اور اب پیشگوئی غیر متعلق ہے

انوار الاسلام ۲۶ } بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہیئے۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک نہیں مرسکا۔

انوار الاسلام ۲۹ } ہم نے سُنا ہے کہ میاں عبد الحق اور میاں عبد الجبار اور ان کے گروہ کے آدمی اس بات پر اپنے جوش تعصب اور قلت تدبر کی وجہ سے بہت ہی خوش ہو رہے ہیں۔ کہ عبداللہ آتھم پندرہ مہینہ میں نہیں مرا اور وہ زندہ امرتسر میں آگیا۔

حاشیہ تریاق القلوب ص۱۰۷ } آتھم بوجہ پابندی شرط کے پندرہ مہینے کی میعاد میں نہ مرا بلکہ کچھ تاخیر کے بعد مر گیا۔

مرزا ئیو ڈھٹائی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے جو شخص عیسائی مذہب کے مقابلہ میں اپنی پیشگوئیاں جتاتا پھرے اور پھر ذلیل ہو اس سے زیادہ ذلت اور کیا ہوسکتی ہے۔ اسلام کا نام لے کر محض اسلام کو مرزائی بدنام کر رہے ہو ایک تو مرزا جی کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی اور پھر طرہ یہ کہ نازاں ہیں خوب جھوٹا نکلا اور مرزائی شاداں ہیں کہ ہمارے مرزا جی فتح پا گئے۔

"مرزائی" بھلا یہ بھی ممکن ہے وقت متعینہ پر نہ مرے غلط بات پر مرزا صاحب کبھی اڑ نہیں سکتے عبداللہ آتھم وقت پر مرا ہوگا۔

"محمد عمر" فقیر نے مذکورہ بالا حوالہ جات سے جو مرزا جی کی تحریریں ہیں ثابت کر دیا ہے کہ وقت پر نہیں مرے اور وضاحت کر دیتا ہوں۔ یہ تو تمہیں بھی معلوم ہے کہ ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مباحلہ ہوا جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔

انجام آتھم مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور فوت ہو گئے۔

تو مرزا صاحب کے اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ مرزا جی کا فرمان کہ پندرہ مہینہ میں آتھم بسزائے موت حاویہ میں پڑیگا۔ لیکن عبد اللہ آتھم خداوند کریم نے تین سال کے بعد ہلاک کیا جو مرزا صاحب کی تحریر سے ہی ثابت ہے تو جو شخص عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی جھوٹا ہوتا پھرے اس شخص کا باقی باتوں میں کیا اعتبار ہو سکتا ہے اور پھر کذب علی الکذب یہ ہے کہ روبرو موجود فی الخارج جھوٹے ہو رہے ہیں لیکن پھر جھوٹ بولتے ہیں کہ میں جھوٹا نہیں غلط کہتے ہو وہ ڈر گیا تھا میرے الہام کے دو حصے تھے اس لیے وہ مرا نہیں تو اپنی سچائی کی خوشی میں روٹیاں تقسیم کرتے ہیں۔

سیرۃ المہدی $\frac{۳۰۰}{۳}$ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جس وقت آتھم کے متعلق یہ مشہور ہوا کہ وہ میعاد کے اندر فوت نہیں ہوا تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ دیہات میں روٹیاں پکوا کر تقسیم کرو اور کہو کہ یہ روٹیاں فتح اسلام کی روٹیاں ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سے حضرت صاحب کی مراد یہ تھی کہ پیشگوئی اپنی شرائط کے مطابق پوری ہو گئی ہے اور آتھم کا میعاد کے اندر نہ مرنا بھی پیشگوئی کی صداقت کی علامت تھا کیونکہ اس نے خائف ہو کر رجوع کیا تھا پس آپ چاہتے تھے کہ اس خوشی کا دیہات میں چرچا کیا جاوے۔

(رجوع قرآن کریم سے)

اعراف $\frac{۹}{۱۹}$ } وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جو لوگ عمل برا کرتے ہیں پھر انہوں نے توبہ کی بعد اس کے اور ایماندار ہو گئے بے شک اس کے بعد آپ کا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ مرزائیو قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ توبہ کا یا رجوع کا دارومدار ایمان پر ہے۔

اب تم سوچو کہ تم ایماندار ہو یا مرزا جی نے جھوٹ بولا۔

(مرزائی رجوع کا نمونہ)

سیرۃ المہدی $\frac{۱}{۱۸۴}$ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے میاں فخر الدین صاحب ملتانی نے کہ جب آتھم کی پندرہ ماہی میعاد کا آخری دن تھا تو اس وقت ان کی کوٹھی کے پہرہ کا انتظام میرے سپرد تھا کوٹھی کے اندر

آتھم کے دوست پادری وغیرہ تھے اور باہر پولیس کا چاروں طرف پہرہ تھا اس وقت آتھم کی حالت سخت گھبراہٹ کی تھی اور بالکل مخبوط الحواسی کی سی صورت ہو رہی تھی باہر دور سے اتفاقاً کسی بندوق کے چلنے کی آواز آئی تو آتھم صاحب کی حالت دگرگوں ہو گئی آخر جب ان کا کرب و گھبراہٹ انتہا کو پہنچ گئے تو ان کے دوستوں نے ان کو بہت شراب پلا کر بیہوش کر دیا اور آخری رات آتھم نے اسی حالت میں گزاری صبح ہوئی تو ان کے دوستوں نے ان کے گلے میں ہار پہنا کر اور ان کو گاڑی میں بٹھا کر سارے شہر میں خوشی کا جلوس پھرایا اور اس دن لوگوں میں شور تھا کہ مرزے کی پیشگوئی جھوٹی گئی۔

مرزائی عزیزو دیانتداری سے کہنا کہ اس کی شراب نوشی کو کیسے بیان کیا گیا۔ اگر کوئی شراب کا عادی نہ ہو وہ تو زیادہ شراب پلانے سے مر ہی جاتا ہے۔ شراب زیادہ وہی پی سکتا ہے جو شراب کا عادی ہو عبد اللہ آتھم مرزا جی کی مقرر کردہ موت کی آخری تاریخ تمام رات شراب کا دور چلا رہا ہے اور خود بھی پی رہا ہے صبح ہوتے ہی عبد اللہ آتھم کے گلے میں ہار ڈال کر گاڑی پر بٹھا کر خوشیاں منائی جا رہی ہیں اور تمام شہر میں جلوس نکالا جا رہا ہے اور جلوس میں نعرے لگ رہے ہیں۔ کہ مرزے کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی یہ ہے مرزائی رجوع نہ خدائی رجوع اور نہ دنیاوی یہ مرزائی اصطلاح ہے کہ جی وہ ڈر کے مارے شراب پی رہا تھا کانپ رہا تھا پہرہ لگا ہوا تھا پھر کیا ہوا اگر اس نے پہرہ لگوایا تو پھر کیا ہوا! یہ بھی مرزائیوں پر بدظنی کا نتیجہ ہے اگر تمہاری طرف سے اس کی دیانتداری کی تسلی ہوتی تو وہ پہرے بھی نہ لگواتا اور پھر مرزا جی کا فرمان کہ اگر وہ نہ مرا تو مجھے پھانسی دے دینا کہاں گیا اور پھر تمہارا کہنا کہ بندوق کے آواز سے آتھم کی حالت دگرگوں ہو گئی آتھم کی حالت تو بقول تمہارے صرف دگرگوں ہی ہوئی لیکن کرم دین کے مقدمے میں مرزا صاحب کی کیا حالت ہوئی ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۱/۹۷ | پھر یکلخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی جو خالص خون کی تھی جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا حضرت نے قے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور آنکھیں بھی پونچھیں جو قے کی وجہ سے پانی لے آئیں تھیں۔ . . . پھر خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب

اور دوسرے لوگ بھی کمرے میں آگئے اور ڈاکٹر کو بلوایا گیا ڈاکٹر انگریز تھا وہ آیا اور قے دیکھ کر خواجہ صاحب کے ساتھ انگریزی میں باتیں کرتا رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ اس بڑھاپے کی عمر میں اس طرح خون کی قے آنا خطرناک ہے پھر اس نے کہا کہ یہ آرام کیوں نہیں کرتے؟ خواجہ صاحب نے کہا آرام کس طرح کریں مجسٹریٹ صاحب قریب قریب کی پیشیاں ڈال کر تنگ کرتے ہیں۔ اس نے فوراً ایک مہینے کے لئے سرٹیفکیٹ لکھ دیا اور لکھا کہ اس عرصہ میں میں ان کو کچہری میں پیش ہونے کے قابل نہیں سمجھتا۔

کیوں جی مرزائی دوستو ڈر یہ ہے کہ خونی قے شروع ہو جائے اور مہینہ تک کچہری آنے کے قابل نہ رہیں؟ یا ڈر وہ ہے کہ رات شراب کا دَور چل رہا ہے دن کو گلے میں ہار پہنا کر بازاروں میں پھرایا جا رہا ہے کہ عیسائی کے مقابلہ میں مرزا جی نے اپنی جھوٹی پیشگوئی بیان کر کے اسلام کو بدنام کرنا تھا یا عزت اسلام تھی؟ کچھ سوچو اور شرم کرو! پھر اگر کوئی کہہ دے کہ عیسائی کے مقابلہ میں جھوٹ بول کر اسلام کو بدنام نہ کرو۔ مرزائیت کا نام لو تو مرزا جی تبرے بولنے شروع کر دیتے ہیں کہ میرا ساتھ نہ دینے والے مسلمان نیم عیسائی ہیں حرامزادے ہیں بھلا یہ بھی کوئی شریفانہ کلام ہے ملاحظہ ہو انوار الاسلام صفحہ ۳۴ مترو ذرا سوچو! کہ پیشگوئی کا مطلب کیا ہے۔ پیشگوئی کا مطلب اگر یہی ہوتا ہے کہ جو بات قبل از وقت بیان کی جائے خارج میں اس کے خلاف وقوع ہو تب تو مرزا جی کی کوئی پیشگوئی بھی کوئی غلط نہیں اور اگر بات کہی ہوئی کے خلاف وقوع ہو تو اس کو جھوٹ کہتے ہیں۔ تو مرزا جی کی ایک پیشگوئی بھی سچی نہیں سب جھوٹ ہی جھوٹ ہے اور وہ جھوٹ تمہارے نزدیک تمہارے مرزا جی کی وحی ہے۔ پکی اور ٹھوس مسلمانوں کے قرآن کی طرح جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے۔

نزول مسیح ۹۹ } آنچہ من بشنوم زوحی خدا — بخدا پاک دانمش زخطا۔
ہمچوں قرآن منزہ اش دانم — از خطاہا ہمیں است ایمانم

تو آؤ مرزائیو دنیائے مرزائیت کو اکٹھا کرو اگر کوئی مرزائی قرآنی آیت جو بطور پیشگوئی نازل ہوئی ہو اور وہ موقت بوقت بھی ہو اور منکرین کے ایمان لائے بغیر وقوع اس کے خلاف ہو تو فقیر اسکو

ایک لاکھ روپیہ انعام

پیش کریگا اور یہ انعام مشروط بشرط اشتہار براہین احمدیہ ہے جو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے

مقرر فرمایا ہے۔ ورنہ مرزا جی کے الہامات پیشگوئیوں کو قرآن کے مساوی سمجھنا قرآن کریم کی صراحتہ تکذیب کرنا ہے تو تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ مرزا صاحب نے جو پیشگوئیاں مقابلہ میں اپنی صداقت کے لئے کی ہیں وہ سراسر جھوٹی گئیں خداوند تعالےٰ نے ایک بھی سچی نہیں ثابت ہونے دی جسکو مرزا جی مرنے کی پیشگوئی فرما رہے ہیں۔ دعوے اتنا زبردست کہ اس کی موت کی میعاد مقرر رہے ہیں اور پیشگوئی جھوٹی ثابت ہونے پر سزا یہ مقرر کر دی کہ اگر وہ اس میعاد تک نہ مرے تو مجھے پھانسی دے دو پھانسی تیار رکھو جلدی کرو اور بعد از انقضائے مدت موت دشمن زندہ مرزائیت کے سینے پر دوڑتا شراب پی کر گلے میں ہار ڈال کر شاہانہ گاڑی میں بیٹھ کر مرزائیوں کو جلانے کے لئے بازاروں میں جلوس نکال رہا ہے۔ اور مرزائی ادھر دیہاتوں میں بحکم مرزا جی روٹیاں تقسیم کر رہے ہیں کہ ہمارے مرزا صاحب مباہلہ میں سچے ثابت ہوئے بھی کوئی جھوٹ پر ڈھٹائی کی بھی حد ہوتی ہے مرزائی تو جھوٹ میں حدود سے ترقی کر چکے ہیں۔ پھر جب کوئی دریافت کرتا ہے۔ کہ مرزا جی جس کو اپنے موت کا پیغام بھیجا تھا وہ تو آپ کا پیغام واپس آگیا۔ عبداللہ آتھم نے قبول ہی نہیں کیا وہ تو جلوس نکالتا پھر رہا ہے تو تم سچے کیسے ہو گئے؟ تو مرزا صاحب کی طرف سے جواب ملتا ہے تم حلال زادے ہو جو مجھ پر ایسے سوالات کرتے ہو؟ تمہیں حرامزادے بننے کا شوق ہے خبردار ایسا سوال مت کرو پھر کوئی مسلمان عرض کرتا ہے حضور گالیاں تو آپ کی فطرت میں داخل ہے بے شک نکالیں لیکن ایک کافر کے مقابلے میں اسلام کو تم نے بدنام کر دیا ہے اگر تمہاری اتنی ہی شیخی تھی (کہ آسمان پار تے مور دی دے وچکار) تو اس کو پیغام موت بھیجنے کی ضرورت ہی کیا تھی جب تم خود تسلیم کر چکے ہو کہ اگر انگریز نہ ہوتا تو یہ لوگ مجھے مار دیتے جن کے ہاتھ میں آپ کی اور آپ کی تمام قوم کے روح ہے ان کو ہی آپ نے موت کا پیغام بھیج دیا بھلا ان سے تو اپنے جھوٹا ہونا ہی تھا۔

"مرزائی" تم میری امداد کیوں نہیں کرتے تم مسلمان کاہے کے ہو تم یہودی طرح ہو تم مسلمان ہی نہیں کافر کے مقابلے میں میری ہنسی اڑاتے ہو؟

"مسلمان" کیا آپ کی ہم امداد تو تب ہی کر سکتے ہیں کہ اب ہم عبداللہ آتھم کو قتل کر دیں اور یہ اسلام کے خلاف ہے کیا مرزا جی آج خدا ہیں کہ جس سے باتوں میں حقیقتہً جھوٹے ہوگئے اسی کو فوراً موت کا پیغام بھیج دیا پھر وہ واپس آپ کی طرف ہی آتا ہے۔

وہ مرتا ہی نہیں تو آپ یہ دعوے چھوڑ دیں جب آپ کے کہنے سے کسی کو موت آتی ہی نہیں آپ ایک دو دفعہ تجربہ کر چکے ہیں تو پھر آپ ایسا کام کیوں کرتے ہیں جس میں ذلت اور جھوٹے ثابت ہوتے ہو۔

مرزاجی "وہ ڈر گیا تھا اس کے پندرہ ماہ جو گزرے ہیں ڈر کے مارے پہرے میں گزرے اس نے حق کی طرف رجوع کیا ورنہ وہ ضرور مرجاتا اگر وہ نہیں ڈرا تو میں نے اس کو ایک ہزار روپے کا انعامی اشتہار دیا پھر دو ہزار کا پھر تین ہزار کا پھر چار ہزار تک اشتہار دیا کہ اگر وہ حلف اُٹھائے کہ میں ڈرا نہیں تھا تو میں اس کو چار ہزار انعام پیش کرتا ہوں جب اس نے حلف نہ اُٹھایا یہ اس کے ڈرنے کی علامت ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کہ میں نہیں ڈرا۔

مُسلمان "مرزا صاحب پہلے تو آپ نے اس کے ساتھ مناظرہ کیا اس نے تین مریض پیش کر دیئے کہ اگر تم مسیح ہو تو کوڑھی اور اندھے اور کو تندرست بنا کر دکھاؤ آپ جھوٹے ہو گئے اور الزامی جواب دے کر ٹال دیا دوسرا حربہ اپنے یہ استعمال فرمایا کہ اس کی طرف پندرہ ماہ کی میعاد کا موت کا پیغام بھیج دیا وہ بھی واپس آگیا آپ اس میں بھی جھوٹے ہو گئے اب آپ کا تیسرا حملہ یہ ہے کہ اس کو آپ حلف اٹھانے پر چار ہزار روپیہ دیے جب وہ آپ کو ہر پہلو میں جھوٹا ثابت کر چکا ہے تو اب اسے حلف اُٹھانے کی کیا ضرورت اس کے نڈر ہونے کی دلیل گلے میں ہار ڈال کر جلوس نکالنا ہی کافی ہے آپ یہ بتائیں کہ اس کے ساتھ جلوس میں مرزائی تھے یا عیسائی: پھر تمہارا کہنا کہ رجوع کیا یہ محض غلط ہے جھوٹا اگر بہانہ نہ بنائے تو سچا نہیں کہلا سکتا کیونکہ ارشاد الٰہی ہے۔ انا لننصر رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ مومن ۲۴ بے شک ہم اپنے رسولوں اور ایمانداروں کی امداد کرتے ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی۔ وعدہ الٰہی سچا ہے اگر مرزاجی رسول اللہ ہوتے یا مومن بھی تو ان کو خداوند تعالے عیسائی کے مقابلہ میں ذلیل نہ کرتا جب اس نے ساتھ نہ دیا تو ہم کیسے ساتھ دے سکتے ہیں۔

مرزاجی "ہاں عیسائی ہی تھے۔ میری اُمت تو اس وقت خوشی کے مارے وٹیاں تقسیم کر رہے تھے کہ ہم جیت گئے۔

مُسلمان "جب عیسائی نئے کپڑے پہن کر گاؤں میں گاڑیوں میں بیٹھ کر جلوس نکال رہے تھے اگر مرزائی شرم والے ہوتے تو پانی میں ناک ڈبو کر

مر جاتے لیکن یہ باتیں تو شرم والوں کو ہوتیں ہیں جنہوں نے شرم کو طلاق ہی دے رکھی ہوا نہیں سچے جھوٹے کی تمیز اڑ جاتی ہے بلکہ بے شرمی کا ہمجنس جھوٹ انہیں زیادہ پسند ہوتا ہے مرزا جی اگر آپ کی بات کو ہی تسلیم کیا جائے تو جیسے واقعہ ہونا تھا مطابق واقعہ بیان ہوتا تو آپ سچے ثابت ہوتے مثلاً آپ پیشگوئی فرما دیتے کہ مرنا تو تمہارا ہے ۲۷-جولائی ۱۸۹۶ء مگر تمہارا دقت بڑے ڈر سے نکلے گا جب پندرہ مہینہ کی میعاد میں وہ مرا ہی نہیں تو بھی خود ہی میاں مٹھو اپنی زبان سے سچے بن گئے اور جب وہ عرصہ بعد اپنی موت مرا تو تم نے کہ دیا کہ وہ میری بددعا سے مرا ہے چلو یہی ثابت کر دو کہ تمہارے پاس کوئی تحریر ہے کہ جب آتھم آپ کی مقررہ تاریخ میں فوت نہیں ہوا تو آپ نے پھر تاریخ آگے مقرر کر دی تھی کہ اب تو نہیں مرا خدا نے اس کی عمر بڑھا دی ہے لیکن آج کے بعد ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو یہ ضرور فوت ہو جائیگا۔

"مرزائی" بھئی اس وقت یہ تو میں نے نہیں کہا تھا۔

"مسلمان" پھر تم نے کیسے کہ دیا کہ سال بعد میری بددعا سے دوبارہ فوت ہوا پہلا کذب بیماروں کو تندرست نہ کر سکا دوسرا کذب پیشگوئی جھوٹی گئی۔ تیسرا کذب کہ باوجود آتھم کا میعاد مقررہ میں نہ مرنے سے بھی تم نے کہ دیا کہ ہم سچے ہیں جو تھا جھوٹ یہ کہ عبداللہ آتھم کو مرزائی موت کا آخری وقت ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء مقرر تھا نہ مرا لیکن جب آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو خدائی موت مرا تو مرزا جی فرماتے کہ میرا مکذب تھا اس لئے میری وجہ سے آتھم کو موت آئی اور مرزائی بغلیں بجاتے ہیں کہ دیکھا ہمارے مرزا جی کی بددعا سے مر گیا حالانکہ مرزا جی کے چار جھوٹ دنیا کے سامنے اظہر من الشمس ہیں پھر مرزا جی ان اربعہ کذبات کو اپنی صداقت نبوت کے معجزات میں فخریہ شمار کرتے ہیں اور مرزائیہ خوش ہیں کہ ہمارے مرزا جی خوب جلتے مرزائیوں نے جھوٹ کا نام سچ رکھا ہوا ہے یہ بھی ایک مرزائی معجزہ ہے فقیر یہ عرض کرتا ہے کہ جو مرزا جی اپنے ہر ایک مدمقابل کو جھوٹے ہونے کی بنا پہ پیغام موت بھیج دیتے ہیں اور پھر مدمقابل مرزا جی کا میعاد مقررہ میں مرتا بھی نہیں اس کی حقیقت کیا ہے۔ عرض کرتا ہوں اصل یہ ہے کہ مرزا جی کا کسی کو پیغام موت سنانا دو اقسام پہ مبنی ہے یا یہ کہ مرزا جی کو غیبی علم

کا دعویٰ ہے کہ جس شخص کو مرزا جی پیغام موت ارسال فرماتے ہیں مرزا جی کو اس کی اجل مقررہ عند اللہ کا علم ہوتا ہے اس بنا پر مرزا جی فوراً اس کا اظہار فرما دیتے ہیں۔ تب بھی جھوٹ کیونکہ جس کو موت کی خبر سنائی وہی نہ مرا معلوم ہوا کہ مرزا جی کو اس کی موت کے وقت مقررہ کا علم نہیں ہوتا اور مرزا جی لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے جھوٹ کو ظاہر فرما دیتے ہیں۔ کیونکہ خداوند کا وقت موت مقرر فرمایا ہوا کبھی ٹل نہیں سکتا۔ کہ ارشاد الٰہی ہے إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ خدائی وقت موت ٹلنا مشکل، تب بھی مرزا غلام احمد وَمَنْ مَعَهٗ جھوٹے ثابت ہوئے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ مرزا جی کو اپنی صداقت میں ناز ہوتا ہے۔ کہ میں خدا کا نبی ہوں جو میرا منکر مقابلے میں آئیگا۔ کہ وہ عذاب الٰہی میں گرفتار اسی صورت سے ہوگا۔ کہ میرے وقت متعینہ پر اس کو موت آجائیگی یعنی اگر اس کی زندگی دراز بھی ہو تو میری صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے خداوند تعالےٰ اس کی زندگی میرے کہنے ختم کر دیگا۔ اور وہ میرے مقرر کردہ وقت موت سے ہلاک ہوگا۔ یہ میری نافرمانی کے باعث اس کو عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ تو یہ بھی کذب علی الکذب ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے جس کی موت کا پیغام ارسال فرمایا وہی ہلاک نہ ہوا معلوم ہوا کہ مرزا جی کے مقابلہ کرنے میں ان کی مخالفت میں ان کو برا بھلا کہنے سے عذاب الٰہی نازل ہوتا ہی نہیں کیونکہ عذاب الٰہی کی پہلی علامت مرزا جی کے دشمن کا مرزا جی کے مقرر کردہ وقت مرنا ہے اور وہ مرا نہیں تو مرزا غلام احمد صاحب اپنے ہر ایک ذاتی دعوے میں جھوٹے ہیں ایک یہ جھوٹ اور دوسرا اس کو عذاب الٰہی کا جھوٹا پیغام دینا یہ بھی جھوٹ تو مرزا غلام احمد صاحب کا کذب علی الکذب ثابت ہو گیا دونوں پہلوؤں سے مرزا جی کا یہ ڈھنگ مباہلہ اور اس جھوٹ کو اپنی صداقت کا نشان قرار دینا تو بنی ریت کو مکھن سمجھ کر کھانو تو یہ پسند مرزائیت ہی ہے انسانی تقاضا تو اس سے کوسوں بعید ہے۔ حالانکہ فرمان الٰہی ہے فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ یہ آیت کریمہ مرزا صاحب کے کذب کو ثابت کر رہا ہے اور اگر مرزا جی مومن بھی ہوتے تو فرشتے ذلیل نہ ہوتے کیونکہ خداوند تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ انبیاء علیہم السلام نے اپنے منکرین کو جیسے

ارشاد فرمایا۔ خداوند کریم نے ویسے ہی کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کو فرمایا۔

(۱) یونس ۱۱/۹ { رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ۔ اے رب ہمارے

ان کے مالوں کو تباہ کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو نہ ایمان لاویں یہ حتیٰ کہ دردناک عذاب دیکھیں۔ تو رب العزت نے فرمایا قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا تم دونوں موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہما السلام) کی دعا قبول کی گئی۔

پھر اللہ تعالےٰ نے فرعون اور اس کے لشکر پر عذاب غرق نازل فرمایا تو بوقت غرق فرعون چلاتا رہا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی لائق عبادت نہیں سوا اس کے کہ جس معبود کے ساتھ بنو اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمانوں سے ہوں پھر بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ اِنِّىْ مَعَكُمَا کو سچا اور فرعون کو غرق کر دیا جیسا کہ مذکور ہے۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ۔ یہاں تک کہ جب فرعون کو غرق نے لیا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ جس کے ساتھ بنو اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی مسلمانوں سے ہوں (تو رب العزت نے فرعون کی ایک بھی نہ سنی اور فرمایا) اب ؟ (بوقت موت) حالانکہ پہلے تو مفسدین سے تھا۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کی مذکورہ بالا دعا کو رب العزت نے قبول فرما لیا تو فرعون بوقت غرق اپنا ایمان پیش کر کے بہتیرا چلایا لیکن رب العزت اسکی ایک نہ سنی اور بموجب دعا موسیٰ علیہ السلام اس کو غرق کر دیا۔ رب العزت نے پہلے موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرما لیا تھا کہ اِنِّىْ مَعَكُمَا کہ میرا ساتھ تم دونو بھائیوں کے ساتھ ہوگا۔ فرعون کے ساتھ نہ ہوگا۔ اگر فرعون نے تمہارا کہا نہ مانا تو پھر رب العزت نے ایسے ہی کیا مرزا غلام احمد صاحب بھی اگر خدا کے سچے نبی ہوتے تو ایک تثلیثی عیسائی مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں کبھی نجات نہ پا سکتا تھا اور جب عبد اللہ آتھم بحالت تثلیثی عیسائیت

ہی مرزاجی کے عذاب سے بچ گئے تو مرزاجی اپنے دعویٰ میں کاذب ثابت ہو گئے۔

"مرزائی" وہ تائب ہو گیا تھا۔

"محمد عمر" اگر کوئی مرزائی ثابت کر دے کہ عبداللہ آتھم عیسائی مذہب کو چھوڑ کر مرزائی ہو گیا تھا تو ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کیا جاویگا یا یہ کہدو کہ تثلیث کا عقیدہ ہی رجوع کرنا ہے۔

(۲) **فرقان ۱۹/۴** } وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ اور نوح علیہ السلام کی قوم نے جب رسولوں کو چھوڑ دیا تو ہم نے ان کو غرق کر دیا۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

نوح ۲۹/۲ } وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ تو رب العزت نے دعا قبول فرما کر فرمایا فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

(۳) **شعراء ۹/۱۷** } كَذَّبَتْ عَادُ ِالْمُرْسَلِيْنَ۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ جب ان کو ان کے بھائی ھود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں۔ پھر فرمایا۔ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ۔ تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

ھود ۱۲/۶ } يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۔ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا۔

(۴) **شعرا ۱۹/۸** } كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کو ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں۔ (جب آپ

کوئی ہدایت نہ ہوئی اور انہوں نے صالح علیہ السلام کی تکذیب کی، بے شک میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ تو ان کو عذاب نے پکڑ لیا۔

قمر ۲۷/۱ | كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ... اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ۔

(۵) شعراء ۱۹/۹ | كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ قوم لوط علیہ السلام نے رسولوں کی تکذیب کی جب ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں تو بعد از تکذیب وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ اور ہم نے ان پر پتھروں کا، مینہ برسایا سو بُرا ہے عذاب الٰہی سے ڈرائے ہوؤں کا۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

قمر ۲۷/۱ | كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ... اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ

(۶) شعراء ۱۹/۱۰ | كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا جب شعیب علیہ السلام نے ان کو فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ضرور میں تمہارے لئے رسول امین ہوں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے مطیع بن جاؤ۔ جب ان جانگلیوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی اطاعت نہ قبول کی بلکہ تکذیب کی فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ تو سائے والے دن کے عذاب نے ان کو پکڑ لیا۔

"مرزائی" قوم یونس علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے بچا لیا حالانکہ یونس علیہ السلام نے ان کو بھی عذاب سنایا۔

"محمد عمر" حضرت یونس علیہ السلام کی قوم تو ایمان لے آئی تھی جیسا کہ ارشاد

الٰہی ہے۔

یونس ۱۱/۱۰ } فلولا کانت قریۃ آمنت فنفعھا ایمانھا الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعنٰھم الیٰ حین۔ تو کیوں نہ ایسا ہوا کہ کوئی بستی ایمان لائی ہو جب ان کے نبی نے ان کی نافرمانی کی بنا پر ان کے لئے بد دعا فرمائی ہو، پھر ان کے ایمان نے نفع دیا ہو سوائے قوم یونس علیہ السلام کے جب وہ ایمان لائے ہم نے ان سے ذلیل عذاب ہٹا دیا دنیا کی زندگی میں اور ان کو ایک وقت تک مہلت دے دی۔

اس آیۃ کریمہ کا جملہ کشفنا عنھم عذاب الخزی اس امر کی دلیل ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کے فرمان کے مطابق عذاب الٰہی تو آ پہنچا لیکن رب العزت نے ان سے عذاب کو پیچھے ہٹا لیا اس کا سبب فرمایا۔ لما آمنوا جب قوم یونس علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو رب العزت نے ان سے عذاب دُور کر دیا۔ تو تمہارا یہ استدلال غلط ہے۔ کیونکہ عبد اللہ آتھم کا مرزا صاحب کی بیعت کرنا اور مرزائی ہونا کوئی مرزائی ثابت نہیں کر سکتا تو مرزا غلام احمد صاحب کا تثلیثی عیسائی کے مقابلے میں جھوٹا نکلنا مرزائیوں کے لئے باعث شرم ہے۔

مرزائی عشق

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نظر محمدی بیگم بنت احمد بیگ پر پڑی تو محمدی بیگم پر مرزا جی لٹو ہو گئے محمدی بیگم کے متعلق الہام شروع کر دیا چنانچہ فرماتے ہیں۔ تریاق القلوب ۹ ۱۳۴۔ اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا۔ بکرٌ و ثیّبٌ یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئیگی یہ الہام مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو بھی سنا دیا گیا تھا۔

(پینتیسواں ۳۵ جھوٹ) البشریٰ ۱/۵۳ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴ } اس طرح شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہیے کہ کیا یہ قصہ صحیح نہیں گو یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی میں ہوئی اتفاقاً اس کے مکان پر موجود تھا۔ اس نے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھ کو سناؤ میں نے ایک تازہ الہام جو انہیں دنوں میں ہوا تھا اور اس

شادی اور اس کی دوسری جزو پر دلالت کرتا تھا اس کو سنایا اور وہ یہ تھا کہ بکرٌ و ثیبٌ یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور بعدہٗ ایک بیوہ سے میں اس الہام کو یاد رکھتا ہوں مجھے اُمید نہیں کہ محمد حسین نے بھلا دیا ہو مجھے اس کا وہ مکان یاد ہے جہاں کرسی پر بیٹھ کر میں نے اس کو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی نام و نشان نہ تھا جس کا ایک حصہ دکنواری کا نکاح، اس نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ جو ثیبٌ یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لیگا۔

اے اُمت مرزائیہ تمہیں اپنے پاپائے قادیان کی قسم بتاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کوئی رانڈ بیاہی ؟ جب نہیں تو مرزا جی مفتری ثابت ہو گئے۔ اور جو مرزائی ثابت کردے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے رانڈ سے نکاح کیا ہو تو اس کو یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا "مسلمان" مولوی صاحب تم نے تو انعام رکھدیا اور اگر مرزائیوں نے استعارةً یا مجازاً ثابت کر دیا تو پھر جیسا کہ وکیل صاحب نے پاکٹ بک کے ص۷۵۶ سے تا ص۷۵۸ لکھا ہے کہ حضرت ام المومنین کے نکاح کے متعلق تھا کہ حضرت کی وفات کے بعد بھی زندہ رہینگی اور حضور کی زندگی میں فوت نہ ہونگی۔

"محمد عمر" مرزا صاحب کے کلام مذکورہ بالا نے ہی وکیل صاحب کو جھوٹا کر دیا۔ کہ بکر و ثیب یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور بعدہٗ ایک بیوہ سے اخیر تک اسی حوالہ کو پڑھ لیں وکیل صاحب اور مرزا صاحب خود ہی جھوٹے ہو جائینگے۔

چشمہ معرفت ۲۲۲ } ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

مرزا غلام احمد صاحب کی عمر ۱۸۸۶ء میں تقریباً پچاس برس کے قریب پہنچی لیکن مرزا صاحب کی نو برس کی نوعمر حسینہ۔ نو برس کی نوعمر حسینہ ہوشیار پوری کے دام محبت میں مقید ہیں۔ اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں مختلف مضامین مرزا صاحب نے اپنی شان میں مندرج فرمائے تا کہ احمد بیگ میری اس شان کو پڑھ کر مجھے لڑکی دیدے اور اس اشتہار میں ایک جملہ اشارةً لکھ بھی دیا' اور ایک اُجڑا گھر تجھ سے آباد کریگا۔ مرزا صاحب بہت کوشاں رہے اور دن رات عشق محمدی بیگم میں غلطاں رہے بہت کوششیں کیں محمدی بیگم کے رشتہ داروں کو روپیہ کا لالچ بھی دیا۔ لیکن کوئی چارہ نہ چلا۔

"مرزائی" روپوں کا لالچ دے کر مرزا صاحب نے کوشش کی یہ غلط ہے۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب فقیر کا ہر جملہ انشاء اللہ بغیر ثبوت نہیں ہوگا۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۹۲ | بسم اللہ الرحمن الرحیم بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ (مرزائیوں کے لئے مقام عبرت ہے کہ نبی بن کر مہینوں پرائی لڑکیوں کے پیچھے بھاگا پھرے اور ناکام رہے) یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقد زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔

(اے امت مرزائیہ مقام شرم ہے کہ دلالی دیکر عورتیں حاصل کرنا یہ کس نبی کی سنت ہے یا اصول بازاری ہے) خاکسار (مرزا صاحب کا لڑکا) عرض کرتا ہے کہ یہ شخص اس معاملہ میں بدنیت تھا اور حضرت صاحب سے فقط کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا۔ کیونکہ بعد میں یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہے جانے کا موجب ہوئے مگر مجھے والدہ صاحبہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت صاحب نے بھی اس شخص کو روپیہ دینے کے متعلق بعض حکیمانہ احتیاطیں ملحوظ رکھی ہوئی تھیں والدہ صاحبہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کے ساتھ محمدی بیگم کا بڑا بھائی بھی شریک تھا۔

مرزا صاحب کے لڑکے کی اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو محمدی بیگم کے عشق نے اتنا بھانپ لیا تھا کہ مرزا جی سوائے محمدی بیگم کے دستیاب ہونے کے باقی تمام کاموں سے بیکار ہو گئے تھے۔ گھر سے بے گھر ہو گئے تو کام سے بیکار ہو گئے رقم چونکہ حرام و

کمائی
حلال کی براھین احمدیہ کے بہانے جمع ہو چکی تھی کچھ امتی کہلانے کے دعویدار بھی ہو چکے تھے۔ عشق مجازی بری بلا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ رشتہ کرنا یا نکاح کرنا سرے سے اچھا نہیں بُرا یہ ہے کہ مدعی نبوۃ ہو اور کنواری لڑکیوں کے بے دلال مقرر کرکے لاقوم خرچ کرنی یہ برگزیدہ اور سنجیدہ انسانوں کے لئے موزوں نہیں ہوتا۔ لیکن سچ ہے مال حرام بود بجائے حرام رفت جو بیچارے غربا کتاب براھین احمدیہ نہ دستیاب ہونے پر چلاتے رہے اور یتیمی کا حق چھینا گیا ایسا مال کبھی مسجد یا مدرسہ اسلامیہ پر تو خرچ نہ ہو سکتا ہے۔ آخر کسی عشق مجازی کی دلالی میں ڈالا جاتا اور اس سے بہتر مقام مرزا جی کے نزدیک نہ تھا کونسا مدرسہ اسلامیہ پر یا مسجد پر روپیہ لگے تو غربا کا حق حلال کی کمائی کا غضب مال اسی موقعہ کے لئے ہی موزوں تھا جو لگا اور آخر مرزا صاحب کی وفات تک لگتا رہا پھر تا مرگ یعنی جس کی تمام عمر محمدی بیگم کے عشق میں گذرے الہام تو اتنے کہ ہوئے کہ کتاب کوئی ایسی نہیں جس میں محمدی بیگم کے دلائل نہ چل رہے ہوں لیکن ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین دفعہ ایسا سلسلہ عشق محمدی بیگم کا چلا کر دفتروں کے دفتر اشتہارات سے پر ہیں لیکن محمدی بیگم کا قصہ ختم نہیں۔ سچ ہے چھیڑنے والے چھیڑ لیا کرتے ہیں جب تنگ گئی تو چھیڑنے والوں سے کیا کہنا لیکن مرزا جی کی تو حالت اتنی بے بس ہو گئی کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی گیا مرزا جی کو یہ علم نہ تھا کہ یہ داغ قیامت تک مجھ سے نہ جائیگا۔ مرزا جی تو خوش تھے کہ داغ لگے گا تو لگے عاشق کب ٹلتے ہیں۔ مرزا صاحب کے صاحبزادہ صاحب نے بھی اقرار فرمایا۔

سیرۃ المہدی ۱۹۳ | ایک محبت کا تقاضا ہوتا ہے کہ انسان اپنے محبوب کے ارادوں کے پورا کرنے میں اپنی طرف سے کوشش کرے اور یہ محبت کا جذبہ اس قدر طاقت رکھتا ہے کہ باوجود اس علم کے کہ خدا کو انسانی فقرہ کی ضرورت نہیں عاشق انسان نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔

اب مرزا صاحب کی کس محمدی بیگم کی محبت میں اتنا منہمک ہونا یہ کسی نبی کی سنت نہیں البتہ کرشن جی کی سنت کو ادا کرنے کے لیے ایسا کرتے ہوں تو ممکن ہے۔ کیونکہ بیچارے کیا کریں کبھی اقرار کرتے ہیں کبھی پردہ اٹھانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

سیرۃ المہدی ۱۹۴ } باقی رہا یہ خیال کہ محمدی بیگم میں خود کوئی خاص وجہ کشش موجود تھی جس کی وجہ سے حضرت صاحب کو یہ خیال ہوا سو جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ بھی باطل ہے۔

صاحبزادہ صاحب کے اس کلام سے صاف واضح ہے کہ ان کے معتقدین کی زبان تو اپنے آقا مرزا صاحب کے واسطے گویا ہیں ہی نہیں باقی رہے تو مرزا جی کے ان اعمال سے یہی ثابت ہو رہا ہے۔ کہ مرزا جی نے خبر نہیں کیسا لطف اٹھایا جو ان کو تن من دھن قربان کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اور مرتے دم تک بھی محمدی بیگم کو گاتے رہے۔ چنانچہ مرزا جی کسی کی طرف منسوب کر کے اپنا دل بہلاتے ہیں۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۹۳ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک قصہ بیان فرمایا۔ کہ ایک بادشاہ تھا اس کی لڑکی پر کوئی عاشق ہو گیا اور کوئی صورت وصل کی نہ تھی کہاں وہ فقیر اور کہاں وہ بادشاہزادی! آخر وہ فقیر اس غم میں مر گیا جب غسل دے کر اور کفن پہنا کر اسے دفن کرنے کے لئے تیار کیا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس کے ہونٹ ابھی ہل رہے ہیں کان لگا کر غور سے سنا تو یہ شعر سنائی دیئے۔

جانان مرا بمن بیارید ویں مردہ تنم بدو سپارید
گر بوسہ دہد بدیں لبانم در زندہ شوم عجیب مدارید

بادشاہ نے سن کر کہا اچھا اس کی آزمائش کر لو چنانچہ شہزادی کو کہا کہ اس مردہ کو بوسہ دینے کی دیر تھی کہ وہ شخص اٹھ بیٹھا۔

مرزا جی تم تو یار بہت دھوکا کھایا۔ مرزا جی کا یہ فرمان حکمت سے خالی نہ تھا مرزا صاحب جو فرماتے تھے کہ میری عمر ۸۰ برس سے زائد ہوگی واقعی اگر تم بھی مرزا صاحب کی اس حکمت ارشادی پر عمل کرتے تو محمدی بیگم کو بلا کر بوسہ دلا دیتے تو مرزا صاحب ستر سالہ نہ مرتے

یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو وہ جولائی کے اشتہار میں شائع ہو چکی ہے۔

بلکہ پھر زندہ ہو کر ضرور اسی سال پورا کرتے۔ تاکہ ان کا مسئلہ مشکل بھی حل ہو جاتا اور مثیل مسیح سے تشبیہ بھی تام ہو جاتی یہ قصور مرزائیوں سے ہوا مرزا جی سے نہیں کیونکہ انہوں نے تو فرما ہی دیا عمل مرزائیوں نے نہیں کیا ہاں مرزائی بیچارے بھی مجبور تھے وہ محمدی بیگم جس نے مرزا غلام احمد کی زندگی برباد کردی اور نکاح کے لئے ایک نہ سُنی مُردہ کو مُنہ کب لگاتی خبر نہیں اس بیچاری نے مرزا جی کا کونسا پوشیدہ عیب دیکھا جس کی وجہ سے وہ بیزار ہوگئی۔ شاید خارش کا سبب ہو کیونکہ خارش بھی ایک بُری مرض ہے۔ خارش کی دوا کے لئے کاستہ المسیح تو بن ہی چکا شاید محمدی بیگم نے سوچا ہو کاستہ المسیح اسی کو نصیب رہے ایسا نہ ہو کہ متعدی مرض ہے اگر نکاح ہو گیا تو کاستہ المسیح کے مقابلہ میں ایک کاسہ محمدی بیگم نہ بنانا پڑے خیر مرزا غلام احمد صاحب بیچارے حسرت سے ہی مر گئے ایک نہ بنی خیر یہ تو جملہ معترضہ کے طور پہ تھا۔ آمدم برسر مطلب مرزا جی نے ہر صورت ۱۸۸۶ء سے تا ۱۸۹۸ء بہت کوشش کی لیکن سوائے یاس کے کچھ ہاتھ نہ آیا لیکن جب عشق آجائے تو عقل جاتی رہتی ہے چنانچہ مرزا جی کو اسی عشق میں دوران سر اور مراق کی مرض شروع ہو گئی بس پھر ہونا کیا تھا دن ہو یا رات مرزا جی کے اندر باہر محمدی بیگم کی محبت موجزن تھی۔ رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ اولٰئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب فلا ھم ینصرون۔ بقرہ پ۱

مرزا صاحب نے اس امر کو سینہ راز میں سلجھانے کی کوشش کی لیکن کوئی چارہ نظر نہ آیا اسی دوران میں مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم کو مرزا جی کے متعلق ایک کام پڑا جس کا حل مرزا جی کے متعلق مشکل تھا۔

سیرۃ المہدی ۱۹۵ | اس دوران میں اتفاق ایسا ہوا کہ حضرت صاحب کا ایک چچا زاد بھائی غلام حسین مفقود الخبر ہو کر کا میت سمجھا گیا اور اس کے ترکہ کی تقسیم کا سوال پیدا ہوا مرزا غلام حسین کی بیوہ مسماۃ امام بی بی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی بہن تھی اس لئے مرزا احمد بیگ نے اپنی بہن امام بی بی اور مرزا نظام الدین وغیرہ کے مشورہ سے یہ کوشش کی غلام حسین مذکور کا ترکہ اپنے لڑکے یعنی محمدی بیگم کے بڑے بھائی محمد بیگ کے نام کروا لے مگر یہ بغیر رضامندی حضرت مسیح موعود نہیں ہو سکتا تھا اس لئے

ناچار مرزا احمد بیگ حضرت صاحب کی طرف رجوع ہوا اور بڑی عاجزی اور اصرار کے ساتھ آپ سے درخواست کی کہ آپ اس معاملہ میں اپنی اجازت دیدیں قریب تھا کہ حضرت صاحب تیار ہو جاتے مگر اس خیال سے کہ اس معاملہ میں استخارہ کر لینا ضروری ہے رُک گئے اور بعد استخارہ جواب دینے کا وعدہ فرمایا چنانچہ اس کے بعد مرزا احمد بیگ کی بار بار کی درخواست پر حضرت صاحب نے دریں بارہ استخارہ فرمایا تو جواب میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے وہ الہامات ہوئے جو محمدی بیگم والی پیشگوئی کا بنیادی پتھر ہیں گویا ان لوگوں کو نشان دکھلانے کا وقت آگیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ احمد بیگ کی دختر کلاں محمدی بیگم کے لئے اُن سے تحریک کر۔

مرزا صاحب نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا خدا کے بندوں کا کام خدمت خلق کرنا مرزا جی کی قسمت میں اس کا آخر کی طاقت کب ہوئی اور کیسے ممکن تھا ادھر محمدی بیگم کا زمانہ شباب میں ادھر ستر سالہ بوڑھے نے آخر تنگ آکر مرزا احمد بیگ نے ایک اشتہار شائع کر دیا۔ کہ قادیانی نبی کا کیریکٹر یہ ہے کہتا ہے کہ دستخط تب کروں گا جب لڑکی دے دو۔ کیا ایسے لوگ نبی کہلانے کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ پھر تو جناب مرزا جی نے دیکھا کہ پول کھل گیا اب عشق در آمد عقل بر آمد سے، آخر ظاہر کر دیا کہ اگر محمدی بیگم مجھے دیدو تو میں داخل خارج کرا دیتا ہوں۔ ورنہ محال آخر انہوں نے اس سودے کو کھوٹا سمجھ کر ترک کر دیا مرزا جی کو یقین ہوا کہ جنہوں نے اتنی قربانی کی ہے اور لڑکی نہیں دی اب اس عشق کا چھپانا محال! نبوۃ جائے تو جائے لیکن محمدی بیگم کا عشق چھپانا ناممکن گر خیر ماننے والے تسلیم کر ہی لیں گے۔ اس اخفا کا اظہار علی الاعلان از روئے اشتہار کر دیا اور ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار شائع کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یا معین برحمتک نستعین

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا — قدرت حق کا عجب ایک تماشہ ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا — کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

ازالۃ الاوھام
مطبع لاہوری ۲۲۶
تبلیغ رسالت
۱
از ۱۱۱ تا ۱۱۸
از ۱۱۵

اب یہ جاننا چاہیئے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا ایک مدۃ دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے ہیں چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرتسر میں ان کی طرف سے چھپا تھا یہ درخواست ان کی اس اشتہار میں بھی مندرج ہے ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے اور والد اس دختر کا باعث شدت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضاجوئی میں محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہیں کا فرمانبردار ہو رہا ہے۔ اور اپنی لڑکیاں انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر باب میں اس کے علاوہ الحرام اور بطور نفس ناطقہ کے اس کے لئے ہو رہے ہیں تبھی تو نقارہ بجا کر اس کی لڑکی کے بارہ میں آپ ہی شہرت دیدی یہانتک کہ عیسائیوں کے اخباروں کو اس قصہ سے بھر دیا آفرین برایں عقل و دانش ماموں ہونے کا خوب ہی حق ادا کیا ماموں ہوں تو ایسے ہی ہوں غرض یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعوےٰ الہام میں مکار اور دروغگو خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف

پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے۔ اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالےٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے اس کی زمین ملکیت جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں موضع گورداسپور میں جاری ہے نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ نقل کرادیں چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمامہ عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ وہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدۃ سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تھا جس کو خدا تعالےٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدا تعالےٰ حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے پھر ان دنوں میں زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم

ہوا کہ خدا تعالےٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں جس کی نسبت درخواست کی

گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لادیگا۔ اور بیدینوں کو مسلمان بنادیگا۔ اور گمراہوں سے ہدایت پھیلاوں گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّهَا إِلَيْكَ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ أَنْتَ مَعِي وَأَنَا مَعَكَ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا۔ یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالےٰ ان سب کے تدارک کے لیے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملیگا۔ جس میں تیری تعریف کی جائیگی یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالےٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہونگے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔ . . . . . . بدخیال لوگوں کو یہ واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔ . . . . . . (اور مرزا جی محمدی بیگم پر فریفتہ کب ہوئے) پہلی پیشگوئی اس زمانہ کی ہے کہ جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغہ تھی اور جبکہ یہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کی نسبت اب سے پانچ برس پہلے کی گئی تھی یعنی اس زمانہ میں جبکہ اس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی تو اس پر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۸۸ء

پھر مرزا جی نے اس اشتہار کا ایک تتمہ ۱۵ جولائی کو لکھا۔

اس اشتہار میں مرزا جی نے حسب ذیل امورات کی تصریح فرمائی کہ اگر مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی بیگم مجھے دیدے تو اسے حسب ذیل فائدے ہونگے اور انکار کی صورت میں یہ نقصان ہوں گے۔

(۱) مرزا احمد بیگ کو دنیاوی طمع دینا کہ تیرے لڑکے کے نام مفقود الخبر غلام حسین کی جائیداد ہبہ کرادی جائیگی جس سے تمہیں پانچ پانچ ہزار کی جائیداد کا فائدہ پہنچیگا۔

(۲) تمہاری لڑکی محمدی بیگم کے متعلق جو اتم سے سوال کرنا الہامی ہے اگر تم دیدوگے تو برکتیں اور رحمتیں ہو جائینگی۔

(۳) خدا تعالیٰ بہ صورت انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لادیگا۔

بصورت انکار

(۱) میں سرکاری کاغذات پر دستخط نہیں کرونگا جس سے تمہارا دنیاوی نقصان پانچ پانچ ہزار کا ہوگا۔

(۲) گھر پر تنگی تفرقہ بربادی اور مصیبت پیش آئیگی۔

(۳) اس لڑکی کا انجام برا ہوگا جہاں اس کی شادی ہوگی۔ تو روز نکاح سے اڑھائی سال تک اس کا خاوند اور دختر کا والد ایسے ہی تین سال کے عرصہ میں فوت ہو جائیگا۔

(۴) اخیر بعد ازاں میری طرف واپس لادیگا۔

(۵) یہ خدائی باتیں ہیں ٹل نہیں سکتیں۔

اس اشتہار میں محمدی بیگم کا مرزا جی کے نکاح میں ہر صورت آنا جس کا نتیجہ بھی نکاح اوّل نکاح آخر نکاح مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم سے ہونا یقینی دعویٰ ہے۔ مرزا جی نے نکاح کا اعلان تو کر دیا لیکن صبر کہاں پھر مرزا جی کے دل میں محمدی بیگم کے عشق نے جوش مارا تو پانچ دن کے بعد ایک اشتہار شائع کر دیا جس کا نام تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء رکھا جس کے چند جملے عرض کرتا ہوں۔

تبلیغ رسالت ۱/۱۲۰ } پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے۔ تا خدا تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبہ قدرت دکھلاوے۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پانزدہم جولائی ۱۸۸۸ء

یعنی مرزا صاحب اس دعویٰ کے مطابق محمدی بیگم کا مرزا غلام احمد صاحب کے نکاح میں

آنا مرزا غلام احمد صاحب کے صدق و کذب کا ایک عجوبہ نشان ہے۔ اگر مرزا جی کے گھر میں محمدی بیگم آباد ہوئی تو مرزا جی سچے ورنہ مرزا جی اپنے دعویٰ میں جھوٹے اب مرزائیو! تم سوچ لو کہ مرزا کے فیصلے کے مطابق ہی مرزا جی سچے ہیں۔ یا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ہی کا فی سمجھا جائیگا۔ باقی جو کچھ بھی مرزا صاحب فرمادیں بے شک کہتے جائیں اپنے امتیوں کو خوش کریں لیکن خداوند کی طرف اس امر کو منسوب کرنا کہ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹل نہیں سکتیں عشق بازی عورتوں نفسانی خواہش سے اور بہتان خداوند تعالیٰ پر کیا اس کی طاقت کو مرزا جی نے معاذ اللہ ایسی کمزور ہی سمجھ رکھی ہے جو کسی سے ایک عورت دلانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مرزا صاحب کا یہ اس پاک ذات وَاللهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ کی تکذیب کرنا ہے۔ یاد رکھو خداوند کریم کے روبرو ہو کے تو ان باتوں کا تمہیں بدلہ دینا پڑیگا۔ جو خداوند اکبر پر جھوٹ بولتے ہو اور اس کو ایسا کمزور سمجھ رہے ہو۔

زمر ۲۴ | وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ اور یا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جو اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں ان کے منہ کالے آپ دیکھیں گے کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ یاد رکھو مرزائیو تمہیں مرزا جی کے ان جھوٹوں کا نتیجہ قیامت بھی نظر آجائیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

تبلیغ رسالت ۲/۹ | لَا يُحِبُّ اللهُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین

عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا

چوں بدنداں تو کرے او فتاد | آں ندانی بکن اے اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیارپوری

کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر اور قرار یافتہ ہے۔ کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئیگی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کرکے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ھذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے۔ اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے اور اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی امر ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا مگر اس کام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ اور تمہارا کوئی حق نہیں رہیگا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا لیکن انہوں نے دینی مخالفت کرکے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں سلطان احمد —— ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا اول یہ کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر (مرزائیت پر) تمام مخالفوں کا حملہ ہو اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائینگے اور دین (مرزائیت) کی ہتک ہوگی اور مخالفوں کی فتح اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر وغیور اس دین (مرزائیت) کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی وہ اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہ کریگا اگر سارا جہان مجھے برباد کرنی چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لیگا کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا دوم سلطان احمد

نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قول اور فعل طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا اور میرے دینی (مرزائیت) مخالفوں کو مدد دی اور اسلام (مرزائیت) بدل و جان منظور رکھی سو چونکہ اس نے لفظ طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی اور ایسا ہی اس کی والدہ نے کیا سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنی سے پیوند رکھتے ہیں۔ معصیت نہ ہو لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ھذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادے سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کر دیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہیگا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائیگی اور کسی نیکی بدی رنج و راحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہیگی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے مومن دیوث نہیں ہوتا۔

چوں نبود خویش را دیانت و تقویٰ　　قطع رحم بہ از مودت قربیٰ

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد لودھیانہ ۲۔ مئی ۱۸۹۱ء حقانی پریس لدھیانہ

اس اشتہار میں مرزا غلام احمد صاحب نے حسد کا اظہار فرمایا

(۱) اقرار کیا کہ میں نے واقعی پہلے یہ پیشگوئی کی تھی یہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئیگی۔

(۲) مرزا جی نے اپنے بڑے لڑکے کو وارننگ کی کہ اگر تم محمدی بیگم مجھے لا کر نہ دو تو میں

تمہیں مرزائی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی جائیداد سے لاوارث کر دوں گا

(۳) اگر تمہاری والدہ نے بھی کوشش کرے نہ لادی تو اس کو بھی تین طلاقیں۔

(۴) اگر سلطان احمد کے بھائی کے بھائی فضل احمد نے محمدی بیگم کا رشتہ میرے سوا کسی اور سے من کیا اپنی بیوی کو طلاق دی تو وہ بھی عاق اور محروم الارث ہو گا۔ کیونکہ فضل احمد کی بیوی احمد بیگ محمدی بیگم کے باپ کی بھانجی ہے۔

(۵) مجھے میرے بیٹے اور میری بیوی تلواروں سے زخمی کر لیں لیکن میرے مرزائی مذہب پر داغ لگنے سے بچالیں کیونکہ اگر محمدی بیگم کا رشتہ دوسری جگہ ہو گیا تو پیشگوئی جھوٹی ہو گی۔

(۶) جو شخص نے مرزا جی کے متعلق محمدی بیگم کے حصول میں بوجہ ان تو قیت تو وہ مرزا جی کا دین دشمن ہے۔

عشق بڑی بُری بلا ہے۔ رانجھا کو ہیر کا عشق لگا۔ رانجھا ہیر کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مہینوال سوہنی پہ عاشق ہوا کامیاب ہوا وہ سرسیتا کا عاشق ہو کر کامیاب ہو گیا۔ کرشن رادھی پہ عاشق ہوا کامیاب ہوا۔

افسوس! کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دنیا کے مراتب کا دعویٰ کر کے محمدی بیگم پہ عاشق ہوئے بیوی قربانی کی وجہ ان بیٹے قربان کر دیئے۔ اپنی تمام جائیداد قربان کرنے کا اعلان بھی کر دیا۔ لیکن خداوند نے پھر بھی ناکام رکھا کیوں نہ ایسا ہوتا مرزا جی نے تو عذاب الٰہی کو مداری کا سانپ بنائے رکھا جیسا کہ مداری گلیوں میں سانپ دکھا کر بچوں سے پیسے بٹورتا ہے ایسے ہی مرزا جی فرماتے ہیں۔ لڑکی دے دو ورنہ تباہ کر دوں گا۔

زبردستی لڑکی کسی سے

چھیننی اور ڈرانا دھمکانا کہ میں نذیر ہوں یاد رکھو عذاب اُتار دوں گا تمام کو تباہ کر دوں گا۔ بھلا یہ بھی کوئی شرافت کا تقاضا ہے۔ کسی سے رشتہ مانگا کسی کا ارادہ ہوا اس نے دے، یا نہ ارادہ ہوا نہ سہی۔

مرزائیو! ذرا یہ تو بتاؤ کہ یہ کس نبی کی سنت ہے بغیر رضامندی والدین کسی کی لڑکی چھیننے

کی کوشش کرنے اور ان کے انکار کرنے پر ان کا نذیر بننا۔

ایک ہزار روپیہ
انعام

اس مرزائی کو دیا جائیگا۔ جو قرآن و حدیث شریف صحیح سے ثابت کر دے کہ کسی سچے نبی نے لڑکی کے والدین کو اُسے ان کے لڑکی نہ دینے کی صورت میں عذاب الٰہی کی سزا سنا کر تباہ کر دیا ہو ورنہ توبہ کرو! اور ایسے شخص سے علیحدگی اختیار کرو۔ فرمان الٰہی یاد رکھو۔ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ متکبر جبار کو صحیح سمجھ کر یقین کر لو کہ مرزا غلام احمد صاحب کو ان کے تکبر کرنے پر اور جبر و اکراہ کی وجہ سے رب العزۃ نے ہدایت نہیں دی بلکہ دل پر مہر لگا دی کہ مرزائیت کا تمام دار و مدار حسن پرستی اور شہرت پرستی ہے خدا پرستی سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں۔

مرزا احمد بیگ نے اپنی لڑکی محمدی بیگم کو مرزا سلطان محمد پٹی والے کے ساتھ نکاح کر دیا جب مرزا جی نے سنا کہ میری محبوبہ کا نکاح خداوند حقیقی نے سلطان محمد کے ساتھ کر دیا ہے اور مرزا جی کو اپنے ملہم کا بطلان ہونا ثابت ہوا کہ مبارک ہستا نی اور خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دیگا اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ سب جھوٹ ہی تھا اور جھوٹ ہی ہے اور یہ مرزا جی کے ساتھ وہی بات بنی جو حقیقت الوحی میں لکھا ہے ص ۲۴۸ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے۔ مرزائیو! مرزا جی نے تو تمام اپنی کتابیں اپنی شان اور فخر و تکبر اور اپنے سلسلے میں ہی بھر دیں کاش اتنی کتابیں اگر اللہ جل شانہ کی تعریف و صفات کے بیانات میں یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور باقی انبیاء علیہم السلام کی شان میں لکھتے تو ان کی تمام کتابیں محض عبادت ہی ہوتیں مرزا صاحب کی جونسی کتاب کھولو سوائے اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کے اور کچھ ہے ہی نہیں محمدی بیگم یا عبداللہ آتھم ڈوئی وغیرہم کے جھگڑے سے چھیڑے اور برطانیہ کی تعریف سے کتابیں پر کیں۔ مرزائیو! کیا مرزا جی نے قبر یا حشر کے لئے بھی کوئی کتاب لکھی سب کتابیں بار بار انہیں کے متعلق سوالات و جوابات سے پر ہیں اُس طرف احمد بیگ والد محمدی بیگم اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح کر چکے تو مرزا جی نے بھی فوراً اعلان کر دیا کہ مجھے بھی الہام

ہوا کہ محمدی بیگم کا نکاح خدا نے میرے ساتھ پڑھ دیا ہے

انجام آتھم ۶۰ | فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَ یَرُدُّھَا اِلَیْکَ - اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنَّا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ زَوَّجْنَاکَھَا - اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ - اِنَّا رَادُّوْھَا اِلَیْکَ -

اربعین ۲/۳۲ | فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَ یَرُدُّھَا اِلَیْکَ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَاِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ اَنَا زَوَّجْنَاکَھَا اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اِنَّمَا نُؤَخِّرُھُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی اَجَلٍ قَرِیْبٍ =

جب مرزا جی اس الہام میں جھوٹے ہوئے تو ایک اور جھوٹ حاشیہ استعارے والوں یہ پیشگوئی اس نکاح کی نسبت ہے جس پر نادان مخالف جہالت اور تعصب سے اعتراض کرتے ہیں۔ کہ زوجناکہا کے کیا معنی ہوئے حالانکہ فقرہ یَرُدُّھَا اِلَیْکَ سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ اس عورت کا جانا اور پھر واپس آنا شرط ہے۔ اور بعد اس کے مرتبہ زوجناکہا ہے کیونکہ عل وہ عورت قرابت قریبہ کی وجہ سے قریب تھی پھر دور چلی گئی اور پھر واپس آئیگی اور یہی معنی رد کے ہیں۔

البشریٰ ۲/۱۰ | ۱۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح ہو گیا اور ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو احمد بیگ ہوشیارپوری فوت ہو گیا۔

تتمہ حقیقت الوحی ۱۳۲ | اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت (محمدی بیگم) کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے۔

(مرزا جی کا دعویٰ کہ میرے نکاح کا اہتمام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا)

ضمیمہ انجام آتھم ۵۳ | اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ یَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ یعنی وہ ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ

خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے۔ جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی منہ۔

مرزائیو! سوچنے کا مقام ہے۔ جس کا دعویٰ ہو کہ میرا نکاح خداوند تعالےٰ نے پڑھا ہے۔ اور نکاح کا اشتہام نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ اور پھر منکوحہ مرزا غلام احمد صاحب کی چلی جاوے کسی اور کے نکاح میں تو یقینی امر ہے کہ یہ مرزا جی کا دعویٰ محض بناوٹ، و کذب پر مبنی تھا اگر خدائی ارشاد ہوتا تو بلا تامل و بلا استعارہ حقیقتہً محمدی بیگم مرزا جی کے نکاح میں مرزا جی کے گھر آباد ہوتی اور پھر مرزا جی کا کہنا کہ جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائیگا۔ حکم الہیٰ کبھی نہ ٹلتا مرزا جی نے ہر ممکن کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

مرزائی صاحب ذرا ایک سوال تو حل کرتے جایئے تم تو ہمیشہ سناتے ہو وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا خداوند تعالےٰ پہلے رسول بھیجتا ہے۔ انکار کی صورت میں وہ عذاب نازل فرما دیتا ہے محمدی بیگم کے اقرار کا تو مرزا جی کو ایک پیغام بھی نہ ملا وہ کیوں نہ عذاب میں گرفتار ہوئی کسی مہلک مرض میں ہی گرفتار ہو جاتی حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا سے ایک درجہ اوپر نکحتکہا کے درجہ پر مرزا جی کے ملہم نے الہام کر دیا۔ لیکن بصورت انکار محمدی بیگم کا کچھ نہ بگڑا مہر ایک قربانی کی اور کسی شخص کے لئے تو لعنت مرزائیہ کیا ہی ہوئی تھی محمدی بیگم کے لئے تو خصوصاً ہی تھی جو کچھ زمانی بھر بھی موثر نہ ہوئی محمدی بیگم کو سردرد بھی نہ ہوا بچے جنتی رہی آباد رہی اس کا خاوند ملازمت پر فائز رہا ابتک سلطان محمد کی اولاد محمدی بیگم کے پیٹ سے جنی ہوئی مرزائیوں کے سینے پر دندناتی پھر رہی ہے اور مرزا جی حسرت سے ہی مع اپنے اپنے خشک الہام کے دنیا سے کچھ نہ کما سکے دنیا میں مرزا جی نے ایک کے ساتھ عشق لگایا اس میں بھی ناکام رہے حالانکہ ارشاد الہیٰ موجود ہے۔ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ تو معلوم ہوا کہ مرزا جی ایمان اور عمل صالح دونوں

کر رہے تھے جو محروم رہے اور رہ گئے محض مرزائی گھوڑ تھا جو نہ چل سکا بھلا جس کی طاقت إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ہو وہ کیسے وعدہ خلافی کر سکتا ہے۔ وہ ذات باری اس وعدہ خلافی سے مبرا اور مرزا غلام احمد صاحب کا جھوٹھو جھوٹ چوتھا سو نکلا کیونکہ نہ ملک الموت نے مرزا جی کا کہا مانا جو سلطان محمد کو دنیا سے اڑھائی سال میں ہلاک کر دیتا اور نہ خیراتی نے دستگیری کی جو محمدی بیگم کا مرزا جی سے وصل کرا دیتا مرزائیوں نے تو خداوند عالمیان کو اتنا کمزور سمجھا ہے۔ جو احمد بیگ کی رضا کو مرزا غلام احمد کے موافق نہ کر سکا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ شاید مرزائیوں کے خیال میں مرزا غلام احمد کے متعلق رب العزۃ کو بدظنی ہو چکی ہو کاش اگر مرزا جی ظل و بروز کی نقل کو چھوڑ کر اصل غلام احمد بن جاتے تو تمام عمر کبھی ذلت کا منہ نہ دیکھتے جو شخص اس بے نیاز کے محبوب کے ظل ہونے کا یا مثیل ہونے کا دعویٰ کرے تو ایسے شخص کو اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف وصل کیسے کرا سکتا ہے اور پھر مرزا غلام احمد صاحب اتنے متکبر ہوں کہ کہدیں کہ احمد بیگ نے اپنی بڑی لڑکی مجھے نہیں دی اللہ افضل احمد کو چاہیئے کہ اس کی بھانجی چھوڑ دے اور اگر وہ طلاق نہ دے تو وہ بھی محروم الارث ہو گا۔ اتنا ظلم! بھلا جرم احمد بیگ کا اور بیٹے کی بیوی کو طلاق دلوانا کتنا ظلم عظیم ہے۔

مرزائیو! یاد رکھو إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ اور محمدی بیگم کا مرزا غلام احمد کے پاس آنا بھی محال تھا۔ کیونکہ بھیم سنگھ اور کرشن کے نکاح میں خداوند کیسے دے دیتا اتنے مسلمانوں کی موجودگی میں خداوند تعالے ہندو یا سکھ کو کیسے محمدی بیگم سپرد کر دیتا ہاں البتہ مرزا جی کسی ہرنام کور یا گور اندیوی کے منڈو کے متعلق ارشاد فرما دیتے تو صحیح ہو سکتا تھا محمدی بیگم کی شادی جب سلطان محمد پٹی والے سے ہو گئی تو مرزا جی نے الہام پلٹا اور لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

تبلیغ رسالت $\frac{۳}{۱۱۱}$ | مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور اس کے داماد سلطان محمد کی نسبت جو پیشگوئی کی تھی اس کی حقیقت

چونکہ بہت سے لوگ دریافت کرتے ہیں کہ اس پیشگوئی کی میعاد پوری ہو گئی اور ابھی پیشگوئی

کے پورے ہونے کا اس لئے ان کو اصل حقیقت پر مطلع کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے دو حصے تھے پہلا اور بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی وفات معہ اسکی دوسری مصیبتوں کے تھی اور دوسرا حصہ اس کے داماد کی وفات کی نسبت تھا جو سلطان محمد ساکن پٹی ہے یہ دونو حصے ایک ہی پیشگوئی اور ایک ہی الہام میں داخل تھے چنانچہ مدت دو سال گزر چکی جو مرزا احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا . . . . . دوسرا حصہ جو احمد بیگ کے داماد کی وفات ہے یہ اگر میعاد مقررہ میں پورا نہ ہو اگر میعاد کے بعد پورا ہوا تو اس پر بھی لوگ اعتراض کرینگے جس کو خدا تعالےٰ کی ان سنتوں اور عادات سے بے خبری ہے جو اس کی پاک کتاب میں پائی جاتی ہیں ہم کئی بار لکھ چکے ہیں جو تخویف اور انذار کی پیشگوئیاں جس قدر ہوتی ہیں جن کے ذریعے سے ایک بے باک قوم کو سزا دینا منظور ہوتا ہے ان کی تاریخیں اور میعادیں تقدیر مبرم کی طرح نہیں ہوتیں . . . . . . خدا تعالےٰ نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکھلاوے جس سے وہ ذلیل ہوں پس اسی لئے اس تمام ملحد گروہ کے حق میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِؤُنَ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَیَرُدُّهَا اِلَیْكَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یعنی ان لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب کی اور ان سے ٹھٹھا کیا سو خدا ان کے شر دور کرنے کے لئے تجھے کافی ہوگا اور انہیں یہ نشان دکھلائیگا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائیگی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائیگا یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئیگی اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دیگا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں تیرا رب ایسا قادر ہے کہ جس کام کا وہ ارادہ کرے اس کام کو وہ اپنے منشا کے موافق ضرور پورا کرتا ہے۔ سو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ اس قوم کے لئے نشان تھا جو بے باکی اور نافرمانی اور ٹھٹھے میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے اور اس الہام کی تفصیل یعنی فقرہ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ کی شرح دوسرے الہاموں سے یہ معلوم ہوئی تھی کہ خدا تعالےٰ احمد بیگ کو نکاح سے تین سال کے اندر بلکہ بہت قریب موت دیگا اور اس کے داماد کو اڑھائی سال کے اندر روز نکاح سے وفات دیگا اور جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں احمد بیگ میعاد کے اندر یعنی روز نکاح سے چھ ماہ بعد وفات پا گیا اور اس نے اس ڈرانیوالے الہام کی کیفیت دیکھ لی جو اس کو سنایا گیا تھا ویسا ہی اس کے بعد ہی اقارب کو اس کے مرنے کا صدمہ کامل طور پر

پہنچ گیا لیکن اس کا داماد جو اڑھائی سال کے اندر فوت نہ ہوا تو اس کی یہی وجہ تھی جو اس عبرت انگیز واقعہ کے بعد جو احمد بیگ اس کے خسر کی وفات تھی ایک شدید خوف اور حزن نے گھیر لیا۔ . . .

. . . . . لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لیے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلیگی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔ (یعنی مرزا غلام احمد صاحب کے پاس اگر محمدی بیگم نہ آئی تو مرزا جی کا الہام رحمانی نہ ہو گا بلکہ شیطانی ہو گا)۔ اور انہوں نے اس ڈھیل اور مہلت کا قدر نہ کیا (یعنی سلطان محمد نے محمدی بیگم کو طلاق نہ دی اور وہ میرے گھر نہ آئی) جو چند روز تک ان کو دی گئی تھی تو وہ اپنی پاک کلام کی پیشگوئی پوری کرنے کے لیے متوجہ ہو گا اور اسی طرح کریگا جیسا کہ اس نے فرمایا (یعنی سلطان محمد مر جائیگا۔ کیونکہ تقدیر مبرم ہے اور محمدی بیگم میرے گھر آئیگی) کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دونگا جو اس کے حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔ . . . . . . یاد رکھو کہ عورت مذکورہ کے نکاح کی پیشگوئی اس قادر مطلق کی طرف سے ہے جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔

راقم غلام احمد از قادیان ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء

اس اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء میں مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ دس جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں جو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری والی پیشگوئی بیان کی گئی تھی اس پیشگوئی کے دو حصہ تھے پہلا اور بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی وفات مع اس کی دوسری مصیبتوں کے تھی دوسرا حصہ اس کے داماد کی نسبت تھا۔ مدت دو سال گذر چکی مرزا احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا" مرزا غلام احمد صاحب کی کوئی بات یا کوئی پیشگوئی یا کوئی الہام بھی جھوٹ سے خالی نہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ فرمان کہ میرے سابقہ اشتہار میں میری پیشگوئی کے دو حصے ہیں یہ صراحۃً جھوٹ ہے اور بڑا حصہ احمد بیگ کا تھا یہ دوسرا جھوٹ ہے مرزا احمد بیگ کا مرزا صاحب کی پیشگوئی کے موافق فوت ہونا یہ بھی تقریباً جھوٹ ہے اب دس جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار کی الہامی عبارت عرض کرتا ہوں گو پہلے بھی فقیر عرض کر چکا ہے۔ لیکن دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔

تبلیغ رسالت ۱/۱۱۶ } اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لیئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہ نکاح موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔

لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے۔"

مرزا غلام احمد صاحب نے بصورت انحراف نکاح کی پیشگوئی فرمائی جس کے پانچ حصے ہیں۔

(۱) نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔

(۲) اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک مر جائیگا۔

(۳) اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔

(۴) اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔

(۵) اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیئے کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے۔

(۱) نکاح سے انحراف کیا لڑکی کا انجام بھی بہت اچھا رہا۔ خداوند کریم نے اولاد بھی رزق بھی عام دیا اور تندرستی بھی عطا کی مرزا صاحب کی پیشگوئی (۱) غلط نکلی۔

(۲) مرزا صاحب کو محمدی بیگم نہ ملی دوسرے شخص سلطان محمد پٹی والے سے بیاہی گئی وہ روز نکاح سے اڑھائی برس تک تو کبھی نہ فوت ہوا بلکہ صاحب اولاد ہوا مرزا بھی تہلک مرض ہیضہ سے ہلاک ہوئے سلطان محمد بعد میں بھی عیش اڑاتا رہا مرزا غلام احمد صاحب کی یہ بھی پیشگوئی جھوٹی نکلی جس کو مرزا صاحب خود بھی مرتے دم تک اقرار کرتے رہے اور جو ان کو کہتا تھا کہ مرزا صاحب آپ کی پیشگوئی جھوٹی نکلی تو اس کے جواب میں مرزا صاحب حرامزادہ اور یہودی کی نسل وغیرہ وغیرہ تحریری فحش گالیاں نکالتے بھلا کوئی شریف آدمی یہ کہے کہ مرزا جی آپ کی منکوحہ لے جائے

سلطان محمد اور گالیاں سے صرف کہنے والا عیش مرزاجی کا لطف اٹھائے سلطان محمد پٹی والا اگر کوئی مولوی کہدے کہ مرزا صاحب جناب حضور کی پیشگوئی جھوٹی نکلی تو سوائے گالی نکالنے اس کا جواب اور کچھ نہیں باوجودیکہ مرزا صاحب محمدی بیگم کے ہجر میں صرف شعر ہی پڑھتے پھرے

جانان مرا بمن بیارید　　　　این مردہ تنم بدو سپارید

گر بوسہ دہد لبانم !　　　　ور زندہ شوم عجب مدارید

اور محمدی بیگم کے بوسے اُڑائے سلطان محمد پٹی والا اور فحش گالیوں کا شکار بنے کہنے والا یہ مرزائیوں کا اور مرزاجی کا انصاف ہے اور لطف یہ ہے کہ پھر مرزاجی اپنی پیشگوئی میں سچے بنتے ہیں اور ان کی اُمت ان کو سچا کہہ رہی ہے اگر سچ اسی کا نام ہے تو دنیا میں جھوٹ مفقود ہے۔

تیسرا حصہ پیشگوئی کا بھی تقریباً جھوٹا ثابت ہوا کیونکہ مرزاجی کی پہلی پیشگوئی محمدی بیگم کے متعلق دوسری اس کے خاوند کے متعلق تیسری احمد بیگ کے متعلق حق یہ تھا کہ پہلے مرزاجی کی پیشگوئی دو تو صحیح ہوتیں تب تیسری کی باری آتی ایک تو پیشگوئی کا حصہ تیسرا بیان میں ہے اگر پہلے احمد بیگ کی موت مرزا صاحب کے نزدیک یقینی ہوتی تو پہلے ان کے متعلق ذکر ہوتا باقی کا بعد میں اور پیشگوئی جھوٹی نکلنے کی دوسری دلیل یہ ہے۔ احمد بیگ کی میعاد موت تین سال مقرر فرمائی اور سلطان محمد اس کے داماد کی اڑھائی سال اگر مرزاجی کو احمد بیگ کے پہلے مرنے کا یقین ہوتا یا جزو اعظم پیشگوئی کا احمد بیگ ہوتا تو اس کی میعاد موت کم بیان کی جاتی اور اس کے داماد سلطان احمد کی زیادہ بیان کی جاتی جب مرزاجی نے مرزا سلطان احمد احمد بیگ کے داماد کی میعاد ڈھائی سال فرمائی اور احمد بیگ کی تین سال تو احمد بیگ کا قبل از احمد بیگ مرنا تقدیر الٰہی کا ثبوت ہے۔ نہ مرزاجی کی پیشگوئی کا نتیجہ تو مرزاجی کی پیشگوئی کا تیسرا حصہ بھی جھوٹا نکلا مرزاجی کی پیشگوئی کا چوتھا حصہ بھی جھوٹا نکلا کیونکہ محمدی بیگم اور سلطان احمد اخیر تک اتفاق رہا اور اولاد ہوتی رہی لہٰذا یہ چوتھا حصہ بھی جھوٹا نکلا اور پانچواں حصہ پیشگوئی کا بھی صاف ریاد جھوٹ ثابت ہوا کیونکہ محمدی بیگم اور ان کے خاوند خوش بخی رہے غم و رنج درمیان تھا تو صرف مرزاجی کے یا مرزائیوں کو جو لوگ ہر کہ و مہ طعنہ زد ہے

کہ مرزا غلام کی عرشی منکوحہ سلطان محمد پٹی والا لے گیا اور مرزاجی مرتے دم تک واحسرتاہ میں ہی رہے کیونکہ اس پانچ حصوں والی پیشگوئی کا اصل مقصد مرزا غلام احمد صاحب کا حصول محمدی بیگم تھا جو کامیاب نہ ہو سکا۔ جب مرزاجی تمام عمر محبوب پر ہی ناکام رہے تو نبوۃ و رسالت کا ظل و بروز بھی ضائع گیا اور محمدی بیگم کا ذکر خیر مرزاجی کی کتابوں میں ہی بھرا پڑا رہا یہ سب نبوت کا پلندا محمدی بیگم کے عشق کا تھا جو کامیاب نہ ہوا اور محمدی بیگم اور اس کے خاوند کا خداوند کے فضل سے ایک بال نہ بیکا ہو سکا کیونکہ ارشاد الہٰی ہے۔

صف ۲۸/۲ | فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِیْنَ تو ہم نے ایمان والوں کی مدد کی ان کے دشمنوں پر تو وہ مومنین غالب ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومنین کو امداد خداوندی ملتی ہے۔ تو وہ غالب ہوتے ہیں لہٰذا محمدی بیگم اور مرزا سلطان محمد پٹی والا مومنین تھے اس لئے ان کو امداد خداوندی پہنچی تو وہ اپنے دشمن مرزاجی پر غالب ہو گئے۔ اور مرزاجی کا مغلوب ہونا گمراہی اور جھوٹ کا باعث ہے جو مرزاجی نے اپنے مصنفات کو الہام خداوندی کہا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰۤی اِلَی الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو خداوند تعالےٰ پر جھوٹ کا افترا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ اسلام کا مدعی ہو اور اللہ تعالےٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

مرزائی "حضرت صاحب نے فرمایا میرے ساتھ اس کا نکاح ضرور ہوگا۔ جیسا کہ پیشگوئی میں ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا . . . . ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑیگا پیشگوئی کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے اور یہی پیشگوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جائیگی۔ اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ تھی لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بعد نکاح چند مہینوں کے اندر مر گیا پیشگوئی کی دوسری

بھر پری ہوگئی اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا خصوصاً شوہر پر پڑا جو پیشگوئی کا ایک جزو تھا انہوں نے توبہ کی چنانچہ اس کے رشتہ داروں کے خط آئے عورت اب تک زندہ ہے پاکٹ بک الخ صفحہ ۴۵ تا صفحہ ۶۱ ۔

محمد عمر " وکیل صاحب آپ ملاحظہ فرمائیں آپ کے مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ یہ ہیں "لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی" پھر آگے فرماتے ہیں یاد رکھو کہ عورت مذکورہ (محمدی بیگم) کے نکاح کی پیشگوئی اس قادر مطلق کی طرف سے ہے جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں" ملاحظہ ہو ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء ۔

وکیل صاحب تم مرزائی تو قرآن کریم کی نام سے ایک تکذیب کرتے ہو ہر آیت آیت کو جھٹلاتے ہو تمہیں تو قرآن خداوندی کا نام ہی نہیں لینا چاہیئے ۔ قرآن کریم کے ہر قانون کو تمسخر سے اڑاتے ہو مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم کا مرزا جی کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم کہیں کیا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ تقدیر مبرم نہیں ؟ اور بین امر ہے کہ محمدی بیگم مرزا غلام احمد صاحب کے نکاح میں خانہ آباد نہیں ہوئی بلکہ بجائے مرزا غلام احمد کے مرزا سلطان محمد پٹی والا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کی طاقت نہیں ؟ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کر کے لے گیا اور سلطان محمد پٹی والے کی زوجیت میں محمدی بیگم کو اس سے اولاد بھی ہوئی تو مرزا غلام احمد کا کہنا کہ اس عورت محمدی بیگم کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے صریحاً کذب نکلا اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۳ کے حاشیہ میں لکھنا تزوج سے مراد خاص تزوج ہے (یعنی محمدی بیگم) جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے کہ یہ مرزا جی کا کذب علی الکذب نہیں ؟ لیکن تم مرزائی اور مرزا صاحب قرآن کریم ان آیت مذکورہ بالا کی تکذیب کر رہے ہو اور اپنی اور اپنے مرزا جی کے کلام کو تاویلیں سچا کر کے دکھا رہے ہو اور ہیرا پھیری کرتے ہو کہ جی مرزا جی نے لڑکی کے باپ کے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی فرمائی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ تھی لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی وہ مر گیا ہے ۔ اور بیوی مر گئی ۔ شوہر نے توبہ کی وہ زندہ ہے

تمہاری بات تو ایسی ہے جیسا کہ رام لچھمن جو ہندوؤں کا ایک تیرتھ ہے ضلع لاہور میں تو وہاں ہندو عورتیں جاتیں اور کہتیں کہ "ہے بابا لچھمنا پتر دیئیں" ہزاروں نے کہدیا قدرت الٰہی سے ایک کو ہو ہی جاتا ہے جس کو ہو گیا اس نے ہی کہدیا کہ "بس جی بابا لچھمن ٹلا کے پتر دیندا ہے" لیکن اس بے وقوفہ کو اتنا ہوش نہ آیا کہ سوالات سے ہم تمام شریک تھیں اگر بابا لچھمن موت تو تمام کو دیتا یا اکثر کو دے دیتا جب عام کو نہیں دیا مجھے ایک کو ہوا ہے تو وہ قدرت الٰہی سے ہے بابے لچھمن کی کرامت نہیں ایسے ہی مرزائی صاحب تمہارے مرزا جی کی کرامت سے مرزا احمد بیگ فوت ہوئے تو کیا ان کی نبوۃ ایک پر ہی چل سکتی باقی پر نہ تھی حالانکہ مرزا جی کی تقدیر مبرم کی پیشگوئی میں پانچوں امور یکساں تھے۔

(۱) لڑکی کا انجام کا ہونا (۲) اڑھائی سال تک سلطان محمد کا مرنا (۳) احمد بیگ کا سال میں فوت ہونا (۴) محمدی بیگم کے گھر پر تفرقہ اور تنگی کا آنا (۵) محمدی بیگم کا درمیان زمانہ میں امور مہمہ کا درپیش آنا۔ اس کا کیا مطلب کہ مرزا جی تقدیر مبرم کو پانچ امورات کے لیے بیاں بھیجیں لیکن تقدیر مبرم ایک پر ہی وار کرے باقی کو چھوڑ دے معلوم ہوا کہ احمد بیگ کا مرنا یہ مرزا جی کی بھیجی ہوئی تقدیر کا کام نہیں تقدیر الٰہی نے اپنے ارادے سے کیا دوسرا جواب یہ کہ مرزا جی کی تقدیر اگر دوڑتی تو پہلے محمدی بیگم کو کسی بڈھے کے گڑھے میں ڈالتی اگر تو ننگ چڑھ جاتی خاوند بہتر عطا کر دیا یہ بھی مرزا جی کی تقدیر نے مرزا جی کی تقدیر نے مرزا جی کے خلاف کام کیا چلو غیر ایک کام مرزا جی کے خلاف ہی سہی اگر محض تقدیر مبرم صرف موت کے لیے ہی مرزا جی کی طرف کام کرنے آئی تھی تو پہلے اڑھائی سال والے سلطان محمد کو ہلاک کرتی پھر بعد والے تین سالہ احمد بیگ کے پاس پہنچتی جب سلطان محمد کو چھوڑ گئی تو معلوم ہوا کہ یہ تقدیر مبرم احمد بیگ پر مرزا غلام احمد کی ارسال کردہ نہیں پہنچی بلکہ احمد بیگ کی عمر عند اللہ لوح محفوظ میں ختم ہو چکی تھی کیونکہ ارشاد الٰہی ہے اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَاءَ لَا یُؤَخَّرُ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ بے شک اللہ کی اجل جب آجائے پیچھے نہیں ہو سکتی اگر تم جانتے ہوئے پا جوابیا لا اکثر حکم کل ہوتا ہے جب پیشگوئی کے چار جز ہوئے ہیں یا حق باطل باطل ثابت ہوا چوتھا جواب نہیں یا اسے دم ایک تلمیح بھی نہیں

بلکہ ہے کالمعدوم ثابت ہوا اور پیشگوئی پوری غلط ثابت ہوئی پانچواں جواب تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا قانون ہے ملاحظہ ہو۔

اعجاز احمدی ۲۷ } دو چیزوں میں سے جب ایک جز باطل ہو جائے تو وہ اس بات کی مستلزم ہوئی کہ دوسرا جز بھی باطل ہے

(تو مرزا جی کے اس محمدی بیگم وغیرہ کی پیشگوئی میں چار جز باطل ثابت ہوئے تو ایک بھی ضروری باطل ثابت ہوگا۔)

چھٹا جواب تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا قانون ہے۔

چشمہ معرفت ۲۲۲ } جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

اب مرزائیو تم ہی دیانتداری سے دیکھو کہ مرزا غلام احمد صاحب کی پانچ باتوں میں بقول تمہارے ہی چار جھوٹی ہوں تو پھر مرزا جی کہیں کہ میں سچا ہوں تو کیا ان پر ان کا قانون قریب سے جاری نہیں ہوتا اپنے منہ پر اپنا طمانچہ قریب سے خوب لگتا ہے جیسا کہ لگا اب نہ چھپائے سے منہ کی سرخی چھپنے نہیں دیتی۔ ساتواں جواب مرزا جی کا اپنا قانون ان پر ہی جاری ہے دیکھئے۔

تریاق القلوب ۲۱۶ } ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دنیا پر غالب نہ ہوں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں میں راضی ہوں کہ اس جرم کی سزا میں سولی دیا جاؤں اور میری ہڈیاں توڑ دی جائیں۔ . . . اسی کی روح ہے جو میرے اندر بولتی ہے۔ . . میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس کی طرف سے کہتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب کی محمدی بیگم والی پیشگوئی مرتے دم تک صحیح نہ ہوئی یہ ثابت ہوا تو مرزائیوں کو چاہیئے تھا کہ ان کی اخیر ہڈیاں ہی توڑ دیتے تاکہ ان کی روح خوش ہو جاتی کہ واقعی میرے متبعین نے میرے کہنے پر عمل کیا سے تم تو ایسا نہ کرنے میں مرزا صاحب کو ثابت ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کے اس فرمان کے مطابق بھی مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

ایک رنگریز تھا اس نے کسی سے بینگنی رنگ کرنا سیکھ لیا کوئی شخص اسے کسی ایک کا کپڑا رنگنا دیا جائے تو وہ بینگنی رنگ کر دے گاہک کی ناراضگی کے اظہار پر رنگریز جواب دے کہ کوئی بھی رنگ ہو آخیر بینگنی ہی ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں پہلے ہی بینگنی کر دیتا ہوں تو گاہک بیچارہ اپنی شرم کا مارا خاموش ہو جائے کہ بے علمی میں میں نے اس کو دے دیا اب تو بینگنی رنگ ہو گیا جس سے سفید ہونا محال ہے اب قصہ چھوڑو تو رنگریز کا بیٹھا کہ بس یہی رنگریز ہوں یہی واقعہ مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائیوں کا ہے کہ مرزا جی کی جو بات جھوٹی جو الہام جھوٹا جو پیشگوئی جھوٹی تو مرزائیوں نے سمجھ لیا ہے کہ بس یہی سچ ہے اسی کو الٹ پلٹ کر کے صحیح کرنا ہے جہنم میں جائیں یا ہادیہ میں گریں اس کے سوا کوئی اور سچ ہے ہی نہیں۔ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ کیا پھر جو شخص اوندھا منہ کے بل چلتا ہے وہ حق پر ہے یا جو سیدھا چلتا ہے صراط مستقیم پر۔

مرزائی دوستو! صراط مستقیم کو چھوڑ کر اوندھے چلنے والوں کی اتباع نہ کرو اور یہ تو بتاؤ کہ آخر پیشگوئی کا مطلب کیا ہے۔ یعنی پیشگوئی ایسی بات کو کہتے ہیں۔ جو قبل از وقوع بتائی جائے اور بعد میں موافق کہنے کے وقوع میں آئے۔ لیکن مرزائیوں نے اس کے برعکس کا نام پیشگوئی رکھا ہوا ہے اور جب کہا جاتا ہے کہ تمہارے مرزا جی کی فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی تو مرزا جی تو فحش گالیوں کے سوا اور کچھ جواب دینا جانتے ہی نہ تھے جب ان کے چیلے بیچارے ایسے سادہ لوح ہیں کہ ان کی جھوٹی پیشگوئیوں کو ہیرا پھیری سے درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں بھلا ایسے کیسے درست ہو سکے اب محمدی بیگم کا نکاح مرزا جی ان کے ملہم نے پڑھ دیا گیا سلطان محمد پٹی والا تو پھر فرمانے لگے کہ اس سے ڈر کر میرے پاس آ جائیگی اچھا بھئی ایسے ہی سہی کہ سلطان محمد کی مرگ کر ہی تمہارے پاس آ جائے کسی نہ کسی طرح تم اپنی اس محبوبہ کو حاصل کر ہی لینگے۔ جو پھر بھی ہمارے جی ہی ہے

پاس نہ آسکی تو ناامیدی کی بنا پر جب بیاہ جھوٹ ہی جھوٹ کے سوا کچھ نہ بنا تو پھر بہانہ بنا دیا کہ سلطان محمد نے توبہ کرلی خوف زدہ ہو گیا بھلا مرزائیوں یہ بھی کوئی بات بننے والی ہے سلطان محمد نے کس بات سے توبہ کرلی توبہ کے معنی حسب ذیل ہیں۔

(۱) کیا اسلام کو ترک کر کے مرزائی ہو گیا؟ نہیں۔ بلکہ مرتے دم تک اسلام پر قائم رہا۔

(۲) مابہ النزاع مابین مرزا غلام احمد و سلطان محمد قصہ محمدی بیگم کا تھا کیا اس نے محمدی بیگم کو طلاق دے کر مرزاجی کے نکاح میں دے دی تاکہ مرزاجی سچے ہو جائیں! نہیں۔ بلکہ اس کے مرنے کے بعد بھی اسکا کے حق میں ہیں۔

(۳) کیا محمدی بیگم سے صحبت ترک کر دی کہ محمدی بیگم مرزا غلام احمد صاحب کی امانت ہے میں ہاتھ نہ لگاؤں۔ نہیں بلکہ اتنی صحبت کی کہ سلطان محمد کی محمدی بیگم سے اولاد کافی ہوئی

پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے رشتہ داروں نے توبہ نامے کے خط ارسال کیے تب زندہ رہا وکیل صاحب آپ کی یہ بات کیسی بودی ہے اس کے رشتہ داروں کے خط بھیجنے سے سلطان محمد کو کیا مطلب سلطان محمد تو جب محمدی بیگم سے ایک دفعہ ہمبستری کرتے ہونگے تو رشتہ داروں کا خط رستے میں ہی بیرنگ ہو جاتا ہوگا کیا مرزاجی بیرنگ ہی وصول کرتے رہے کچھ تو سوچ کر بات کیا کرو یہ تو مرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلنے کے بہانے ہیں تو توبہ کے مطلب کا فیصلہ قرآن کریم سے کرالیں۔

(۱) مائدہ ۶/۶ | فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ تو جس شخص نے بعد ظلم کرنے کے توبہ کی اور اصلاح کی اس نے تو ضرور سا اللہ تعالے رجوع کرتا ہے۔ اس پر بے شک اللہ تعالے بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۲) انعام ۷/۶ | كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(۳) مریم ۱۶/۴ } فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا۔ تو ان کے بعد نا خلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور شہوتوں کے پیچھے لگ گئے تو یہ لوگ جلدی گمراہی کو دیکھیں گے مگر جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل اچھا کیا اس نے تو یہی ہیں جو جنت میں داخل ہونگے اور کچھ ظلم نہیں کیے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ توبہ کرنے والے کی توبہ تب منظور ہوتی ہے جب ایماندار بھی بنے اور عمل بھی صالح کرے تو یہی لوگ جنت کے حقدار ہو سکتے ہیں تو اس آیت کریمہ میں توبہ کے لئے ایمان اور عمل صالح شرط ٹھہرائی بغیر ایمان اور عمل صالح کے تائب نہیں کہلا سکتا۔

(۴) طٰہٰ ۱۶/۴ } وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور بے شک میں ضرور بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل صالح کیا اس نے پھر ہدایت کے رستے چلا۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب العزت نے تائب کے لئے ایمان اور عمل صالح اور ہدایت الٰہی پر چلنا مقرر فرما دیا ورنہ تائب نہیں کہلا سکتا۔

(۵) نساء ۵/۲۱ | اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے اور ان کے لئے آپ کو کوئی مددگار نہ ثابت ہوگا سوا ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی انہوں نے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انہوں نے وثوق کر لیا اور اللہ کے لئے انہوں نے دین کو خالص کر لیا تو یہی مومنین کے ساتھ ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ توبہ کے لئے تین شرطیں ضروری ہیں اصلاح۔

اعتصام باللہ اور خالص اللہ کے دین کو قبول کرنا۔ اور ایمانداروں کی معیت۔
اب لے فرقہ مرزائیہ تم بتاؤ کہ کیا سلطان محمد اور محمدی بیگم یا عبد اللہ آتھم نے توبہ کی کونسی شرط کو قبول کیا تم مرزائی جو بار بار کہتے ہو اور تمہارے مرزاجی بھی جھوٹ کو ٹالنے کے لیے یہی جواب دیتے رہے کہ وہ ڈر گئے توبہ کر لی اور مرزائی بیچارے کیا جانیں توبہ کس بلا کا نام ہے۔ فقیر نے اب قرآن کریم سے توبہ کے شرائط پیش کیے ہیں ایمان اصلاح۔ اعتصام باللہ خالص دین اللہ کو قبول کرنا اور ایماندار عمل کی معیت میں سے کونسی شرط کے وہ عامل بنے جب نہیں تو مرزاجی کا توبہ کا بہانہ محض اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنا ہے جو چھپ نہیں سکتا خداوند رب العزۃ نے توبہ بغیر اصلاح کے اور ایمان کے تو تمام قرآن کریم میں منظور فرمائی ہی نہیں پھر کسی مقام پر ایمان وغیرہ کی تفصیل کا نام ہی اصلاح رکھا اور صالحیت کو توبہ سے تعبیر کیا۔

(۶) فرقان ۱۹/۶ | وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا

(۷) بقرہ ۲/۹ | اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(۸) آل عمران ۳/۹ | اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(۹) نور ۱۸/۱ | اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

مرزائیو اب تم بتاؤ کہ کیا سلطان محمد و محمدی بیگم نے مرزائیت کو قبول کر لیا؟ جب نہیں تو مرزاجی کا یہ کہنا کہ اس نے توبہ کر لی یہ محض جھوٹ اور افترا علی اللہ ہے تو مرزاجی کا کذب علی الکذب ثابت ہوا ایک کذب تو مرزاجی کی پیشگوئی جھوٹی دوسرے جھوٹ یہ بولا کہ اس نے توبہ کر لی اس لیے ان پر میری پیشگوئی نہیں چلی اور ایسا جھوٹ بول کر مرزائی اور مرزاجی سادے لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنا چاہتے ہیں۔

اور ملاحظہ ہو۔

(۱۰) توبہ ۱/۱۰ | وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(۱۱) توبہ ۲/۱۰ | فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ

مرزائیو۔ مرزاجی کی پیشگوئی بسلطان محمد و محمدی بیگم کے متعلق جھوٹی نکلنے کا سبب مرزاجی اور مرزائی کہتے ہیں کہ انہوں نے توبہ کرلی کیا مرزاجی کو انہوں نے چندہ دینا شروع کردیا تھا یا محمدی بیگم مرزاجی کے گھر آگئی جو توبہ کا اظہار ہوگیا کچھ جھوٹ کی بھی حد ہوتی ہے۔ مرزاجی اور مرزائی تو جھوٹ بول بول کر حد سے تجاوز کر گئے ہیں۔

(۱۲) نحل ۱۴/۱۵ | ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ پھر آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جنہوں نے جہالت سے اعمال بُرے کئے پھر بعد اس کے انہوں نے توبہ کی اور نیک ہوگئے تو بے شک بعد اس کے آپ کا رب ضرور بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

پہلی آیتوں سے ثابت ہوا کہ توبہ کے لئے ایمان شرط ہے اور ایماندار جب توبہ کرے تو پھر عمل صالح کرنے کے بعد توبہ صحیح ہوتی ہے ورنہ نہیں تو اللہ تعالےٰ لغفور رحیم ہیں اگر پھر بعد از برائیوں کو ہی شروع رکھے تو ایسے شخص کی توبہ منظور نہیں اور ملائکہ بھی ایسے تائبین کے لئے ہی دعا فرماتے ہیں جو بعد از توبہ ایمان دار بن کر اعمال درست کرلیں۔

(۱۳) مومن ۲۴/۱ | اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔ وہ ملائکہ جو عرش کو اٹھائے
ہوئے ہیں اور جو فرشتے عرش کے اردگرد ہیں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں۔
اور خداوند پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمانداروں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ کہ اے
ہمارے رب ہر شئی کو تیری رحمت اور علم وسیع ہے تو تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں
نے توبہ کی اور انہوں نے تیرے صراط مستقیم کی اتباع کی اور دوزخ کے عذاب سے ان
کو بچائے تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ ملائکۃ المقربین بھی ان تائبین کے لئے بخشش
مانگتے ہیں جو توبہ کرکے صراط مستقیم پر چلیں تو توبہ کے لئے صراط مستقیم پر چلنا شرط ثابت ہوا۔ سو
عذاب الٰہی سے عاجز ہوکر توبہ تو یہی توبہ ہے بلاوجہ کہہ دیا کہ اس نے توبہ کر لی تو حقیقت یہ ہے کہ یہ
وعید مرزائیہ تھی جو مومن کو چھو نہ سکی اگر جرم کی بنا پر وعید الٰہی ہوتی تو ضرور ٹل نہ سکتی۔
اے فرقہ مرزائیہ اب فقیر نے قرآن کریم کی ۱۲ آیتوں سے بلا تاویل ومجاز وبلا استعارہ
صراحۃ النص سے ثابت کردیا کہ توبہ کے لئے ایمان شرط ہے اور توبہ موقوف ہے اس بات
پر کہ بعد از توبہ صراط مستقیم پہ گامزن ہو اور اعمال صالح کرے ورنہ توبہ منظور نہیں جو عذاب
الٰہی کو روک سکے اب قرآنی توبہ کے علاوہ مرزاجی شاید کوئی مرزائی توبہ یا انگریزی توبہ کہیں
تو ممکن ہے اس کا بھی ثبوت نہیں جو شخص مرزاجی کی پیشگوئی کے مطابق نہ فوت ہو کہہ دیا
کہ جی توبہ کرگیا کونسی کسی کے پاس ہمت ہے کہ جھوٹے کو اسی کوڑے شرعی سزا کا اجرا۔
ہوتا ہے مرزاجی کو اگر اکاذیب مرزا صاحب کے مطابق فی کذب اسی اسی کوڑے لگے
جائیں تو مرزاجی ایک سانس زندگی بسر نہ کرسکتے کیونکہ مرزاجی ایک سانس میں کئی کئی جھوٹ
بولتے تھے مرزاجی کے دس لاکھ دوسو جھوٹ کا تو فقیر کو علم ہے جس مرزائی کا دل چاہے فقیر
سے ان کے متعلق تحقیق کرسکتا ہے۔ جن کذبات سے ایک جھوٹ محمدی بیگم کے متعلق وسلطان محمد
کا ہے جس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نعم من الشمس جھوٹے ثابت ہوئے۔ خبر جھوٹ
کا گوہ کھانے کے لئے کہہ دیا کہ اس نے توبہ کرلی تھی تو قرآن کریم سے ثابت کیا گیا کہ نہ محمدی بیگم
اور سلطان محمد مرزاجی کے فرمان کے مطابق بھی تائبین سے نہ تھے کیونکہ انہوں نے مرزائی
مذہب قبول کیا اور نہ ہی انہوں نے مرزائی مذہب کے کسی اصول کو تسلیم کیا جب جھوٹ نہیں

بولا تو مرزائیت کا کچھ بھی قبول نہیں کیا کیونکہ مرزائیت رکن اعظم جھوٹ ہی ہے وکیل صاحب اب فقیر چیلنج کرتا ہے کہ اگر کوئی مرزائی محمدی بیگم یا سلطان محمد پٹی والے کی توبہ ثابت کردے تو اس مرزائی کو مبلغات

یک صد روپیہ انعام

فقیر پیش کریگا ورنہ توبہ الی اللہ کرو اور مرزا غلام احمد صاحب کے اس جھوٹ کو سچ کہہ کر خود جھوٹے نہ بنو بلکہ کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْن

قرآنی فیصلہ

اے میرے ہموطنی بھائیو نو مرزائیو خداوند کریم نے جس نبی اللہ کے ساتھ وعدہ کر لیا اس کے مقابلہ میں خواہ کتنی زبردست طاقت کیوں نہ ہو وقت ہلاکت خواہ وہ کتنا ہی کیوں نہ چلائے اللہ تعالٰے اپنے نبی سے اعتراض نہیں فرماتے بلکہ مدمقابل کو ہی ہر صورت تباہ کر دیتے ہیں ملاحظہ ہو قرآن کریم

طٰہٰ ۱۶/۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کو رب العزت نے جب نبوت عطا فرمائی تو ارشاد الٰہی ہوا اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى تم دونو فرعون کی جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے تو دونو نے عذر پیش کیا کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى اے ہمارے رب ہم ضرور خائف ہیں کہ کہیں ہم پر زیادتی نہ کرے یا سرکشی نہ کرے تو رب العزت نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام کو تسلی دی اور فرمایا کہ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى تم دونو نہ ڈرو ضرور میں تمہارے دونو کے ساتھ ہوں اور دیکھتا ہوں۔

جب رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام سے وعدہ معیت فرمایا تو بہ تعمیل حکم الٰہی دونوں بھائی فرعون کے پاس گئے تو اس نے جادوگروں کو جمع کر لیا تو اس وقت بھی رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون

علیہ السلام کو بھی غالب رکھا اخیر جب فرعون نے دونوں کے قتل کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام دریا کی طرف دوڑے تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کو پکارا کہ پیچھے فرعون وَمَنْ مَّعَہٗ ہیں اور آگے دریا ہے اب کیا کریں تو ارشاد الٰہی ہوا اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی دریا کو ماری فَانْفَلَقَ تو دریا پھٹ گیا اس انعام کا ذکر رب العزت نے فرمایا وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کر دیا تو فرعون بھی ان کے پیچھے دریا عبور کرنے لگ گئے تو رب العزت نے پھر ارشاد فرمایا فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا (تو بنی اسرائیل کے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر سرکشی اور دشمنی سے لگ گیا تو اس وقت بھی رب العزۃ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی ہی امداد فرمائی یا حَتّٰىٓ اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حتیٰ کہ جب فرعون وَمَنْ مَّعَہٗ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ جس کے ساتھ بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمانوں سے ہوں۔ تو رب العزت نے اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی ہی امداد فرمائی کیونکہ پہلے ارشاد ہو چکا تھا اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى تو باوجودیکہ فرعون کہہ رہا ہے اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لیکن رب العزت نے چونکہ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے وعدہ کیا ہوا تھا فرعون کو صاف جواب دے دیا فرمایا آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ارے اب ایمان لاتا ہے حالانکہ قبل ازیں تو نافرمان ہی رہا اور مفسد تھا۔ اب تیری کوئی شنوائی نہیں تو فرعون اور اس کے ساتھیوں کو چیختے چلاتوں رب العزت نے غرق کر دیا۔

کیوں جی! مرزائی صاحب یہ ہے خدائی معیت جو کسی طرح رب العزت سے منقطع ہوتی ہی نہیں یہ مرزا جی نہ تھے کہ جھوٹ موٹ جو "الو" بنے ہی بن بیٹھے نبوت کی بھرتی بند ہو لیکن مرزا جی نبی کہلا رہے ہیں سلطان احمد اور محمدی بیگم کے مقابلہ میں معیت الٰہی کا دعویٰ

کر کے ان کو تقدیر مبرم کا اعلان کر دیا مرزائی دعویٰ کے پانچ جزووں سے ایک بیچارہ احمد بیگ جو مرزا جی کے دعوے کے تیسرے نمبر پہ موت کا پیغام پہنچاتا تھا۔ اس کی اجل نے بھی مرزا جی کو جھوٹا کرتے ہوئے پہلے نمبر پہ ہی آ لیا باقی چار باتوں کے متعلق مرزا غلام احمد جی کا ہاتھ اندھیرے میں ہی رہا شور مچا دیا کہ ٹانگ ٹوٹ گئی مرزائی صاحب! جہاں چار ٹانگیں موجود ہوں اس کا کیا بگڑا اگر پانچویں ٹانگ کوئی وقعت نہیں رکھتی چار ٹانگیں باقی رہ جائیں اس کا کیا بگڑتا ہے۔ آدمی کی تین ٹانگوں سے ایک ٹانگ ٹوٹ جائے تو پھر بھی صاحب اولاد ہو جاتا ہے۔ مرزا جی اصل ٹانگ از قسم تقدیر مبرم نکاح محمدی بیگم تھا جو تقدیر نہ چل سکی اگر سچے ہوتے اور وعدہ خداوندی ہوتا اور تقدیر مبرم بقول مرزا صاحب صحیح ہوتی تو ضرور کام ہو کر رہتا اور سلطان محمد ضرور مرتا یا عمر تنگی میں گزارتا جو تمہارا کہنا کہ توبہ کر چکا تھا یہ تقدیر مبرم کے خلاف ثابت ہوا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہتے ہوئے کو خداوند تعالیٰ نے غرق کر دیا مرزائی صاحب یہ ہے تقدیر مبرم جو ٹلتی نہیں جو نہ ٹلی اور نہ ہی ٹل سکتی تھی لیکن مرزائی تقدیر چونکہ جعلی تھی چل نہیں سکی خود بھی جعلی اور جعلیوں کی تقدیر سب سلسلہ ہی جعلیوں کا جو حق کو باطل میں ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ حق اسلام تمہارے باطل مرزائیہ میں نہ ضائع ہو سکیگا۔ کیونکہ ارشاد الٰہی وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ سچ ہے کہ یہاں جھوٹوں کو ہی خسارہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

عذاب الٰہی کے رکنے کی صورت

نساء ٥/٢١ { مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا اور اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کریگا اگر تم سچ قبول کر لو اور ایمان لے آؤ اور بیشک اللہ تعالیٰ حق قبول کرنے والے کو جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ عذاب الٰہی کو حق قبول کر لینا اور ایمان لانا روک سکتا

ہے۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں۔ تو جب محمدی بیگم اور سلطان محمد پٹی والا اور عبداللہ آتھم ایمان بھی نہیں لائے اور نہ ہی انہوں نے مرزائیت کو سچا کہا تو باوجود ایمان نہ لانے کے جب محمدی بیگم اور سلطان محمد پٹی والے کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیان پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔

۱۔ نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔	جھوٹ نکلا۔ محمدی بیگم کا انجام اچھا ہوا۔ (۱) صاحب دولت کے گھر گئی (۲) صاحب اولاد ہوئی (۳) مسلمان امت محمدی کے ایک فرد کے گھر آباد ہوئی (۴) امت محمدیہ کی ترقی ہوئی۔ (۵) تمام عمر اپنے خاوند سے کبھی ناچاکی نہیں ہوئی (۶) زوجین کی صحت بدستور رہی مرزا جی کی بددعا کا اثر ان کے اجسام میں کسی قسم کی خرابی نہ کر سکا۔
(۲) اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک مر جائیگا۔	(جھوٹ) اڑھائی سال تو کجا مرزا جی کے مرنے کے بعد بھی سلطان محمد خاوند محمدی بیگم کی محمدی بیگم سے اولاد ہوتی رہی
(۳) اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ (جھوٹ ثابت ہوا)	کیونکہ مرزا جی کے فرمان کے مطابق اجل کا پیغام دو پیشگوئیوں کے بعد پہنچنا چاہیے تھا لیکن اس کو پہلے ہی آگیا کیونکہ مرزا جی نے اس بنا پر اس کی اجل کا وقت مؤخر رکھا کہ وہ محمدی بیگم مصائب مذکورہ کو دیکھکر فوت ہوگی۔ قبل از وقت مرزا جی فوت ہوگئے اور محمدی بیگم گرفتار مصائب بھی نہ ہوئی لہٰذا مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے۔

(۴) اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔	(جھوٹ) محمدی بیگم کے گھر میں نہ تفرقہ نہ تنگی نہ مصیبت پڑی۔
(۵) درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آوینگے۔	(جھوٹ!) مرزا غلام احمد صاحب کے ناجائز جال وپھندے سے بچ کر خداوند کریم کی شکر گزار رہی اور عیش اڑاتی رہی۔
(۶) اس عورت (محمدی بیگم) کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ ہوگا۔ (جھوٹ)	بلکہ سلطان محمد پٹی والے کے ساتھ نکاح ہوا اور اسی سے صاحب اولاد ہوئی ورنہ دکھاؤ کہ کسی نبی کا نکاح خداوند تعالےٰ نے آسمان پہ پڑھا ہو اور پھر اس نبی کے گھر نہ آئی کوئی اور لے گیا ہو۔ ایسا کبھی نہیں ہوا لہذا مرزا جی کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔
(۷) ثیب کے ساتھ نکاح کروں گا کیونکہ میرے ملہم نے وعدہ کرلیا ہے۔ اِنَّا رَادُّوْهَا اِلَیْكَ۔	(جھوٹ) تمام عمر مرزا غلام احمد صاحب اسی مرض میں ہلاک ہوئے لیکن خداوند صادق الوعد نے نُنْجِمِ الْمُؤْمِنِیْنَ کے رو سے محمدی بیگم کو مرزا جی کے نکاح میں نہیں جانے دیا مسلمان ہی رکھا۔
(۸) باوجود اس کے کہ ان ساتوں پیشگوئیوں کے جھوٹی ثابت ہونیکے جھوٹ بولا کہ سلطان محمد نے توبہ کرلی اور یہ بھی جھوٹ بولا کہ میں محمدی بیگم والی پیشگوئیوں میں سچا ہوں اور جھوٹ کو سچ کہا جا	حالانکہ وہ مرزائی نہیں ہوا اور تجربہ کی حقیقت قرآن کریم سے بیان کی گئی۔

رہا ہے۔ لہٰذا یہ اٹھواں جھوٹ]

تو مرزا غلام احمد صاحب نے ایک محمدی بیگم کی پیشگوئی میں آٹھ جھوٹ بولے۔ امت مرزائیہ تم ہی دیانتداری سے راہ انصاف کو قبول کرو کوشش سچ تک پہنچا سکتی ہے۔ بشرطیکہ حق کا طالب ہو لیکن کوشش جھوٹے کو سچ نہیں بنا سکتی جھوٹ ہر صورت جھوٹ ہی ہوتا ہے اور رہیگا جھوٹ کا سچ ہونا ناممکن ہے۔

(انبیاء اللہ کے دلی ارادہ کو اللہ تعالیٰ پورا کرتا ہے)

بقرہ ۲/۱۷ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

حضور ہم یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ کے رخ انور کے آسمان کی طرف پلٹنے کو تو ضرور پلٹ دینگے۔ ہم آپ کے قبلے کو جس کو آپ پسند فرماتے ہیں تو آپ مسجد حرام کی طرف اپنے رخ کو پھیر لیجیئے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا قبلہ یہود و نصاریٰ سے الگ کر دے تو اچھا ہے اور اپنے رخ انور کو آسمان کی طرف اٹھایا تو اللہ تعالے نے فوراً یہ آیت نازل فرمائی اور آپ کی خواہش کے مطابق ہی قبلے کا رخ پھیر دیا مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۸۶ء سے تا ۱۹۰۸ء از سر تا پا متوجہ رہے دعائیں کرتے رہے الہام سناتے رہے اپنے جان و مال و اولاد و بیوی سابقہ کی قربانی کی لیکن بائیس ۲۲ سال کے عرصہ میں مرزا غلام احمد صاحب کی اللہ تعالے نے ایک نہ مانی صراحتہً ہر بات میں جھوٹا کر دیا اور مرزا جی اسی حسرۃ محمدی بیگم میں منہ مانگی موت ہلاک ہو گئے خداوند نے منہ مانگی موت دے دی مگر معشوق نہ دیا اے امت مرزائیہ کیا حال ہوگا محشر کے دن إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ کیونکہ كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ۔

تو اے فرقہ مرزائیہ ارشاد الٰہی کو یاد رکھو۔ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ

تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور جس شخص کی زندگی زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَ الْفِضَّۃِ وَ الْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا میں گذری ہو تو اسکی اور آپ کی مثال یوں سمجھئے کہ وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اسی لئے مرزائی کو چونکہ آواز مرزائیت ہی کان میں پڑ رہی ہے سوائے اس کے اور کچھ نہیں تو وہ بیچارہ کَالَّذِی اسْتَھْوَتْہُ الشَّیٰطِیْنُ مِنَ الْمَسِّ ہے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَۃِ کا سودا کر رہا ہے اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃَ ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ میں پڑا ہوا ہے ۔ اور وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ سے خوش ہو رہے ہیں اور مرزائیت کا جھوٹا پراپیگنڈا کر کے وَ ھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا میں مغرور ہیں اس کا سبب یہ ہے ۔ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ کے منکر ہیں ۔ اور حالانکہ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ کے فرمان کے مطابق قرآن کریم سے بعد المشرقین کے مساوی ہیں کیونکہ لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا وَ لَھُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِھَا وَ لَھُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِھَا اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور یہ نتیجہ محض وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا کا ہے بھلا جس قوم کا راہبر مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـھَہٗ ھَوَاہُ کا مرتکب ہو تو اس قوم کا کیا حال اسی لئے یہ فرقہ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ میں سرشار ہیں اور یہ لوگ چاہتے ہیں وَ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا تو اے قوم تم ان سے اپنے ایمانوں کو محفوظ کر لو ۔

مرزائیو ! اس کو کہتے ہیں "بے جا شیخی کا بھانڈا پھوٹ کے دیکھا یا بعد دعویٰ (مرزا جی نے) کیا اسی میں پست ہوتے دیکھو الاندار صـ ۹

چھبیسواں جھوٹ ۲۶

پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللّٰہ ما یشاءُ و یثبت۔ نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی

مثال مشہور ہے جھوٹے کے پاؤں نہیں ہوتے یعنی جھوٹے کی بات پائیدار نہیں۔

مرزا جی چونکہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے نکلے اس لئے فرماتے ہیں انہوں نے توبہ کر لی تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ طرہ یہ ہے کہ توبہ انہوں نے کر لی اور نکاح مرزا جی کا فسخ ہو گیا کیا آسمانی نکاح ایسا کچا ہی ہوتا ہے زمین کا نکاح خواں نکاح پڑھ دے تو جب تک خاوند طلاق نہ دے تب تک دوسرا نکاح جائز ہی نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کے نکاح کا قاضی بقول مرزا صاحب خود رب العزت اور نکاح پڑھے سلطان محمد نے توڑ دیا اور اپنا بحال رکھا یا تو مرزا جی کی قوت مردمی جاتی رہی تب قاضی نے نکاح فسخ کر دیا ہو جیسا کہ مرزا جی نے اقرار فرمایا ہے۔

تریاق القلوب ۶۸

میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ لیکن پھر بھی مرزا جی نے قاضی کے نکاح فسخ کرنے کے بعد بھی تعاقب نہیں چھوڑا یا مرزا جی نے پہلے آسمانی نکاح کا گھوڑا ہی مارا تھا تو مرزا جی نے محمدی بیگم کے معاملہ میں کئی پہلو پلٹے پہلے فرمایا میرے ساتھ اس کا نکاح ہو گا پھر جب دوسرے بیاہی گئی تو فرمایا ۱۸۸۶ء سے ہی میرا نکاح ہو چکا ہے مجھے اللہ تعالےٰ نے جو براہین احمدیہ میں خطاب فرمایا یا آدم اسکن انتَ و زوجکَ الجنۃ۔ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ

اس جگہ تین زوج کا لفظ آیا ہے اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے پہلا نام آدم یہ وہ ابتدائی نام جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا دوسری زوجہ کے وقت میں میرا نام مریم رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی اور نیز اس وقت مریم کی طرح ابتلا پیش آئے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدظنیوں کا ابتلا پیش آیا دیر تو

مَاسَبَقَ اور مَابَیَّنَ یَدَیْہِ کا ذکر ہے اب آئندہ کا الہام شروع ہوتا ہے۔)

۳۷ سینتیسواں جھوٹ

اور تیسری زوجہ محمدی بیگم جس کی انتظار ہے اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس وقت حمد اور تعریف ہو گی یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے جس کا سر اس وقت خدا تعالےٰ نے مجھ پر کھول دیا غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔

اے مرزائی مربو دھرم سے کہنا کہ کیا یہ مرزا جی کی پیشگوئی تیسرے نکاح والی جس کا بتر مرزا جی پر خصوصاً کھولا گیا پوری ہوئی؟ نہیں! بلکہ ترستے ہوئے بلبلاتے ہوئے یہ کہتے فوت ہوئے۔

جانان مرا بمن بیارید | ویں مردہ تنم بدو سپارید
گر بوسہ دہد لبانم | در زندہ شوم عجب مدارید

مرنے کے بعد بھی ارزو رہے محمدی بیگم کی لیکن مرنہ بھی نامراد دفن ہوا اب تم اے مرزائیو اس میں مرزا جی کو جھوٹا نہ کہو تو یاد رکھو مرزا جی کا فتویٰ تم پر بھی چسپاں ہو گا کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔

مرزا صاحب کی اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کا نام احمد محمدی بیگم کے ساتھ شامل کیا ہے۔ جب محمدی بیگم گئی تو مرزا جی کا احمد بننا بھی واپس چلا گیا۔ اس سے مرزا جی کے دو جھوٹ ثابت ہوئے تیسری زوجہ محمدی بیگم کا نہ ملنا ایک جھوٹ اور دوسرا جھوٹ۔

۳۸ اڑتیسواں جھوٹ

محمدی بیگم کے مشمولہ نام احمد کو بغیر محمدی بیگم کے ملنے کے احمد کہلانا تو مرزا جی نے محمدی بیگم کے متعلق تو جھوٹ پہلے بولے اور وہ جھوٹ یہ گیا وہ جھوٹ محمدی بیگم کے نکاح میں استعمال فرمائے لیکن پھر بھی محمدی بیگم دستیاب نہ ہوئی پھر اور پہلو بدلا جب کوئی چارہ نہ چلا تو لوگوں نے کہا کہ مرزا جی آپ کی آسمانی منکوحہ تو سلطان محمد کے ہاں آباد ہو رہی ہے بچے جن رہی ہے

تمہارا نکاح کیسے رہا تو محمدی بیگم کے عشق میں ایسے مستغرق تھے منہ سے کوئی بات صحیح نہ نکل سکتی تھی فرماتے ہیں۔ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا یعنی محمدی بیگم کا سلطان احمد کے ساتھ شادی ہونے سے مرزا صاحب کو ایسا مرعوب کر دیا کہ منہ سے بات بھی صحیح نہ نکل سکی اکھڑنے لگ گئے الہام سب بھول گئے مرزا جی کو مرزا جی کا ملہم دھوکہ دے گیا نکاح کے فسخ یا تاخیر کی کسی بات پر یقین نہ رہا کہ اب کیا کہوں جو بات اپنے منہ سے کہی ہے منہ سے کہیں نا نکاح کہ مندا ہو۔ خداوند کسی بشر کو عورت کے عشق میں ذلیل نہ کرے یہ ذلت بری جیسا کہ مرزا جی کا حال پڑھا معشوقوں کے عاشق پہلے بھی گزرے لیکن جتنا مرزا جی کو حریص عورت دیکھا وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ میں ان کا کوئی ثانی نہیں اور پھر عورت کے عشق میں ذلت اٹھانا مرزا جی نے پھر ایک پیشگوئی فرمائی۔

ضمیمہ انجام آتھم ۵۴

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز (محمدی بیگم کی) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔

یہ مرزا غلام احمد صاحب کا محمدی بیگم کے متعلق تیرھواں جھوٹ ہے جو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی ذات پر خود فتویٰ لگا لیا تا کہ کسی پر طعن نہ ہو اپنے متعلق خود ہی بدتر ہونے کا فتویٰ لگا لیا فتویٰ کیا تھا یہ تو محض محمدی بیگم کے ہجر میں اپنے نفس کو مطعون فرما رہے ہیں۔ کہ اے نفس تو تمام مخلوق سے بدتر ہے جس کو محمدی بیگم نصیب نہ ہوئی اے نفس تو خبیث مفتری ہے جس کو محمدی بیگم سے محروم رکھا گیا اور سچے خدا نے مرزا جی کے ملہم کو سراسر جھوٹا ثابت کر دیا لیکن مرزا جی اور مرزائی پھر بھی جھوٹ کو سچ بنا رہے ہیں۔

مرزائی "مرزا صاحب کا مطلب نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر سلطان محمد توبہ پر قائم رہا اور تکذیب کا اشتہار نہ دیا تو اس صورت میں وہ حضرت کی زندگی میں نہیں مریگا۔ اور محمدی بیگم کا نکاح حضرت سے نہیں ہوگا (فسخ ہو گیا) اور اگر سلطان محمد نے اشتہار دے دیا تو پھر خدا کی مقررہ میعاد کے

اندر مر جائیگا۔ اور محمدی بیگم حضرت کے نکاح میں آجائیگی اور ایں صورت نکاح تاخیر میں پڑ گیا مقصود ہوگا۔ سلطان محمد کی توبہ سے کلی طور پر معاملہ ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ اب بھی اس کے سر پر تلوار لٹک رہی ہے جس وقت وہ تکذیب کرے گا۔ اسی وقت خدا تعالےٰ کی مقررہ میعاد کے اندر پکڑا جائیگا
پاکٹ بک ص۴۶۷

محمد عمر "وکیل صاحب تم نے مرزا صاحب کی وکالت تو فرما دی لیکن مدعی سست گواہ چست کی بات ہوئی تم نے آریا ایسی تحریر لکھدی کہ مرزا غلام احمد صاحب کے تمام الہامات کو جھوٹا ثابت کر دیا جناب نے ارشاد فرمایا کہ مرزا صاحب کی عبادت و فسخ ہو گیا) کا مطلب یہ ہے کہ اگر سلطان محمد توبہ پر قائم نہ رہا تو مر جائیگا نہیں اور محمدی بیگم مرزا جی کے نکاح میں نہیں آئیگی۔ سبحان اللہ مرزائی مطلب ایسا بیان کرتا ہے کہ اپنے منہ پر خود ہی طمانچہ لگا لیتا ہے کسی دوسرے کو بولنے کی ضرورت ہی نہیں کیا سلطان محمد پٹی والے کی توبہ یہ ہے۔ کہ وہ محمدی بیگم آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کو اپنے گھر خوب آباد کرے؟ پھر تو وہ ہر روز ہی کرتا ہوگا۔ اور اگر توبہ کا مطلب یہ ہے کہ جس بارہ میں مرزا جی کی اور سلطان محمد کی مخالفت تھی یعنی نسبت حکمیہ اس سے رجوع کرے یعنی مرزا جی کے الہام کو سچا کرنے کے واسطے محمدی بیگم مرزا جی کے حوالے کر دے۔ پھر یہ تو اس نے کیا ہی نہیں اس توبہ سے تو وہ محروم ہی گیا اور اس توبہ کو مرزا جی ترستے ہی مر گئے مرزا غلام احمد صاحب ان حیلوں کے علاوہ مرزا سلطان احمد کو پیغام اجل بھی موثر نہ ہوا۔ اس کا بہانہ یہ بنایا جاتا ہے۔ کہ مرزا جی نے اجل کو سلطان محمد کے لئے بھیجا تو سہی لیکن اس کے سر پر تھمی رہی تو وکیل صاحب وہ اجل سلطان محمد پٹی والے کی نہ ہوگی جو سلطان محمد کو نہ مار سکی ڈاکے والے سر پر کھڑی رہی کسی اور کی ہوگی مرزا جی نے غلطی سے بھیج دی ہوگی تو وہ سلطان محمد کو نہ مار سکی کہ کہیں خدا کی طرف سے میں عتاب الہٰی میں نہ آجاؤں مرزا جی نے تو غلطی کی اب اس غلطی کا خمیازہ مجھے نہ اٹھانا پڑے اس لئے موت تھمی رہی ہوگی یا یہ کہ سلطان احمد کی اجل مرزا جی کو جھوٹا کرنے کے درپے ہوگی کہ مرزا جی نے مجھ سے دریافت کئے بغیر کیوں کر دیا کہ جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائیگا۔ لہٰذا اس کی اجل سلطان محمد کے سر پر ہی تھمی رہے گی محمدی بیگم کے عیش سلطان محمد کو ہی اٹھانے

دونگی اگر مرزا جی زیادہ گھبرائے تو میں مرزا جی ہی کو ختم کر دونگی سو اجل نے ایسے ہی کیا کہ سلطان محمد کے سر پر تھمی رہی جیسا کہ تم نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ جب مرزا جی کو محمدی بیگم کی فرقت نے زیادہ گھبرایا تو وہ اجل جو سلطان محمد کے سر پر تھمی ہوئی تھی اس نے جوش میں آ کر مرزا جی کو مرض ہیضہ ختم کر دیا۔ مرزا جی نے اجل کو سلطان محمد کی طرف بھیجنے کی بہت کوشش کی لیکن اس نے الٹا مرزا جی بچارے کا ہی کام ختم کر دیا تو مرزا جی کو چاہیئے تھا کہ پہلے اجل سے مشورہ کر کے اپنی بنا کر سلطان محمد کی طرف بھیجتے تو مرزا جی کا نقصان نہ کرتی پھر تمہارا کہنا کہ اگر سلطان محمد تکذیب کرتا تو مرزا جی کے وقت مقررہ اڑھائی سال میں ضرور مار دیتی!

سبحان اللہ تمہارا یہ اجتہاد بھی نرالا ہے۔ مرزا جی کے خلاف پہلے سلطان محمد نے کون سا اشتہار نکالا تھا؟ نکاح کے بعد اشتہار بازی سے تائب ہو گیا سلطان محمد نے تو مرزا جی کے سر پر ایسی تلوار کا وار کیا کہ ایسا وار تو فجے اور فجے کی ماں نے بھی نہ کیا ہوگا۔ جناب کو یاد ہونا چاہیئے کہ مرزا جی نے اپنے اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۱ء میں سنجے اللہ فجے کی ماں کو فرمایا تھا کہ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو میں اس پر صبر کرتا لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے (یعنی محمدی بیگم کو میرے پاس نہ لانے میں) اور دینی مقابلہ سے مجھے بہت ستایا" ملاحظہ ہو۔ تبلیغ رسالت ۲/۱۰ مرزا جی کو جو شخص یا عورت خواہ اپنا بیٹا ہو بیوی تو مطلقہ اگر بیٹا ہو تو محروم الارث اس جرم میں کہ انہوں نے مرزا جی کے نکاح میں محمدی بیگم کو نہ لانے میں کوشش کی اور وہ لڑکا اپنا فضل احمد سے فجا بن جائے اور فضل بابا سے فجو بن جائے اور ہمیشہ کے لیے گھر سے محروم ہو جائے۔ لیکن وہ شخص جو تا حین وحیات مرزا جی کے نکاح میں محمدی بیگم کے آنے کو ہی حرام کر دے اور خود اپنے نکاح میں لے کر مرزا جی کی الہامی منکوحہ سے ان کو محروم کر دے کہاں وہ فجو اور فجے کے زخم سے کم ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو کہا جائے کہ وہ توبہ پر قائم نہ رہا تو مر جائیگا اور محمدی بیگم اس کے ہاں سے چلی جائیگی ورنہ نہیں۔ وکیل صاحب سلطان محمد پٹی والے نے تو مرزا جی کے ساتھ ایسی مخالفت کی اور دن رات مرزا جی کی مخالفت میں ایسا تنا رہا کہ جس نے مرزا جی کے الہامی اشتہار کو پھاڑ کر مرزا جی کی بے حرمتی تمام جہانوں میں کر دی اور ذلیل کر ڈالا اسی کو کہتے ہیں۔

وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ لیکن مرزائی ایسا الٹا ہوا ہے کہ ذلت میں اپنی عزت سمجھتا ہے اور سلطان محمد کو تائب سمجھے بیٹھا ہے کیونکہ مرزا جی نے کہ دیا ہے یہ نہ سوچا کہ جتنی مخالفت مرزا سلطان محمد پٹی والا تمام عمر کرتا رہا ہے ایسی مخالفت تو کسی نے کی ہی نہیں لیکن یہ باتیں شرم والے کے لیے ہیں اگر مرزا جی اور مرزائی باشرم ہوتے یا ہوں تو یہ سلطان محمد کا نام لینا ہی مرزا جی کیلئے گناہ کبیرہ سمجھیں بلکہ جب سلطان محمد کا نام لیا جاتا تو اَعُوذُ پڑھتے کہ ایسا شخص جس نے مرزا جی کے الہامی اشتہار کو پھاڑ دیا مرزا جی۔ جو فارسی الاصل خاندان کے مشہور و معروف معجون مرکب انگریز کے سر کا ٹوپ جسکو سلطان احمد نے راکھ میں ملایا۔ وکیل صاحب سلطان احمد نے مرزائیت کے درخت کو جڑ تک اکھاڑ دیا تم اس فضل کو توبہ سے تعبیر کرتے ہو بیچارے مجبور ہو کیونکہ مرزائی استعداد ایسا ہی ہوتا ہے۔ تمہارے بس کی بات نہیں جو تذلیل کو تائب سے تعبیر کر رہے ہو۔ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب تو اس سلطان احمد سے اتنے مخبوط الحواس ہو گئے کہ ان کو ایسا جملہ نہیں ملا جو ان کی ترجمانی کر سکے بلکہ اپنی بے سوادی میں ہی چلا اٹھے کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا" جس کا نکاح ایسا ہو وہ ایسے ہی حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ وکیل صاحب تم نے ڈائری کا صفحہ کالا مرزا جی کی صفائی میں یہ کر دیا لیکن جس کی خدا بگاڑے اس کو کون سنبھالے اگر دیانتداری ہوتی تو مارے شرم کے کبھی منہ پہ نہ لاتے اب بھی وقت ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ابھی وقت ہے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن تھامئے جس کا وظیفہ خود رب العزت بھی پڑھ رہے ہیں جس نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے مبرا رکھا ہے۔

مرزائی " تم نے مرزا جی کے الہام زَوَّجْنَا کہا کو بیان کیا ہے اور مخول اڑایا ہے حالانکہ یہ جملہ قرآن کریم کی آیت کا ہے۔ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا کہ ہم نے آنحضرت کا نکاح زینب کے ساتھ ان کے مطلقہ ہونے کے بعد کر دیا حضرت مرزا صاحب کو یہی الہام محمدی بیگم کے متعلق ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ سلطان محمد کی بیوی ہونے کے بعد ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا

چنانچہ خود مسیح موعود نے اس الہام کو انجام آتھم میں بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا بیان کیا ہے۔ یعنی سلطان محمد کی موت پر یَرُدُّھَا کا دوسرا مفہوم جب پورا ہوگا تو اس وقت خدا تعالےٰ نے نکاح پڑھ دیا ہے۔ مرزا صاحب نے بھی اس کو حقیقۃ الوحی میں واضح کر دیا ہے پاکٹ بک ص۴۷۶

محمد عمر" مرزائی صاحب تمہارا کہنا کہ مرزا جی کے زَوَّجْنَاکَھَا کا تم نے مخول اڑایا حالانکہ جملہ قرآنی ہے وکیل صاحب تمہارے مرزا جی کو رب العزت نے اسی واسطے تو جھوٹا کر دیا کہ میں نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح زَوَّجْنَاکَھَا سے کیا تو تم میرے شریک بنتے ہو اور اپنی محبوبہ پر وہی میرا مستعملہ جملہ استعمال کرتے ہو یاد رکھو تم اس میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اسی واسطے مرزا جی بیچارے ترستے فوت ہو گئے۔ لیکن رب العزت نے محمدی بیگم کو مرزا جی کے گھر تک نہیں پہنچنے دیا یہ ہم نے مخول نہیں کیا خداوند رب العزت نے میرزا صاحب سے مخول کرایا کہ مرزا صاحب کے ملہم نے بہتیرا زَوَّجْنَاکَھَا فرمایا لیکن خداوند نے ایک نہ ہونے دی اور نہ ہی مرزا جی کو اسکی محبوبہ دینے دی اور اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا پاس کیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی زادہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بچپن سے نظر فرماتے رہے لیکن ایک دن ہی دل میں خیال آیا کہ زید اس کو اچھا نہیں سمجھتا اور طلاق دینا چاہتا ہے۔ اگر اس نے چھوڑ دی تو میری پھوپھی زادہ قریشیہ ہے اس کو میں ہی نکاح کر لوں گا۔ تو حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کچھ دن بعد میں بھی چھوڑ لی نبی کریم اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر فوراً اس کے دل میں ڈال دیا کہ اس کو چھوڑ دو تو حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کہ حضور میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ تو آپنے فرمایا اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ طلاق نہ دے بلکہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ تو باوجود آپ کے سمجھانے کے حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے طلاق دے دی اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ نے بھی مرزا جی کا رد کر دیا کہ اگر تمہارا کسی عورت سے کا نکاح کا ارادہ ہو تو تمہیں یہ حق حاصل نہیں کہ تم اس کا اظہار قبل از طلاق کرو جیسا کہ مرزا جی نے قبل از طلاق محمدی بیگم

اپنے نکاح کا حکم سنانا شروع کر دیا اگر ایسے جائز ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور پہلے اظہار فرما دیتے بلکہ حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر اَمۡسِكۡ عَلَيۡكَ زَوۡجَكَ ہی فرماتے رہے لیکن فرق یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات مقدسہ پر کنٹرول تھا مرزاجی بیچارے اپنے نفس امارہ پر قابض نہ تھے مرزاجی کا نفس امارہ مرزاجی سے بے قابو تھا جب حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے طلاق دے دی عدۃ گذر گئی تو پھر بھی اپنے ارادے کا اظہار نہیں فرمایا تاکہ ایسا نہ ہو کہ لوگ طعنہ دیں کہ متبنےٰ کی بیوی سے نکاح کر لیا مرزا ایڈ متبنیٰ حالانکہ رشتے کے لحاظ سے کوئی متعلق نہیں لیکن چونکہ زمانہ جاہلیۃ میں متبنےٰ کو لڑکا ہی سمجھا جاتا تھا اور حقی ورثا کے حق کو کم کر کے ناجائز طور پر دیا جاتا تھا اس لئے آپ نے جہلا کے اعتراض سے بھی بچنے کے لئے بھی اظہار نہ فرمایا اور مرتبہ نبوت بھی آپ کو مانع تھی ہو نبی نہ ہوا سے اپنی عزت بےعزتی سے کیا تعلق جو ہو سو ہو اور رب العزت نے عدۃ گزرنے کے بعد آیت نازل فرمائی فَلَمَّا قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰكَهَا جب زید اپنی حاجت کو اس عورت (زینب سے) حاجت پوری کر چکا ہم نے اس عورت (زینب کا) نکاح آپ سے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کر دیا۔ تو ارشاد الہیٰ فَلَمَّا قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا سے صراحتہ واضح ہو گیا کہ عدۃ طلاق بھی گزر چکی تھی کیونکہ جب تک طلاق نہ دی جائے تب تک خاوند اپنی حاجت روائی کر سکتا ہے اور جب طلاق دے دے تب بھی طلاق بائنہ سے بنکاح رجوع کر سکتا ہے۔ جب طلاق مغلظہ کی عدۃ بھی گزر جائے۔ تو خواہش حاجت ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ نے عدۃ گزر جانے کی اس جمعہ سے وضاحت فرما دی فَلَمَّا قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا جب زید اپنی حاجت پوری کر چکا اب اسے رجوع کی بھی کسی قسم کی حرص نہیں رہی تو فرمایا زَوَّجۡنٰكَهَا ہم نے اس کا نکاح آپ سے کر دیا دیکھو مفسرین نے بھی اس کی تصریح ایسے ہی فرمائی ہے جیسا کہ فقیر نے عرض کیا ہے۔

تفسیر کبیر $\frac{6}{285}$ (فَلَمَّا قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰكَهَا) اے لَمَّا طلقها زید و انقضت عدتها

وَ ذالكَ لان الزوجة مادامت فی نکاح الزوج فهی تدفع

حاجتہ وھو محتاج الیھا فلم یقض منھا الوطر بالکلیۃ ولم
یستغن وکذالک اذا کان فی العدۃ لہ بھا لامکان شغل الرحم
فلم یقض منھا بعد وطرہ واما اذا طلق وانقضت عدتھا استغنی
عنھا ولم یبلق لہ معھا تعلق فیقضی منھا الوطر وھذا موافق
لما فی الشرع لان التزوج بزوجۃ الغیر ان معتدتہ لا یجوز فلھذا
قال فلما قضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا

ابن کثیر ۳/۴۹۱ | (فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا) الوطر ھو الحاجۃ والارب ای لما فرغ منھا وفارقھا زوجنا کھا

تفسیر بیضاوی ۳/۱۰۳ | (زَوَّجْنٰکَھَا) وقیل قضاء الوطر کنایۃ عن الطلاق مثل لاحاجۃ لی فیک

اور کہا گیا ہے حاجت کا پورا ہونا طلاق سے کنایہ ہے جیسا کہ طلاق کہتا ہے میرے
لئے تیرے وجود میں کوئی حاجت نہیں۔ تو نیت طلاق سے یہ الفاظ کہے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے
اور قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا کے صریح الفاظ بیان کرنے کی ایک وجہ تو یہ ہے
کہ طلاق زید کا اثبات ہے دوسری وجہ ان الفاظ صریحہ کے بیان کرنے کا یہ ہے کہ ثابت ہو
جائے کہ متبنّیٰ کی محض منکوحہ سے ہی نکاح جائز نہیں بلکہ موطوءہ بھی ہو تب بھی جائز ہے۔ مرزائی
صاحب نے زَوَّجْنٰکَھَا صرف بیان کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ دیا اور اپنے مرزائیوں کو خوش
کر لیا لیکن ماقبل آیت کے جملہ کو چھوڑ دیا کیونکہ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا
اگر پوری آیت پڑھ دیتے تو مرزا جی کے خلاف ثابت ہوتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تو
بعد از طلاق زَوَّجْنٰکَھَا فرمایا اور مرزا جی کا الہام قبل از طلاق ہے۔ مرزا جی کا نکاح پڑھتا
پھر ہے پھر نکاح پڑھ کر دھوکہ دیا کہ محمدی بیگم والی بکری نہ مرزا جی تو رشتے ہی ذلت ہو گئے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اور مرزائی اصطلاح علیک زوجنٰکھا کی زوجیت
نہیں کرتا کیونکہ اگر یہ آیت پڑھ دیں تو یہ بھی مرزا جی کے خلاف ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنے گھر آباد کرنے کی تاکید فرماتے ہیں اور مرزاجی سلطان محمد پٹی والے کو مصاحب اور موت کی دھمکی دے کر عورت چھیننا چاہتے تھے۔ پھر تمہارا کہنا کہ زوّجناکھا رب العزت نے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق فرمایا ایسے ہی مرزاجی کے ملہم نے مرزاجی کو محمدی بیگم کے متعلق کہہ دیا سبحان اللہ مرزائی صاحب یہ تو بتاؤ کہ کسی نبی کی منکوحہ غیر نبی کے قبضہ استعمال میں آئی ہو جب نبی سے نکاح ہو جائے پھر وہ غیر کے لئے حرام ہو گئی۔ اگر کوئی مرزائی ثابت کر دے کہ فلاں نبی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دوسرے اُمتی نے اسے نکاح کر لیا ہو تو ایسے شخص ثابت کنندہ کو مبلغات

یک صد روپیہ انعام

پیش کر دوں گا اگر ایسا نہیں ہوا تو مرزاجی کی بیوی دوسرے اُمتی کے نکاح میں کیسے چلی گئی یہ جواب ہے حقیقۃ الوحی کا جس کی طرف تم نے اشارہ اپنے سوال میں کیا ہے تو مرزاجی کا نکاح فسخ ہو کر غیر کی طرف جانا محض مرزاجی کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

مرزائی "نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ ہے اَیَّتُھَا المَرْأَۃُ تُوبِی تُوبِی فَاِنَّ البَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا پاکٹ بک صہ ۲۸۲"

محمد عمر "اس کے کئی جوابات ہیں پہلا جواب تو یہ ہے کہ مرزاجی کے ملہم نے شرطی نکاح پڑھا یا وہ عالم الغیب نہ تھا۔ اگر وہ عالم الغیب ہوتا تو اسے علم ہونا چاہیئے تھا کہ یہ توبہ کر جائیں گے پہلے نکاح ہی نہ پڑھتا ثابت ہوا کہ یہ شیطانی بات تھی کیونکہ خداوند عالم الغیب ہے اسے کسی بات میں تردد ہے ہی نہیں۔

دوسرا جواب نکاح مرزاجی سے پڑھا جا رہا ہے اور محمدی بیگم کے والدین سلطان محمد کے ساتھ نکاح کئے بھیج رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ خدائی نکاح نہ تھا اگر خدائی نکاح ہوتا تو دوسرے کی طرف جانے ہی نہ دیتا۔

تیسرا جواب توبی توبی خطاب ہی کوسے مرزا صاحب نے خود لکھا ہے کہ یہ

خطاب محض ایک عورت کو جو محمدی بیگم کی نانی ہے اسے کہا گیا ہے جیسا کہ انہوں نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھا ہے۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۵	اور بعض نادان کہتے ہیں کہ احمد بیگ کے داماد کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی وہ نہیں سمجھتے کہ یہ پیشگوئی بھی عبد اللہ آتھم کے متعلق کی پیشگوئی کی طرح شرطی تھی

اور اس میں خدا تعالےٰ کی وحی اسکی منکوحہ کی نانی کو مخاطب کر کے یہ تھی تُوبِی تُوبِی فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ یعنی اے عورت توبہ کر توبہ کر کہ تیری لڑکی کی لڑکی پر بلا آنے والی ہے۔ سو جب خود احمد بیگ اس پیشگوئی کے مطابق جس کی یہ پیشگوئی ایک شاخ ہے میعاد کے اندر فوت ہو گیا تو جیسا کہ انسانی سرشت کا خاصہ ہے سب متعلقین کے دلوں میں خوف پیدا ہوا اور وہ ڈرے اور تضرع کیا اس لئے خدا نے اس پیشگوئی کے ظہور میں تاخیر ڈال دی اور یہ تو شرطی پیشگوئی تھی۔

چوتھا جواب تُوبِی تُوبِی فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ میں محمدی بیگم کا ذکر ہی نہیں لہٰذا سلطان محمد اور محمدی بیگم کے محفوظ رہنے کا یا ہلاکت کا ذکر ہی نہیں۔

پانچواں جواب مرزائی کے توبی توبی سے مراد لیا جائے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے عورت توبہ کر توبہ کر تیری لڑکی کی لڑکی پر بلا آنے والی ہے تو اسکی دو صورتیں ہیں یا تو یہ کہ اے محمدی بیگم کی نانی تو توبہ کر یعنی تو مرزائن ہو جا اگر تو مرزائن ہوئی تو بلا تیری نواسی پر پڑے گی تو یہ قانون خداوندی کے رو سے بھی محال کیونکہ خدائی قانون ہے۔ لَہَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ - لَہَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ جو نفس گناہ کرے اس کا معاوضہ اسی نفس کو ملیگا دوسرے کو نہیں مل سکتا مرزائن نانی ہو جائے اور نواسی نواسی عذاب الٰہی سے بچ جاوے تو اس صورت میں بھی محمدی بیگم کا مرزا جی کے نکاح سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا اس کو محمدی بیگم کے نکاح کی شرط ٹھہرانا عقل و نقل سے بعید ہے اور اس میں بھی مرزا جی جھوٹے نکلے نہ وہ مرزائن بنی اور نہ محمدی بیگم اور سلطان محمد معذب ہوئے۔

اور یا تُوبِی تُوبِی کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ توبہ کر توبہ کر یعنی مجھے اپنی بیٹی سے لڑکی دلوائے

یعنی لڑکی کی لڑکی دیدے ورنہ تو کسی دوسرے سے نکاح کرنے کے بعد عذاب الہٰی میں گرفتار ہو جائیگی تو اس میں بھی مرزاجی کا کذب در کذب ثابت ہوا کہ نہ محمدی بیگم کی نانی نے محمدی بیگم دلوائی اور نہ ہی مرزاجی عذاب بھیج سکے ان دونوں صورتوں کے علاوہ مرزاجی کے تُوْبِیْ تُوْبِیْ کا اور مطلب بن ہی نہیں سکتا باقی رہا فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ کے بھی تین معانی ممکن ہیں ایک تو عذاب الہٰی جو بیان کیا گیا کہ نہ آسکا دوسرا مطلب فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ کہ توبہ کر توبہ کر کیونکہ بلا تیری نواسی کے پیچھے پڑی ہوئی ہے وہ آنے کو ہے تو محمدی بیگم کے پیچھے پڑے ہوئے تھے مرزاجی جنہوں نے محمدی بیگم پہ اپنی خاندانی عورت بمع دو بیٹوں اور دو بہوؤں اور پوتوں پوتیوں کے قربان کر دیے اور ساتھ ہی اپنے بھائی غلام قادر کی جائیداد بھی قربان کردی پھر بھی مرزاجی کی مراد پوری نہ ہوئی یہ مراد صحیح کیسے ہو سکتی تھی۔ کیونکہ محمدی بیگم کی نانی نے خداوند حقیقی کے دربار میں توبہ کی کہ یا مولیٰ میری لڑکی کی لڑکی تیرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہے اور کرشن قادیانی جو ہندوؤں کا نہیہ کلنک اور بشر کی جائے نفرت ہندوؤں کا معبود بلاء عظیم میری نواسی کے پیچھے پڑا ہوا ہے اس کے نکاح کے عذاب دینوی و دینی سے بچائے سو خداوند تعالےٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے محمدی بیگم کی نانی کی دعا قبول فرمائی اور مرزائی بال سے محمدی بیگم کو بچا لیا ہاں اگر مرزاجی کے اس الہام کا مطلب یہ لیا جائے تو مرزاجی چاروں طرف کے طعنہ سے بچ جاتے ہیں لیکن مرزائیت سرے سے ہی جھوٹ کا گڑھ ثابت ہو جائیگی تو یہ بھی تمہارے خلاف معنی ثابت ہونگے۔

اور یا فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ کے معنی یہ ہیں کہ سلطان محمد لے جانے والا جو بلا ہے جلدی کہہ توبہ کر توبہ کر یعنی مرزائی ہو جاتا اور وہ مرنے جاتا تو مرزاجی کی اس شرط پر بھی اس نے عمل نہ کیا اور سلطان محمد محمدی بیگم کو لے گیا لیکن بلا ہونا ثابت نہ ہوا بلکہ مرزاجی کا جھوٹ ہی نکلا سلطان محمد محمدی بیگم کے لیے رحمت بن گیا یہ بھی مرزاجی کے الہام کا سراسر الٹ ثابت ہوا۔

تو تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ کے جتنے معنی بھی مراد لے کر اس کو شرط ٹھہرایا جائے تو مرزاجی جھوٹے ہی ثابت ہوتے ہیں کوئی بھی مرزائی فقیر کے روبرو مرزاجی

کے الہام تُوبِی تُوبِی فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ کو شرط بنا کر محمدی بیگم اور سلطان محمد کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کے ۱۲ جھوٹوں کو سچا ثابت کر دے تو ایسے شخص کو

پانچ روپے انعام
نقد

دیئے جائینگے۔

تو ثابت ہے کہ تُوبِی تُوبِی فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَقِبَکِ شرط بنا کر محمدی بیگم اور سلطان محمد کے متعلق مرزا جی کے ۱۲ جھوٹوں کو سچ کہنا یہ بھی انصاف کا خون کرنا ہے اور جھوٹے کو سچا کہنا سچ کو جھوٹ کہنے کے مساوی ہے۔

تو مرزائی دوستو! تمہارے مرزا جی کو سچا کہنے سے محمدی بیگم مرزا جی کے پاس نہ آسکے گی اور مرزا جی حقیقۃً سچے نہیں کہلا سکتے کانا کانا ہی ہے خواہ کتنا ہی سرمہ لگائے تیل منہ پر مل لے بھینگا بھینگا ہی رہیگا خواہ کتنی ہی زیبائش بنالے۔

چھٹا جواب یہ ہے کہ مرزا جی کا فرمان محمدی بیگم کی نانی کی شرط سے مشروط ہے کیونکہ توبی توبی امر حاضر کا صیغہ واحد مونث ہے۔ ایک نانی کو ہی مخاطب کیا گیا ہے۔ اس لئے باقی رشتہ داروں کے خطوط لکھنے کارگر نہیں ہونگے کیونکہ مرزا جی نے ان کی شرط نہیں لگائی لہٰذا اِذَا وُجِدَ الشَّرْطُ وُجِدَ الْمَشْرُوْطُ کے لحاظ سے مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے کہ نانی نے توبہ بھی نہ کی اور محمدی بیگم اور اس کا خاوند سلطان محمد فوت بھی نہ ہوئے اور نہ ہی مصائب میں گرفتار ہوئے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم و سلطان محمد اس کے خاوند کی پیشگوئی میں ۱۲ نمبر جھوٹے ثابت ہوئے۔ مرزائیہ کی شرط بھی جھوٹی اور مشروط بھی جھوٹا گروجنہاندے چھپنے چھپلے جان چھڑپ مرزائی دوستو! خدارا سوچو اور اپنے دماغ کو درست کرو اور دین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کرو کیونکہ جعلی ظلی دین تمہارے کام نہ آسکے گا وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

مرزائی "کو" حدیث میں آتا ہے۔ طبرانی اور ابن عساکر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو فرمایا

کہ تو نہیں جانتی کہ مریم عمران کی بیٹی اور کلثوم موسیٰ علیہ السلام کی بہن اور فرعون کی عورت آسیہ کا نکاح اللہ تعالےٰ نے میرے ساتھ کر دیا ہے ۔ تجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مبارک ہو آپ کو تو اس حدیث میں زَوَّجَنِیْ صیغہ ماضی کے ساتھ ہے جیسا کہ مرزا صاحب کے کلام میں زَوَّجْنَاکَہَا صیغہ ماضی ہے ۔ صـ۴۲

محمد عمر"] مرزائی صاحب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تینوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہمارا چونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے اس لئے ہمیں یقین ہے تمہیں یقین نہیں کیونکہ ایمان نہیں شرعاً اس میں ممانعت نہیں کیونکہ تینوں کے خاوند فوت ہو چکے تھے وہ تینوں اپنے خاوندوں کے گھر میں آباد نہ تھیں جیسا کہ محمدی بیگم سلطان محمد کے گھر آباد تھی تو تمہارا یہ استنباط بعید از عقل ہے اور وہ تینوں عورتیں عالم برزخی میں ہیں اور پھر اپنے قیامت کا ذکر فرمایا کہ جنت میں میرے نکاح میں ہونگی میرا نکاح رب العزت نے ابھی سے پڑھ دیا ہے لیکن یہ نہیں فرمایا کہ دنیا میں ان سے اولاد ہو گی یا رَادُّهَا اِلَيْكَ نہیں فرمایا کہ عالم برزخ سے نکال کر تیرے پاس ہم لائینگے جیسا کہ مرزا جی نے کہا کہ رَادُّهَا اِلَيْكَ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ دوسرے جس شخص سے بیاہی جائیگی وہ اڑھائی سال میں مرجائیگا اور محمدی بیگم میرے نکاح میں ہوگی یہ مرزائی ہو چکا ایسے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میں نے آپ کا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تینوں سے نکاح پڑھ دیا ہے ان کو میں ان کے خاوندوں سے چھین کر تیرے پاس واپس لاؤں گا تمہارا یہ استنباط ہی لایعنی ہے کیونکہ کجا برزخی زندگی کا واقعہ اور کجا عالم دنیا کا واقعہ کجا دوسرے خاوند سے واپس لانے کا وعدہ اور پھر جھوٹا ہونا اور کجا جنت میں جا کر ان کو حاصل کرنا بون بعید ہے اور ان سے نکاح بھی ان کی وفات کے بعد ہی ہوا لہٰذا تمہارا استدلال ہی غلط ثابت ہوا ۔

مرزائی " جلالین میں ہے کہ آنحضرت نے ارادہ فرمایا کہ زینب کا نکاح زید کے ساتھ کر دیں لیکن پہلے حضرت زینب نے کراہت کی پھر بعد میں راضی ہو گئیں پس ان دونوں کی شادی ہو گئی اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ زینب آپ کی بیویوں سے ہے پس آنحضرت شرماتے تھے اس بات سے کہ زید کو حکم دیں کہ وہ زینب

کو طلاق دے اور اس عرصہ میں زینب اور زید میں میاں بیوی کے تعلقات قائم رہے پس آنحضرت نے زید کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے اور آپ ڈرتے تھے کہ لوگ آپ پر الزام نہ لگائیں لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت کو علم ہونے کے باوجود بھی کہ زینب آپ کی بیوی ہے پھر بھی وہ ایک عرصہ تک زید کے پاس رہیں۔ پاکٹ بک صـ۴۴۸ تا صـ۴۴۹

"محمد عمر" وکیل صاحب یہ تمہارا استدلال پورا تمہارے مخالف ہے اس لئے تمہارا اس سے استدلال صحیح نہیں فقیر ایک ایک جملہ کر کے ثابت کرتا ہے۔

تمہارا کہنا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زینبؓ کا نکاح زید کے ساتھ کر دیں" مرزاجی نے فرمایا کہ نہیں میرے ساتھ کرو حتیٰ کہ جائیداد احمد بیگ کے لڑکے کے نام داخل خارج کا سوال ہوا تو مرزاجی نے کہا کہ تب داخل خارج کراتا ہوں کہ محمدی بیگم کا رشتہ مجھے دے دو لہٰذا یہ بھی تمہارا استدلال عکس نقیض ثابت ہوا۔ پھر آگے لکھا ہے حضرت زینب حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کراہت کرتی تھیں لیکن آپ نے دونوں کو خوش کر کے شادی کرا دی" حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حسن و جمال سے باخبر ہونے کے حضرت زینب حضرت زید کو پسند بھی نہیں فرماتیں لیکن پھر بھی راضی کر کے نکاح کر دیا۔ مرزا جی کی حالت یہ تھی کہ محمدی بیگم سلطان محمد کے ساتھ خوش ہے۔ لیکن مرزا جی نہیں دیتے ہیں کہ رشتہ نہ ہو۔ فرماتے ہیں لڑکی سلطان محمد کو نہ دو مجھے دے دو اگر نہ دوگے تو دوسرے جس شخص سے بیاہی جائیگی وہ اڑھائی سال میں مرجائیگا۔ محمدی بیگم مصائب کا منہ دیکھے گی۔ وغیرہ وغیرہ دھمکیاں دیں کہ کسی نہ کسی طرح يُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِه پر مرزا جی عامل ہو جائیں تو یہ تمہاری بات بھی مرزا جی کے لئے عکس نقیض کا حکم رکھتی ہے اور پھر تمہارا کہنا کہ اللہ تعالےٰ نے بتا دیا کہ زینب آپ کی بیویوں میں سے ہے پس آنحضرت شرماتے تھے اس بات سے کہ زید کو حکم دیں کہ وہ زینب کو طلاق دے یہ تو مرزا جی کے خلاف واقعہ ہے لہٰذا استدلال تمہارا صحیح ہی نہیں کیونکہ مرزا جی تو شرماتے نہیں بلکہ علی الاعلان اشتہار بازی شروع کر دی اور دھمکیاں دینی شروع کر دیں اور تحریری اشتہار دے دیا کہ محمدی بیگم کا خاوند اڑھائی سال میں فوت ہو جائیگا

اور محمدی بیگم یعنی رنڈی ہو جائیگی پھر تین سال میں اس کا باپ بھی فوت ہو جائیگا۔ اس کو کوئی خرچ دینے والا نہ ہوگا مصائب کے منہ دیکھے گی تو پھر میرے نکاح میں آویگی پھر مرزا جی جھوٹے نکلے تو یہ تمہارا واقعہ بھی مرزا صاحب کے عین مخالف ہے۔ لہذا تمہارا استدلال غلط ثابت ہوا پھر آگے تمہارا کہنا کہ "پس آنحضرت نے زید کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے" یہ بھی بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ مرزا جی کوشاں رہے کہ سلطان محمد جلدی مرے تو محمدی بیگم میرے پاس آوے اور میری پیشگوئی صحیح ثابت ہو۔ لیکن پھر بھی باوجود اس انتہائی کوشش کے مرزا جی جھوٹے نکلے پھر تم نے خود ہی لکھا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے تھے کہ لوگ آپ پر الزام نہ لگائیں" مرزا جی محمدی بیگم کو اشتہاری کرتے تھے تاکہ محبوب کے متعلق بدنامی بھی نیک نامی ہے۔ چنانچہ خدا نے بدنام ہی کیا کامیاب نہ ہونے دیا لہذا اپنے تمام امورات میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور صحیح رہے اور مرزا جی اپنے واقعات میں جھوٹے ہوئے اور غلط رویہ اختیار کرتے رہے مرزا جی کے اس ناموافق واقعہ کو پیش کر کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ چسپاں کرنا جو نہ شرعاً اور نہ اخلاقاً نادرست ہو یہ وکیل صاحب کی دیانتداری سے بعید ہے پھر نتیجہ نکالتے ہیں وہ بھی مرزا جی مخالف کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود علم ہونے کے کہ میری بیوی ہے۔ ایک عرصہ تک زینب کے پاس رہی۔ وکیل صاحب جلالین کے کونسے جملہ سے تم نے یہ نتیجہ نکالا افسوس۔ پھر افسوس تم پہ تو درست ہی نہیں کیونکہ جھوٹ تمہارا پیشہ ہو چکا ہے۔ اور یہ جلالین پہ بہتان ہے اتنا جھوٹ جب مرزا جی جھوٹ کے پلندے باندھ کر دس لاکھ دو سو پچیس جھوٹ بنائے یہ تو تمہارے نزدیک تھوڑا سا ہی جھوٹ قلیل ہے۔ از آدم علیہ السلام تا ہنوز کوئی شخص جھوٹوں کی اس تعداد کو نہ پہنچا ہوگا۔ وکیل صاحب نے یہ جھوٹ بولا تو مرزا جی کے مقابلہ میں پھر بھی معمولی بات ہے۔ وکیل صاحب کی پیش کردہ عبارت حالانکہ وکیل صاحب کے نتیجہ کے خلاف لکھا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے اور جلالین میں بھی وکیل صاحب کے مدعی کے خلاف ہی لکھا ہے

جلالین ۲۶۶ } قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اُرِیدُ فِرَاقَھَا فَقَالَ
اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے

غرض یہ کہ میں زینب کو طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہوں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں برقرار رکھ طلاق نہ دے۔ دیکھا صاحب نے جلالین کی کونسی عبارت سے نکال لیا کہ آپ نے قبل از نکاح فرمایا کہ بیوی میری ہے لیکن میں نے ظاہر نہیں کیا پھر آگے لکھا ہے لما طلقها زَیۡدٌ وَانۡقَضَتۡ عِدَّتُھَا قَالَ تَعَالٰی فَلَمَّا قَضٰی زَیۡدٌ مِّنۡھَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰکَھَا یعنی جب زید رضی اللہ تعالے عنہ نے طلاق دے دی اور اس کی عدت پوری ہو گئی تو اللہ تعالے نے فرمایا پھر زید اپنی حاجت کو پوری کر چکا پھر ہم نے آپ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ مرزائی صاحب سوچ کر بات کرنی چاہیئے۔ مرزا غلام احمد جی کا جتنا مرضی چاہے جھوٹ بنا دو مگر کتاب کو جھوٹے کون گھڑنے دیتا ہے۔ تو وکیل صاحب نے جتنا حوالہ جلالین کا پیش کیا سب کا سب مرزا جی کے خلاف ہے جو مرزا جی کا پشتیبان نہ بن سکا۔

پیشگوئی کے نتائج کا جھوٹ

مرزائی "اس پیشگوئی کے بعد گیارہ آدمی اس خاندان سے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ (۱) اہلیہ احمد بیگ (۲) ہمشیرہ محمدی بیگم (۳) مرزا محمد احسن بیگ احمد بیگ کے دوسرے داماد (۴) عنایت بیگم ہمشیرہ محمدی بیگم (۵) مرزا محمد بیگ پسر مرزا احمد بیگ (۶) مرزا محمود بیگ صاحب پوتا مرزا احمد بیگ (۷) دختر مرزا نظام الدین اور ان کے گھر کے سب افراد احمدی ہیں (۸) مرزا گل محمد پسر مرزا نظام الدین (۹) اہلیہ مرزا غلام قادر (۱۰) محمودہ بیگم ہمشیرہ محمدی بیگم (۱۱) مرزا محمد اسحاق بیگ ابن مرزا سلطان محمد پٹی والا یہ سب اس نکاح کی پیشگوئی کے بعد داخل سلسلہ ہوئے ہیں اگر کوئی اعتراض ہوتا تو یہ زیادہ غیرت مند تھے احمدی کیوں ہوتے نیز مرزا سلطان محمد کہتے ہیں "میں ایمان سے کہتا ہوں یہ پیشگوئی میرے لئے ایسی تھی کہ شک و شبہ کا بالکل نہیں رہا منشی" ان حالات میں ان مخالف مولویوں کا اس پر اعتراض کرنا صاف طور پر بیہودہ دینی بے منفعت کلامات منتقد دماغ کے انجام کو پہنچا کر رہتا ہے ان کے سوا ان لوگوں کا اور کوئی تصرف نہیں۔ پاکٹ بک از صفحہ ۴۱۲ تا صفحہ ۴۱۴۔

محمدی ان لوگوں کا مرزائی ہو جانا مرزا جی کی نبوت کی دلیل نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۳۰ } خدا نے الہام فرمایا کہ احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم کے لئے سلسلہ جنبانی کر اگر انہوں نے منظور کر لیا اور اس لڑکی کی شادی تیرے ساتھ کر دی تو پھر یہ لوگ برکتوں سے حصہ پائینگے اور اگر انہوں نے انکار کیا تو پھر ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ اور ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائینگے۔

مرزا جی کے اس الہام کے مطابق جو لوگ ان کے خاندان کے مرزائی ہو گئے وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے کیونکہ انہوں نے لڑکی نہ دی اگر لڑکی دے دیتے تو ان پر مرزائیت کا عذاب کبھی نازل نہ ہوتا اور مرزا جی کے الہام کے مطابق اگر لڑکی دے دیتے تو مرزا جی کو ایک لڑکی کے عشق میں ہی اتنے محو ہو جاتے کہ ایک لڑکی ہی جہنم میں جاتی باقی خاندان کے آدمی بچ جاتے تو برکتوں کا حصہ پاتے اسلام پر ہی قائم رہتے۔ انہوں نے لڑکی نہ دی اور نہ مرزا جی کے پول اور کاذب ہونے سے خبردار ہوئے تو مرزائیت کے عذاب میں پھنس گئے پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ اعتراض ان کو ہوتا وہ غیرت مند تھے وکیل صاحب غیرت تمہیں چاہیے تھی کہ جن لوگوں نے تمہارے آقا کی منکوحہ چھین لی اپنے تعلق نہ کرتے ان کا نام بھی نہ لیتے۔ پھر مرزائی ایسے غیرت مند ہیں۔ اور گودی بٹھا کر ناز کرتے ہیں شرم شرم پھر محمدی بیگم کی اولاد جو سلطان محمد سے ہوئی ان کا نام فخریہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بھی مرزائی ہو گئے مرزا محمد اسحاق بیگ ابن سلطان محمد پٹی والے کا نام لیتے ہوئے آپ کو شرم تو نہ آئی کہ لڑکی جو بھی اس کی ماں کہلاتی ہے جو بیٹا وہ باہر سے لے آوے اس کو بھائی بنا کر ساتھ ملانے والوں کو شرم چاہیئے نہ کہ ملنے والے کو۔

پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ سلطان محمد نے کہا تھا "میں ایمان سے کہتا ہوں یہ پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے شک و شبہ کا باعث نہیں ہوئی" مرزا صاحب سلطان محمد کو اگر شک ہوتا تو وہ محمدی بیگم کو اپنے نکاح میں ہی نہ لاتا سلطان محمد نے مرزا جی کے الہاموں کو شیطانی سمجھ کر ہی تو نکاح کر لیا جماعت کی محمدی بیگم سے اس کے بچے ہوئے پھر اس کا کچھ دینی نقصان نہ دنیاوی نہ بدنی نہ مالی اس کو کافی ہے تو مرزا جی کو۔ کہ بیوی میری تھی لیکن خدا جانے سلطان محمد کے پاس کیسے چلی گئی ہو تمام عمر مرزا غلام احمد صاحب کا ہی شک فک نہ ہوا جو محمدی بیگم کی ہوس میں قائم رہے خدا و تعالیٰ کے الہاموں کو دیکھتے ہونگے تو جھوٹ سمجھتے ہونگے اور جب اپنے عشق کا خیال آتا ہوگا تو شک

ضرور گزرنا ہوگا۔ بھلا سلطان محمد جو مرزا جی کی آسمانی منکوحہ کو بیاہ کر تمام عمر عیش اڑاتا رہا۔ اس کے شک تو خداوند تعالےٰ نے ہی رفع کر دئے۔ باقی رہا مرزا جی کا الہام یہ جھوٹ کی یہ بقیہ ہمنہ کلاب متعددہ تو واقعی یہ ہی چسپاں ہے۔

(انتالیسواں جھوٹ) حقیقۃ الوحی ۱۸۷ {عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر ایک بلا آنے والی ہے۔ ہدائی عبارت بلا تدبر کرنے والے

محمدی بیگم وغیرہ کے متعلق یہ مرزا غلام احمد صاحب کا پندرھواں جھوٹ ہے اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ محمدی بیگم کی نانی کے متعلق مرزا جی کے ملہم نے ان کو الہام کیا کہ اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر بلا آنے والی ہے لڑکی کی لڑکی کے متعلق تو مرزا جی تمام عمر ہی کام رہے جو تمام دنیا پر بمعہ ملائکہ اور حشرات الارض بھی اس کے گواہ موجود ہیں مرزائی بھی تسلیم کرتے رہے کہ ایک ٹانگ نہیں حالانکہ چھ ٹانگوں سے پانچ باقی رہیں رکار گر نہیں اور ایک ایک ٹانگ خلاف الہام کوئی تو کیا کرئے باقی رہا لڑکی کے متعلق یعنی محمدی بیگم کی نانی کے متعلق نانی نے بھی توبہ نہیں کی اس میں بھی مرزا جی جھوٹے ہی رہے محمدی بیگم کی نانی نے بھی توبہ نہ کی

مرزائی " محمدی بیگم کی ماں کے مرزائن ہو گئی تھی جیسا کہ ماقبل گزر چکا ہے۔

محمد عمر " بھئی مرزائی صاحب تم اپنے مرزا غلام احمد جی کے الہام کو دیکھو کہ اس کے ملہم مرزا جی کو الہام کیا گیا ہے الہام تو یہ ہے کہ محمدی بیگم کی نانی کو مخاطب ہو کر کہا جاتا ہے "توبہ کر توبہ کر" یعنی اے نانی تو توبہ کر تو توبہ کر یہ خطاب توبہ کا تو محمدی بیگم کی نانی کو ہے پھر آگے ہے۔ کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر بلا آنے والی ہے۔ نانی نے توبہ نہ کی وہ بحالت اسلام فوت ہوئی اس کی ذات پر کوئی بلا نہیں آئی کیونکہ کسی مرزائی کتب میں اس پر بلا نازل ہونے کا ذکر نہیں اگر ہوتا تو ذکر ضرور ہوتا باقی رہا لڑکی تو اس پر مرزائیت کی بلا نازل ہوئی تو اس میں بھی مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے کیونکہ مرزائیت ایک بلا ثابت ہوئی ورنہ یہ کہا جاتا کہ تو توبہ کرے کیونکہ تیری لڑکی مرزائیہ ہونے والی ہے۔ اسکی لڑکی کو تو توبہ کا حکم ہی نہیں ہوتا اس پر تو بلا کے نزول کا حکم جاری ہوا ہے اور وہ بلا سوائے مرزائیت کے اور کوئی نازل ہوئی نہیں۔

لہذا مرزائیت جب باطل ثابت ہوئی تو مرزاجی خود بخود جھوٹے ثابت ہوئے باقی رہا پیشگوئی کی تیسری جوڑکی کی لڑکی پر یعنی محمدی بیگم پر بھی بلائے نازل ہوئی کیونکہ وہ اسلام میں رہی اور صاحب اولاد و ثمرات اور جسمانی حالت میں بھی تندرست رہی کیوں جی؟ وکیل صاحب کیسی گذری! اس الہام میں بھی مرزاجی کے ملہم نے ساتھ نہ دیا اور خداوند تعالےٰ قادر و قیوم نے اس الہام کے تنزل، اثر سے مرزاجی کو جھوٹا کر دیا۔

پیشگوئی کی غرض کا جواب اور مرزائیوں کا گرشنی پہلو

مرزائی "مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی نفسانی نہ تھی جیسا کہ حامد مولوی کہتے ہیں ان لوگوں نے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگائے جیسا کہ جلالین میں ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت نے زینب کو دیکھا کہ اس وقت کہ اس کا زید سے نکاح ہو چکا تھا پس آپ کے دل میں ان کی محبت پیدا ہو گئی اور فرمایا کہ پاک ہے وہ اللہ جو دلوں کو پھیر دیتا ہے پاکٹ بک صہ ۲۵۱"

محمدی وکیل صاحب اب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر بہ سے

(مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان مرزائیہ کا جواب)

جواب۔ دا مرزائی صاحب یہ تمہارا ہی خاصہ ہے کہ جس کو بوقت ضرورت اپنا بزرگ بناؤ پھر اسی کو برا کہتے ہو کیوں نہ ہو مرزائیت کیسے پوشیدہ رہے یہ تو بتایئے کہ کیا تم نے کبھی سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو حجت نہیں بنایا؟ ابھی گذشتہ صفحے پر ہی پاکٹ بک صہ ۲۴۸ پر ہی تم نے حوالہ پیش کیا کئی مقامات پر تم نے جلالین و درمنثور کے حوالے پیش کئے کیا وہ سب جھوٹ ہی تھا دانا لوگوں کے کہاوت پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو پہلے سوچ تو لیتے کہ کس کو برا کہہ رہے ہیں۔ تمہاری مرزائیہ گری یہاں تک تجاوز کر گئی کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی تم نے بدگوئی کی۔ جب تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور حدیث شریف کی توہین سے باز نہیں آئے اور بعینہٖ یہ اعتراض مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر آریوں نے رنگیلا رسول کے صہ ۱۳ پر کیا ہے۔ کیوں نہ ایسے کرکے آریوں کو بادشاہ بنا کر خداوند کریم کی ذات سے زیادہ کہہ گزرے ہو یعنی شرک سے نہیں ڈرتے تو سیوطی ان کے مقابلہ میں شے ہی کیا ہیں۔

جواب (۲) ایک امام کا قول تمام کے لئے حجت نہیں ہوتا کیونکہ نہ وہ قال اللہ میں داخل نہ وہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل نہ اجماع سلف میں نہ ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قیاس مذکور بر بنائے مسلمہ حجت ہو۔

جواب (۳) جو تم نے طعن کیا ہے وہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر نہیں بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر براہ راست تو تم نے اتہام لگایا نہیں لیکن بواسطہ سے رکے نہیں کیونکہ جس فعل کے مرتکب تمہارے مرزا جی ہوئے ہیں اور ارتکاب مسلمانوں نے نہیں کیا، تو تم نے اپنے مرزا جی کے ارتکاب عشق محمدی بیگم کے جواب میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں طعن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو لپیٹ کر مسلمانوں کے منہ پر مارا ہے جس سے مسلمان ناواقف نہیں ہے اس کا بھی انشاء اللہ العزیز جواب عرض کرتا ہوں مرزائی صاحب کے اس واقعہ نے تو مرزا جی کے محل کی جڑ اکھاڑ دی اور سبیہ ثابت کیا ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ نے ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹے ہیں کیونکہ نبی کا یہ کام نہیں کہ کسی کی بیوی کو اپنی آسمانی منکوحہ بناتا پھرے بلکہ اس کا حق یہ کہ کہے اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ کہ اے مرد تو اپنی منکوحہ بیوی کو اپنے پاس ہی رکھ اسکو چھوڑ نہیں اور اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ اس بات پر دال ہے حضرت زید کا حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے چھوڑنے کا ارادہ تھا۔ جس بنا پر اپنے اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ فرمایا کیونکہ یہ جواب ہے سوال کا ویسے بغیر سوال کے اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ صحیح ہی نہیں بنتا تو یہ معاملہ حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ والا مرزا جی کے بالکل برعکس ہے کہ حضرت زید فرماتے ہیں میں زینب کو طلاق دیتا ہوں۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رکھ اور یہاں سلطان محمد پٹی والا کہتا ہے کہ محمدی بیگم کے والد احمد بیگ نے میرے ساتھ نکاح کر دیا ہے لہٰذا منکوحہ بیوی میری ہے لیکن مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ محمدی بیگم کے باپ نے نکاح کر دیا ہے تو کرتا پھرے میرا نکاح محمدی بیگم سے خداوند تعالےٰ نے آسمان پر پڑھ دیا ہے لہٰذا آسمانی نکاح ارضی نکاح زیادہ سابق ہے۔ مرزائیو خدارا سوچو کہ کیا وکیل صاحب کا یہ کہنا احمدا ثابت رکھتا ہے ہرگز نہیں

بلکہ بالعکس ہے پھر آگے سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰہ زَوَّجَهَا بَعْدَ مَا اَنْكَحَهَا زَيْدًا اور یہ آپ کا ارشاد اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ اس سبب سے تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے زید کے نکاح کے بعد جب اس کو دیکھا یعنی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عصمت انبیاء علیہم السلام کو ثابت فرمایا کہ میری نگاہ زینب پر پڑی ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام چونکہ نفس امارہ سے مبرا ہوتے ہیں۔ اس لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سبق سکھایا کہ نبی کی عصمت یہ ہے کہ اگر کسی عورت پر نبی اللہ کی اچانک نظر پڑ بھی جائے تو وہ اس کو یہ نہیں کہتا کہ میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے۔ تو اس کو چھوڑ دے تاکہ میں اپنے عشق کو پورا کر لوں جیسا کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے کہا اور حضرت نبی اللہ اس عورت منظورہ کے خاوند کو یا اس عورت کو اور اس کے اقارب کو ذلیل نہیں کرتا یا نفسانیت اس پر غلبہ نہیں کرتی کہ وہ شور مچا دے کہ میں اس کا عاشق ہوں جیسا کہ مرزا غلام احمد جی نے فرمایا ہے

سیرۃ المہدی ۱/۲۳۲ } ہاں کیوں ہجر کے الم میں پڑے۔ کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے۔ کرم فرما کہ آ او میرے جانی بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے۔ کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر۔ دلا اک بار شور و غل مچا دے۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۵۳ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کئی دفعہ یہ شعر پڑھتے سُنا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ زبان کے لحاظ سے یہ بڑا فصیح و بلیغ شعر ہے۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے لکھنؤ

یہ شعر خبر نہیں کس کی جدائی میں ہر وقت مرزا صاحب کی زبان سے نکلتا تھا آخر اس میں کوئی معرفت الٰہی تو مضمر نہیں کسی محبوب کی جدائی میں ہی پڑھا جا رہا ہے کہا یہ نبوت

کا شیوہ ہے۔ جو نفس امارہ کا عشق پورا کر کے دل بہلایا جا رہا ہے —

اب تم بتاؤ اے مرزائیو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود زینب کے بھی اپنی زبان سے اپنی نفسانیت کے غلبہ کی کوئی بات ارشاد فرمائی؟ کہ آپ نے ارشاد فرمایا جیسا کہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے آگے ارشاد فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پاک سے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا وَقَالَ سُبْحٰنَ اللّٰہِ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ اور فرمایا پاک ہے دلوں کو پھیرنے والا اور یہ اس وقت فرمایا کہ وَقَعَ فِیْ نَفْسِہٖ یا آپ کے جی میں کچھ آگیا اور زبان حال اس کو باہر نکالتی ہے جو دل میں ہوتا ہے۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جی میں آگیا کہ یہ عورت زینب یہ سمجھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واللہ اعلم کس نگاہ سے دیکھا۔ تو حضور صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں جب یہ بات کھٹکی کہ کہیں اس کے دل پر کوئی اور خیال نہ ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو نادار نظر سے بھی نا واقف نہ تھے عورت کے دل میں ضرور کچھ گذرا ہے کہ مجھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے نہ برگزیدہ فرمایا زید اپنے غلام آزاد کے گھر میں ڈال دیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ اسی بنا پر حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ناراض بھی رہتی تھیں اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پڑی تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں بھی کچھ ضرور کھٹکا ہوگا تو حضور کے جی میں بھی آیا کہ اس کے شک کو رفع کر دینا چاہیئے کہ میں نے اسے کسی محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھا یا زوجیت کی امید پر نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ اے دلوں کے پھیرنے والے دربار خداوندی میں ارشاد فرمایا کہ اے دلوں کے پھیرنے والے اس کو میری جانب سے پھیر دے لیکن چونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ حضرت زینب پر پڑ چکی تھی رب العزت نے گوارا نہ فرمایا کہ جس پر میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پڑ جائے پھر وہ غیر نکاح میں رہے فوراً رب العزت نے حضرت زید کے دل میں ڈال دیا کہ اس کو طلاق دے دے چنانچہ فوراً اس نے دربار رسالت میں پہنچ کر عرض کیا کہ حضور میں زینب کی تیز زبانی کو برداشت نہیں کر سکتا اتنا عرصہ گزار اب نباہ ہونے کی صورت نہیں تو اس کو طلاق دیتا ہوں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں چونکہ کسی قسم کا خیال نہ تھا اس واسطے فرمایا اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ تو اپنی بیوی

اپنے قبضہ میں ہی رکھ تو اس نے فوراً طلاق دے دی یا اس کی طرف سے نہ تھا بلکہ ارادہ خداوندی تھا جو پورا ہو رہا تھا۔ جب اس نے طلاق دے دی اور عدۃ گزر گئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال شریف آیا کہ میں نے ہی اس کا نکاح کیا تھا اس کو اب اگر میں نہ متحمل ہونگا تو کون ہوگا

مرزائیوں کا کرشنی پہلو

مرزائی ان مرزائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی بہتان لگایا حالانکہ حضرت یوسف علیہ السلام کی بریت کے لئے ایک سورۃ قرآن مجید میں نازل ہوئی ان کے متعلق کہتے ہیں۔

وَلَقَدْ ہَمَّتْ بِہٖ قَصَدَتْ مُخَالَطَتَہٗ وَہَمَّ بِمُخَالَطَتِہَا لِمَیْلِ الشَّہْوَۃِ اَلشَّہِیَّۃِ الْاِخْتِیَارِیِّ (ربع مع البیان وجلالین) اگر نعوذ باللہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی زلیخا سے زنا کا ارادہ کیا۔

اور حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق ان مفسرین نے لکھا ہے۔ طَلَبَ اِمْرَاَۃَ شَخْصٍ لَیْسَ لَہٗ غَیْرُہَا وَتَزَوَّجَہَا وَدَخَلَ بِہَا (جلالین) کہ حضرت داؤد نے ایک شخص اوریا نامی کی بیوی لے لی اور اپنی سو بیویاں پوری کیں نعوذ باللہ من شرورھم

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق اسی جلالین میں لکھا ہے۔ کہ آپ ایک عورت پہ عاشق ہو گئے اور پھر اس سے نکاح کر لیا معاذ اللہ جب انبیاء کے متعلق بھی یہی بیہودہ گوئی رکھی ہے اگر مسیح موعود کے متعلق معاندین وہی شیوہ اختیار کریں تو انہیں معذور سمجھنا چاہیئے۔ پاکٹ بک ۵۲

محمد عمر پنجابی مثال مشہور ہے "بھولی چوں کے گھتا بوہٹر ہیٹھاں" اپنی کرشنی کرتوتوں سے باز نہ آئے اور سارا ڈالنے لگے کرشن جی کا ناک سادکا کر چنانچہ آریوں کے دوست اور ان کے چیلے ہیں تو پھر آریوں جیسے حملے ذات انبیاء علیہم السلام پر نہ کریں تو کیونکر کرشنی ہونے ثابت ہوں آدمی لگ کی ساحروں اتنا جینے ہی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کذالک لنصرف عنہ السوء والفحشاء انہ من عبادنا المخلصین ...

جو وکیل صاحب نے اپنی پاکٹ بک میں درج فرماتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو وکیل صاحب فقیر پہلے بھی عرض کر چکا ہے۔ کہ جس بات کا رد کوئی لکھ دے تو پھر ایسی بات کو منہ پہ لانا یا قلم سے لکھنا دیانتداری پر مبنی نہیں جب بعض نے اس کو لکھا تو اس کا جواب بھی علماء نے پر زور دیا ہے۔ جیسا کہ فقیر اب تمہاری تحریر کو جواب دے رہا ہے لیکن کل کو کوئی مرزائی پھر دہرائے تو کیا عقل قصور ہوگا

یوسف علیہ السلام پر افترا کا جواب

تفسیر خازن ۲/۲۲۵ اِنَّ یُوْسُفَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَانَ بَرِیْئًا مِّنَ الْعَمَلِ الْبَاطِلِ وَالْھَمِّ الْمُحَرَّمِ وَھٰذَا قَوْلُ الْمُحَقِّقِیْنَ مِنَ الْمُفَسِّرِیْنَ وَالْمُتَکَلِّمِیْنَ وَبِہٖ نَقُوْلُ وَعَنْہُ لَا یُلْتَفَتُ اِلٰی مَا نَقَلَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِیْنَ یوسف علیہ السلام عمل باطل سے اور مجرم ارادے سے بری تھے اور یہی قول محققین مفسرین کا ہے اور متکلمین اور یہی عقیدہ ہم کو ہے اہلسنت وجماعت کا ہے اور جو بعض مفسرین نے نقل کیا ہے اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔

تفسیر کبیر ۵/۱۲۵ علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نَحْنُ نَقُوْلُ اِنَّ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا ھَمَّ بِھَا ہم نہیں کہتے کہ یوسف علیہ السلام نے اس عورت کے ساتھ ارادہ کیا ہو وَالدَّلِیْلُ عَلَیْہِ اَنَّہٗ تَعَالٰی قَالَ وَھَمَّ بِھَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ وَجَوَابُ لَوْلَا ھٰھُنَا مُقَدَّمٌ اور اس پر دلیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَھَمَّ بِھَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ اس کے ساتھ یوسف علیہ السلام بھی ارادہ کرتے اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھتے تو اور جواب لولا کا اس جگہ مقدم ہے اور اس لولا کے جواب کے تقدم کی مثال قرآن کریم سے نقل فرماتے ہیں۔ اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِہٖ لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِہَا اور قریب تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں ظاہر کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو نہ تھامے رکھتے۔

علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے زجاج کے قول کا پرزور رد کیا ہے اور بہت جوابات دیئے ہیں جو بوجہ طوالت ذکر نہیں کئے جاتے تو ہمارے اہل سنت وجماعت کے ماننے

جب ایسے مفسر کا جسے حضرت یوسف علیہ السلام پر ارادے کو منسوب کیا رد کیا تو اب مسلمانوں کو
دھوکہ دینے کے لیے اور اپنے بھائی آریوں کو خوش کرنے کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام
پر طعن دین اور مرزا غلام احمد صاحب کو برے ارادے سے بری مبرا سمجھیں تو تشابہت قلوبھم
ہے تم نے صرف ایسے قول کو نقل کیا لیکن علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ خازن
نے رد کیا ہے۔ جن کا تم نے عمداً ذکر نہیں کیا۔

داؤد علیہ السلام کے بہتان کا جواب

باقی رہا تمہارا کہنا داؤد علیہ السلام کے متعلق تو یہ اسرائیلیات سے ہے۔ چونکہ پہلے تاریخ یہود و نصاریٰ کے قبضہ میں تھی۔ اس لئے یہود و نصاریٰ نے اپنے مطلب کے لئے انبیاء علیہم السلام پر انہوں نے بہتانات لگائے ہیں۔ تو اس اسرائیلی روایت کو اگر کسی نے بیان کر دیا تو یہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتی پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کا رد قرآن کریم نے کر دیا ہے جو صفات داؤد علیہ السلام کی رب العزت نے بیان فرمائی ہیں۔ یہ فعل ان کے خلاف ایک جملہ انہٗ اواب ہی اس روایت کی تکذیب کر رہا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ہمارے متقدمین و متاخرین نے اس تہمت کا پورا رد فرمایا ہے۔

جامع البیان ۳۸۷ | لَيْسَ لَهُ اَصْلٌ

تفسیر خازن $\frac{6}{141}$ | رَوَى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَالْحَارِثُ الْاَعْوَرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ
حَدَّثَكُمْ بِحَدِيثِ دَاوٗدَ عَلٰى مَا يَرْوِيهِ الْقُصَّاصُ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَّسِتِّيْنَ
جَلْدَةً وَّهُوَ حَدُّ الْفِرْيَةِ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَقَالَ الْقَاضِيْ عِيَاضٌ لَا يَجُوْزُ اَنْ
يُلْتَفَتَ اِلٰى مَا سَطَّرَهُ الْاَخْبَارِيُّوْنَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا وَغَيَّرُوْا
وَنَقَلَهٗ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ وَلَمْ يَنُصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا وَرَدَ فِيْ حَدِيْثٍ

صحیح وَالَّذِی نُعَلِّی عَلَیْہِ فِی قِصَّۃِ دَاوُدَ وَظَنَّ دَاوُدُ اَنَّمَا فَتَنَّاہُ وَلَیْسَ فِی قِصَّۃِ دَاوُدَ وَاُوْرِیَا خَبَرٌ ثَابِتٌ اور سعید بن مسیب اور حارث الاعور نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے قصائص کے متعلق روایت کرے میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا اور وہ انبیاء علیہم السلام پر بہتان لگانے کی حد ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ ان کتاب سے جن لوگوں نے بعض خبروں کو تغیر و تبدل کر کے لکھا ہے توجہ نہیں کرنی چاہیئے اور بعض مفسرین نے بھی نقل کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کچھ بھی ارشاد نہیں فرمایا اور نہ ہی حدیث شریف میں مذکور ہے اور داؤد علیہ السلام کے قصے میں جو اللہ تعالیٰ نے منصوص ہے۔ وَظَنَّ دَاوُدُ اَنَّمَا فَتَنَّاہُ اور داؤد علیہ السلام اور اوریا کے واقعہ میں خبر ثابت نہیں ہے۔

تفسیر کبیر ۱۸۷ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْوُجُوْهِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا اَنَّ الْقِصَّۃَ الَّتِیْ ذَکَرُوْهَا فَاسِدَۃٌ بَاطِلَۃٌ . . . . وَاَمَّا بِتَقْدِیْرِ کَوْنِهَا بَاطِلَۃً فَاِنَّ عَلَیْنَا فِیْ ذِکْرِهَا اَعْظَمَ الْعِقَابِ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا عَلِمْتَ مِثْلَ الشَّمْسِ فَاشْهَدْ وَهٰهُنَا لَمْ یَحْصُلِ الْعِلْمُ وَلَا الظَّنُّ فِیْ صِحَّۃِ هٰذِهِ الْحِکَایَۃِ بَلِ الدَّلَائِلُ الْقَاهِرَۃُ الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا قَائِمَۃٌ فَوَجَبَ اَنْ لَّا تَجُوْزَ الشَّهَادَۃُ بِهَا وَاَیْضًا کُلُّ الْمُفَسِّرِیْنَ لَمْ یَتَّفِقُوْا عَلٰی هٰذَا الْقَوْلِ بَلِ الْاَکْثَرُوْنَ الْمُحَقِّقُوْنَ وَالْمُحَقِّقُوْنَ مِنْهُمْ یَرُدُّوْنَهُ وَیَحْکُمُوْنَ عَلَیْهِ بِالْکِذْبِ وَالْفَسَادِ۔

ان دلائل سے داؤد علیہ السلام کے اس واقعہ کو باطل اور جھوٹا ثابت کر دیا پھر فرمایا۔ ترجمہ ان وجوہات بیان کردہ سے ثابت ہوا کہ وہ قصہ جن لوگوں نے ذکر کیا فاسدہ باطلہ ہے اور اس کی بطالت کے باعث اس کے ذکر کرنے سے ہم پر بڑا عذاب ہے تو فرمایا علیہ السلام نے جب سورج کی طرح معلوم ہو گیا تو اس تمام پر تم شہادت دو اور اس حکایت کی صحت میں علم و ظن ہی حاصل نہیں بلکہ زبردست دلائل قائم ہیں جن کو ہم نے ذکر کیا ہے تو واجب ہے کہ اس کے ساتھ شہادت جائز نہیں اور تمام مفسرین نے بھی اس پر اتفاق نہیں کیا بلکہ زیادہ محققین نے یا موں ہی نہیں

کیا اور زیادہ محققوں نے ان سے انکار کیا ہے۔ اور اس واقعہ پر کذب اور فساد ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب ہمارے مفسرین نے اگر کسی واقعہ اسرائیلیہ کو نقل کر دیا تو صداقت یہ ہے کہ اس کا کسی نے لحاظ نہیں کیا ان کے غلط واقعہ بیانی پر پردہ کسی نے نہیں ڈالا جیسا کہ تمہارا مرزائیوں کا شیوہ ہے۔ بلکہ اس کا پرزور رد کر دیا تاکہ یہ غلط واقعہ کسی کو گمراہ نہ کر دے اور اگر مرزائی مفسرین کی اصل بات بیان کردہ کو چھوڑ کر اسرائیلیات کے درپے ہو جاؤ تو مرزائی کو اپنی عادت سے مجبور سمجھوں گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی تہمت کا جواب

تمہارا اعتراض حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق۔

جامع البیان ۳۸۸ | اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَمْ یَصِحَّ حَدِیْثٌ فِیْ تَفْصِیْلِ تِلْكَ الْقِصَّةِ وَ مَا نُقِلَ عَنِ السَّلَفِ فَالظَّاهِرُ اَنَّهٗ مِنَ الْاِسْرَائِیْلِیَّاتِ۔ سمجھ لے کہ اس قصہ (سلیمان علیہ السلام) کی تفصیل میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ اور سلف صالحین سے منقول ہے کہ اس قصہ کا اسرائیلیات سے ہونا ظاہر ہے تو مفسرین نے ہی اس قصے کا بھی صاف رد فرما دیا تاکہ کوئی مغالطہ سے اپنے ایمان کو ضائع نہ کرے۔ اب تم مرزائی اگر عمداً محض اپنے مرزا غلام احمد صاحب کے ایسے واقعات ہائے پردہ پوشی کرنے کے لئے اسرائیلی واقعہ پیش کرو تو تم بھی اسرائیلی فرقہ سے کم نہ سمجھے جاؤ گے۔ آؤ جیسا کہ ہمارے مفسرین نے صداقت کے اظہار کے لئے اپنے ہی آدمیوں کا رد کیا تم بھی اپنے مرزا جی کا ایسے ہی رد کرو تو شاباش کہلانے کے حقدار بن جاؤ گے۔

مرزا جی کا لڑکے سے بہو کو طلاق دلوانا

مرزائی "تمہارا یہ اعتراض کہ مرزا صاحب نے بہو کو لڑکے سے طلاق دلوائی تو یہ شرعاً جائز جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لڑکے سے بہو کو طلاق

دلوائی ص۵۲

محمد عمر " اس کے کئی جوابات ہیں۔ فقیر مختصر عرض کرتا ہے۔ (۱) کَانَ اَبِی یَکْرَھُھَا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میرا باپ میری بیوی کو ہمیشہ بُرا سمجھتا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنی بیوی کو اس بنا پر طلاق دی کہ اس کا باپ اس کی بیوی کو ہمیشہ بُرا سمجھتا تھا نہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بہو کو طلاق دلوائی جیسا کہ تم نے کہا ہے کہ جرم رشتہ داروں کا اور طلاق دلوادی بہو کو جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو رنج تو احمد بیگ یا اس کی بیوی یا اس کی بیٹی محمدی بیگم پر یا سلطان محمد پر جو مرزا جی کی آسمانی منکوحہ لے گیا بہو کا کیا قصور تھا تو وکیل صاحب یہ تمہارا استنباط ہی غلط ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خود اقرار کیا کہ میری بیوی کے ساتھ میرے والد صاحب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ناراضگی تھی اور یہاں تو اس کے خلاف ہے کہ ناراضگی کسی سے اور طلاق بہو کو اور یہ لَمْعًا مَا کَسَبَتْ کے رو سے ظلم عظیم ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خود طلاق دی نہ کہ حضرت عمرؓ نے دلوائی جیسا کہ تمہارے مرزا صاحب نے کیا۔ جس میں مرزا جی کا شرعًا ظلم ثابت ہوتا ہے ہاں اگر بہو سے ناراضگی ہوتی تو کسی کو موقع اعتراض نہ تھا اور بہو پر مرزا جی کو کوئی رنج ہی بے گناہ کو طلاق دلوادی جس کا گناہ مرزا جی کے ذمہ ہے

مرزائی " مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ الطلاق لرضاء الوالدین فھو جائز" کہ والدین کی رضا کے واسطے طلاق دینا جائز ہے پاکٹ بک ص۵۳

محمد عمر " وکیل صاحب تمہیں یا ربات الٹنے کی کیا عادت ہے کیا ہمارا جھگڑا نفس طلاق ہے؟ کہ واقع ہوئی یا نہیں جھگڑا تو یہ ہے کہ بیٹا باپ کے کہے پر طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟ محمدی بیگم کے واقعہ میں نہ یہ سوال ہے کہ بیٹے نے طلاق کیوں دی اور نہ ہی یہ اعتراض ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ باپ نے دلوائی ہے فقیر نے تو محمدی بیگم کے متعلق تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے چودہ ۱۴ جھوٹ مرزا جی کی کتب سے

باصلہ و بعبادتہٖ بلا ناویل عرض کیے جس میں سے اس معاملہ عشق محمدی بیگم میں مرزا جی کے مظالم کو بھی بیان کیا گیا اور باقی باتیں مرزا جی کے مظالموں پر نکتہ چینی فرمائی البتہ ایک بات کو تم نے الٹ بیان کرنے کی کوشش فرمائی اور دلیل پیش کی کہ باپ بیٹے سے بہو کو طلاق دلوا سکتا ہے جس کے قبل ازیں تمہاری تسلی کی گئی کہ حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر سسر بہو سے ناراض ہو تو بیٹے سے طلاق دلوا سکتا ہے یہ نہیں کہ جرم کسی کا اور گرفت بہو کو یہ سسر کا ظلم عظیم ہے۔ پھر تم نے دلیل پیش کر دی کہ رضاء والدین سے طلاق جائز ہے بھئی یہاں طلاق کے جواز کی بحث نہیں پہلے دماغ کا علاج کرایئے مسئلہ تو یہ ہے کہ کسی غیر کی ناراضگی سے دوسرے کو گرفت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ خدائی قانون تو یہ ہے کہ مَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا کہ جس نے برا کیا برائی کا وبال اسی برے پر ہے نہ دوسرے پر درد پیٹ میں اور چیرا سر کو جائے تو ایسے شخص کو دیوانہ قرار دیا جائیگا جھگڑا تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے بلا جرم بہو کے طلاق دلوا دی کیا مرزا جی اس کے مجرم ہیں یا نہیں؟ وکیل صاحب یہ بات تو کسی غیر کے سامنے بھی بیان کرو کہ اپنی عشق پرستی میں بہو کو طلاق دلوانا کیسا ہے تو وہ اخلاقی مجرم بھی ضرور کہیگا شرعاً و اخلاقاً مرزا صاحب مجرم ثابت ہوئے اور تمہارا یہ جواز کا استعمال غلط ثابت ہوا کیونکہ طلاق کے جواز میں تنازعہ نہیں مرزا جی کے طلاق دلوانے پر اعتراض ہے کہ اپنی عشق بازی میں سسر اپنی بہو کو طلاق دلوا سکتا ہے یا نہیں یہ جواز کسی کتاب حدیث یا قرآن کریم سے نکال کر دکھاؤ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ اور جس کو رب العزۃ پسند نہ فرماوے اس کو تم پسند کرو تو تمہاری پسند کوئی معتبر نہیں کیوں قانون الٰہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ مرزا جی کے اس فعل کو شنیع اور ظلم ثابت کر رہا ہے۔

"مرزائی" حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دے دی ثابت ہوا کہ باپ کے کہنے پر بیٹا طلاق دے سکتا ہے۔ صلاحیت

"محمد عمر" مرزائی چوری کو مشہور ہے اور پوری ہی قرآن و حدیث کی کہتے ہیں کہ ایمان

ہی نہ رہا ۔ تو وہ بات سمجھ گئے کہ کیوں

بخاری شریف ۱/۴۷۵

فَجَاءَ اِبْرَاهِیْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمٰعِیْلُ یُطَالِعُ تَرِکَتَهٗ فَلَمْ یَجِدْ اِسْمَاعِیْلَ فَسَأَلَ
اِمْرَأَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَیْشِهِمْ وَهَیْئَتِهِمْ
فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِیْ ضِیْقٍ وَشِدَّةٍ فَشَکَتْ اِلَیْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ
زَوْجُکِ اِقْرَئِیْ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِیْ لَهٗ یُغَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِیْلُ
کَأَنَّهٗ آنَسَ شَیْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَکُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَیْخٌ
کَذَا وَکَذَا فَسَأَلَنَا عَنْکَ فَاَخْبَرْتُهٗ وَسَأَلَنِیْ کَیْفَ عَیْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اِنَّا
فِیْ جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ اَوْصَاکِ بِشَیْءٍ قَالَتْ نَعَمْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ
السَّلَامَ وَیَقُوْلُ غَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِکَ قَالَ ذَالِکَ اَبِیْ وَقَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُفَارِقَکِ
اَلْحِقِیْ بِاَهْلِکِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰی

تو ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کے نکاح کرنے کے بعد تشریف لائے تاکہ اپنے ترکہ کا مطالعہ فرمائیں تو اسماعیل علیہ السلام سے آپ کی ملاقات نہ ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کے متعلق اس کی عورت سے سوال کیا تو بہو نے جواب دیا کہ ہمارے لئے روزی کی تلاش میں تشریف لے گئے ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بہو سے ان کے روزگار و معاش اور صورت روزگار کے متعلق سوال کیا تو آپ کی بہو نے جواب دیا ہماری بُری حالت ہے ہم زمانے کی سختی اور تنگی میں ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہو نے آپ کے سامنے شکایت کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا پھر جس وقت تیرا خاوند آئے اس کو السلام علیکم کہنا اور اس کو کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دے تو جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے گویا کہ آپ کسی چیز کی تلاش میں ہیں تو اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کیا کوئی تمہارے پاس آیا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ ہاں ایسا ایسا ایک بڈھا ہمارے پاس آیا اس نے آپ کے متعلق دریافت کیا تو میں نے آپ کا ان کو بتا دیا اور انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ ہمارا معاش کیسا ہے تو میں نے ان کو بتایا کہ وہ سختی اور تکلیف میں ہیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا انہوں نے کوئی تجھے پیغام دیا

بیوی نے عرض کی کہ ہاں آپ کو السلام علیکم کہا اور فرماتے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو بدل دے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرا باپ تھا اور مجھے آپنے تاکیدی حکم گیا ہے کہ میں تجھے علیحدہ کر دوں تو اپنے اہل کے پاس چلا جا تو آپنے اسے طلاق دے دی اور ان سے دوسری عورت کے ساتھ آپ نے نکاح کر لیا الخ

یہ ہے مرزائی صاحب اصل وجہ طلاق دلوانے کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہو نے رزق کی تنگی اور تکلیف کی شکایت کرتے ہوئے آپ کے سامنے ملتی ہوئی تو چونکہ آپ کی بہو نے خدا کا شکریہ نہ ادا کیا بلکہ شکائت کی اور اس امر کو انبیا کرام برداشت نہیں کر سکتے بلکہ شرک سمجھتے ہیں تو بانی بیت اللہ کے گھر ایسی خدا کی ناشکری کرنے والی بہو کو آپنے پسند نہیں فرمایا جس شخص کو آگ جلتی ہوئی میں ڈالا گیا لیکن اس نے توکل میں فرق نہیں آنے دیا شکائت نہیں کی وہ ایسا شرک کلام اپنی بہو سے کیسے گوارہ کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے بیٹے سے طلاق دلوائی مرزاجی کی طرح اپنے پرائی عورت کے عشق میں زندگی برباد نہیں کی یہ نہیں کہ مرزاجی کا لڑکا اور بیوی مرزاجی کی مرزائیت کو قبول نہ کرے تو کافر نہیں دوسرا کوئی غیر مرزائی ہو تو وہ مرزاجی کے کفر میں مبتلا ہو جائے اور بیوی بچے غیر مرزائی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن جب پرائی عورت کے عشق میں پھر خمار جوش مارے تو بیوی مطلقہ ہو جائے اور بہو بلا گناہ فرمانبردار بھی مطلقہ کرادیں کیا یہ ظلم عظیم نہیں بھائی سچ ہے اپنی آنکھ پر شہتیر ہو تو مضائقہ نہیں اور دوسرے کی آنکھ میں تار بھی نظر میں ہوتی ہے۔ پھر نبیوں کی مثالیں دینا اور عبارتیں کانٹ چھانٹ کر پیش کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہو خداوند سے ڈرو اور پھر ایسے نبی کی مثال پیش کرتے ہو کہ جس کی شان میں اللہ تعالےٰ فرماویں وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا

اے اُمت مرزائیہ اسرائیلی روایات سے انبیاء علیہم السلام کی ہتک کرکے تم اپنے مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹ کو سچا کرنا چاہتے ہو ایسی باتوں سے سچا ہونا محال جبتک کہ کچھ اصلیت بھی نہ ہو جب اصلیت ہی غلط ہے تو تمہارے بنانے سے جھوٹ سچ نہیں ہو سکتا اور مرزا جی کا ظلم دنیا میں مشہور ہو چکا ہے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں خود لکھ دیا ہے۔ ان کے اعمال نامے میں لکھا جا چکا ہے۔ وہ اپنے ظلموں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں خدا کیواسطے اب بھی وقت ہے سمجھ جاؤ اور کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ پر عمل کرو۔

"مرزائی" اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ لَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ کہ ظالم لوگوں کے ساتھ تعلقات نہ رکھو ورنہ تم کو بھی عذاب پہنچیگا۔ پس حضرت مسیح موعود نے اگر اپنے بیٹے کو انبیاء گزشتہ کی سنت پر عمل کرکے ان لوگوں سے قطع تعلق کرنے کی ہدایت کی جو خدا اور اس کے رسول کے دشمن ہو چکے تو اپنے فرض کو ادا کیا ۴۵۴

"محمد عمر" وکیل صاحب ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ظالموں کی طرف تم مائل نہ ہو وہ مرزا جی نے چونکہ بڑے بڑے ظلم کئے ہزاروں کے حقوق ناجائز ہضم کر گئے۔ ڈکار بھی نہ لیا اور عذر کرنے والوں کو گالیاں سنائیں بلکہ لکھیں جن کو آج بھی مرزائی پڑھ کر خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے مرزا جی نے خوب گالیاں نکالیں خداوند تعالےٰ ان کو بُرا کہے جو اُن کے ساتھ شر کریں اس کے کلام کو جھوٹا کہیں اور مرزا جی اس کو گالیاں نکالیں جو ان کو ناجائز کھانے کا عذر کرے اور جو اپنی امانت مانگے اور امام دین گورداسپوری جائے تو مرزا جی اپنی اُمت کی امداد سے اس کی جگہ پر ناجائز قبضہ کرکے احاطہ کر لیں۔ براہین احمدیہ کے پچاس حصوں کی قیمت لے کر پانچ پر کفایت کریں اور حق طلب کرنے والوں کو فحش گالیاں سنائیں غیر مسلموں کے مقابلہ میں عذاب الٰہی نازل کرنے کی میعاد مقرر کر دیں اور جھوٹے ہونے کی صورت میں گالیاں مسلمانوں کو نکالیں کہ تم میری امداد کیوں نہیں کرتے پھر کہدیں کہ ہم اس خدا کے قائل نہیں جو عذاب کنندہ ہو اور معاف نہ کرنے والا ہو۔ ہم تو معاف کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے کی خدائی کے قائل خداوند کریم کو جو اس پر رحم آتا ہے جس پر مرزا جی کی

نظر عذاب پڑے اور عذاب کا نزول اس پہ فرماتا ہے جس پہ مرزاجی کو رحم آجائے ہم تمہیں مرزائیوں کو اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ کُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ کی طرف مدعو کرتے ہیں۔ اور ایسے خداوند کی طرف بلاتے ہیں جو عدل کا احسان کا اور ذی القربٰی کو حق دینے کا ارشاد فرماتا ہے۔ اور فحشاء اور منکر سے روکتا ہے کیونکہ جو شخص خود دوسروں کی محصنات بیویوں کو ناجائز طور پہ کوشاں رہتا ہے اور انکار کرنے پر موت کی دھمکی دیتا ہے اور اسلامی اخلاق پیش کرنے پر اپنی نسوانی عشق میں مرکوز ہو کر معصومین انبیاء علیہم السلام پہ حملہ کرے اور اپنی عشق بازی میں عمر گزارے تو وہ تمہیں پرستش خداوندی کا سبق کب سکھا سکتا ہے وکیل صاحب فقیر اب تمہیں ظالم کی طرف جھکنے سے روکتا ہے پھر تمہارا کہنا کہ سنت انبیاء علیہم السلام پر عمل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کو قطع تعلق کرایا گیا قطع تعلق کرانے کا معاملہ محمدی بیگم کا عشق تھا نہ کچھ اور۔

لہٰذا مرزا صاحب نے اپنے لڑکے سے قطع تعلق کرایا تو دینی معاملہ نہ تھا۔ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کا معاملہ نہ تھا بلکہ عشق محمدی بیگم موجزن تھا۔ اگر وصل دائمی محبوبہ سے ہو جاتا تو سب صلہ رحمی میں شامل رہتے جب وصل دائمی محمدی بیگم کا نہ ہوا تو خدائی حکم صلہ رحمی کے بدلہ میں قطع رحمی شروع کر دی اور مسلمانوں کو دہریہ اور کافر کہہ کر رشتہ داری سے قطع تعلق کر دیا گیا اور کرایا گیا اگر دینی بغض حائل ہوتا تو قبل از عشق محمدی بیگم دینی بغض حائل کیوں نہ ہوا شرن پت اور ملاوا مل کشن سنگھ گنگھی گھاڈا جوالا سنگھ نمبردار مرزاجی کے اصحاب اور خاص یار ہوتے ان سے قطع تعلق کیوں نہ کیا گیا دشمن اسلام کو مرزاجی گود میں بٹھائیں انگریزوں کی تعریف میں پچاس الماریاں بھرنے کا دعویٰ رکھیں اور اپنے رشتہ دار کسی سے بھی محمدی بیگم کے عشق سے ملیں اپنوں کو بیگانہ کر دیں وَیَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ کا عین مصداق ہوں تو قبر و حشر میں وَاٰتِ ذِی الْقُرْبٰی حَقَّہٗ کا کیا جواب دینگے مرزا غلام احمد صاحب سے یہ سوال ضرور رہیگا مرزاجی کے عشق کو پورا ہونے دینا یا اقرباء کی طاقت سے باہر ہے بندہ کسی کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ مرزا بیو اپنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے" مرزائی دعویٰ اس واسطے جھوٹے نکلتے ہیں کہ خواہشات نفسانی

کے مقتول ہوتے تھے اور ہوتے ہیں تمہارا کہنا غلط ہے کسی نبی نے اپنے اقرباسے بگاڑ نہیں کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا واقعہ یاد کرو اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہیں فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ اور کافر کو جہاں پاؤ قتل کر دیں نے آپ کو اختیار دے دیا ہے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رحمۃ العالمین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے باوجود اختیار ملنے کے بھی فرماتے ہیں۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام پر کئی قسم کے مظالم کئے لیکن آخر یوسف علیہ السلام نے فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ لیکن مرزا جی کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے کہا پنجابی مثال مشہور ہے۔ اماں جے میں سپاہی ہوواں تاروز تیرے ای چنڈ کٹاں ماں نے اگوں آکھیا بچا توں ایہو جیاں نیتاں والا شالا سپاہی ہوویں ای نان اچھی نبوۃ کا دعویٰ کیا کہ لوگوں کی لڑکیاں زبردستی چھیننے لگ گئے قطع رحمی کرنی شروع کر دی کیا یہ چال چلن نبی اللہ کا ہوتا ہے کلا وحاشا۔ رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ضرور اللہ تعالےٰ مفسدین کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا۔ ہمارا کام کر دینا ہے یاد رہو۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔ اٰمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا۔

"مرزائی" " حضرت مسیح موعود کو اس کے متعلق خصوصاً الہام ہوا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَطَعُوْا تَعَلُّقَهُمْ مِنْهُمْ وَبَعُدُوْا مِنْ مَجَالِسِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَرْحُوْمِيْنَ پس حضرت مسیح موعود وَقَطَعُوا الْعَلَقَهُمْ مِنْهُمْ پر عمل کرنا چاہتے تھے پاکٹ بک ۵۴۲۔"

"محمد عمر" کیوں نہ ہو مرزا جی کو مسلمانوں کے قرآن مجید کے خلاف اگر الہام نہ ہو تو اور کیا ہو چونکہ قرآن کریم میں صلہ رحمی کا حکم ہے۔ تو مرزا جی کو قطع رحمی کا الہام ہوا یہ بھی مرزائی قرآن کی آیت ہے اب اسلامی قرآن کا حکم ملاحظہ ہو۔

فیصلہ قرآنی

محمد ۲۶/۳ | فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ

تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ ○ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فَاَصَمَّہُمْ وَ اَعْمٰی اَبْصَارَ ھُمْ۔ تو کیا تمہارے لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے یہ کہ زمین میں فساد پھیلاؤ تم اور تعلق قطع کرو تم اپنے رشتہ داروں سے یہی ہیں ایسے لوگ جن کو اللہ نے لعنت کی ہے تو بہرا کر دیا اس نے ان کو اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اس نے۔

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ تمہارے لچھن ایسے نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت دے دی جائے تو دو کام ناجائز شروع کرو گے۔ (۱) زمین میں فساد کرنا (۲) اور قطع رحمی۔ تو رب العزۃ نے ایسے لوگوں پر تین سزائیں مقرر فرمائیں (۱) دونوں کے مرتکب کو لعنت کا انعام دیا (۲) بہرہ کر دیا کہ وہ حق کو کسی طرح سماع قبول نہیں کر سکتے۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَ لَوْ جَآءَتْہُمْ کُلُّ اٰیَۃٍ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ۔ (۳) حق دیکھنے سے اندھا کر دیتا ہے مرزا غلام احمد صاحب نے دونو جرم قطع رحمی کے متعلق مرزا جی کے ملہم نے ہی خلاف قرآن سبق دے دیا کہ قَطَعُوْا تَعَلُّقَہُمْ مِنْہُمْ وَ بَعَّدَ وہ کہ مرزا جی کا ایمان مرزائیہ تب صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ جنہوں نے مرزا جی کو بستر عیش پر لطف بہار لوٹنے نہیں دیا ان سے قطع تعلق کیا جائے لیکن خداوند زمین و سماوات و خالق کل نے قرآن کریم میں فتوٰی جاری فرما دیا کہ جو شخص زمین میں فساد کرے یا قرابت مندوں سے انقطاع یا دوری کرے تو وہ ملعون ہے۔

مرزائی دوستو! اب فیصلہ قرآنی ملاحظہ فرما کر خود سوچو کہ مرزا غلام احمد صاحب پر ان رشتہ داروں کی قطع تعلقی جو بوجہ محمدی بیگم کے نہ دینے کی بنا پر ہوئی ان تینوں سزاؤں کے مستحق ہوئے یا نہ؟

کوشش کیوں کی گئی؟

مرزائی "تمہارا یہ کہنا کہ اگر وعدہ خدا کی طرف سے تھا تو پھر اس کو پورا کرنے کے لئے کوشش کیوں کی گئی تو یہ شرعاً ممانعت نہیں دیکھو آنحضرت کے ساتھ فتح کا وعدہ تھا مگر کیا حضور نے جنگ کے لئے تیاری نہیں کی کیا لشکر تیار نہیں کیا حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ان کو کامیاب کریگا پھر بھی حضرت

یوسف علیہ السلام نے جیلخانہ سے ایک مشرک شخص کی سفارش کرائی اور آنحضرت سے وعدہ تھا کہ تمام عرب میں مسلمان ہوگا پھر کیا حضور نے تبلیغ کا کام بند کر دیا پس رعایت اسباب ضروری ہوا ایسے ہی مرزا صاحب کا ان کو خط لکھنا ضروری کیونکہ اگر بصورت عدم توبہ ان پر عذاب آتا تو وہ کہہ سکتے تھے کہ ہمیں اس پیشگوئی کا علم ہی نہ تھا۔ اس لیے ہم بے قصور ہیں۔ اس لئے ضمیمہ براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے کوئی جائز کوشش کرنا حرام ہے۔ پ ۷۵

کوشش کیوں ضائع گئی

محمد عمر " وکیل صاحب آپنے تو یار دنیا اور دین کو ایک سمجھ لیا جہاد فی الدین بالسیف جس میں مالی قربانی بدنی قربانی خرچ اسواری بردی وغیرہ سب عبادات میں شمار ہوتی ہیں۔ جہاد بالسیف اور جہاد بالزوجہ کو مساوی سمجھنا مرزائی قانون ہی ہے پھر کوشش اور مقصد میں فرق ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے تمام عمر عیش دنیاوی کو دین پر مقدم رکھا پلاؤ زردہ مرغ کامل بھنا ہوا شراب جس کی خوراک ہو ریشمی لنگی یا غرارہ یا چست پاجامہ ململ کا باریک کرتہ گرمیوں میں اور کئی کئی کرتے سردیوں میں زرین کلاہ اور دس گز پگڑی جسکا لباس ہو بھلا یہ تمام لوازمات شہوت نفسانی کے نہیں تو اور کیا ہے تمام لوازمات موصل الی المحبوب ضرور ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کی تمام عمر کا اکثر حصہ مقدمات اور عدالتی شہادتوں میں گزرا اور باقی حصہ محمدی بیگم کے عشق میں گذرا جیسا کہ مرزا صاحب خود ارشاد فرماتے ہیں۔

محمدی بیگم کے عشق کی ابتدا

تبلیغ رسالت $\frac{1}{118}$ } پہلی پیشگوئی اس زمانہ کی ہے کہ جبکہ حضور وہ لڑکی نابالغ تھی اور جبکہ یہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کی نسبت اب سے پانچ برس پہلے کی گئی تھی یعنی اس زمانہ میں جبکہ اس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو

برس کی تھی . . .

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۸۸ء

مرزا جی کے اس کلام سے ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو محمدی بیگم کا عشق کم از کم سنہ ۱۸۸۳ء سے دامنگیر ہوا۔

مرزا جی کا دوسرا فرمان

ضمیمہ انجام آتھم ۵۴ { براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا . . . . یا احمد اسکُن اَنتَ وَزَوجُکَ الجَنَّۃَ

مرزا جی کی اس تحریر سے ثابت ہے کہ مرزا جی کو براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ سے عشق محمدی بیگم تھا سنہ ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں مرزا غلام احمد صاحب نے اقرار کیا کہ اب سے پانچ برس پہلے لڑکی کی عمر آٹھ یا نو برس کی تھی"۔ کم از کم نو برس ہی مرزا جی کی زبانی شمار کئے جاویں تو بقول مرزا صاحب ابتدائے عشق سنہ ۱۸۸۳ء بنتی ہے تو سنہ ۱۸۸۳ء میں محمدی بیگم کی عمر نو برس کی اگر شمار کی جائے اور براہین احمدیہ کی اشاعت کا سال سنہ ۱۸۸۰ء ہے تو محمدی بیگم کی عمر ۶ سال بنتی ہے تو محمدی بیگم کی چھ سالہ عمر میں ہی مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم کے عاشق بنے اور

مرزا جی کی عمر

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۱ { میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔

اور مرزا غلام احمد صاحب کا یہ فرمان سنہ ۱۹۰۸ء کا ہے تو سنہ ۱۹۰۶ء سے اگر ستر کو منہا کیا جائے تو سنہ ۱۸۳۶ء کی پیدائش مرزا غلام احمد صاحب بقول مرزا صاحب ثابت ہوئی سنہ ۱۸۸۳ء میں محمدی بیگم پر فریفتہ ہوئے سنہ ۱۸۳۶ء میں اگر ۴۷ کو جمع کیا جائے تو سنہ ۱۸۸۳ء

بنتے ہیں تو بحساب تحریر مرزا صاحب مرزا غلام احمد صاحب کے عشق محمدی بیگم کی ابتدا ہوئی تو آپ کی عمر اس وقت ۴۵ برس کی تھی اور محمدی بیگم کی عمر اس وقت بقول تحریر مرزا صاحب چھ ۶ برس کی تھی تو ۴۵ برس کے بوڑھے کو چھ ۶ برس کی لڑکی کا عشق بھڑکا اور مرزا صاحب کا اپنی عمر کا یہ حساب لگانا بھی جھوٹ ہی ثابت ہوا جیسا کہ مذکورہ حوالہ سے ثابت ہے۔

مرزائیو! دیانت کو سامنے رکھو اور انصاف سے کہنا کہ جس شخص کی ۲۵ برس کا حصہ جس حصے کو وہ برکت والا اور الہامی سمجھتا ہو محمدی بیگم کے عشق میں گذرے اور طرح طرح کے اخراجات کا متحمل بھی اسی عشق کی خاطر ہوتا رہے اور باقی تمام ورثاء کو محروم کر کے جائداد ان کے نام منتقل کرا دینے کا چکمہ بھی دیتا رہے کیا یہ کوشش ہے یا نبوۃ کا دارومدار ہی عشق محمدی بیگم میں فنا ہونا اصل مقصد تھا کیونکہ ملہم بننے کا دعویٰ بھی ۱۸۸۰ء سے ہی شروع کیا اور ابتدائے عشق محمدی بیگم بھی اس سال سے مرتے دم تک مرزا غلام احمد صاحب اسی آس میں لگے رہے کہ

محمدی بیگم کا نکاح

کہ یاد رکھو اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ (انجام آتھم ۵۴) تو مرزا غلام احمد صاحب بقول و فتویٰ خود بدتر ہو گئے یا نہ؟ فیصلہ تم خود کر لو فقیر کچھ غرض نہیں کرتا فتویٰ نہیں دیتا خود تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا ہے اور اولہ بھی تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے اور فتویٰ بھی مرزا غلام احمد صاحب کا یعنی مدعی بھی مرزا غلام احمد صاحب اور حکمی فیصلہ بھی بدتر ہونے کا مرزا غلام احمد صاحب کا ہی ہے ایمان تم نہ لاؤ تو تم مرزائی بھی بروزی ہو اصلی نہیں۔

قانون مرزا غلام احمد صاحب

تبلیغ رسالت ۱/۱۱۸ } ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔

میعادوں کے ارشاد مرزا صاحب

شہادۃ القرآن مطبع لاہور ص ۶۴ } پھر ماسوا اس کے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں۔ ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا۔ خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ ہونا قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہے سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کے تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزا یہ ہیں۔ (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳)، اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴)، اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

مرزا صاحب کی اس تحریر کے مطابق ۱۵ پندرہ مہینہ تک مرنے کی جھوٹی نکلی لیکھرام

کی موت والی بھی جھوٹی نکلی بلکہ وہ مقتول ہوا احمد بیگ کی کے داماد جس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب نے ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء تک پیغام اجل بھیجا تھا وہ بھی نہ مرا سو یہ بھی جھوٹ ہی نکلا یہ تو جملہ معترضہ کے طور پر تھا تاکہ عبارت پوری لکھی جاوے گا بیان کیا گیا آخری اس موقعہ پر زیر بحث مرزا جی کی اخریات کے دو نمبر ہیں (۵) "اور یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہوگا" جھوٹ نکلا (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے گا اور پہلے مرزا صاحب نے وضاحت فرمائی کہ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں۔ ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور امانت دونو خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہیں۔" اور اخیر فرمایا اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں" سو اس مطلب یہ ہوا کہ ان واقعات میں انسانی دخل نہیں محض خدا تعالےٰ کا اختیار ہے پھر اگر میرا کہا سچا ہو جائے سلطان محمد پٹی والا احمد بیگ کا داماد اڑھائی سال میں مرجائے اور میری زندگی میں ہی میرے نکاح میں محمدی بیگم آئے تو میں خدا کی طرف سے ہوں ورنہ نہیں۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ کی قدرت اور طاقت اگر کہے کے مطابق ہو تو میں خدا کی طرف سے ہوں ورنہ نہیں تو جب خداوند تعالےٰ نے اپنی طاقت وقدرت کو احیا اور امانت کو مرزا جی کے کہے کے مطابق استعمال نہ کیا بلکہ نہ سلطان احمد مرزا جی کی زندگی میں مرا اور نہ محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا جی کے نکاح میں آئی تو مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے اور ثابت ہوا کہ خدا کی طرف سے نہیں اور اللہ تعالےٰ کسی نیکی کرنے والے کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ لَایُضِیعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ارشاد الہٰی سچا ہے اور دنیا دار نامراد ہی جاتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے ۲۵ برس عشق محمدی بیگم میں ایسے گزارے کہ دن رات اسی دھن میں لگے رہے کبھی احمد بیگ والد محمدی بیگم کو دھمکی دی اور ہزار ہا اشتہارات اور ٹریکٹ چھپ رہے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو محمدی بیگم اور اس کے خاوند سلطان محمد کی اجل کے اشتہارات چھپ رہے ہیں کبھی ان کو انعامات سنائے جا رہے ہیں کیا یہ بلند ابنوۃ کا مظہر ہے یا عیاشی کا۔

مرزا غلام احمد صاحب کا محمدی بیگم کے باپ کو منت سماجت کا خط لکھنا اور دھمکی میں قربان ہونیکا وعدہ کرنا

آئینہ کمالات مطبع لاہوری ۵۷۴ } و الحق الحق اقول انی اکتب ھذا المکتوب بخلوص قلبی وجنانی فان قبلت قولی

وَبیانی فقد صنعت لطفا اِلَیَّ وَکان لی احسانا عَلَیَّ وَمعروفا لدی فاشکرک وادعو ازیادۃ عمرک من ارحم الراحمین وانی اقیم معک عہدی انی اعطی بنتک ثلثا من ارضی وَمن کل ماملکتہ یدی وَلا تسئلنی خطّۃ الا اعطیک ایاھا وانی من الصادقین ولن تجد مثلی فی رعایۃ الصلۃ ومودۃ الاقارب وحقوق الوصلۃ وتجد فی ناصر نوائبک وحامل اثقالک فلا تضیع وقتک فی الاباء ولا تتغکس حبک ولاتکونن من الممترین خدا کی قسم میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں یہ خط خلوص دل کے ساتھ اور دلی راز لکھ رہا ہوں پھر اگر تو نے (احمد بیگ نے) میری بات مان لی اور میرا بیان قبول کر لیا تو ضرور مجھ پر تیری بڑی مہربانی ہوگی اور خصوصاً مجھ پہ احسان ہوگا اور میرے نزدیک نیکی ہوگی پھر میں آپ کا نہایت مشکور ہوں گا۔ اور ارحم الراحمین سے دعا کروں گا کہ تیری عمر زیادہ کرے اور میں تیرے ساتھ ایک عہد قائم کرتا ہوں کہ میں اپنی تمام زمین اور تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا تیسرا حصہ تیری بیٹی کو مفت دے دوں گا اور جو نسا خطہ تو میرا پسند کریگا وہی میں تم کو دے دونگا اور میں صادقین سے ہوں اور میرے جیسا صلہ رحمی اور مودۃ قربی اور حقوق رسی میں تجھے ہرگز نہیں مل سکیگا اور تیرے تمام اہل وعیال کی امداد کروں گا اور تیرے تمام اخراجات کا متحمل ہوں گا پس تو انکار میں اپنے اس قیمتی وقت کو ضائع نہ کر اور اپنی محبت کو برانہ منا اور تو شک کرنے والوں سے نہ ہو۔

مرزا صاحب کی اس عبارت سے ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تمام جائیداد کی تقسیم محمدی بیگم پر قربان کردی گئی اور باقی ورثاء سے پہلی بیوی اور اس کے بیٹے کو پہلے ہی محمدی بیگم کی بدولت جواب دے کر محروم کر دیا اور باقیوں کو محمدی بیگم اور اس کے والد اور اس کے اہل وعیال پر محمدی بیگم کے بستر عیش کی بدولت بخش کر دیا جیسا کہ ارشاد ہے۔

(۱) اپنی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا تیسرا حصہ تیری بیٹی محمدی بیگم کو دے دونگا۔

(۲) اور جو نسا خطہ تو (احمد بیگ۔ محمدی بیگم کا والد) پسند کریگا۔ وہی میں تم کو دے دونگا۔ (اگر تمام پسند کرے تو تمام ہی دے دونگا)

(۳) اور نیز ے تمام اہل وعیال کی امداد کروں گا اور تیرے تمام اخراجات کا متحمل ہوں گا (مثلاً تمام کی خوراک ولباس ودیگر اخراجات خانگی مرزا صاحب کے ذمہ ہونگے ،
(۴) تو شک کرنے والوں سے نہ ہو یہ یقینی امر ہے جو کہا گیا اس میں کسی قسم کا شک نہیں۔

مرزائیو! جو شخص ایک نفسانی عشق وشہوت نفسانی کو پورا کرنے کی خاطر گھر وبار کو ہی قربان کر رہا ہے۔ کیا یہ انصاف ہے اور یہ عشق بازی ہے یا بقول تمہارے محض کوشش ہے تو مرزا غلام احمد صاحب کی اس جان ومال کی فدائی کا کام اگر محض کوشش ہی رکھو تو یہ مرزائی تعصب کے سوا اور کیا کچھ کہا جا سکتا ہے۔ خدارا سوچو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے داغ نبوۃ کے قائل ہو جاؤ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے اعمال کی وجہ سے تم جب دنیا سے روپوش ہو تو میدان حشر میں کب منہ دکھانے کے قابل ہوگے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِين۔

خدائی فیصلہ

اللہ تعالے ارشاد فرماویں۔

طٰہٰ ۱۶/۸ } وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ

اور آپ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھیں نہ اٹھایئے طرف اس چیز کی جو ہم نے نفع دیا ہے ساتھ اس کے ان کو قسم قسم کی دنیا کی آرائش سے تاکہ ہم آزماویں ہم ان کو اس میں ثابت ہوا کہ دنیاوی مال ودولت کی طرف توجہ دینا ہی انبیاء کرام کی شان کے خلاف ہے بلکہ بجائے اس کے فرمایا فاذکروا اللہ - کثیرا لعلکم تفلحون تمہاری فلاحی تب ہوگی جب [illegible] کا ذکر تم نے بہت کیا

وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ | فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا تو لیکن وہ لوگ اللہ کے ساتھ ایمان

لائے اور اللہ کے ساتھ مضبوط ہو گئے تو ان کو اللہ تعالےٰ جلدی ہی اپنی رحمت و فضل میں داخل کریگا۔ اور جلدی ہدایت دیگا۔ ان کو اپنی طرف سیدھے رستے کی۔

مرزائیو! اللہ کے ساتھ ایمان لانا اس لئے ہے کہ معتصم باللہ ہو جاؤ تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت و فضل میں جلدی ان کو داخل کریگا اور ان کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت بھی دیگا۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب بجائے اعتصام باللہ کے اعتصام بمحمدی بیگم ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے نہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا اور نہ فضل میں، اور اللہ تعالےٰ نے نہ ہی مرزا غلام احمد صاحب کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائی اسی لئے عورتوں کے پیچھے تمام عمر پھرتے رہے۔ دوسرے مقام پر رسول النبوۃ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ وَ اِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا۔

بے شک منفقین اللہ تعالےٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اور وہ ان کو دھوکے کا بدلہ دیگا۔ اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں سستی سے کھڑے ہوتے ہیں دکھاوا کرتے ہیں و لوگوں کو اور اللہ تعالےٰ کا نہیں ذکر کرتے وہ مگر تھوڑا۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہؤا کہ خداوند کریم کا تھوڑا ذکر کرنے والا منافق ہے اور جس کا عمر بھر وتیرہ ہی حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ رہا اور محمدی بیگم اور برطانیہ کی تعریف کے بیانات سے کتب کثیرہ بھر دیں خدا کے ذکر و عبادت کے متعلق ایک کتاب بھی نہیں لکھی نہ کبھی ذکر الٰہی میں مشغول ہوئے بلکہ ایسے لوگوں کو بُرا سمجھتے رہے مرزا صاحب کی تمام عمر کا اکثر حصہ تو بقول مرزا صاحب برطانوی عدالتوں کے مقدمات و شہادات کاذبہ میں گزرا اور باقی عمر کے پچیس برس محمدی بیگم کے عشق میں اور برطانیہ کی چاپلوسی میں گذارے ذکر سے تمام عمر اعراض رکھا تو ایسے شخص کے لئے رب العزت فرماتے ہیں۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس شخص نے ہمارے ذکر سے اعراض کیا اور اپنی ھوا نفس

کی اتباع کی تو آپ بھی اس سے روگردانی فرمایئے کیونکہ اس کا کام زیادتی کرنا ہے۔

یہ آیت کریمہ بعینہٖ مرزا صاحب پر منطبق ہے کہ ذکر الٰہی سے اعراض کر کے اپنی نفسانی خواہش کی اتباع میں لگے رہے اور مرزا جی کا تمام کام زیادتی کا تھا۔ کیونکہ مرزا جی کو ذکر الٰہی کا تو موقعہ ہی نہ ملتا تھا۔ دن رات ناول نویسی میں لگے رہتے۔ جس میں کوئی احکام الٰہی مذکور ہیں خداوند کریم کی شان یا انبیاء کرام کی شان مذکور نہیں اپنے ذاتی عشقی قصے کہانیاں اور جھگڑے اور برطانیہ کی تعریف اور محمدی بیگم کی محبت سے ہی فارغ نہ ہوئے اور جو وقت فرصت کا ملتا وہ پیشاب میں گزر جاتا کیونکہ دن میں سو سو دفعہ پیشاب کی کثرت تھی۔ آپ کو بعض دفعہ ایک سیڑھی بھی نہ چڑھنے دیتی تھی۔ اسی لیے محمدی بیگم نے بھی پسند نہ کیا ہوگا کہ جس کو بول کی حاجت اتنی دفعہ ہو جس سے تشنج قلب بھی ہو جاتا ہو اور بدن پر خارش چین نہ لینے دے ہر وقت کھجلاتا ہی رہے یا ایک آدمی نوکر کھجلانے والا ساتھ ہو اور لوٹے والی نوکرانی ساتھ ہو۔ مرزا صاحب نے جتنا وقت محمدی بیگم کے جھگڑوں میں گزارا اتنا وقت ذکر الٰہی میں ہی گزارتے تو ہمیں بھی ثابت ہوتا کہ واقعی خدا کے بندے ہیں سابقہ انبیاء کرام کا عمل کثرۃ عبادۃ رہا ہے لیکن مرزا جی کا وظیفہ محمدی بیگم کا ذکر رہا ہے۔ پھر ایک دن نہیں ہفتہ نہیں مہینہ نہیں سال نہیں پچیس برس عشق محمدی بیگم میں گزرے اتنا ہی ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے تو اور کچھ نہیں تو ولی اللہ تو ضرور ہی ہو جاتے درخت پتھر بنا نات ذکر الٰہی میں مشغول ہوں جن کی شہادت اللہ کریم فرمادیں۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لیکن مرزا جی کو عشق محمدی ہی نہیں چھوڑتا اور جب کہا جائے تو کہتے ہیں۔ کہ جی جائز کوشش کرنا کب منع ہے محمدی بیگم کی طرف جتنا نفس رغبت کرتا ہے اتنا ہی خداوند کریم کی عبادت کی طرف منتقل کیوں نہیں ہوتا تو ان میں کونسی بات اچھی ہے۔ تم خود ہی فیصلہ کر لو "جیہڑا نمبردار بن جائے لکانڈیاں کدھاں ٹپدا پھرے"۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اتنی کثرت سے عبادت میں لگے رہے کہ تمام رات کھڑے کھڑے گزر جاتی حتیٰ کہ رب العزت نے فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتنی مشقت نہ اٹھائیے۔ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيلًا نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا اَوْ زِدْ

عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اے کملی پوش آپ رات کو کھڑے رہو - مگر تھوڑا اقیام
فرمایئے آدھی رات یا کم کیجئے اس سے تھوڑا یا اس پر کچھ زیادہ وقت بڑھا لیجئے اور آہستہ آہستہ
قرآن پڑھیئے ترتیل سے - پھر آگے فرمایا - اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ
قِيْلًا بے شک رات کو اٹھنا بڑی سخت کوفت ہے نفس کے لئے اور وہ پکی بات کرنے کا وقت
ہے - اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا بیشک آپ کو دن میں شغل طویل ہے - وَاذْكُرِ
اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا اور اسم ذات کا ذکر فرمایئے اور علیحدگی اختیار
فرمایئے اللہ کی طرف جیسا کہ حق ہوتا ہے علیحدگی اختیار کرنے کا - کیوں جی! مرزائی صاحب
یہ ہے رب العزت کا حکم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو جس پر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل
فرمایا - اب تم سوچو تمہارے مرزاجی نے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا پر کب عمل کرتے رہے ایک وقت
نہیں وہ وقت نہیں اس وقت جب مرزاجی نے رب العزت کو اتنا بھی یاد نہیں فرمایا
جتنی وضعہ محمدی بیگم کو یاد کرتے تھے - مرزائی دوستو متقدمین انبیاء کرام سے یا اولیاء کرام
سے کسی نبی اللہ یا ولی اللہ تم بیان کر سکتے ہو - کثرت سے عبادت ذکر اللہ میں مشغول نہ رہا
ہو یا کوئی ایسا شخص ثابت کر سکتے ہو کہ جس کو محض دنیاوی عیش میں ہی نبوت یا ولایت گزری
ہو اور اس نے ذکر اللہ میں کثرت نہ کی ہو جب تمام صالحین کی صالحیت کثرت ذکر اللہ پر
قائم رہی اور ان کا انحصار رزق حلال پر ہی رہا تو مرزاجی کو تم کیسے صالحین میں شامل کر سکتے
ہو جس نے لوگوں کے حقوق غضب سے ہضم کر لئے ہوں اور جھوٹے چمکے دے کر رزق
جمع کیا ہو اور بلا ذکر اللہ عیش دنیاوی اڑاتا رہا ہو مرزا صاحب تو بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ
وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ کے اور بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا کے حامل و معنون
رہے جب مرزاجی کا معاش زندگی صرف رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ہی رہا تو
وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ہی ان کا حصہ مقرر ہوا تم ایسے شخص سے کیا امید رکھ سکتے
ہو جس نے اپنے دل میں یہی ٹھان لی ہو اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا بس دنیا کی زندگی کے
سوا ہے ہی کچھ نہیں اور قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ سے جواب الٰہی
ملا - تمہارے استدلال کے پہلے حصے کو فقیر نے هَبَآءً مَّنْثُوْرًا کر دیا اور بدلائل قرآنیہ

وعقلیہ غلط ثابت کر دیا اور ثابت کر دیا۔ کہ تمہارا خواہشات نفسانیہ کے لئے ہی ہمیشہ زندگی بسر کرنا یہ عبادت نہیں بلکہ عیاشی کو جائز کوشش کہنا غلط ہے اور جہاد معشوقی کو جہاد خداوندی کہنا نابینا کو بینا کہنے کے مساوی ہے اب تمہارے استدلال کے۔

دوسرے جزو کا جواب عرض کرتا ہوں جو تم نے کہا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جیل میں بری ہونے والے کو اپنی بریت کی کوشش کرنے کے لئے کہا تھا تو وکیل صاحب خداوند کریم نے اس کا جواب بھی تو ساتھ ہی سنا دیا کہ میرے بغیر دوسرے کوشش کرنے سے فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ کئی سال تک ان کو جیل میں ہی گذارنے پڑے دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ تمہارے اس استدلال سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو ایک منٹ کے لئے دنیاوی کوشش میں مشغول ہونے سے اتنی تکلیف اُٹھانی پڑی تو مرزا جی کے پچیس۲۵ برس محمدی بیگم کے عشق میں گذرے اور باقی عمر برطانوی عدالتوں میں ضائع گئی تو ان کی تمام عمر ہی اکارت گئی ثواب کا کام مرزا جی کی عمر میں کوئی ہوا ہی نہیں اب تمہارے تیسرے استدلال کو فقیر حل کرتا ہے۔ تمہارا کہنا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے رب العزت کا فتح مکہ کا وعدہ تھا تو آپ نے کوشش کیوں فرمائی۔

جواب اول تو یہ ہے کہ بیت اللہ کو کفار کے قبضے سے پاک کرنا یہ عبادت ہے یا نہیں اگر نہیں تو بیت اللہ تمہارا کہنا غلط اور جب عبادت ہے تو عبادت میں کوشش کرنا عبادت ہے اور مرزا جی نے محمدی بیگم کو بیت اللہ سمجھکر اتنی کوشش کی؟ وکیل صاحب فتح مکہ کی جنگ میں تو ایک مہینہ بھی نہ لگا ہوگا۔ اور مرزا جی نے تو محمدی بیگم کے حصول کے لئے پچیس۲۵ برس پر قربانی کرتے رہے۔

دوسرا جواب خداوند کریم نے فتح مکہ کا وعدہ فرمایا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حملہ کیا تو فوراً فتح ہو گئی جس کے متعلق رب العزت نے فرمایا۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ضرور اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب سچا دکھایا کہ ساتھ سچ کے ضرور تم مسجد حرام میں داخل ہو گے تو ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بارشاد الٰہی ہر کام فرماتے تھے کہ فتح مکہ آپ کی خواب کے مطابق ہوئی اور آپ کی خواب فتح والی رب العزت نے سچا کر دکھایا اور تمہارے مرزا صاحب

گو تو پچیس ۲۵ برس ان کا ملہم جھوٹے وعدے کرتا رہا اخیر مرزا جی نامراد ہی دنیا سے گئے وہ محمدی بیگم
کو بھی ختم نہ کر سکے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ ایسا فتح فرمایا اور پاک کر دیا
کہ قیامت تک اس میں بفضلہ اب عبادت ہی ہوتی رہیگی۔ بت پرستی نہیں ہو سکتی تو تمہارا
یہ استدلال بھی غلط ثابت ہوا کیونکہ بیت اللہ کو پاک کرنے کی کوشش کرنا اور بیوی کی موجودگی
میں دوسری بیوی کے لئے اپنی زندگی ہی اکارت کر دینی یہ مساوی نہیں فتح مکہ کی کامیابی
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی نشانی ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو پچیس
برس کی کوشش کے باوجود بھی ناکام رہنا مرزا غلام احمد صاحب کے کذب کی دلیل ہے۔
بیت اللہ کی فتح اور اس کو پاک کرنا خداوند کریم کے متعلق ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
ذات کے ہی متعلق نہ تھا وہ محمدی بیگم کا مرزا صاحب کو نہ ملنا اور مرزا صاحب کا کوشش
کرنا اور زر کثیر صرف کر کے ناکام رہنا اور سفارشات کا اکارت جانا صرف غلام احمد صاحب
کی ذات سے متعلق تھے۔ لہٰذا تمہارا یہ استدلال قیاس مع الفارق ہے اس کی تائید میں فقیر
مرزا جی کے الہام سے ہی فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ مرزا جی کی یہ تحریک جدوجہد صرف عیش پرستی
پر مبنی ہے یا عبادت خداوندی میں شامل ہے ملاحظہ ہو۔

البشریٰ ۲/۸۸ } "بستر عیش" محمدی بیگم کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کا یہ پندھواں جھوٹ ہے مرزا جی کو ملہم الہام کرتا کہ

تمہارا بستر عیش ․․․․ پائندہ باد اور تمہیں عیش کا بستر دیا گیا یعنی محمدی بیگم سے بستر پر عیش
اڑاؤ مرزا جی کے ملہم نے کچھ دیکھا تو الہام کیا ورنہ صرف فاتحی کیلئے کیا تھا تو مرزا جی وَالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ النِّسَآءِ کے قانون الٰہی سے حرام کے مرتکب ہوئے پھر مرزا جی نے کسی کو ظاہر نہیں فرمایا
لیکن شیطان بڑا بے ایمان ہے چور کو کہتا ہے لوٹ لے جب وہ چوری کرنے لگ جاتا ہے
تو شور ڈالتا کہ لوٹ گیا لوٹ گیا پہلے مرزا جی کو محمدی بیگم کے عشق میں مبتلا کر دیا جب مرزا جی
کا پردہ فاش کر دیا کہ بستر عیش یعنی مرزا غلام احمد بستر پر عیش اڑا رہے ہیں اور الہام پہلے
کیا۔ (۱) وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ کہ جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو اللہ تعالےٰ ظاہر
کرنے والا ہے (یعنی جلدی کر اور بس کر ورنہ اللہ تعالےٰ تیرا پردہ فاش کرنے والا ہے پھر

تمہاری نبوت بدنام ہو جائیگی عین بر وقت ہی مرزا جی کے غیر نے اطلاع دیدی پھر دوسرا جملہ الہام کا فرمایا (ب)، "بلاءٌ وَّ اٰلَاءٌ" تکلیف تو ضرور ہے لیکن لطف کے انوار بھی تم حاصل کر رہے ہو یعنی اگر لطف کو دیکھو تو تکلیف برداشت کرو اور انوار وصل لوٹو اور پھر تیسرا جملہ فرمایا (ج)، "بستر عیش" کہ بستر پر عیش لوٹ گیا۔ عیش لوٹ گیا شور ڈال دیا پھر چوتھا جملہ علیحدہ فرمایا (د)، خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔ یعنی تو خوش ہو کہ میں نے تیرا راز فاش کر دیا تو تیری کامیابی ہوگی کیونکہ اخیر اچھا ہے محمدی بیگم کو تیری واقفیت ہوگئی۔

مرزائیو یہ ہے تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا الہام جو ان کے پول خود ہی ظاہر کر دیتا ہے اب اگر تم کہو کہ یہ آئندہ کی اطلاع ہے آئندہ تم بستر پر عیش کرو گے۔ تو مرزا جی کا الہام جھوٹا نکلتا ہے کیونکہ بڑا عیش محبت کا ہوتا ہے جس پر مرزا جی کے تن دھن کی بازی لگا دی اصلی بستر عیش یہ تھا تو مرزا جی کا یہ الہام جھوٹا ثابت ہوا کیونکہ مرزا جی سے آئندہ کے لئے تو بستر عیش سلطان محمد لوٹ کرے گیا اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو مرزا جی کے اس الہام کو واقعہ حقیقی بنا لو تو مرزا جی حرمت کے مرتکب ہوتے ہیں اور اگر نتیجہ سمجھو تو یہ مرزا جی کا الہام جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے عیش کا بستر تو لٹ گیا۔ اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے جو چاہو دونو پہلوؤں سے جو نسا پہلو تمہیں پسند ہو اختیار کر لو۔

مرزائی "مرزا صاحب کا یہ الہام یہ محمدی بیگم کے متعلق نہیں تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے اور یہ دنیاوی نہیں بلکہ آخرت کے متعلق ہے چنانچہ یہ الہام پورا یوں ہے۔ بلاء و انوار۔ بستر عیش۔ خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔ فَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ویس مومنین کے لئے بشارت ہے فارسی کا الہام بتا رہا ہے کہ یہ الہام عاقبت کے متعلق ہے۔ اور عیش بھی ہمارا مؤید ہے جیسا کہ حدیث میں ہے لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ قرآن مجید میں ہے مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ مُجْتَنِيْنَ الفواكه مَا يَفْرُشُ نَبَاتِ عَلَيْهِ گویا جنت کا عیش ہے پاکٹ بک صفحہ ٥٦

محمد عمر پہلا جواب یہ ہے کہ الہام کے علیحدہ علیحدہ اجزا ہیں جیسا کہ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ [illegible] الگ جملہ ہے ویسے بلاء و انوار کے

ماقبل (ب) لکھا ہے بستر عیش کے ماقبل (ج) لکھا ہے اور خوش باش کے ماقبل (د) لکھا ہے اور آگے جو تم نے فبشری للمؤمنین کو اس کے ساتھ لگا دیا ہے۔ اس کو تمام سے علیحدہ لکھا ہے کتاب اصل دیکھ لیں ماقبل کا (۲۸۸) ہے اور فبشری للمومنین کا الہام (۲۸۹) لکھا ہے لیکن وکیل صاحب نے سب کو خلط ملط کر دیا ہے۔ خیر یہ بھی مرزائی کا بچپن کا ثبوت ہے بچوں کا کام ہے۔ ان کے سامنے جو چیزیں رکھ دی جائیں ملا دیتے ہیں یہ مرزائی دو سے ورنہ الہام علیحدہ علیحدہ ہیں اور پہلے الہام کے اجزا علیحدہ علیحدہ ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ وکیل صاحب کیا مرزا جی کا ملہم ایسا بے علم ہے کہ پہلے جملہ میں بولا پر زور دے کر استعمال کیا ایک بات بھی چیدہ عربی کلام سے نہیں کیونکہ یہ اس ان کے نزدیک غلط ہے تو اس الہام کو اگر ایک بنا دو گے تو ملہم کی جہالت ثابت ہوگی وہ اعتراض تم پر بھی وارد ہوا اگر ان تمام کو ایک ہی بنا دو تو سب کی جہالت ثابت ہوتی ہے اور وکیل صاحب تمہاری دیانتداری کے بھی خلاف ہوگا یا بستر عیش کو علیحدہ بھی بناؤ گے تو بھی ایک جزو دوسری جزو کی شرح ہوگی جیسا کہ فقیر نے پہلے عرض کیا ہے اور اگر فبشری للمؤمنین کو ساتھ ملاؤ گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے بستر پہ عیش اڑایا۔ اے مرزائیو! تمہیں مبارک ہو تو وکیل صاحب تمام الہام کا مطلب واضح ہو گیا کہ مرزا جی کا خداوند تمہارے راز کو فاش کرنے والا ہے۔ اس میں تصنیف بھی ضرور ہے لیکن لطف کے انوار اٹھاؤ گے اور بستر پہ عیش اڑاؤ گے اور بستر پہ عیش لوٹ کر خوش ہو جاؤ خیر اچھا ہوگا (یعنی تمہارے لوگ تمہاری بات کی تاویل کریں گے اور مرزائیوں کو مبارک ہو کیونکہ ان کے مرزا جی نے بستر پہ عیش اڑایا

کیوں جی! وکیل صاحب مرزا جی کا الہام بھی درست ہو گیا اور تمہارا سب کو خلط ملط کرنا بھی کھچڑی کا لطف بن گیا اور مرزا جی کا جھوٹ بھی ظاہر ہوا کہ وہ بستر پہ عیش نہ لوٹ سکے حالانکہ ان کے ملہم نے وعدہ کر لیا تھا تو محمدی بیگم کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کا پیشگوئی جھوٹ ثابت ہو گیا۔

وعید کا ٹلنا

مرزائی "ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ محمدی بیگم والی پیشگوئی میں توبہ شرط تھی (۱) چنانچہ خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ خدا تعالےٰ استغفار کرنے والوں پر عذاب نازل نہیں کیا کرتا (۲) حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا۔ اِنَّ اَجَلَكُمْ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً کہ تمہاری زندگی ۴۰ راتیں ہیں۔ فَتَضَرَّعُوْا اِلَى اللّٰهِ فَرَحِمَهُمْ وَكَشَفَ عَنْهُمْ (۳) روح المعانی میں ہے کہ خداوند تعالےٰ خلف وعید کر سکتا ہے۔ علامہ رازی کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ خلف وعید ممکن ہے تفسیر بیضاوی میں بھی خلف وعید کو جائز لکھا ہے مسلم الثبوت میں ہے ان الايعاد في كلامه تعالىٰ مقيد بعدم العفو کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے عدم عفو کی شرط ہوتی ہے" پاکٹ بک صفحہ ۷۵۷ تا صفحہ ۷۵۹

محمد عمر "مرزائی صاحب تم تو ولایتی آدمی ہو لندن میں سنا گیا ہے کہ ایک ہی بات کرتے ہیں کم و بیش یا ہیرا پھیری نہیں کرتے تم نے انگریزوں کی ولایت ایک بات کرنا نہیں سیکھا انسان بات سے انسان صالح کہلا سکتا ہے جو بات سچی نہ کرے اس کو کوئی انسان ہی اچھا نہیں سمجھتا تمہیں انگریزوں نے خبر نہیں کیسے گلے لگایا ہوا ہے شاید انہوں نے اپنے حصے کا جھوٹ بھی تمہیں ہی سپرد کر دیا ہے کہ ہمارے تمام یورپ کے حصے کا جھوٹ تم مرزائی ہی اپنے لئے ہی بول دیا کرو یا یہ کہ جھوٹ تم مرزائیوں نے اپنا منجن رکھا ہے تمہاری خوراک ہی جھوٹ ہو چکی جب جھوٹ کی حقیقت دریافت کی جائے تو قرآن کریم یا حدیث پاک میں رد و بدل شروع کر کے اپنے موافق کرنا شروع کر دیتے ہیں سنئے یا نہ سنئے کیسی سیدھی سادی بات ہے کہ مرزا جی جب محمدی بیگم کے متعلق ہر قربانی کے بعد بھی ہاتھ خالی ہی رہا ہے آئیے آپ کو قرآن کریم اور حدیث شریف سے ثابت کر دیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کو کیسے پورا کرتا ہے۔

قصص ۲۰ | وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ

اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف وحی کی کہ تو اس کو دودھ پلا تو جب تجھے اس پر خوف ہو کہ فرعون اسے پکڑے گا، تو اس کو دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر تو اور غمگین نہ ہو میں تیری طرف اس کو واپس لاؤں گا اور اس کو رسولوں سے بنانے والا ہوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈال دیا تو فرعونیوں نے اس کو دریا سے پکڑ لیا پھر اس کے لئے دایہ کی کوشش شروع کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی دایہ کا دودھ قبول ہی نہیں فرماتے آگے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ ہم نے موسیٰ علیہ السلام تمام دایوں کا دودھ پینا حرام کر دیا۔ یعنی جو بھی دایہ دودھ منہ میں ڈالتی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام گود میں پڑے ہیں لیکن دایہ کے دودھ کو پیتے نہیں تو پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کھڑی تھی بول اٹھی هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓی اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ ہم تمہیں ایک گھر والے بتاتی ہوں وہ اس کے کفیل بن سکیں گے تمہارے لئے تو رب العزت فرماتے ہیں تو ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے جو لوٹانے کا وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓی اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ تو ہم نے واپس لادیا موسیٰ علیہ السلام کو اس کی ماں کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور غمگین بھی نہ رہے اور تاکہ اسے معلوم ہو جائے ضرور اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت لوگ جانتے ہیں۔

رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے ان کے لڑکے موسیٰ علیہ السلام کے واپس دلانے کا وعدہ فرمایا تو اپنی قدرت کو کرشمہ دکھایا (۱) کہ بچے کو ڈبے میں بند کرکے دریا میں ڈال دے (۲) ظالم بادشاہ جس کو خوف دہریت سے اور اس کا عقل ہے۔ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ اسی کے قبضے میں دیا جو ایسا ظالم ہے جو لڑکوں کو قتل کر دیتا ہے۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کی پرورش پہ تل چکا ہے اور ملا دفعہ کو بلوا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خود اس کا انتظام کر رہا ہے وہ رب جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈلوایا پھر اپنی قدرت سے نکلوایا بھی تو

جانی دشمن سے پھر اس جانی دشمن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو تنخواہ دلوا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کو واپس دلا کر اپنے وعدہ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ کو سچا فرمایا تاکہ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ثابت ہو جائے۔

مرزائی صاحب سوچو خداوند تعالیٰ صادق الوعد کی تکذیب نہ کرو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ صاحبہ جو نبیہ بھی نہیں ان سے بچے واپس دلانے کا ایک ہی دفعہ وعدہ فرمایا ہے۔ دریا سے جانی دشمن کے ہاتھوں نکلوا کر اپنے وعدوں کو پورا فرمایا اور وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ کے قانون سے مائی یوحانذ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو فرعون سے تنخواہ دلاتا رہا حالانکہ مائی آسیہ مومنہ موجود تھیں ان کے ذریعے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش ہو سکتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ کو سچا کیا یہ ہے وعدہ اصدق الصادقین احسن الخالقین کا جو جس سے وعدہ فرمائے پورا کرتا ہے تو کیا مرزا غلام احمد صاحب مدعی نبوت ہوں اور محمدی بیگم قریبی رشتہ دار ہو اور مرزا جی بار بار پکاریں صرف زبانی دعویٰ ہی نہیں بلکہ اشتہاری الہامی دعویٰ کیا کہ مجھے میرے رب نے وعدہ کیا ہے کہ یردھا الیک تیری طرف محمدی بیگم کو واپس دلائیگا لیکن واپس نہ دلایا بلکہ اخیر تنگ آ کر مرزا جی کو منہ مانگی موت دے دی اور مرزا جی کو محمدی بیگم سے ترسا کر مارا معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ نبوت ہی جھوٹا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مقصد مرزا صاحب کو ذلیل کرنا مقصود تھا کیونکہ اس کا فرمان ہے وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ جب مرزا جی کو رب العزت نے ذلیل کر دیا اور محمدی بیگم کو نہ دلوایا تو مرزا جی کے تمام دعووں کو رد کر دیا کم از کم مرزا جی کے پاس کچھ بھی ایمان کی رتی ہوتی تو رب العزت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ مرزا غلام احمد صاحب کی ضرور امداد فرماتے آج اگر مرزائی یوں بیان کریں کہ مرزا جی کو سچا کرنا تھا تو سچے کیسے ہو سکتے ہیں خداوند کے بندے کا تو محض ارادہ کسی کام کا ہو جاتا ہے تو انبیاء علیہم السلام کے اسی ارادے کے مطابق ہی کر دیتے ہیں جیسا کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کر کے جانے لگے تو حد مکہ کو عبور کرنے کے وقت دل میں خیال آیا کہ مقام پیدائش کو چھوڑ رہا ہوں تو رب العزت نے ارشاد فرمایا إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ

مَعَادٍ جس ذات نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو آپ کی جائے پیدائش کی طرف واپس لائیگا۔ چنانچہ رب العزت نے اسی وعدہ کو پورا کرتے وقت فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سے رب العزت نے اِنَّا رَادُّوْہُ اِلَیْکَ سے وعدہ فرمایا تو فَرَدَدْنٰہُ سے وعدہ سچا فرمایا اس مقام پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ وعدہ فرمایا تو اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا سے وعدہ پورا کر دیا ایسے ہی مرزا جی نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ میرے ملہم نے یَرُدُّھَا اِلَیْکَ کا وعدہ کر لیا ہے پھر سچا کیوں نہ نکلا معلوم ہوا کہ مرزا جی سے خداوند تعلےٰ نے وعدہ ہی نہ کیا تھا ورنہ قرآن کریم سے نکال کر ایک حوالہ دکھا دو کہ اللہ تعالےٰ نے کسی شے کے لوٹانے کا وعدہ کیا ہو اور پھر وہ شے اس کو نہ دلائی جیسا کہ فقیر نے دو مثالیں واپس دلانے کی قرآن کریم سے پیش کی ہیں۔ اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

لوٹانے کی حقیقت حدیث شریف سے

بخاری شریف ۱/۴۷۴ | وَقَالَ بَیْنَا ھُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَۃُ اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ ھٰہُنَا رَجُلًا مَعَہٗ اِمْرَءَۃٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَأَلَہٗ عَنْھَا قَالَ مَنْ ھٰذِہٖ قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَۃَ فَقَالَ یَا سَارَۃُ لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُکِ وَاِنَّ ھٰذَا سَاَلَنِیْ فَاَخْبَرْتُہٗ اَنَّکِ اُخْتِیْ فَلَا تُکَذِّبِیْنِیْ فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْہِ ذَھَبَ یَتَنَاوَلُھَا بِیَدِہٖ فَاُخِذَ فَقَالَ اُدْعِیْ اللہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ اللہَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَھَا ثَانِیَۃً فَاُخِذَ مِثْلَھَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِیْ اللہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتْ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِہٖ فَقَالَ اِنَّکَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطَانٍ فَاَخْدَمَھَا ھَاجَرَ فَاَتَتْہُ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ مَھْیَا قَالَتْ رَدَّ اللہُ کَیْدَ الْکَافِرِ

اور ایک دن کا واقعہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اور (ان کی زوجہ) حضرت سارہؓ عنہا ایک جابر کے ایک علاقے میں آ گئے تو اس ظالم بادشاہ کو کہا گیا کہ یہاں ایک آدمی آیا ہے جس کے ساتھ سب سے زیادہ حسین ایک عورت ہے تو اس ظالم بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف ایک قاصد بھیجا تو قاصد نے حضرت سارہؓ عنہا کے متعلق ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ میری (اسلامی) بہن بھی ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہؓ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے سارہ اس زمین میں اب میرے سوا اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں اور اس قاصد نے تیرے متعلق مجھ سے سوال کیا تو میں نے اسکو بتایا ہے کہ یہ میری (اسلامی) بہن بھی ہے تو تو بھی میری تکذیب نہ کرنا حضرت سارہؓ عنہا کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھیج دیا پھر جب وہ ظالم بادشاہ حضرت سارہؓ عنہا کے پاس آیا تو حضرت سارہؓ عنہا کی طرف اس نے ہاتھ کیا تو ظالم کا ہاتھ شل ہو گیا تو ظالم نے حضرت سارہؓ عنہا کو دربار الٰہی میں دعا کی التجا کی اور وعدہ کیا کہ آپ کو کسی قسم کی دست درازی نہ کریگا تو حضرت سارہؓ عنہا نے اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائی تو رب العزت کی طرف سے بری کیا گیا پھر دست درازی کے لئے ہاتھ بڑھایا تو پھر ایسے ہی پکڑا گیا یا اس سے بھی زیادہ پکڑا گیا پھر ظالم نے عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمایئے اور آپ کے کسی قسم کی حرکت نہ کریگا تو پھر حضرت سارہؓ عنہا نے دعا فرمائی تو رب العزت کی طرف سے بری کیا گیا تو ظالم بادشاہ نے اپنے بعض دربانوں سے بلایا تو کہا کہ تم کسی انسان کو نہیں لائے تم (معاذ اللہ) شیطان کو لائے ہو تو ظالم بادشاہ نے ہاجرہ لڑکی حضرت سارہؓ عنہا کی خدمت کے لئے عطا کر دی تو حضرت سارہؓ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اپنے ہاتھ کے اشارے سے حال دریافت فرمایا تو حضرت سارہؓ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے کافر کے مکر کو لوٹا دیا۔

دیکھیں صاحب بتایا ہے تو یہاں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ کی طرف ظالم نے ہاتھ لمبا کیا تو ہاتھ ہی شل ہو گیا اور آپ کی زوجہ مطہرہ کو حضرت ابراہیم کی طرف با سلامت ہی واپس کیا گیا اگر غلام احمد صاحب نبی ہوتے تو مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ کو

لے جانے والا سلطان احمد جو مرزا غلام احمد صاحب کی آسمانی منکوحہ سے ہمبستری کرتا رہا اور اس کے ہاں سلطان احمد کے اولاد ہوتی رہی چاہیئے تھا کہ بوقت اول ہی شل ہو جاتا! اور محمدی بیگم مرزا غلام احمد صاحب کو بالکل مبرا واپس لوٹائی جاتی تو جب مرزا سلطان احمد صاحب کا رب العزت نے ایک بال بھی بیکانہ کیا اور محمدی بیگم کے ہاں سلطان احمد سے اولاد ہوتی رہی تو ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی اللہ بھی نہیں اور محمدی بیگم کو منکوحہ خود ہونے کا دعویٰ کرنا بھی محض افترا تھا جو جھوٹ ثابت ہو گیا۔

مرزائی " مرزا صاحب نے یَرُدُّھَا اِلَیْکَ کے معنی کئے ہیں۔ دیکھو حاشیہ اربعین صفحہ ۳۲ میں یہ پیشگوئی اس نکاح کی نسبت ہے جس پر ناواقف مخالف اور متعصب اعتراض کرتے ہیں کہ زَوَّجْنٰکَهَا کے کیا معنی ہوئے حالانکہ فقرہ یَرُدُّھَا اِلَیْکَ سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ اس عورت کا جانا اور پھر واپس آنا شرط ہے اور بعد اس کے مرتبہ زَوَّجْنٰکَهَا ہے کیونکہ اول وہ عورت قرابت قریبہ کی وجہ سے قریب تھی پھر وہ چلی گئی اور پھر واپس آ گئی اور یہی معنی رد کے ہیں۔ تو تمہارا کہنا کہ محمدی بیگم واپس مرزا صاحب کے پاس کیوں نہیں آئی اس رو سے مراد ام المومنین ہی ہے۔

محمد عمر " مرزائی صاحب تم نے ایک اور مرزا صاحب کا کذب ظاہر کر دیا رد کے معنی مرزا صاحب نے تب کئے جب پہلے معنوں میں جھوٹے ہوئے فقیر پہلے معنی عرض کرتا ہے۔

تبلیغ رسالت $\frac{3}{112}$ اشتہار ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء | یَسْتَهْزِءُوْنَ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَیَرُدُّھَا اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یعنی ان لوگوں نے جالسے لوگوں کی تکذیب کی اور ان سے ٹھٹھا کیا سو خدا ان کے شر دور کرنے کے لئے تیرے لئے کافی ہو گا اور تجھے یہ نشان دکھلائیگا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائیگی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائیگا یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئیگی اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دیگا خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب یَرُدُّھَا کے معنی اب تو تم نے مرزا جی کی زبانی سُن لئے اب فیصلہ تم پر ہے چاہے مرزا جی کے اس ترجمہ کو جھوٹ سمجھ لو یا اس کو پڑھ کر مرزا جی کو جھوٹا کہہ دو کہ مرزا جی نے یہ جھوٹ بولا تھا ارے مرزا جی کی کس کس جھوٹی بات پر پردہ پوشی کرو گے۔ یہاں تو سوائے جھوٹ اور افترا اور تحریف سے اور کچھ ہے ہی نہیں ترکیب مرزائیہ کے تو اجزا ہی تین ہیں جھوٹ اور گالی اور تحریف۔ اس سے زیادہ واضح عبارت اور عرض کر دیتا ہوں۔

حاشیہ آئینہ کمالات
مطبع لاہوری ۱۲۵

نوٹ .... ایک شخص احمد بیگ نام ہے اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دیگا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائیگا اور وہ جو نکاح کریگا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی اس جگہ اجڑے ہوئے گھر سے وہ اجڑا ہوا گھر مراد ہے۔

وکیل صاحب اپنے جھوٹ پر ذرا سی نگہ فرمایئے کہ محمدی بیگم مراد ہے یا ام المرزائیہ۔ مرزا صاحب کیا صاف فرما رہے ہیں اور وکیل صاحب کو کیسے جھوٹا کر رہے ہیں کہ آخر وہ عورت (محمدی بیگم جس کا خاوند اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا جو احمد بیگ کی بڑی لڑکی ہے اب تم خود سمجھ لو) اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ وکیل صاحب فقیر آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے عرض نہیں کر رہا شرمناک نہ ہو جانا مرزا صاحب کے جملے کو ملاحظہ فرمایئے کہ محمدی بیگم ہی مراد ہے یا جو تم مراد لے رہے ہو ام المرزائیہ وہ ہیں حقیقت کو ملاحظہ فرمایئے اور اپنے زبان سے تو ارشاد فرمایئے کہ کہاں تک آپ کی بات سچی ہے اور سنیئے۔

آئینہ کمالات ۲۶۳ } مرزا جی نے اس پیشگوئی میں چھ دعوے کئے جن سے صرف دو عرض کرتا ہوں۔

پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آ جانا۔

میرے خیال میں تو تفہیم کے لئے اتنے حوالے ہی کافی زیادہ حوالہ جات سے طالت

مضمون کا خوف ہے اور اگر ان حوالہ جات مرزا صاحب کو پڑھ کر بھی کوئی ہیرا پھیری کرے تو یہ مرزائیات سے ہے۔

شرط وعید و توبہ کا باب

پھر تمہارا کہنا کہ محمدی بیگم والی پیشگوئی شرطی تھی سو شرط بھی اس کی نہ تھی بلکہ اس کو تو عذاب کی ہی دھمکی دی گئی توبی توبی کہا گیا یہ تو اسکی نانی کو کہا گیا جیسا کہ پہلے مرزا صاحب کی کتاب سے عرض کر چکا ہوں جس کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کر اور اپنی لڑکی کی لڑکی مجھے دے اس نے تو اپنی نواسی محمدی بیگم مرزا جی کو نہ دی یہ بھی اس کی توبہ نہ ہوئی اور محمدی بیگم کی نانی مرزائن بھی نہ ہوئی جب توبہ کی دونوں شرطوں سے ایک بھی نہ پائی گئی تو محمدی بیگم کا مرزا غلام احمد صاحب کے پاس آنا ضروری تھا اور پھر مرزا جی اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ محمدی بیگم والی پیشگوئی شرطی تھی کیسی بے تکی اور عقل سے بعید بات ہے کہ مرزا جی نے بات کو اُلٹایا تو سہی لیکن کسی بچے کے سامنے بھی اگر اس بات کو بیان کیا جائے تو وہ مرزا جی کے اس الٹنے پر ہنسی اڑائیگا کہ محمدی بیگم کی نانی کو مرزا جی نے کہا کہ توبہ کر توبہ کر تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی کے پیچھے عذاب ہے مطلب تو اس کا واضح ہے کہ میرا مقصد محمدی بیگم کو مجھے دے دے یعنی پورا کر دے ورنہ عذاب تیار ہے جب عذاب نہ آیا تو مرزا جی جھوٹے ہوئے اب لگے بات کو پلٹنے کہ نہیں جی میرا مطلب یہ تھا کہ توبہ کر توبہ کر تیرے پیچھے عذاب ہے اس نے توبہ کی تو عذاب ٹل گیا کیسی غلط بات پلٹی اگر صرف عذاب کا ٹلنا اسکی توبہ پر ہی موقوف تھا جو پورا ہو گیا تو اس پیشگوئی کو محمدی بیگم سے کیا تعلق رہا پھر تو یہ محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی ہی بے تعلق ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ اصل بات محمدی بیگم کی ہے عذاب اور موت کا پیغام بھیجنا محض محمدی بیگم کے دے دینے پر موقوف تھا جب وہ ملی ہی نہیں تو شرط کیسے پوری ہو گئی اور اگر یہ مطلب لیا جاوے جو تم نے لیا ہے کہ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یہ بھی غلط ہے کیونکہ شریعت محمدیہ کے موافق محمدی بیگم اور اس کا خاوند وَغَيْرُهُمَا تو پہلے بھی استغفار پڑھتے

ہی تھے تو جب مرزاجی کو یہ علم تھا کہ یہ لوگ پہلے استغفار پڑھتے ہیں تو پیشگوئی ہی نہ کرتے اور نہ جھوٹے ہوتے۔

دوسرا جواب وکیل صاحب اس آیۃ کے بعد والی آیت نے اس کا فیصلہ کر دیا وَمَا لَھُمْ اَلَّا یُعَذِّبَھُمُ اللّٰہُ وَھُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کیا ہے ان کو یہ کہ نہ عذاب کرے ان کو اللہ تعالےٰ حالانکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ جو لوگ مسجد حرام سے مسلمانوں کو جانے سے روکتے ہیں وہ استغفار بھی کریں تو اللہ تعالےٰ ان کے استغفار کی وجہ سے ان سے عذاب ٹال نہیں سکتا تو ثابت ہوا کہ استغفار بھی شرعی ہے اگر مسجد حرام سے مسلمانوں کو روکیں تو ان کا استغفار بھی منظور نہیں تو جب محمدی بیگم نے مرزا غلام احمد سے نکاح نہ کیا تو مرزاجی کی تکذیب کی تو یہ بھی ایک مرزائی مذہب کے لئے بڑی بھاری روکاوٹ تھی کہ جو مسلمان ان کی طرف پھنسنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب اس کو محمدی بیگم کا واقعہ سنایا جاتا تو اس معاملے میں مرزاجی کو کاذب سمجھ کر پیچھے ہٹ جاتا تو جیسے وہ لوگ مسجد حرام سے جانے کے لیے مسلمانوں کو حائل تھے ایسے ہی محمدی بیگم بھی مرزایت کے لئے حائل تھی تو یہ مسجد حرام کے روکنے سے بھی زیادہ جرم ثابت ہوا ویسے ہی محمدی بیگم کا خاوند سلطان محمد جس نے محمدی بیگم کو مرزا غلام احمد کی طرف نہ جانے دیا اور خود نکاح کر لیا تو اس میں مرزاجی محمدی بیگم کے متعلق پندرہ الہاموں میں جھوٹے نکلے تو مرزاجی کی تکذیب کا دوسرا سبب سلطان محمد ہوا یہ بھی وَھُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سے زیادہ جرم ہے۔ کیونکہ مسجد حرام سے روکنے سے تو نبوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی خرابی نہ لازم آتی تھی سلطان محمد نے تو محمدی بیگم آسمانی منکوحہ مرزا غلام احمد صاحب کو لے جا کر مرزاجی کی نبوت کا ستیاناس کر دیا کہ بجائے قدنی نبوت کی افشار کے مرزاجی کی تمام عمر محمدی بیگم کے عشق میں ہی گوری بھتری دھمکیاں دیتے رہے کچھ نہ بنا اخیر فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا پر عمل کرتے ہوئے فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی کے مستوجب بن گئے اس کا اصل سبب بھی سلطان محمد پٹی والا تھا جو محمدی بیگم کو لے گیا تو اس آیۃ قرآنی سے ثابت ہوا کہ استغفار بھی ان کا تب مقبول ہوتا جب سلطان محمد محمدی بیگم کو مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں طلاق دے دیتا تو مرزاجی گھر لے جاتے اور محمدی بیگم کا انتظار

تب درست ہو سکتا تھا جب وہ سلطان محمد سے طلاق حاصل کر کے مرزا غلام احمد صاحب کے گھر چلی جاتی اور مرزا جی کی نبوۃ کی مصدقہ بنتی جب تمام عمر محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزا جی کے غیر احمدیوں میں شامل رہے جس سے مرزا جی کے پندرہ الہاموں کی تکذیب لازم آتی رہی۔ تو مرزا جی یا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ استغفار پڑھتے رہے ہیں اس لئے وعید سے بچ گئے وہ کذب علی الکذب ثابت ہوا کیونکہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ بھی مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب کا ہی سبب بنا کیونکہ وہ بغیر استغفار کے ہی عذاب مرزا سے بچ گئے جب وہ مرزا جی کی تکذیب کے سبب بنے تو مرزائیوں کو اب وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ پڑھتے وقت خود شرمندہ ہونا چاہیئے۔

تیسرا جواب وکیل صاحب اگر محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزا صاحب کے مکذبین میں شامل ہو کر صرف استغفار سے بغیر تصدیق مرزا صاحب وعید مرزائیہ سے بچ نکلے تو اب جتنے تمہارے نزدیک محمدی مسلمان ہیں وہ سب جنتی اور وعید مرزائیت سے بری ہیں۔ کیونکہ امت محمدیہ سے کوئی ایسا مسلمان نہیں بُرے سے بُرا بھی ہو وہ بھی ایک دفعہ ضرور استغفار پڑھتا ہے اور اس کو بھی خشیۃ الٰہی ضرور ہے تو تمہارے اس قاعدے سے امت مرزائیہ کی جڑ کٹ گئی کیونکہ امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم جب استغفار سے ہی جنتی ہو گئے تو مرزا غلام احمد صاحب تاں جھوٹے وچ ہی گئے" اور امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرزائیوں کو جنت میں گھُسنے نہیں دینا جو دنیا میں استغفار پڑھ کر تم کو علیحدہ کر کے جنتی ہیں وہ آگے تمہیں جنت میں کب گھسنے دینگے ذرا سوچ کر تو آیت پڑھا کرو۔ وکیل صاحب یہ مسلمانوں کا قرآن ہے اس میں تمہاری کوئی تاویل نہیں چل سکتی بائبل پڑھا کرو قرآن کریم تمہارے خلاف ہی ہے اس کو تو بھول کر بھی ہاتھ نہ لگایا کرو کیونکہ نہ ہاتھ لگاؤ اور نہ تمہارے خلاف ہو۔

چوتھا جواب وکیل صاحب آیت کے پہلے بھی ایک جملہ ہے جس کو تم نے عمداً چھوڑ دیا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ تعالےٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں وکیل صاحب محمدی بیگم اور سلطان محمد کو مرزا جی کا وعید کیا کچھ بگاڑ سکتا تھا۔ جن کے دل اور زبان میں لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ

محمد رسول اللہ موجود ہے جن کے دلوں میں یہ کلمہ ہے اور زبان پر جاری ہے ان کو جب عذاب الہٰی نہیں ہٹ سکتا چہ جائیکہ عذاب مرزائیہ میں معذب ہوں کلا وحاشا تو تم کیسے نہ اقرار کرتے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وہ استغفار سے بچ گئے کیونکہ وہ اُمت محمدیہ میں سے تھے ان کا عذاب مرزائیہ دور بھی نہ ہٹا سکتا تھا چہ جائیکہ ان کی حد کو عبور کرتا اس پیشگوئی میں تو مرزا جی نے جھوٹا ہی نکلنا تھا کیونکہ دوسری جانب وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ پر عمل ہو رہا تھا تو مرزا غلام احمد صاحب کو جب علم تھا کہ یہ اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افراد ہیں مجھے ان کے متعلق وعید کی پیشگوئی کرنی ہی نہ چاہیئے تھی کیونکہ ان کے نزدیک عذاب الہٰی نہیں آسکتا مرزا صاحب پیشگوئیوں پر پیشگوئیاں سناتے رہے لیکن کچھ نہ بنا سخت غلطی کی کہ استغفار پڑھنے والے اُمت محمدیہ کے نفروں کے مقابلے میں وعید کی سنانی شروع کردیں جو عیسائیوں کے مقابلے میں سچا نہیں ہو سکا وہ استغفار پڑھنے والوں کے مقابلے میں کیسے سچا ہو سکتا تھا وکیل صاحب شاباش ایسے ہی اُمتی ہونے چاہیں جو اپنے نبی کی تکذیب اپنی جحہ سے ہی کردیں واقعی تمہارے مرزا جی نے سخت غلطی کی کہ محمدی بیگم کے معاملہ میں پندرہ پیشگوئیاں کر کے جھوٹے نکلے استغفار پڑھنے والوں سے انہیں ٹکر ہی نہ لینی چاہیئے تھی میرے خیال میں آپ جیسا وکیل سمجھانے والا مرزا صاحب کو کوئی ملا ہی نہیں اگر پہلے آپ ہوتے تو ان کے لئے ضرور ایسی پیشگوئیوں کا دروازہ بند کر دیتے استغفار پڑھنے والوں سے ٹکر ہی نہ لینے دیے سلطان محمد کو استغفار بڑا سستا پڑا کہ مرزا جی کی آسمانی منکوحہ چھین لی جب مرزا جی نے اجل بھیجی اور عذاب بھی تو سلطان محمد نے فوراً استغفار پڑھنا شروع کر دیگا مرزائی اجل بھی گئی اور عذاب بھی تو سلطان محمد کو تو استغفار سستا پڑا۔

پانچواں جواب وکیل صاحب لاحول پڑھنے سے تو شیطان بھاگتا ہے اور لاحول پڑھنے والا خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہو جاتا ہے تو تمہارے اس استدلال سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ شیطان لاحول سے بھاگتا ہے استغفار پڑھنے سے مرزائی یا مرزائی عذاب بھاگتا جاتا ہے تو یار یہ دونو کوئی ایک جماعت کے بندے تو نہیں وکیل صاحب تم نے تو بالکل اپنا علاج خود ہی بنا دیا پہلے شیطان کا علاج سنا ہوا تھا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے سے بھاگ نکلتا ہے اور انسان خدا

کی پناہ میں آجاتا ہے اب تم نے مرزاجی اور مرزائیت کا علاج بھی بتا دیا کہ جب مرزایت چمٹنے لگے تو استغفار پڑھ دیا پس مرزایت کافور ہو جاتی ہے اور خدا کی پناہ میں انسان بنتا ہے وکیل صاحب سے فقیر آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اپنا علاج تم نے خود ہی بتا دیا جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک جن نے اصحابی کو آیت الکرسی جنہوں کا علاج بتا دیا تھا جزاک اللہ من ھذا الاخبار۔ تو جیسا کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد صاحب استغفار پڑھ کر مرزاجی کی مرزایت سے بچ گئے اب ہم بھی مرزایت کو دیکھ کر استغفار پڑھ دیا کریں گے تاکہ خداوند تعالے کی پناہ میں ہو جائیں اور مرزائیت سے محفوظ ہو جائیں اور یہ تمہارا مرزائیوں کا ہی علاج ہے اسلام میں یہ قانون نہیں اسلام میں تو استغفار کے لئے ایمان بالنبوت شرط ہے اگر مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی شخص ایمان نہ رکھتا ہو تو بغیر اسلام اس کا استغفار کارگر نہیں ہو سکتا تو ثابت ہوا کہ مرزائی کے سامنے استغفار پڑھا جائے تو مرزائی مغلوب ہو کر بھاگتا ہے لیکن مرزائی اگر استغفار پڑھے تو امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آدمی نہیں بھاگ سکتا کیونکہ وہ مرزائی ہے محمدی نہیں۔ کیونکہ امت محمدیہ میں استغفار کے لئے شرط ہے

یونس علیہ السلام کی اُمت کا عذاب ٹلنے سے مرزائی کا غلط استنباط

تمہارا کہنا کہ یونس علیہ السلام کی اُمت سے وعید ٹل گیا حالانکہ انہوں نے اپنی اُمت کو کہا تھا کہ تمہاری زندگی چالیس رات ہے اُمت عاجز ہو گئی تو عذاب ٹل گیا۔ مرزائی صاحب تمہارا یہ استنباط غلط ہے اس کے کئی جوابات ہیں جواب۔ اول اللہ تعالے رب العزت فرماتے ہیں۔

یونس ۱۱/۱۰ } اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ۔

بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ایمان نہ لائیں گے اگرچہ ان کے

پاس تمام نشانیاں آئیں حتیٰ کہ وہ دردناک عذاب دیکھیں تو کوئی ایسی بستی نہیں گذری جو ایمان لائی ہو تو اس کے ایمان نے اس کو نفع دیا ہو سوائے قوم یونس کے جب ایمان لائے وہ ٹال دیا ہم نے ان سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور موت تک ہم نے ان کو نفع دیا۔

فرمان خداوندی ہے جب کسی کو بے ایمانی کا حکم لگادے تو وہ تمام نشانات الہیہ حتیٰ کہ عذاب الیم بھی دیکھ لیں تو وہ ایمان نہیں لاتے پھر اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں کسی قوم کے ایمان نے بوقت نزول عذاب نفع نہیں دیا جب وہ عذاب دیکھ کر ایمان لاویں سوائے قوم یونس علیہ السلام کے یعنی قوم یونس علیہ السلام عذاب دیکھ کر ایمان لائی تو اس کے ایمان نے اسے فائدہ دیا کہ ان سے عذاب ٹل گیا تو اس کے کئی اسباب ہیں مرزائی کا استدلال اس سے کسی صورت سے نہیں بن سکتا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قوم یونس علیہ السلام سے عذاب ٹلنے کی ایک وجہ فرمائی لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں عذاب ٹال دیا سلطان محمد اور محمدی بیگم مرزائی نہیں بنے اگر کوئی مرزائی ثابت کردے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزائی بن گئے تھے تو ایسے شخص کو

ایک ہزار روپیہ انعام

دیا جائیگا جب اظہر من الشمس بات ہے کہ وہ مرزائی نہیں بنے بلکہ مسلمان ہی رہے ہیں اور مسلمان ہی مرے تو ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد اور مرزائیوں کا قوم یونس علیہ السلام کے عذاب ٹلنے کی مثال پیش کر کے مرزاجی کے جھوٹ کو سچ دکھلا کر مسلمانوں کو دھوکا دینا یہ بھی کذب علی الکذب ہے کیونکہ قوم یونس علیہ السلام کا عذاب الہٰی کو دیکھ کر حضرت یونس علیہ السلام پر ایمان لانے اور کفر کو چھوڑ کر خداوندکریم کو تسلیم کر لینے کی شہادت رب العزت نے دی ہے اور محمدی بیگم اور سلطان محمد کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کا عذاب کی پیشگوئی سنانا محض جھوٹ ثابت ہوا کیونکہ نہ وہ دونو محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزائی ہوئے اور مرزاجی کا مرسلہ عذاب بھی نہ آیا جو پیشگوئی رنگ نکلنا تھا وہی نکلا مرزائیوں اور مرزاجی کے استدلال غلط ہونے کی پہلی وجہ تو یہ غلط ہوئی کیونکہ قوم یونس علیہ السلام کے ایمان لانے کی شہادت رب العزۃ نے دی اور سبب

نجات مقرر کردیا جو یہاں مفقود ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد صاحب نے تمام عمر عیش اڑائے دینی و دنیاوی حالتیں ان کی صحیح رہیں انہوں کو کسی قسم کا عذاب دیکھا ہی نہیں اور حضرت یونس علیہ السلام کے فرمان کے مطابق قوم پر عذاب آیا جس کو وکیل صاحب عمداً چھوڑ گئے کیونکہ جھوٹے ہوتے تھے ملاحظہ ہو۔

تفسیر کبیر ۵/۴۲ } وَكَانَ يُونُسُ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَجَلَكُمْ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً فَقَالُوْا اِنْ رَأَيْنَا اَسْبَابَ الْهَلَاكِ اٰمَنَّا بِكَ فَلَمَّا مَضَتْ خَمْسٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ لَيْلَةً ظَهَرَ فِى السَّمَاءِ غَيْمٌ اَسْوَدُ شَدِيْدُ السَّوَادِ فَظَهَرَ مِنْهُ دُخَانٌ شَدِيْدٌ وَّ هَبَطَ ذَالِكَ الدُّخَانُ حَتّٰى وَقَعَ فِى الْمَدِيْنَةِ وَسَوَّدَ سُطُوْحَهُمْ فَخَرَجُوْا اِلَى الصَّحْرَاءِ وَفَرَّقُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَبَيْنَ الدَّوَابِّ وَاَوْلَادِهَا فَحَنَّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَعَلَتِ الْاَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ التَّضَرُّعَاتُ وَاَظْهَرُوا الْاِيْمَانَ وَالتَّوْبَةَ وَتَضَرَّعُوْا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَرَحِمَهُمْ وَكَشَفَ عَنْهُمْ اور حضرت یونس علیہ السلام نے ان کو کہا تھا کہ چالیس راتوں تک تمہیں مہلت ہے (یعنی اگر تم ایمان لاتے تو عذاب الہٰی سے محفوظ رہتے چونکہ تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے تم کو چالیس راتوں کی مہلت دی جاتی ہے یعنی چالیس راتوں کے اندر اندر تم ہلاک ہو جاؤ گے) تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اگر ہلاکت کے اسباب دیکھ لئے تو فوراً تیرے ساتھ ایمان لے آئینگے تو جب پینتیس ۳۵ راتیں گزر گئیں تو بلندی میں سخت سیاہ بادل نمودار ہوا (مجازاً نہیں حقیقتاً) پھر اس سے سخت دھواں نکلا اور یہ دھواں نیچے اترا حتیٰ کہ شہر میں داخل ہوگیا اور تمام سطحوں کو اس نے سیاہ کر دیا تو وہ جنگل کی طرف نکلے اور عورتوں سے بچوں کو جدا کر دیا اور چوپایوں سے ان کی اولادوں کو علیحدہ کر دیا تو بعض بعض کی طرف رو دیا اور آواز بلند کئے اور عاجزیاں زیادہ کیں اور کلمہ توحید و رسالت یونس علیہ السلام کا پڑھا اور کفر سے توبہ کی اور دربار الہٰی میں دلی عجز و انکساری کی تو رب العزۃ نے ان پر رحم کر دیا اور ان سے عذاب ٹال دیا۔ کیوں جی مرزائی صاحب اپنے بلد منیا کی قسم کھا کر کہنا کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد پر یہ باتیں منطبق ہیں اور

وَ اَظْهَرُ وَالْاِیْمَانَ وَ التَّوْبَةَ کا مصداق ہوئے جو وکیل صاحب بیچارے "سہواً" چھوڑ گئے ہیں کہ میری پاکٹ بک کوئی مرزائی پڑھ کر ایمان دار نہ بن جائے۔ لیکن وکیل صاحب تفسیر اصل کتاب سے تو عبارت نہ چاٹ سکتے تھے۔ علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے وکیل صاحب کا پول ظاہر کر دیا تو علامہ رازی اللہ تعالےٰ اس عبارت سے ثابت ہوا کہ قوم یونس علیہ السلام پر عذاب آیا اور قوم یونس علیہ السلام نے پہلے ہی حضرت یونس علیہ السلام کو عرض کر دیا تھا اِنْ رَّاَیْنَا اَسْبَابَ الْهَلَاكِ اٰمَنَّا بِكَ اگر ہم نے اسباب ہلاکت دیکھ لئے تو فوراً آپ کے ساتھ ایمان لائینگے ان کا تو یہ دعویٰ ہی نہ تھا کہ تو ہمیں معذبین سے ہم مانینگے ہی نہیں بلکہ انہوں نے صداقت یونس علیہ السلام کے لئے یہ شرط ٹھہرائی تھی کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ قبل از ایمان ہمیں عذاب الہٰی دکھاوے جب اسباب ہلاکت ہی دیکھیں گے تو قبل از نزول ہلاکت ہی ہم تجھے سچا رسول تسلیم کرلیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب عذاب الہٰی سے محض دھواں ہی ان کے مکانوں میں داخل ہوا تو وہ بدل وجان وزبان تائب ہو گئے اور کلمہ پڑھنے لگ گئے اور خدا کے سامنے عاجزی شروع کر دی کہ ہم نے تیرے رسول حضرت یونس علیہ السلام کی رسالت کو قبول کر لیا کیوں جی! (۱) مرزائی صاحب حضرت یونس علیہ السلام کے فرمان کے موافق عذاب نازل ہوا یا نہ؟ ہوا! (۲) قوم یونس علیہ السلام نے اپنے وعدے ایمان لانے کو سچا کیا یا نہ؟ کیا! یونس علیہ السلام کے ساتھ ایمان لے آئے خداوند کریم کو انہوں وحدہٗ لاشریک تسلیم کر لیا تو اِذَا وُجِدَ الشَّرْطُ وُجِدَ الْمَشْرُوْطُ وَ اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ کے لحاظ سے عذاب ٹل گیا کیونکہ رب العزت کا فرمان ہے فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

احقاف ۲۶/۴ } تو یہ تمہارے استدلال اِنَّ اَجَلَكُمْ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً کا جواب ہے جس میں تم نے خیانت کر کے استدلال بنا لیا حالانکہ تمہارے خلاف ہے۔ کیونکہ وہاں عذاب کا نزول کفر کی شرط پہ تھا جب وہ قبل از نزول عذاب اسباب عذاب کو ہی دیکھ کر ایمان دار بن گئے اور حضرت یونس علیہ السلام کے امتی بن گئے تو ان کو عذاب کیسے نہ ٹلتا (۱) تو محمدی بیگم اور سلطان محمد پہ کون سے اسباب عذاب نازل ہوئے۔ (۲) پھر انہوں نے مرزائیت کو بھی قبول نہ کیا (۳) اور یہاں نزول عذاب محمدی بیگم کے نہ ٹلنے

پر تھا نہ ایمان شرط تھی نہ محمدی بیگم اور سلطان محمد کی تو یہ شرط تھی بلکہ مرزائی عذاب کے نزول کا سبب اصل سلطان محمد کا مرزا غلام احمد صاحب کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کا مرزاجی کے چیختے چلاتے لے جانا تھا جب اذا وجد الشرط کا وجود فی الخارج ہوتا تو وجد المشروط عذاب کا ٹلنا چاہیئے تھا جب فات الشرط ہے محمدی بیگم کو سلطان محمد نے مرزاجی کو واپس لوٹائی ہی نہیں اور محمدی بیگم مرزاجی کے گھر آئی ہی نہیں پھر وجد المشروط یعنی محمدی بیگم اور سلطان محمد پر عذاب مرزائیہ کا نام و نشان ہی نہیں بلکہ مرزاجی اور مرزائی عذاب الہٰی میں گرفتار ہیں کہ مرزاجی کی منکوحہ گئی مرزاجی ترستے دنیا سے ہلاک ہوئے تمام پیشگوئیاں جھوٹی ہوگئیں جس ذلت کو مرزاجی روز حشر بھی بھول نہیں سکتے باتوں میں خواہ کتنی ہی ہیرا پھیری کریں لیکن باتوں میں کیسے بات بن جائے مرزاجی نے تمام عمر باتیں بنائی لیکن مسلمانوں کے خداوند نے مرزاجی کی دال گلنے ہی نہ دی تو مرزائیوں کو اس سے اور زیادہ ذلت کیا ہو سکتی ہے مرزائیوں کو تو چاہیئے کہ مارے شرم کے محمدی بیگم اور سلطان محمد کا نام نہ لیں شرم بھلا کسی شرم والے کو آتی ہے جو پرائی عورتوں سے عشق بازی کھیلیں آنکھ شرم سے تعلق ہی کیا۔

تیسری وجہ مرزائی صاحب کے اس آیتہ سے استدلال غلط ہونے کی یہ ہے کہ اس آیتہ سے آپ کا استدلال عکس نقض کا حکم رکھتا ہے یعنی وہاں قوم کے توبہ کرنے پر قوم ہلاک نہ ہوئی تو حضرت یونس علیہ السلام خداوند کریم سے ہی راضی ہو جاتے ہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا وَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

انبیاء ۱۷/۶ } اور یہاں یہ حال ہے۔ کہ مرزاجی کی پیشگوئی کے نہ پورے ہونے پر جان و اموال قربانی کئے جا رہے ہیں مرزائیو! وہ سچے نبی تھے تو ان کو قوم کے نہ ہلاک ہونے پر رنج ہوا اور یہ جعلی ہیں اس لئے مالی جانی قربانی کر کے سچے بننے کی کوشش کی جا رہی تھی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے سچے ہونے کی کوشش کیوں نہ کی۔

تیسرا جواب وکیل صاحب یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کو تو ان کی ناراضگی کے سبب سے ان کو مچھلی کے پیٹ میں ڈالا گیا پھر حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے غصے کی پشیمانی کی اور لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے

پھر اس قوم کی طرف ہی بھیجا چنانچہ ارشاد الٰہی ہے فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ کہ اگر حضرت یونس علیہ السلام لَا اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کا اقرار نہ کرتے اور وظیفہ نہ پڑھتے تو قیامت تک میں ان کو مچھلی کے پیٹ میں رکھتا حضرت یونس علیہ السلام کا خداوند کریم سے ناراض ہو کر تشریف لے جاتے تو قوم کے توبہ کرنے سے انہیں نجات دے دی اگر حضرت یونس علیہ السلام ہی نہ بھاگتے تو قوم کے بچنے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔

مرزائیو! اب فقیر تم سے عرض کرتا ہے کہ مرزا جی نے اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کا اس موقع پر اقرار کرنا ہی نہیں بلکہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا کو ہی بہتر سمجھا تو بجائے محمدی بیگم اور سلطان محمد کے عذاب نازل کرنے کے رب العزت نے مرزا جی کو ہی فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى کا حکم سنا دیا اور پھر یونس علیہ السلام کے متعلق تو رب العزت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ مچھلی والے یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جانا یعنی اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا یعنی وہ مجھ سے ہی ناراض ہو گئے تھے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان کی طرح مجھ سے ناراض نہ ہونا وکیل صاحب تمہارے مرزا جی نے حضرت یونس علیہ السلام کی طرح خداوند کریم سے ناراض ہو کر محمدی بیگم کو کب چھوڑا اور اس کے عشق سے کب دستبردار ہوئے کہ تم نے ان سے مثال دے دی مرزا صاحب تو اس محمدی بیگم کے معاملہ میں باقی عمر کا حصہ خدا کے سامنے محمدی بیگم کے عشق میں رو رو کر تضرع سے گزاری جب عاجزی مفید نہ ہوئی تو نزاکت کیسے کرتے۔ لیکن خدا نے ایک نہ سنی کیونکہ دعویٰ نبوۃ جھوٹا تھا اور پھر بھی مرزا جی کے لئے عذاب من اللہ تھا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اگر مرزا جی کو اللہ تعالےٰ کا اس کذب کے عذاب سے نجات دلانا مقصود ہوتا تو ضرور مرزا جی کو امداد خداوندی پہنچتی جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا حتیٰ کہ جب رسل بے امید ہو جاتے ہیں (کہ وعید میرے دشمنوں سے ٹل رہا ہے) اور وہ گمان کر لیتے ہیں کہ ہم

جھٹلائے گئے (اب قوم ہمیں جھوٹا کہ دیگی) تو ہماری امداد ان کو فوراً پہنچی ہے وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ پھر ہمارا عذاب مجرموں کی قوم سے واپس نہیں ہو سکتا تو اگر مرزا جی خداوند تعالےٰ کے سچے رسول ہوتے تو آخر جب مرزا جی بہت ذلیل ہو رہے تھے ورب العزت کے دربار میں تضرع بھی ضرور کرتے ہونگے تو مرزا جی کی صداقت کے اظہار کے لئے خداوند تعالےٰ کی امداد کا پہنچنا ضروری تھا جو محمدی بیگم اور سلطان محمد کو مرزا جی کے فرمان کے مطابق تباہ و برباد کرتی اور خداوند تعالےٰ کو چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب مقصود تھی اس لئے ان کی امداد نہ فرمائی اور انہیں جھوٹا کر کے مارا اور ان کی کوئی بات نہ سنی اور حضرت یونس علیہ السلام چونکہ سچے رسول اللہ تھے پھر بھی ان کی سنی اور فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ

انبیاء ۱۷/۶ { کیا یونس علیہ السلام کے چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ پڑھنے سے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ کا ارشاد ہو گیا وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ سے ایسی نجات دی اور پھر ایسا مقبول بنا لیا کہ فرمایا وَاَنْبَتْنَا عَلَیْہِ شَجَرَۃً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ مچھلی کو حکم دیا کہ میرے رسول کو دریا کے باہر ڈال دے تو مچھلی کے باہر ڈال دیا اللہ تعالےٰ نے کدو کے بیج کو ان کے قریب ڈالا اور کن کا ارشاد فرمایا کدو کی بیل تیار ہوئی اور فوراً یونس علیہ السلام کے تمام وجود مبارک پر سایہ کر دیا اور پھر ان کو تیار کر کے اسی امت کا مقبول بنا دیا وہی قوم اس کے مقتدی ہو گئے جو پہلے منکر تھے۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب تو بجائے چالیس دن کے پچیس ۲۵ برس روتے رہے اور سارا قرآن پڑھتے رہے لیکن خداوند نے مرزا جی کے ایک دن آنسوں نہ پونچھے قوم یونس علیہ السلام نے صرف ایک دن ایمان سے دعا مانگی تو عذاب الٰہی سے بچ گئے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دارومدار دنیاوی عشق پر مبنی تھا اور حضرت یونس علیہ السلام کا محض خداوندی اطاعت پر تھا اس لئے مرزا صاحب ناکام رہے اور حضرت یونس علیہ السلام آخر کامیاب ہو گئے۔

پانچواں جواب یہ ہے کہ یہ خصوصیت قوم یونس علیہ السلام کو ہی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے ورنہ قانون خداوندی یہی ہے کہ بروقت عذاب توبہ بھی کام گر نہیں ہو سکتی ملاحظہ قرآن کریم

مومن ۲۴/۹ | فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ تو

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا انہوں نے کہا ہم اللہ وحدہٗ کے ساتھ ایمان لائے اور اس کے ساتھ جو ہم شرک کرتے رہے اس کا انکار کرتے ہیں اور جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو ان کا ایمان ان کو نفع نہ دے سکتا تھا سنت اللہ کی اس کے بندوں میں اب گزر چکی اور اس جگہ کفار کو خسارہ ہے۔ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اب یونس علیہ السلام کی قوم کے واقعہ کو یاد دلانا غلط ہے اور افترا علی اللہ ہے کیونکہ یہ سنت اللہ گزر چکی اب تو منکرین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خسارہ ہے اور عذاب کا پیغام دے کر کوئی کہے کہ واپس ہو گیا یہ افترا علی اللہ ہے۔

اور مرزا جی کا عذاب تو ایسا ہے کہ بر وقت ایک پر بھی حقیقت وارد نہ ہوا اور مرزا جی کو آخیر تنگ آکر عذاب مجازاً یا تاویلاً ہی کہنا پڑتا مرزا جی کسی سے نہیں ٹلے خواہ مجازاً ہی عذاب کیوں نہ آتا آپ نے ہر طرح عذاب الہٰی کا پیغام سنا دیا پھر اس پر گوارہ نہیں میعاد بھی مقرر کر چھوڑتے وہ قادر قیوم ہے جھوٹوں کی وہ گت بناتا ہی ہے اس نے بھی مرزا جی کے کسی پیغام اجل کو سچا نہیں ہونے دیا آخیر مرزا غلام احمد صاحب چونکہ ایک نرالا دعویٰ مجازیت کا رکھتے تھے اس لئے ناکام مجازی عذاب کہہ کر جان چھوڑتے جیسی نبوت ویسا ہی عذاب۔

پانچواں جواب۔ تمہارا کہنا کہ وعید کے خلاف اللہ تعالےٰ رحم کر سکتا ہے۔ یہ غلط ہے رب العزت کے کر سکنے کی بات ہے یہ اس کی طاقت کا اظہار ہے سوال یہ ہے کہ وہ کرتا ہے یا نہیں اس کا قانون وعید کو ٹالنے کا ہے یا نہیں اس کی خصوصیات کا سوال نہیں ہر جگہ کسی خصوصیات کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ ہر جگہ قانون استعمال ہوتا ہے۔

کیونکہ مرزا صاحب نے جو محمدی بیگم کے پہلے نکاح میں آنا جھوٹ نکلا پھر رنڈی ہو کر واپس آنا یہ بھی جھوٹ نکلا جب مرزا صاحب کی دو باتیں جھوٹی ثابت ہوئی یعنی وعدہ وعدہ خدائی ہی نہ رہا بلکہ شیطانی ثابت ہوا تو وعید کیسے خدائی ہو سکتی تھی وہ وعید بھی شیطانی ہوتی یا مرزا صاحب

کی من گھڑت بات اور جھوٹ ہی تھا جس کو جعلی وعید سے دھمکایا گیا تو پھر مرزا جی کا محمدی بیگم کا وعدہ جب جھوٹا تھا۔ تو محمدی بیگم کی وعید بھی جھوٹی ثابت ہوئی تو وعید کے ٹلنے پر آیات قرآنی پیش کر کے ایک بات کا تبنگڑ بنانا یہ مرزائی گورکھ دھندا ہونے کے سوا اور کچھ نہیں اور مثال ہے۔

پیران کذابوں نمے پرندند بلکہ مریداں مے پرانند کے رو سے خادم صاحب نے مرزا صاحب کے اس جھوٹ پر وعید کے قوانین کتب سے پڑھنے شروع کر دیئے لیکن خادم صاحب پر افسوس ہے کہ حقیقت مسئلہ اور استدلال اور محمدی بیگم وسلطان محمد اور مرزا غلام احمد کی حقیقت تو یہ ہے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزا جی کے مجرم ہیں جس جرم کی تشریح پہلے گزر چکی تو نزول عذاب موت کی میعاد اڑھائی برس کی سلطان محمد کے واسطے اور مصائب مختلفہ کا نزول وغیرہ محمدی بیگم کی ذات کے واسطے مرزا جی نے مقرر کر دی جب ان کا کچھ نہ بنا نہ کچھ بگڑا تو مرزا جی نے وعید کے ٹلنے کا مسئلہ شروع کر دیا حق تو یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب یا خادم صاحب یا کوئی اور مرزائی کسی ہماری کتاب سے یا حدیث شریف سے یا آیت سے ایسی مثال پیش کرتے کہ قبل ازیں منذر کے کسی منذرین کو وعید کا حکم سنایا ہو اور منذرین اپنے جرموں پر بدستور قائم رہے ہوں پھر وعید کے خلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ مرزا صاحب کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد صاحب کے مقصد کے خلاف محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزا جی کے تمام عمر مجرم رہے یعنی جرم مرزائیہ کو ترک بھی نہیں کیا اور پھر مرزا جی کے وعید کا ایک شمہ یا علامت بھی ان کی نگاہ سے نہ گزرے تو یہ سراسر جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے اور وکیل صاحب کا حضرت یونس علیہ السلام کی مثال پیش کرنا یہ تو وکیل صاحب کے مرزا جی کے مطابق ہے ہی نہیں کیونکہ ادھر محمدی بیگم وسلطان محمد میں مرزائیت کا مشابہ بھی نہیں اور قوم یونس علیہ السلام کے لئے آمَنَتْ شَهَادَةَ الٰہی موجود ہے کہ قوم یونس علیہ السلام کے صحیح ایمان نے نفع دیا ان کو کہ رب العزت کو عذاب ٹالنا پڑا اور ادھر یہ حالت ہے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد کا مرزا جی کے مقصد کے خلاف اور مرزائیت کے خلاف تو مرزا جی کو جھوٹا ہونا پڑا اور الٹا یہ سنایا جاتا ہے کہ جی وعید ٹل سکتی ہے مرزائیوں میں کوئی ایسا دیانتدار نہیں اپنے پہلے ایمان واسلام اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رہے۔ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ جو یہ دریافت کرے کہ جناب مرزائی صاحب وعید تھا کس بات پر

اور ہٹایا ٹلا کس بات پہ وعید کا کوئی سبب بھی ہوتا ہے بغیر سبب۔ وعید نہیں آتا اور نہ ٹلتا ہے
تب بھی کسی سبب سے بلا وجہ ٹلتا ہی نہیں وعید ٹل گئی وعید ٹل گئی ۔ ہر مرزائی یہی کہہ رہا ہے
لیکن یہ نہیں بتا سکتے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد نے مرزا صاحب کے کونسے جرم کو ترک کر دیا
جس سے وعید ٹل گئی اور کیا کیا تھا جو آئی اور کیا کیا جو ٹل گئی کوئی مرزائی اس کی تشریح نہیں کر سکتا
اڑھائی سال کے بعد مرزا جی کی آسمانی منکوحہ سے بچہ نکل آیا یہ ترک جرم ہو گیا بلکہ یہ تو اجرائے
جرم شروع رہا اور اجرائے کے قائلو یہاں اجرائے کو بھی عقل سے نکال دیا جہاں نبوت ختم تھی
مرزائی وہاں اجرائے کہنے لگ گیا اور یہاں جرم کا اجرائے ہو رہا ہے اور مرزائی کہتا ہے نہیں
جی توبہ کر گئے توبہ کر گئے کیوں جناب مرزا جی کا بستر گرم ہونے لگ گیا سلطان محمد کا بستر ٹھنڈا
پڑ گیا؟ ہرگز نہیں! تو معلوم ہوا کہ مرزائی صاحب کا وعید کی باتیں بنا بنا کر اور وعید کے ٹلنے کے
قوانین سنانا فضول ہے ورنہ قبل از وعید محمدی بیگم اور سلطان محمد اور بعد از آنہا کی تفریق بجرائم
ثابت کر دکھائیے جب کوئی تفریق نہیں جس جرم پہ انہیں مرزا غلام احمد صاحب نے وعید سنائی
وہی جرم ان کا بدستور رہا تو مرزا جی کا وعید کے ٹلنے کے مسئلے بنانے مرزا صاحب کے کذب کو چھپا
نہیں سکتے وعدہ محمدی بیگم کذب اور اس کا مصائب میں گرفتار ہونا کذب علی الکذب اور سلطان محمد
کا وعید سنانا کذب علی الکذب فی الکذب اور پھر یہ جھوٹ بولنا کہ وعید ٹل گیا ہے یہ کذب
علی الکذب فی الکذب من الاکاذیب الباطلۃ اور خلف وعید کے حوالے پیش
کرنا بے محل اور محض نمائش کے طور پر یا اپنے مرزائیوں کو خوش کرنے کے واسطے اور مسلمانوں
کو دھوکہ دینے کے واسطے جس کو مسلمان خوب سمجھتا ہے کہ جھوٹ سے وعید نہ آتا ہے اور نہ جھوٹ
سے ٹلتا ہے وعدہ اور وعید الٰہی دونو ہی جھوٹ سے متعلق نہیں۔ اے امت مرزائیہ محمدی بیگم
کے وعدے کو پہلے وعدہ خداوندی ثابت کر کے دکھاؤ پھر وعید بھی خداوندی بن سکتی ہے تو اس
کے ٹلنے کے دلائل کی ضرورت محسوس ہو گی جب وعدہ خداوندی نہیں تو وعید بھی خداوندی نہیں
تو وعید کی الٰہی کے متعلق خلف وعید کے دلائل کی طرف جانا ہی فضول محمدی بیگم کے نکاح کے وعدہ
کو تم مرزائی وعدہ خداوندی سچا ثابت کر دو تو فقیر انشاء اللہ العزیز تمہارے وعید کے دلائل کو ایک
ایک کر کے جواب دینے کے لئے تیار ہے جھوٹ پہ سچ کو چسپاں کرنا شیطانی خواب پہ وعید خداوندی

کو چسپاں کرنا ہے جس کو ذی شعور گوارہ نہیں کر سکتا۔

(۳) روح المعانی کی عبارت تم نے پیش کی وہ بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ اس میں صاف لکھا ہے جس کو تم نے بھی نقل کیا ہے اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ عَزَّ وَجَلَّ یَجُوْزُ اَنْ یُّخْلِفَ الْوَعِیْدُ وَاِنِ امْتَنَعَ اَنْ یُّخْلِفَ الْوَعْدَ الخ تو محمدی بیگم کے نکاح کا وعدہ جب خلاف ہوا اور صاحب روح المعانی لکھ رہے ہیں اِنِ امْتَنَعَ اَنْ یُّخْلِفَ الْوَعْدَ رب العزت خلاف عہد نہیں کر سکتا تو محمدی بیگم کے نکاح میں وعدہ خلف ہونا یہ دلیل اس امر کی ہے کہ وعید بھی خداوند کی طرف سے نہیں جب وعید خداوندی ہی نہیں تو وعید کے خلاف کے جواز کا مسئلہ تلاش کرنا ہی عبث ثابت ہوا دوسرا جواب یہ کہ یَجُوْزُ اَنْ یُّخْلِفَ الْوَعِیْدَ کی دلیل تم نے علامہ رازی سے اور بیضاوی والے نقل کی ہے خود نقل فرماتے ہیں کہ عِنْدِیْ جَمِیْعُ الْوَعِیْدَاتِ مَشْرُوْطَۃٌ بِعَدْمِ عَفْوٍ کہ تمام تمام وعیدات مشروط ہیں عدم عفو پر تو ثابت ہوا کہ جب وعید مشروط ہوئی عدم عفو پر اور عفو سے وعید کا ٹلنا ثابت ہوا حالانکہ علامہ رازی کا یہ قول بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ یہ خلف وعید کی دلیل ہے اور خلف وعید تب متحقق ہو سکتا ہے۔ جب عدم عفو کی نفی ہو یعنی عفو سے خلف وعید کا اثبات ہو سکتا ہے اور عفو مشروط ہے ترک جرم کو جب مجرم نے جرم ترک ہی نہیں کیا بلکہ جرم کا اجراء ہے تو عفو کا سوال ہی نہیں جب عفو نہیں تو بقانون اذا وجد الشرط وجد المشروط تو خلف وعید کا امکان ہی نہیں جب خلف وعید کا امکان ہی نہیں تو اس کے دلائل پیش کرنا عبث ہے تو اس کی مثال یوں سمجھیے کہ کوئی کسی کو کہہ دے کہ کھا لو! تو مجیب اشارہ کرے کہ منہ ہی نہیں تو دوسرا کہے کہ بغیر منہ کے کھا لو تو ایسے شخص کو لوگ بیوقوف ہی کہینگے اور تمہارا قول مسلم الثبوت کو پیش کرنا بھی غلط ثابت ہوا کہ ان لا یعاد فی کلامہ تعالیٰ مقیا بعدم العفو کیونکہ جب کلام اللہ کا ہی پہلے ثابت نہیں بلکہ مرزا غلام احمد صاحب کی عشق بازی کے کلمات تھے جس بنا پر وہ جانی مالی قربانی کرتے رہے تو نہ کلام باری ثابت ہوئی اور نہ وعید کا سوال پیدا ہوا کیونکہ وعدہ محمدی بیگم والا پورا ہو جاتا تو وعید کا سوال ہو سکتا تھا اور اگر تم کہو کہ وعید وعدے پر مقدم تھی تو یہ بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم خود تسلیم کر چکے ہو روح المعانی کی عبارت اَنِ امْتَنَعَ اَنْ یُّخْلِفَ الْوَعْدَ ذات باری

تعالیٰ کے لئے خلاف وعدہ ممتنع ہے اور اسکی تائید تم نے پیش کی حضرت انس رضی عنہ کے قول سے تو ممتنع کا امکان محال لہٰذا خلاف وعدہ ذات باری تعالیٰ سے محال تو جو وعید وعدہ کے خلاف کو مستلزم ہو اس وعید کا ٹلنا بھی محال کیونکہ خلاف وعدہ باری تعالیٰ ممتنع ہے جب خلاف وعدہ ممتنع تو خلاف وعدہ کا مستلزم بھی بطریق اصولی ممتنع ثابت ہوا تو ثابت ہوا کہ جو وعید وعدہ کو خلاف کرے اس وعید کا ٹلنا بھی ممتنع اور جو وعدہ کو مستلزم نہ ہوا اس کا وقوع ممکن تو یہ وعید یعنی سلطان محمد کے مرنے کی اس لئے بھی ممتنع ہوئی کہ محمدی بیگم کے نکاح کے وعدے خلافی کو ثابت کرتی ہے تو تمہارا یہ کہنا کہ خلف وعید ممکن ہے یہ بھی غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ یہ خلف وعید خلاف وعدہ کو مستلزم ہے اور خلاف وعدہ عیب ہے اور عیب سے ذات باری تعالیٰ پاک ہے تو یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ نے سلطان محمد کو وعید سنا کر پھر ٹال دیا یہ رب العزت پر افترا ہے بلکہ یہ مرزا غلام احمد صاحب کا جھوٹ سمجھا جاویگا یا اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ پر محمول ہوگا۔ کیونکہ شان الٰہی یہ ہے کہ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ تو مرزا جی کا جھوٹ ثابت ہوا اور خداوند تعالیٰ کا وعدہ سچا ہی رہا ہے اور سچا ہی رہیگا۔ آخری جواب ایک اور عرض کرتا ہوں کہ مسئلہ خلف وعید بھی تم نے غلط بیان کیا کیونکہ اس وعید سے مراد دنیاوی وعید نہیں بلکہ اخروی وعید مراد ہے جیسا کہ قرآن کریم کی جس آیت کے ماتحت تم نے بیان کیا ہے کہ وہ قیامت کے متعلق ہے۔ رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تفسیر خازن ص۲۲ پر بھی درج ہے۔ لَا شَکَّ اَنَّہٗ کَائِنٌ وَھُوَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ تو تمہارا دنیاوی وعید مراد لینا بھی کذب باری تعالیٰ کو ثابت کرنا ہے کیونکہ یہاں خلف سے مراد خلف اُخروی محققین نے مراد لیا ہے جس میں تم نے تحریف سے کام لیا ہے تاکہ مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹ کو کسی طرح چھپالیں تو مرزا جی کا محمدی بیگم کے متعلق سترہ جھوٹوں کا مجموعہ اظہر من الشمس ہے تمہارے چھپا دینے سے چھپ نہیں سکتا شب پرہ کی آنکھ اگر جھوٹ کو نہ دیکھ سکے تو آنکھ کا قصور ہے نہ بتانے والے کا جس کی نظر ہے۔ وہ جو دیکھے گا۔ صحیح کہیگا اور جس کو نظر نہیں آتا وہ معذور ہے اگر دنیا کا فیصلہ الٰہی چاہتے ہو تو سنو۔

دنیا میں وعید خدائی فیصلہ

ص ۲۳/۱ | اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ نہیں تھے یہ سب مگر سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو عذاب ان پر واقع ہو گیا۔

ق ۲۶/۲ | كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو عذاب الٰہی نازل ہو گیا۔ ثابت ہوا کہ عذاب خداوندی یعنی وعید رُسل کے مکذبین سے نہیں ٹلا۔

"مرزائی" یونس علیہ السلام سے وعید ٹل گیا۔

"محمد عمر" وہ خدا کی طرف سے وعید آچکا تھا لیکن جس کی طرف سے وعید آچکا تھا۔ اور جس کی وجہ سے ان پر وعید آیا بھاگ گئے" جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

صفت ۲۳/۵ | اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ اور جس کو خداوند کریم کے وعید سے خوف نہیں اسی پہ بھروسہ رکھے یا لوگوں کو تعلیم دے تو قرآن کریم کی نصیحت اس کے واسطے کوئی مفید نہیں۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

ق ۲۶/۳ | فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ آپ قرآن کے ساتھ نصیحت فرماتے جو وعید سے ڈرتا ہے معلوم ہوا کہ جس کو وعید الٰہی سے خوف نہیں بلکہ حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کو یاد کر کے دل بہلاتا ہے اسے قرآن کریم کوئی مفید نہیں اور نہ قرآن کریم کی نصیحت اسے فائدہ پہنچا سکتی ہے اس لئے مرزائیوں کو کوئی اثر نہیں۔ یونس علیہ السلام کے متعلق تمہارا بار بار اچھلنا کہ ان سے عذاب ٹل گیا تو یہ اس موقع پر تمہارا چسپاں کرنا ہی مرزائی حربہ ہے کیونکہ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ قوم یونس علیہ السلام نے کونسی کسی کی منکوحہ نکالی تھی کہ جس میں گرفتار ہوئے اور بعد از استعمال ان سے عذاب ٹل گیا

وہاں معاملہ ہی اور ہے کہ قوم یونس علیہ السلام نے یونس علیہ السلام کی رسالت و توحید الٰہی کا انکار کیا جب عذاب نازل ہوا تو انہوں نے توحید خداوندی کا اقرار کر لیا اور رسالت یونس علیہ السلام پہ ایمان لے آئے اور حضرت یونس علیہ السلام کا کلمہ پڑھ لیا تو اللہ تعالےٰ نے ان سے وعید کو ٹال دیا وہاں بیجا عورت لے جانے کا تو معاملہ ہی نہیں تو اس سے تمہارا استدلال محض مرزائیت سے ہے اور ایسے ہی اس تائید میں یونس علیہ السلام کی وعید پہ تفاسیر کا حوالہ دینا بھی محض غلطی ہے حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب پہلے بیان فرماتے رہے کہ خدا نے محمدی بیگم کا میرے ساتھ آسمان پر نکاح کر دیا ہے اختتام مدینہ طیبہ میں لکھا گیا جب مرزا جی کو اس میں رب العزت نے جھوٹا کیا اور مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ مرزا سلطان محمد صاحب کو نکاح میں دے دی تو مرزا جی نے بہانہ بنایا کہ خداوند نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے کہ محمدی بیگم تمہیں واپس ولاؤں گا (مطلقہ کر کے یا سلطان احمد کے عذاب سے مرنے کے بعد) تو مرزا غلام احمد صاحب نے مرزا سلطان احمد صاحب کو اور محمدی بیگم وغیرہ کو عذاب الٰہی کی پیشگوئی کی جب مرزا جی کی کوئی دال بھی نہ گلی وعید کے ٹلنے کی بحث شروع کر کے اپنی نبوۃ مرزائیہ کی طرح ان کا ظل تائب ہونا کہدیا تو مرزا جی کے ملہم نے کسی وعدہ کو نہ پورا کرتے ہوئے مرزا جی اور مرزائیوں کو ایک عجیب گورکھ دھندے میں پھنسا دیا کبھی وعید کے ٹلنے کے بہانے تلاش کرتے ہیں کبھی یونس علیہ السلام کی مثال پیش کرتے ہیں لیکن ان بھلے مانسوں سے یہ پوچھنے والا کوئی رہا نہیں! کہ مرزائیو ایسی مثال پیش کرو کہ اللہ تعالےٰ نے کسی نبی کی عورت اس کی موجودگی میں دوسرے کے ہاں آباد کرائی ہو یا ایسے مجرم کو بحیثیت جرم عذاب کا چیلنج دے کہ ارتکاب جرم میں ہی اس کو تائب قرار دیا ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو مرزا صاحب غلط چسپاں کر کے خود جھوٹے ہو گئے

مرزائی "مرزا صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یتزوج و یولد لہ کے متعلق فرمایا تھا کہ محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ہے سو محمدی بیگم کا

نکاح سلطان محمد کی موت بصورت عدم توبہ کے ساتھ مشروط تھا۔ لہٰذا آنحضرت کی پیشگوئی کو بھی شرائط بالا کے ساتھ مشروط تسلیم کرنا پڑیگا۔ پس بوجہ عدم تحقق شرائط آنحضرت کی یہ پیشگوئی محمدی بیگم کے نکاح کے ساتھ پوری ہونے کی بجائے دوسرے رنگ میں پوری ہو گئی یعنی وہ موعود اولاد حضرت اقدس کو اس دوسرے نکاح سے عطا کی گئی جو حضرت ام المؤمنین کے ساتھ ہوا چنانچہ مرزا صاحب نے خود تحریر فرمایا ہے۔ کئی برس پہلے خبر دی گئی تھی یعنی مجھے بشارت دی گئی تھی کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہوگی اور اس میں سے اولاد ہوگی تاکہ پیشگوئی حدیث یتزوج ویولد لہٗ پوری ہو جائے یہ حدیث اشارہ کر رہی ہے مسیح موعود کو خاندان سیادت سے تعلق دامادی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا تعلق جس سے وعدہ ویولد لہٗ کے موافق صالح اور نیک اولاد پیدا ہو اعلیٰ اور طیب خاندان سے چاہیئے اور وہ خاندان سادات ہے داربعین ۲ صد ۳۶ پاکٹ بک ص ۳۶۰

محمد عمر ”مرزائی کا جب رنگ نکلتا ہے ان کے بس کی بات نہیں کپڑا ہی ایسا ہے کہ اس پر چڑھتا ہی بینگنی ہے اور کسی رنگ کو کپڑا قبول کرتا ہی نہیں مرزائی صاحب یہ تو بتایئے کہ مرزا احمد صاحب جب محمدی بیگم سے بے اُمید ہو گئے تب ہی تو ام المرزائین و مرزائیات پر ہی اکتفا کیا۔ مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے متعلق بھی یہی بات یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کا مصداق بنایا اور ام المرزائین والمرزائیات کے متعلق بھی یہی کہا تو اے مرزائیو مرزا صاحب کے جھوٹ کا تم خود فیصلہ کر لو کہ کس بات کو سچ کہا جائے اور کونسی بات کو جھوٹ کہا جائے ہر صورت ایک تو جھوٹ ضرور ہے کیونکہ ایک ہی تزویج کی تخصیص دونو کے لیئے مانعۃ الجمع کا حکم رکھتی ہے چاہے اپنی مذکورہ عبارت مرزا جی کی بحوالہ حاشیہ اربعین ص ۳۶ سے مرزا جی کو جھوٹا کہدو اور چاہے حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ والی کو جھوٹ کہدو فقیر کا بھی مدعا یہ ہے کہ مرزا جی محمدی بیگم کے واقعہ میں جھوٹے ہو گئے سو وکیل صاحب تم نے تسلیم کر لیا کہ اربعین والی بات صحیح نکلی اور ضمیمہ انجام آتھم والی جھوٹی نکلی ھذا ھو المقصود اب ایک بار تم نے بڑی تکلیف فرمائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی محمدی بیگم کے نکاح کے ساتھ پوری ہونے

کی بجائے دوسرے رنگ میں پوری ہو گئی فرمایا اگر اس سے دوسرا رنگ ہی مراد لینا تھا اصل رنگ مراد نہیں پوری کر سکا تو دوسرا رنگ مرزا صاحب کے حمل والا جو انہوں نے کشتی نوح میں فرمایا کہ دس مہینے حمل مجھے (غلام احمد) کو بھی رہا تھا اور پھر حمل سے فارغ ہوئے تو خود ہی عیسیٰ خود ہی مریم کے پیٹ سے پیدا ہو گئے تو ساتھ ہی کام یہ بھی ختم کر دینا تھا کہ یتزوج و یولد لہٗ بھی اسی رنگ میں اسی حمل سے پورا ہو گیا فقط قصہ قریب ہی ختم ہو جاتا۔

مرزا جی بھی بس جس کو رات کا پرندہ بنا دیں دن کو دیکھنے سے وہ محروم ہو جاتا ہے نہ دیکھے اور نہ سچ جھوٹ کی تمیز کر سکے تو سلطان محمد نے اپنے جرم کے اجرائے کو بند نہیں کیا اور نہ ہوا بلکہ جاری رہا مرزا جی محمدی بیگم کے ہجر و فراق میں دنیا سے منہ مانگی موت سے ہلاک ہو گئے اور باتیں ہی باتیں محض رہ گئے اور باتیں ہی چھوڑ گئے اور مرزائی بیچارے محض باتوں کے پتلے ہی رہتے ہیں مقصد اصل کو نہ مرزا صاحب نے توجہ دی تمام عمر حصول رقم و فراق محمدی بیگم نے ان کو قبل از وقت ہی ہلاک کر دیا افسوس! افسوس!

دوسرا جواب وکیل صاحب یہ تو فرمائیے؟ کہ اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث یتزوج و یولد لہٗ کو ام المرزائیین والمرزائیات سے اپنی پیشگوئی کو پورا کر چکے تھے تو بعد از نکاح ام المرزائیین والمرزائیات پھر محمدی بیگم پر سر دھڑ اور جائیداد کی عطا کرنے کی بازی کیوں لگاتے تھے کیا پھر مرزا جی کا یہ کہنا تمہارے نزدیک محض جھوٹ اور دھوکہ ہی ثابت ہوا؟ یا عشق بازی ہی تھی؟ ایسی جھوٹی تاویلیں کر کے کیوں مرزا جی کی روح کو تنگ کرتے ہو۔ شاید بھئی ان کی امت مرزا جی کی طرف سے محمدی بیگم کے متعلق جھوٹ موٹ کہہ کر ہی مرزا جی کے روح کو تسلی بہلاتے ہوں ممکن ہے وکیل صاحب! مرزا جی کے روح کو نہ بہلاؤ دنیا میں روشنی کا زمانہ جا رہا ہے سچ کہہ دیا کرو خواہ اپنی بات کیوں نہ ہو ایسے جھوٹوں کو لوگ طرفداری سمجھتے ہیں اور تعصب مذہبی سے تعبیر کرتے ہیں انصاف اچھا ہوتا ہے خداوند کریم سب کو

انصاف کی توفیق عنایت فرماوے اور اللہ اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان قائم رکھنے کی توفیق عنایت فرماوے۔ اور تمام بدعتوں سے بچا کر اہل اللہ کی غلامی نصیب فرماوے امین ثم امین۔

ایک سوال

"مرزائی" ایک سوال تم نے پیچھے کیا ہے۔ جس کا حل کرتا ہوں کہ مرزا صاحب نے مرزا احمد بیگ کی موت تین سال کی میعاد اور سلطان محمد کے لئے ۲½ سال کی میعاد مقرر فرمائی تو تم نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کے مطابق مرزا سلطان محمد کو پہلے مرنا چاہیئے تھا یہ غلط ہے کیونکہ اس سے تو مرزا صاحب کی صداقت ظاہر ہوتی ہے کہ مرزا صاحب اگر اپنی طرف سے یہ جھوٹ گھڑتے تو مرزا احمد بیگ عمر میں بڑا تھا اس کو عقلاً موت پہلے آنی چاہیئے تھی اس لئے مرزا صاحب اس کو پہلے ۲½ سال کی میعاد فرماتے اور سلطان محمد کو تین سال کیونکہ وہ عمر میں چھوٹا تھا لیکن الہام میں ایسا نہیں بلکہ احمد بیگ کے لئے تین سال اور سلطان محمد کے لئے اڑھائی سال فرمائے پاکٹ بک صلا۶۷

احمد بیگ کے متعلق ایک سوال کا جواب

"محمد عمر" مرزائی صاحب اس کے کئی جوابات ہیں۔ بخوف طوالت مختصراً عرض کرتا ہوں۔

جواب اوّل یہ ہے کہ جس شخص کو اپنے جوتے سیدھے اور الٹے پہننے کی تمیز نہ ہو وہ بات کرتے وقت اتنا دماغ کب رکھتا ہے کہ بات کو گھڑا بھی جائے تو افتراع میں گرفت ہوگی اگر مرزا صاحب کا اتنا دماغ ہوتا تو وہ مدعی نبوت کیوں ہوتے

خود مدعی نبوت بننے والا ایسے ہی گرتا ہے ۔
جواب دوم یہ کہ مرزا صاحب تم سے زیادہ سمجھدار تھے کیونکہ ان کی دو چادروں سے آپ کو تو کچھ حصہ ملتا تھا ان کے پکس سالم دو چادریں تھیں بھلا تم ان کا مقابلہ کیسے کرسکو وکیل صاحب مرزا صاحب کا مقصد حقیقی حصول محمدی بیگم تھا گو پہلا عاجز احمد بیگ تھا لیکن جب نکاح ہو گیا تو اس وقت مرزا جی کے حصول مقصد کی پہلی رکاوٹ سلطان محمد تھا پھر احمد بیگ کا اختیار ہی نہ رہا تھا جب تک کہ سلطان محمد محمدی بیگم کو نہ طلاق دیتا اس لئے مرزا صاحب نے حصول مقصد کی پہلی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے پہلا وعید اڑھائی سال کا سلطان محمد کو سنایا اور دوسرا احمد بیگ کو تاکہ وہ خائف ہو کر طلاق دے دے تو احمد بیگ اپنی لڑکی کی ذلت کو دیکھ کر مجھے خود بخود محمدی بیگم سپرد کر دیگا احمد بیگ کو پہلے تھوڑی دھمکی نہ دینے کا مقصد یہی تھا کہ احمد بیگ کے سامنے جب سلطان محمد فوت ہو گیا تو یہ میری صداقت کو سمجھ جائیگا۔ ان بیچاروں کو یہ کیا خبر تھی کہ خداوند تعالٰے کی ذات صادق ہے اور صادقین کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے زبانی نہیں باتوں سے نہیں بنانے سے نہیں لکھنے سے نہیں بلکہ ہر صادقین کے نشانات لکھنے کے بغیر ہی لوگ سمجھتے ہیں اور آنے والے لوگ صادقین کے نشانات لکھا کرتے ہیں ۔ انبیاء کرام جو انبیاء اللہ ہوتے ہیں وہ اپنے نشانات خود لکھ کر فخراً تصانیف نہیں کرتے ورنہ کسی نبی اللہ کے نشانات کی خود تصنیف کردہ کوئی کتاب دکھاؤ ورنہ جھوٹ ہی جھوٹ واضح ہے ۔

"مرزائی" مولوی صاحب یہ تو تم نے بات غلط سمجھی لیکن اور ایک عرض کرتا ہوں کہ اس میعاد کے تعین سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ یہ پیشگوئی جذبات انسانی کے نتیجہ میں نہیں کی گئی تھی کیونکہ زیادہ قصور احمد بیگ کا تھا اور وہ مستھزین اور مکفرین کے گروہ میں شامل تھا نیز رشتہ کے لئے اس کے ساتھ سلسلہ جنبانی کیا گیا تھا اور یہ سب کچھ اس کے انکار کا نتیجہ تھا اور اگر جذبات انسانیہ کا کوئی اثر ہو سکتا تھا تو یہی کہ حضرت مسیح موعود طبعاً احمد بیگ کی میعاد کم مقرر فرماتے

مگر واقعہ اس کے خلاف ہوا جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی جذبات کا
نتیجہ نہ تھی بلکہ جس طرح خدا نے فرمایا آپ نے فرمادیا۔ پاکٹ بک ص ۷۶۱

"محمد عمر" وکیل صاحب آپ مرزا صاحب کی اہوائے نفسانی کو سمجھتے ہوئے ہیرا پھیری کرتے ہو۔ اگر جذبات نفسانی نہ ہوتا تو عورت
کی محبت پر وعید نہ سنائی جاتی اس کے مقابلہ میں ہوتی اور جب عورت کو دین اسلام سے
ہی سمجھا گیا تو اس سے زیادہ اور کیا ہوا نفس ہو سکتا ہے۔

احمد بیگ کا قصور کم تھا۔ کیونکہ لڑکی والا جسے چاہے دے اس پر جبر نہیں دوسرا
سبب یہ ہے کہ جب تک احمد بیگ کے گھر رہی مرزا صاحب کو اس کا کوئی نقصان نہ تھا
جب سلطان محمد نے نکاح کر لیا تو مرزا صاحب پر محمدی بیگم حرام ہو گئی تو زیادہ جرم تو
سلطان محمد کا تھا جس نے مرزا صاحب پر محمدی بیگم حرام کر دی یا مرزا صاحب کے آسمانی نکاح
پر نکاح کر لیا اور پھر تمہارا کہنا کہ مکفرین کی جماعت میں تھا تو محمدی بیگم بھی تو غیر احمدی تھی
سلطان احمد بھی غیر احمدی تھا اس میں تو تینوں یکساں تھے اس میں بھی احمد بیگ کی کوئی
زیادتی نہ تھی سلسلہ جنبانی اس کے ساتھ تھی تو کیا ہوا شرعاً ان میں اس کا کوئی قصور
نہیں اس کی اپنی لڑکی جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے اس کے انکار پر شرعاً
کوئی جبر و اکراہ نہیں۔ لہٰذا اس میں بھی احمد بیگ کی کوئی زیادتی نہیں اس میں مرزا غلام احمد
صاحب قصوروار تھے جو جبر پہ تلے رہے اور جبر و اکراہ سے کام لیتے رہے جو کسی
سے پوشیدہ نہیں اور یہ سب مرزا غلام احمد صاحب کے خواہشات نفسانیہ کا نتیجہ تھا اگر
مرزا صاحب اپنے نفس پر قابو پاتے اور ان کا نفس امارہ انہیں اتنا مجبور نہ کرتا تو
اتنا جبر و اکراہ بھی نہ کرتے اور اتنے ذلیل بھی نہ ہوتے اور مرزا صاحب نے پھر بھی بموجب
اقتضائے طبع احمد بیگ کو میعاد زیادہ بتائی اور سلطان محمد کو کم کیونکہ پھر بھی احمد بیگ
رشتہ دار تھا لحاظ کیا کہ شاید میرے ورغلانے میں آجائے مگر رب العالمین نے مرزا
جی کے مقتضا کے سب کچھ خلاف کیا جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ سب کچھ
مرزا جی کی بناوٹی کہانی اور خواہش نفسانی تھا ورنہ خداوند بموجب قانون اِنَّا لَنَنْصُرُ

رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مرزاجی کو ضرور کامیاب کر دیتا مرزا غلام احمد صاحب چونکہ اس زمرہ سے خارج تھے اس لئے اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ کے مصداق بن گئے اور مرتے دم تک خداوند تعالےٰ نے توبہ کا موقعہ بھی نہ دیا کیونکہ قانون الٰہی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ اللہ تعالےٰ مسرف اور کذاب کو ہدایت نہیں دیتا تیسرا یہ کہ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ" اور چوتھا یہ کہ نہ خدا کے لئے مال صرف کیا نہ دین کے لئے نہ زکوۃ دی بلکہ عورت کے پیچھے تمام جائیداد خرچ کرنے کے درپے رہے تو اللہ تعالےٰ اس مذکورہ آیت میں مرزاجی کا نقشہ کھینچ دیا۔

وکیل صاحب کے دوسرے پہرے کی عبارت سامنے رکھ کر فقیر کا یہ تمام جواب پڑھتے جائیے فقیر نے وکیل صاحب کی عبارت کا جواب من و عن دے دیا ہے

"مرزائی" پیشگوئی میں زیادہ سے زیادہ موت بتائی گئی تھی پس اگر احمد بیگ اور سلطان محمد اپنی حالت پر بدستور قائم رہتے جس حالت میں کہ وہ پیشگوئی بیان کرنے کے وقت تھے تو ان کی موت کی میعاد علی الترتیب تین و اڑھائی سال ہوتی مگر احمد بیگ اپنی پہلی حالت پر قائم نہ رہا اور لڑکی کا نکاح کر دینے کے بعد اور زیادہ شوخ ہو گیا اس لئے وہ میعاد مقررہ کے اندر بہت ہی جلد پکڑا گیا بخلاف سلطان محمد کے کہ اس نے اصلاح کی اور توبہ و استغفار کی طرف رجوع کیا کَمَا هُنَا یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے احمد بیگ کی میعاد تین سال مقرر کر کے ساتھ ہی یہ بتا دیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ مہلت ہے جو احمد بیگ کو دی جاتی ہے اگر وہ اس سے زیادہ فائدہ نہیں اُٹھائے گا تو تین سال سے بہت پہلے جلدی مر جائیگا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات ۱۳۰۴ھ کے خط میں لکھا کہ آخری مصائب تیرے اوپر موت تین سال ہو گی بل مو تک ترتیب فرمایا اور احمد بیگ کے متعلق ۲۰ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں لکھا خدا نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ ہے اگر وہ اپنی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائیگا۔ لہٰذا ان دونوں حوالوں سے مرزا صاحب نے احمد بیگ کو زیادہ سے زیادہ تین سال مہلت دی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ

اگر وہ شوخی کریگا تو جلدی فوت ہو جائیگا چنانچہ ایسے ہی ہوا پاکٹ بک ص ۴۶۲

"محمد عمر" مرزائی صاحب اپنی عبارت کو سامنے رکھ کر لفظ بلفظ اس کا جواب سنئے مرزا صاحب سلطان محمد اور احمد بیگ کی زیادہ سے زیادہ پیشگوئی بتا کر جھوٹے ہوئے کیونکہ احمد بیگ کی موت سلطان محمد کے بعد تھی وہ پہلے فوت ہو گیا اور سلطان محمد کی میعاد زیادہ نہ بتا سکے کیونکہ مرزا صاحب کی مرسلہ و مقررہ موت کے بعد مدت دراز سلطان محمد زندہ رہا لہذا مرزا صاحب زیادہ مدت موت بتانے کی پیشگوئی میں جھوٹے ہوئے احمد بیگ بوڑھا اور پہلے ہی کمزور انسان تھا اس لئے وہ اپنی موت سے مرا مرزا جی کے فرمان کے مطابق سلطان محمد کے بعد نہ مرا اور سلطان محمد بھی جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئی کے وقت تھا بعد ازاں اس سے بھی زیادہ مرزا صاحب کی پیشگوئی کو عموماً ہر شب یا گاہے گاہے دن کو بھی جھوٹی کرتا رہا اور اسی دھن میں لگا رہا کسی رات یا دن اس نے فرق نہ کیا تو وکیل صاحب تمہارا کہنا کہ وہ بدستور اسی حالت پر قائم رہتے تو ترتیب نہ ٹوٹتی تم کہتے ہو بدستور سلطان محمد تو دستور کے مرتبہ علو میں قیام پذیر رہا جس کو تمہارے مرزا جی ترستے رہتے رشتہ کر دینے کے بعد لڑکی کے باپ کو فکر زیادہ لاحق ہو جاتا ہے کہ خدا میری لڑکی کو اپنے گھر آباد رکھے اور حقیقت یہ ہے کہ احمد بیگ مرزا غلام احمد صاحب سے ڈر گیا تو مر گیا جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ پہلے بھی وہ میرا معتقد تھا لوگوں نے اس کو میرے بڑھاپے کی وجہ سے رشتہ کرنے سے روک دیا جیسا کہ مرزا صاحب خود تحریر فرماتے ہیں آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص ۴۵۸ وَكَانَ يَعْلَمُ صِدْقِي وَحَقِّي وَبِاللهِ تَقَتِّي وَمَقْتِي وَلٰكِنْ غَلَبَتْ عَلَيْهِ الشِّقْوَةُ تو معلوم ہوا کہ احمد بیگ حقیقت مرزا غلام احمد کو سچا سمجھتا تھا تو مرزا صاحب کی ارسال کردہ موت نے مرزا صاحب سے اعتقاد والے کو جلدی پکڑ لیا سلطان محمد اسلام پر ڈٹا رہا تو مرزا جی کی ارسال کردہ ہلاکت سلطان محمد کا کچھ بگاڑ نہ سکی اور محمدی بیگم کا بھی کچھ نہ بگاڑ سکی نہ سلطان محمد جو انمرد تھا جو اسلام پر تلا رہا اور خدا پر متوکل رہا مرزا جی اسکا کچھ بگاڑ نہ سکے بوڑھے آدمیوں کے بعد کمزور دل ہی مستورات ہوتی ہیں لیکن اللہ تعالے نے مرزا غلام احمد صاحب کو جھوٹا ثابت کرنا تھا اس لئے محمدی بیگم کو بھی اسلام پر قائم رکھا اور

اس کے ایمان کو اللہ نے مضبوط رکھا اور مرزاجی کی پیشگوئی کے مطابق ایک مصیبت کا منہ بھی نہ دیکھ سکی یہ بھی مرزاجی کے کذب کے لئے کاری ضرب تھی اور مرزا سلطان محمد جیسا کہ قبل از پیشگوئی استغفار اور توبہ الی اللہ کرتا ہوگا ویسے ہی کرتا رہا نہ وہ پہلے ولی تھا نہ وہ بعد میں استغفار پڑھنے سے ولی ہوگیا نہ وہ پہلے مرزائی تھا نہ وہ بعد میں مرزائی ہوا اسلام پہ ہی فوت ہوا البتہ قبل از پیشگوئی محمدی بیگم کا خاوند نہ تھا اور نہ ہی محمدی بیگم سے اس کے ہاں کوئی اولاد تھی بعد از پیشگوئی مرزاجی کی آسمانی منکوحہ سے سلطان محمد نے نکاح کیا اور اس سے اللہ تعالٰے نے اولاد دی اور وہ کرتا رہا جو کرتا رہا تم خود سمجھ لو ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ کما مر تفصیلہ چونکہ سلطان محمد مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹ سے ڈرا نہیں اسی لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مرا نہیں اور مرزا صاحب کا کذب بھی اس کی زیادہ سے زیادہ عمر کو کم نہیں کرسکا اور احمد بیگ کی عمر کو بھی مرزا صاحب سلطان احمد سے زیادہ بتانے میں جھوٹے رہے وکیل صاحب مرزا صاحب کے خط کے جملے بَلْ مَوْتُكَ قَرِيْبٌ پر تو نظر پڑی اس خط کے اس جملے کو کیوں ترک کر گئے جو مرزا صاحب نے آگے فرمایا ہے وَكَانَ يَعْلَمُ صِدْقِيْ وَعِفَّتِيْ وَبِاللّٰهِ ثِقَتِيْ کہ وہ احمد بیگ میرے صدق کو جانتا تھا اور میری پارسائی کو بھی جانتا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ خداوند تعالٰے کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط ہے۔ مرزا صاحب نے احمد بیگ کے مرزائی ہونے کا اقرار کر لیا تو ثابت ہوا کہ احمد بیگ مرزائی ہونے کی وجہ سے جلدی مرگیا باقی رہا اس کا محمدی بیگم کا رشتہ نہ دینا تو مرزا صاحب نے خود اسی خط میں تحریر فرمایا کہ اسے رشتہ داروں نے نہیں کرنے دیا کیونکہ ان کا عذر تھا کہ یہ بوڑھا ہے پہلے بھی اس کی ایک عورت ہے جیسا مرزاجی فرماتے ہیں۔ وَمَعَهٗ عَادَانِيْ قَوْمُهٗ وَعَشِيْرَتُهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَقْرَبِيْنَ وَكَانُوْا يَعَافُوْنَ اَنْ يَّزَوِّجُوْا اَبْنَاتَهُمْ اَقَارِبَ مِثْلِيْ اَوْ يُزَوِّجُوْا اِمْرَءٍ تَحْتَهٗ اِمْرَءَةٌ اُخْرٰى وَكَانَتْ بِنْتُهٗ هٰذِهِ الْمَخْطُوْبَةُ جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ عَذْرَاءُ وَكُنْتُ حِيْنَئِذٍ جَاوَزْتُ الْخَمْسِيْنَ تو احمد بیگ بقول مرزا صاحب بحیثیت اعتقاد مرزائی ہونے کے مرزائی موت نے اسے ہلاک کر دیا تو ہمارے اسلام پہ کوئی دھبہ نہیں اور مرزا صاحب کی صداقت کا نشان نہیں کیونکہ جلدی مرگیا تو مرزائی مرا

پھر کیا ہوا مرزا جی کی صداقت کا نشان تب ہوتا جب ان کی پیشگوئی کے موافق سلطان محمد کے بعد احمد بیگ فوت ہوتا! تمہارا کہنا بَلْ مَوْتُكَ قَدْ يَبِيبُ تو یہ قریب سلطان محمد کی موت کے بعد کا حکم رکھتا ہے اگر اقرب ہوتا تو سلطان محمد سے مقدم ہو سکتا تھا تو محمدی بیگم کا مرزائی مصائب میں نہ گرفتار ہونا اور مرزا سلطان محمد صاحب کا مرزائی مقررہ موت سے نہ مرنا مرزا غلام احمد صاحب کے کذب کی زبردست دلیل ہے جس کو آج تک مرزائی حل نہ کر سکا اور نہ خدا کے فضل و کرم سے کر سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے ان تمام کذبات کو مرزائی بھی خوب جانتا ہے اور پڑھتا بھی ہے لیکن لطف دینا مرزائی کو مرزا صاحب کے صادق کہنے پر مجبور کرتا ہے مرزائی صاحب اخیر مرنا ہے یہ لطف نہ مرزا جی ساتھ لے گئے بلکہ جس حالت سے دنیا سے تشریف لے گئے وہ تم سے بھی مخفی نہیں اور اخیر یہ لطف تم سے بھی ختم ہونے والا ہے قبر و حشر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی پرسش ہوگی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے باعث ہی انسان کی نجات ہوگی اور قرآن کریم سے متمسک کو ہی قبر و حشر میں قرآن کریم ہی رہبری کریگا۔ مرزا غلام احمد صاحب وہاں نجات کا باعث نہ ہونگے اور نہ مرزا جی کی براہین احمدیہ اور تذکرہ اور حقیقت الوحی وغیرھم تمہاری رہبری کر سکیں گی بلکہ ہر جگہ ان تمام کا بوجھ تمہارے گلے میں ہوگا جو تمہیں لے ڈوبیگا اگر اپنی نجات چاہتے ہو تو ابھی زندگی دنیا میں ہی مرزا جی کے دامن کو چھوڑ کر دامن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تھام لو اور قرآن کریم اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا مشعل راہ بنا لو تاکہ تمہاری دنیاوی و برزخی و اخروی زندگی سدھر جائے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت پر مرزائیوں کے دلائل کی حقیقت

مرزائی "قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

(دلیل اول) فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (یونس) کہ میں نے تم میں دعویٰ نبوۃ سے قبل ایک لمبی گزاری ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے اگر میں پہلے جھوٹ بولتا تھا تو اب بھی بولتا ہوں پاکٹ بک ص ۵۳۰

محمد عمر" وکیل صاحب تم نے یار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدسہ زندگی کے دعویٰ کو اپنے مرزا غلام احمد صاحب قادیان کے سابقہ کریکٹر پر قیاس کر کے دعویٰ تو کر دیا لیکن اس دعویٰ میں تمہیں خسارہ ہوگا کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی میں بھی کسی قسم کا نقص نہ تھا تمام عیوبات سے از ابتدا ہی مبرا تھے اور تا آخر مبرا ہے لیکن مرزا غلام احمد صاحب کی قبل از دعویٰ زندگی ایسی ناگفتہ بہ ہے کہ میرے خیال میں ادنی سے ادنی آدمی بھی ان کا متحمل نہ ہوگا۔ قبل از دعویٰ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی کا اکثر حصہ جھوٹ میں ہی بسر ہوا۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے خود اقرار فرمایا ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۱ { میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہوں نے ان ہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی عمر کا اکثر حصہ مقدمات میں گزرا اور انگریزی عدالتوں میں سوائے جھوٹ کے کچھ نہ تھا اور اکثر مقدمات جھوٹے تھے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب ناکام رہے کسی مقدمہ میں کامیاب نہ

نہ ہو سکے اور مقدمہ بازوں کا اصول ہے کہ دن رات جھوٹی باتیں گھڑنے میں لگے رہتے ہیں کم از کم ۱۸۶۸ء تک تو اس جھوٹ اور افترا میں گزاری یعنی سیالکوٹ کی ملازمت سے قبل جیسا کہ سیرۃ المہدی میں ہے۔

سیرۃ المہدی ۱/۴۴ { خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے۔

۱۸۶۴ء میں مرزا غلام احمد صاحب باپ کی چوری پنشن لے کر بھاگ گئے اور سیالکوٹ میں ادنیٰ تنخواہ پہ ملازم ہو گئے تو ۱۸۶۴ء تک تو جھوٹ کی ہی زندگی گزری اور ۱۸۶۸ء تک پھر گزری زندگی بسر ہوئی یعنی چار سال کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ

سیرۃ المہدی ۱/۱۲۲ { تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا جی کی ابتدا

مرزا غلام احمد صاحب کو ہزار برس تو کیا بلکہ سو برس بھی نہیں گزرے واقعات تحریر کرنے میں اس وقت کوئی اسباب بھی غیر معقول نہ تھے۔ مثلاً پہلے انبیاء علیہم السلام کے زمانوں کی طرح کاغذات کی کمی نہ تھی کہ پتوں اور ہڈیوں پہ یادداشتیں لکھی جائیں کاغذات قلم و دوات ہر زمانہ کے موافق تھیں کا آسان وسیلہ سے میسر ہو مثلاً ریلیں ہوائی جہاز مرزا جی اس کے قبل کی بات ارشاد فرماتے ہیں۔

حاشیہ کتاب البریہ ۱۳۴ { اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ

اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً دو سو آدمی ان کے توابع اور

خدام اور اہل و عیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ میں جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا جو لاہور سے تخمیناً بفاصلہ پچاس کوس بگوشہ شمال مشرق واقعہ ہے فروکش ہو گئے جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا جو پیچھے سے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ماجھی کی جگہ پر قاضی رہا اور پھر آخر قادی اور پھر اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔

حاشیہ کتاب البریہ ۲۲۵ } احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبے کا رہنے والا ہوگا۔

جسکا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ سے مخفف ہے۔

مرزا ئیو! ایک ہی کتاب میں مرزا جی کے گاؤں کی اصلیت نام میں کتنا تناقض یا جھوٹ بین ہے۔ خود ہی قادیان کی اصل وجہ تسمیہ بیان کر دی اور خود ہی اس کے خلاف ایک وجہ تسمیہ مقرر کر دی مرزا جی کی ہر بات میں سوائے جھوٹ کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے والد غلام مرتضیٰ صاحب کو خواب آنا

سیرۃ المہدی ۱۲۳ حصہ اوّل } ایک مرتبہ حضرت والد صاحب (غلام مرتضیٰ) نے یہ خواب بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بڑی شان کے ساتھ میرے مکان کی طرف چلے آتے ہیں۔ جیسا کہ ایک عظیم الشان بادشاہ آتا ہے تو میں اس وقت آپ کی طرف پیشوائی کے لئے دوڑا جب قریب پہنچا تو میں نے سوچا کہ کچھ نذر پیش کرنی چاہیئے۔ یہ کہکر جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں صرف ایک روپیہ تھا اور جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی کھوٹا ہے یہ دیکھ کر میں چشم پر آب ہو گیا اور پھر آنکھ کھل گئی۔ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے دو بیٹے ایک کا نام

مرزا غلام قادر صاحب دوسرے کا نام مرزا غلام احمد صاحب تھا مرزا غلام قادر صاحب تو لاولد رہے مرزا غلام احمد صاحب کی اولاد آگے بڑھنے والی تھی تو مرزا غلام مرتضٰے صاحب کی جیب میں ایک ہی روپیہ رہا یعنی مرزا غلام احمد صاحب تو اپنے فرمایا کہ مجھے خواب میں خیال آیا کہ یہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے لئے آپ کی نذر کردوں دیکھا تو روپیہ کھوٹا تو مرزا غلام احمد صاحب کے والد صاحب مرزا غلام مصطفٰے صاحب کے رونا آیا کہ ایک روپیہ چلنے والا تھا وہ بھی کھوٹا ہی نکلا لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے لئے پڑھایا لیکن وہ بھی کھوٹا نکلا یعنی بجائے اس کے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرتے خود ہی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے تو کھوٹے ثابت ہو گئے یہ مرزا صاحب کے کھوٹے ہونے کا ماں کے پیٹ میں پہلا نشان ہے جس کا ذکر مرزا صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔

حقیقۃ الوحی ۱۶۷ } اب میں بموجب آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے والد صاحب بے نماز تھے

سیرۃ المہدی ۱/۲۳۱ مسیح موعود کے مختصر حالات مصنفہ معراجدین ۶۷ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ قادیان میں ایک بغدادی مولوی آیا دادا صاحب نے اس کی بڑی خاطر و مدارات کی اس

مولوی نے دادا صاحب سے کہا مرزا صاحب آپ نماز نہیں پڑھتے؛ دادا صاحب (مرزا غلام مصطفےٰ والد مرزا صاحب) نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہاں بیشک میری غلطی ہے مولوی صاحب نے پھر بار بار اصرار کے ساتھ کہا اور ہر دفعہ دادا صاحب یہی کہتے گئے کہ میرا قصور ہے آخر مولوی صاحب نے کہا آپ نماز نہیں پڑھتے اللہ آپ کو دوزخ میں ڈال دیگا۔ اس پر دادا صاحب کو جوش آگیا اور کہا تمہیں کیا معلوم ہے کہ وہ مجھے کہاں ڈالیگا میں اللہ تعالےٰ پر ایسا بدظن نہیں ہوں میری امید وسیع ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تم مایوس ہو گئے میں مایوس نہیں ہوں اتنی بے اعتقادی میں تو نہیں کرتا پھر کہا اس وقت میری عمر ۷۵ سال کی ہے آجتک خدا نے میری پیٹھ نہیں لگنے دی تو کیا اب وہ مجھے دوزخ میں ڈال دیگا۔

مرزائی دوستو! مرزا صاحب کے والد صاحب کا دینی پہلو آپنے ملاحظہ فرمالیا اب مرزا غلام احمد صاحب کی والدہ ماجدہ کا حال ملاحظہ ہو۔

مرزا صاحب کی والدہ صاحبہ کے حالات

عسل مصفّٰی $\frac{1}{638}$ جس طرح مسیح کے اہلبیت یعنی والدہ پر اتہام ناگفتنی لگائے گئے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کے اہلبیت پر نہایت جگہ خراش اتہام لگائے گئے۔

ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی والدہ صاحبہ پر بھی ناگفتنی باتوں کا اظہار ہوتا رہا جن کو خلیفہ اوّل صاحب بیان نہیں کر سکتے لیکن اشارہ فرما گئے سمجھنے والے سمجھ لیں۔ کیونکہ جو باتیں مرزا صاحب نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے خاندان پر کی ہیں۔ اگر وہ اتہام ہیں تو مرزا صاحب صراحۃً جھوٹے ہوئے اور اگر وہ تمہارے نزدیک سچی ہیں تو مرزا صاحب نے اپنے گھر کا نقشہ کھینچا ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی والدہ وغیرہ مبرا تھیں۔

مرزاجی معجون مرکب تھے

تریاق القلوب ۱۲۷ | (پیشگوئی) اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔

مرزاجی ایک نسل سے نہ تھے

درثمین سائز چھوٹا ۱۰۰ | میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مرزاجی آدم زاد نہ تھے

درثمین ۹۴ | کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس شعر میں مرزا صاحب نے بشر کی جائے نفرت یعنی شرمگاہ ہونے کا اس لئے دعویٰ فرمایا کیونکہ آپ کو دعویٰ کرشن ہونے کا بھی ہے اور مرزاجی کو کرشن کا خطاب ان کے ملہم کی طرف سے حاصل ہے۔ تتمہ حقیقت الوحی صہ ۱۸۵ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہے آریوں کا بادشاہ اور دوسرا خطاب مرزاجی کو آریوں کے بادشاہ ہونے کا بھی ان کے ملہم کی طرف سے ان کو مل چکا ہے۔ جیسا کہ البشریٰ $\frac{1}{56}$ میں دونوں الہام موجود ہیں تو جیسا کہ مرزاجی نے مسلمانوں کے مقامات متبرکہ کے خود مدعی بنے مثلاً حجر اسود ہونے کا اور بیت اللہ اور خدائی کا بھی دعویٰ کیا اور دعویٰ کیا کہ رسول بھی ہوں نبی بھی مجدد بھی ایسے ہی ہندوؤں کے مراتب کو طے فرماتے ہوئے آخری مرتبہ

تک پہنچے یعنی ہندوؤں کے پرمیشور ہونے کا اس شعر میں دعویٰ فرمایا اور ہندوؤں آریوں کے پرمیشور کا تعین مرزا جی نے فرمایا ہے۔

چشمہ معرفت ۱۰۶ } آریوں کا پرمیشور ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)
اس شعر میں آریوں کے پرمیشور ہونے کی ترجمانی ہوں بشر کی جائے

نفرت سے دعویٰ فرمایا "مرزائی" کیا جائے نفرت یہی مقام ہے۔ "محمد عمر" ہاں والدہ بچے کے ہر عضو کو چومتی ہے سوائے دو مقاموں کے زیر پشت و ناف "مرزائی" تم نے زیر ناف کی تعین کیوں فرمائی "محمد عمر" بڑی مرزائی صاحب چونکہ تمہارے مرزا جی نے آریوں کے مراتب کا بھی اقرار کیا اور پرمیشور ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور خود ہی فرما دیا کہ آریوں کا پرمیشور دس انگل زیر ناف ہے۔ اور خود ہی پھر اقرار فرمایا ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار۔

"مرزائی" یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا نہیں ہے بلکہ دراصل یہ شعر حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے یہ مناجات زبور میں ہے پر میں کیڑا ہوں نہ انسان آدمیوں کا ننگ ہوں اور قوم کی عار اسی کا ترجمہ حضرت صاحب نے کیا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اور زبور کا حوالہ حجت ہے رسول کریم کی سنت ہے کہ جبتک تورات یا زبور کے کسی فرمودہ کے خلاف اللہ تعالےٰ کا تازہ حکم نازل نہ ہوتا اس کو درست اور واجب العمل سمجھتے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے پاکٹ بک صہ ۹۹۵ تا صہ ۹۹۶

"محمد عمر" جواب اوّل تو یہ ہے کہ تمہارے مرزائیوں کے نزدیک مرزا جی کا کلام قرآن کے مساوی ہے جیسا کہ مرزا جی کا فرمان ہے۔

نزول مسیح ۹۹ } ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم

اور تمہارے مرزائیوں کے نزدیک تمہارے مرزا جی کے الہام کے مقابلہ میں حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حجت نہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کہا ہے کہ جو میرے الہام کے معارض ہو وہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ردی کی ٹوکری میں ڈال دو ملاحظہ

ہوا اعجاز احمدی صنہ ۳۰ تو مرزا جی کا الہام کہ تمہارے مرزائیوں کے نزدیک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کرشن جی مستند اور حجت ہوگا لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ آریوں کے پرمیشور ہونے کا صحیح ثابت ہوا۔

دوسرا جواب یہ کہ مرزا جی نے صاف ارشاد فرمایا ہے کہ "یہ کتابیں محض انسانی تالیف ہیں" ملاحظہ ہو کتاب البریہ صہ ۵۲

پھر مرزا جی نے تریاق القلوب صہ ۳ میں ارشاد فرمایا "غرض یہ چاروں انجیل جو یونان سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں۔ ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔ لہٰذا بائبل کی اقتدا میں "نہ آدم زادہوں کو حمل کرنا یا اس سے استنباط کرنا مرزا غلام احمد صاحب کے اصول سے ہی غلط ثابت ہوا اور فرمان مرزا صاحب کہ میں آدم زاد نہیں ہوں مرزا صاحب کی پسندیدہ حقیقت ثابت ہوئی۔

تیسرا جواب جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ اعجاز احمدی صہ ۲۵ لہٰذا بائبل سے تمہارا استدلال ہی ناجائز ہے۔ تو مرزا صاحب کے اس قول کو بائبل کی طرف منسوب کر کے استدلال بنانا غلط ثابت ہوا۔

چوتھا جواب یہ کہ قرآنی تعلیم زبور کے اس محرفہ قول کے خلاف ہے اللہ تعالےٰ فرماویں۔ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر انسان کہے کہ میں انسان کا تخم ہی نہیں بلکہ ہندوؤں کا پرمیشور ہوں تو یہ قرآنی تعلیم انسانوں کے لیے ہی تو ہے اور انسانی حسن کی مداح ہے اور مرزا صاحب کا کلام اس کے خلاف ہے انسان کو کہنا پڑیگا کہ میں انسان ہوں یہ علیحدہ امر ہے کہ خدا کے سامنے عاجزی کر کے اپنے آپ کو کمزور انسان ثابت کرے پھر بھی انسانی دائرے کو انسان چھوڑ کر خدا کے روبرو ایک غیر انسان بننا یہ مرزا جی کا ہی پہلا قول ہے ہاں مرزا جی اگر اپنی حقیقت کو خود اپنی زبان سے ارشاد فرماویں تو کوئی مانع نہیں تو ثابت ہوا کہ چونکہ زبور کا یہ مسئلہ قرآن وحدیث کی تعلیم کے خلاف ہے لہٰذا حجت نہیں اور یہی حدیث شریف کا مطلب ہے ورنہ قرآن وحدیث سے ایسی مثال پیش کرو۔ بلکہ قرآن وحدیث میں ایسی دعائیں موجود ہیں جو اسلاف انبیاء علیہم السلام نے مانگیں وہ انسانی دائرے

یں رہ کر انہوں نے دعائیں مانگیں اور اگر مرزا جی کو ضرور ہندوؤں کا پرمیشور بننے کا ہی شوق تھا! اور تم نے دلائل سے ان کو ضرور بنانا ہی ہے تو تمہیں مرزائیوں کو مبارک ہم کب انکاری ہیں کہ نہ بنتے اور کیوں بنے؟ ہم نے تو اس خفیہ مقام کے تعین کا نام سنتے ہی مرزا جی کے اس کلام کو سراہا کہ واقعی مرزا جی نے اپنی حقیقت بیان فرمائی ہوگی باقی حدیث شریف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں نہ ایسے کلمات ہیں اور نہ ایسے ہیر پھیر کرو کہ جی اہل کتاب کی بات حجت ہوتی ہے جب تک اس کے خلاف قرآن وحدیث میں نہ ہو حالانکہ قرآن وحدیث میں اس مثال کو بعید کا تعلق بھی نہیں تو تمہارا استدلال غلط ثابت ہوا۔

"مرزائی" حدیث نبوی ہے حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَاحَرَجَ تورات وانجیل سے صحابہ کرام نے بھی روائتیں لی ہیں۔

"محمد عمر" اگر تمہارے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے تو رفع الی السماء عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لانا چاہیئے اس حدیث کے مطابق مرزائیوں کو متی ۲۴ پر بھی ایمان لانا چاہیئے۔ کہ لکھا ہے اگر تم سے کوئی کہے مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہونگے۔"

کیوں جی مرزائی صاحب مرزا جی کو جائے نفرت انسانی یعنی ہندوؤں کے پرمیشور بنانے کے لیئے ہی بائبل کو صحیح جاننے کی ضرورت پڑی اگر تمہارے نزدیک یہ حدیث حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ صحیح ہے پھر تو تمہارے مرزا جی جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح یقیناً ثابت ہو گئے جیسا کہ بائبل میں حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ عبارت پیش کی جاوے اس وقت تو تم کہدیتے ہو کہ جی ہمارے مرزا جی تریاق القلوب ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہے اس شخص کو خدا کا جلال ہرگز نہیں ملتا کیونکہ ان کا ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔

تم نے زبور کی اس عبارت کو صحیح سمجھ کر مرزا جی کو ہندوؤں کا پرمیشور زیر ناف والا بنا لیا اور خدا کے جلال سے بھی محروم رہے۔ رفع اور حیات مسیح کے اقوال اور جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی پیدا ہونے کے اقوال جو بائبل سے ملتے ہیں اور قرآن وحدیث کے مطابق بھی ہیں ان کو تو مرزا جی اور مرزائی صاحب قابل قبول نہیں سمجھتے کیونکہ مرزا جی کے کلام کے مخالف ہیں

اور جو قرآن وحدیث کے مخالف لنگ پوجا کی بات آجائے تو وہ مرزاجی اور مرزائی کے نزدیک حجت ہیں اچھا بھی مرزائی صاحب فقیر تو یہی کہیگا کہ مرزاجی کی اگراس حقیقت کو جو مرزا جی نے فرمائی ہے۔ کہ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار بلا دلیل تسلیم کرتا ہے۔ کہ میں مرزاجی کو انسان کی جائے نفرت اور جائے عار بلادلیل مانتا ہوں اگراس میں تردد ہے تو مرزائیوں کو ہو تو ہو مجھے تو کوئی تردد نہیں۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے کبھی اس جملہ کو پسند فرمایا ہو۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ حَدِّثُوا عَنْ بنی اسرائیل والی حدیث تو اس کا ایک راوی ہے۔ عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبانی تو یہ قابل اعتبار نہیں ملاحظہ ہو۔

عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان

تقریب التہذیب ۲۲۶ | رُمِیَ بالقدر وتغیر باخرہٖ

میزان الاعتدال $\frac{2}{99}$ | وقال احمد احادیثہ مناکیر وقال النسائی لیس بالقوی روی عن الاوزاعی انہ

کتب رسالۃ الی ابن ثوبان یقول فیہا و قد کنت قبل وفاۃ ابیک تری ترک الصلوٰۃ فی جماعۃ حراماً وقد اصبحت تری ترک الجمعۃ والجماعۃ حلالا

سبب ضعف

وذی العباس بن الولید بن مزید عن ابیہ قال لما کانت السنۃ التی تناثرت فیہا الکواکب خرجنا لیلا الی الصحراء مع الاوزاعی واصحابنا

وَمعنا ابن ثوبان قال فسَلَّ سیفہٗ وَقال ان اللہ تعالیٰ قد حد فخذ وا فجعلو یسبونہٗ یوذونہٗ فقال الاوزاعی ان عبدالرحمٰن قد رفع عنہ القلم اے انہٗ جُنّ

دوسرا راوی اس روایت کا ابوکبشہ سلولی مجہول ہے۔

دیوانوں کی روایت حجت نہیں ہو سکتی اور اگر تم نے ضرور مرزاجی کو ہی انسان کی جائے نفرت کرنا ہے تو بخوشی ثابت کرو باقی رہا تمہارا کہنا کہ صحابہ نے روائتیں اسرائیلیات سے روایت کی ہیں جو کی ہیں ان کونا قابل بھی تو کہا جاتا ہے کون قبول کرتا ہے۔

"مرزائی" یہ الفاظ انسانوں کو مخاطب کر کے نہیں بطور مناجات کہے گئے ہیں۔ جیسا کہ اگلے پچھلے شعروں سے ثابت ہو رہا ہے۔ پس یہ دعا انتہائی تذلل اور انکساری سے کہی گئی ہے اس دعا کا مفہوم یہ ہے کہ اے خدا دشمن مجھے نگاہ نفرت سے دیکھتے ہیں۔ گو یا میں انسان ہی نہیں پاکٹ بک ص۹۹۷ تا ص۹۹۸

"محمد عمر" مرزائی صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ اگر کسی کمزور سے کمزور انسان کو کہا جائے کہ تم میری جائے نفرت ہو تو کیا کوئی گوارا کر سکتا ہے ایسے ہی اگر کوئی چھوٹا دوسرے بزرگ کو کہے کہ میں انسانوں کی شرمگاہ ہوں تو کیا وہ گوارہ کریگا سننے والا ضرور کہیگا کہ ایسے گستاخ کو باہر نکال دو اور یہ محاورہ کسی شریف آدمی نے کبھی استعمال نہیں کیا پھر یہ جملہ بطور مناجات خدا کو کہا جائے تو رب العزۃ کی بڑی ہتک ہے۔

"مرزائی" حضرت ایوب علیہ السلام نے خداوند سے دعا کی الٰہی اَنَا عَبۡدٌ ذَلِیۡلٌ حضرت ایوب علیہ السلام کو کون بدبخت اور ذلیل کہہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ضَعِیۡفٌ فَقَوِّلِیۡ وَاِنِّیۡ ذَلِیۡلٌ فَاعِزَّنِیۡ وَاِنِّیۡ فَقِیۡرٌ فَارۡزُقۡنِیۡ یعنی اے خدا میں کمزور ہوں تو مجھے طاقت دے میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے اور غلبہ عطا فرمائے اور فقیر ہوں مجھے رزق دے اور

جامع صغیر میں ہے وَابْتَهِلُ لَكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيلِ وَادْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الْعَزِيزِ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اور حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت داود طائی کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ امام جعفر رضی عنہ کے پاس آئے اور کہا اے رسول اللہ کے بیٹے میرا دل سیاہ ہو گیا ہے کوئی نصیحت فرماؤ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس ایک اعرابی آیا اس نے کہا انت خلیفہ رسول اللہ تو آپ نے فرمایا لا اَنَا الخَالِفَةُ بَعْدَہٗ لہٰذا ان تمام عبارتوں سے ثابت ہوا کہ صالحین لوگ بطور انکساری اور تذلل دربار الٰہی میں دعا کریں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ویسا ہی ہے کچھ خدا کا خوف کرو مختصر از پاکٹ بک از ص ۹۹۸ تا ص ۱۰۰۱

"محمد عمر" وکیل صاحب گزارش ہے کہ آپ ایک ہزار اسلاف کی دعاؤں کا حوالہ دیں لیکن مرزاجی والی دعا کہ میں انسان کی شرمگاہ ہوں. کسی اسلامی کتاب سے آپ نہیں دکھا سکتے کیسی بھولی باتیں بناتے ہو حضرت ایوب علیہ السلام نے مثلاً دعا فرمائی کہ یا اللہ میں کمزور ہوں مجھے طاقت دے میں ذلیل ہوں عزت دے فقیر ہوں غنی کر تو یہ انسان کے لائق دعا ہے دعا فحش تو نہیں مثلاً مرزاجی نے فرمایا کہ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار۔ لفظ بشر مذکر و مؤنث دونوں کو شامل ہے اگر بشر سے مراد مذکر ہو تو مرزا صاحب کے کلام کے یہ معنی ہونگے کہ میں آدمی کا جائے نفرت ہوں جس کی شرح دوسری جگہ مرزا صاحب نے فرمادی کہ ہندوؤں کے پرمیشور ہونے کی کہ وہ زیر ناف ہے دتم خود سمجھ لو یعنی مرزا صاحب بہ تشریح مرزائیہ خداوند کے دربار اطہر میں نہایت عاجزی اور ذلت سے التجا کر رہے ہیں کہ یا اللہ میں آدمی کا فلاں . . . ہوں اور اگر بشر سے مراد مرزاجی کی تانیث ہو تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ یا اللہ میں عورت کی شرمگاہ ہوں جس کی تشریح کشتی نوح میں فرمادی کہ میں نے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور صفت مریمیت یعنی تانیث رحم ہے اور اوصاف رحم کا بھی مرزاجی نے اقرار فرمایا کہ مجھے خون حیض آیا یہ بھی متعلقہ رحم ہے کسی مرد کو کبھی خون حیض نہیں آیا پھر فرمایا کہ مجھے دردزہ ہوا یہ بھی اوصاف رحم سے ایک وصف خاصہ ہے تو کیا مرزا

جی یعنی اول خداوند تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ میں آدمی کا شرمگاہ ہوں میری
باہ بڑھا دے یا سن مطول کر دے کیونکہ آدمی کی جائے نفرت کے متعلقہ دعائیں تو یہی ہیں
اور اگر مؤنث کی شرمگاہ مراد ہے کہ خداوند تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ میری شرمگاہ کی
قوت شہوانی بڑھا دے کہ قصہ ختم ہی نہ ہو یا کم کر دے تا کہ حمل جلدی ہو جائے۔

افسوس مرزائی صاحب صاف ہی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ شعر عیارانہ ہے مرزا صاحب
چونکہ انہی کاموں میں مشغول رہے اس لئے ایسے اشعاروں سے ہی آپ کا سروکار رہا اگر
ایسے عشق مجازی وغیرہ سے پر کیف اشعار ملاحظہ کرنے ہوں تو دوسرے مقام پر ملاحظہ فرما
لیں از سرتا پا مرزا غلام احمد صاحب چونکہ شہوانی جسم تھے اس لئے انہوں نے اپنی حقیقت
کو واضح فرما دیا جو کسی غیر جانبدار سے بھی مخفی نہیں از خود ادا مرزا غلام احمد صاحب
کی جوانی کے اشعار آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب بلوغت سے ہی شاعر تھے اور شعر آپ کی گھٹی میں تھا

سیرۃ المہدی $\frac{1}{322}$ { بسم اللہ الرحمن الرحیم - خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک
شعروں کی کاپی ملی ہے جو بہت پرانی ہوتی ہے۔ غالباً جوانی کا کلام ہے حضرت صاحب کے
اپنے خط میں ہے جسے میں پہچانتا ہوں بعض بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا	ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے	تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے
ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے	مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا	ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے
سبب کوئی خداوندا بنا دے	کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کہ آ او میرے جانی	بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے

کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر — دلا اک بار شور و غل مچا دے
نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی — سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی
میرے بت اب سے پردہ میں رہو تم — کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی
نہیں منظور تھی اگر تم کو الفت — تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
مری دل سوزیوں سے بے خبر ہو — مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا

یہ ہیں مرزا جی کی نوجوانی کے حالات اور اشعار جن کے متعلق اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہے۔ اَلشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ثابت ہوا کہ مرزا صاحب ابتدا سے ہی شاعر تھے مجازی عشق کے رنگ میں مخمور تھے اور از روئے قرآن کریم ابتدا سے ہی مرزا صاحب گمراہی کے گھڑے میں گرے ہوئے تھے تو تمہارا استدلال فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور افترا ہے۔ اور شاعری اور رسالت نقیضین ہیں اور اجتماع نقیضین محال ہے جیسا کہ رب العزت نے دعویٰ فرمایا ہے اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ وَّ مَا ھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ اور نوجوانی میں مرزا غلام احمد صاحب اپنے والد صاحب کے کاروبار کے پیش پیش تھے اس لئے آپ کا میلان طبع بھی کنجریوں کی طرف زیادہ تھا شاید کے لئے ہو۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۳۳ } بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ تایا صاحب کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی تھی اور کئی دن تک جشن رہا تھا اور ۲۲ طائفے ارباب نشاط کے جمع تھے مگر والد صاحب کی شادی نہایت سادہ ہوئی تھی اور کسی قسم کی خلاف شریعت رسوم نہیں ہوئیں۔

مرزائی دوستو! ذرا غور سے اپنے مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی کے ابتدائی حرکات اور واقعات سے ملاحظہ فرما کر انصاف کرو کہ کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی میں بھی کوئی کنجریوں کا طائفہ آپ کے اختیار میں بلایا گیا؟ افسوس کہ

اب بھی تمہیں سمجھ نہ آئے تو!

سیرۃ المہدی ۱/۱۱۶ کتاب البریہ ۱۳۴ | اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ . . . ہماری قوم مغل برلاس ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب المعروف سندھی

سیرۃ المہدی ۴۵ حصہ اول | بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہا کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نہ سمجھ سکی کہ سندھی سے کون مراد ہے آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجے میں بعض لوگ، خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف سندھی رکھ دیتے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس لفظ سے پکار لیتی تھیں۔

جملہ معترضہ کے طور پر چڑیوں پر مرزا غلام احمد صاحب کا فتویٰ

سیرۃ المہدی ۱/۱۹۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا کہ مجھ سے میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کہ ایک دفعہ میاں (یعنی خلیفۃ المسیح ثانی) دالان کے

دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔

مرزائیو! اب تم سوچ لو کہ اپنے گھر کی چڑیاں پکڑنے سے ایمان جاتا ہے اور نغال کے گھر سے چڑیاں پکڑنے سے اور کھانے سے ایمان باقی رہتا ہے جن کا جس کا کسب ہی عرصہ تک چڑیاں پکڑنا رہا ہو اس میں کتنا ایمان باقی رہ گیا ہو گا جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی ابتدائی زندگی بھی ایمان سے خالی تھی۔

"مرزائی" سندھی لفظ ہندی الاصل ہے جس کے معنی مناسب وقت یا صلح یا جوڑ کے ہیں خدا کی طرف سے یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جو عین وقت پر آنے والا ہے یا کہ یہ شخص لوگوں کو خدا کے ساتھ ملانے والا ہو گا یا یہ کہ یہ خود اپنی پیدائش میں جوڑا یعنی توام پیدا ہونے والا ہو گا باقی رہا کسی معاند کا یہ مذاق اڑانا کہ گویا حضرت مسیح موعود کا نام ہی سندھی تھا اصولاً اس کا جواب یہ ہے گزشتہ انبیاء کے جو نام ہیں وہ بھی آخر کسی نہ کسی زبان کے لفظ ہیں اور کم از کم بعض ناموں کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کے کیا کیا معنی ہیں پھر اگر بالفرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی ہندی الاصل نام پا لیا تو اس میں حرج کونسا ہو گیا۔ سیرۃ المہدی ۱/۴۴

"محمد عمر" مرزا صاحب کے اسماء مشہورہ سے ایک نام سندھی بھی تھا اور اس نام سے مرزا صاحب شروع سے مشہور تھے۔ جیسا کہ پہلے سیرۃ المہدی ۱/۴۴ مرزا صاحب کے صاحبزادے کی کتاب سے سندھی نام ثابت ہے۔ اور سندھی پنجابی زبان کی اصطلاح ہے اور جو تم نے سندھی کے معنی بیان کئے ہیں وہ پنجاب کے کسی علاقے میں نہیں بولے جاتے اور نہ سمجھے جاتے ہیں حقیقتاً سندھی کا لفظ بفتح سین سندھیوے سے مخفف ہے سندھیوا اس آلے کو کہتے ہیں جس سے چور نقب زنی کرتا ہے اور یہ نسبت چونکہ مرزا صاحب کو بھی بچپن میں چوری کی عادت تھی اس واسطے اس کا پنجابی ترجمہ ہو گا۔

رسنڈلادن والا، یعنی نقب زنی کرنے والا اسی لئے مذکورہ مرزائی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کو والدہ بھی اور عام عورتیں (جن کو مرزا صاحب کی چوری کا علم تھا) آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس لفظ (سندھی) سے پکارتی تھیں۔ اس واسطے آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اس نام کے بلانے سے آزردہ خاطر ہوتے تھے لیکن مرزا صاحب کبھی اس نام سے چڑتے نہ تھے۔ دوسری حدیث مرزائیہ ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۵۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والدہ صاحبہ عزیزہ مرزا رشید احمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے سنا ہوا ہے کہ اگر کبھی کوئی عورت بچپن میں حضرت صاحب کے متعلق سندھی کا لفظ استعمال کرتی تھی تو دادا صاحب بہت ناراض ہوتے تھے کہ میرے بیٹے کا نام بگاڑ دیا ہے اس طرح نہ کہا کرو بلکہ اصل نام لے کر پکارا کرو۔

اس حدیث مرزائیہ سے تین امور ثابت ہوئے۔

(۱) مرزا صاحب کا نام بچپن میں سندھی سے پکارا جاتا تھا۔

(۲) مرزا صاحب کے والد صاحب کا ناراض ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس نام سے مرزا صاحب کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

(۳) والد صاحب کا مقررہ نام غلام احمد تھا لیکن آپ کی والدہ صاحبہ چراغ بی بی کے متعلقین مرزا صاحب کو سندھی کے نام سے بلاتے تھے تو معروف نام سے پہچان جلدی ہو جاتی ہے۔

"مرزائی" حقیقت یہ ہے کہ یہ سراسر افترا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا نام سندھی تھا اور اگر کسی مخالف یا معاند کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے تو وہ مرد میدان بن کر سامنے آئے اور اسے پیش کرے ورنہ خدائی وعید سے ڈرے جو لعنت کی صورت میں مقرر ہے سیرۃ المہدی ۱/۴۷

"محمد عمر" فقیر کا دعویٰ الہام خداوندی ہونے کا نہیں آپ کی کتابوں سے جو مرزائیہ کے مذہب کی مستند کتب احادیث ہیں ان سے دو

حدیثیں مرزعمہ پیش کردی ہیں کسی غیر سے نہ سنا نہ کسی غیر کی کتاب دیکھی تاکہ نقل غلط ہونے کا احتمال ہو تمہاری ہی حدیث مرزائیہ سے پڑھا اور لکھ دیا کہ مرزا صاحب کا نام معروف بچپن میں سندھی بھی تھا بچپن کے علم معروف سے تو آپ رنجیدہ خاطر ہوئے ہیں لیکن مرزا جی کے الہامی نام سے پکار کر بھی کبھی سنت پر عمل کیا ہے مثلاً مرزا صاحب نے دودھر گوپال یا کرشن اور جے سنگھ بہادر یا مریم وغیرہ اپنے نام الہامی بتائے ہیں پھر تیسری عرض یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بھی اور مرزائیوں نے بھی مرزا صاحب کے والد صاحب کے مقررہ نام کو بگاڑ کر تم نے صرف احمد بنا لیا ہے اور یاتِی مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُہٗ اَحۡمَدُ کو مرزا صاحب پر چسپاں کرتے ہو کیا اس وقت یہ حدیث اپنی بھول جاتی ہے۔

مرزائی۔ سیرۃ المہدی ۱/۴۳ | حقیقت یہ ہے جیسے ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ چنانچہ (۱) یہی نام آپ کے والدین نے رکھا اور (۲) اسی نام سے آپ کے والد صاحب آپ کو ہمیشہ پکارتے تھے اور (۳) اسی نام سے سب دوست، دشمن آپ کو یاد کرتے تھے اور (۴) میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت (از ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء) کے بعض سرکاری کاغذات دیکھے ہیں جو ابتک محفوظ ہیں ان میں بھی یہی نام درج ہے اور (۵) اسی نام کی بنا پر دادا صاحب نے اپنے ایک آباد کردہ گاؤں کا نام احمد آباد رکھا اور (۶) دادا صاحب کی وفات کے بعد جو حضرت صاحب کے دعویٰ مسیحیت سے چودہ سال پہلے ۱۸۷۶ء میں ہوئی جب کاغذات میں ہمارے تایا اور حضرت صاحب کے نام جائداد کا انتقال درج ہوا تو اس میں بھی غلام احمد نام ہی درج ہوا اور (۷) کتاب پنجاب چیفس میں بھی جو حکومت کی طرف سے شائع شدہ ہے یہی نام لکھا ہے اور (۸) دوسرے بھی سارے کاغذات اور دستاویزات میں یہی نام درج ہوتا رہا ہے اور (۹) دوسرے عزیزوں اور قرابت داروں کے ناموں کا قیاس بھی اس نام کا مؤید ہے اور (۱۰) خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عدالت ہائے انگریزی میں جتنے مقدمات ہوئے ان سب میں حکام اور مخالفین ہر دو کی طرف سے یہی نام استعمال ہوتا رہا اور (۱۲) حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے جب اوّل المکفرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے براہین احمدیہ پر ریویو لکھا تو انہوں نے اس میں بھی یہی نام لکھا اور (۳) اشد المعاندین مولوی ثناء اللہ امرت سری نے اپنی جملہ مخالفانہ تصنیفات میں ہمیشہ یہی نام استعمال کیا اور (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جن بیسیوں ہندو سکھ عیسائی مسلمان اخباروں نے آپ کے متعلق نوٹ لکھے انہوں نے بھی اسی نام سے آپ کا ذکر کیا لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ

سیرۃ المہدی ۱/۴۸ -

"محمد عمر" اس مرزائی حدیث سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا نام صرف غلام احمد ہی ہے صرف احمد یا ابراہیم یا موسیٰ یا عیسیٰ یا آدم یا محمد یہ سب جھوٹ ہے ۔ لعنۃ اللہ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ۔ مرزائی صاحب نے اکثر دلائل مرزا صاحب کے غلام احمد نام پر پیش کئے لیکن (۲) میں فرمایا والد صاحب آپ کو غلام احمد پکارتے تھے لیکن یہ نہیں کہا کہ والدین ہی مرزا صاحب کو غلام احمد کے نام سے پکارتے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی والدہ صاحبہ مرزا صاحب کو سندھی کے نام سے بلاتی تھیں جیسا کہ پہلے دو حدیثوں میں بھی گزر چکا ہے اور خصوصاً والدہ اپنے بچے کو پیارے نام سے ہی یاد فرمایا کرتی ہیں اور مشہور بھی والدہ کا موسومہ نام ہوتا ہے جب بچہ بلوغت کو پہنچ جائے تو بزرگ لوگ اسی نام سے پکارتے ہیں جو والدہ کو محبوب ہو اور عوام الناس والد صاحب کے مقررہ مکتوبہ نام سے پکارتے ہیں تو فقیر نے بھی مرزا صاحب کو اسے نام سے پکارا ہے نہیں اگر کوئی پکارے تو مرزائی اس محبوب نام سے پکارے ہمیں کیا ضرورت ہے فقیر نے تو صرف مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کو بیان کرتے ہوئے جو کچھ تمہاری کتب سے صحیح صحیح ثابت ہوا اسکا لکھنا درست ہوگا جرم نہ ہوگا جو بات فقیر اپنی طرف سے بہتان لگا دے اس کو فقیر بھی اخلاقی و دینی و ایمانی جرم سمجھتا ہے اور نہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے ۔

"مرزائی" تم نے کہا ہے کہ بہتان لگانا ایمانی جرم ہے لیکن تم نے مرزا صاحب پر چوری کا بہتان نہیں لگایا کیا قوم کا راہبر ایسا فعل شنیع کا مرتکب ہو سکتا ہے ۔

"محمد عمر" بغیر دلیل انشاء اللہ کوئی بات نہ کہونگا جس بات میں تمہیں شک ہو بخوشی دریافت فرماؤ فقیر انشاء اللہ العزیز ہر بات کی دلیل تمہاری کتاب سے پیش کرے گا۔ اب تم نے فرمایا ہے کہ مرزا صاحب کی چوری کرنا تو اس کا حوالہ تمہاری کتاب سے ہی عرض کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب کا بد چوری کرنا

سیرۃ المہدی ۱/۲۴۴ } بسم اللہ الرحمن الرحیم، بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔

یہ تو مرزا جی کی بچپن کی چوری ہے یہ تو فطری طور پر چوری وقوع میں آئی ہے۔ ابتداء میں خانگی چوری نے ایمانوں کی چوری کا حاذق بنا دیا ہے۔ اب جوانی کی چوری ملاحظہ ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب کا جوانی میں بھی چوری پیشہ ہی رہا

سیرۃ المہدی ۱/۴۳ } بسم اللہ الرحمن الرحیم، بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلا گیا جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا (خبر نہیں قادیان کے باہر کسی شہر میں لے گیا اور کہاں

کہاں پھراتا رہا) پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا اور آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا حضرت مسیح موعود اس شرم کے سبب گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ شہر سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے پھر جب تمہاری دادی بیمار ہوئی تو تمہارے دادا نے آدمی بھیجا کہ ملازمت چھوڑ کر آجاؤ جس پر حضرت صاحب فوراً روانہ ہو گئے . . . . . . قادیان پہنچے تو پتہ لگا کہ واقعی وہ (والدہ مرزا صاحب) فوت ہو چکی تھیں والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام دین اِدھر اُدھر پھرتا رہا آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا . . . . . خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۶۴ تا ۱۸۶۸ع کا واقعہ ہے۔

اس حدیث مرزائیہ سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے والد صاحب کی پنشن گھر نہ لائے باپ کو نہ دی قادیان کے علاوہ کسی اور شہر میں مرزا امام دین کے ساتھ عیش اڑاتے رہے خبر نہیں کہاں کہاں پھرتے رہے جوانی کا زمانہ تھا کوئی بچے تو تھے ہی نہیں کہ کسی دھوکے میں آتے پھر گھر نہ آئے کہ باپ کچھ کہے نہیں کیونکہ والدین کا گذارہ محض پنشن پر ہی تھا اور پورے مہینے کی پنشن مرزا غلام احمد صاحب باپ سے چوری مرزا امام الدین کے ساتھ تباہ کر گئے آخر کوئی جگہ نہ تھی جو مرزا جی کو تنگ آکر شہر سیالکوٹ میں قلیل تنخواہ پر ملازمت کی جو چار سال تک گھر والدین سے مفرور رہے والدہ کی فوتیدگی کے بعد قادیان پہنچے اپنی والدہ سے مرزا جی گناہ بھی نہ بخشا سکے والد پہلے ہی ناراض تھا والدہ بھی ناراضگی میں ہی فوت ہوئی۔

قرآنی فیصلہ

بنی اسرائیل ۱۵/۳ } وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

اِحْسَانًا ۝ کیا بوڑھے والدین سے احسان ایسے ہی ہوتا ہے کہ ان کی ماہواری رقم بھی سرقہ لی جائے۔

مرزا ئیو! آؤ آپ کو فقیر عرض کرتا ہے کہ انبیاء کرام کا شان اور والدین سے تعلق ان کا کیسا ہوتا ہے۔ جس کی شان رب العزۃ بیان فرماتے ہیں۔

مریم ۱۹/۱ } یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَّ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً وَكَانَ تَقِیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا۔ اے یحیٰی کتاب کو مضبوطی سے لے اور دیا ہم نے اس کو حکم بچپن میں اور رقت قلبی اپنی طرف سے اور پاکیزگی اور پرہیزگار تھے اور اپنے ماں باپ کے خدمتگار تھے اور متکبر نافرمان نہ تھے۔

کیوں جناب مرزائی صاحب یہ ہے شان نبی اللہ کا اور یہ ہے فرمانبرداری والدین کا عاق اور ان کو چھوڑ کر بھاگنے والا اور ان کا مال ان کی تنگ حال میں کھاجانے والا آدمی کبھی بخشش خداوندی کی امید نہیں رکھ سکتا۔ اب مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھی جن کے ساتھ مل کر والد صاحب کا چوری روپیہ برباد کیا ان کے متعلق نیئے

مرزا جی دے گوٹھی یار اور اُساں دی حالت

سیرۃ المہدی ۳/۱۸۴ } مرزا امام الدین اور نظام الدین صاحبان کا چال چلن ٹھیک نہ تھا۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۸۵ } مرزا نظام الدین اور امام الدین تمام دنیا کے عیب تھے۔

مرزا غلام احمد صاحب جب مرزائیوں کے ہیرو بنے تو ڈاکہ زنی شروع کر دی

مرزا غلام احمد صاحب مرزائیوں کے ہیرو اور انہیں گلنگ کرشن قادیانی صاحب نے عرصہ تک

سرکار برطانیہ کی عدالتوں میں لوگوں کے مقبوضہ دیہات پر مقدمات کئے لیکن سوائے نقصان کے کچھ ہاتھ نہ آیا ہر عدالت میں دیہاتی مقدمہ میں خارج ہی ہوتے رہے بہتیرا زور لگایا کہ جتنے گاؤں ہماری ریاست وملکیت ہیں سوا دست افسوس ملنے کے کچھ حاصل نہ ہوا بعد ازاں تنگ دستی زیادہ بڑھ گئی اپنے والد صاحب کی پنشن برطانیہ سے حاصل کرکے باہر ہی ہضم کر جاتے اس سبب سے مرزا غلام مرتضیٰ صاحب والد مرزا غلام احمد صاحب اکثر ناراض رہتے ۱۸۶۴ء سے لے کر ۱۸۶۸ء تک یعنی چار سال قلیل تنخواہ پر گذارہ کیا لیکن تھوڑے پیسوں سے کب گزر ہوتا تھا۔ تقدیر الٰہی مرزا صاحب کی والدہ چراغ بی بی کی فوتیدگی کا وقت قریب پہنچا تو والد صاحب نے مرزا جی کو واپس بلا لیا جب واپس قادیان پہنچے تو خیال آیا برطانوی عہدوں میں تو برطانوی تعلیم کی ضرورت ہے کیوں نہ ہو کہ ایسا کام کیا جائے جس سے فائدہ زیادہ ہو اور تعلیم کی سند بھی نہ دکھانی پڑے تو یہ سوچا مسلمانوں میں مجدد نبوۃ وغیرہ ایک مراتب ہیں جو بغیر تحقیق کے لوگ مطلع ہو ہی جاتے شاطرانہ چالیں تو عدالتہا نے برطانوی اور مقدمات کی توضیع اور ترتیب اور ان کا بڑھانا چڑھانا تو جانتے ہی تھے۔ ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کیا جس کے متعلق چندہ حاصل کرنے کا اشتہار شائع کردیا۔

تبلیغ رسالت جلد ۱ } (اشتہار بغرض استعانت واستظہار از انصار دین محمد مختار صلے اللہ علیہ وعلی آلہ الاخیار)

اخوان دیندار ومومنین غیرت شعار وحامیان دین اسلام ومتبعین سنت خیر الانام پر روشن ہو کہ اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے . . . . . . اب ہم نے اس کتاب میں ان کا اور ان کے اشتہاروں کا کام تمام کردیا ہے اور صداقت قرآن ونبوت کو بخوبی ثابت کیا پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جز میں تصنیف کیا بغرض تکمیل تمام ضروری امور کے نو حصے اور زیادہ کر دیئے جن کے سبب سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جز ہو گئی ہر ایک سے اس کا ایک ایک ہزار نسخہ چھپے تو نو سو روپیہ صرف ہوتے ہیں پس کل حصص کتاب نو سو چالیس روپے سے کم میں نہیں چھپ سکتی۔ از انجا کہ ایسی بڑی کتاب کا چھپ کر شائع ہونا بجز

معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے وہ ادنیٰ اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں لہٰذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں شریک ہوں اور اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں اغنیا لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائینگے تو یہ کتاب بسہولت چھپ جائیگی ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہیگا یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ پانچ روپیہ مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں جیسی جیسی کتاب چھپتی جائیگی ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہیگی۔ غرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر بسر انجام پہنچاویں اور نام اس کتاب کا "براہین الاحمدیہ علی حقیقت کتاب اللہ القرآن و النبوۃ المحمدیہ" رکھا گیا ہے خدا اس کو مبارک کرے اور گمراہوں کو اس کے ذریعہ سے اپنے سیدھے راہ پر چلاوے۔ آمین۔

المشتہر: خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مئی ۱۸۷۹ء

(۱) اس اشتہار کو مرزا جی نے ہر شخص سے دست سوال دراز فرمایا اور چندہ طلب کیا۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نو سو چالیس روپے کی رقم بھی کتاب کی طباعت پر خرچ کر کے طبع کرانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

(۳) اگر کتاب کی قیمت کے طور پر ہی پانچ پانچ روپے بھیج دیں تو بھی کتاب چھپ سکتی ہے ورنہ نہیں جس طرح کوئی چاہے خدا واسطے یا کتاب کی قیمت سمجھ کر بہر صورت رقم ضرور ملنی چاہیئے۔

مرزائی" مرزا صاحب نے اللہ واسطے کب مانگا ہے یہ تمہارا بہتان ہے۔

"محمد عمر" "غرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر بسر انجام پہنچاویں"۔ کیا مطلب ہے؟ اور پھر فرمایا اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جسقدر ثواب ہے وہ ادنیٰ اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ مرزائی صاحب آپ ناراض نہ ہو دیں فقیر اور اس سے واضح الفاظ

عرض کر دیتا ہے۔

تبلیغ رسالت ۱/۸۹ } لیکن بباعث اس کے جو قیمت کتاب کی نہایت ہی کم تھی اور جبر و نقصان اس کا بہت سی اعانتوں پر موقوف تھا جو محض فی سبیل اللہ ہر طرف سے کی جائیں طبع کتاب میں بڑی توقف ظہور میں آئی مگر اب کہاں تک توقف کیجائے ناچار بصد اضطرار یہ تجویز سوچی گئی جو قیمت کتاب کی جو بنظر حیثیت کتاب کے بغائت درجہ قلیل اور ناچیز ہے دوچند کی جائے لہٰذا بذریعہ اعلان ھذا کے ظاہر کیا جاتا ہے جو من بعد جملہ صاحبین باستثنار ان صاحبوں کے جو قیمت ادا کر چکے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ ہو چکا ہے قیمت اس کتاب کی بجائے پانچ روپیہ کے دس روپیہ تصور فرماویں . . . . یہ کتاب جنوری ۱۸۸۰ء میں زیر طبع ہو کر اس کی اجرا اس مہینہ یا فروری میں شائع اور تقسیم ہونی شروع ہو جائیگی . . . مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۷۹ء

المعلن

مرزا غلام احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

کیوں جی مرزائی صاحب پہلا اشتہار برائے چندہ مئی ۱۸۷۹ء کو شائع کرایا اور قیمت پانچ روپے پیشگی یا خدا واسطے طلب کئے جب لوگوں نے پانچ پانچ روپے عام بھیج دئے کچھ فی سبیل اللہ بھی چندہ وصول ہو گیا تو مرزا جی نے پھر دوسرا اشتہار سات مہینے کے بعد شائع کرایا جس میں بجائے پانچ کے قیمت کتاب دس روپے مقرر کی تاکہ جو لوگ پہلے پانچ دے چکے ہیں اور پانچ بھیجیں تو کتاب ملیگی جو پہلے دے چکے ہیں مجبوراً ان کو زائد دینے پڑینگے کیونکہ پہلے ارسال کردہ بھی جاتے ہیں اور تم نے کہا تھا فی سبیل اللہ نہیں مانگے پہلے اشتہار سے بھی واضح کر چکا ہوں اب اس اشتہار کو ملاحظہ ہو مرزا جی نے صاف الفاظ میں زیادہ بار دھائیں "محض فی سبیل اللہ ہر طرف سے کی جائیں" قادیان کے رئیس ہیں۔ اس سے زیادہ واضح الفاظ اندر کیا ہوں اور تیسری بات یہ کہ ثابت ہوئی کہ مرزا جی نے اس اشتہار میں خریداروں کو جنوری ۱۸۸۰ء یا فروری میں پوری کتاب دے دینے کا وعدہ کر دیا پھر مرزا جی کو چندہ اور روپے پہنچنے شروع ہو گئے چنانچہ ارشاد ہے

تبلیغ رسالت ۱/۱۷ } عالیجناب خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر اعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ پنجاب کہ جنہوں نے مسکین طالب علموں کو تقسیم کرنے کے لیے پچاس جلدیں اس کتاب کی خریدیں اور جو قیمت بذریعہ اشتہار (دس روپے) شائع ہو چکی تھی وہ سب بھیجدی اور نیز فراہمی خریداروں میں بڑی مدد فرمائی۔ قیمت کتاب میں اور زیادتی کردی۔

تبلیغ رسالت ۱/۲۴ } اور اس جگہ یہ امر بھی واجب الاطلاع کہ پہلے یہ کتاب صرف تیس پینتیس جزو تک تالیف ہوئی تھی اور پھر سو جزو تک بڑھادی گئی اور دس روپیہ عام مسلمانوں کے لئے اور پچیس ۲۵ روپیہ دوسری قوموں اور خواص کے لیے مقرر ہوئی مگر اب یہ کتاب بوجہ احاطہ جمیع ضروریات تحقیق و تدقیق و اتمام حجت کے تین سو جزو تک پہنچ گئی ہے۔

گزارش ضروری

چونکہ کتاب اب تین سو جزو تک بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا ان خریداروں کی خدمت میں جنہوں نے اب تک کچھ قیمت نہیں بھیجی یا پوری قیمت نہیں بھیجی التماس ہے کہ اگر کچھ نہیں تو صرف اتنی مہربانی کریں کہ بقیہ قیمت بلا توقف بھیجدیں کیونکہ جس حالت میں اب اصلی قیمت کتاب کی سو روپیہ ہے اور اس کے عوض دس یا پچیس روپیہ قیمت قرار پائی پس اگر یہ ناچیز قیمت بھی مسلمان لوگ بطور پیشگی ادا نہ کریں تو پھر گویا وہ کام کے انجام سے آپ مانع ہوں گے۔

خاکسار مرزا غلام احمد

تبلیغ رسالت ۱/۴۳ } نواب اقبال الدولہ صاحب حیدرآباد نے اور ایک رئیس نے ضلع بلندشہر سے جس نے اپنا نام ظاہر کرنے سے منع کیا ہے۔ ایک نسخہ کی قیمت میں سو سو روپیہ بھیجا ہے اور ایک عہدہ دار محمد افضل خان

ایک سو دس اور نواب صاحب کوٹلہ مالیر نے تین نسخہ کی قیمت میں سو روپیہ بھیجا اور سردار عطر سنگھ صاحب رئیس اعظم لدھیانہ نے جو ایک ہندو رئیس ہیں اپنی عالی ہمتی اور فیاضی کی وجہ سے بطور اعانت صہ بھیجے ہیں۔

تبلیغ رسالت ۴۸/ص } اس کار خیر میں آجتک سب سے زیادہ حضرت خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر اعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ سے اعانت ظہور میں آئی یعنی حضرت ممدوح نے اپنی عالی ہمتی اور کمال محبت دینی سے مبلغ دو سو پچاس روپیہ اپنی جیب خاص سے اور پچھتر روپیہ اور دوستوں سے فراہم کر کے تین سو پچیس روپیہ بوجہ خریداری کتابوں کے عطا فرمایا عالیجناب سیدنا وزیر صاحب ممدوح الاوصاف نے اپنے والانامہ میں یہ بھی وعدہ فرمایا کہ تا اختتام کتاب فراہمی چندہ اور بہم رسانی خریداروں میں اور بھی سعی فرماتے رہینگے اور نیز اسی طرح حضرت فخر الدولہ نواب مرزا محمد علاء الدین احمد خان بہادر فرمان روائے ریاست لوہارو نے مبلغ چالیس روپیہ کہ جن میں سے بیس روپیہ محض بطور اعانت کتاب کے ہیں مرحمت فرمائے اور آئندہ اس بارہ میں مدد کرنے کا اور بھی وعدہ فرمایا۔

(دس برس گذر گئے مرزا جی براہین احمدیہ جس کا تین سو اجزا لکھ چکے تھے وہ چھپ نہ سکا حالانکہ وعدہ ایک یا دو ماہ کا فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اتنی لمبی کتاب لکھنا جھوٹ ہی تھا اور جھوٹ سے ہی تمام رقم جمع کی گئی محض چند اجزاء لکھ کر لمبی کتاب مکتوبہ کہکر رقم جمع کر لی دس سال کے عرصہ میں لوگوں نے گالیاں لکھ لکھ بھیجیں جو رڈا کو لکھ لکھ کر بھیجا لیکن مرزا جی جب عرصہ دس سال کتاب کی قیمت وصول کر کے شکم پری کر لی پھر سانس لیا کہ اوہو بڑا عرصہ گذر گیا افسوس)

تبلیغ رسالت ۳/۳۰ } اور اگرچہ معلوم تھا کہ بعض جلد باز لوگ جو خریدار کتاب ہیں وہ طرح طرح کے ظنوں میں مبتلا ہونگے اور اپنے چند درم کو یاد کر کے مولف کو بددیانتی کی طرف منسوب کرینگے۔ چونکہ دل پر یہی غالب تھا کہ یہ کتاب رطب و یابس کا مجموعہ نہ ہو۔

دکتاب ابھی لکھی گئی نہیں لیکن جھوٹ بول کر رقم پہلے جمع کر لی پھر فرماتے ہیں کہ لوگ جلد باز ہیں عجلت سے کام لیتے ہیں کئی بیچارے رقم دینے والے کتاب کی انتظار کرتے کرتے فوت بھی ہو گئے ان کا بوجھ مرزا صاحب کے سر پر جو حقوق العباد کسی صورت بخشا نہ جائیگا مرزا جی کو قیامت میں دینا پڑیگا۔

تبلیغ رسالت ۳۱ } یہ سچ ہے کہ اس دس برس کے عرصہ میں کئی خریدار دنیا سے گزر بھی گئے اور کئی لمبے انتظاروں میں پڑ کر نا امید ہو گئے لیکن ساتھ اس کے ذرہ انصاف سے یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ لوگ کتاب کے دیکھنے سے بکلی محروم گئے اور کیا انہوں نے ۳۶ جزو کی کتاب پُر از حقائق و معارف نہیں دیکھ لی . . . کیا یہ سچ نہیں کہ براہین کا حصہ جس قدر طبع ہو چکا وہ بھی ایک ایسا جواہرات کا ذخیرہ ہے کہ جو شخص اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو بلا شبہ اس کو اپنے پانچ یا دس روپیہ سے زیادہ قیمتی اور قابل قدر سمجھیگا۔

چوری اور قزاقی کا اقرار

تبلیغ رسالت $\frac{۳}{۳۴}$ } لیکن مجھے اُن مسلمانوں کی حالت پر نہایت افسوس ہے کہ جو اپنے پانچ یا دس روپیہ کے مقابل میں ۳۶ جزو کی ایسی کتاب پا کر جو معارف اسلام سے بھری ہوئی ہے ایسے شرمناک طور پر بدگوئی اور بدزبانی پر مستعد ہو گئے کہ گویا ان کا روپیہ کسی چور نے چھین لیا انہیں کوئی قزاق پڑا . . . اس عاجز کو چور قرار دیا مکار ٹھہرایا مال مردم خور کر کے مشہور کیا حرامخور کہکر نام لیا دغاباز نام رکھا اور اپنے پانچ یا دس روپے کے غم میں وہ سیاپا کیا کہ گویا تمام گھر ان کا لوٹا گیا اور باقی کچھ نہ رہا . . . آخر ان جوانمردوں اور پر جوش مسلمانوں کو دیکھنا چاہیئے کہ جنہوں نے براہین کے ان حصوں کو دیکھکر بغیر خریداری کی نیت کے صرف حقائق معارف کو مشاہدہ کر کے صدہا روپیہ سے محض للہ مدد کی۔

مرزا جی نے جب دیکھا کہ روپیہ بھی کافی جمع ہو گیا ہے۔ اور اس عرصہ دراز میں کئی رقم دینے والے مر بھی گئے ہیں اور یہ بھی سمجھ لیا کہ کتاب براہین احمدیہ کو پڑھ کر کئی لوگ مبلغ ہو گئے ہیں اور ضعیف الایمان کئی مرزا جی کے معتقد ہو گئے اور مرزا جی کی اس چال سے ذی شعور طبقہ یا رقم دہندگان لوگ سخت متنفر ہو کر مرزا جی سے متنفر ہو گئے اور بعض بھیجنے تو مرزا جی نے اس سیاہی کو دھونے کے لئے فرمایا۔

تبلیغ رسالت ۳/۳۵ | نہایت تعجب انگیز یہ امر ہے کہ اگر کسی صاحب کو براہین کے نکلنے میں دیر معلوم ہوئی تھی اور اپنا روپیہ یاد آیا تھا تو اس شور و غوغا کی کیا ضرورت تھی اور دغا باز اور چور اور حرام خور نام رکھ کر اپنے نامہ اعمال کے سیاہ کرنے کی حاجت تھی ایک سیدھے معاملے کی بات تھی کہ بذریعہ خط کے اطلاع دیتے کہ براہین کے چاروں حصے لے لو اور ہمارا روپیہ ہمیں واپس کرو . . . اصل مدعا میرا اس تحریر سے یہ ہے کہ اب میں ان خریداروں سے تعلق رکھنا نہیں چاہتا جو سچے دردمند اور معتقد نہیں ہیں اس لئے عام طور پر یہ اشتہار دیتا ہوں . . . وہ برائے مہربانی اپنے ارادے سے مجھ کو بذریعہ خط مطلع فرماویں اور میں ان کا روپیہ واپس کرنے کے لئے یہ انتظام کروں گا۔ کہ ایسے شہر میں یا اس کے قریب اپنے دوستوں میں کسی کو مقرر کر دوں گا۔ کہ تا چاروں حصے کتاب کے لے کر روپیہ ان کے حوالے کر دے۔

دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم | پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وعدہ پورا ہو گیا الخ دوسرا سبب اس التواء کا جو تیئیس ۲۳ برس تک حصہ پنجم نہ لکھا گیا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے۔

مرزائی صاحب موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے جب خداوند کی اعلیٰ نعمتوں سے اعراض کیا اور بادل کے سائے کو ناپسند کیا اور کہا لن نصبر علی طعام واحد الخ

نے فرمایا جاؤ اس شہر میں چلے جاؤ لیکن دروازے کو جھک کر سجدہ کرتے ہوئے گزرنا وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ اور دعا مانگنا حطۃ کہہ کر تو ہم تمہارے گناہ بخش دینگے اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ بھی دینگے فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ تو ظالموں نے بات کو بدل کر بدل دیا جو ان کو کہی گئی تھی یعنی حِطَّةٌ کی بجائے ظالموں نے حِنْطَةٌ کہنا شروع کر دیا تو اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ تو ظالموں پر ان کی بدکاری کے لئے ہلاکت اتار دی۔ تو یہودیوں نے بھی ایک نقطہ کا ہی فرق ڈال دیا اور بجائے انعام کے ہلاک ہوئے اور ظالم بنے ایسے ہی مرزا جی ۱۸۸۰ء میں ایک نقطے کا فرق ڈالدیا بجائے پچاس کے پانچ پر اکتفا کیا تو رب العزت نے اسی سال ہی مرزا جی کو ظالم قرار دے کر ہلاکت ہیضہ بھیج کر ہلاک کر دیا۔ اب انصاف تم پر ہے ایک نقطے کا ہی تمام کام ہے کسی کو کہدو کہ ایک نقطہ ڈال لینے دو یا نکال لینے دو سنو تو یہی کیا جواب ملتا ہے مرزا جی آرام سے ایک نقطے کا فرق ڈال کر تین لاکھ روپیہ کھا گئے اور پھر کہدیا کہ پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطے کا فرق پانچ سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔ ایک نقطہ کا فرق ڈال کر ہلاکت خریدی بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ کی قیمت پانچ روپے مقرر فرمائی اشتہار دیا کہ پہلے یہ کتاب تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ جزو تک تالیف ہوئی تھی اور پھر سو جزو تک بڑھا دی گئی اور دس روپیہ عام مسلمانوں کے لئے اور پچیس روپیہ دوسری قوموں اور خواص کے لئے مقرر ہوئی مگر اب بوجہ احاطہ جمیع ضروریات تحقیق و تدقیق اور اتمام حجت کے تین سو جزو تک پہنچ گئی ہے جس کے مصارف پر نظر کرکے یہ واجب تھا کہ آئندہ قیمت کتاب سو روپیہ رکھی جائے مگر بباعث پست ہمتی الخ (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ دوم مسلمانوں کی حالت) ایسے ہی تبلیغ رسالت ۱/۸، میں لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمایا یہ کتاب (تین سو اجزاء کی) جنوری ۱۸۸۰ء

یا فروری میں شائع اور تقسیم ہونی شروع ہو جائیگی۔

۱۔ پہلا جھوٹ پہلے پانچ مقرر کر کے دس روپے اور پچیس روپے کر دی۔

۲۔ یہ دھوکہ دیا کہ تین سو جزووں کی قیمت سو روپے بنتی ہے۔ لیکن میں رعایتہً دس یا پچیس لے رہا ہوں جلدی خرید لو اور پیشگی رقم ادا کرو چنانچہ دس روپے اور پچیس روپے والے گاہکوں نے اس رعایتہ کی لالچ میں عام روپیہ ارسال کر دیا۔

۳۔ جھوٹ یہ بولا کہ تین سو جزووں کے نہ تیار ہونے کے باوجود اعلان تیار ہونے کا بلکہ طبع کرا کر اجرا کا بھی وعدہ کر لیا۔

۴۔ گو رعایتہً ہی تھی رقم پچاس جلدوں کی وصول کر لی اور جڑ پانچ دیں اور دھوکہ پر دھوکہ یہ کیا کہ صرف ایک نقطے کا فرق دکھا کر ایک ہی نقطے کے پھیر سے پنتالیس ۴۵ کتابیں ہاضم کر گئے۔

۵۔ دس سال تک کتاب کی وصول شدہ رقم ناجائز استعمال کی جب صاحب رقم ناراضگی کا اظہار کرتے تھے تو مرزا جی کو فوراً ان کی رقم واپس کر دینی چاہیئے تھی کیا مرزا جی کا ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے روپے ناجائز طور پر بناراضگی صاحب مال استعمال فرماتے رہے جن کا استعمال کرنا شرعاً حرام ہے۔ جو شخص برسوں لوگوں سے گالیاں سنے اور دن دہاڑے ان کا مال ناجائز طور پر استعمال کرے ایسے شخص کو نبی یا مجدد سمجھنا اخلاقاً و مذہباً نبوت الٰہیہ و مجددیت حدین الٰہی کو ذلیل کرنے کے درپے ہونا ہے کیا تمہارے پاس اس کے متعلق کوئی دلیل قرآنی ہے ہاں! مرزائیوں کو قرآن کریم سے کیا تعلق آیئے قرآن خداوندی عرض کرتا ہوں۔

نساء ۴ | وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا
اور نہ کھاؤ تم لوگوں کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر ضرور یہ گناہ کبیرہ ہے۔ مرزا صاحب نے کچھ خدا واسطے مانگ لیا باقی ہزاروں روپے اس دھوکہ سے کہ سو روپے کی کتاب دس یا پچیس روپے فروخت کر رہا ہوں خلط ملط کر کے موافق آیتہ کریمہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے مذہب تو خیر مرزائیوں کو ضرورت نہیں کیا اخلاقی جرم بھی نہیں سمجھتے کیا ایسے کھانا حلال طیب ہے۔

نساء ۵ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ اے ایمان والو مسلمانوں کے مالوں کو باطل طریق سے نہ کھاؤ (اگر کسی سے مال کھانا ہو تو سوا اس کے اور کوئی طریقہ باطل نہ ہو) مگر یہ کہ تجارت سے باہمی رضامند ہو کر،

مرزا جی نے بھی بلا رضامندی تجارت کا دھوکہ دے کر باطل طریق سے علی الاعلان ہزاروں روپے کھا گئے اور ایسا کرنے والے کے لئے آگے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا اور جو شخص حد سے تجاوز کر کے یہ فعل کرے گا ظلماً تو جلدی اس کو ہم جہنم میں داخل کرینگے اور یہ جہنم میں داخل کرنا خداوند کے لئے آسان ہے۔

اے فرقہ مرزائیہ اب فیصلہ تم پہ ہے کہ جو شخص تجارت کے بہانے رقم وصول کرے اور صاحب مال کے چیخنے چلانے کے باوجود بھی مال ظلماً کھاتا رہے اور منافعہ اٹھاتا رہے کیا وہ جہنم کے لائق ہے یا نہیں اور ایسا شخص واجب الاطاعت ہے یا نہیں؟ ہاں شاید قادیانی نبوت کو یہ صفت بھی مستلزم ہو جو فقیر کے علم سے ماورا ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتا۔

خدائی فیصلہ

(۱) ال عمران ۳/۸ { وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ۔

۲۔ نساء ۵/۸ { إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا بے شک اللہ تعالےٰ تمہیں حکم کرتا ہے کہ امانتوں کو تم ان کے

مالکوں کو پہنچا دو۔

۳۔ مومنون ۱۸/۱ ﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ اور ایماندار وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت رکھنے والے ہوں۔

۴۔ معارج ۲۹/۱ ﴿ اب جو شخص امانت میں خیانت کرنے والا اور عہد کا ایفا نہ کرنے والا ہو تو وہ اس لائق نہیں کہ اسے بفرمان الٰہی ایمانداری سے خطاب کیا جا سکے۔ اب تم خود سوچ لو۔

۵۔ بقرہ ۳/۴۰ ﴿ فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ تو چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص جسکو امین جانا گیا ہے اس کی امانت کا اور چاہیے کہ ڈرے اللہ سے جو اس کا رب ہے۔ اور جن لوگوں نے مرزا جی کو رقم ارسال کی اور وہ اس عرصہ دراز میں فوت ہو گئے اور ان کے بچے یتیم رہ گئے ان یتیموں کا حق مرزا جی ہضم کر گئے تو اس کے متعلق رب العزت فرماتے ہیں۔

خدائی فیصلہ

۶۔ نساء ۴/۱ ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا

۷۔ مومن ۲۴/۲ ﴿ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ

اللہ تعالیٰ تمہاری خیانتوں کی بھی جانتا ہے اور جو تم تاویل کر کے جائز کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے اب تم سوچو کہ خیانت کا مرتکب عہد کو پورا نہ کرنے والا جھوٹ بولنے والا لوگوں کا مال ظلم سے کھانے والا کیا نبی ہو سکتا ہے؟

حقیقت الوحی ۲۱۱ ﴿ میں یقیناً کہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ

آچکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو کیوں جی نبوت ہوئی یا ڈاکہ زنی، جھوٹ کی کمائی خدا کس کو دے۔

خدائی فیصلہ

توبہ ۱/۵ | يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اے ایمان والو بے شک کئی احبار اور رھبان لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔ باطل کے ساتھ اور اللہ کے راستے سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں۔ کیوں جی مرزائی صاحب تمہارے مرزا جی نے تو باطل سے مال کھانے میں پوپوں اور پادریوں کو بھی مات کر دیا ہے ہمیں تو نبی خداوند کریم کی طرف سے نصیحت ہے۔

نساء ۵/۵ | يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔

"مرزائی" حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات آنے کا وعدہ کر گئے مگر حسب وعدہ نہ آئے دوسرے دن جب آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ أَنْ تَلْقَانِيْ فِي الْبَارِحَةِ قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔ آپ تو کل آنے کا وعدہ کر گئے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وعدہ تو کر گئے تھے مگر ہم ایسے مکان میں داخل نہیں ہوا کرتے جس میں کتا یا صورت ہو۔ مکمل احمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۸۶۲ تا صفحہ ۸۶۳۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب حدیث شریف کی کیسی صاف عبارت ہے کہ جس میں تاویل کی گنجائش نہیں اور نہ ہی استعارہ کی ضرورت ہے جبرائیل علیہ السلام حسب وعدہ تشریف لائے لیکن تصویر ہونے کی وجہ سے جبرائیل علیہ السلام

واپس تشریف لے گئے اگر وہ نہ آئے ہوتے تو وعدہ خلاف کرنے کا کوئی بہانہ بنا دیتے جبرائیل علیہ السلام جھوٹے تب ہوتے کہ مرزا جی کی طرح مجازی جواب دیتے یا کوئی بہانہ بناتے جب سچی بات فرما دی کہ تصویر آپ کے آویزاں تھی اس لئے داخل مکان شریف نہیں ہو سکا ورنہ حاضری کے لئے ضرور آیا تھا تو جبرائیل علیہ السلام کے عہد کے عدم ایفا کے موجب تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ عہد کے عدم ایفا کا باعث ہوں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تو جبرائیل علیہ السلام پر مرزائیوں کا بہتان لگانا عدم ایفا کا نامناسب ہے جیسا کہ مرزا صاحب اگر کسی کو براہین احمدیہ کامل پچاس حصے ہی وی پی کر دیتے تو اگر پانیدہ واپس کر دیتا یا گھر پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے وی پی واپس آ جاتی تو مرزا جی پر عدم ایفاء کا الزام نہ لگتا اور جب کتاب بنائی ہی نہیں بھیجی ہی نہیں۔ تو عہد شکنی کا جرم مرزا صاحب کے ذمہ ہے اور فیصلہ الٰہی ملاحظہ ہو۔

بنی اسرائیل ۱۵/۱۴ | وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا۔

جواب۔ کیا مرزائی صاحب تمہارا مرزائیوں کا اس حدیث پر ایمان ہے اس حدیث کو تم صحیح سمجھتے ہو تو مرزا جی کا گھر تو رحمت کے فرشتہ سے خالی ثابت ہوا کیونکہ مرزا جی کے تو دروازے پر ہی شیرو کتا ہر وقت بندھا رہتا تھا ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۹۸ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے گھر کی حفاظت کے لئے ایک دفعہ ایک گدی کتا بھی رکھا تھا وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام شیرو تھا اس کی نگرانی بچے کرتے تھے یا میاں قدرت اللہ خان صاحب مرحوم کرتے تھے جو گھر کے دربان تھے۔ کیوں جی؟ مرزائی صاحب! میاں قدرت اللہ خان دربان آدمی کی ہر وقت موجودگی کے باوجود گدی کتے کی کیا ضرورت تھی اس لئے مرزا جی کے پاس قادیان ظلی یا مجازی فرشتہ خیراتی یا ٹیچی وغیرہ گھر آجائے تو

آجلائے خدائی فرشتہ رحمت کا پیغام لے کر تو مرزاجی کے دولت خانے میں دخول نہیں کر سکتا۔
باقی رہا اس وعدہ خلافی کے متعلق تو تمہارا وعدہ خلافی کا استنباط غلط ہے۔ کیا مرزاجی وعدہ خلافی کریں
تو تم نے اب وعدہ خلافی کا ہی اجراے شروع کر دیا۔ قرآن کریم کی آیتوں کے منکر مرزائی نہ ہوں تو
اور کون ہوا جس قوم کا رہبر وعدہ خلافی کا سبق سکھائے اور خود عامل ہو تو مطیعین کیوں نہ ایسے
اچھے فعل کا استندلال قرآن و حدیث سے تلاش کریں جب تمہارے مرزاجی کا قانون ہے
کہ جو حدیث قرآنی آیت کے خلاف ہو وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دو کیا وہ بھول گیا ہے۔
تیسرا جواب یہ ہے مرزائی چور تو مشہور ہی ہے۔ حدیث کی چوری نہ کرے تو اور کیا کرے۔
مرزائی صاحب اس حدیث شریف سے تو ایفائے وعدہ پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جبرائیل کو زور
دے رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایفاء وعدہ فرشتہ بھی نہ کرے تو اس کو پھر باز پرس
ہوگی جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا۔
چوتھا جواب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر کیا مرزائی ایمان درست نہ ہوگا تو باقی
مسلمانوں کا بھی نہیں ؟ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان وَاللہِ مَا اَخْلَفَنِیْ قسم خدا کی جبرائیل
علیہ السلام نے میرے ساتھ خلاف وعدہ کیا ہی نہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس
جملہ حدیث کو مرزائی چھوڑ گیا کیونکہ مرزائی پول نکلتا تھا۔
پانچواں جواب حضرت جبرائیل علیہ السلام کا تشریف لانا بشرائط تھا لیکن مرزا صاحب
نے وعدہ ایسے سودے کے متعلق کیا تھا جس کے متعلق فرما چکے تھے کیا تین سو جزوں
کی کتاب تیار ہو چکی ہے اور جنوری یا فروری تک شائع ہو کر اسکی ترسیل شروع ہو جائیگی
حالانکہ کتاب تیار ہی نہ تھی۔ مرزاجی نے کذب علی الکذب فی الکذب بول کر پھر وعدہ
کو پورا نہیں کیا ایک تو کتاب مکمل تیار نہ تھی اور کہدیا کہ تین سو جزو تک بڑھ گئی ہے
تیار ہو چکی ہے دوسرا جھوٹ یہ کہ تجارتی دھوکہ تیسرا جھوٹ کہ جنوری یا فروری کو ترسیل
کتاب شروع ہو جائیگی پھر اس کا ایفا نہ کرنا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے تشریف لانے
پر وعدہ کرنے کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ تشریف لانے میں کبھی روکاوٹیں ہو سکتی
ہیں اور پھر جبرائیل علیہ السلام نے آنے کا انکار نہیں فرمایا بلکہ عدم دخول فی البیت کا عذر

عرض کیا ہے تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار اطہر میں معذرۃ جبرائیلی ثابت ہو حکم ثابت نہ ہو کہ مجھے آپ فرماتے ہیں آیا کیوں نہیں میں آیا تھا تو مجھے واپس لوٹنا پڑا کیونکہ آپ کے ہاں کتی کا بچہ چارپائی کے نیچے تھا اپنے کتے کے بچے کو کیونکر بٹھا رکھا تھا جبرائیل علیہ السلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر معترض نہیں ہوئے اور نہ ہی اپنے توضیح اوقات کا سوال کیا بلکہ اپنے عدم دخول فی البیت کی معذرت عرض کی کہ حضور وعدہ کے مطابق حاضر تو ہوا اور وعدہ کو پورا کرنے کے لئے داخل فی البیت بھی ہو سکتا تھا لیکن جس گھر میں کتا ہو اس میں میں داخل نہیں ہو سکتا اس لئے مجھے واپس جانا پڑا اور جبرائیل علیہ السلام نے ایسا بھی نہیں کیا کہ پھر کسی دن تشریف لے آتے بلکہ اسی دن ہی مغرب کو دوبارہ تشریف لائے اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے پھر جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے تو رات کا وعدہ کیا تھا تمام دن گزر گیا اب آگئے تو جبرائیل علیہ السلام نے معذرت پیش کی کہ حضور آپ کے دربار اطہر میں کتا چارپائی کے نیچے تھا اس لئے میں داخل بیت نہ ہو سکا ورنہ ضرور آجاتا۔

چھٹا جواب یہ ہے کہ اس عدم دخول فی البیت سے کسی کے حق میں خیانت نہ لازم آتی تھی اور نہ کسی کا حق کھایا جا رہا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام جلدی کرتے کہ حقوق العباد ضائع ہو رہا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے کا حق حرام کھا رہے ہیں جلدی روک دوں جیسا کہ مرزا جی بیس برس کھاتے رہے اور کئی یتیموں کی رقم ہضم کر گئے جن میں اب بھی انشاء اللہ گرفتار ہونگے اور اس حدیث میں صاف ایفاء وعدہ کی تاکید کے واسطے ہی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جبرائیل فرشتے سے باز پرس کر رہے ہیں جس کا تم بھی اقرار کر رہے ہو جو جبرائیل علیہ السلام کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آتے ہی دریافت فرمایا کہ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي اَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ حضور تم نے مجھ سے وعدہ یہ کیا تھا کہ میں گزشتہ رات کو آؤں گا تم نے اتنی دیر کیوں لگائی کہ تمام دن گزر گیا میں تمہاری انتظار میں رہا ہوں تم نے ایفاء وعدہ کیوں نہیں کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اقرار کیا کہ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ ہاں

وعدہ تو ضرور کیا تھا لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو اگر حضرت جبرائیل علیہ السلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معقول عذر نہ عرض کرے تو آپ ضرور جبرائیل علیہ السلام کو سرزنش فرماتے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ اقرار کرا دنا دو علتوں پر دال ہے ایک تو اس لئے کہ لوگوں کو واضح ہو جائے اگر جبرائیل بھی وعدہ نہ فائی بلا عذر نہ کرتا تو میں اس کو بھی سرزنش کرتا اور دوسرا تاکہ یہ قانون واضح ہو جائے کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں داخل ہوتا تو مرزاجی کے گھر یا مرزائی کے گھر رحمت کا فرشتہ داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ مرزاجی کے دروازے پہ کتا بندھا رہتا تھا اور مرزائیوں کے مکانوں میں مرزا غلام احمد صاحب کی تصویریں رہتی ہیں جسکے جواز پر مرزا احمد مرزاجی نے بھی فتویٰ دیا ہے تو تصویر مکان میں رکھنی یا بنانی گناہ کبیرہ ہے تو جتنا گناہ مرزائیوں کو اتنے لاکھ حصہ گناہ کبیرہ مرزاجی کو فتویٰ دینے پہ کیونکہ انہوں نے فتویٰ جاری تصویر جاری فرمایا ہے۔

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۲ قولہ احادیث میں کسی جاندار کی تصویر کھینچنے میں سخت وعید آئی ہے مگر حضور کی (مرزا صاحب کی) عکسی تصویریں جو شائع کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اس کو جائز رکھتے ہیں۔ اقول میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کوئی میری تصویر کھینچے اور اسکو بر بتوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آجکل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرا دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں۔

اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے پس اس غرض سے اور اس حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور میرا یہ مذہب نہیں کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔

کیوں جناب مرزائی صاحب تم تو ایسی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کر رہے ہو کہ جو تمہارے مرزا جی کی مرزا پرستی کو جڑ سے کاٹ رہی ہے کیونکہ یہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کتے اور تصویر کی حرمت قطعی ثابت کر رہی ہے اور تم مرزا جی کے فوٹو آنکھوں پر لگا کر مکانوں میں رکھتے ہو تم خود اس کے پابند نہیں لہٰذا کتے اور تصویر کے تم قائل تمہارے مرزا جی قائل اور اعتراض جبرائیل علیہ السلام پر کہ انہوں نے وعدے کو پورا کیوں نہیں کیا حالانکہ وہ وعدہ کو پورا کرنے کے لئے دوبارہ تشریف لائے اور اس دن تشریف لائے۔

ساتواں جواب اور اَجَل فرمایا کہ ہاں میں آیا تھا تو جبرائیل علیہ کا وعدے کے موافق آنا ثابت ہو گیا اس کو تمہارا عدم ایفار کہنا غلط ہوا۔ اور پھر کسی کی حق کشی نہ ہوئی تمہارے مرزا جی نے عمداً وعدہ وفائی نہ کی اتنے عرصہ میں کئی کتابیں اور لکھیں براہین مکمل نہ کی تاکہ لوگوں کے ناجائز روپے ہضم ہو جائیں سو کر گئے تو مرزائی صاحب ایسی حدیثیں پیش کرنے سے عہد کے عدم ایفار کا جواز نکالنا یہ محض دھوکہ دہی ہے اور یہ حدیث تمہاری پیش کردہ بھی تمہارے مخالف ہی ثابت ہوئی اور کیا وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا قرآنی فیصلے کو بھول گئے کہ

مرزائی ”مجاہد سے روائت ہے کہ ایک دفعہ یہودیوں نے قریش سے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روح اور اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق سوال کرو پس انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کل انا میں تم کو بتاؤنگا اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انشاء اللہ نہ فرمایا پس آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم سے قریباً عشرہ تک وحی رکی رہی یہانتک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ امر شاق گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قریش نے جھوٹا آدمی قرار دیا پاکٹ بک ص ۸۶۳

”محمد عمر“

مرزائی صاحب تم ایک سچے نبی کو مرزا صاحب پر قیاس کر لیتے ہو کہ شاید مرزا جی ہر بات میں بناوٹ سے کام لیتے تھے اور جو بات فرماتے جھوٹی نکلتی تھی تم سمجھتے ہو کہ شاید تمام انبیاء علیہم السلام کا ہی یہی حال رہا حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بغیر وحی الٰہی کے کسی کا جواب نہ ارشاد فرماتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی مرزائیو کچھ تو دماغ سے کام لو کجا عدم ایفا میں لوگوں کے ہزارہا کی رقم ہضم کر جانا اور کجا ایک بات کا امتحاناً تاخیر کرنا اور پھر ظاہر کرنے کا حکم دینا۔ کسی ایک نبی اللہ کے متعلق تو ثابت کرو کہ کسی نبی اللہ نے کسی کی ناجائز رقم خورد برد کی ہو جیسا کہ تمہارے مرزا جی سینکڑوں کے حقوق مال ہضم کر گئے پھر کہتے ہیں کہ جی یہ خدا کی طرف سے لکھی گئی ہے ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ تو ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو کتاب کو اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں (جیسا کہ مرزا جی نے براہین احمدیہ و حقیقۃ الوحی و تذکرہ وغیرہم لکھیں) پھر کہتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ خرید میں وہ اس کے ساتھ قیمت تھوڑی (دنیا کا مال قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ سے قلیل ہی شمار ہوتا ہے خواہ لاکھوں کیوں نہ ہوں) تو ہلاکت ہے ان کے لئے اس سبب سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور ہلاکت ہے ان کے لئے اس سبب سے جو عمل کرتے ہیں وہ =

قرآنی فیصلہ بمائے ایفاء وعدہ

نساء ۱۸/۵ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

۲- ال عمران ۳/۸ { وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ -

اور اللہ تعالےٰ پر وہ جھوٹ بولتے ہیں - حالانکہ وہ جانتے ہیں ہاں جس شخص نے پہلے وعدے کو پورا کیا اور ڈر گیا تو ضرور اللہ تعالےٰ متقیوں کو دوست رکھتا ہے - بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور قسموں کے ساتھ دام تھوڑے لیتے ہیں یہی ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ ان کو اللہ تعالےٰ کلام کریگا قیامت کے دن اور نہ اس کی طرف نظر عنایت کریگا اور نہ ہی ان کو پاک صاف کریگا اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب ہے اور بے شک بعض ان سے حقیقت ایسا فرقہ ہے جو کتاب اللہ کے ساتھ اپنی زبانوں کو الٹ لیتے ہیں تاکہ اس الٹ کو تم کتاب اللہ سے سمجھو حالانکہ وہ الٹ کتاب اللہ سے نہیں ہے اور کہتے ہیں وہ کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں اور وہ اللہ پہ جھوٹ بولتے ہیں اور وہ جانتے بھی ہیں -

کیوں جناب ؟ مرزائی صاحب ! رب العزت نے مرزا صاحب کا اور مرزائیوں کا تمام نقشہ کھینچ دیا (۱) کہ خداوند تعالےٰ پر وہ جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ انہیں علم ہے کہ (یہ خدا کا حکم نہیں مرزا جی کا خود ساختہ ہے) (۲) جس شخص نے اپنے وعدہ کو پورا کیا وہ متقین سے ہے (اور جس نے وعدہ پورا نہ کیا اور تھوڑے پیسوں کے عوض عہد شکنی کی اور وعدہ بھی حلفیہ کیا پھر بھی عہد شکنی کی تو آخرت میں اس کو کوئی نیکی نہ ملیگی سب اعمال ضائع ہو جائینگے - اور ایسے لوگوں کے ساتھ رب العزت کلام بھی نہ فرمادیگا بلکہ توجہ بھی نہ

کریگا اور نہ ہی گناہ سے پاک کریگا۔ پھر فرمایا کہ ان سے ایک فرقہ (مبلغین کا) ایسا ہے جو قرآن کریم سے زبان پلٹ کر تمہارے سامنے قرآن پیش کرتے ہیں تاکہ تم اس کو قرآن سمجھو حالانکہ وہ ان کی قرآن کریم میں زیادتی ہوتی ہے وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا وہ محض اللہ تعالےٰ پر بہتان لگاتے ہیں حالانکہ انہیں علم بھی ہے کہ یہ ہمارا مجاز یا استعارہ یا ظل گھڑا ہوا ہے یہ مطلب قرآنی نہیں۔ تو عہد شکنوں کی ان مذکورہ افعال کرنے والوں کا نقشہ بعینہٖ مرزائیوں کا نقشہ ہے جس کو مرزائی بھی سمجھ سکتا ہے۔

انفال ۱۰/۱۷ } اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ بدترین چلنے والوں کا اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور بے ایمان ہیں وہ لوگ جن سے اپنے وعدے لیے پھر وہ توڑ دیتے ہیں اپنے عہد کو ہر بار اور وہ ڈرتے نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

بخاری شریف ۱/۱۵۴ } حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا جریر عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو قال رسولُ اللّٰهِ صلے اللّٰه علیه وسلم اَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ خَلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ من كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ پکا منافق ہے جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے عہد شکنی کرے اور جب معاہدہ کرے غداری کرے اور جب جھگڑا کرے بکواس کرے جس شخص میں ان سے ایک

خصلت ہو جب تک ترک نہ کرے وہ منافق ہے۔

مرزائی صاحب اب تم ہی فیصلہ کرو کہ جو شخص ان تمام خصلتوں کا عادی ہو اس کو کس درجہ پر فائز سمجھو گے بیزاد توجروا۔

ایک ہزار روپیہ انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کرے کہ کسی نبی اللہ نے جھوٹ بول کر لوگوں سے رقمیں بٹوری ہوں ورنہ ایسے شخص کو جھوٹ سے لوگوں کے مال دن دہاڑے لوٹتا ہو اور پھر اس کے جواز پر جعلی استدلال بے تعلق پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہو تو ایسے شخص کی اقتداء سے اجتناب لازمی ہے یا بصورت عدم اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کے مصداق ثابت ہونگے اور سنیئے پھر جن لوگوں سے مرزاجی نے رقمیں بٹوریں ان کی دلجوئی فرماتے ہیں کہ بغیر کتاب کے باقی حصے لینے کے ہی راضی ہو جائیں فرماتے ہیں۔

مرزاجی کا اپنے مقروقوں کی دلجوئی کرنا

تبلیغ رسالت ۲/۳۲ اور مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ جو نور اور برکت اس کتاب کی نثر اور نظم میں مجھے معلوم ہے اگر اس کا مولف کوئی اور ہوتا اور میں اس کے اسی قدر کو ہزار روپیہ کی قیمت پر بھی خریدتا . . . . اس وقت صرف مطلب یہ ہے کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ بقیہ کتاب کے دینے میں معمول سے بہت زیادہ توقف ہوا لیکن بعض خریداروں کی طرف سے یہ بھی ظلم صریح ہے کہ انہوں نے اس عجیب کتاب کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا اور ذرہ خیال نہیں کیا کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی تالیفات میں کیا کچھ مولفین کو خون جگر کھانا پڑتا ہے اور کس طرح موت کے بعد وہ زندگی حاصل کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک لطیف اور آبدار شعر کے بنانے میں جو معرفت کے نور سے بھرا ہوا ہو اور گرے ہوئے دلوں کو دونو ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کو اٹھا لیتا ہو کس قدر فضل الہٰی درکار ہے

اور کس قدر وقت خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر اگر ایسے آبدار اور پر معارف اشعار کا ایک مجموعہ ہو تو ان کے لئے کس قدر زمانہ درکار ہوگا ایسا ہی نثر کا یہی حال ہے جاندار کتابیں بغیر جانفشانی کے طیار نہیں ہوتیں اور بعض متقدمین ایک ایک کتاب کی تالیف میں عمریں بسر کرتے رہے ہیں۔ امام بخاری نے سولہ برس میں اپنے صحیح کو جمع کیا حالانکہ صرف کام اتنا تھا کہ احادیث صحیحہ جمع کی جائیں۔

کیوں جناب مرزائی صاحب ذرا دیر کے لئے مرزاجی کے اس کلام کی طرف توجہ مبذول فرمایئے کہ اپنی کتاب براھین احمدیہ کی رقم کثیر کے ھضم کرنے میں قسم کھا کر اور بات کو کیسے آبدار بنا کر منفروقوں کی دلجوئی فرماتے ہیں اور اپنی کتاب کو اتنا بڑھایا کہ بخاری شریف سے بھی بڑھا دیا اور اپنی کتاب کی نثر کو کیسے مزین ظاہر فرمایا اور اپنے اشعار کے مجموعہ کو کیسے اڑایا۔

مرزائی پرواز کا ایک شعر ہی تمثیلاً

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

مرزاجی کی شاعری کی بین دلیل ہے۔ اور مرزاجی کی اس عبارت سے سید عبدالمجید منصوری کا جواب بھی مرزا صاحب نے خود ہی دے دیا جو انہوں نے اپنی کتاب نور ھدایت صـ ۹۴ میں لکھا ہے" کہ حضرت صاحب واقعی شاعر نہ تھے" مرزاجی نے اپنی شاعری کی تعریف کر کے منصوری صاحب کو بھی چھوٹا کر دیا۔

تو مرزائیو جو روش مرزاجی نے اس مقام پر کتاب کی قیمت ھضم کرنے کے لئے اختیار فرمائی کیا یہی رویہ بازاری دھوکے باز دوکانداروں کا نہیں؟ جو ایک بات کرنے والے دکاندار اور صحیح تول والے اور صحیح سودے رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کو اتنی چاپلوسیوں کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی اور پھر اتنا فخر کرنا یاد رکھو اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ تمہیں بھول چکا ہے اور مرزے جی کے سودے کا یہ حال ہے کہ لینا پورا اور دینا کم قیمت پچاس کی لینی اور دینے کے وقت پانچ پر کفایت کرنا کیا یہ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ پر یا وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا

عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اور سیدھا رکھو تول کو انصاف کے ساتھ اور کم نہ تولو پھر فرمایا کم تولنے والوں کے لئے ویل ہے جب وہ لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں کم کر دیتے ہیں۔ رب العزت نے کیا سمجھایا ہے پر جو نہ سمجھے اسکا کیا علاج۔

قرآنی فیصلہ متعلقہ ادائیگی امانت

یونس ۱۱/۶ | قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ فرما دیجئے بتاؤ تم جو اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے رزق نازل فرمایا تو تم اس سے حرام اور حلال بنا لیتے ہو۔ فرما دیجئے کیا اللہ تعالےٰ نے تمہیں اذن دیا ہے یا اللہ تعالےٰ اور ہمیں اس بات میں مرزاجی پر اعتراض بھی چنداں نہیں کیونکہ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ اور اگر وہ آپ کی خیانت کا ارادہ کریں تو تحقیق خیانت کی انہوں نے اللہ کی پہلے۔ تو جو شخص رب العزت کا خائن ہو وہ اگر اس کے بندوں کی خیانت کرے تو اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں جب مرزاجی نے بھی قرآن کریم کی ہر آیت کی خیانت کی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خیانت کی اسلام کی خیانت کی ذات الوہیت کے متعلق خیانت کی رسالت کے متعلق خیانت کی لوگوں کے اگر وہ ناجائز روپے ہضم کر گئے تو ان کے لئے کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ ہاضمہ تیز ہو چکا تھا۔

مرزائی" کیا تجارت کرنا حرام ہے شریعت نے جس کو حلال بنایا تمہارا مولویوں کا کام ہے کہ ضد سے بھی اسکو حرام ثابت کر دیتے ہو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تجارت نہیں کرتے رہے باقی انبیاء تجارت نہیں کرتے رہے۔

محمد عمر" فقیر نے عرض کیا ہے کہ مرزاجی نے تجارت حلال کی یا حرام؟ اور پہلے انبیاء علیہم السلام نے تجارت حرام کی یا حلال؟ سابقہ انبیاء علیہم السلام

کے متعلق کوئی دھوکہ اور انہوں نے حرام تجارت کی ہو ثابت کر دو۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تجارت کی لیکن آپ کی دیانتداری سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح کرنا ہی اسی سبب سے تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ مال میں ایک کوڑی کی بھی خیانت نہیں کرتے تو آپ سے اسی دیانتداری پر نکاح کر لیا اور مرزا جی کے اس داؤ پیچ کو اور لوٹ مار کو دیکھ کر محمدی بیگم نے نکاح نہ کیا حالانکہ مرزا جی نے ہر قربانی پیش کی بددیانتی بہت بری چیز ہے اپنوں کو بیگانہ بنا دیتی ہے اور دیانتداری ایسی بہتر شے ہے کہ بیگانوں کو اپنا بنا دیتی ہے اور انبیاء کرام نے تو دنیادی مال کی تجارت فرمائی لیکن مرزا جی نے دین مرزائیت کے دام لئے اور فروخت کیا مرزائیو! انصاف سے کہنا کسی نبی نے آجتک دینی علم کی اُجرت حاصل کی قرآن کریم سے ملاحظہ ہو۔

تبلیغ نبوت و اُجرت

(۱) الذاریٰت ۲۷/۲ } مَا اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ
اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ میں ان سے روزی کا ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی میرا یہ ارادہ ہے کہ وہ میری دعوتیں کریں ضرور اللہ ہی وہ بڑا رزق دینے والا زبردست طاقت والا ہے۔

(۲) طور ۲۷/۲ } اَمْ تَسْئَلُھُمْ اَجْرًا فَھُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ کیا آپ ان سے مزدوری مانگتے ہیں تو وہ تاوان سے دبائے ہیں۔

نبوی تجارت کا قرآنی فیصلہ

(۳) ال عمران ۴/۱۲ } مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ
نبی کی شان نہیں کہ کھوٹ کرے۔

اے اُمت مرزائیہ! نبی مخلوق کے لئے نمونہ عمل ہوتا ہے۔ جس اُمت کے نبی کی شان

مذکورہ بالا ہو تو اس کی امت سے تو خداوند محفوظ رکھے بھائی ناراض نہ ہونا الحق مُرتّ ہوتا ہی ہے۔ خداوند سب کو ہدایت کی توفیق عنایت فرمائے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا برادری کے معاملات کو بھی تم بخوبی جانتے ہو ہیرا پھیری سے اگر سیدھا کروا لٹا کب سیدھا ہو سکتا ہے پہلے بھی کافی سُن چکے ہو پھر کچھ عرض کر دیتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے لڑکے سلطان احمد کو اپنے لاولد بھائی غلام قادر کا متبنّیٰ بنا کر غلام قادر کی جائیداد اپنے لڑکے سلطان احمد کے نام درج کرا کر باقی ورثا کا حق چھینا۔

مرزا جی کا حرام کھانا بھی اور اولاد کو کھلانا

سیرۃ المہدی ۱/۲۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ جب تمہارے تایا (مرزا غلام قادر صاحب مرزا غلام احمد صاحب کے بڑے بھائی) لاولد فوت ہو گئے تو تمہاری تائی حضرت صاحب کے پاس روئیں اور کہا کہ اپنے بھائی کی جائیداد سلطان احمد کے نام بطور متبنّیٰ کرا دو وہ ویسے بھی اب تمہاری ہے اور اس طرح بھی تمہاری رہیگی چنانچہ حضرت صاحب نے تمہارے تایا کی تمام جائیداد مرزا سلطان احمد کے نام کرا دی خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ حضرت صاحب نے متبنّیٰ کی صورت کس طرح منظور فرمالی (حالانکہ از روئے قرآن کریم منع ہے) والدہ صاحبہ نے فرمایا یہ تو یونہی ایک بات تھی ورنہ وفات کے بعد متبنّیٰ کیسا مطلب تو یہ تھا کہ تمہاری تائی کی خوشی کے لئے حضرت نے تمہارے تائے کی جائیداد مرزا سلطان احمد کے نام داخل خارج کرادی اور اپنے نام نہیں کرائی کیونکہ اس وقت کے حالات کے ماتحت ویسے بھی سلطان احمد کو اپنی جائیداد سے نصف حصہ جانا تھا اور باقی نصف مرزا فضل احمد کو پس آپ نے سمجھ لیا کہ گویا آپنے اپنی زندگی میں ہی مرزا سلطان احمد کا حصہ الگ کر دیا (اور مرزا فضل احمد کا حصہ ظلما کھا گئے)

مرزا غلام احمد صاحب کا ظلماً متبنّٰی بنا کر داخل خارج کرانے کا بیان

سیرۃ المہدی ۱/۱۲۵ } بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتاب پنجاب چیفس میں ہمارے خاندان کے حالات مابعد وفات حضرت غلام مرتضیٰ صاحب کے متعلق ذیل کا نوٹ لکھا ہے۔

مرزا غلام مرتضیٰ جو ایک مشہور اور ماہر طبیب تھا سنہ ۱۸۷۶ء میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا جانشین ہوا۔ . . . . اس کا اکلوتا بیٹا صغر سنی میں فوت ہو گیا تھا اور اس نے اپنے بھتیجے سلطان احمد کو متبنّٰی بنا لیا تھا۔

متبنّٰی کے متعلق خدائی فیصلہ

(۱) احزاب ۲۱/۱ } وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ اور نہیں بنایا اس نے تمہارے پالکوں کو تمہارے بیٹے یہ تمہاری مونہوں سے کہنے کی بات ہے اور اللہ تعالےٰ سچ فرما دیتا ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

خازن ۵/۱۹ } وفیہ نسخ التبنی و ذالک ان الرجل کان فی الجاھلیۃ یتبنی الرجل فیجعلہ کالابن المولود یدعوہ الیہ الناس و یرث میراثہ . . . فانزل اللہ ھذہ الایۃ و نسخ بہ التبنی

حرام کھلانا اور کھانا یکساں جرم ہے۔

(۲) مائدہ ۶/۱ } وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور ایک دوسرے کی نیکی پر امداد کرو اور تقویٰ پر گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی امداد نہ کرو۔

واٰتِ ذی القربیٰ حَقَّہٗ کے صراحۃً خلاف ہے۔ فافہم وتدبر ان کنت عادل قال اللہ تبارک وتعالیٰ۔

انعام $\frac{8}{19}$ } وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور جب بات کرو تو انصاف کرو اور اگرچہ قریبی رشتہ والا ہو۔

اور ارشاد الٰہی ہے۔

(۳) نساء $\frac{5}{8}$ } اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ
اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

(۴) حج $\frac{17}{5}$ } اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ

(۵) نساء $\frac{5}{16}$ } اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ۔

اے امت مرزائیہ! جس شخص کی ابتدائے زندگی یعنی قبل از دعویٰ بھی مخدوش اور تھوڑی مقدار بھی نہ ہو بلکہ ہر شرعی و اخلاقی عیوبات کا حامل ہو بھلا اس کی وکالت میں ابتدائی زندگی کے حالات کے ورق الٹنے کا چیلنج دے تو آپ مجھے مار والا حساب ہے یعنی بچپن میں چوری کرنے والا اور ظلماً چڑیوں کے شکار میں زندگی گزاری ہو اور ہوش سنبھالی تو جھوٹے مقدمات میں عمر کثیر کا حصہ ضائع کیا پھر نوکری میں گندی زندگی بسر فرمائی پھر مجددیت کا دعویٰ کیا تو برطانی عدالتوں میں جھوٹی شہادتوں کا کام شروع کیا جب اس کام سے حقوق سرنہ ہوئے تو براہین احمدیہ کی پچاس جلدوں کی تصنیف کرنے کا دھوکہ دے کر دس سال تک خوب روپیہ بٹورا جب رقم خوب جمع ہوگئی تو بقول دانایان پنجاب "لچ آن تے لدآن" کسی کا درخت چھین کر اسے جائیداد سے محروم کر دیا کسی کی مکانی زمین جبراً چھین لی اور بے جا قبضہ کر لیا جب اتنے پتن تیر لیے تو مجدد ہونے کا دعویٰ خوب بجا کیونکہ جھوٹ تمام عمر سے گھر کر چکا تھا اور حرام مال سرائت کر چکا تھا پھر سوچا کہ خواہ کوئی بھی دعویٰ کیا جائے۔

وگ اقتدا کر ہی لیتے ہیں تو مثیل کی لائن اختیار کی ہر کہ ومہ کے مثیل ہونے کے دعوے کئے جب جماعت مضلین تیار ہو گئی تو مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اب مرزائی کہیں کہ جی مرزا غلام احمد صاحب کی ابتدائی زندگی کو دیکھو تو بھئی جو مرزا صاحب سے یا ان کی کتب سے ناواقف ہو اس کو فریب میں لے آؤ تو کچھ بعید نہیں لیکن جس نے مرزائی لٹریچر پڑھا ان کی زندگی کے حالات سے خوب واقف ہو وہ کب مصطفوی جنت کو چھوڑ کر مرزائی جہنم کے گڑھے میں گرتا ہے جب مرزا غلام احمد صاحب کا خیال عروج کی طرف بڑھا تو اصل سے نقل کی طرف قدم رنجہ فرمایا۔

حصول درجات مرزا غلام احمد صاحب

مرزا غلام احمد صاحب کی ترقی درجات

ہر عہدہ دار کو عہدے کا خطاب پہلے دیا جاتا ہے اور بعد میں وہ اپنی ڈیوٹی کے ضروریات کا چارج لیتا ہے۔ ایسے ہی ہر نبی کو نبوت کا خطاب پہلے حاصل ہوا اور کتاب بعد میں دی گئی لیکن مرزا غلام احمد صاحب کو کتاب پہلے دی گئی اور قادیانی ملہم نے نبوت کا خطاب بعد میں دیا باقی انبیاء علیہم السلام کو ایک ایک صحیفہ یا کتاب ایک ہی مل سکی لیکن مرزا جی کو کئی کتابیں ملیں پہلے خدائی انبیاء علیہم السلام کتب سماوی مفت سناتے اور لکھاتے اور تقسیم کرتے لیکن مرزا جی ایک ایک آنے سے لے کر پچیس پچیس روپے اور سو سو روپیہ تک اپنی کتابیں فروخت کرتے رہے مرزائیوں کے نزدیک مرزائی الہاموں کی قیمت خاصی پڑی جو پہلے کسی نبی کو نصیب نہ ہوئی۔

مرزا غلام احمد صاحب کی جب ہر بات اور ہر پہلو اور ہر فعل نرالا تھا تو مرزا صاحب کو بوقت دعویٰ نبوت بڑے بڑے منازل طے کرنے پڑے چنانچہ مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کو پہلے مرد سے عورت بنایا قدنی نبوت چونکہ نرالی تھی جو ایسی نبوت کسی نبی

کو میسر نہیں ہوئی اس لئے نبی تیار کرنے کا بھی نیا ڈھنگ تھا۔

وہ اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

کشتی نوح چھوٹا سائز | اوّل میرا نام مریم رکھا گیا

پھر مرزا مریم کو خاوند دیا گیا

حقیقت الوحی ۱۷۶ :- یٰمریم اسکن انت وزوجك الجنة

کشتی نوح ۸۸ | یا مریم اسکن انت وزوجكً الجنة

"مسلمان" یہ تو عبارت عربی قوانین سے غلط ہے۔

"محمد عمر" ارے! ایسے الفاظ یہاں استعمال نہ کرو گالیاں کھاؤ گے یہ قادیانی نبوت ہے یہاں سب کچھ ایسا ہی ہے۔

پھر دو برس تک مرزا مریم نے عورتوں والے عیش اُڑائے

کشتی نوح ۹۰ | دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشوونما پاتا رہا۔ (مونث کی علامت تانیث اس کے لئے صفت اور اس کی مفعولیت کا وقوعہ بھی صفات تانیث سے ہے۔

مرزا مریم کو حیض آنا شروع ہوا

البشریٰ ۲/۹۵ | یُرِیدُوْنَ اَنْ یَّرَوْا طَمْثَكَ بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے لیکن تم مرزا صاحب کو پٹی خوب باندھ لینا ظاہر نہ

ہونے دینا۔

تتمہ حقیقت الوحی ۱۴۳ | (یہ چاہتے ہیں کہ تیرا حیض دیکھیں)

مرزا مریم صاحبہ کا لطیفہ

سیرۃ المہدی ۲/۲۲۰ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے . . . . . اس جگہ حضرت عیسٰی کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں۔ "بھرجائی کانئے سلام آکھناں واں" جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔

:. صدیقہ کا حقیقی خطاب تو قرآن کریم میں حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام کی والدہ کے متعلق صحیح ہے لیکن یہ محاورہ مرزا جی کو مریم کے خطاب کرتے وقت استعمال کیا گیا ہوگا اس لئے مرزا صاحب کو مریم صدیقہ کے خطاب سے "بھرجائی کانئے سلام اکھناں اور کانا ثابت کرنا مقصود ہے نہ مریم حقیقتہً۔

مرزا مریم میں خواہش نسوانی کا معجزانہ غلبہ

مکاشفات ۲۰ :- ملا مولویوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی قوۃ مسلوب ہو گئی ہے۔

مرزا مریم صاحبہ کو وقت حمل آپہنچا

کشتی نوح ۹۰ | مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔

کشتی نوح ۸۸ | مریم کے پیٹ میں عیسٰی کی روح جا پڑی۔

"مرزائی" مولوی صاحب یہ دیانتداری کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب کا پہلا جملہ تم نے کیوں نہیں بیان کیا اور "استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا"۔

"محمد عمر" بھئی مرزائی صاحب خداوند کسی مرد کو عورت کی طرف منتقل نہ فرمادے حاملہ ہونے کا اقرار تو تمہارے مرزا صاحب نے خود کیا حمل کا استعارہ یہی ہوتا ہے کہ مانگوا حمل تمہاری مرضی جیسے ہو فقیر ویسے ہی کہہ دیتا ہے چلو مرزا مریم صاحبہ کو مانگواں حمل ہوا یعنی حمل مستعار۔

مدت حمل مرزا مریم صاحبہ

کشتی نوح ۹۰ | اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں اب تم خود سمجھ لو کہ دس ماہ کون بچہ جنتی ہے شاید گ ہو۔

مرزا مریم کو بعد از انقضاء مدت حمل دس ماہ دردزہ ہوا

کشتی نوح ۹۱ | پھر مریم کو جو مراد اس سے عاجز ہے دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آیا۔

کیوں جی مرزائی صاحب تم ہی فیصلہ کرو دروزہ کس مقام میں ہوتا ہے اور وہ مقام کس کو مخصوص ہے۔

مرزا مریم کی فراغت از حمل

کشتی نوح ۸۷ | گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائیگا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے عیسیٰ بننے کا عجیب واقعہ فرمایا اور مرزاجی بیچارے کو بڑے بڑے اشکال کا منہ دیکھنا پڑا چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ خدا نے پہلے مجھے مرد غلام احمد کو مریم عورت بنایا اور دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور صفت تانیث جس سبب سے کہ مونث کی علامت تانیث بنتی ہے اور جس سے وہ صفت رجولیت سے ممتاز ہوتی ہے بعینہ وہی صفت مرزا صاحب کو دیکر مریم بنایا پھر خون حیض بھی آنا شروع ہو گیا اور مرزاجی کے ملہم نے پر زور الفاظ میں اس کے پوشیدہ رکھنے کا ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ مولوی لوگ اس خون آلود کپڑے کو دیکھ لیں خوب باندھ کر رکھنا مرزاجی نے باوجود اتنی تاکید کے پھر بھی اپنے ملہم کا کہا نہ مانا بلکہ اس تمام واقعہ کو صرف بیان ہی نہیں فرمایا بلکہ اپنی کتابوں میں درج فرما دیا کہ قیامت تک مولوی لوگ اس کو پڑھ کر قادیانی معجزہ سے حیرانی میں رہیں لیکن یہ نہ سوچا کہ میں اس انتشار میں اپنے ملہم کا منکر لکھا جاؤنگا خیر! مرزا مریم صاحبہ کو حمل بھی ہوا پھر انسانی عورت کو آٹھ ماہ حمل رہتا ہے۔ لیکن مرزا مریم صاحبہ کو اپنے ملہم کے خلاف ورزی کرنے کی بنا پر مدت حمل بڑھادی بجائے نو ماہ کے دس ماہ کر دیا پھر دردزہ بھی ہوئی اور دروزہ بھی علامت خاص مونثیت کے جوف میں ہوتی ہے (تم خود سمجھ لو۔) جب پیدائش ہوئی تو اچانک ہی اتنے بڑے انسان عیسیٰ موجود یعنی مرد سے خود ہی عورت پھر مدت کا دس مہینے مدۃ حمل کے بعد خود ہی پیدا ہو کر عیسیٰ بننا یہ ایک قادیانی معجزہ جس کو سوائے قادیانی یا لاہوری مرزائی کے دوسرا نہیں

سمجھ سکتا۔ اور نہ کسی اور کا دماغ اس اہل ہے کہ سمجھ سکے اور خداوند تعالےٰ کسی کو سمجھنے کی توفیق بھی نہ دے۔

مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش ویدکے اصول کے موافق ہوئی

سرمہ چشم آریہ مطبع لاہوری ۱۰۸ | وید میں یہ بھی لکھا ہے کہ اندر نے ایک رشی کی لڑکی کو حمل کر دیا بلکہ آپ ہی اس کے پیٹ سے پیدا ہو گیا۔

جب مرزا غلام احمد کو زالا عیسٰی تیار کیا تو ان کے ملہم نے انہیں ملائکہ بھی نرالے ہی عطا کئے جو کہ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ کی صفات سے متصف تھے بنی قادیانی ساخت کے تو فرشتے بھی قادیانی وضع کے عطا ہوئے۔

فیصلہ خداوندی

روم ۲۱/۴ | فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ مضبوط وہ خدا تعالےٰ کی پیدائش ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ کی پیدائش کے واسطے بدلنا نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا جی کا مرد سے عورت ہو جانا یہ قوم بنی اسرائیل کی طرح عذاب میں گرفتار کئے گئے جیسا کہ ان کے متعلق وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ فرمایا۔

فرشتگان مرزا غلام احمد صاحب

مکاشفات ۳۸ | تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام ان سے خیراتی تھا۔

تریاق القلوب ۱۹۲ | تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام خیراتی تھا۔

مکاشفات صـ۴ ‌| تریاق القلوب ۱۹۲ } میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔

مکاشفات صـ۳۸ } (۱۵۲) ۳ مارچ ۱۹۰۵ء رؤیا۔ کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو مگر وہ نہیں کرتا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دئے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الٰہی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے اس نے دونو ہاتھ روپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا میرا کوئی نام نہیں (دو اوٹ ہے) دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔

البشریٰ ۲/۳۸ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ۱۴۴ } میرا نام ٹیچی ہے۔

تو مرزاجی کے تین زالے فرشتے قاصدین فقیر کو ان کی کتابوں سے ثابت ہوئے ہیں۔ شاید زیادہ ہوں میں کہ نہیں سکتا۔ خیراتی ۱ شیر علی ۲ ٹیچی ۳

خداوند تعالےٰ معبود کل کی تمام مخلوق ارضی وسماوی سے ممتاز انبیاء علیہم السلام ہیں۔ اور بقانون تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ہر ایک کو مرتبہ ہر ایک کے لائق عطا فرمایا۔ نبوۃ چونکہ عطاء الٰہی ہے کسبی نہیں اس لئے ہر ایک کو اللہ تعالےٰ نے خود مراتب عطا فرمائے ایک مرتبہ ایسا بھی تھا جس کو کوئی حاصل نہ کر سکا اور ایک قوم ایسی تھی جس میں سے کوئی نبی آج تک نہ ہو سکا وہ قوم کنجروں اور بھنگیوں کی ہے۔ تو مرزاجی کے ملہم نے ایسا نرالا قادیانی وضع کا نبی بھی کنجروں اور بھنگیوں کی سنت کا مقرر فرما دیا اور ان کے موافق الہام مرزاجی کو نازل کرنے شروع کر دیئے مگر یہ کنجروں نے بھی بدقسمتی سے قبول نہ کیا۔

حب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پیدائش کے مسیح کو قدنی ضعیف کی نبوۃ عطا ہوئی

حقیقۃ الوحی صنا { ایسی خوابوں اور الہامات میں (جیسے مرزا غلام احمد صاحب کو ہوئے) ہر ایک فاسق و فاجر اور کافر اور بلکہ یہاں تک کہ زانیہ عورتیں بھی شریک ہوتی ہیں۔

حقیقۃ الوحی ص۳ { اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا کام تھا انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زنا کاری کا کام ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں اور بعض ایسے ہندوؤں کو دیکھا کہ جو نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ بعض خوابیں ان کی جیسا کہ دیکھا تھا ظہور میں آگئیں۔

تریاق القلوب ص۱۳۳ { ایک شخص جو (تم خود سمجھ لو کہ وہ ایک کون ہے) قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس ۳۰ چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے (تم خود سمجھ لو) اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے۔ (مجازاً) اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں (شاید جھوٹ کا گوہ اور مردار ہو) اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آوے اور

کہے کہ جو شخص تم میں میری اطاعت نہیں کریگا خدا اسے جہنم میں ڈالیگا (تم خود سمجھ لو)

"مرزائی" مرزا صاحب کی اگلی عبارت کیوں نہیں پڑھتے آگے مرزا صاحب نے لکھا ہے "لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنا اس کی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے۔"

"محمد عمر" مرزا صاحب نے صیغہ ماضی استعمال فرمایا حال یا استقبال کی وضاحت نہیں فرمائی کہ خداوند نے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا حالانکہ مرزا صاحب کا یہ فرمان بھی جھوٹ ہے کیونکہ مرزا صاحب دوسرے مقام پر فرما چکے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں ملاحظہ ہو ازالۃ الاوہام ص۷ اور پھر یہ نہیں کہا اب بھی ایسے ہو نہیں سکتا فرمایا پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ مرزا جی کے نزدیک اب ممکن ہے یعنی اب ایسا نبی بن سکتا ہے۔ ورنہ مرزا جی کا پہلا مذکورہ حوالہ حقیقۃ الوحی ص۳ وص۱۰ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حقیقۃ الوحی ص۳ وص۱۰ کی عبارت کا مطلب اور تریاق القلوب ص۱۳۳ کا مطلب مساوی ہے کوئی فرق نہیں لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ تشابہت قلوبہم کی بنا پر ایسے ہی لوگوں کے لئے نبی ہونے کا دعویٰ ہے گو وہ نہ تسلیم کرے اور آپ کو مماثلت بھی ہے یعنی جیسا کہ ان کو ہر قوم گالی نکالتی ہے مرزا جی نے فرمایا کہ مرزا جی کو بھی ہر قوم گالیاں نکالتی ہے۔

پیغام صلح ص۲۰ | مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اگر تمہیں تریاق القلوب کے کسی جملے میں شک ہو تو گو پہلے بھی اس کے مؤید دو حوالے عرض کر چکا ہوں مرزا جی کا ایک اور بیان عرض کر دیتا ہوں جو تجلیات الٰہیہ مرزائیہ میں درج ہے اور یہ بھی مرزا جی کا مذکورہ بالا تجربات سے ایک تجربہ ہے۔

تجلیات الٰہیہ ص۱۶ | ہمارا تجربہ تو یہاں تک ہے کہ بعض وقت ایک کنجری کو بھی جسکا دن رات زناکاری پیشہ ہے سچے خواب آسکتے ہیں ایک چور بھی جسکا پیشہ بیگانہ مال کا سرقہ ہے بذریعہ خواب کسی سچے واقعہ

پر اطلاع پا سکتا ہے۔

یہ ہے مرزا جی کی عبارت جس میں صیغہ حال استعمال فرمایا ہے۔ یہاں ماضی نہیں استعمال فرمایا کہ ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہو نہیں! بلکہ وہاں پہلے زمانہ گزشتہ کی نفی فرمائی اور حال کے زمانہ کے الہامات کے مرکز کو واضح فرمایا اور اس تجلیات الہیہ میں بھی زمانہ حال کے الہامات کے مراکز مفتوحہ کی تعین اور ذاتی تجربہ بیان فرمایا اب اگر مرزائی مرزا صاحب کی اس عبارت میں ہیرا پھیری اور تغیر و تبدل کرے تو یاد رکھو مرزائیو مرزا جی کی روح تمہاری غلط ترجمانی پر لعنت برسائیگی اور فقیر کی صحیح ترجمانی پر آفریں کہیگی کیونکہ فقیر مرزا جی کے کلام کا بلا تاویل صحیح ترجمان ہے جیسا کہ مرزا جی کو فرمایا کہ تو معجون مرکب ہے۔ تریاق القلوب ص۱۲۷ فقیر اس کو صحیح سمجھتا ہے کیونکہ مرزا صاحب نے جیسا کہ تجلیات الہیہ اور تریاق القلوب اور حقیقۃ الوحی کے مذکورہ صفحات میں الہامی مراکز ذکر فرماتے ہوئے اپنی مشابہت کا اصل ظاہر فرمایا ہے۔ ایسے ہی معجون مرکب ہونے میں بھی آپ کو مشابہت تامہ تھی جیسا کہ ہر قوم کے گالیاں دینے میں بھی مشابہت کلی ہے۔ اب اس حقیقی مشابہت کا کون ذی شعور منکر ہو سکتا ہے۔

مرزائی دوستو! اگر تم مرزا جی کے کلام کو ہی عقلی توازن سے ملاحظہ فرماؤ تو مرزا جی کی حقیقت کبھی مخفی نہیں رہ سکتی۔ ہر ایک نبی پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی لیکن افسوس کہ مرزا جی کے حصے میں کنجروں اور بھنگیوں جیسی وحی نصیب ہوئی ہم تو بھئی ایسے کے سامنے سر خم کرنے کے لئے تیار نہیں جو اپنی وحی کی حقیقت کا خود اقرار کرے کہ میری وحی کنجروں اور بھنگیوں جیسی ہے تو جس کو یہ سودا منظور ہو وہ اس کو خریدے اور جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سودا وحی الہٰی والا منظور ہو قبول کرے جس کے متعلق ارشاد الہٰی ہے قل اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہِ النّاس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والنّاس۔

مرزا جی کو بھنگیوں کا سا علم غیب پاخانہ کا ہی ہوا

مکاشفات ص۲۶ سنہ ۱۹۰۲ء ۲۱ دسمبر ۱ چار شنبہ حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک خاکروبہ

نے ایک جگہ سے میلا اُٹھایا اور اس کا ایک حصہ چھوڑ دیا میں جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے۔ تو میں نے اس خاکروبہ سے کہا وہ سن کر حیران ہوئی کہ میں نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ باوجود میلے کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے خدا نے اس قدر دور دراز فاصلہ سے دکھلا دیا (مرزا جی کے تمام مکاشفات غلط اور جھوٹ ثابت ہوتے رہے تمام عمر میں ایک الہام مرزا جی کی زبان ہی سے سچا نکلا وہ بھی میلے کا جو نصف بھنگن کے سر سر اور نصف بیت الخلا میں تھا۔ جسکا نبی اس کا ہی علم)۔

مکاشفات ۱۷، ۱۶ جولائی ۱۸۸۹ء | حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی اللہ تھے ان کے متعلق فرمایا کَذٰلِکَ نُرِیْ ابراہیم ملکوت السموات والارض لیکن مرزا جی بھنگی نبی بن بیٹھے اس لیے ان کے ملہم نے انہیں پاخانہ کا ہی علم دیا۔ پھر دوزخ دکھایا گیا وہ سخت مکروہ اور پاخانہ کی شکل تھا اتنے الہاماً زبان پر جاری ہوا لولا فضل اللہ و رحمۃ علی لالقی راسی فی ھذہ الکنیف۔

مرزا جی کے اہلبیت

مکاشفات ۳۵ | ایک مکان دیکھا جو کہ میرا اپنا سکونتی مکان معلوم ہوتا ہے لیکن چاروں طرف سے بند پاتا ہوں اس کا دروازہ نہیں ملتا اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے فجو (مرزا صاحب کی بیوی) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے اور اس کے ساتھ فجا (مرزا صاحب کا بیٹا) بھی ہے لیکن فجے کی ایک انگل پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے فجے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے۔ الخ

سیرۃ المہدی ۳/۹۲ | بسم اللہ الرحمن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے

بیان کیا کہ شکل کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے دو ٹائپ ہیں۔ ایک سلطانی اور دوسرا افضلی

درثمین ۴۴ | میری اولاد سب تیری عطا ہے۔ ہر ایک تیری بشارت سے ہوا ہے یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں یہی ہیں پنجتن جن پہ بنا ہے۔ یہ ہیں امت مرزائیہ کے پنجتن جن پر مرزائی امت کا دار و مدار ہے۔

قادیانی مسیح کا ابتدائی حلیہ

سیرۃ المہدی ۲/۱۸۵ | مرزا صاحب بوقت کلام تھوڑا سا رک جاتے تھے یعنی معمولی سی لکنت تھی۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۹۵ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پشت پہ گرمی دانے نکل آتے تھے تو سہلانے سے ان کو آرام آتا تھا بعض اوقات فرمایا کرتے تھے کہ میاں "جلون" کرو جس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ انگلیوں کے پوٹے بالکل آہستہ آہستہ اور نرمی سے پشت پہ پھیرو یہ آپ کی اصطلاح تھی۔

سیرۃ المہدی ۲/۲۱۱ | حضرت صاحب کو کچھ پھنسیوں وغیرہ کی تکلیف جو ہوئی تو آپ نے ایک نسخہ جس میں منڈی بوٹی مہندی عناب شاہترہ چرائتہ اور بہت سی اور مصفی خون ادویات تھیں اپنے لئے تجویز کیا ادویہ اسکارستہ المسیح میں شام کو بھگوئی جاتیں اور صبح مل کر اور چھان کر آپ اس کے چند گھونٹ پی لیتے۔۔۔۔ حضور خود اس کو مدت تک پیتے رہے۔

سیرۃ المہدی ۲/۵۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غالباً ۱۸۹۲ء میں ایک دفعہ خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی اس واقعہ کے بہت عرصہ بعد ایک دفعہ ہنس کر فرمانے

لگے کہ خارش والے کو کھجلانے سے اتنا لطف آتا ہے کہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ہر بیماری کا اجر انسان کو آخرت میں ملیگا سوائے خارش کے کیونکہ خارش کا بیمار دنیا میں ہی اس سے لذت حاصل کر لیتا ہے۔

ایام صلح ص ۱۳۳ | مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض (طاعون) اور خارش کا مادہ ایک ہی ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہو گی۔

سیرۃ المہدی ۳/۴۹ | قاضی صاحب نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت صاحب نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے سہارا دیتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ جوانی کے زمانہ میں آپ کا دایاں ہاتھ ایک چوٹ لگنے کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا اور اسے سہارے کی ضرورت پڑتی تھی۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۱۶ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ والد صاحب اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اترنے لگے تھے سامنے سٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے۔ اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لیجا سکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔

سیرۃ المہدی ۲/۱۶ | حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے مونڈھے پر بھی ضرب آئی تھی جس کی وجہ سے اب تک وہ کمزور ہے ساتھ ہی حضور نے مجھے اپنا شانہ ننگا کر کے دکھایا۔

قرآنی فیصلہ

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِشِمَالِہٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَہْ کے مصداق رب العزۃ نے دنیا میں ہی کہنے کے قابل ہو گئے وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَہْ یٰلَیْتَہَا کَانَتِ الْقَاضِیَۃَ مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَہْ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَہْ تو رب العزۃ نے دنیا میں ہی انتقام فرما دیا۔ خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ۔

الحاقہ ۲۹/۱ | مرزا جی کو یہ انکار کی سزا ملی جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَۃٌ۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۱۹ | ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی او پیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے مگر نزدیک سے آخر عمر تک باریک حروف بھی پڑھ لیتے تھے اور عینک کی حاجت محسوس نہیں کی اور آپ کی آنکھوں کی یہ حالت حضرت صاحب کی تمام اولاد میں آئی ہے کہ دور کی نظر کمزور ہے۔

قادیانی کرشن جی کا عام لباس

سیرۃ المہدی ۳/۲۱۱ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ عمامہ کا شملہ لمبا چھوڑتے تھے۔ یعنی اتنا لمبا کہ سرین کے نیچے تک پہنچتا تھا۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۱۹ تا ۲۲۰ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ . . . . حضرت خلیفہ اوّل کے دوسرے نکاح کے وقت حضور بھی (مرزا غلام احمد صاحب) شامل مجلس ہوئے تھے اور

اس وقت آپ کے سر پہ زری کا کلاہ تھا۔ اور گورداسپور کے مقدمہ میں زری دار لنگی تھی خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول کا دوسرا نکاح خود پیر صاحب کی ہمشیرہ سے ہوا تھا نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عام طور پہ حضرت صاحب کے سر پہ سفید ململ کی پگڑی ہوتی تھی جس کے اندر نرم رومی ٹوپی ہوا کرتی تھی۔

(مرزا جی کے سر پہ رومی ٹوپی اور سرین کے نیچے تک شملہ اور لمبی داڑھی کا توازن تو عجیب سجتا ہوگا)

سیرۃ المہدی $\frac{2}{66}$ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب معتدل موسم میں بھی کئی مرتبہ پچھلی رات کو اٹھ کر اندر کمرہ میں جا کر سو جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی فرماتے تھے کہ ہمیں سردی سے متلی ہونے لگتی ہے بعض دفعہ تو اٹھ کر پہلے کوئی دوا مثلاً مشک (کستوری) وغیرہ کھا لیتے تھے اور پھر لحاف یا رضائی اوڑھ کر اندر جا بیٹتے تھے غرض یہ سردی سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی اور اس کے اثر سے خاص طور پہ اپنی حفاظت کرتے تھے چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت صاحب بالعموم گرمی میں بھی جراب پہنے رکھتے تھے اور سردیوں میں تو دو دو جوڑے اوپر تلے پہن لیتے تھے مگر گرمیوں میں کرتا عموماً ململ کا پہنتے تھے۔

سیرۃ المہدی $\frac{1}{222}$ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش ایم اے کہ والد صاحب عموماً غرارا پہنا کرتے تھے مگر سفروں میں بعض اوقات تنگ پاجامہ بھی پہنتے تھے۔

سیرۃ المہدی $\frac{3}{110}$ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاجاموں میں میں نے اکثر ریشمی ازار بند پڑا ہوا دیکھا ہے اور ازار بند میں کنجیوں کا گچھا بندھا ہوتا تھا ریشمی ازار بند کے متعلق بعض اوقات فرماتے تھے کہ ہمیں پیشاب کثرت سے اور جلدی جلدی آتا ہے تو ایسے ازار بند کے کھولنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

سیرۃ المہدی ۱/۹۹ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود عام طور پر سفید ململ کی پگڑی استعمال فرماتے تھے جو عموماً دس گز لمبی ہوتی تھی۔ پگڑی کے نیچے کلاہ کی جگہ نرم قسم کی رومی ٹوپی استعمال کرتے تھے۔

سیرۃ المہدی ۱/۶۷ | ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۹۵ | جب حضرت صاحب مباحثہ سے فارغ ہو کر شہر میں آئے اور ہال بازار میں آپ جا رہے تھے اور تمام جماعت پیچھے پیچھے جا رہی تھی تو اس وقت حضرت صاحب نے سفید کپڑے کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔ جو چوغہ نیچے سے کچھ پھٹا ہوا تھا۔

مرزا صاحب کے سر پر رومی ٹوپی اوپر دس گز کی پگڑی بندھی ہوئی سرین کے نیچے تک شملہ لٹکتا ہوا اور منہ میں پان ہو چست پاجامہ یا غرارہ پہنا ہوا ریشمی نالا اور ایک پلے میں کنجیوں کا کچھ لٹکتا ہوا جو بن دان صلصلۃ الجرس کی آواز دیتا ہو اور الٹی گرگابی پہنی ہوئی جس کے اوپر نشانات لگے ہوں اور اوپر پھٹا ہوا سفید چوغہ بھی سجا ہو دایاں بازو خشک لکڑی کی طرح ہلتا ہو اور سر نابھی ہو تو امت مرزائیہ کا پیشوا دنیا سے نرالا نظر آتا ہوگا۔

فیصلہ قرآنی

بنی اسرائیل ۱۵/۳ | وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۰۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے

بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی تاکہ آرام سے پڑھ سکیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کا انصاف

تبلیغ رسالت ۲/۱۱ میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی سنہ ۹۱ ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ھذا اظہار کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اسکی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہیگا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائینگی۔ اور کسی نیکی بدی رنج و راحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہیگی۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۸ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہو گئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرا دی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا افضل احمد دونو کو الگ خط لکھا کہ ان سب نے میری سخت مخالفت کی ہے۔ اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں لھذا اب تم اپنا آخری

فیصلہ کرو اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے۔ تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا میں اس صورت میں تمہیں عاق کرتا ہوں والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا مگر مرزا افضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں حضرت صاحب نے مرزا افضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی طلاق دے دو مرزا افضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔

مرزائیو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا انصاف تم خود ہی ملاحظہ فرما لو۔ اور مرزا جی کے حالات قبل از دعویٰ اور ابتدائی ترقی کے ہیں جو تمہاری ہی کتب سے منقول ہیں اب فیصلہ تم پر ہی ہے کہ کیا جس کی سوانح حیات کسی دشمن کی تیار کردہ نہیں بلکہ خود ان کے اہلبیت اور مرزا غلام احمد صاحب کی ذاتی کتب سے درج کی گئی ہے۔ ایسا شخص نبی ہے؟ یا محض مسلمانوں کو دھوکہ دے کر دنیا کا اسباب جمع کرنے کا ڈھنگ ہے فقیر اپنی طرف سے کچھ کہنے کو تیار نہیں اور یہ حالات کسی ذاتی شعور سے مخفی بھی نہیں رہے۔

فقیر نے اپنی طرف سے کسی فتوے سے کام نہیں لیا بلکہ صرف مرزائی کتب سے ہی مرزائی تحریروں کو پیش کر دیا ہے تا کہ منصف خود انہی کی حقیقت کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خود فتویٰ لگالے کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب نبی مرزائیہ کیسے ہیں۔

مرزائی! حضرت قطب الاولیا فرماتے ہیں۔ جو شخص جوانی میں اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار ہوگا۔ وہ بڑھاپے میں بھی اللہ ہی کا تابعدار رہیگا (تذکرۃ الاولیاء) پاکٹ بک صفحہ ۵۲۰

"محمد عمر" حضرت قطب الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ٹھیک فرمایا جب مابلق مرزا جی کے جوانی کے حالات خطرناک ثابت ہوئے چوری اور بستر عیش ومقدمہ بازی میں اور گندی زندگی بسر کی اسی لئے بڑھاپے میں بھی محمدی بیگم کے عشق میں عمر گزاری جسکا عنوان مرزائیوں نے نبوت سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اور باقی انشاء اللہ

آ ئے گا۔

"مرزائی" حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جو پیشرو حق یا امام ہوئے لوگوں نے بعد از ظہور ان پر زبان درازی کی بعض نے کاہن کہا بعض نے شاعر کہا بعض نے دیوانہ بعض نے جھوٹ کا الزام دیا ایسے ہی اور گستاخی جائز رکھی۔ پاکٹ بک صفحہ ۵۳

"محمد عمر" مرزائی صاحب ہر بات کو الٹ لیتے ہیں اگر اس بات کو تم نے یونہی الٹنا ہے تو تمہارے نزدیک پاگل خانے کے پاگل تمام انبیاء مرزائیہ ہونگے کیا کسی کو اتنا معلوم نہیں کہ مرزاجی کو لوگ شاعر کہتے ہیں یا مرزاجی حقیقت شاعر تھے۔ مرزائی صاحب مرزا غلام احمد صاحب کی شاعری کا نمونہ ابھی تک درثمین موجود ہے۔ اور مرزاجی کی جوانی کے شعروں کا نمونہ مرزاجی کی ابتدا میں گزر چکا ہے تو ثابت ہوا کہ مرزاجی حقیقت شاعر تھے محض لوگوں کی بناوٹی بات نہیں۔ یا اتہام نہیں اور جو شخص یہ ثابت کر دے کہ مرزاجی شاعر نہ تھے ان کے خود تیار کردہ کوئی اشعار یا اشعار کی کتب موجود نہیں تو اس کو مبلغات

۱۰۰۰۰

دس ہزار روپیہ

نقد انعام

دیا جائیگا اور مرزائی صاحب کے اس حوالہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شاعر ہونا نبوت کے لیے عکس نقیض ہے جو شاعر ہو وہ نبی نہیں ہو سکتا ورنہ کوئی مرزائی اگر کسی نبی کے شعروں کی تصنیف دکھا دے تو اس کو بھی

۱۰۰۰۰

دس ہزار روپیہ

نقد انعام

دیا جائیگا۔ مرزائی صاحب اب تو تم اس مصرعہ کے مصداق ہو سے

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔ یا تو مرزا غلام احمد صاحب کی بناوٹی

بنوت کو ترک کر کے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے اور خالص امتی بن جاؤ اور یا مرزا غلام احمد صاحب کو شاعر نہ ہونا ثابت کر کے انعام حاصل کر و ورنہ تمہاری ہٹ دھرمی واضح ہے اور مرزا جی کا شاعر ہونا کسی سے مخفی نہیں تمہاری دوسری بات کہ لوگوں نے پیشتر و کو بعد از ظہور زبان درازی کر کے کاہن کہا اب اس کا فیصلہ مرزا جی سے ہی کرا لیتے ہیں کہ ہے مرزا غلام احمد جی آپ کاہن ہیں یا نہیں۔

کہانت مرزا غلام احمد صاحب

تذکرہ ۱۸۴ | اور یہ جو میں نے مسمریزی طریق کا نام عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ علم الترب ہے اور اس عمل کے عجائبات کی نسبت یہ بھی الہام ہوا ھٰذا ھو الترب الذی لا یَعلَمُوْن

مرزائی دوستو! اب تمہیں خود انصاف کرنا چاہیئے کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب خود مسمریزی کہانت سے دسترس رکھنے کا اقرار فرماتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ مرزا جی کو منکرین متہم بالکہانت کرتے ہیں۔ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِید کیا تم مرزائیوں سے کوئی صاحب رُشد نہیں جو مرزا جی کے علم مسمریزی کے حامل ہونے کے طلسمی شعبدہ بازی کے اقرار کے باوجود بھی مرزا غلام احمد صاحب کو متہم بالنبوۃ بناوے تو اس سے اور زیادہ بدنصیبی کی کیا علامت ہو سکتی ہے خدارا موت کو یاد کرو اور حساب زندگی کے درست کرنے کی راغب ہو جاؤ مسمریزی علم علم لدنی کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور اس کو پڑھنا یا یقین رکھنا شرک ہے۔ اور تمہارا کہنا کہ بعض نے رسولوں کو دیوانہ کہا تو یہ بھی تمہاری سادگی کو ظاہر کر رہا ہے۔ تندرست عقلمند کو جو شخص دیوانہ کہے وہ اس کی بے ایمانی کی علامت ہے اور حقیقی دیوانہ اگر رسالت کا دعویٰ کرے تو اس کے متبعین بھی دیوانے کے مثیل ہی کہلاتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب

کا مرض دیوانگی لوگوں کا کہنا ہی نہیں بلکہ خود مرزا صاحب کا اقرار ہے اور ان کے گھر کی شہادت ہے یہ حقیقت ہے نہ الزام۔

مرزا صاحب کا خود اقرارِ دیوانگی

۱۔ سیرۃ المہدی ۱/۲۸ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آگئے پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی اُدھر کبھی اپنی پگڑی اُتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔

۲۔ سیرۃ المہدی ۱/۱۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا۔) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے مخلص خادم تھے اب فوت ہو چکے ہیں) نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اُس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے میں پردہ

کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے میں جب پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اُٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے شروع ہو گئے خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس حالت میں آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہو گئی خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ یہ مسیحیت کے دعویٰ سے پہلے کی بات ہے۔

۳۔ حقیقۃ الوحی ۳۶۲ { مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں ایک شدید درد سر جس میں نہایت بیتاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا کہ ان عوارض کا آخر نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔

مرزا صاحب کو یہ مرض ہڑیا دوران سر اور غشی اور چلا چلا کر زمین پہ بیہوش ہو کر زمین پر گرنا اور اس مرض کا اکثر دورہ پڑنا مرزا غلام احمد صاحب کو یہ

مرض جنون خدا کی طرف سے انعام ہوا

۴۔ اربعین ۱۱۴ { وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو زرد چادروں میں مسیح نازل ہو گا وہ دو زرد چادریں میرے

شامل حال ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔

یہ مرض دیوانگی مرزا غلام احمد صاحب کی خاندانی وراثت ہے

سیرۃ المہدی ۱/۲۲۵ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صاحب کے ایک حقیقی ماموں تھے جن کا نام مرزا جمعیت بیگ تھا۔ ان کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئے اور ان کے دماغ میں کچھ خلل آگیا تھا۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۲۶ | حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دادی یعنی تمہارے دادا صاحب کی والدہ بہت عرصہ تک زندہ رہیں حضرت مسیح موعود نے ان کو دیکھا تھا مگر بوجہ درازی عمر ان کے ہوش و حواس میں کچھ فرق آگیا تھا۔

مخبوط الحواسی

حقیقۃ الوحی ۱۸۴ | ہر ایک کو سوچنا چاہیئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کے کلام کا تناقض پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا مرض دیوانگی وغیرہ میں مبتلا ہونا حقیقت ہے الزام نہیں تو تمہارا اس دیوانگی کو بھی صداقت مرزا صاحب کی اس دلیل کو پیش کرکے بجائے صداقت کے تم نے مرزا غلام احمد کے کذب کی دلیل پیش کر دی۔

تمہاری تیسری پیش کردہ بات کہ جھوٹ کا الزام لگایا گیا۔ جواب اصل تو یہ ہے کہ

تمہارا ان تینوں اقوال کے مجموعہ کو لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ کی تائید میں پیش کرنا ہے خلاف دعویٰ ہے کیونکہ دعویٰ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ کا اور اقوال ایسے پیش کرنا جو دعویٰ کے بعد سے تعلق رکھتے ہیں خیر ا یہ بھی وکیل صاحب کے ڈھولات سے سمجھتے ہوئے عرض گزار ہوں کہ مرزا صاحب پر جھوٹ کا الزام نہیں بلکہ مرزا غلام احمد صاحب نے تمام عمر میں قبل یا اوسط یا اخیر ہو سچی بات ایک بھی نہ کہی سنئے از خروارے ان کی کتب سے ان کے جھوٹے دعوے مختصراً عرض کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے نرالے دعوے

۱۔ میں خود خدا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تذکرہ ص۱۹۱ آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴ مکاشفات ص۹

۲۔ میں خالق آسمان و زمین ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مکاشفات ص۱۰ کتاب البریہ ص۷۹ تذکرہ ص۱۹۴

۳۔ میں نے عنود دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کے پاس ایک خالی کرسی پڑی ہے مجھے اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ تذکرہ ص۱۳۴

۴۔ میں اللہ کا بیٹا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ تذکرہ ص۲۶۶ دافع البلاء ص۶ حقیقۃ الوحی ص۸۶ مکاشفات ص۳ البشریٰ ص۴۹/۱

۵۔ میں خدا کا باپ ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حقیقۃ الوحی ص۱۱۳

۶۔ میں خدا کا عرش ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تذکرہ ص۴۷۳ حقیقۃ الوحی ص۱۸۶

۷۔ عرش اصل میں مخلوق اور غیر مخلوق سے باہر ہے ۔ ۔ ۔ تذکرہ ص۴۷۴ البدر جلد ۳ عدد ۱۶ و ۱۷ پرچہ ۲۴-۲ اپریل ۱۹۰۴ء

۸۔ میں خدا کا بروز ہوں اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ بُرُوْزِیْ ۔ ۔ ۔ تذکرہ ص۵۴۵

۹۔ (خداوند نے مجھ سے کہا) تیرے لئے میرا نام چمکا ۔ ۔ ۔ تذکرہ ص۵۹۷

۱۰۔ خدا میرے اندر اتر آیا ۔ ۔ ۔ کتاب البریہ ص۸۶ مکاشفات ص۲ تذکرہ ص۳۰۴

۱۱- خدا نے مجھ سے کہا اَنْتَ مِنْ مَاءِنَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ تو میرے پانی سے ہے اور لوگ نطفے سے . . . . تذکرہ ص۲۶۶ و ص۳۶۱

۱۲- خدا میرا بیٹا اور میں خدا کا بیٹا ہوں . . . . تجلیات الٰہیہ و تذکرہ ص۴۷۷ و ص۵۷۳

۱۳- بعض احکام قضا و قدر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں . . . تذکرہ ص۱۳۱ و سرمہ چشم آریہ ص۱۰۴

۱۴- میرا خدا روزہ بھی رکھتا ہے اور افطار بھی کرتا ہے (کبھی بھوکا رہتا ہے اور کبھی سیر ہوتا ہے) . . . . حقیقۃ الوحی ص۱۰۴ دافع البلاء ص۱۷ تذکرہ ص۴۲۴

۱۵- میرا خدا خطا بھی کرتا ہے اور صواب بھی . . . تذکرہ ص۴۳۶ حقیقۃ الوحی ص۱۰۳

۱۶- ہمارا خدا ہاتھی دانت کا ہے . . . . براہین احمدیہ ص۵۵۵

۱۷- قرآن پہلوں کی قصے کہانیاں ہیں . . . آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص۲۹۴

۱۸- قرآن میں صرفی و نحوی غلطیاں ہیں . . . . حقیقۃ الوحی ص۳۰۴

۱۹- قرآن کریم اور میری وحی میں کوئی فرق نہیں . . . نزول مسیح ۹۹

۲۰- میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے . . . . تذکرہ ص۲۰

۲۱- میں محمد ہوں اور احمد مختار میں ہوں . . . تریاق القلوب ص۵ درثمین ص۸۴ نزول مسیح ص۹۹

۲۲- میں سب نبیوں سے اچھا ہوں اور اونچا مرتبہ رکھتا ہوں جو کچھ مجھے دیا گیا پہلے کسی نبی کو نہیں ملا۔ سب نبیوں سے میرا تخت اونچا ہے۔ . . . تذکرہ ص۳۳ حقیقۃ الوحی ص۸۹ اعجاز احمدی ص۶۹ درثمین ص۱۵۰ حقیقۃ الوحی ص۱۰۷، حاشیہ حقیقۃ الوحی ۲۸ اربعین ۳/۷۶ حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ (د)۔

۲۳- مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کئی ہزار یہودیوں کو قتل کر کے فعل حرام کے مرتکب ہوئے۔ (معاذ اللہ) . . . . حقیقۃ الوحی ص۱۱۱

۲۴- روضہ اطہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ ہے۔ . . . . حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۱۱۲

۲۵۔ مسجد اقصیٰ جسکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا وہ میری مسجد قادیان والی ہے۔
تذکرہ صہ ۳۴۵ خطبہ الہامیہ۔

۲۶۔ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔
ازالۃ الاوہام صہ ۹۴

۲۷۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی میں نے پوری کی ہے۔
حاشیہ تحفہ گولڑویہ صہ ۱۶۵

۲۸۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی غلطیاں ہوئیں کئی الہام سمجھ نہ آئے۔
ازالۃ الاوہام مطبع لاہوری ۲/۳۶۳

۲۹۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزے ظہور میں آئے۔ تحفہ گولڑویہ صہ ۶۳

۳۰۔ اور درحقیقت یہ خارق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰ سے زیادہ ہوں گے۔ } براھین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۵۹

۳۱۔ تمام متفرق ہدائتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مضمون اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پورا نہ ہو سکا } تحفہ گولڑویہ صہ ۱۶۲

۳۲۔ میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ شے نہیں، اعجاز احمدی صہ ۵۶

۳۳۔ جو حدیث میرے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دو۔ اعجاز احمدی صہ ۳۰

۳۴۔ مسلم شریف پہ ایمان لانے والا کمینہ ہے اور بخاری شریف سے مالیخولیا ہوتا ہے یہ محض ہڈیاں بے مغز ہیں . . . . نزول مسیح صہ ۱۰۲

۳۵۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ مجھے خداوند تعالےٰ نے خطاب فرمایا۔
تذکرہ صہ ۸۱ حقیقۃ الوحی صہ ۸۲

۳۶۔ میں مثیل محمد ہوں . . . تحفہ گولڑویہ صہ ۱۶۵ ایک غلطی کا ازالہ صہ ۳

۳۷۔ ستو حسین میرے جیب میں ہیں . . . . نزول مسیح صہ ۹۹

۳۸- میری اولاد سب تیری عطا ہے۔ ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے۔ یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں۔ یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے . . . . درثمین ص ۴۴

۳۹- عیسٰی علیہ السلام بغیر باپ پیدا ہوئے تو کونسی خصوصیت ہے برسات میں ہزارہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ پیدا ہو جاتے ہیں۔ براہین احمدیہ ص ۳۹

۴۰- عیسٰی علیہ السلام بدھ کا بیٹا تھا . . . مسیح ہندوستان میں ص ۸۶

۴۱- عیسٰی علیہ السلام یوسف نجار کا بیٹا تھا . . . مسیح ہندوستان میں ص ۸۸

۴۲- عیسٰی علیہ السلام کی نانیاں دادیاں بدکار تھیں اور کسبی عورتیں تھیں۔ جس کے خون سے پیدا ہوئے۔ . . . . ضمیمہ انجام آتھم ص ۷

۴۳- عیسٰی علیہ السلام کی عقل بہت موٹی تھی . . . ضمیمہ انجام آتھم ص ۵

۴۴- عیسٰی علیہ السلام کو گالیاں دینی اور بد زبانی کی اکثر عادت تھی۔ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵

۴۵- عیسٰی علیہ السلام کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی . . . ضمیمہ انجام آتھم ص ۵

۴۶- عیسٰی علیہ السلام کا علم مسمریزم تھا۔ ازالۃ الاوہام ص ۲۰۳ تذکرہ ص ۱۸۴
ازالۃ الاوہام ص ۱۹۷ مطبع لاہوری

۴۷- عیسٰی علیہ السلام نے انجیل طاعود سے چرا کر لکھی ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

۴۸- عیسٰی علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا۔ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

۴۹- عیسٰی علیہ السلام شیطان کے پیچھے پھرتے تھے . . . ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

۵۰- حق بات یہ ہے کہ عیسٰی علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا . . . ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

۵۱- حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷

۵۲- حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کوئی حقیقی مردہ زندہ نہیں کیا۔ نور الحق ۱/۹

۵۳- مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والا . . . مکتوبات احمد ۳/۲۳

۵۴- مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے . . . دافع البلاء ص ۸ ازالۃ الاوہام ص ۱۳۱

۵۵- عیسٰی بن مریم فوت ہو چکا . . . . . . آئینہ کمالات صد ۴۰

۵۶- حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے - براھین احمدیہ ص ۳۶۱

۵۷- مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ . . . . تبلیغ رسالت ۲/۲۱

۵۸- اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کشتی نوح صد ۹۴

۵۹- سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا آسمان سے مجھے بھیجا ہے۔ ستارہ قیصریہ صد ۵

۶۰- میں روحانی طور پر بغیر باپ اور ماں دونوں کے ہوں . . . . نزول مسیح صد ۱۲۶

۶۱- مسلمانوں کے اعتقاد میں حجر اسود ایک ایسا پتھر ہے جو آسمان سے گرا تھا استعارہ کے رنگ . . . . استعارہ کے رنگ میں بعض یہ روائتیں ہیں مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ بہشت میں کوئی پتھر نہیں ہے۔ } چشمہ معرفت صد ۹۱

۶۲- سنگ اسود منم حجر اسود میں ہوں . . . تذکرہ صد ۳۵ الاستفتاء عربی صد ۴۱ البشریٰ ۱/۴۸

۶۳- انا انزلناہ قریبًا من القادیان واقعی طور پر قرآن میں درج ہے۔ تذکرہ صد ۷۵ ازالۃ الاوھام صد ۱۶ مطبع لاہوری

۶۴- میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے . . . . الاربعین ۴/۱۵ تذکرہ صد ۳۷۳

۶۵- کرشن کا روپ میں ہوں . . . . تذکرہ صد ۳۶۴ سیرۃ المہدی ۱/۳۹

۶۶- خداوند نے مجھے خطاب کیا غلام احمد کی جے . . . مکاشفات صد ۶ البشریٰ ۲/۱۳۲

۶۷- " " " " " " ہے کرشن جی رودر گوپال . . . . البشریٰ ۱/۲۴ و تذکرہ صد ۳۹۴ و صد ۴۴

۶۸- " " " " " " ہے سنگھ بہادر . . . البشریٰ ۲/۱۱۸

۶۹- آریوں کا بادشاہ کرشن میں ہوں . . . . تذکرہ صد ۴۸

۷۰- وہ وقت ہم نے رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنیکی طرح جھکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہے اور کرشن ہے۔ } مکاشفات صد ۲

۷۱- گوتم بدھ نے ایک آنے والے بدھ کی نسبت پیشگوئی کی تھی جسکا نام سیتا بیان کیا جاتا ہے۔ سیتا لاکھوں مریدوں کا پیشوا ہوگا دسیتا سے مرزا غلام احمد مراد ہے، } مسیح ہندوستان میں ص ۷۸

۷۲- میرا نام مریم رکھا گیا- یامریم اسکن انت وزوجك الجنة . . کشتی نوح چھوٹا سائز ص ۸۸

۷۳- دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشوونما پاتا رہا۔ کشتی نوح ص ۹۰

۷۴- استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا (مانگواں حمل ہوگیا) اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زائد نہیں (گرا)، } کشتی نوح ص ۹۰

۷۵- تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئیگا . . . . . . کشتی نوح ص ۸۷

۷۶- خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔ تریاق القلوب ص ۱۲۷

۷۷- میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں - نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار، درثمین ص ۱۰

۷۸- کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں - ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار، درثمین ص ۹۴

۷۹- نفخ صور سے مراد قیامت نہیں ہے . . . . . شہادۃ القرآن ص ۵۲

۸۰- صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے (پھونک لگانے کی سمت میں التباس ہے) چشمہ معرفت ص ۷۷

۸۱- دابۃ الارض علماء اور واعظین ہیں- ازالہ الاوہام ۲/۲۸۹ وحمامتہ البشریٰ ص ۱۰۵

۸۲- سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں — ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۵

۸۳- میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہوں . . . آئینہ کمالات ص ۲۹۴

۸۴- وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۵

۸۵- قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین حقیقۃ الوحی ص ۹۲

۸۶- ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اسکا نام بہشتی

مقبرہ ہے یعنی جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔

۸۷۔ ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں . . . . . . البشریٰ ۲/۱۰۵ و تذکرہ ص ۵۳۶

(مرے لاہور میں)

۸۸۔ جو میری مسجد قادیاں والی میں داخل ہؤا وہ پر امن ہؤا . . . . تذکرہ ص ۴۷۲

۸۹۔ مہدی اور مسیح دونو ایک ہیں . . . . . تحفہ گولڑویہ ص ۴۴

۹۰۔ جو مجھے نہیں مانتا خدا اور رسول کو نہیں مانتا . . . حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳

۹۱۔ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی جز ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ ازالۃ الاوھام ص ۱۳۱

۹۲۔ آسمان مٹھی بھر رہ گیا . . . . تذکرہ ص ۲۵

۹۳۔ تحصیلدار . . . (مرزا جی نے تحصیلدار ہونیکا دعویٰ کیا) . . . تذکرہ ص ۵۲۸

۹۴۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونیکا وقت آگیا۔ (گورنر جنرل ہونیکا دعویٰ کیا)
تذکرہ ص ۳۳۵ الحکم جلد ۳ نمبر ۴ ص ۶ پرچہ ۱۰

۹۵۔ مختلف ملکوں کے بادشاہ مرزائیت میں داخل ہونگے . . . . تذکرہ ص ۵۴۶
تذکرہ ص ۳۴۱ بحثۃ النور ص ۳۹۳

۹۶۔ نور کے چشمے میرے اندر بہ رہے ہیں . . . . . تذکرہ ص ۲۱۲

۹۷۔ مقام ابراہیم سے اخلاق مرضیہ و معاملہ باللہ مراد ہے . . . تذکرہ ص ۸۶

۹۸۔ میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے . . . تذکرہ ص ۴۲۹

۹۹۔ سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا . . . . تذکرہ ص ۵۴۶

۱۰۰۔ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا . . . تذکرہ ص ۶۴۵

۱۰۱۔ ایک دانہ کس کس نے کھانا (مرزائیوں کو اللہ نے مرزا جی کا دانہ کھلایا۔ تذکرہ ص ۵۳۹

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل کسی شخص نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ہی نہیں اس لئے

ان کا انبیاء اللہ کو کہنا الزام تھا اور مرزا غلام احمد صاحب نے بے حد جھوٹے دعوے کئے جن سے مشتے از خروارے یکصد دعوے عرض کر دیئے ہیں۔ لہذا تمہارا استدلال غلط ثابت ہوا۔

"مرزائی" ابولہب وغیرہ نے قبل از دعویٰ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ماجربنا علیک الا صدقا کہتے تھے جب اپنے دعویٰ نبوۃ کیا فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ فرمایا کہ میں خدا کی طرف سے نبی ہوکر آیا ہوں اور یہ کہ ایک خطرناک عذاب آنے والا ہے تو انہی مصدقین نے انکار کیا اور ابولہب نے تبالک کہدیا پس ثابت ہوا کہ نبی کی قبل از دعویٰ نبوت زندگی دوست دشمن کے تجربہ کے رو سے پاک ہوتی ہے اور بعد از دعویٰ تو دشمنی کی وجہ سے دشمن بات کرے انہوں کے مطابق کیا کرتے ہیں تو مدعی نبوت کی صداقت کو پرکھنے کے لئے قبل از دعویٰ کی زندگی پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے۔ پاکٹ بک صد ۱۳۵

"محمد عمر" مرزا غلام احمد صاحب کے قبل از نبوت کے واقعات بھی ان کی تحریروں سے ثابت ہوچکے جو کسی دشمن کا کلام نہیں ہے اگر ان اظہر من الشمس گھر کے اپنے تحریری واقعات کو دیکھ کر سنکر بھی کوئی مرزائی کہے کہ دشمن کی بات ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مرزا جی قبل از دعویٰ بھی اپنی جان کے دشمن رہے اور بعد از دعویٰ بھی ایسے انہوں نے دعویٰ کئے کہ مَالَا اُذُنٌ سَمِعَتْ پھر تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے دعوے کریں اور جھوٹے ہوں تو کوئی دوسرا صرف انہی دعووں کو دھر رہی دے تو مرزائیہ کہہ دیں کہ دشمن بات کرے "انہونی" تو پھر مرزا جی تمہارے ہی ایسے لکھ گئے ان کے روح کو بددعائیں دو جنہوں نے اپنے خود صحیح واقعات اپنی کتابوں میں لکھ کر مرزائی مذہب کو ذلیل کیا اور اپنے ذاتی پول دشمنوں کے ہاتھوں دے گئے۔ جس سے وہ خود جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں۔ اور پھر تم نے خود تحریری اقرار کر لیا کہ اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی قبل از قیامت تمام مخلوق کے لئے نذیر رسول ہیں قیامت تک اور کوئی رسول پیدا نہیں ہوسکتا پھر اس اقرار کے بعد انکار سے دنیا کو گمراہ کرنا انصاف کے خلاف ہے۔

"مرزائی" محمد حسین بٹالوی نے مرزا صاحب کا بچپن کے زمانہ کی شہادت دی "مؤلف

براھین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جسقدر ہم واقف ہیں ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے مؤلف صاحب ہمارے ہموطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے ہمارے ہم مکتب بھی اشاعت السنۃ جلد ۷۔ پھر فرماتے ہیں مولف براھین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار و صداقت شعار ہیں اشاعت السنۃ جلد ۷ ہے۔

محمد عمر وکیل صاحب نبوت کی شہادت مولوی محمد حسین بٹالوی کی زبانی جس کو مرزا صاحب بھی بطالوی لکھتے ہیں بلکہ کلبٌ یموتُ علی الکلبٌ کا مرزائی الہام مولوی محمد حسین بٹالوی پر مار وہو آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص۲۸۲

مرزائی دوستو! جس کو مرزاجی الہاماتاً کہیں اور محمد حسین بٹالوی مرزاجی کو دجال اور کافر لکھیں اور تم مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کا مؤید مولوی محمد حسین ہی تو سبحان اللہ پھر تو مرزاجی دجال پکے ثابت ہوگئے کیونکہ معتبر آدمی کی ہر بات معتبر ہوتی ہے۔ دوسرا جواب لطف کی بات یہ ہے۔ کہ براھین احمدیہ جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تصنیف فرمائی تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسی براھین احمدیہ پر ہی ایک ریویو لکھا جس میں مرزا غلام احمد صاحب کو محرف قرآن اور مدعی نبوت ثابت کر کے فتویٰ کفر لگایا اور مرزا غلام احمد صاحب کے پہلے مکفر براھین احمدیہ پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہی ہیں لیکن وکیل صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب مرزا صاحب کی براھین احمدیہ کے مداح ہیں اور مرزا صاحب کی ابتدا عمر کے بھی واصف ہیں شاید مولوی محمد حسین صاحب کے مرزا غلام احمد صاحب سے کوئی اندرونی تعلقات ہوں تو وہ خداوند کریم بہتر جانتے ہیں اور نہ وہ قابل شہادۃ نبوت ہی ہو سکتے ہیں اور اگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا مرزاجی کو کافر و دجال کہنا ہی حجت ہے تو سبحان اللہ ایسے ایسے مؤید کے مقابلہ میں اور کسی رد کی ضرورت ہی نہیں پڑتی مولوی محمد حسین صاحب براھین احمدیہ کا علی الاعلان رد لکھکر چھپوا کر مرزا غلام احمد صاحب ہر قسم کے ارتداد و کفر کے فتویٰ لگانے کی کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں لیکن وکیل صاحب ایسے سادہ لوح ہیں کہ انہیں کو اپنا مؤید فرماتے ہیں یہ بھی وکیل صاحب کا سادہ لوح ہونا ثابت کرتا ہے۔

"مرزائی" مولوی سراج الدین صاحب جو مولوی ظفر علی صاحب آف زمیندار کے والد تھے نے شہادت دی کہ مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء و ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال کی ہوگی اور ہم چشم دید شہادت سے کہتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے پاکٹ بک ص۵۳۶

"محمد عمر" مرزا غلام احمد صاحب نے محرر ہونے کی حیثیت سے مولوی سراجدین کا کوئی کام کردیا ہوگا لہذا اس وقت ایسے مرزا غلام احمد صاحب کو کہدیا ہوگا۔

مرزائی دوستو! آپ کے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی زیادہ معتبر ہیں یا مولوی سراجدین فقیر تمہارے سامنے مرزا صاحب کے متعلق خود مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت پیش کرتا ہے تم کہتے ہو کہ مولوی سراج دین صاحب مرزا صاحب کے اتقاء کی صفائی پیش کرتے ہیں مرزا صاحب کی چوری ان کے صاحبزادہ صاحب نے بیان فرمادیں مرزا صاحب کی دن دہاڑے ڈاکہ زنی خود مرزا صاحب کے اشتہارات و کتابوں میں موجود ہو عشق محمدی بیگم میں تمام عمر کے واقعات اور مساعی کثیرہ اور اس میں ناکامی مرزا صاحب خود لکھیں علی ھذالقیاس مرزاجی کے عشقیہ اشعار مرزاجی کی کتب و حبیبی ڈائری میں موجود لیکن وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ مولوی سراجدین صاحب نے چونکہ مرزا صاحب کی صفائی کردی ہے۔ لہذا مرزا غلام احمد صاحب ہر عیب سے مبرا ہوگئے مرزائی صاحب کیا مولوی سراج دین صاحب مرزاجی کے خدا ہیں کہ اگر وہ کہدیں تو مرزاجی اپنے تمام حقیقی واقعات سے مبرا ہو جائینگے۔ مرزائی صاحب ایک مرزاجی پر کراماً کاتبین کی تحریری شہادت اور دوسرا مرزاجی کی خود اپنے متعلق اپنی تحریر ان پر شہادت دے رہی ہے اور قیامت کردیگی مولوی سراجدین صاحب مرزاجی کی مشکلکشائی نہیں کر سکتے اور نہ کر سکیں گے اور مرزاجی کی ابتدائی زندگی کے حالات جو ان کی کتب میں موجود ہیں وہ زیادہ معتبر ہیں مولوی سراجدین صاحب مرزاجی سے زیادہ معتبر نہیں لہذا تمہارا یہ استدلال مرزاجی کی تحریر کے مقابلہ میں کالعدم ثابت ہوا۔

دوسری مرزائی دلیل "وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ الحاقہ (۲)

"دوسری مرزائی دلیل" اگر یہ جھوٹا الہام بنا کر میری طرف منسوب کرتا اور کہتا کہ یہ الہام مجھے خدا کی طرف سے ہوا ہے تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے مرزا صاحب ۲۳ سال دعویٰ وحی الہام کے بعد زندہ رہے جھوٹا مدعی نبوت اتنا عرصہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتا پس ہمارا دعویٰ ہے کہ ما قبل ازیں کسی جھوٹے نبی کو اتنا عرصہ مہلت نہ مل سکی پاکٹ بک ص۵۳۹

"محمد عمر" وکیل صاحب اس آیۃ کریمہ نے تو مرزا غلام احمد صاحب کی قدنی نبوت کو کاٹ دیا سنئے رب العزت نے جھوٹے الہام بنانے والے کی دو سزائیں سنائیں ایک تو جھوٹا الہام گھڑے رب العزت فرماتے ہیں ہم اس کا دایاں بازو پکڑ لیتے ہیں اور دوسری سزا کہ ہم جھوٹے الہام بنانے والے کی شہ رگ کاٹتے ہیں اب دیکھنا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو یہ دونو سزائیں پہنچیں یا نہ! مرزا صاحب ان دونوں سزاؤں کے حال ہوئے ملاحظہ ہو۔

(۱) **سیرۃ المہدی** ۱/۲۱۶ } بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ والد صاحب اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پہ چوٹ آئی چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اُترنے لگے تھے۔ سامنے سٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جا سکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اُٹھا سکتے تھے خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔

(۲) **سیرۃ المہدی** ۳/۱۶ } ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں گھوڑی سے گر پڑا اور میری دائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی اس لئے یہ ہاتھ کمزور ہو گیا تھا کچھ عرصہ بعد میں قادیان میں حضور کی

زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے پوچھا شاہ صاحب آپ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ کلائی کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے میرے ہاتھ کی انگلیاں کمزور ہو گئیں ہیں اور اچھی طرح مٹھی بند نہیں ہوتی حضور دعا فرماویں کہ پنجہ ٹھیک ہو جائے مجھ کو یقین تھا کہ اگر حضور نے دعا فرمائی تو شفا بھی اپنا کام ضرور کریگی لیکن بلا تامل حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے مونڈھے پر بھی ضرب آئی تھی جس کی وجہ سے اب تک کمزور ہے ساتھ ہی حضور نے اپنا شانہ ننگا کر کے دکھایا اور فرمایا کہ آپ صبر کریں بس اس وقت سے وہی ہاتھ کی کمزوری مجھ کو بدستور ہے اور میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ تقدیر ٹلنے والی نہیں۔

کیوں جی؟ مرزائی دوستو دھرم سے کہنا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے دائیں ہاتھ کو رب العزت نے پکڑ لیا یا نہ؟

اور جب مرزا جی کے داہنے ہاتھ کو رب العزت کا گرفت کرنا مرزا کے دعویٰ نبوت کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے۔

اب دوسری سزا ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی حالت سنیئے۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۲۷ } ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۳ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقدمہ کرم دین کی وجہ سے بمعہ اہل و عیال ٹھہرے ہوئے تھے ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی خاکسار کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں کیونکہ مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے میں نے دیکھ کر عرض کی کہ یہ بال توڑ یا معمولی پھنسی ہے۔ کاربنکل نہیں۔

مرزائیو! مرزا جی کو میرے رب کریم نے گردو ھا نکالا جس سے شہ رگ پکڑی گئی تو خداوند قہار نے مرزا غلام احمد صاحب کو از روئے قرآن کریم مقررہ دونوں سزاؤں کا حامل بنایا جو بقانون قرآنی مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت جھوٹی ثابت ہوئی اور الہام ان کے لئے الٹے گھڑے ہوئے۔ قرآن کریم نے ثابت کر دیئے بیٹھے کا کاربنکل

کو معمولی پھنسی کہکر وبجوئی کرنا لازم ودنیا ذیابیطس بدل نہیں سکتا جو مرزا صاحب کا کذب صریح ثابت کرتا ہے۔

مرزائی " شرح عقائد میں لکھا ہے۔ فَاِنَّ الْعَقْلَ یَجْزِمُ بِاِمْتِنَاعِ اِجْتِمَاعِ ھٰذِہِ الْاُمُوْرِ فِیْ غَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ فِیْ حَقِّ مَنْ یَّعْلَمُ اَنَّہٗ یَفْتَرِیْ عَلَیْہِ ثُمَّ یُمْہِلُہٗ ثَلَاثًا وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً کہ مفتری ۲۳ سال عمر نہیں گزار سکتا پاکٹ بک ص ۵۳۹

محمد عمر " شرح عقائد میں علامہ نصفی نے یہ بات نبی اکرم نور مجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل لکھی ہے کہ معاذ اللہ مفتری ۲۳ برس صحیح نہیں گزار سکتا ضرور سزا ملتی ہے جیسا کہ مرزا جی کا دایاں بازو پکڑ لیا جس سے پانی نہ پی سکتے تھے گدودھانا (یعنی کاربنکل) پھوڑا نکلا جس سے شہ رگ کو کاٹا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بفضلہ بعد از دعوائے نبوت ۲۳ سال عمر گزاری اور آپ کو خداوندکریم کی طرف سے کوئی مذکورہ بالا سزا سے کوئی سزا نہ ملی تو یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے نہ کہ ہر سچے نبی کا معیار ۲۳ برس ہے یہ تم نے غلط سمجھا ہے۔ اور مرزا جی کو دو سزائیں ان کے افترا پر یہ ملیں اور منہ مانگی موت سے بھی ہلاک ہوئے حالانکہ مرزا جی نبوت کے دعویٰ میں لگے رہے کبھی صریح نبی بن گئے کبھی ظل و بروزی کبھی نبوت کا انکار کر دیا مرزا جی نے صاف اقرار رسالت کا ایک سال پورا نہیں گزارا ایک جگہ اگر رسالت کا دعویٰ کیا ہے تو دوسرے مقام پہ فوراً انکار کر دیا حتیٰ کہ سال ہلاکت میں بھی یہی وطیرہ اختیار کیا لیکن سچ کے مقابلے میں ہلاک ہو گئے۔

نصرۃ الحق ۴۴ سب کو معلوم ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں تمام صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے۔ کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۵۶ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ میری دعوت کے مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔

کو مرزا جی اپنے دعویٰ رسالت میں لَا اِلٰی هٰؤلَاءِ وَ لَا اِلٰی هٰؤلَاءِ بنے رہے لیکن پھر بھی رب العزت نے مرزا جی کو سزا میں گرفتار کر ہی لیا تو مرزا غلام احمد صاحب کے خالص دعوے میں کوئی سال نہ گزرا لیکن مرزائی صاحب مرزا صاحب کے ۲۳ برس کے مختلف اکاذیب پر ڈٹا ہوا ہے۔

"مرزائی" نیز اس میں علامہ عبد العزیز نے مسیلمہ یمامی اور اسود عنسی وغیرہما کا جھوٹے مدعی نبوت کا کام ایام معدودات سے زیادہ نہ چلا پاکٹ بک ص۵۴۰

"محمد عمر" مرزائی صاحب ایام معدودات تو قیامت تک اطلاق ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بھی گنتی کے دن ہی ہیں۔

"مرزائی" علامہ رازی نے لکھا ہے کہ جھوٹا فوراً پکڑا جاتا ہے اس کی شہ رگ پکڑی جاتی ہے۔ یا دایاں بازو لہٰذا مرزا صاحب نے اتنا عرصہ گزارا اگر جھوٹے ہوتے تو ضرور بغیر مہلت فوراً گرفت ہوتی۔ پاکٹ بک ص۵۴۱

"محمد عمر" فقیر پہلے ثابت کر چکا ہے کہ مرزا جی کے دائیں بازو کو بھی رب العزت نے توڑ دیا جو پانی کا برتن اٹھا کر دائیں ہاتھ سے نہ پی سکتے تھے فقیر پہلے بھی عرض کر چکا ہے دوبارہ عرض کر دیتا ہوں ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی 1/116 | بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ والد صاحب اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پہ چوٹ آئی چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اترنے لگے تھے سامنے سٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جا سکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اٹھا سکتے تھے خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔

سیرۃ المہدی 3/16 | ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان

کیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بلا تامل حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے مونڈھے پر بھی ضرب آئی تھی جس کی وجہ سے ابتک کمزور ہے ساتھ ہی حضور نے مجھے اپنا شانہ ننگا کرکے دکھایا۔

اور وکیل صاحب نے ھذا ھو الواجب کے پہلے جملے کو چھوڑ گئے جس سے مرزا صاحب کی شاہ رگ بھی بمطلب تفسیر امام رازی اللہ تعالےٰ نے کاٹی ملاحظہ ہو۔

تفسیر کبیر ۸/۲۹۱ | بِاَنْ نَسْلِبَ عَنْهُ الْقُدْرَةَ عَلَى التَّكَلُّمِ بِذٰلِكَ الْكَلَامِ هٰذَا هُوَ الْوَاجِبُ فِىْ حِكْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِئَلَّا يَشْتَبِهَ الصَّادِقُ بِالْكَاذِبِ کہ ہم جھوٹے نبی سے اس کلام کی قدرۃ سلب کر لیتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی حکمت میں واجب ہے تاکہ صادق کاذب مشتبہ نہ ہوجائے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کی بھی اللہ تعالےٰ نے صحیح بولنے کی توفیق سلب کرلی تھی ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۸۵ | مرزا صاحب بوقت کلام تھوڑا سا رک جاتے تھے یعنے معمولی سی لکنت تھی۔

جب مرزا غلام احمد صاحب کی سوانح حیات میں معمولی لکنت خود تسلیم کی جا رہی ہے ممکن ہے کہ زیادہ ہو تو یہ بھی مرزا صاحب کو لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْوَتِيْنِ کے قانون الٰہی کے موافق سزا تھی تو اس سے جلدی اور کیا گرفت ہوتی ہے اور علامہ رازی نے اس آیت کا یہی مطلب بیان فرمایا ہے جس کو وکیل صاحب نے اپنی طرف سے پارٹے بک صفحہ ۵۴۱ سطر ۵ میں لکھ دیا کہ اس کا مطلب علامہ رازی نے یہ بیان کیا ہے کہ جھوٹے کو جلدی برباد کر دیا جاتا ہے، وکیل صاحب نے اپنی دیرینہ عادت کے موافق علامہ رازی کے مطلب کو غلط بیان فرمایا ہے اور علامہ رازی کے پہلے جملے کو کھا گئے جس نے یہ خود مطلب بیان کر دیا کہ شاہ رگ پکڑنے کا مطلب خداوندی یہ ہے کہ خداوند صحیح بولنے سے زبان کی طاقت سلب کر دیتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب کو لکنت تھی تو یہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹے دعوے کی نحوست کی سزا اور آنی کی گرفت ہے۔ اور

علامت کذب ہے۔

"مرزائی" کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لکنت نہ تھی۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب جب اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العزت نے نبوت کا خطاب فرمایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي کہ یا اللہ میری زبان کی لکنت کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو صحیح سمجھ سکیں تو رب العزت نے فوراً جواب دیا کہ اُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ اے موسیٰ علیہ السلام آپ کی دعا قبول ہوئی یعنی لکنت دور کر دی گئی تو ثابت ہوا کہ یہ خلاف نبوت تھی اس لئے رب العزت نے اس معاملہ کو صاف فرما دیا ورنہ نبوت کی صداقت میں فرق لازم آتا نبوت کے حامل کا اصل مقصد خدائی تبلیغ ہے جو تکلم سے متعلق ہے جب کلام ہی صحیح اور بروقت اور اعلیٰ نہ ہو تو یہ بھی ایک علامات کذب سے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی جب تبلیغ کا مکلف کیا گیا تو قبل از تبلیغ اسباب کلامیہ کو صحیح فرمایا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تبلیغ کے لئے نکلے تو مرزا صاحب بھی اگر نبی اللہ ہوتے تو لکنت ضرور دور کی جاتی جب نہیں تو نبی اللہ بھی نہیں۔

تیسری مرزائی دلیل

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح آپ اپنے بیٹے کو۔

گویا جس طرح بیوی کی پاکیزگی خاوند کے لئے اس امر کی دلیل ہوتی ہے کہ پیدا ہونے والا اس کا ہی بچہ ہے اسی طرح مدعی نبوت کی قبل از دعویٰ پاکیزگی اس کے دعوے کی صداقت پر دلیل ہوتی ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب کا چیلنج اپنی ابتدائے عمر کے متعلق شاہد ہے۔ پاکٹ بک ص ۵۵۷

"محمد عمر" قرآن کریم کے معانی کو بگاڑنا مرزائی کے بائیں ہاتھ کا عمل ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے

متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ کفار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اسطرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔ لیکن مرزائی صاحب بیوی کی پاکیزگی سے بچے کے حلالی ہونے کی دلیل اس آیت کا مطلب بیان فرماتے ہیں۔ حالانکہ اس مرزائی مطلب کا تعلق آیت کے ساتھ دور کا بھی نہیں بلکہ اس آیت کریمہ میں مرزائی جعلی نبوت کا بین رد ہے رب العزت نے اس آیت کریمہ سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت کو ایسا بدیہی امر فرمایا کہ جیسے تم اپنے حقیقی بیٹوں کو بلا دلائل اور بلا ہیرا پھیری کے اور بلا تصنع کے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہو ایسے ہی نبوت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی پہچان بغیر تصنع و کمی کے سمجھائے تمہارے دماغ و نظرہ پہچانتے ہیں اور نبی اللہ میں کسی قسم کا تصنع ہوتا ہی نہیں بلکہ ہر بات حقیقی اور سادہ ہوتی ہے۔ جس کو ہر کم فہم بھی پہچان لیتا ہے اسی کی وضاحت رب العزت نے بطور استدلال پیش فرمائی۔

اس آیت کریمہ نے تو ثابت کر دیا کہ جیسا تم مرزا غلام احمد صاحب کے لئے آیات فرقانیہ کو تغیر و تبدل کر کے اور داؤ پیچ سے نبوت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کسی جماعت کے داؤ پیچ لڑانے کے بغیر ہی اظہر من الشمس ہے اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بفرمان الٰہی قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ اپنی نبوت و صداقت کی خود ہی دلیل ہیں آفتاب آمد دلیل آفتاب اسی بنا پر آفتاب طلوع شدہ کے منکر کو شب پرہ کہا جاتا ہے ایسے ہی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و صداقت اظہر من الشمس ہے اس واسطے رب العزت نے نبوت و صداقت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر کو ضال و کافر کا خطاب فرمایا ہے اور ہم بموجب اس آیۃ کریمہ کے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و صداقت کو ایسے ہی بلا دلائل و بلا تامل ایسے ہی جانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو بلا دلالت غیر و تعارف غیر بلا تامل پہچانتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب کے کذبات و کاذب ہونے کو ایسے ہی پہچانتے ہیں۔ جیسا کہ اپنے بیٹوں کے علاوہ اگر کوئی جعلی بیٹا یعنی متبنیٰ حقیقی بیٹا بننے کی کوشش کرے تو اس کو متبنیٰ ہی کہا جاتا ہے لوگ اس کو حقیقی بیٹا نہیں کہیں گے۔ خواہ کوئی کتنی ہی

کو شاں نہ ہو۔ ایسے ہی مرزا صاحب کو بھی حقیقی نبی اللہ کے مقابلہ میں جعلی نبی ہی لوگ کہیں گے وہ نبی اللہ نہیں بن سکتے۔

چوتھی مرزائی دلیل

یَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا (هود ، رکوع ۶) جب صالح علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا تو ان کی قوم نے کہا کہ اے صالح آج سے پہلے تیرے ساتھ ہماری بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں تجھ کو کیا ہو گیا کہ تو نبی بن بیٹھا تو گویا جب نبی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ قوم جو اسکی مداح ہوتی ہے وہ اس کو کذاب اشر کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ اول درجہ کا جھوٹا اور شریر ہے پ ۵۵۷

"محمد عمر" مرزائی صاحب یہ آیت تو آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کے عکس نقیض پیش کر دی کہ بجائے اس کے کہ ان کی صداقت پر دال ہوتی اس نے تو تمہارے خیال کے خلاف مرزا غلام احمد صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا۔

مرزائی صاحب نے آیت خداوندی کا نصف جملہ پڑھ کر اور نصف جملہ آیت قرآنی کا چھوڑ کر ایک جملہ بڑھا کر کہ تجھ کو کیا ہو گیا کہ تو نبی بن بیٹھا "محض افتریٰ" سے کام لیا حالانکہ مرزائی صاحب اگر پوری عبارت قرآنی پڑھ دیتے تو یہ عبارت نہ بڑھا سکتے تھے کیونکہ یَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا کے آگے ارشاد الٰہی ہے۔ أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا کیا تو ہمیں منع کرتا ہے اس بات سے کہ ہم عبادت کریں اس چیز کی جس کی ہمارے آباء عبادت کرتے تھے قرآن کریم تو ارشاد فرماوے کہ کفار تو صالح علیہ السلام سے عبادۃ اصنام کی زیادہ وسعت کی امید رکھتے تھے حالانکہ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کے پہلے اصنام سے بھی منع فرما کر ایک خداوند تعالیٰ کی پرستش کا ارشاد فرمادیا ان کو یہ بات بُری محسوس ہوئی تو کہنے لگے یَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا کہ اے صالح قبل ھذا یعنی قبل از نبوت تم سے بڑی اُمیدیں وابستہ تھیں لیکن جب تو نبی ہوا تو تم نے ہماری تمام اُمیدوں پر پانی پھیر

دیا کہ تمام سابقہ بتوں کی عبادتوں سے بھی منع کرنا شروع کر دیا اور ایک خداوند کی عبادت کا تو کہنے لگ گیا اس آیت کریمہ سے تم نے مقصد خداوندی کو الٹ بیان کر کے افترا سے کام لیا ہے اور پھر تمہارا ایک خلاف آیۃ کریمہ گویا" سے یہ نتیجہ نکالنا کہ نبی جب نبوۃ کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کے مداح ہی اسکو کذاب اثر کہنے لگ جاتے ہیں یہ جھوٹ ثابت ہوا اس آیۃ کریمہ سے تو یہ نتیجہ نکلتا نہیں البتہ تمہارے اس افترا کا بھی جواب عرض کر دیتا ہوں تاکہ تم کسی کو دھوکہ نہ دو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ قبل از دعویٰ نبوت مداح تھے جب آپ نے دعویٰ نبوت فرمایا تو بلا تامل فوراً ایمان لے آئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ قبل از نبوت آپ کی مداح تھیں بعد از دعویٰ نبوت بھی وہ فوراً کلمہ طیبہ پڑھ کر فوراً مسلمان ہوگئیں معلوم ہوا کہ یہ قانون بھی تمہارا غلط ہے اور افترا ہے۔

پانچویں مرزائی دلیل

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ (ھود) ۲ کہ کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ اس نے اپنے پاس سے بنا لیا ہے اُن سے کہدے کہ پھر اس جیسی دس سورتیں ہی بنا لاؤ اور سوا خدا کے جس کو چاہو بطور مددگار بلا لو پس اگر تم اور تمہارے مددگار بنانے پر کامیاب نہ ہوں تو پھر جان لو کہ یہ انسانی علم کا نتیجہ نہیں بلکہ علم الٰہی سے ہے۔ قرآن مجید کا یہ چیلنج اس کے کلام ہونے پر زبردست دلیل ہے آج مخالفین نے چودھویں صدی میں یہ اعتراضات کرنے شروع کر دیے کہ یہ قرآن کا چیلنج اس زمانہ کے بدوؤں کو تھا آج اس زمانہ ارتقاء اگر یہ چیلنج ہو تو ایک نہیں ہزاروں انسان اس کا جواب لکھنے پر آمادہ ہو جائیں تو اس اعتراض کے منہ بند کرنے کے واسطے اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کو کھڑا کیا اور اپنے خاص مکالمہ سے مشرف فرمایا چنانچہ مرزا صاحب نے بہانگ دہل اعلان فرمایا کہ اس علوم میں دنیا کا کوئی انسان میرا مقابلہ نہیں کر سکتا مرزا صاحب

نے اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح وغیرہ عربی کتابیں لکھیں اور کہا کہ اگر میری مقرر کردہ میعاد بیس دن میں جواب لکھ دو تو دس ہزار روپیہ انعام لو چنانچہ مولوی محمد حسین ساکن بھیں نے اس کا جواب لکھنا چاہا تو وہ ایک ہفتہ میں مرگیا اور پیر گولڑوی نے اس کے لکھے ہوئے نوٹوں کو میعاد مقررہ گزر جانے کے بعد سرقہ کر کے اپنے نام سے شائع کر دیا اور اس کا نام سیف چشتیائی رکھا۔ پاکٹ بک از صہ ۵۵۸ تا صہ ۵۶۱

"محمد عمر" وکیل صاحب مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت پر تمہارا اس آیت کو چسپاں کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کلام الٰہی اور تصنیف عبدی میں فرق کرتے ہوئے کلام الٰہی کے مقابلے کے واسطے اعلان فرمایا کہ اگر تمہارے خیال کے مطابق یہ قرآن کلام خداوندی نہیں بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کردہ ہے اور اس کلام کو خداوند کریم کی طرف منسوب کرنا آپ کا معاذ اللہ جھوٹ ہے تو اس قرآن مجید جیسا فصیح و بلیغ اور اغلاط سے مبرا کلام تم بھی خود لکھ کر دکھاؤ اور پھر فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا تو اگر نہ کر دتم۔ اور پھر قیامت تک آنے والی نسلوں کو بھی چیلنج کیا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا اور ہرگز نہ کر سکو گے تم۔ اس فرمان الٰہی سے ثابت ہوا کہ صداقت ہر وقت تا قیامت صداقت ہے میعادی صداقت نہیں کہ سونا صرف بیس دن تک سونا ہے بعد میں پیتل ہے تو کوئی اوجھل ہی ایسے سونے کا خریدار ہوگا تھوڑی عقل رکھنے والا بھی ایسے سونے کا کبھی خریدار نہ ہوگا۔ یہ تمہارا استدلال تو تمہارے مرزائیوں کے لئے ہی سم قاتل کا عمل کر رہا ہے کہ تم نے مرزا صاحب کے کلام کو صرف بیس دن کے لئے سچا تسلیم کیا اور بعد میں کذب کا خود ہی اقرار کر لیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ اعجاز مسیح اور اعجاز احمدی کو مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیف شدہ اقرار کر رہا ہے تو جو مرزا صاحب کی تصنیف ہے وہ خدائی کلام نہیں کیونکہ وہ مرزا صاحب کی تیار کردہ ہے اور پھر اس کو کلام خداوندی کہنا افترا ہے لہٰذا قرآن کریم کلام خداوندی رکھنے والے اور اس کے حاملین وقارئین وحفاظ کو مفتریات مرزا غلام احمد کے مقابلہ کرنے کے واسطے کم عقلی کا نتیجہ ہے کیونکہ کلام

خداوندی کے معجز ہونے کا انکار سوائے مرزائیوں کے کوئی کافر بھی نہیں کر سکتا کفار تو قرآن کریم کے معجز ہونا تسلیم کریں لیکن مرزائی آج یہ کہتا ہے کہ چودھویں صدی میں ہزاروں انسان قرآن کا جواب لکھنے پر آمادہ ہیں یہ بھی مرزائی کا کذب بین ہے کیونکہ آج تک تقریباً چودہ سو برس کے قریب گذر چکے ہیں بڑے بڑے عربی دان اھل علم گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں اور فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کا اعلان خداوندی ان کے سروں پر گونج رہا ہے کسی کو جرأت نہ ہوئی اور نہ کوئی لکھ سکا اور نہ کوئی قرآن کریم کا جواب لکھ رہا ہے اور نہ ہی بفضلہ کوئی لکھ سکیگا مرزائی کا یہ کہنا سوائے تکذیب آیت قرآنی وَ لَنْ تَفْعَلُوْا کے اور کچھ نہیں کیونکہ اگر کسی کو طاقت ہوتی بقول مرزائیہ تو قرآن کریم کا جواب کوئی لکھتا جب فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا کلام خداوندی عالمین میں ہر جگہ گونج رہا ہے تو صداقت قرآن کریم وصداقت و نبوت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اظہر من الشمس ثابت ہوئی ایک اور عرض کرتا ہوں کہ بھئی مرزائی صاحب تمہیں مرزاجی کے اس اعلان پر ناز تو بڑا ہے لیکن جب لاہور میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائی چیلنج کو منظور کرتے ہوئے فرمایا کہ اے مرزا غلام احمد اگر تم اس دعویٰ علمیت میں سچے ہو تو میرے سامنے بیٹھ کر تفسیر قرآنی لکھو ادھر تمہارے سامنے ہی بیٹھکر میں لکھتا ہوں جتنی میعاد جو تم مقرر کرو کرو لیکن تمہارے مرزا غلام احمد صاحب منہ نہ کر سکے جس کا اقرار مرزا جی نے بھی دبے الفاظ سے کیا ملاحظہ ہو نزول مسیح ص۵۲ پیر جی (حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب)، کو سوجھی کہ ہم بے موقعہ پھنس گئے آخر جب مثل مشہور کہ مرتا کیا نہ کرتا انکار کے لئے یہ منصوبہ تراشا ایک اشتہار شائع کر دیا کہ ہم بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھنے کے لئے تیار تو ہیں مگر ہماری طرف سے یہ شرط ضروری ہے کہ تفسیر لکھنے سے پہلے عقائد میں بحث ہو جائے۔

ثابت ہوا کہ تمہارے مرزا صاحب کا یہ فخر اپنے معاونین کے آسرے پر تھا اگر خود اکیلے ہی اتنی لیاقت کے مالک ہوتے تو حضرت پیر صاحب کے اس اعلان کو قبول کر لیتے اور یہ بھی خبر نہیں تمہارے مرزا صاحب نے کتنے عرصہ میں لکھیں اور لکھوائیں اپنی

تحریری میعاد کی حد نہیں اور دوسروں کے لئے بیس دن کی حد مقرر کرتے ہیں۔ اور جب مرزا صاحب کی تحریر کی علمی غلطی اصولاً ثابت کی گئیں تو بجائے اس کے کہ ان کو اصول عربی کے مطابق صحیح ثابت کرتے جواب دیا کہ میری تحریر کو اصولاً غلط ثابت کیا تو کونسی بات ہے قرآن کریم کی بھی تو بعض نے غلطیں نکالی ہیں معاذاللہ ثم معاذاللہ مرزائی صاحب اگر کسی دشمن قرآن نے اپنی جہالت سے غلط کہا تو مسلمانوں نے ان کو اصولاً صحیح ثابت کیا اور مخالفین کی جہالت کو طشت از بام کیا اور مرزا غلام احمد صاحب کی کتب اعجاز احمدی واعجاز المسیح کے جواب میں مولٰنا مولوی غنیمت حسین مونگھیری اور قاضی ظفرالدین وغیرہما نے جب چاروں طرف سے قصیدے لکھے اور خوب رد کیا اور مرزا غلام احمد صاحب کے ایک ایک جملے سے صرفی ونحوی غلطیاں چن چن کر نکالیں تو کسی مرزائی کو جرأت نہ ہوئی کہ کوئی اپنے مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں صرفی نحوی ان کی غلطیاں بھی نکالتا مرزائی صاحب تعصب سے ان کے قصائد کو تم بھی کسی لحاظ سے غلط ثابت کرتے جب تم ان کی کسی عبارت یا جملے یا شعر کو تم بھی کسی لحاظ سے غلط ثابت نہیں کر سکے اور انہوں نے تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کی مایہ ناز پونجی کے جملے جملے کو اصولاً غلط ثابت کر دیا تو یہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے افترا کی واضح دلیل ہے اور تمہارا اس آیت قرآنیہ کو مرزا صاحب کے اس مفتریات مرزائیہ کی دلیل اس آیۃ قرآنی قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ کو ٹھہرانا یہ کذب ہے اور مفتریا یعنی تصنیف مرزا غلام احمد صاحب پر کلام الٰہی کو قیاس کرنا کذب علی الکذب ہے اور کلام خداوندی کو انسانی کلام کے مساوی سمجھنا کذب علی الکذب فوق الکذب ہے اور مرزا غلام احمد صاحب کی دوسروں کے لیے مقررہ میعاد پر ہی ان کے کذب اور غلط کلام کو صدق تصور کرنا بھی من الکذب ہے تو کذب علی الکذب فوق الکذب من الکذب کا مرتکب ہو کر مرزائی ہی فخر کر سکتا اور کسی کو زیبا نہیں۔

اور تمہارا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے مخالفین قرآن کے منہ بند کرنے کے لیے مکالمہ فرمایا پھر وکیل صاحب کی سادگی ہے کیونکہ وکیل صاحب کو

بھی یہ معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائیوں نے قرآن کریم کو جس بے دردی سے ٹھکرایا ہے اور قرآن کریم میں کمی اور بیشی کرنے کی کوئی کوشش باقی نہیں رکھی اگر خداوند کریم اس قرآنی دعوی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ سے محافظ نہ ہوتا تو مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائی مصنوعی نبوت کو اس میں وھسانے کی کوئی کسر باقی نہ رکھتے چونکہ قرآن مجید کی حفاظت رب العزت نے اپنے ذمے لی ہوئی ہے۔ اور اس کا محافظ ہے اس واسطے مرزائی نے جب کسی پہلو سے کمی یا زیادتی کی کوشش کی تو رب العزت کے مسلمانوں کی طرف سے اس کا منہ توڑ جواب دیا گیا اور مرزائیوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور اگر زیادہ کتب تصنیف کرنا ہی تمہارے نزدیک نبوت کا معیار ہے تو اسلام میں بڑے بڑے مصنفین موجود ہیں جن کے مقابلے میں تمہارے مرزا صاحب ایک رائی بھر بھی مقابلہ نہیں کر سکتے مثلاً امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اتنی ہیں کہ اگر تمام مرزائیوں کا لٹریچر مقابلے میں رکھا جائے تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ میں ایک ذرہ بھر بھی وقعت نہیں رکھتا اور جب حضرت قبلہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے سیف چشتیائی لکھ کر مرزائی ناطقہ بند کر دیا اور مرزائی تحریر کو خاک کے ذروں سے بدتر ثابت کر دیا تو مرزائی کو اور کوئی جواب نہ بن آیا کہدیا جی فلاں شخص کی تحریر کا سرقہ کر کے لکھا ہے لیکن کوئی مرزائی یہ نہیں سوچتا کہ جو کچھ پیر صاحب نے مرزا صاحب کے بخیے ادھیڑے وہ تو صحیح ہیں! اگر وہ غلط ہوتے تو اس کا کوئی جواب نہ ہوتا جب نہیں تو سیف چشتیائی کا مرزائیوں کے پاس کوئی جواب نہ ہونا یہ مرزائی نبوت کا کذب اظہر من الشمس ہے اور ان بیچاروں پہ اتنا دماغ بھی نہیں کہ بالفرض اگر یہی ذرا دیر کے واسطے تسلیم کر لیا جائے تو اگر کوئی دشمن کسی کی اینٹ یا جوتا اٹھا کر مدمقابل کو ایک وار بھی نہ کرنے دے بلکہ پرائے جوتے سے اس کا منہ توڑ دے تو کیا مضروب پھر فخر کرنے کے قابل رہ جاتا ہے کہ جناب اس نے اپنا جوتا تو میرے منہ پہ نہیں مارا اگر دوسرے کا لیکر میرے منہ پہ رسید کر دیا تو اس میں میری کوئی ہتک نہیں بلکہ میری بہادری ہے تو کوئی سامع اس جیسا ہی اس کو داد دیگا کوئی ذی شعور یا ذی عزت

اس کو مضروب ہی یقین کریگا۔

پھر مرزائی صاحب بیس دن کی میعاد کی رٹ لگاتے ہیں مرزائی صاحب حلقہ اسلام ہی منسوخ ہو چکا ہے۔ اب حدبندی کون دیکھتا ہے اب تو مومنین رجال تکذیب نکال کر ہی چھوڑینگے پھر اب تمہارا کہنا مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد غلط ہے کیونکہ مرزائیہ ہنوز کلہ ہے وارند لہذا مشتے خوب رسید شد اعجاز احمدی اور اعجاز مسیح بھی موجود اور انکار دبھی بدستور موجود ہے تو کلہ بھی موجود ہے اور اس پر اسلامی مکہ بھی لگ رہا ہے۔

کچھ خوف خدا کر تو اے امت مرزائی محمد کو سمجھ اپنا بس اس کا ہو شیدائی

تو یہ آیت خداوندی کلام خداوندی کو معجز ثابت کر رہی ہے اور اعلان بھی فَاتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ ان کے قول افتراء مِنْ دُوْنِ اللہ کو رد کرنے کے لیے ہے تاکہ کلام خداوندی بے مثل اور قرآن کریم کلام خداوندی ثابت ہوجائے اور منکرین کا افترا کہ یہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے غلط ثابت ہوجائے اور یہاں مرزا صاحب کی تصنیف کا مقابلہ ہے کلام خداوندی کا نہیں لہذا تمہارا اس آیت کریمہ سے مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت میں دلیل پیش کرنا غلط ثابت ہوا۔ بلکہ اس آیت نے تو مرزا صاحب کے کذب کو ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے خداوند کریم نے اپنے کلام کی مثل پیش کرنے کا چیلنج دیا جس کی کوئی مثال پیش نہ کر سکا مرزا غلام احمد صاحب کے کسی خاص کلام کو بھی اگر مسلمانوں کے قرآن کریم کے کسی چھوٹی سے چھوٹی آیت کے بالمقابل ہی رکھا جائے تو مسلمانوں کا اعلان سچا ثابت ہوا ہے اور اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب کا کلام محض افتریٰ ثابت ہوتا ہے۔

چھٹی مرزائی دلیل

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَاءُ لِلّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ وَلَا یَتَمَنَّوْنَہٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ وَاللہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ۔

یعنی یہود کہتے تھے کہ ہم خدا کے دوست ہیں اور یہ کہ خدا ہم سے پیار کرتا ہے فرمایا ان سے کہہ دو کہ اے یہودیو اگر تم اپنے آپ کو خدا کا دوست سمجھتے ہو تو اپنے لئے بد دعا کر و موت کی تمنا کرو مگر یاد رکھو کہ یہ لوگ کبھی موت کی تمنا نہیں کرینگے کیونکہ یہ اپنی بد اعمالیوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اور خدا ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ بُرے اعمال کرنے والا موت کا کبھی طلبگار نہیں ہوتا حالانکہ ہمارے مرزا صاحب نے موت کی تمنا کی اور تباہ نہ ہوئے پاکٹ بک از ۵۶۵ تا ص ۵۶۶

"محمد عمر" وکیل صاحب بھی بس مرزائیت میں ایسے ملبوس ہیں کہ بن سوچے سمجھے آیت جڑ دی گو اپنے ہی مخالف ہو وکیل صاحب اس آیۃ کریمہ میں تو خطاب یہودیوں کو ہے کہ اگر تم خدا کے دوست بننے میں سچے ہو تو موت طلب کرو نبیوں کو یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب نہیں کہ تم مدت طلب کرو اگر سچے ہو تو اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم یا نبیوں کو موت مانگنے کا ارشاد ہوتا تو تمہاری دیل ہو سکتی لیکن اس آیت کریمہ سے تو ثابت ہے کہ جھوٹے کو جیسے مثلاً یہودی ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے خدا کے دوست ہونے سے سچے ہو تو موت طلب کرو اس آیت قرآنی سے تو تمہارے مرزا جی یہودی ثابت ہوئے اور جھوٹے ثابت ہوئے پھر اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ کہ یہ لوگ موت کی تمنا نہیں کریں گے کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اگر انہوں نے موت کی تمنا کی تو میں ان کو ضرور مار دوں گا تو ان کا کذب دوسروں کے لئے حجت ہو گا چنانچہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے بھی عبدالحکیم کے مقابلے موت مانگی رب العالمین نے مرزا جی کو منہ مانگی موت عطا کر دی تو مرزا غلام احمد جی کا کاذب ہونا مسلمانوں کے واسطے حجت قائم ہوا وکیل صاحب تم نے تو یار اس آیت کریمہ کو پیش کر کے اپنے مرزا غلام احمد صاحب کو یہودی اور جھوٹا ثابت کر دیا۔ یہ تو تمہارا ہی مکہ تمہارے ہی منہ پہ لگا۔ ایسی بات پھر نہ کرنا۔

عذاب الٰہی کفار نے طلب کیا

(۱) **عنکبوت** ۲۰/۳ } قَالُوْا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
قوم لوط علیہ السلام نے کہا کہ اگر تو سچا ہے تو ہمارے لئے
عذاب الٰہی لے آ۔

تو وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے اور سنئیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کفار نے
عذاب طلب کیا۔

(۲) **عنکبوت** ۲۱/۶ } وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ

(۳) **انفال** ۹/۴ } وَاِذْ قَالُوْا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ
فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔

اور جب انہوں نے کہا اے اللہ اگر ہے یہ وہی حق تیری طرف سے تو آسمان سے
ہم پر پتھر برسا یا ہمیں عذاب دردناک (اللہ تعالیٰ نے جواب دیا) اور اللہ تعالے کو لائق
نہیں تاکہ ان کو عذاب کرے حالانکہ تو ان میں ہو۔

(۴) **مجادلہ** ۲۸/۱ } وَيَقُوْلُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا
نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

اور کہتے ہیں وہ اپنے آدمیوں میں کیوں نہیں ہمیں اللہ تعالے عذاب کرتا بہ سبب
اس کے کہ ہم کہتے ہیں (اللہ تعالے فرماتے ہیں) کافی ہے ان کو جہنم داخل ہونگے وہ اس
کو تو بہت بری ہے لوٹنے کی جگہ۔

ساتویں مرزائی دلیل

قرآن مجید میں ہے فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ وَجَعَلْنٰھَا اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ عنکبوت (۲۴)

کہ ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھ کشتی میں بیٹھنے والوں کو بچا لیا اور اس بچنے کو تمام جہان کے لیے بطور صداقت نوح علیہ السلام نشان مقرر کیا۔ مرزا صاحب کے زمانہ میں بھی آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہند میں سخت طاعون پڑی مگر حضور نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَاُحَافِظُکَ خَاصَۃً چنانچہ آج تک آپ کے گھر کبھی چوہا نہیں مرا لہٰذا آپ کی صداقت ثابت ہے اور قادیان میں طاعون نہ پڑنے کے متعلق حضرت صاحب نے کہیں نہیں کہا بلکہ طاعون جارف کے متعلق فرمایا کہ نہیں آئیگی۔ ظاہری مکان کی چار دیواری میں رہنے والوں کے لیے کامل ایمان شرط نہیں۔ پاکٹ بک ص ۵۶۷

محمد عمر اس کا جواب گو پہلے مفصل گزر چکا ہے لیکن دوبارہ مختصراً عرض کر دیتا ہوں سینے پہ ہاتھ رکھیئے خداوند کے فضل وکرم سے تمہارے ایک ایک جملے کا جواب عرض کرتا ہوں نوح علیہ السلام کے ساتھ جتنے مومنین تھے وہ تمام محفوظ رہے لیکن مرزا غلام احمد صاحب کے مرزائیوں کو طاعون نگلی ملاحظہ ہو۔

حقیقۃ الوحی ۲۵۳ | ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو سخت بخار ہو گیا اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔

حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۸۴ | اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔

کیوں جی؟ مرزائی صاحب! اب فرمایئے "طاعون زور پر تھا" اور "طاعون کے زور کے دنوں میں" کے معنی جارف کے نہیں؟ جب صراحۃً طاعون جارف قادیان

میں ثابت ہوئی تو مرزا صاحب کا کذب واضح ہو گیا۔

حالانکہ پہلے مرزا صاحب نے طاعون کے متعلق فرمایا۔

دافع البلاء ۵ } وہ قادر خدا قادیاں کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔

اور مرزا غلام احمد صاحب نے تو بجائے مرزائی کشتی پر سوار ہونے کے گھر و محلہ وشہر چھوڑنے کا ارشاد فرمادیا تو قادیاں میں طاعون کے زور کے دنوں میں قادیان بجائے دارالامان ہونے کے اَیْنَ المفتر پکارتے تھے چنانچہ مرزاجی نے بھی لکھا ہے۔

الانذار ۴ } جس گھر میں طاعون کی واردات ہو اس گھر کے رہنے والے باہر نکال دیئے جائیں اور عندالضرورت ہمسائے اور محلہ دار اور اللہ ضرورت کی صورت میں گاؤں گاؤں ہی خالی کردیا جائے۔

مرزائیو! اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ پیسہ اخبار کا لکھنا کہ قادیان میں مرزائیوں کو طاعون سے ایسی مری پڑی کہ قادیان کو مرزائیوں نے خالی کر دیا صحیح تھا کیونکہ مرزاجی نے اسکی خود تائید کردی

"مرزائی" یہ تو مرزاجی نے برطانیہ کا قانون لکھا ہے اپنی طرف سے نہیں کہا۔

"محمد عمر" مرزا صاحب نے آگے لکھا ہے۔

الانذر ۱۱ } گورنمنٹ نے جس قدر ہدایات جاری کی ہیں وہ صحت کے لیئے بہت مفید ہیں۔

الانذر ۱۲ } گورنمنٹ نے جو سوچا ہے وہ صحیح ہے ہماری جماعت کو لازم ہے کہ گورنمنٹ کی مدد کریں۔

الانذر ۱۴/۱۵ } خود اللہ نے میرے دل میں ڈال رکھا ہے میں نے ان تجاویز پر جو گورنمنٹ نے مریضان طاعون کے متعلق شائع کی ہیں غور کیا ہے اور میں بلاخوف لومۃ لائم کہتا ہوں کہ یہ تجویز بہت ہی مناسب اور موزوں ہے مثلاً یہ کہ

اس گھر کو یا بعض اوقات عند الضرورت محلہ کو خالی کیا جاوے۔

کیوں؟ جناب مرزائی صاحب! طاعون نے تو مرزائیوں میں بھاگڑ مچادی اور ایسی مری پڑی کہ مرزا جی کے گھر کو بھی نہ چھوڑا۔

ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے اس دعویٰ میں بھی جھوٹے نکلے جو خود ان کی تحریروں سے ہی ثابت ہے۔ تو اس آیت کریمہ سے کشتی نوح علیہ السلام اور ان کے متبعین کی نجات کو مرزا غلام احمد اور طاعون پر قیاس کرنا مرزائی کو تنکے کا سہارا بھی نہ ملنے پر ہاتھ پاؤں مارنے کے مساوی ہے۔ مرزا صاحب کے جس جھوٹے واقعہ کو ہر کوہ جانتا ہے اس کو بھی مرزا صاحب کی صداقت میں پیش کرنا یہ مرزائی ہٹ دھرمی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور اگر مرزا صاحب اور قادیان کی طاعون کے متعلق تفصیل کا شوق ہو تو طاعون کی بحث میں ملاحظہ فرمادیں۔

آٹھویں مرزائی دلیل

خدا تعالےٰ اپنے سچے نبیوں کو پے درپے فتوحات کرتا ہے جھوٹے نبیوں کو کامیابی نہیں ہوتی قرآن مجید نے نبوت کی صداقت کے معیار متعدد مقامات پر بیان فرمائے ہیں۔

(۱) فرمایا اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ (پ۶ ع ۱۲ مائدہ ع ۸)

(۲) اور اس کے بالمقابل کذابوں کی جماعت کا ذکر فرمایا اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ (مجادلہ ۲) اور غلبے کی وضاحت فرمائی۔

(۳) اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغَالِبُوْنَ (پ۱۷ ع ۴ سورہ انبیا ع ۴)

کہ یہ لوگ جو مدعی نبوت کے منکر ہیں ایک زمین کے ٹکڑے کی طرح ہیں کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم اس زمین کو آہستہ آہستہ چاروں طرف سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں کیا اب بھی وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہی غالب ہیں۔

سچے نبی کی جماعت تدریجاً بڑھتی ہے اور مخالفین کی بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

(۴) پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا

وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ اس سے بھی ثابت ہوا کہ دشمنوں کے مقابلے میں رسولوں اور ایمانداروں کو خدائی مدد حاصل ہوتی ہے۔

(۵) اور جگہ فرمایا کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی جیسا کہ پہلے انبیاء کرام نمرود فرعون وغیرہ کے مقابلے میں کامیاب رہے۔ مکمل پاکٹ بک از ۵۶۹ تا ۵۷۰

"محمد عمر" وکیل صاحب شروع سے الٹا ہی چلتے ہیں رات کو دن کہتے ہی چلے آئے ہیں

وکیل صاحب! تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کی تمام عمر میں ایک بات بھی ایسی نہیں یا کوئی ایسا مقابلہ نہیں جس میں مرزا غلام احمد صاحب کو خداوند تعالیٰ نے رسوا نہ کیا ہو تمہارے مرزا جی نے جب بھی کسی سے ٹکر لی هُمُ الْخٰسِرُوْنَ کے مصداق ہی رہے وکیل صاحب تم نے تو یار خود ہی مرزا جی کو جھوٹا کرنے والی آیتیں پڑھنا شروع کر دیں نمبر (۴) و (۵) آیات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمانداروں اور اپنے سچے رسولوں کی امداد کرتا ہے اور رب العزت نے مرزا غلام احمد صاحب کی تمام عمر میں ایک دفعہ بھی امداد نہیں فرمائی جیسا کہ پہلے مفصل گزر چکا ہے لیکن مشتے از خروار بجملہ دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کیا عبد اللہ آتھم تثلیثی عیسائی کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب نے ٹکر لی تو میدان میں شکست کھائی کیونکہ عبد اللہ آتھم نے مرزا جی پر ایک ایسا کڑا سوال کر دیا جو مرزا جی حل نہ کر سکے اس نے کہا کہ اگر تم عیسیٰ مسیح ہو تو عیسیٰ علیہ السلام نے اندھوں بہروں لنگڑوں کو درست کر دیا تھا تم بھی درست کر دو تو ہم تم کو بھی عیسیٰ مسیح تسلیم کر لیں گے تو مرزا جی کچھ بھی نہ کر سکے دیکھیئے۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۹۱ } بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امرتسر میں آتھم کے ساتھ مباحثہ تھا تو دوران مباحثہ میں ایک دن عیسائیوں نے خفیہ طور پر ایک اندھا اور ایک بہرا اور ایک لنگڑا مباحثہ کی جگہ میں لا کر ایک طرف بٹھا دیئے اور پھر اپنی تقریر میں حضرت صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ اندھے

اور بہرے اور لنگڑے آدمی موجود ہیں مسیح کی طرح ان کو اچھا کر دیجیئے میر صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم سب حیران تھے کہ دیکھئے اب حضرت صاحب اس کا کیا جواب دیتے ہیں پھر جب حضرت صاحب نے اپنا جواب لکھنا شروع کیا تو فرمایا کہ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ مسیح اس طرح ہاتھ لگا کر اندھوں اور بہروں اور لنگڑوں کو اچھا کر دیتا تھا اس لئے مجھ پر یہ مطالبہ کوئی حجت نہیں ہو سکتا۔

کیوں جناب مرزائی صاحب اس سے زیادہ مرزا صاحب نے اور کیا ذلیل ہونا تھا تثلیثی عیسائی بغلیں بجاتے ہونگے اور ایک نظارہ قابل دید ہوگا کہ لنگڑے اور اندھے اور بہرے کھڑے ہونگے اور مرزا غلام احمد صاحب فَبُہِتَ الَّذِیْ کے منظر میں دکھائی دیتے ہونگے۔

"مرزائی" مولوی صاحب باقی بات کیوں چھوڑتے ہو جو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اگر تم میں رتی بھر ایمان ہے تو تم ہی ان کو درست کر کے دکھاؤ کیونکہ تمہارا عقیدہ ہے کہ جو عیسےٰ علیہ السلام کا مطیع ہوگا وہ بھی زندہ کر سکیگا۔

"محمد عمر" یہ تو مرزا جی کا الزامی جواب ہے جس سے یہ صاف ثابت ہو رہا ہے۔ کہ اگر عیسائی اپنے عقائد کے رو سے جھوٹے ہیں۔ تو مرزا غلام احمد صاحب بھی ایسے ہی جھوٹے ہیں ورنہ اگر حقیقت عیسےٰ یا مثیل عیسےٰ ہوتے تو ضرور درست کر دکھاتے جب نہیں تو دعویٰ بھی جھوٹا اور لاہور کی عوام پبلک کے سامنے جھوٹے اور شرمسار بھی ہوئے پھر جب مرزا جی نے اس مناظرہ میں شارع عام شکست کھائی تو اس شرمساری کو مٹانے کے لئے موت کا چیلنج دے دیا۔

(۱) **جنگ مقدس صہ ۱۸۴** { داگر میں ہارا، پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ (۵ جون ۱۸۹۳ء) سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ . . . اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔

چنانچہ عبداللہ آتھم مرزا غلام احمد صاحب کی مقررہ میعاد میں نہ مرا ملاحظہ ہو۔

(۲) ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ } آتھم کے متعلق جو پیشگوئی کی تھی اس میں آتھم نہیں مرا۔

(بلکہ میعاد گزرنے کے بعد مرا ملاحظہ ہو)

انجام آتھم ص۱ } چونکہ عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے۔

(تثلیثی عیسائیوں نے آتھم کی میعاد گزرنے کے بعد مرزا جی کے جھوٹے ہونے کا جلوس نکالا)

سیرۃ المہدی ۱/۱۸۴ } آخری رات آتھم نے اسی حالت (شراب نوشی کے عیش) میں گزاری صبح ہوئی تو ان کے دوستوں نے ان کے گلے میں ہار پہنا کر اور ان کو گاڑی میں بٹھا کر سارے شہر میں خوشی کا جلوس پھرایا اور اس دن لوگوں میں شور تھا کہ مرزے کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

کیوں جی! وکیل صاحب مرزا لگتی بات نہ کرنا خدا لگتی بات دیانتداری سے کہنا کہ فرمان خداوندی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ اور لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ کا مصداق بنے یا عیسائیوں کے مقابلے میں بھی اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ کے مضمون بن کر ریوڑیاں بانٹنے لگ گئے یہ تم ہی فیصلہ کر لو کہ ان آیتوں سے تم مرزا غلام احمد صاحب کو سچا ثابت کر رہے ہو یا "کالا نور گتاں بنھ کے آیا" مرزا جی تثلیثوں کے مقابلے بڑے ذلیل ہوئے مناظرے میں بھی اور بددعائیں بھی۔

(۳) پھر مولوی محمد حسین بٹالوی کو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بد دعا دی کہ میری زندگی میں ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہو جائیگا۔

چنانچہ مرزا صاحب کے الہام نے۔

تذکرہ ص ۱۸۲ / ازالۃ الاوہام ص ۱۸۶ } کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلَی الْکَلْبِ یعنی وہ کتا ہے کتے کے عدد پر مریگا جو ۵۲ سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنی اس کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کریگی۔

آخیر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزاجی کی ریچھ کی تصویر بنا کر اشتہار شائع کیا ملاحظہ ہو۔

کشف الغطاء ۱۹ } پھر ایک اور اشتہار میں مجھے ایک ریچھ قرار دے کر ایک تصویر ریچھ کی بنائی اور اس کے گلے میں رسہ ڈالا اور ساتھ اس کے گالیاں لکھیں۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء میں فوت ہوئے مرزا صاحب کے مرنے کے بعد ۱۲ برس کی زندگی گزار کر فوت ہوئے۔

مرزائیو! سوچو کیا یہ نمونہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی کا ہے یا اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ کا ہے مرزاجی کے شان میں ایسی آیتوں کو جو ان کے خلاف فتویٰ دیتی ہیں پیش کر کے ان کے روح کو کیوں تکلیف دیتے ہو ان کے لئے تو ان کی زندگی کے کارنامے ہی ان کے کذب کے لئے کافی ہیں۔

(۴) مرزا احمد بیگ اور اس کی لڑکی محمدی بیگم اور محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد کو بددعائیں دی اور ان کو موت کا پیغام بھیجا ان کا بال بیکا نہ ہوا جس کی بحث پہلے مفصل گزر چکی ہے۔

(۵) محمدی بیگم کے نکاح میں لانے کا الہام پیش کیا ذلیل ہوئے۔

(۶) پھر اس کو بیوہ کر کے لانے کا الہام کیا ذلیل ہوئے۔

(۷) طاعون کے متعلق بہت پیشگوئیاں کیں کہ قادیان میں نہ آئیگی جب آگئی تو کہا کہ مرزائیوں کو طاعون نہ نگلے گی جب مرزائی بھی دھڑا دھڑ مرنے لگ گئے تو کہہ دیا کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ تیرے گھر میں داخل نہ ہوگی جب گھر میں بھی طاعون نے

پیچھا نہ چھوڑا تو لاجواب ہو کر بہانے بنا کر ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ کی زد میں آگئے۔

(۸) لڑکے کی بشارت دی خداوند تعالےٰ نے مرزا صاحب کو ذلیل کیا۔

تبلیغ رسالت ۱/۵۹ | سو تجھے بشارت ہو کہ ایک صبیحہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنوائیل اور بشیر ہے۔

تذکرہ ص۱۴۵ | ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔

تذکرہ ص۱۴۶ | جن دنوں لڑکی پیدا ہوئی + . . . مخالفوں نے شور مچایا کہ پیشگوئی غلط نکلی۔ تو خداوند تعالےٰ نے مرزا صاحب کو اس میں بھی رسوا کیا لیکن مرزائی پھر بھی مرزا جی کی اُردو عبارت کو الٹ پلٹ کر کے مسلمانوں کی آنکھوں میں ڈھول ڈالنا چاہتے ہیں۔ بھلا اُردو عبارت کیسے بدل سکے مگر جس کو ذلیل رب العزت کرے وہ سچا کیسے ہو سکتا ہے۔

(۹) مولوی ثناء اللہ کو موت کا پیغام بھیجا اور لکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ۔

تبلیغ رسالت ۱۰/۱۱۹ | مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے (پھر آگے فرمایا) اگر میں ایسا ہی کذاب و مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔

مرزا غلام احمد صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی موجودگی میں فوت ہوئے۔

(۱۰) میاں عبدالحکیم ڈاکٹر کے ساتھ مباہلہ کیا اور اپنے متعلق سلامتی کا شہزادہ کہلانے کا دعویٰ کیا اور آخر میں دعا لکھی رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّکَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ ملاحظہ ہو۔ تبلیغ رسالت ۱۰/۱۵ ص ۱۱۶

حقیقۃ الوحی ۴۲۲/۴۲۱ { خدا سچے کا حامی ہوگا۔ اور ڈاکٹر عبدالحکیم نے کہا کہ یہ شخص (مرزا غلام احمد صاحب) تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا اور اسکی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے؛ اور اس اشتہار کی تاریخ مرزا صاحب نے ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء لکھی ہے۔ تو مرزا غلام احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم کے فرمان کے مطابق اس میعاد میں ہی ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے۔

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

یہ تو مشتے از خروارے ہیں ورنہ مرزا غلام احمد صاحب کو خداوند رب العزت نے مرزا جی کی ہر بات میں مغلوب کیا ہر میدان میں شکست کھانے والے کو بھی اگر لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اور اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ اور اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا پڑھ کر صداقت پیش کرے تو یہ سوائے مرزائیوں کے دل بہلانے کے اور کچھ نہیں اور خاسر کو غالب سمجھنا یہ بھی مرزائی کو زیبا ہے ہاں مرزا جی بھی چونکہ اپنے جھوٹ چھپانے کے واسطے ذو وجہیں کا بہانہ بنا دیتے اس لئے وکیل صاحب نے بھی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا کے ساتھ ہی اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ بھی لکھ دیا تاکہ میرے کلام کو بھی کوئی غلط نہ سمجھے جو مرزا غلام احمد صاحب کے حالات و واقعات سے ناواقف ہوگا وہ ہمارے قلابازیوں کو دیکھ کر لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ پر محمول سمجھیگا اور جو واقف ہوگا وہ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ کا مصداق سمجھ لیگا اسی لئے وکیل صاحب نے دونو قسم کی آیتیں لکھ دیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون کا نام نشان نہ رہا ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں نمرود کا نام و نشان نہ رہا نوح علیہ السلام کے مقابلہ ان کے دشمنوں کا نام باقی نہیں رہا ایسے ہی اگر مرزا جی کا غلبہ ہوتا

تو اسلام کا نام نہ رہتا مرزائیت ہی مرزائیت نظر آتی حالانکہ مرزائی بیچارے جہاں میں اسلام کا نام لے کر روپوش ہیں۔

باقی رہا وکیل صاحب کا (۳) اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغَالِبُوْنَ کہ ہم مسلمانوں کو مرزائی بنا رہے ہیں تو مرزائیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مسلمانوں کی تعداد کم ہو رہی ہے یہ غلط ہے کیونکہ بعض آریہ بھی ناواقف مسلمانوں کو بہکا لیتے ہیں وہ بھی کہدیں کہ ہمارا دین سچا ہے تو کیا وہ بھی یہ آیت پڑھو دینگے تو غالب کہلائیں گے؟ ہرگز نہیں! کیونکہ اسلام اور مسلمان بہ نسبت پہلے کے پچھلے زمانہ میں ان کی ترقی دیکھی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتوحات کسی تاریخ سے مخفی نہیں تاریخ کی کتابیں موافق یا مخالف لکھی ہوں گواہ ہیں کہ کس تیزی سے انہوں نے ممالک کو فتح کیا جو ان کی سلطنتیں قائم شدہ قیامت تک سلطنت اسلامیہ ہی ہے۔ اور رہیگی لیکن مرزائی اب تک ایک علاقہ نہ فتح کرسکا اور اسلام سے کوئی شہر کوئی ملک خالی نہیں اور جہاں ہوں ان کا غلبہ ہوتا ہے اور دنیا میں کئی ایسے ممالک ہیں کئی ایسے شہر ہیں گاؤں ہیں جہاں مرزائی کا نام لینا گناہ سمجھا جاتا ہے بلکہ مرزائیت کی ہوا وہاں سے گزر نہیں سکتی خود مرزائیوں کا مرکز جس کو مرزائی دار الامان کہتا رہا ہے وہ اب دار الکفر بنا ہوا ہے اور برطانیہ کے زمانہ میں بھی جب احرار کانفرنس ہوئی تو مرزائی قادیان میں چھڑی لے کر نہ چل سکتا تھا۔

مرزائی "چند باتیں ابھی باقی ہیں (۶) خدا تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ (پ۱۴ ع۲ سورہ نحل ع۵) کہ وہ لوگ جو خدا تعالے پر افترا کرتے ہیں اور اپنے پاس سے جھوٹے الہامات بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

دوسرے مقام پہ فرماتا ہے۔

(۷) لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (آل عمران ع۶) اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (پ۱۲ ع۲) جھوٹے الہامات بنانے والے ظالموں پر اللہ کی لعنت

ہوتی ہے۔

(۸) خدا کی لعنت کا نتیجہ وَمَن يَلْعَنِ اللهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا (پ ۵ ع نساء ع)
جس پر خدا لعنت کرے اس کا کوئی حمد اور مددگار نہیں رہتا۔

(۹) پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ (پ ۱۶ ع ۱۳ طہٰ ع ۳) وہ شخص جو الہام کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے ناکام ونامراد رہتا ہے۔

(۱۰) اسی طرح سورہ اعراف رکوع ۱۹ میں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ پر افترا کرنے والے دنیا میں ذلیل اور رسوا اور خائب خاسر رہتے ہیں۔ کَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ۔ مسیلمہ کذاب کے گو دو سال کے عرصہ میں دو لاکھ کے قریب پیرو ہو گئے مگر اسی عرصہ میں وہ انتہائی بے بسی کے ساتھ قتل ہوا جس سرعت اور تیزی کے ساتھ وہ اٹھا تھا مرزا صاحب اکیلے کھڑے ہوئے خدا نے آپ کو بتایا یاتون من کل فج عمیق میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا سچ کی نشانی یہی ہے کہ اس کی ترقی تدریجاً ہوتی ہے مکمل پاکٹ بک از صـ۵۷۰ تا صـ۵۷۲۔

محمد عمر " تم نے تو یار اپنے مرزا غلام احمد صاحب کے کاذب ہونے کے دلائل شروع کر دئے ایسے وکیل کے ہوتے کسی دشمن کی کیا ضرورت تم نے تو وکیل صاحب مرزا جی کو مفتری اور کاذب ثابت کر دیا اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ مرزا جی کے مذکورہ معاملات میں خدا تعالےٰ کا ناصر و مددگار نہ ہونا یہ ان کے مفتری ہونے کی بین دلیل ہے اور تمہاری ان پیش کردہ آیات سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے الہامات کا دعویٰ خدا کی طرف سے ہونا جھوٹ بولا تھا اسی واسطے ہی ذلیل ہوئے ورنہ ان کو ہر کام میں اللہ تعالےٰ کبھی رسوا نہ کرتا اگر آزمائش ہوتی تب بھی کسی ایک آدھ امر میں اور جب مرزا غلام احمد صاحب کے ہر کام میں ناکامی اور خداوند تعالےٰ کا مرزا جی کے خلاف ہی کام کو سرانجام دینا اور پھر مرزا جی اور مرزائی بھائی ہیرا پھیری سے تاویلیں بنا دیں تو اس سے زیادہ مفتری ہونے کی اور واضح دلیل کیا ہو سکتی ہے اور جھوٹے پر واقعی خدا کی لعنت ہوتی ہے اور لعنت کے معنی ہیں رحمت الٰہیہ سے دور

ہٹایا جانا اس سے اور زیادہ کیا لعنت ہو سکتی ہے کہ مرزاجی بیچاروں نے تمام عمر میں خدا سے ایک ہی محبوبہ کا سوال کیا اور اس میں بھی خداوند تعالےٰ نے ان کو اس رحمت سے محروم رکھا اپنی منکوحہ چھوڑ دی لڑکے کو لاوارث کر دیا اپنی تمام جائیداد قربانی کرنے کا وعدہ بھی دیا لیکن خداوند کریم نے ایک نہ سُنی تو لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ اور قَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰی کے حقیقۃً حامل رہے اور اسے محروم رکھنے سے رب العزت نے کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُفۡتَرِیۡنَ سنادیا اور مرزاجی بیچارے نے محمدی بیگم کے رشتہ داروں کو بھی بہت کچھ کھلایا اور رشوت بھی دی لیکن رب العزت نے وَمَنۡ یَّلۡعَنِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ نَصِیۡرًا سے جواب دے دیا اور مرزاجی کی نبوت کو مونہہ کے بل گرادیا اگر سچے نبی ہوتے تو اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا سے ضرور مرزاجی کی امداد فرماتے خداوند تعالےٰ نے تو نہ مرزائیت کو سہارا رہنے دیا اور نہ مرزائی نبوت کی ہی کوئی لاج رکھی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ باقی اموروں میں تو خیر شکست ہو جاتی تو مرزاجی کو کوئی پروانہ تھی کوئی نہ کوئی بہانہ سے کام چل جاتا لیکن مرزاجی کی محبوبہ خاص جس کا نکاح خود مرزاجی کے ملہم نے پڑھا اور التزام مدینہ طیبہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے لکھوایا اور پھر ایسی بے بہا رحمت سے محروم رہے تو ابدالآباد مرزائی بیچارے اپنے آپ کو لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ کے حامل بھی نہ سمجھیں تو اور کیا کہیں خداوند ایسی لعنت کا طوق کسی کے گلے میں نہ ڈالے جیسا کہ مرزاجی کو رب العزت نے زبردستی روتے چلاتے کو ڈال دیا اور جو ذلت کی زندگی مرزائی بسر کر رہے ہیں خداوند کسی کو ایسی ذلت نہ دے کہ مسلمانوں کی صف میں کھڑے ہو کر خداوند کے دربار میں بھی پیش نہیں ہو سکتے مسلمان ان کو کوئی رشتہ دیتا نہیں اور نہ ہی لیتا ہے یہ تمہارے عشرہ کاملہ کی تشریح ختم ہوئی۔

نویں مرزائی دلیل

(۱) ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ (روم ع ۵)

(۲) اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ (سورہ جمعہ ۱)

کہ نبی اس وقت آتا ہے کہ جب دنیا پر کفر و ضلالت کی گھنگور گھٹائیں

چھا جاتی ہیں فسق و فجور بڑھ جاتے ہے۔ روحانیت مرجاتی ہے اختلافات پھیل جاتے ہیں۔ جیساکہ موجودہ حالات ملاحظہ ہوں۔

جیساکہ اہل حدیث اخبار نے لکھا کہ قرآن مجید بالکل اُٹھ چکا ہے اور اقتراب ساعت ہے کہ قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں۔ پاکٹ بک ص۵۷۳

"محمد عمر" "وکیل صاحب بیچارے بھی بس سادہ لوح ہی ہیں آیت پڑھ دی اور کہہ دیا کہ ہمارے مرزا جی کو زمانے نے خود بلایا ہے" تاکہ عوام کو یہ معلوم ہو جائے کہ مرزائی آیت پڑھ کر مرزا صاحب کی ضرورت کہہ رہا ہے وکیل صاحب یہ نہیں سوچتے کہ اگر کسی نے قرآن کریم کا صحیح ترجمہ کر دیا تو سارا پول کھل جائیگا۔ وکیل صاحب آپ نے جو آیت تلاوت فرمائی اس کے شروع میں صیغہ ماضی ظہر ہے جو زمانہ گزشتہ پر دلالت کرتا ہے تو جب قرآن مجید نازل ہوا اس وقت رب العزت فرماتے ہیں کہ فساد ظاہر ہو گیا دریاؤں میں بھی اور جنگلوں میں بھی تو رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ فساد میں مبعوث فرمایا ہے آپ تشریف لائے کوئی اور نبی ہادی نہ تھا اور نہ ہی کسی نبی کی شریعت کا اجرائے عمل تھا ہر طرف فساد ہی فساد نظر آتا تھا تو اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے زمانہ فساد میں مبعوث فرمایا اور عالمین کے لئے مبعوث فرمایا جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو رب العزت نے ارشاد فرمایا قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ گمراہی سے ہدایت ظاہر ہو گئی اگر تمہارے معنی بھی تسلیم کئے جاویں کہ ایک زمانہ ایسا ہو گا کہ خشکی اور دریا میں فساد ہو گا۔ تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ اس وقت اللہ تعالےٰ نبی کو پیدا کریگا یہ پخ تم نے کہاں سے لگالی جب رب العالمین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ——— بنا کر مبعوث فرمایا تو اب قیامت تک اور کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں اور سب سے بڑا فساد مرزائیت کا جو آج تک کسی شرعی اصل یا فرع کے مسئلہ میں مذکور نہیں کہ ظلی یا بروزی نبی بھی ہوتا ہے یہ ایک نئی قسم کی نبوت جو خداوند کریم کی مقرر کردہ نہیں نکالی گئی ہے اور زمین میں ایک شور برپا کر رکھا ہے اور لطف یہ ہے کہ ہمارے ہی

قرآن کی تحریف کر کے ہر وقت دن رات مرزائی ہیرا پھیری میں لگے ہوئے ہیں اور فسق و فجور اور اختلاف بھی انہی میں حقیقی ہے باقی مسلمانوں میں فروعی ممکن ہے اور روحانیت کا تو اس مذہب مرزائیت میں نام و نشان نہیں کوئی ولی نہ مرزائیت میں ہوا ہے اور نہ موجود ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے اور نہ انشاء اللہ ہوگا اور نہ ہی ممکن ہے اور خدا کے فضل و کرم سے اس امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پہلے بھی اولیاء و اقطاب رہے اب بھی ہیں اور آئندہ تا قیامت انشاء العزیز رہیں گے۔ یہ فساد کا نمونہ تو وکیل صاحب نے اپنا ہی نقشہ کھینچ دیا تو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ آیت قرآنی پڑھ کر نبوت کی ضرورت کو محسوس کرنا اور نبوت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ناقص سمجھ کر ایک نیا نبی کھڑا کر دینا یہ بھی مرزائی ہتھکنڈا ہے۔

دوسری آیت کا آخری جملہ وکیل صاحب نے پڑھ دیا اور ما قبل پوری آیت ہی کھا گئے حالانکہ یہ آیت رب العزت نے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں نازل فرمائی ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (جمعہ ع ۱)

خداوند کریم ایسی ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جو لوگوں پہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور لوگوں کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں اور دانائی سکھاتے ہیں۔ گو وہ پہلے واضح گمراہی میں ہی ہوں۔

اللہ کریم فرماویں کہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت فرما کر گمراہوں کو پاک کر دیتے ہیں اور راہ راست پہ لے آتے ہیں اور ان پڑھوں کو آپ تعلیم یافتہ بنا دیتے ہیں بے وقوف کو سمجھ دار اور عقلمند بنا دیتے ہیں خواہ وہ پہلے کیسا ہی صریحی گمراہ کیوں نہ ہو۔

لیکن مرزائی چونکہ قرآن کریم کے بدلنے کا پرانا عادی ہے اس اپنی عادت سے مجبور ہے کہ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے شان کی پوری آیت ہضم کر گئے اور وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ کا آخری جملہ پڑھ کر مطلب دوسری طرف لے گئے جس کو پوری طرح فقیر نے پڑھ دیا جو ہر ذی شعور نے سمجھ لیا کہ یہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا شان

یں ہے یا مرزا غلام احمد کی شان میں اللہ کریم مرزائیوں کو ھدایت فرما دے اس عنوان خداوندی کے معنون تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہو چکے اور آپ نے اس فرمان خداوندی کے مطابق دُنیا کفر میں ایک دنیائے اسلام کا قیام فرما کر لوگوں کو کفر سے پاک کر کے کتاب وسنت کے جاننے والے معلمین تیار کر دیے قرآن کریم نازل ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ اور آپ بموجب اس آیت قرآنی لوگوں کو اس کی تعلیم سے سرشار فرما دیں لیکن مرزائی ہے کہ نہیں جی یہ آیت ہمارے مرزا جی کے متعلق ہے مرزائی صاحب کی چال قرآن کے متعلق ایسی بے ڈھنگی سی ہوتی ہے۔ حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں چار سو روشنائی کر دی ہے۔

دسویں مرزائی دلیل فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (انعام ۳۶) کہ اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہے۔ جو خدا پہ جھوٹ باندھے یا خدائی آیات کا انکار کرے اور خدا ان ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔

ع کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ پہ گندوں کو

تو مرزا صاحب کا کامیاب ہونا آپ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔ پاکٹ بک ص۵۷۳۔

"محمد عمر" سبحان اللہ! وکیل صاحب اب تو تم یار علین مرزا غلام احمد صاحب کا نقشہ کھینچ رہے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب نے سرکار برطانیہ کی عدالت میں زمین چھیننے کے لیے کئی مقدمات چلائے جب والد صاحب کی تمام جائیداد مقدمات میں تباہ کر دی تھوڑی باقی رہ گئی تو ملازمت کر لی جب ملازمت میں بھی گزر نہ چلی تو دعویٰ نبوت کر بیٹھے بھلا ایسے کب نبوت حاصل ہو سکتی ہے جسکی تمام عمر جھوٹ میں گزری ہو لوا بہتان گھڑے کہ خداوند کریم کی طرف سے الہام ہوتا ہے اور خداوند کریم نے مرزا جی کو ہر طرح ہی جھوٹا کر دیا کذبات مرزا غلام احمد صاحب فقیر پہلے بیان کر چکا ہے اس واسطے مرزا جی نے عبدالحکیم کے مقابلے میں منہ مانگی موت لے لی اگر خداوند کریم مرزا جی کو ظالم نہ گردانتے

تو ان کو فلاح ضرور حاصل ہوتی جب منہ مانگی موت سے مرزا جی ہلاک ہوئے تو ثابت ہوا کہ ان کے کذبات کے باعث ان کو فلاح حاصل نہیں ہوئی اور اپنے ہر کام میں انہی کذبات کی بنا پر ناکام رہے تو مرزا صاحب فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ کے مصداق بنے تو اللہ تعالےٰ نے مرزا جی کو اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کا فتویٰ سنا کر ناکام کر دیا اور جو شخص ہر ناکامی کو کامیابی سمجھے تو ہمیں ایسے شخص پر کوئی افسوس نہیں کیونکہ جو شخص کہ مذکر کو مؤنث اور مؤنث کو مذکر جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ظلمت کو نور اور نور کو ظلمت کفر کو ایمان اور ایمان کو کفر یقین کرے تو ایسے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ کے متعلق تو قرآن کریم نے فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ کا فیصلہ کر دیا ہے پھر اگر کوئی شخص وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کا نمونہ صداقت سے تعبیر کرے تو مومن اس کے دھوکے میں کب آ سکتا ہے اور اپنی دینی زندگی کب برباد کر سکتا ہے تو مرزا غلام احمد صاحب کے ہر ارادے اور ہر کام میں بین نامرادی اس آیت کا معنون مرزا صاحب کو ہی گردانتی ہے تم اگر مرزا صاحب کو سچا سمجھو گے تو معاذ اللہ اس ارشاد خداوندی کی تکذیب لازم آئیگی اور اگر اس خداوندی ارشاد کے موافق اپنا ایمان درست کرو گے تو ہر صورت تمہیں مرزا جی کو پس پشت ڈالنا پڑیگا - اور مرزائیت کے اَعْرِضْ عَنْهُمْ پر عمل کر کے محض اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کے روبرو سرنگوں کرنا پڑیگا اور اسی پر کفایت کرنی پڑیگی۔

گیارھویں مرزائی دلیل

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰی غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (جن ع ۲)

کہ خدا عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر اپنے رسولوں کے سوا اور کسی کو کثرت سے اطلاع نہیں دیتا (یعنی اس پر غیب ظاہر نہیں کرتا)

مرزا صاحب کی لاکھوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں جسکا مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا۔ مثلاً

(۱) سعد اللہ لدھیانوی اور اس کے بیٹے کے ابتر ہونے کی پیشگوئی کی سچی نکلی۔

(۲) کرم دین جہلمی کے مقدمہ سے بریت کی پیشگوئی کی اور بری ہوئے۔

(۳) ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی وہ بھی سچی نکلی۔

(۴) عبدالرحیم ابن نواب محمد علی خان کے متعلق

(۵) چراغ دین جمونی کے متعلق طاعون سے ہلاک ہونے کی پیشگوئی کی سو وہ بمع اپنے دونو بیٹوں کے بمرض طاعون ہلاک ہوئے۔

(۶) پیشگوئی زلزلہ کا دھکہ۔ کانگڑہ میں زلزلہ آیا۔

(۷) آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ بچہ سقہ کے ہاتھ سے جو اس کی حکومت کا حال ہوا وہ کسی سے واضح نہیں یہ الہام مرزا صاحب کو ۳ مئی سنہ ۱۹۰۵ء کو ہوا اور نادر شاہ ۸ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء کو قتل ہوا کیوں جی مرزا جی کی پیشگوئی سچی نکلی یا نہ

(۸) پنڈت دیانند کے متعلق فرمایا کہ ان کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا ہے سو وہ اسی سال مر گیا۔

(۹) مولوی نور الدین صاحب کے ہاں لڑکے پیدا ہونے کا بیان فرمایا اس کے بدن پر پھوڑے ہونے کی پیشگوئی فرمائی ایسے ہی ہوا۔

(۱۰) لیکھرام کی موت کے متعلق پیشگوئی کی۔ لیکھرام چھ برس کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

(۱۱) يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

(۱۲) طاعون پڑنے کی بددعا فرمائی سو پھر طاعون ملک میں آئی اور ہزاروں دشمن ہلاک ہوئے۔

(۱۳) مباہلہ کے طور پر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہا جس سے رشید احمد گنگوہی پہلے اندھا ہوا پھر سانپ ڈسنے سے مر گیا مولوی عبدالعزیز مولوی عبداللہ مولوی محمد لدھیانوی مولوی شاہ دین لدھیانوی دیوانہ ہو کر ہلاک ہوا کاذب پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔

(۱۴) مولوی غلام دستگیر قصوری بددعا کے بعد ہلاک ہوا۔

باقی پھر عرض کروں گا۔ پاکٹ بک از ص ۵۷۴ تا ص ۵۷۹

"محمد عمر" وکیل صاحب نے مرزا جی کی صداقت کا معیار مقرر فرمایا کہ چونکہ ان کو علم غیب تھا اور علم غیب رسولوں کو ہی ہوتا ہے لہذا مرزا صاحب

سچے رسول ثابت ہوئے لیکن مرزائی صاحب نبی اللہ پیدائشی ہی نبی ہوتا ہے۔ اور اس کو علم غیب بھی پیدا ہوتے ہی عطا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی فرمایا۔ اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ ۔ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا۔ اَیْنَمَا کُنْتُ ۔ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ ۔ وَالزَّکٰوۃِ ۔ مَادُمْتُ حَیًّا وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِیْ ۔ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا۔

(۱) یہ ہے جناب نبی اللہ کا علم غیب جو پیدا ہوتے ہی ماں کی گود میں فرما دیا اور تمام باتیں ایسے ہی وقوع میں آئیں ایک بھی غلط نہ ہوئی اور اگر مرزا غلام احمد صاحب کو بھی علم غیب ہوتا تو ۷۰ برس کی عمر تک مقدمات لڑتے رہے ایک میں بھی کامیاب نہ ہوئے آخیر ریاست گیری کی ہوس میں اپنی جائیداد تباہ کر کے پیدائشی وطن کو الوداع کہنا پڑا اور جلا وطنی کی صورت میں ادنیٰ ملازمت پر سیالکوٹ گندی عمر بسر کی اگر غیب ہوتا تو پہلے مقدمات ہی نہ لڑتے اور اگر سچے ہوتے تو کامیابی کیوں نہ ہوتی تو یہ دوسری ناکامی ان کے علوم غیبیہ اور کذب کو ثابت کرتی ہے۔

(۲) اگر غیب ہوتا تو محمدی بیگم کی پیشگوئی نہ کرتے محمدی بیگم کی گیارہ پیشگوئیاں غلط نکلیں۔

(۳) اگر غیب ہوتا تو عبداللہ آتھم کے ساتھ مقابلہ ہی نہ کرتے۔

(۴) اگر غیب ہوتا تو مولوی ثناء اللہ کو قادیاں آنے کی دعوت ہی نہ دیتے۔

(۵) اگر غیب ہوتا تو لوگوں سے براہین احمدیہ کی پچاس حصے تصنیف کرنے کا اعلان کر کے ان کی قیمت کیوں وصول کرتے جو بعد میں پچاس سے ایک نقطہ ہٹا کر ۵ پر اکتفا کرنا پڑا اور لوگوں سے خیانت اور ڈاکہ زنی سے متہم ہوئے جن کے جواب میں کسی کو ایک پیسہ بھی واپس نہ کیا۔

(۶) اگر غیب ہوتا تو اسٹول پر چڑھ کر بازو کیوں تڑواتے جس سے تمام عمر کے لئے عاری ہونا پڑا۔

(۷) اگر غیب ہوتا تو جیب سے بجائے گڑ کے ڈھیلے کیوں کھاتے۔

(۸) اگر غیب ہوتا تو بجائے کھانڈ کے جیبوں میں نمک کیوں بھر لاتے اور عدم علمی

سے منہ میں کیوں ڈالتے۔

(۹) اگر غیب ہوتا تو اپنی عمر ۸۰ سال کی بنا کر اسی سال سے پہلے کیوں مرتے۔

(۱۰) لیکھرام کے متعلق کہا کہ اگر اس شخص (لیکھرام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الہٰی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں آئینہ کمالات مطبع لاہوری صـ ۵۳۵ پر برکات الدعا کے شروع اشتہار میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ہلاک کنندہ انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کی یہ غیبی خبر دینا بھی افترا ثابت ہوا کیونکہ لیکھرام چھری سے مارا گیا۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

یہ مرزا صاحب کے خدائی علم سے محروم رہنے کا نمونہ مشتے از خروارے ہے اگر علم کے حامل ہوتے تو ہر بات میں جھوٹ کو آلہ کار بنا کر اپنی بریت کیوں کرتے حالانکہ جھوٹ اور علم غیب کا عالم ہونا نقیضین کا حکم رکھتی ہیں۔ وکیل صاحب تمہارا بھی اگر صدق کی طرف میلان طبع ہوتا تو مرزا غلام احمد صاحب کے تمام کذبات کو جانتے ہوئے ان کو صدق اور علم غیب سے تعبیر نہ کرتے۔

تمہاری بناوٹ کے جوابات

۱۔ سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب نے پیشگوئی فرمائی کہ سعد اللہ ابتر یعنی (پنجابی اوترا) ہو کر فوت ہوگا مرزا غلام احمد صاحب اس میں بھی جھوٹے نکلے بلکہ وہ لڑکا چھوڑ کر فوت ہوا اور مرزا جی کے الہام کا الٹا اثر یہ ہوا کہ مرزا جی کے ہم رکاب اس وقت اس کے خلیفہ نور دین تھے ان کا اکلوتا بیٹا فوراً فوت

ہو گیا اور مرزا غلام احمد صاحب خود بذاتہٖ اس کذب کے بعد پندرہ ماہ بیمار ہے اور مرزا جی کے اس عذاب کو دیکھ کر کئی مرزائی عیسائی ہو گئے ملاحظہ ہو — انوار الاسلام مطبع لاہوری صفحہ ۲۹-۳۰ یہ بھی تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کو خداوند کریم کی طرف سے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کا نتیجہ ایسا نکلا کہ خداوند کریم نے مرزا صاحب کے افترا کی وجہ سے عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ذلیل کیا جو شخص تثلیثی عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ذلیل ہوتا پھرے وہ قادیانی عیسائیوں کا ہی مقتدا کہلا سکتا ہے مومنین کا مقتدا ہونا محال اور نہ ہی ایسے شخص کو مومن مسلمان منہ لگانے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی مفتری کو علم غیب ہونا ممکن ہے۔

۲- تمہارے مرزا جی کی پیشگوئی مولوی کرم دین کے متعلق بھی غلط نکلی کیونکہ عدالت کی طرف سے پانچ صد روپیہ جرمانہ مرزا جی کو اسی مقدمہ میں ہوا ملاحظہ ہو سیرۃ المہدی $\frac{۳}{۲۹۷}$ مرزا غلام احمد صاحب کو کرم دین جہلمی کے مقدمے میں ہی لہو کی قے آتی رہی اور مقدمہ کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرانا پڑا اس سے زیادہ ذلت اور کیا ہوتی ہے اگر تمہارے مرزا جی کو علم غیب تھا اور اس فتح پر یقین تھا تو غم سے لہو کی قے کیوں آئی اور مرزا جی کا پانچ صد روپیہ کا سزا یافتہ ہونا سبحان اللہ پیشگوئی کا کیا اچھا نتیجہ ہے پھر اپیل کر کے اور سفارشات سے نکل گئے تو ایک دوسری بات ہے اور نہ یہ فتح ہی ہے۔ مولوی کرم دین صاحب کے مقابلے میں ہی تمہارے مرزا جی کی ذلت یہ ہی ایک امر عظیم ہے لیکن سمجھنے والے کے واسطے نافہم۔

۳- ڈوئی نے مرزا غلام احمد کے ساتھ مباہلہ کیا ہی نہیں اس لیے یہ محض مرزائی لاف کے سوا کچھ نہیں۔ اور جس نے مباہلہ کیا ہی نہیں اس کو ویسے ہی کہ دینا کہ یہ جلدی مرجائیگا بوڑھے آدمی نے آخر مرنا ہی ہے۔

۴۔ مرزائی کی شہادت معتبر نہیں ہے لہٰذا محمد علی خان صاحب کے لڑکے کا حوالہ مرزائی کے لئے زیبا نہیں۔

۵۔ چراغ دین جموئی کے متعلق مرزاجی کا فرمان کہ وہ میری پیشگوئی سے فوت ہوا اور یہ بھی علم غیب کی علامت ہے یہ تمہارا کہنا غلط ہے کیونکہ مرزاجی نے اس کے ساتھ کوئی تاریخ مقرر کی ہی نہیں بلا تقرر ہی پیشگوئی کہنا یہ مرزائی کے بر فسائیات سے ہے۔ مرزاجی کا علم غیب کا ثبوت تب ہوتا جب مرزاجی چراغدین کو اس کے مرنے کی ایک تاریخ مقرر فرماتے اور پھر وہ اسی تاریخ میں فوت ہوتا تو علم غیب ممکن تھا اور ویسے ہی کہ دینا کہ وہ میری بددعا کا نتیجہ ہے یہ غلط ہے ویسے تو جو بھی مرے مرزاجی کہدیتے کہ یہ میری بددعا کا نتیجہ ہے تو اس بات کو کون ذی ہوش تسلیم کرسکتا ہے (دوسرا جواب) مرزاجی اس کے مرنے کی تب خوشی مناتے جب اپنا کوئی نہ مرتا جب مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے مرزائی بھی طاعون کی زد سے نہ بچ سکے تو چراغ دین پہ اعتراض کرنا مرزاجی کی تکذیب ثابت کرتا ہے (تیسرا جواب) چراغ دین جموئی چونکہ مرزائیت کی شاخ تھا۔ ملاحظہ ہو دافع البلا از ص۱۹ تا ص۲۱ اگر وہ اس ذلت سے مرا تو مرزائیت کی تعداد میں کمی ہوئی اور مرزائی کذب ثابت ہوا اور اس کے مرنے سے مرزائیت کمزور ہو گئی ہمارا مسلمان تو مرزاجی کی بددعا سے فوت نہیں ہوا کہ مرزاجی ہمیں طعنہ دے سکیں یہ تو وکیل صاحب تم نے یار اپنا طمانچہ اپنے ہی منہ پہ رسید کر لیا سانو یا نہ چراغدین کے مرنے سے ہمارا کیا بگڑا مرزائیت ذلیل ہوئی سوگ ہوگا تو مرزائیوں کو ہمیں کیا مرزائی صاحب طاعون سے ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب یا مولوی ثناء اللہ صاحب جو اشد المعاندین تھے مرتے تو مرزائیت کا کچھ سنورتا بھی جب ان سے کوئی مرا نہیں تو مرزائی مرنے سے ہمیں کیا غرض جماعت تمہاری کمزور ہوئی۔

۶۔ زلزلے کی اطلاع دے کر مرزاجی کے علم غیب کی تصدیق کرنا یہ تو ناواقفی کا باعث ہے اگر زلزلے کی خبر سے بنی آدم نبی کہلا سکتا ہے تو روس اور امریکہ و برطانیہ

کے ماہرین سال پہلے ہی اطلاع دے دیتے ہیں کیا ان تمام کو انبیاء اللہ تسلیم کر دگے تو مرزائی صاحب ان بناوٹوں سے نبوت الٰہیہ ثابت نہیں ہوسکتی جسکا دروازہ خداوند نے بند کر دیا ہو اس کو کس آدمی کی مجال نہیں کہ دروازہ کھول سکے

۷ - نادر شاہ کہاں گیا کی پیشگوئی سے مرزا غلام احمد صاحب کے علم غیب کو ثابت کرنا ایسا ہے جیسا کہ ایک شخص کہہ دے کہ صبح ٹھیک، بجکر سات منٹ پر سورج طلوع ہوگا اور وقوع میں بھی ایسے ہی ہوجائے تو وہ کہدے کہ دیکھو میں نبی ہوں کیونکہ غیبی خبر دے سکتا ہوں لوگ کہیں گے ارے پاگل ہر دن دو منٹ ہر روز بڑھتا ہے یا کم ہوتا ہے ایسا تمہارا کہنا کوئی غیب کی دلیل نہیں کیونکہ نادر شاہ کے مرنے کی مرزا صاحب مبارک دے رہے ہیں ۱۹۰۵ء میں اور نادر شاہ کو موت آئی ۱۹۳۰ء میں ملاحظہ ہو مکمل پاکٹ بک صـ۵۷۶ ایک بیچارہ سادہ لوح تھا اس نے کسی پرندے کو بندوق چلائی تو پرندہ اڑگیا پھر شکاری نے شور مچادیا کہ میرا نشانہ خوب لگا کہ عرصہ دراز کے بعد وہی پرندہ مردہ پایا گیا تو شکاری نے فوراً کہہ دیا کہ دیکھا میں کیسا نشانہ باز ہوں میرے فائر کرنے کے بعد پرندہ عرصہ دراز کے بعد گھونسلے میں مر گیا تو سامعین ایسے شخص کو دیوانگی سے معذور سمجھیں گے۔

۸ - پنڈت دیانند کے متعلق تمہارا کہنا کہ مرزا جی نے فرمایا ان کی زندگی کا خاتمہ ہوگیا اس میں کسی کی خصوصیت موجود نہیں اس کو دیانند پر چسپاں کرنا مرزائی کے لئے حجت ہو تو ہو لیکن عقلمند کے لئے نہیں اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اس میں یقین بھی نہیں ایسے تو کئی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں بھی بس ختم ہوگیا تو اگر ماشاء اللہ برس کے بعد مر جائے تو قائل کہے کہ میں نے پہلے ہی اطلاع دے دی تھی تو یہ بھی سوائے مجنونوں کے کوئی تسلیم نہ کرے گا۔

۹ - مولوی نوردین صاحب کے سابقہ لڑکے کو مرزا جی کی نبوت روک نہ سکی ایک عیسائی کے مقابلے میں ہلاک ہوگیا تو پھر دوسری زوجہ سے شادی کرادی تو بیٹا ہوگیا تو یہ کوئی بھاری نہیں لطف تب تھا کہ خلیفہ صاحب کی اسی عورت سے جس پر عیسائی

بشارت پڑی اس سے لڑکا پیدا ہوتا اور پھر بیوی بچے مرزائی مذہب میں کوئی معجزہ نہیں ہے فافہم اور پھر پانچ سال کے بعد پیدا ہو جیسا کہ تم نے اپنی پاکٹ بک ص ۵۷۸ میں لکھا ہے لطف تب تھا کہ جس سال خلیفہ نوردین صاحب کے ہاں لڑکا فوت ہوا اسی سال ہی مرزا جی کی پیشگوئی سے لڑکا پیدا ہوتا پانچ سال کے بعد ترستے اور تڑپتے کو لڑکا ملا تو یہ ممکن ہے کہ ان کی آہ زاری کا نتیجہ ہو کہ یا اللہ اب ہم مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ کسی مباہلہ میں شامل نہیں ہوں گے تو لڑکا دے دے تو اس شرط پہ ملاحظہ ہو۔

۱۰۔ لیکھرام کے متعلق بھی مرزا جی نے اپنی کتاب میں ہی تحریر فرمایا ہے۔

آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص ۵۳۵ | اگر اس شخص (لیکھرام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خرق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں۔

تو اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب کا علم غیب عذاب الٰہی اسماوی بتاتا ہے لیکن لیکھرام چھری سے قتل کیا گیا تو مرزا جی کا یہ علم غیب بھی محض افترا ثابت ہوگیا۔

۱۱۔ تمہارا کہنا کہ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس قادیان میں اتنی مخلوق آئیگی کہ چاروں طرف سے راستے گھرے ہو جائینگے یہ بھی مرزا جی کا علم غیب ہے لیکن اب موجودہ حالت میں ۸ برس گزر گئے قادیان میں کوئی مرزائی بغیر پرمٹ داخل ہی نہیں ہو سکتا اور خبر نہیں ابھی کب تک خداوند کریم مرزا جی کے علم غیب کی تکذیب کے لئے مرزائیوں کے لئے قادیان کا دروازہ بند رکھیے یہ بھی رب العزت نے مرزا جی کو جھوٹا کرنے کے لئے ایسا کیا حالانکہ مرزائیوں نے سر توڑ کوشش کی کہ قادیان پاکستان میں شامل ہو جائے لیکن مرزا غلام احمد صاحب کے علم غیب کو رب العزت کا جھوٹا کرنا مقصود تھا اس لئے قادیان مرزائیت کے دارالخلافہ کو مرزائیوں کے لئے ہی صنافت

عَلَیۡہِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ کا نمونہ بنا دیا تاکہ مرزا جی کے غیب کی کھلی تکذیب ہو جائے۔

۱۲- تمہارے مرزا جی نے دشمنوں کے لئے طاعون کی بد دعا فرمائی تو مرزائیوں کو کیوں پڑی جیسا کہ پہلے مفصل گزر چکا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی تمہارا جھوٹ ہے۔

۱۳- تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے یہ تماشا بنایا ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا جو مخالف مرتا کہہ دیتے کہ میری بد دعا سے مرا ہے کیونکہ میرا دشمن تھا مرزا صاحب کا تمام زمانہ مخالف تھا کسی نہ کسی نے ضرور مر جانا تو مرزا جی اسی کو اپنے الہام میں داخل کر لیتے کہ یہ بھی میری بد دعا کا نتیجہ ہے مرزائی صاحب مرنا ایسے ہوتا ہے جیسا کہ خلیفہ نور دین صاحب کا لڑکا سعد اللہ لدھیانوی کے مقابلے میں فوت ہوا تو جھٹ پٹ اور مرزا جی بمرض ہیضہ عبد الحکیم کے مقابلہ میں ہلاک ہوئے تو میعاد مقررہ کے اندر جھٹ پٹ اس کو کہتے ہیں لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ مرزا صاحب کی بد دعا سے تو وہ نہ مرے جن سے مرزا جی کا مباہلہ ہوا اور کسی نے تو بھلا کیا ہی مرنا تھا۔ یہ تو صرف مرزائیوں کو بہلانے کی باتیں ہیں۔

۱۴- مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ اگر مرزا جی کی بد دعا سے ہلاک ہوتے تو جب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب نے ان سے مقابلے کئے اس وقت موت بھیجے جب قادیان جا کر مقابلے کے لئے بیٹھے رہے پھر جب ان کا خدائی وعدہ آ گیا تو مرزا جی نے فرمایا کہ میں نے موت بھیجی۔

"مرزائی" ابھی پیشگوئیاں اور بھی عرض کرلی ہیں۔

۱۵- محمد حسین بھیں کے متعلق پیشگوئی کی تھی وہ مطابق وعید ہلاک ہوا۔

۱۶- یَعۡصِمُکَ اللّٰہُ وَ لَوۡ لَمۡ یَعۡصِمۡکَ النَّاسُ حالانکہ بعد میں مارٹن کلارک وغیرہ نے مقدمہ بنایا پھر بھی خدا نے بچا لیا۔

۱۷- اِنَّہٗ اٰوَی الۡقَرۡیَۃَ اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کسی قدر عذاب کے بعد اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیگا

۱۸۔ دلیپ سنگھ والی پیشگوئی حقیقۃ الوحی ص۲۳۶ صحیح نکلی۔
۱۹۔ عبدالحق غزنوی نے حضرت مسیح کو کافر کا فتویٰ دیا تو حضرت نے اس کے اصرار پر مباہلہ پر دعا کی کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں سو یہ بات پوری ہوئی (حقیقۃ الوحی ص۲۴۰)
۲۰۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ کی دعا کے مطابق حضرت مرزا صاحب کے فدائی متجاوز از پانچ لاکھ ہیں یہ آپ کی صداقت کا بین ثبوت ہے
۲۱۔ مولوی محمد علی کو بخار رہا اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ طاعون ہے تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی تو میں جھوٹا ہوں نبض پر ہاتھ رکھا تو بخار اُتر گیا۔
۲۲۔ شاتان تذبحان الہام ہوا صاحبزادہ سید عبداللطیف اور شیخ عبدالرحمٰن شہداء کابل مراد ہیں۔
۲۳۔ حضرت صاحب کو الہام ہوا کہ "مضمون بالا" سو اخبارات نے اقرار کیا۔
۲۴۔ فروری ۱۹۰۶ء کو حضرت صاحب نے بنگال کی تقسیم کے متعلق پیشگوئی فرمائی پھر ۱۹۱۱ء میں ملک معظم جارج پنجم اس کے پورا ہونے کا باعث بنے پ از ص۵۸ تا ۵۸۱

"محمد عمر" (۱۵) مولوی کرم دین جہلمی کو اگر مرزا صاحب کی بددعا کا لگی تو جب مولوی کرم دین صاحب کے مقدمے پر مرزا جی کو خون کی قے آتی رہی اس وقت بددعا کیوں نہ دی اتنا عرصہ کیوں ناک پر رہا کیا بددعا کا اثر الٹا ہوتا ہے یہ تو فرمایئے کہ مرزا جی دعویٰ نبوت رکھنے والے اور کتنا عرصہ عدالت میں بھگتے۔
۱۶۔ تمہارا کہنا کہ مرزا جی کو اللہ نے کہا کہ میں تجھے میں بچاؤں گا۔ سبحان اللہ خداوند تعالیٰ نے جیسا مرزا جی کو معصوم رکھا خدا کسی کو نہ بچائے مرزا جی شراب پی لیں پھر بھی معصوم شادیوں پر کنجریوں کے طوائفوں کا ناچ کرائیں تو بھی معصوم اگر دن رات سو سو بار پیشاب ٹھہرنے نہ دے اور دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ نماز روزہ سے محروم رکھے تو بھی مرزا غلام احمد صاحب کے یَعْصِمُکَ اللّٰہُ میں فرق نہ آئے خارش سے ہر وقت مرزا جی کھجلاتے رہیں اور لوگ تندرست پھریں پھر بھی وَلَو لَمْ

یَعۡصِمُکَ النَّاسُ غلط نہ نکلے مرزائی بحث ایسی ہی ہوتی ہے کوئی بات نہیں۔

۱۷۔ تمہارا کہنا کہ کسی قدر عذاب کے بعد اس گاؤں کو اللہ تعالےٰ اپنی پناہ میں لیگا۔ سبحان اللہ وکیل صاحب اب تو تم نے تسلیم کر لیا کہ مرزاجی کا فرمانا وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمۡ وَاَنۡتَ فِیۡھِمۡ جھوٹ تھا جس کو تم نے خود تسلیم کر لیا کہ مرزاجی نے دافع البلاء کے صـ میں فرمایا "خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے" مرزاجی کا یہ کہنا بھی جھوٹ ہی نکلا۔

۱۸۔ دلیپ سنگھ کے متعلق سفید جھوٹ اور بناوٹ ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

۱۹۔ یہ بھی تمہارا جھوٹ ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کے متعلق کوئی لفظ نہیں کہا بلکہ فرمایا۔

حقیقۃ الوحی صـ ۲۴۰ { میرے دل نے عبد الحق کے لیے کسی بد دعا کو پسند نہیں کیا بلکہ میری نظر میں وہ قابل رحم تھا . . . . میری دعا کا مرجع میرا ہی نفس تھا اور میں جناب الہیٰ میں یہی التجا کر رہا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے۔

چنانچہ مرزاجی اس دعا کے مطابق ہی منہ مانگی موت ہیضہ سے ہی ہلاک ہوئے اور ہیضے کے متعلق مرزا صاحب کا فتویٰ ہے۔

۲۰۔ تمہارا کہنا کہ مرزاجی کی دعا کے مطابق ان کے فدائی پانچ لاکھ تک پہنچ گئی ہے مرزائی صاحب اگر یہی صداقت کا معیار ہے تو بدھ کے فدائی کروڑوں کی تعداد تک پہنچ چکے ہیں گوبند سنگھ صاحب کے ماننے والے لکھوکھا کی تعداد میں ہیں کیا وہ سچے ہیں ثابت ہوا کہ تعداد کی کثرت صداقت کی علامت نہیں میرے خیال میں سورۃ کوثر کہیں مرزائیوں کے لیے ہی تو نازل نہیں ہوئی۔ سبحان اللہ

قرآنی فیصلہ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ

غافل کر دیا ہے تم کو بہتات نے یہاں تک کہ تم قبروں کو جا پہنچے ہرگز نہیں (یقین کر سکتے تم جلد ہی معلوم کر لوگے پھر ہرگز نہیں (سمجھ سکتے تم) جلدی تمہیں پتا ہو جائیگا ہرگز نہیں (تم غافل نہیں رہ سکتے) اگر تم علم الیقین سے معلوم کر لو تو - ضرور تم دوزخ کو دیکھو گے پھر میں کہتا ہوں، کہ یقیناً ضرور تم دوزخ کو دیکھو گے ہی پھر اس دن تمام نعمتوں سے تم ضرور سوال کیے جاؤ گے۔

کفار بھی یہی کہتے تھے۔

سبا ۲۲/۴ | وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ اور کفار نے کہا کہ ہم مال اور اولاد زیادہ رکھتے ہیں اور نہ ہم پر عذاب نازل ہوتا ہے اگر ہم جھوٹے ہوں تو خدا کی طرف سے معذب من اللہ ضرور ہوں لہٰذا ہماری اولاد اور اموال کا زیادہ ہونا ہماری صداقت کا نشان ہے۔

مرزائیو! اب تم فیصلہ کر لو کہ کیا جو کچھ تم کہتے ہو یہی باتیں کفار کرتے تھے یا نہ؟ تو ربّ العزت نے ان کے ساتھ جو برتاؤ کیا وہ تم خود جانتے ہو تم بھی سوچ لو کہ وہی باتیں تمہاری ہیں اب تمہارے ساتھ بھی وہی تبدیلی ہوگی جیسا کہ پہلوں کے ساتھ ہوئی - کیونکہ جیسا کہ وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کو کہتے تھے ایسے ہی تم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق

لاف زنی کرتے ہو۔

۲۱۔ تمہارے مولوی محمد علی صاحب کو طاعونی بخار چڑھنا یہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے کذب پر دال ہے۔ کیونکہ مرزاجی کا دعویٰ تھا کہ مجھے میرے ملہم نے کہا ہے اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اور مرزا غلام احمد صاحب کے گھر میں مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے تو مرزا غلام احمد صاحب کے احاطہ مکان میں طاعونی بخار کا مرزاجی کے خاص معتقد مولوی محمد علی صاحب کو چڑھنا مرزاجی کے الہام کو محض افترا ثابت کرتا ہے۔ لہٰذا تمہارا یہ استدلال بھی غلط ثابت ہوا۔

۲۲۔ تمہارا یہ کہنا کہ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ اس سے سید عبد اللطیف اور شیخ عبد الرحمٰن مراد ہیں جناب اس استدلال نے تو مرزائیت کی جڑ کاٹ دی کیونکہ مرزاجی کو جب یہ معلوم ہوا کہ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ حلال بکری مراد ہے اور اس کا ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ تو مرزاجی کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ جو مرزائی ہو جائے اس کو بکری کی طرح حلال کر دیا جائے تو جائز ہے وکیل صاحب مرزاجی کا یہ کلام تو تمہارے تمام مرزائیوں کے خلاف پڑتا ہے۔ ایسی دلائل پھر نہ لکھنا یہ تمہارے سخت خلاف ہے۔ میرے خیال میں مِنَ الضَّانِ اثْنَیْنِ الخ پڑھ لو تو یہ مطلب جلدی تمہاری سمجھ میں آ جائیگا۔

۲۳۔ بعض اخبارات کا مرزاجی کی تقریر کو سراہنا یہ مرزاجی کی نبوت کی صداقت کی دلیل نہیں ہے کئی ہندوؤں اور انگریزوں میں ایسے مقرر ہیں جن کی تعریف میں دنیا کے اخبارات مداح ہوتے ہیں تو کیا ان تمام کو انبیاء اللہ کہو گے؟ ہرگز نہیں! تو تمہاری یہ دلیل بھی ریت کے ٹیلے سے زیادہ ناپائیدار ہے۔ چہ جائیکہ اس کو نبوۃ کی دلیل قرار دیا جائے اور آج تک نہ کوئی اخباری نبی ہوا ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔

۲۴۔ بنگال کی تقسیم کے متعلق تمہارے مرزاجی کا کہنا بھی ان کی صداقت کی دلیل نہیں

کیونکہ تمہارے مرزاجی انگریزی نبی تھے اس لئے انگریزوں کی تجویز پہلے کئی سال ہوتی ہے آہستہ آہستہ اس کو درعمل لاتے ہیں اسی طرح ہو سکتا ہے کہ مرزاجی کو کسی انگریز کے نوکر مرزائی نے بتا دیا ہو کہ بنگال کو تقسیم کرنے پر انگریز غور وخوض کر رہا ہے۔ تقسیم ضرور کر دینگے۔ تو مرزاجی نے اسکو اپنی پیشگوئی ہی کہ دیا تو یہ مرزاجی کی صداقت پر دال نہیں ہو سکتا ہے۔

لہٰذا تمہارا یہ استدلال بھی مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کو ثابت نہ کر سکا اور نہ یہ معیار نبوت اسلام میں قابل قبول ہے ہاں! البتہ اخباری نبی مقرر کر لو تو تمہیں اختیار ہے اور انگریزی نبی کہ وہ تو حقیقت پر مبنی ہوگا۔

(۱۲) بارھویں مرزائی دلیل

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (جمعہ ع۱)

آخرین میں بھی جو ابھی تک صحابہ سے نہیں ملے اللہ کی طرف سے ایک رسول کی بعثت مقدر ہے سورہ جمعہ کی اس آیۃ کو پہلی آیت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مقدر کی گئی ہیں پہلی بعثت اولین میں ہوئی اور دوسری بعثت آخرین کی جماعت میں ہوگی اس کی تفصیل بخاری شریف میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی حضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں یعنی آخرین منھم سے کون لوگ مراد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ حضور سے تین دفعہ پوچھا گیا اسی مجلس میں حضرت سلمان فارسی بھی بیٹھے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص پا لیگا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کی بعثت کی پیشگوئی کی گئی ہے (۲) اور اس کے ماننے والے صحابہ کے رنگ میں اصحابی کہلانے کے حقدار ہوں گے (۳) وہ شخص فارسی الاصل ہوگا (۴) وہ ایسے زمانہ میں

مبعوث ہوگا۔ جبکہ اسلام دنیا سے اُٹھ جائیگا اللہ قرآن کے الفاظ دنیا میں رہ جائینگے (۵) اس کا کام کوئی نئی شریعت لانا نہ ہوگا بلکہ قرآن مجید کو ہی دوبارہ دنیا میں لاکر شائع کریگا۔

دھیمی میں صحابہ نے عرض کیا کون ہیں یہ لوگ تو اپنے سلمان فارسیؓ کے ران پر ہاتھ مارا تو فرمایا اس کی قوم سے پس مرزا صاحب کا فارسی الاصل ہونا ضروری ہے نہ کہ سلمان فارسی کی نسل سے تھے۔

غرضیکہ زمانہ خود پکار پکار کر کہ رہا تھا کہ کسی مصلح زمان کی ضرورت ہے چنانچہ عین ضرورت کے وقت مرزا صاحب کو دُنیا میں بھیجا۔

ناقابل تردید ثبوت

مرزا صاحب کا فارسی الاصل ہونا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے کہ بندوبست مال میں مرزا صاحب کے والد ماجد اور دوسرے بزرگ زندہ موجود تھے قادیان کے مالکان کے شجرہ نسب کے ساتھ فٹ نوٹ میں بعنوان قصبہ قادیان کی وجہ تسمیہ یوں لکھا ہے:"مورث اعلی اہم مالکان دیہہ کا بعہد شاہان سلف سے بطریق نوکری ... آکر ... اس جنگل افتادہ میں گاؤں آباد کیا جو اس سے بھی فارسی الاصل ثابت ہوئے مرزا صاحب یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں اور یافث بنی نوح کا جو فارسی تھا لہٰذا مرزا صاحب فارسی الاصل ثابت ہوئے اور مرزا صاحب نے بھی اپنی کتابوں میں ایسے ہی لکھا ہے: پاکٹ بک از صفحہ ۵۸۱ تا صفحہ ۵۸۶

شروع آیت ایسے ہے۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

محمد عمر

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بھیجا جو ان پر اللہ کی آیتیں

پڑھتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اگرچہ وہ پہلے ظاہر گمراہی میں ہوں اور دوسرے ان سے وہ ہیں جو ان کو ملے نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ اللہ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے دو مراتب فرمائے (۱) ان پڑھ لوگ جن میں آپ رسول اللہ ہو کر تشریف لائے گو وہ پہلے کیسی ہی گمراہی میں پڑے ہوں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن مجید سنایا اور ان کو پاک بنا دیا اور ان کو قرآن کریم کا معلم اور دانا بنا دیا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ فیض حاصل کرنے والے یہ لوگ اصحاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہلاتے ہیں۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے یہ لوگ اسلام میں بہت بلند پایہ رکھتے ہیں اور یہ لوگ سابقین اور اولین ہیں جن کا ذکر رب العزت نے امیین تک فرمایا اور دوسرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مابعد ہیں جن کے متعلق اللہ جل شانہٗ نے آخرین سے ذکر فرمایا کہ بعض انہی سے " وہ لوگ ہیں جو ان کو نہیں ملے یعنی ان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف حاصل نہیں ہوا اور نہ آپ سے کسی قسم کا ان کو بلا واسطہ فیض ملا ہے اور ہیں بھی اسی زمانے کے لیکن ان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ کوئی تعلیم نہیں یعنی وہ محض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشرف ہیں ان کو تابعی کہا جاتا ہے۔ تو مرزائی صاحب نے وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مطلب عمداً بگاڑ کر کلام خداوندی پر ایسا بہتان گھڑا کہ آخرین میں بھی ایک رسول کی ضرورت ہے اگر مرزائی ایسے افترا سے کام نہ لے تو مرزائی کیسے کہلا سکے۔ حالانکہ مِنْهُمْ کا لفظ مرزائیت کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ مِنْهُمْ کا مرجع اُمیین ہے جب اُن آخَرِيْنَ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد سے رب العزت جواب دے رہا ہے کہ وہ ان اصحاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے لیکن مرزائی صاحب قادیان سے چھلانگ مار کر صحابہ کرام سے بھی اوپر رسالت کا درجہ گھڑنا چاہتا ہے حالانکہ آخَرِيْنَ

مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا کو نئی نبوت کا دور سے تعلق بھی نہیں مرزائی صاحب! ایسا استدلال تو کسی آریہ کے سامنے بیان کرو تو وہ بھی تمہاری اس عربی دانی پر ہنسی اڑائیگا اللہ تعالےٰ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ فرما کر آخرین کے بیان فرماوے لیکن مرزائی صاحب ایک شعشہ اپنی طرف سے ڈالتے ہیں آخر امت میں ان کی دوسری بعثت آخرین کی جماعت میں ہوگی مرزائی صاحب! یہ تو فرمایئے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت اس آیت کے کسی جملے سے نکالی اور کس جملے کا ترجمہ کیا جس شخص نے خداوند تعالےٰ کی اتباع کو ہی ترک کر دیا ہو اس کو خداوندی آیتوں میں زیادتی کرنے سے کب خوف خدالاحق ہوتا ہے یاد رکھو قرآن کریم کو اس بیدردی سے بگاڑنے کا حساب تم سے لیا جائیگا۔ اور پھر تمہارا البخاری شریف میں جھوٹ سے کام لینا اس میں بھی مرزائی اپنی عادت سے مجبور رہے حالانکہ بخاری شریف جلد ۲ صـ۷۲۷ میں مذکور ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوئیں (۱) آپ کا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر دست مبارک رکھ کر ارشاد فرمانا کہ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ اگر ثریا کے پاس ایمان ہوگا تو ان (سلمان فارسی) رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نسل سے آدمی حاصل کر لیں گے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مِنْ هٰؤُلَاءِ فرما کر مرزائیت کا رد فرما دیا اس میں من ثابت کرتا ہے کہ ان کی نسل سے ہوگا یا ہوں گے اور هٰؤُلَاءِ اسم اشارہ کے مشار الیہ سامنے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تشریف فرما تھے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضؓ کے اوپر دست پاک رکھ کر هٰؤُلَاءِ کا اشارہ فرما کر اس کی نسل کی تخصیص فرمادی لیکن مرزائی پھر بھی اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ ان کی نسل سے نہیں کیسی ہٹ دھرمی ہے جو قوم قرآن مجید کے معنی الٹے سے جھجکتے نہیں انہیں کلام مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار کرنے سے کونسا ڈر ہے اللہ کریم ہدایت کی توفیق عنایت فرماوے مرزائی صاحب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرمادیں کہ اس سلمان فارسیؓ کی نسل کا آدمی ایمان کا ایسا طلبگار ہوگا کہ ثریا کے پاس بھی ایمان پایا

جائے تو بھی وہ ضرور حاصل کریگا۔ لیکن مرزائی بیچارہ ایسا سادہ لوح ہے کہ ایمان سے مراد نبوت و رسالت کا حصول بنا بیٹھا اور پھر اس پر جھوٹ یہ کہ جیسے جھوٹی نبوت جڑ دی ویسے ہی صحابہ کا لقب بھی گھڑ لیا حالانکہ عبارت سے دونو امور کو کوئی دور کا تعلق بھی نہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ اس سے نبی کا مبعوث ہونا ثابت ہوتا ہے اور قرآن اُٹھ جائیگا کو اس سے متعلق کر دیا اور کہدیا کہ نئی شریعت نہ لائیگا بلکہ قرآن کا عامل ہوگا۔

مرزائیو! خدارا سوچو تم نے خدا کو جان دینی ہے فقیر نے پوری آیت لکھدی ہے یہ مذکورہ امورات کسی جملے کا استنباط ہے ؟ یا یہ کہ آیت پڑھ دی مطلب خواہ کچھ ہو مرزا غلام احمد صاحب قادیان و مرزائیت کا نقشہ سامنے رکھا اس مرزائی نقشے کی ترجمانی شروع کر دی اور اس تحریف قرآنی میں یہودیت سے بھی ترقی کر گئے۔ علیائیت کو بھی مات کر دیا۔

کچھ سوچو! قرآن کریم و احادیث مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا کر خداوند کریم اور مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دو گے تمہارے مرزا جی چونکہ حضرت سلمان فارسیؓ کی نسل سے نہ تھے اس لئے تم نے فرمان مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی تکذیب کر دی خداوند کریم تمہیں ھدایت دے اور دوسرا کذب یہ کہ مرزا صاحب فارسی الاصل نہیں تم نے ان کو زبردستی فارسی الاصل کر دیا۔

مرزا صاحب نے تو اپنی ایک نسل بننے ہی نہ دی جو شخص آبائی نسل کو غیروں کیطرف منسوب کرے اس کے متعلق تم خود سوچو کہ کس کریکٹر کا آدمی ہو سکتا ہے سنیئے۔

(۱) **کتاب البریہ ۱۳۴** :- میری قوم مغل برلاس ہے۔

جب اس سے کام نہ چلا تو حاشیے پر اپنے آپ کو فارسی الاصل کہدیا جب اس سے بھی گذر نہ ہو سکی تو اپنے متعلق لکھدیا۔

حالانکہ مرزا جی کے ملہم نے بھی مرزا جی کو مغل ہی ثابت کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۲) **مکاشفات ص ۲۸** :- اصبر سنفرغ یا مرزا د البدر جلد ۲ نمبر ۶

یا مرزا کا خطاب بھی مغلوں کو ہی ہوتا ہے۔ جب مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کو یا مرزا کا خطاب دے کر مغل ثابت کر دیا تو پھر مرزا جی کا اس سے انکار کرنا مرزائیت کو ہی خیرباد کہنا ہے۔

(۳) بیگ کا خطاب بھی مغلوں کو ہوتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب کے ماسبق کو خطاب مرزا اور بیگ سے ہی ہے اور تم بھی مرزا جی ہی کہتے ہو اب تک تم نے خان صاحب تو کہیں بھی نہیں لکھا اور نہ ہی مرزا جی نے کہیں غلام احمد خان لکھا ہے۔ اور مرزا جی کا جب اس بیگ سے بھی جی نہ بھرا تو فرمایا۔

(۴) درثمین صـ۱۰۰ { میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں۔ نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار کیوں جی مرزائی صاحب انصاف لگتی

بات کہنا کہ مرزا جی لسے ماد لیں نسلیں ہیں میری بے شمار اب کس بات پہ بھروسہ کیا جائے اور کس پہ اعتماد کر کے حقیقت سمجھا جائے مرزا جی کا تو وجوداً اور نسلاً اور مذہباً اور کلاماً کوئی ٹھکانہ ہے ہی نہیں جس کو معتبر سمجھا جائے و اللہ اعلم کس گورکھ دھندے میں پھنس گئے جس کو مرزا جی نہ خود سمجھ سکے اور نہ دوسرے کو سمجھا سکے اور مرزائی صاحب نے باقی جتنے نمبر استنباط کئے وہ ایجاد مرزائیہ ہے جن کو قرآن کریم سے دور کا تعلق بھی نہیں اگر کسی مرزائی کو ہمت ہے تو اس آیت کے کسی جملے سے لفظاً یا اشارۃً یا کنایۃً یا دلالۃً یا صراحۃً ثابت کر دے تو اسکو

مبلغ یک صد روپیہ انعام دیا جائے گا

اور تمہارے کلام سے ہی ثابت ہو گیا کہ زمانہ مرزائیت مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کو چاہتا ہے قرآن کریم یا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی نبوت کے متقاضی نہیں مرزا غلام احمد

صاحب قادیانی توذلیل اور ہوائی جہاز کے اقتضا پر تشریف لائے اسلام تو نبوت کا دروازہ بند کرتا ہے۔ طرہ یہ کہ مرزائی صاحب فرماتے ہیں کہ ہر گورے کو مغل کہا جاتا ہے۔ تو مرزائیوں کے نزدیک انگریز تمام مغل ہی کہلائیں لیکن اگر ان کو مغل کہا جائے تو گولی مار دیں۔

تیرھویں مرزائی دلیل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الآیات بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ (مشکوٰۃ شریف) کہ مسیح و مہدی کے ظہور کی نشانیاں بارھویں صدی کے گزرنے پر ظاہر ہونگی۔ علی قاری نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ الاسلام فی المائتین بعد الالف وَ ھو الوقت ظہور المہدی چنانچہ صدیق حسن خان نے بھی حج الکرامہ میں بھی مہدی کے ظہور کا وقت تیرھویں صدی میں ہی مقرر کیا ہے۔ تیرھویں صدی پوری ہوگئی تو مہدی نہ آئے حالانکہ بارھویں صدی کے ختم پر تیرھویں صدی میں امام مہدی کا پیدا ہونا ضروری تھا جو بعد المائتین سے ثابت ہوتا ہے از ص ۵۸۶ تا ص ۵۸۸

"محمد عمر" مرزائی صاحب اس کے کئی جوابات ہیں۔

جواب اول یہ ہے کہ فقیر پہلے ثابت کر چکا ہے کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ امام مہدی نہیں اس لئے کہ امام مہدی نبوت کا مدعی نہ ہوگا تو یہ بھی مرزا صاحب کا بڑا جھوٹ ہے۔ دوسرا اس لئے نہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَھْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ کہ مہدی میری عترۃ سے ہوگا اور تم خود بھی اس بات کو تسلیم کر چکے ہو کہ مرزا جی مغل ہیں کبھی ان کو فارسی الاصل ہونا بھی کہتے ہو سید نہ ہوئے تو بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مہدی نہ بنے لہٰذا تمہارا اس حدیث کو پیش کرنا ہی غلط ثابت ہوا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہارے الآیات بعد المائتین میں آیات سے تمہارا ظہور مراد لینا ہی جھوٹ ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ مائتین کے معنی ہزار کے دکھادو تو پانچ آنے انعام حاصل کرو۔

تو تمہارا بارھویں صدی کے بعد اس جملے کو مراد لینا ہی دیانتداری اور عربی زبان کے خلاف ثابت ہوگا۔

چوتھا جواب یہ ہے جناب نے ابن ماجہ کے حاشیے کا حوالہ دیا گیا حاشیہ اگر شروع سے پڑھتے تو وہیں سے ہی جواب مل جاتا آپ کو اتنی تکلیف نہ کرنی پڑتی مگر آپ کو بھی مذہبی مجبوری ہے۔ جیسا مذہب ویسا ہی باتیں تلاش کر لیتے ہوں گے۔

ابن ماجہ حاشیہ ۳۰۴ { الایات بعد المائتین ھذا الحدیث اورده ابن الجوزی فی الموضوعات من طریق محمد بن یونس الکدیمی عن عون وقال ھذا حدیث موضوع وابن المثنی ضعیفان . . . وقال ابن کثیر ھذا الحدیث لا یصح

کیوں؟ جناب مرزائی صاحب یہ ہے حاشیہ ابن ماجہ کی عبارت جس کو آپ نے سہواً ترک فرما دیا۔ اب تمہاری اس پیش کردہ روائت (سند روائت ابن ماجہ) کے رواۃ کی حقیقت کتب اسماء رجال الحدیث سے عرض کرتا ہوں۔

ابن ماجہ ص ۳۰۴ { حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عون بن عمارہ ثنا عبد اللہ بن المثنی بن ثمامہ بن عبد اللہ بن انس عن ابیہ عن جدہ عن انس بن مالکؓ (عون بن عمارہ)

میزان الاعتدال ۲/۳۰۹ { عون بن عمارہ العبسی البصری فقد روی عن عبد اللہ بن المثنی الانصاری عن ابیہ عن جدہ عن ابی قتادہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایات بعد المائتین قال خ فقد مضی مائتان ولم یکن من الایات شیئ وقال ابو داؤد ضعیف وقال ابو حاتم ضعیف منکر الحدیث ادرکتہ ولم اکتب عنہ

عون بن عمارہ القیسی البصری اس نے عبد اللہ بن المثنیٰ انصاری نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اس نے ابو قتادہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پس ضرور دو سو سال گزر چکے ابھی تک کوئی نشانی ظاہر نہیں ہوئی (لہٰذا روایت جھوٹی ثابت ہوئی) ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے ابو حاتم نے کہا ہے کہ واقعی ضعیف ہے منکر الحدیث میں اس کو ملا لیکن اس سے کوئی حدیث نقل نہیں کی کیونکہ یہ منکر الحدیث ہے۔

تہذیب التہذیب ۸/۱۷۳ عون بن عمارہ ... قال ابو زرعۃ منکر الحدیث وقال الحاکم ادرکتہ وَلَمْ اَکْتُبْ عَنْہُ وَکَانَ منکر الحدیث ضعیف الحدیث .. وَقال ابو داود ضعیف .... وَقال البخاری لما ذکر حدیثہ من طریق ابی قتادۃ الایات بَعْدَ المائتین فقد مضٰی مائتان وَلَمْ یَاتِ مِنَ الْاٰیَاتِ شَیْئٌ۔

کیوں جناب؟ مرزائی صاحب تمہاری پیش کردہ روائت کو تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ دو سال گزر چکا ہے اور ابھی تک کوئی مثال ظاہر نہیں ہوئی ضعیف روائت ہے اور تم اس کو آج مرزا جی پر چسپاں کرتے ہو یار تم تو کتنا داؤ پیچ سے کام لیتے ہو تمہارا پول تو ظاہر ہو گیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تو تمہارے مائتین سے دو ہزار برس کے معنی مراد لینے کو بھی جھوٹ ثابت کر دیا اور پھر سرے سے اس کو جھوٹی ثابت کر دیا۔ اور پھر ایسی حدیث موضوع پر بھی کام نہیں چلتا تو احتمال پیش کرتے ہو احتمالوں سے استدلال نہیں بنتے اور تمہارا کہنا کہ نواب صدیق حسن خان نے تیرھویں صدی میں لکھا ہے وہ بھی گزر چکی تو اب چودھویں میں تو ضرور آنا چاہیئے جب صدیق حسن خان نے تیرھویں صدی مقرر کی وہ بھی گزر گئی تو اس میں نواب صاحب جھوٹے ہوئے اب چودھویں صدی میں پیش کرنا اس کے بھی خلاف ثابت

ہوا لہٰذا تمہارا مرزا جی کو مہدی ثابت کرنا ہر طرح کذب علی الکذب تمہاری زبانی ہی ثابت ہوا اور تمہارا چودھویں صدی میں امام مہدی کا تقرر کرنا جھوٹ اور افترا ثابت ہوا اور طرہ یہ کہ اس کو مرزا غلام احمد صاحب پر چسپاں کرنا یہ مرزائی دھوکہ ہے۔

چودھویں مرزائی دلیل

حدیث شریف میں ہے کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں اور یہ صداقت کے دونوں نشان کبھی ظاہر نہیں ہوئے رمضان میں چاند گرہن پہلی رات اور سورج گرہن نصف میں یہ ۱۸۹۴ء میں لگا اور حدیث شریف میں قمر آتا ہے اور قمر پہلی تین راتوں کے بعد کے چاند کو کہتے ہیں اور یہ حدیث فتوی حدیثیہ میں بھی ہے۔ اور احوال الآخرۃ میں بھی ہے۔ مکتوبات امام ربانی میں بھی ہے۔ حج الکرامۃ میں بھی ہے مکمل پاکٹ بک از ص ۵۸۸ تا ص ۵۹۱

"محمد عمر"

وکیل صاحب یہ باتیں تو تم تب بتاؤ جب تمہارے مرزا غلام احمد مہدی ثابت ہوں جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے موافق نہ امام مہدیؑ کا نام نہ آپ کے فرمان کے موافق مرزا جی کے باپ کا نام نہ والدہ صاحبہ کا نام اور نہ ہی سید مرزا جی مہدی ہی نہیں تو مہدی کے علامات کی تلاش کرنا ہی عبث ہے کیونکہ علامات ذات کو متلزم ہوتے ہیں۔ جب ذات مہدی میں ہی مرزا جی کی مطابقت نہیں تو تمہارا علامات کا بیان کرنا ہی فضول ہے اور سوائے ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہیں کہ کسی نہ کسی طرح لوگ پھنس جائیں اور داد دیں کہ خوب بات بنی خواہ جھوٹ ہی گھڑا گیا ہو۔

وکیل صاحب یہ دار قطنی کی روائت تمہاری پیش کردہ میں عمرو بن شمر شیعوں کا راوی ہے اہل سنت و جماعت کی کتب میں اس کا ذکر ہی نہیں اور شیعوں کی سندوں میں یہ مذکور ہے اور ان کی کتب اسماء رجال میں بھی ہے ایک حوالہ عرض کرتا ہوں۔

رجال نجاشی ۲۰۴ | عمرو بن شمر ضعیف جدا

ثابت ہوا کہ یہ راوی شیعوں کے ہاں بھی ضعیف ہے۔ اور محمد بن علی بھی شیعہ کے اکابرین سے ہے اور اس نے اپنے قول کو نقل کیا یہ قول نہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور نہ کسی اصحاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے لہٰذا یہ قول عند الشیعہ بھی معتبر نہیں اور اہل سنت کے نزدیک تو قطعاً حجت ہی نہیں کیونکہ اس کے روات اہل سنت جماعت سے ہی نہیں اور تمہارا کہنا کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور وہ ۔ بات کا تبنگڑ بنا دیا حالانکہ اس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک کہیں ہے ہی نہیں جب یہ قول ہے ہی جھوٹو جھوٹ چوتالسو تو اسے خواہ کئی آدمی نقل کریں آخر یہ روایت تو دار قطنی وال ہی ہے کسی ناقل کی توثیق بھی موجود نہیں جس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہیں ذکر تک نہیں اور پھر تمہارا کہنا کہ دار قطنی کا دعویٰ ہے کہ میری موجودگی میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی جھوٹ نہیں گڑھ سکتا سو بھائی جب علامہ دار قطنی نے اس قول کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہی نہیں کیا تو پھر تم یہ کیسے کہ سکتے ہو کہ دار قطنی نے یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگایا ہے بہتان تب تھا جب یہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہوتی اور امام دار قطنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے یہ تو کام مرزائیوں نے کیا ہے یہ قول نہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی تھا اور نہ انہوں نے منسوب کیا اب اگر تم جھوٹ بولو اور منسوب کرو تو یہ تمہارا مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے ۔ اور طرہ یہ ہے کہ اس جھوٹی روایت کے مطابق بھی شب اوّل کو نہ چاند گرہن لگا اور نہ ہی نصف میں کسوف ہوا یہ محض مرزائی داؤ پیچ سے بنایا گیا جو مکمل احمدیہ پاکٹ بک ص ۵۸۹ سے اہل ایمان و اہل عقل کو صاف واضح ہو رہا ہے تو مرزائیہ کا جیسا مذہب جعلی ویسا ہی ان کا استدلال جعلی ثابت ہوا۔

پندرھویں مرزائی دلیل

حدیث شریف میں ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پہ ایک مجدد مبعوث کریگا جو آکر دین کی تجدید کریگا چنانچہ مرزا صاحب نے مجدد کا دعویٰ بھی کیا چنانچہ حج الکرامۃ میں لکھا ہے کہ پہلی صدی میں عمر بن عبد العزیز سے شروع ہوتے ہیں اور بارھویں صدی میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور تیرھویں صدی میں سید احمد بریلوی ہوئے چودھویں صدی خالی تھی یا تم بتاؤ کہ کون تھے لہٰذا مرزا صاحب چودھویں صدی کے مجدد ثابت ہوئے پاکٹ بک از صا۵۹ تا ص۵۹۶

محمد عمر "جھوٹے کے منہ سے خود ہی جھوٹی بات نکل جاتی ہے مرزائی صاحب کجا دعویٰ نبوۃ اور کجا دعویٰ مجددیت جب شریعت اسلام کے کسی رو سے بھی تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نبی نہ بن سکے تو اب اخیر یہی کہ دیا کہ چودھویں صدی کے مجدد ہی سہی مرزائی صاحب ذرا یہ تو فرماؤ کسی تمہارے شمار کردہ مجددوں سے کسی نے ہی دعویٰ نبوت کیا ؟ اگر نہیں کیا تو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اس دعویٰ مجددیت میں بھی جھوٹے کیونکہ مرزا صاحب نے نبوۃ کا دعویٰ کیا اور پہلے مجددین تمام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کے قائل رہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہارے نزدیک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حجت نہیں کیونکہ وہ غیر مجتہد ہیں۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ تمہارے تمام بیان کردہ مجددین تو حیات مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسدہ چڑھنے اور قرب قیامت ان کے تشریف لانے کے قائل رہے اور مرزا صاحب وفات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور خود دعویٰ عیسیٰ مسیح ہونے کا کرتے ہیں جو پہلے مجددین نے نہیں کیا لہٰذا تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اس دعویٰ مجددیت میں بھی جھوٹے ثابت ہوئے کیونکہ تمہارے مرزا صاحب پہلے مجددین کے عقائد اور اصولوں اور دعووں کے خلاف بلکہ تمام اسلامی

اصولوں کے سخت مخالف ہیں جن کا پہلے ذکر مفصل گزر چکا ہے جس شرک اور بدعت اور کفر کو پہلے مجددین مٹانے کے لئے اور اسلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو غالب کرنے کے لئے تشریف لائے مرزا غلام احمد صاحب نے ان کے خلاف اسلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر ممکن مٹانے کی کوشش کی بلکہ اسلامی پردے میں مرزائیت کی اشاعت میں جد وجہد کرتے رہے جو آجتک بھی تمام مرزائیوں کا وطیرہ ہے لہٰذا ان مجددین کی اتباع میں مجددیت کا دعویٰ کرنا بھی خلاف اصول مجددیت اور افترا ہے

سولہویں مرزائی دلیل

وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي اِسْرَائِيلَ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَاْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ اَحْمَدُ (صف ع ۱)

ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد رسول کی آمد کی بشارت دی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ آپ کا غلام احمد مرزا صاحب ہیں کئی وجوہات کی بنا پہ پہلی وجہ یہ ہے کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اور آگے فرمایا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ لہٰذا اگر مرزا صاحب مفتری علی اللہ ہوتے تو خداوند کو ہرگز کامیاب نہ بناتا لہٰذا مرزا صاحب کا تمام دشمنوں کے سامنے ہر مقصد میں کامیاب ہونا یہ صداقت کی نشانی ہے پس پہلی نشانی جو اس احمد رسول کی بتائی گئی وہ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ ہے یعنی اسلامی زمانہ میں آئیگا اور ان پہ لوگ فتوائے کفر بھی لگائیں گے۔ پاکٹ بک ص ۵۹۶ تا ص ۵۹۸

محمد عمر " وکیل صاحب قرآن کریم کو بدلنے اور تحریف کرنے کا ٹھیکہ تو مرزا غلام احمد صاحب و امت مرزائیہ نے ہی لیا ہوا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی آیت مذکورہ بالا بالکل واضح ہے جس سے صاف صریح ترجمہ سے

ہی ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہیں ایک رسول کی مبارک دیتا ہوں جو میرے بعد آنے والا ہے اس کا نام بھی میں تجھے بتا دیتا ہوں (تاکہ کوئی غیر تمہیں دھوکہ نہ دے) اس کا نام احمد ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ مبارک دیں احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور احمد ہونے کا مدعی بن بیٹھے احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ سو سال بعد آنے والا غلام احمد اگر غلام احمد کی بشارت ہوتی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبارک دینی چاہئیے تھی کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ایسے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیتے کہ میرے بعد ایک غلام احمد بھی آنے والا ہے اے امت محمدیہ تم ان کو بھی تسلیم کرنا جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد کی بشارت نہیں دی تو ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا اس آیت کا مصداق بنانا افترٰ علی اللہ ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کی بشارت نہیں دی کہ مرزا صاحب آپ کی اُمت سے تھے ہی نہیں بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے تو نبی کا پیدا ہونا ہی محال ہے کیونکہ رب العزت نے احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ نبوت کو ختم کر دیا ہے بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرما دیا کہ میری امت سے جو مدعی امت ہوگا اس کو نبی نہ کہنا بلکہ دجال کے خطاب سے مخاطب کرنا کیونکہ وہ دجل سے کام لیگا حقیقت سے اس کو کوئی سروکار نہ ہوگا جیسا کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے کیا اور تم کر رہے ہو صرف ایک کے متعلق ہی نہیں بلکہ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت کے مدعی تیس ہونگے اور تمام دجال ہی ہونگے کیونکہ میرے بعد میری اُمت سے کوئی نبی پیدا ہی نہیں ہو سکتا جیسا کہ اسکی تحقیق پہلے گزر چکی ہے اب پھر عرض کر دیتا ہوں۔

ترمذی شریف ۲/۴۵ | قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہونگے۔ ہر ایک ان کا گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں نبیوں کے ختم کرنیوالا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوداود شریف ۲/۲۲۴ میں بھی ہے اور بخاری شریف ۱/۵۰۹ میں بھی مذکور ہے لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مرزائیو! عقل کا علاج کراؤ اور اگر تمہیں مرزائیت مانع ہے تو کسی ہندو سکھ سے ہی دریافت کر لو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئے ہیں یا احمد مصطفےٰ مکی ومدنی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئے ہیں جب تمہیں کوئی ہندو یا سکھ یا عیسائی یا ان کی کوئی تاریخ شہادت دے ایک دو نہیں بلکہ سوائے امت مرزائیہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد احمد مکی ومدنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لائے سب دنیا کو معلوم ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی احمد مکی ومدنی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ساڑھے تیرہ سو سال پیدا ہوئے تو خود سمجھ لینا کہ یہ جو ہمیں قرآنی آیت يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ مرزائی سنا کر اپنے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرتا ہے یہ محض مرزائی فریب و دھوکہ ہے یا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنے مرزا غلام احمد کو يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ کا مصداق بنانا چاہتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد صاحب کے درمیان سے احمد مکی ومدنی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دو اور یہ کہدو کہ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نبی اللہ نہ تھے بلکہ وہ بھی اُمت عیسیٰ علیہ السلام میں داخل تھے تم اپنے مرزا جی

کہ اس آیت کا مصداق بنا سکتے ہو لیکن یہ بات بھی تمہارے کذب کو اور زیادہ واضح کریگی کیونکہ سائل دریافت کر سکتا ہے کہ اگر تمہارے مرزائیوں کے نزدیک احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نبی نہیں بلکہ اس آیت کے مصداق تمہارے مرزا جی ہیں تو یہ آیت نازل کس پر ہوئی جس پہ قرآن نازل ہوا اور یہ آیت جس پہ نازل ہوئی وہ تو نبی نہیں اور جھوٹے الہام اِدھر اُدھر کے محض تُکّے بھگڑے گھڑتا پھرے وہ سچا نبی نہیں ہو سکتا اس آیت کا مصداق تو یہ سوائے مرزائی عقل اور کوئی تسلیم نہ کریگا اور پھر اور بات ہے کہ جس کو اس بات کا خطاب ہو رہا ہے اور رب العزت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بنی اسرائیل کو سمجھا رہے ہیں کہ یہ میرے پیارے مکی و مدنی احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وہی ہیں جن کی خوش خبری تمہیں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ سے سُنا چکے ہیں اب اس آیت کریمہ سے رب العزت احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کی تصدیق کے لئے بنی اسرائیل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی قبل از تشریف آوری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثبوت دے رہے ہیں لیکن مرزائی بجائے احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے غلام احمد کو درجہ احمد پہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کسی افسر کا غلام کسی کو دھوکہ دے اور کہے میں وہی افسر ہوں اپنے آقا کے عہدے پر میں فائز ہوں تو وہ اپنے آقا کا دشمن سمجھا جائیگا اور اس کا ہتک کنندہ سمجھا جائیگا بلکہ ایسا غلام حبس دوامی میں قید کیا جائیگا۔ ایسے ہی حال تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ہے جو غلام سے تجاوز کر کے احمد بننے کی کوشش کرتے رہے اور آیت بعد عیسیٰ علیہ السلام کے احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کا مصداق من بعد احمد صلے اللہ علیہ وسلم نہیں تو بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یقیناً دجالون کذابون سے ہی شمار ہونگے اب تمہارا کام مرضی پہ منحصر ہے اگر نبوۃ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دو تو بلاشک

اس آیت یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو اپنے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرلو اور اگر احمد مکی ومدنی صلے اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لانا چاہتے ہو تو بہر کیف بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مرزا غلام احمد
صاحب قادیانی کو تمہیں دجال تسلیم کرنا پڑیگا ورنہ تم اس آیت خداوندی
یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کے روسے رسالت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے
مکذب ہوگئے۔ اب فیصلہ تم پر ہے جو چاہو راستہ اختیار کرلو اور من بعد
عیسیٰ کو من بعد احمد کرلو تو خداوند کریم حساب خود کریں گے۔ احمد مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک وہ دجال کو خداوندی نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے درجہ پر فائز کرو اور یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کی تکذیب کرو تو یہ
مرزائی عقل وایمان کو ہی زیبا ہے۔

واقعی مرزا غلام احمد صاحب نے احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد
یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کی تکذیب کرکے مفتری علی اللہ ثابت ہوئے
اسی وجہ سے رب العزت نے اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کے قانون کا اجرا
مرزا غلام احمد قادیانی پر فرمایا اور ہر ایک ادنےٰ سے ادنےٰ عیسائی کے مقابلے
میں ذلیل کیا تمام عمر محبوبہ کو ترستے رہے خداوند کریم نے اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ
کو مرزا صاحب پر وارد کرہی دیا دائیں بازو کو توڑ دیا سوسو دفعہ پیشاب کی کثرت
سے بجائے سنہری گدوں کے ہروقت ٹٹی ہی نصیب رہتی اس سے زیادہ اور کیا سزا
ہوسکتی ہے مرزا صاحب کو جو جو سزائیں رب العزت کی طرف سے ملیں وہ ماقبل گزر
چکی ہیں دوبارہ دوہرانے کی ضرورت نہیں جن کو خداوند کریم نے ہر سزا میں گرفتار کیا ہو
یا اس کے متبعین یہ دعویٰ کریں کہ اگر مرزا صاحب یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ
اَحْمَدُ میں کاذب تھے تو اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ میں گرفتار کیوں نہ

ہوئے تو یہ مرزا جی اور مرزائیوں کی خداوندی سزا سے چشم پوشی کر کے اعلان کرتا ہے
اور وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ تو مرزائی نے پڑھ دیا لیکن پہلی عبارت کھا
گیا اور قرآن کریم پر زیادتی کرتے ہوئے قرآنی عبارت کو علیحدہ علیحدہ کر کے تحریف
سے کام لیا حالانکہ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ
إِلَى الْإِسْلَامِ جملہ اکٹھا ہے کہ جو شخص احمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں
سوائے احمد مرسل مکی ومدنی صلے اللہ علیہ وسلم کے احمد بننے کا دعوےٰ کرے تو
ایسا شخص اللہ تعالےٰ پر جھوٹا افتری کرتا ہے مفتری ہے ظالم ہے کہ وہ مصطفٰے صلے
اللہ علیہ وسلم کے اسلام میں داخل ہو کر یعنی مسلمان کہلا کر مفتری بنے تو ایسے ظالم کو
اللہ تعالےٰ کبھی خلاصی نہیں دیگا جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال رب العزت
نے بگاڑا جو اظہر من الشمس ہے فتوی بھی ثبت فرمایا اور دنیا میں گرفتار بھی کر لیا لیکن پھر بھی
انکار کر رہا ہے اور مرزائی صاحب تم نے تو یارہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو
اور ان کے متبعین کو ہی معاذ اللہ اسلام سے خارج کہدیا کہ زمانہ اسلام ہوگا کیا مصطفٰے
صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے انبیاء کرام مسلمان نہ تھے؟ اسی کو کہتے ہیں افترا علی اللہ مرزائی
صاحب پہلے تمام انبیاء علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والے اسلام میں داخل تھے
جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو رب العزت نے فرمایا أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ پھر تمہارا یہ تاویل کرنا کہ زمانہ کفر میں احمد نہ تشریف لائیگا بلکہ زمانہ اسلام
میں آئیگا یہ تو تم نے اپنی ہی تکذیب کر دی کہ ہر وقت تم مرزائی کہتے ہو کہ جب کفر
پھیل جائے تو رسول کی ضرورت پڑتی ہے جیسا کہ دنیا میں کفر ہی کفر تھا تو احمد
رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے مبعوث فرمایا جہاں رب العزت لِتُخْرِجَ
النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ فرماوے اس کا مرزائی انکار کر دے اور
جہاں اللہ تعالےٰ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فرماوے

تو مرزائی اس کی بھی تکذیب کر کے کہدے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پورا نور نہیں پھیلا سکے ابھی اندھیرا ہے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کی ضرورت ہے سبحان اللہ مرزائی تحریف و تکذیب مشہور ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اور پھر مرزائی صاحب کا کہنا کہ لوگ اسے کافر کہیں گے یہ مرزائیات سے ہے اس آیت سے اس بات کو دور کا تعلق بھی نہیں یہ مرزائی کذبات میں شامل ہے جو مرزائی چٹکلا ہے۔

مرزائی اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہیں بلکہ غلام احمد کے متعلق ہے کیونکہ (۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف اپنے آپ کو اسلام کے مدعی قرار نہیں دیتے۔ (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بانئے اسلام ہیں آپ کے مخالفین نے اپنے آپ کو کبھی مسلمان قرار نہیں دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غیر مسلم قرار دے کر حضور علیہ السلام کو اسلام کی دعوۃ دی پاکٹ بک ص۵۹۸

محمد عمر "مرزائی صاحب خدائی قرآن کی اس مذکورہ آیت میں تو ہر شخص دیکھ سکتا ہے پڑھ سکتا ہے کہ صرف احمد ہی لکھا ہے غلام احمد لکھا ہی نہیں مرزائی قرآن میں ہو تو مضائقہ نہیں تو جب آیت کریمہ میں غلام احمد لکھا ہی نہیں بلکہ یاتی من بعدی اسمہ احمد صرف لکھا ہے تو تمہاری تو یہ چوٹیں محض غلط ثابت ہوئیں یا کسی تفسیر سے ہی اس کا مطلب دکھا دو کہ احمد سے مراد غلام احمد ہے تب تمہاری سچائی ثابت ہو جائیگی اور تمہارا کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف اسلام کے مدعی نہیں جن کی طرف آپ کو دعوت دیتے ہوں تو تمہارا یہ کہنا بھی غلط ہے کیونکہ اگے ارشاد الہٰی ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ کہ کون شخص زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑے اور کہ غلام احمد

کہلا کر احمد ہونے کا مدعی بن بیٹھے، حالانکہ وہ مسلمان کہلاتا ہے خداوند کریم نے تو صاف فیصلہ فرما دیا کہ مسلمان کہلا کر جو خدا وند تعالیٰ پر جھوٹا بہتان گھڑے احمد نہ ہو بلکہ غلام احمد یا کوئی اور ہو تو وہ اس آیت کا مصداق بننے کے لئے احمد کہلائے اور تا کہ میں اس خداوندی پیشگوئی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمائی ہے احمد بن جاؤں تو وہ بڑا ظالم اور مفتری علی اللہ ہے اسی واسطے رب العزت نے فرمان عیسیٰ علیہ السلام یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ پر کلام کو ختم نہیں فرمایا بلکہ آگے افترائی احمد کا رد فرمایا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اس کو علم تھا کہ جو احمد نہیں وہ احمد بننے کا دعویٰ کریگا تو وہ مفتری اور ظالم ہوگا۔ یعنی میرے اس ارشاد کو دیکھ کر احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد احمد بننے کی کوشش کریں گے ان کے واسطے رب العزت نے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ فرما کر مفتری احمد کا رد کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ یاد رکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ تو فرما دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو عیسائیوں کے لئے اسی لئے یاد دہانی کرائی گئی کہ جس کے متعلق تمہارے عیسیٰ علیہ السلام نے تمہیں فرمایا تھا کہ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ وہ یہی ہیں جن پر قرآن نازل ہوا اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے اور متبع صحیح ہو تو ان کی خوشخبری یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کو یاد کرو اور احمد مکی و مدنی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ جس احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام پیدائش بھی تمہیں بتایا گیا ہے۔ بائبل میں مذکور ہے۔

استثنا ۳۳/۲ — فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت

ان کے لئے تھی۔

مرزائیو! فاران جو مکہ معظمہ کے پہاڑ کو کہا جاتا ہے۔ جس مقام کی پیشگوئی پہلے بتائی گئی احمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کی جائے پیدائش فاران یعنی مکہ معظمہ کی پہاڑی ہے اور صاحب شریعت بھی ہیں تو احمد مکی صاحب شریعت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصل اور صحیح مصداق تشریف لانے کے بعد اگر کوئی احمد بننے کا دعویٰ کرے تو وہ بڑا ظالم ہے اور مفتری علی اللہ ہے تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ احمد مکی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت بفرمان الہٰی تشریف لاچکے جس کا تمام زمانہ شاہد ہے سوائے مرزائیوں کے آپ کے بعد اگر اب کوئی احمد بن کر اس آیت کا مصداق بننے کا دعویٰ کرے تو وہ اس آیت کریمہ کے رو سے کاذب اور مفتری ہے اور خداوند کریم نے پھر ایسے مفتری کا نشان فرمادیا کہ احمد مکی صاحب شریعت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد احمد بننے کا مدعی مسلمان کہلا کر مفتری اور کاذب ہوگا۔ چنانچہ اسی آیت کے موافق مرزا غلام احمد صاحب کے افتراء اور کذبات حمایت میں سے گزر رہے ہیں۔ اور فرمان الہٰی سچا ہوا تو اب اگر کوئی اس ارشاد الہٰی کے سننے کے بعد کسی مرزا غلام احمد یا کسی اور مفتری اور کاذب کے دھوکے میں آجائے اور احمد مکی صاحب شریعت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بناوٹی احمد کی اقتدا کرتا پھرے تو وہ شخص عقل و علم سے کورا سمجھا جائیگا۔ وکیل صاحب فقیر ایک اور عرض کرتا ہے کہ اگر تمہاری اس پیشکردہ آیت کے موافق تمہارے مرزا غلام احمد قادیانی احمد نبی تھے یا ہیں تو مرزا جی کا ظلی یا بروزی نبوت کا دعویٰ کرنا باطل ثابت ہوا جب غلامی چھوڑ کر احمد کا ہی دعویٰ کرلیا تو پھر مرزا غلام احمد صاحب کو تمہارا ظلی یا بروزی نبی تصور کرنا مسلمانوں کو محض دھوکا دینا ہے اور تمہارا ظل اور بروز کا سبق کا تمام پلندا ہی جھوٹ محض ثابت ہوا اس آیت کریمہ کا مطلب بگاڑ کر تو تم نے اپنی ہی موت خریدلی کیونکہ اس محرفہ مطلب کو صحیح سمجھو اور ہو کر مرزا

غلام احمد قادیانی اس آیت کے مطابق احمد صاحب شریعت ہیں تو تمہارا ظلی اور بروزی نبی کہنا جھوٹ اور اگر ظلی یا بروزی نبی ہونے کے لیے دلائل کو سچا کہو تو تمہارا اس آیت کو تبدیل کر کے دعویٰ احمد قادیانی کو صحیح سمجھنا جھوٹ محض ہے۔

پھر تمہارا دوسرا سٹاپ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے مرزائی صاحب رب العزت تو ھو کی ضمیر واحد کی فرماتا ہے کہ مدعی اسلام ہو کر جو بہتان گھڑ کر جعلی احمد بنے) وہ ظالم ہے اور مفتری ہے رب العزت یہ تو تمہارے مرزا جی کا رد فرما رہا ہے کہ مدعی اسلام ہو کر جیسا کہ تمہارا مرزائیوں کا دعویٰ اسلام کا ہے پھر خداوند پر جھوٹے بہتان گھڑے اور جعلی احمد بنے تو وہ کاذب مفتری اور بڑا ظالم ہے اب تم مرزائی ہیرا پھیری کرو تو آیت کریمہ بھول نہیں سکتی قرآن کریم سے تم چھپا نہیں سکتے نبوت کے افترا کو صحیح سمجھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلاؤ تو خدائی مجرم ظالم۔

مرزائی "مُوَیُدعیٰ میں ھوؔ کی ضمیر کا مرجع احمد ہی ہے افتریٰ کا الزام اسی پر ہے جس کی الزام سے بریت مقصود ہے جس کو لوگ کہتے ہیں۔ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ پس مَنْ اَظْلَمُ میں احمد رسول کے منکرحل کا ذکر نہیں بلکہ یہ شہادت خداوندی ہے کہ احمد رسول پر مفتری ہونے کا الزام لگاتے ہو حالانکہ مفتری سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ہوتا اور مرزا صاحب کو لوگوں نے جادوگر بھی کہا یہ بھی آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ پاکٹ بک از ص۵۹۹ تا ص۶۰۰"

محمد عمر "مرزائی صاحب! آیت خداوندی میں کذب بیانی سے کام نہیں لینا چاہیئے آیت قرآنی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ میں ھُوَ کی ضمیر کا مرجع مِمَّنِ افْتَرٰی کے مَنْ ہی کی طرف جو اقرب ہے راجع ہو سکتی ہے کہ کذب کا مفتری مسلمان کہلائے تو وہ بہت ظالم ہے یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ سے

احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری جو کلام عیسٰی علیہ السلام کو رب العزت نے نقل فرما کر جملہ کو تام کر دیا ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کلام خوشخبری کو رب العزت نے نقل فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے عیسائیوں کو بشارت دی کہ میرے بعد احمد مکی صاحب شریعت صلے اللہ علیہ وسلم آئینگے واد سے اگے رب العزت نے کلام عیسٰی علیہ السلام کو ختم کر کے پھر آگے اپنا ارشاد فرمایا۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ یعنی يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ تک سچے احمد صاحب شریعت قرآنی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور آگے اپنے دوسرے جملے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ سے جھوٹے احمد کا ذکر فرمایا جو سابقہ جملے يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کی عکس نقیض ہے جس میں رب العزت نے احمد مجتبٰے مکی و مدنی صاحب شریعت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکذب کی تفصیل ہے رب العزت نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے احمد مجتبٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد حضرت احمد صلے اللہ علیہ وسلم جن پر شریعتی قرآن نازل ہونا تو صحیح ہے وہ تشریف لے بھی آئے جیسا کہ فرمایا قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا ہمارا وہ رسول جس کی بشارت حضرت عیسٰی علیہ السلام نے دی تھی وہ تو تشریف لے آئے اب اس رَسُوْلُنَا احمد مکی صاحب شریعت رسول کے تشریف لانے کے بعد جو اس احمد رسول مکی صاحب شریعت مہبط قرآن کا مکذب ہوگا اور اسکی تکذیب کر کے خود احمد کا مصداق بننے کی کوشش کریگا اور وہ مفتری مسلمان بھی کہلائیگا تو وہ جھوٹا ہوگا تو اس آیت نے تو مرزا جی کے افترا پہ کاری ضرب لگائی کہ خداوند کریم نے مرزا جی کو باوجود دعوٰی اسلام ہونے کے مفتری کذاب اور ظالم کا فتوٰی لگا دیا باوجود اس کے پھر بھی اگر تم مرزائی اپنے مرزا غلام احمد صاحب کو ہی سچا نہ کہو تو اور کون کہے سچ ہے کسی کے باپ کا منہ ٹیڑھا

ہو کانا ہو تو بیٹا اس کو کبھی کانا اور ٹیڑھے منہ والا نہیں کہیگا۔ لیکن قوم سچی بات کہنے سے گریز نہیں کریگی۔

مرزائیو! سوچ سمجھے احمد مجتبےٰ مکی صاحب شریعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر جعلی احمد قادیانی کے پیچھے نہ مرو اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور عذاب الٰہی سے ڈرو۔

مرزائی صاحب نے ایک اور طرہ کہ دیا اور اپنی تکذیب خود کر دی رب العزت نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت کا ذکر فرما کر آگے ارشاد فرمایا فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین رب العزت نے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے بعد فرما کر مرزائیت کے ڈھول کا پول کو ظاہر کر دیا جاء صیغہ ماضی جاء کا فاعل احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے یعنی وہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم جن کی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بشارت دی وہ مکہ میں تشریف لے آئے واضح دلائل کے ساتھ تو انہوں نے اس احمد رسول مکی صلے اللہ علیہ وسلم کے بینٰت کو جادو کہا رب العزت نے تو جاء سے احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فیصلہ کر دیا اور ھذا اسم اشارہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے اس سے بھی بینٰت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہو سکتے ہیں تو رب العزت فرما دے کہ کفار مکہ نے احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے البینٰت جادو کا فتوی دیا لیکن مرزائی کہتا ہے کہ نہیں کفار مکہ نے ہمارے مرزا غلام احمد صاحب کو جادوگر کہا مرزائیوں کی عقل سلیمہ کو ملاحظہ فرما کر گدھا بھی رو رہا ہے کہ میں اس سے بہتر ہوں مرزائی صاحب جاء کی ضمیر کا مرجع ... احمد مکی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں اور سحر مبین سے مراد تمہارے مرزا جی ہوں تو یہ مرزائی علم کا فتوی صحیح ہوگا کوئی ذی شعور عربی دان تو اس مرزائی استنباط پر ہنسی اڑائیگا تو اب پوری عبارت ملاحظہ ہو۔

قرآنی فیصلہ

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ
یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا
ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ
وَھُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ

اور جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور جو چیز میرے آگے ہے میں اس کا مصدق ہوں توراۃ کا اور خوش خبری دینے والا ہوں ایسے رسول کی جو میرے بعد آویگا اس کا اسم پاک احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے تو جب آپ ان کے پاس تشریف لے آئے ظاہر دلیلوں کو لے کر انہوں نے کہا یہ جادو ظاہر ہے اور کون شخص بہت ظالم ہے اس شخص سے جس نے اللہ پہ جھوٹ کا افترا کیا اور وہ مدعی اسلام بھی ہے اور اللہ تعالےٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ سے ثابت ہوا اِسْمُہٗٓ اَحْمَدُ قبل از نزول اس آیت آپ تشریف لا چکے تھے تب ہی صیغہ ماضی استعمال ہوا پھر بعد ازیں جھوٹے احمد بننے والے کو ظالم اور مفتری فرمایا گو وہ مدعی اسلام کیوں نہ ہو اور یہ بھی فرمایا کہ ایسے شخص کو رب العزت ہدایت بھی نہ دیگا وہ اپنے افترا اور کذب پہ ہی مریگا پھر آگے ۔۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ فرما کر اسی احمد کے اسی وقت ظہور کی تائید فرما دی تاکہ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ہی تائید ہو جائے ۔

مرزائی "دوسری وجہ یہ ہے کہ آگے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ تو اِسْمُهٗٓ اَحْمَدُ کے بعد اس آیت کو بیان کرنا ثابت کرتا ہے کہ اس رسول احمد کے زمانہ میں لوگ اس نور کو پھونکوں سے بجھانا چاہیں گے۔ سو یہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت نہ تھا بلکہ اب مرزا صاحب کے وقت میں لوگ مونہوں کی پھونکوں سے نور مرزائیت کو بجھانا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ زمیندار کے ٹائیٹل پر بھی یہ شعر لکھا ہوتا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

پاکٹ بک از صـ۶۰۰ تا صـ۶۰۱

محمد عمر "وکیل صاحب اللہ جل شانہٗ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ فرمائے زمانہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور مرزا صاحب فرمائیں کہ پھونک اب مجھے تیرہ سو سال کے بعد لگتی ہے پھر مرزائی دشمن کا طمانچہ اپنے منہ پر مار کر فرماتے ہیں نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا اور بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے نور رب العزت احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرماوے اور پھونکیں لگیں مرزا جی کو یہ بھی وکیل صاحب کی سادگی ہے اور قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" کہ اے مسلمانوں اللہ کا نور تمہارے پاس تشریف لے آیا۔ اس آیت کریمہ کے جَآءَ صیغہ ماضی نے بھی یہی ثابت کیا کہ قبل از نزول آیت نور تشریف لا چکے سو وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔

(۱) مرزائی صاحب بھلا یہ تو فرمائیے نور بھنگا ہوتا ہے یا نہیں ؟

(۲) خارش والا نور بھی کبھی سنا ہے ؟

(۳) کیا مرزا صاحب میں نور کی کثرت ہو گئی تھی کہ نور بہنا شروع ہو گیا سو سو دفعہ دن میں پیشاب آتا تھا؟

مرزائی " ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ الخ اس آیت کے متعلق تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ مسیح کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام جھوٹے دینوں کو نیست و نابود کریگا اور ابن جریر میں بھی لکھا ہے کہ یہ ذٰلِکَ عِنْدَ خُرُوْجِ عِیْسٰی اور تفسیر حسینی میں لکھا ہے قَالَ حِیْنَ خُرُوْجِ عِیْسٰی پس ثابت ہوا کہ ساری آیت مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی ہے پاکٹ بک صـــ۶۰۱ تا صـــ۶۰۲

محمد عمر " وکیل صاحب بیچارے عربی زبان سے ایسے کورے ہیں۔ کہ آیت خداوندی کو الٹتے وقت فعل کے صیغہ کو بھی صحیح نہیں سمجھ سکتے وکیل صاحب اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ میں اَرْسَلَ صیغہ ماضی ہے کہ اس آیت کریمہ کے نزول کے قبل رسول صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے اَرْسَلَ ارشاد الٰہی تب صحیح ہو سکتا ہے کہ جب تسلیم کیا جائے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بوقت نزول آیت اللہ تعالےٰ نے ارسال فرما دیا ہو پھر یہ ارشاد فرمایا ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی الخ وکیل صاحب بیچارے بھی بس بھولے ہیں ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ الخ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارسال فرما کر ارشاد فرمایا لیکن مرزائی بیچارا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد کہتا ہے کہ یہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق ہے یہ بھی مرزائی صاحب کی سادگی کی دلیل ہے پھر مرزائی صاحب مفسرین کی بات کرتے ہیں حالانکہ مرزائیوں کے نزدیک مفسرین کو غلطی لگی یعنی مفسرین کی

تفسیر ان کے نزدیک غلط ہے لہٰذا ان کی تفسیر تمہارے نزدیک حجت نہیں
تیسرا جواب یہ ہے تمہاری پیشکردہ ابوداؤد کی حدیث تمہارے مرزاجی کی صداقت
کا مصداق نہیں ہو سکتی اس نے تو مرزا صاحب کے دعوئ مسیحیت کی جڑ کاٹ
دی وکیل صاحب تم نے تو یار اپنے مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب خود ہی
کرنی شروع کردی ایسی حدیث پیش کردی جس سے مرزا غلام احمد صاحب کاذب
ثابت ہوئے کیونکہ تمہاری اس پیشکردہ حدیث میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے آسمان سے نزول کے بعد کے واقعات فرمائے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ
السلام آسمان سے تشریف لائیں گے تو آپ کے زمانہ میں اسلام کے سوا کوئی
مذہب نہ رہ جائیگا اب تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اس فرمان مصطفٰے
صلے اللہ علیہ وسلم سے دو وجہوں سے کاذب ثابت ہوئے ایک تو آسمان سے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل نہیں اس لئے جھوٹے اور دوسری وجہ یہ کہ
تمہارے مرزاجی دعوئ عیسیٰ بننے کا کذب ثابت ہوا کیونکہ اگر مرزا غلام احمد صاحب
کا دعوئ عیسیٰ مسیح ہونے کا سچا ہوتا تو اس حدیث کے موافق دنیا میں سوائے
اسلام کے کوئی مذہب نظر نہ آتا اب تم ہی فیصلہ کرو کہ مرزا صاحب کے دعوے
کے بعد اور ان کے مرزائیوں کی تگ و دو کے باوجود بھی دنیا میں کتنے مذاہب
موجود ہیں مرزا صاحب ہلاک بھی ہو گئے لیکن بجائے اسلام کے مخالفین کے معدوم
ہونے کے اسلامی دشمن اور مذاہب باطلہ کی ایجاد روز بروز ترقی میں ہے معلوم
ہوا کہ ابوداؤد کی اس حدیث کے رو سے مرزا غلام احمد صاحب کا دعوئ جھوٹا
تھا اور مرزائی مرزا صاحب کے اس دعوی میں کاذب ہیں ایسے ہی تمہارا
مفسرین کی عبارتوں کو پیش کرنا مرزاجی کے کذب کو ثابت کرتا ہے کیونکہ تمہارے
مرزا غلام احمد صاحب اور تم مرزائی وفات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہو اور یہ

عبارتیں حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ثابت کرتی ہیں اور وکیل صاحب ابن جریر کی عبارت ہضم کر گئے ملاحظہ ہو۔

ابن جریر ۲۸ ھ | يَقُوْلُ تَعَالٰى ذِكْرُهُ اللّٰهُ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ يعنى بيان الحق و دِيْنِ الْحَقِّ وَهُوَ الْاِسْلَامُ وَقَوْلُهٗ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ يَقُوْلُ لِيُظْهِرَ دِيْنَهُ الْحَقَّ الَّذِىْ اَرْسَلَ بِهٖ رَسُوْلَهٗ عَلٰى كُلِّ دِيْنٍ سِوَاهُ وَذَالِكَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَحِيْنَ تَصِيْرُ الْمِلَّةُ وَاحِدَةً فَلَا يَكُوْنُ دِيْنٌ غَيْرُ الْاِسْلَامِ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے ذکر کو کہ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں، اس نے اپنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کے ساتھ بھیجا اور دین حق کے ساتھ یعنی حق بیان کرنے کے ساتھ اور دین حق اسلام ہے (مرزا ایٔت نہیں) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ارشاد ہے تاکہ اپنے دین حق کو وہ دین جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دے کر بھیجا تمام دینوں پر غالب کر دے جو اس دین اسلام کے سوا ہے اور یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے اترنے کے وقت ہوگا اور اس وقت دین ایک ہی ہوگا سوائے دین اسلام کے کوئی دین نہ ہوگا۔

ابن جریر کی اس عبارت سے مرزا غلام احمد صاحب کا چھ دلائل سے کذب ثابت ہوا۔

(۱) اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد الٰہی ہے (مرزا غلام احمد صاحب یا کوئی اور نہیں) کیونکہ اَرْسَلَ صیغہ ماضی ہے استقبال نہیں۔

(۲) اسلام تمام دینوں پر غالب ہوگا۔

(۳) دین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی حق سچ ہے باقی سب جھوٹ ہے

(۴) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب آسمان سے اُتریں گے تو ان کا زبردست نشان یہ ہوگا کہ سوائے دین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی دین نہ رہیگا باقی دین سب معدوم ہو جائینگے۔

(۵) حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہوئی۔

(۶) قرب قیامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول من السماء ثابت ہوا کیوں جی یہ ہے ابن جریر جس نے تمہاری اسی پیشکردہ آیت کریمہ کے ماتحت تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا چھ وجوہات سے کذب ثابت کر دیا۔

یہ ہے تمہاری ڈبل چوری کہ جو تم نے چوری سے کام لیا اور عبارت لکھتے وقت ذَالِکَ عِنْدَ خُرُوْجِ عِیسیٰ لکھا ہائے تعصب کا ستیاناس ہو مرزائی اصل عبارت سے عیسیٰ بن مریم سے ابن مریم کے لفظ کو کھا گیا تاکہ مرزائی صاحب کی تکذیب نہ ہو جائے بھلا تاڑنے والے بھی تاڑ لیتے ہیں اور چوری نکال ہی دیتے ہیں تو مرزائی صاحب تمہاری اس پیش کردہ عبارت نے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی حیات عنصری و نزول من السماء کو ثابت کر دیا جو مرزائی کے لئے ہی موت ہے تم اس عبارت کو کیوں چھیڑ بیٹھے ایسے ہی تفسیر حسینی نے بھی حیات عیسیٰ بن مریم اور قرب قیامت ان کے خروج کا اثبات کیا جو تمہارے مرزا صاحب کے کذب کو صراحتہ ثابت کر رہا ہے۔ اور ادیان باطلہ کے معدوم نہ ہونے بھی مرزا غلام احمد صاحب کے دین کو باطل ثابت کر دیا اور تمہاری پیش کردہ عبارت مفسرین نے بھی حیات مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور ان کے نزول من السّماء کو ثابت کر کے مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب کر دی۔

"مرزائی" پانچویں وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام احمد ہے ہی

نہیں بلکہ آپ کے والدین نے محمد نام رکھا تھا احمد کے معنی ہیں بہت تعریف کرنے والا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ سب سے زیادہ حمد اور تعریف کرنے والے ہیں۔ اس واسطے آپ کا صفاتی نام احمد ہے تو آپ کے ماننے والوں کے لئے تو حجت ہو سکتا ہے۔ لیکن عیسائیوں کے لئے آپ کے احمد ہونے میں کوئی دلیل نہیں لہذا جس کے نام کا حصہ احمد ہے اسی کے لئے یہ پیشگوئی ہو سکتی ہے اور کسی کے لئے نہیں اور جو روایات آپ کے نام احمد کے متعلق ہیں سب جھوٹی ہیں اور غلام آپ کے خاندان کے اکثر ناموں کے ساتھ پایا جاتا ہے اور علم وہی ہوتا ہے۔ جو تمیز واقع ہو چنانچہ اس کی زبردست دلیل ہے کہ آپ کے والد صاحب نے دونوں بیٹیوں کے نام پر گاؤں آباد کئے تو اُن کا نام قادر آباد اور احمد آباد رکھا پاکٹ بک از ص ۶۰۲ تا ص ۶۰۵

محمد عمر " بشارت قریب کے لئے ہوتی ہے حضرت عیسٰی علیہ السلام بشارت دیں احمد مکی و مدنی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی جو ان کے بعد عنقریب پیدا ہوئے اب تم دو ہزار سال بعد والے کے لئے بشارت بناؤ تو یہ عقلاً ونقلاً منع ہے دوسرا جواب جس کو بشارت یاد دلائی گئی بشارت اسی کی ہو سکتی ہے دوسرے کے لئے نہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت رب العزت عیسائیوں کو سنائے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور تیرہ سو سال بعد مرزا جی کہیں کہ یہ میرے لئے سمجھایا گیا ہے تو یہ بھی محال ہے تیسرا جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا نام ان کا ماں باپ رکھے غلام احمد تو وہ چھانٹی کر کے غلام احمد سے احمد بننے کا دعویٰ کریں تو جائز ہے اور تمہارے نزدیک حجت ہے لیکن اگر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک رب العزت قرآن مجید میں احمد رکھے تو تمہارے لئے حجت نہیں تو ثابت ہوا کہ تم لوگ مرزا کے بندے

مقدم ہے مرزائی صاحب تم نے تو یار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے خارج ہونے کا خود اقرار کر لیا کہ عیسائی اس کو تسلیم نہیں کریگا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے احمد کی مبارک دی تو اس سے مراد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں! تو تم بھی بقول خود اگر اُمت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتے تو تمہیں بھی یقین ہوتا کہ احمد واقعی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اسم پاک ہے چونکہ تم بھی بقول خود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک احمد کا انکار کر لیے ہو لہٰذا تم بھی عیسائی ثابت ہو گئے وَهٰذَا هُوَ الْمَقْصُودُ لہٰذا تم مرزائی اور تمہارے مرزا غلام احمد صاحب بھی تمہارے اس استدلال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اسم احمد کے انکار سے عیسائی تثلیثی جماعت میں شامل ہو گئے اور وہ اسلام سے خارج ہیں لہٰذا تمہارے اس استدلال نے تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائیوں کو اسلام سے ہی خارج کر دیا تو تمہارا دعویٰ اسلامی ہی غلط اور جھوٹا تمہاری زبان سے ہی ثابت ہو گیا۔

اور تمہیں خود یقین ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ زیادہ تعریف کرنے والے ہیں اس لئے آپ کو احمد کہا جاتا ہے اور یہ بھی تمہیں یقین ہے کہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں مذکور ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انا محمد انا احمد جیسا ترمذی شریف وبخاری شریف ص ۲/۱۰۷ وغیرھا میں احادیث صحیحہ موجود ہیں اور مفسرین نے بھی اس آیت کے ماتحت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی احمد اسم پاک لکھا ہے جیسا کہ تفسیر ابن کثیر ۴/۳۵۹ میں وَقَدْ اَتَاهُ فِي مَلَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ مُبَشِّرًا بِمُحَمَّدٍ وَهُوَ اَحْمَدُ مذکور ہے پھر تم اپنے مرزا غلام احمد صاحب کو مراد لو تو یہ بقول تمہارے ہی عیسائیوں تثلیثیوں میں تمہیں داخل کر رہا ہے اب فیصلہ تم پر ہی ہے اگر چاہو تو

اپنے مرزا غلام احمد صاحب سے غلامی کا طوق اُتار کر احمد تصوّر کرو تو تثلیثی عیسائیوں میں شامل ہو جاؤ اور مرزا غلام احمد صاحب کے نام کے متعلق پہلے تفصیل گزر چکی ہے ماقبل ملاحظہ فرمالیں باقی رہا تمہارا کہنا کہ غلام کا لفظ تو آپ کے خاندان میں لفظ فضول ہی جلد آیا ہے علم تمیز ہی ہوتی ہے یہ بھی تمہاری عیسائیت کی علامت ہے تمہارے مرزا صاحب نے آبائی نسب کو ترک کیا اسلام کے لئے اب آبائی نام کو بھی چھوڑ دیا مرزائی صاحب معلوم ہوتا ہے کہ تم مرزائی حضرات نے بھی عربی زبان اپنے گھر کی بنائی ہوئی ہے جدھر چاہی پھیر لی غلام احمد صاحب کی ترکیب تو کسی سے دریافت کرو کہ کیا ہے تو ہر ادنیٰ عربی خواندہ بھی یہی کہیگا کہ ان دونو اسموں میں اضافت ہے اور اضافت میں ہمیشہ مضاف الیہ مقصود ہوتا ہے جیسا کہ غلامُ زَیدٍ تو اس کلام میں متکلم کا مقصد حقیقۃً غلام ہے نہ کہ زید زید محض تعریف کے لئے آیا اور اصل یہاں ل محذوف ہے یعنی غُلَامٌ لِزَیدٍ تو غلام احمد میں بھی اصل ہوگا غلام لاحمد اگر مضاف الیہ کا ہی انکار ہے تو مضاف کا ساتھ ہی انکار لازم آیا جب تم نے یا مرزا جی نے غلامی کا انکار کر دیا تو احمد کا انکار ساتھ ہی لازم آگیا باقی رہا تمہارا کہنا گاؤں کا نام باپ نے قادر آباد اور احمد آباد رکھا تو مرزائی صاحب جب کوئی قادر آباد یا احمد آباد کا پتہ دریافت کرتا ہے تو وہاں بھی سائل کی قادر آباد یا احمد آباد کی مکانیت مراد و مقصود ہوتی ہے نہ کہ قادر یا احمد اور جب مرزا غلام قادر کا مجسمہ مقصود ہو تو احمد یا قادر کہنے سے مقصد حاصل نہ ہوگا جبتک کہ غلام احمد یا غلام قادر نہ کہا جائے تو ربّ العزت نے احمد فرمایا کیونکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مجرد اسم پاک ہی احمد تھا اس لئے جب دنیا میں کوئی کہے گا کہ مسلمانوں کا احمد یا مسلمانوں کا محمدؐ تو اس سے فوراً آتا جدار مکی و مدنی عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہی سمجھے جائینگے اور جب کوئی کہے گا کہ مرزائیوں کے

غلام احمد صاحب تو فوراً تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی سمجھے جائینگے خیر اس کی بحث پہلے واضح طور پر گزر چکی ہے تو جس کے متعلق رب العزت نے احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے عیسائیوں کو سمجھایا تو احمد مکی و مدنی عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد کو تم مرزائی مٹانا چاہو تو مٹا نہیں سکتے اور مرزا غلام احمد صاحب کو صرف احمد سے موسوم کرنا چاہو تو متعین نہیں کر سکتے بلکہ غلامی سے گئے عیسائیوں نے خداوند تعالےٰ کے احمد کا انکار کیا تو منکر ہو گئے اور تم غلام احمد کو خداوندی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ احمد بنا بیٹھے تو تم بھی عیسائی زمرہ میں داخل ہو گئے۔

مرزائیو! اب بھی وقت ہے پھر وقت نہ ملے گا۔ اب بھی بناوٹی احمد کو چھوڑ کر خدائی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لو فلاح پاؤ گے ورنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمہیں مرزا جی کسی تنگ وقت میں کام نہ آئینگے مرزائی صاحب بھلا یہ تو بتلایئے۔ کہ مرزا صاحب نے قبل از دعوئے نبوت بھی احمد نام ہونے کا دعویٰ کیا یا کسی جگہ بوقت ضرورت احمد دستخط کئے ؟ جب نہیں تو بناوٹ ثابت ہو گئی۔

تمہارا کہنا کہ مفسرین نے اس آیت میں هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ سے رسول مسیح مراد لیا ہے یہ غلط ہے اور جھوٹ بلکہ مفسرین نے بھی هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد لیتا ہے اگر تم مرزائی کسی مفسر کا قول اس کے ماتحت دکھا دو تو ایک روپیہ انعام حاصل کرو اس تمام آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تاکہ تمام دینوں پر غالب ہو جائے ہاں وہ غلبہ جس سے تمام ادیان باطلہ نابود ہو جائینگے محض ایک اسلام ہی رہ جائیگا وہ رسالت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانہ ہوگا اور قرب قیامت

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے تو تلوار سے تمام ادیان باطلہ والوں کو یا قتل کر دینگے مسلمان محض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے تابع کر دینگے اور پھر تلوار کی ضرورت نہ رہیگی ہتھیار رکھ دینگے۔ کیونکہ دنیا میں کوئی کافر نظر ہی نہ آیگا۔ تو مفسرین نے فرمایا کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بعد از نزول من السماء تشریف لائینگے تو اس کا مصداق ثابت ہوگا تم مرزائی جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول من السماء کے قائل ہی نہیں تو تمہارا اور مرزا جی کا اس تفسیر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اپنے مرزا صاحب پر چسپاں کرنا محض بہتان ہے۔

مرزائی "بائبل میں لکھا ہے کہ دنیا کا سردار آتا ہے احمد نہیں لکھا" پاکٹ بک صـ۶۰۵

محمد عمر اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ تمہارے نزدیک بائبل حجت نہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہاری ہمیشہ سے ہی عادت ہے کہ عبارت کھا جاتے ہو یہ تو پڑھ دیا کہ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کا سردار آتا ہے لیکن آگے نہیں پڑھا اصل پوری عبارت یہ ہے۔

یوحنا ۱۴/۳۰ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ کیوں جی مرزائی صاحب تمہاری چوری نکل آئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمانا مجھ میں اس کا کچھ نہیں یعنی وہ خداوند کی ایسی بڑی تعریف کرنے والا ہوگا کہ اس کے مقابلے میں ایک ذرہ بھر خداوند کی تعریف نہیں کر سکتا تو بڑی تعریف کرنے والا کا اقرار کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے احمد ہونے کا اقرار ہے اور اس سے بڑھ کر مسلمان کے لئے قرآن کریم

حجت ہے جب تم نے قرآن کریم کا ہی انکار کر دیا تو بائبل تمہارے لئے کیا چیز ہے۔

ستر ھویں مرزائی دلیل | خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْن قرآن مجید کے معانی پاک لوگوں پر کھولے جاتے ہیں جیسا کہ مجدد صاحب نے لکھا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ قرآنی علوم مجھ پر کھولے گئے ہیں چنانچہ مرزا صاحب نے اس کا دعویٰ کئی کتابوں میں کیا اور تمام زمانہ کے علماء کو چیلنج دیا کہ میرے مقابلے میں تفسیر لکھو لیکن کوئی مقابلے میں نہ آیا یہ بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے کیونکہ آسمانی علوم کا ہی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

پاکٹ بک از ص ۶۰۵ تا ص ۶۱۰

محمد عمر " وکیل صاحب بھی بس بھولے لوگوں ہی ہیں لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْن کہ قرآن مجید کو سوائے پاک لوگوں کے کوئی مس نہ کرے اور ظاہری پاک کا مطلب یہ ہے کہ جنبی یا بغیر وضو یا حائضہ وغیرہم کے قرآن کریم کو مس نہ کریں لیکن مرزائی صاحب اس سے بھی مرزا صاحب کی نبوت استنباط کرتے ہیں سُبحان اللہ یہ تو مرزائی صاحب کی قرآن دانی کا اظہار ہے جس سے عطائے نبوت کیطرف اشارہ بھی نہیں اور مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت جس کو وکیل صاحب یہاں چسپاں کرتے ہیں اس کو دور کا بھی تعلق نہیں چنانچہ مجدد صاحب فرماتے ہیں —— مساس نکند اسرار مکنونہ قرآنی را مگر جماعت را کہ از لوث تعلقات بشریہ پاک شدہ باشند کہ قرآنی مکنونہ اسرار کو وہ لوگ معلوم کر سکتے ہیں جو ادنا بشریہ سے پاک شدہ ہوں قرآن کریم کے اوراق کو چھونا کجا اور اسرار مکنونہ کو معلوم کرنا کجا بھلا وکیل صاحب یہ تو فرمایئے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کر کے کتنے انبار لگا دیئے کتنی جلدوں میں تفسیر لکھی جسکو سوائے عشقیہ باتوں کے اور کوئی کتاب ہی نہیں اگر عشق محمدی بیگم ہی معارف قرآنی ہے تو سُبحان اللہ

وکیل صاحب اگر نبوت کا معیار تصنیف ہے تو حقائق قرآنی ہے تو تفسیر کبیر امام رازی جنہوں نے ضخیم آٹھ جلدوں میں عربی تفسیر اور معارف قرآنیہ کو ایسا بیان فرمایا۔ کہ مرزائی سبق کسی استاد سے پڑھے تو اس کو سمجھ ہی نہیں سکتا باوجود اتنے درجہ حاصل کرنے کے پھر بھی انہوں نے دعویٰ نبوت نہ کیا اور نہ لوگوں نے ان کو نبی کا خطاب دیا۔ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ مکی و مدنی صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے تیس تیس جلدوں میں تفسیریں لکھیں لیکن دعویٰ نبوت نہ کیا تمہارے مرزا غلام احمد صاحب بیچارے چھوٹے برتن تھے ابل گئے اور علم عربی کے اتنے ماہر تھے کہ بیچارے عربی ترکیب سے بھی ناواقف تھے۔ شاید انہوں نے معیار نبوت یہی معلوم کیا ہو تو تمہارے اس استدلال کا مرزا صاحب کی نبوت جعلیہ سے دور کا تعلق بھی نہیں اور نہ ہی مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو مرزا صاحب کی نبوت سے دور کا ہی تعلق ہے۔

اٹھارھویں مرزائی دلیل

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اگر مخالفین میرے فرستادہ نبی کو نہیں مانتے تو آخری فیصلہ مباہلہ ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو چیلنج دیا فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ وَنِسَاءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ فَنَجْعَلْ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

ایسے ہی ہمارے مرزا صاحب نے اپنے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا کہ جب تمام عقلی ونقلی ونشانات ارضی وسماوی سے اتمام حجت ہو چکی تو اپنے ان کو آخری طریق فیصلہ مباہلہ کی طرف بلایا مگر ان مکفرین میں سے ایک بھی میدان میں نہ آیا پاکٹ بک از صفحہ ۶۰۵ تا صفحہ ۶۱۳

محمد عمر: وکیل صاحب اگر روز روشن کو تم رات کہدو تو یہ مرزائیات سے ہے ورنہ تمہیں بھی معلوم ہے کہ مرزا صاحب نے تثلیثی عیسائیوں سے بھی مباہلے کیے

توعیسائیوں کے مباہلے میں بھی ذلیل ہوتے رہے جیسا کہ تمہاری کتابوں میں بھی مذکور رہے جن کو فقیر بھی ماقبل بیان کر چکا ہے تو تمہارا کہنا کہ مرزا صاحب کے مقابلے میں مباہلے کے لیے کوئی نہ نکلا یہ صراحۃً جھوٹ ہے اگر سچ ہوتے تو ذلیل نہ ہوتے کیونکہ رب العزت کا وعدہ ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا یہ ہمارے آقا رسول محمد و احمد تاجدار مکی مدنی رحمۃ العالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی شان ہے کہ دعوت چیلنج دی تو مقابلہ میں کوئی نہ نکلا اگر تمہارے مرزا جی بھی سچے ہوتے تو ان کے مقابلے میں بھی کوئی نہ نکلتا تو تمہارا کہنا کہ مرزا جی کے مقابلے میں مباہلے کے لئے کوئی نہ نکلا یہ جھوٹ ہے اور ملمع سازی ہے ڈاکٹر عبدالحکیم جو مرزا غلام احمد صاحب کا دن رات رد کرتا رہا اور ایسے القاب دیتا رہا جو ذلیل سے ذلیل آدمی کو بھی کہا جاوے تو مقہور ہو جائے لیکن مرزا غلام احمد صاحب کے کذب کی وجہ سے اس کا بال بیکا نہ ہوا بلکہ مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ اس نے مباہلہ کیا ڈاکٹر عبدالحکیم کئی سال مرزا صاحب کے بعد زندہ رہا اور مرزا غلام احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم کی مقرر کردہ میعاد میں ہلاک ہو گئے یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عقلاً و نقلاً ہر میدان میں شکست کھاتے رہے آخیر مباہلے کی مقررہ میعاد میں مخالف مسلمان کے سامنے ہلاک ہو گئے یعنی خداوند تعالےٰ نے آخری مرحلہ مباہلہ میں مرزا صاحب کو شکست دی اب تمہارا جھوٹ بولنا کہ مرزا صاحب کے مقابلہ میں کوئی نہ آیا یہ سراسر جھوٹ ہے یہ وکیل صاحب کے بس کی بات نہیں گور دیجھانے ٹپنے چیلے جان شڑپ" پنجابی ضرب المثل صحیح ہو گئی جب خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتب میں درج ہے تو تمہارے اس جھوٹ سے کب کوئی متاثر ہو سکتا ہے تو ہر مباہلے میں مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و عبداللہ آتھم وغیرہ سے مرزا صاحب کا شکست کھانا یہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کے کذب کا نشان ہے مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ کئی لوگوں نے مباہلے کئے جن کا ذکر ماقبل گذر چکا

ہے اعادہ کی ضرورت نہیں پھر وکیل صاحب کا یہ لکھنا ہے کہ مرزا صاحب کے ساتھ مباہلے کے لئے کوئی نہ نکلا یہ بھی صراحتہ کذب نہیں تو اور کیا ہے؟ صریحی کذب کو دلیل کہنا یہ بھی کاذب کا ثبوت ہے۔

اُنیسویں مرزائی دلیل | مسلم شریف کی حدیث باب نزول عیسیٰ علیہ السلام میں مذکور ہے کہ مسیح کے زمانہ میں سب کی سب اونٹنیاں بیکار ہو جائینگی ان پہ تیز سفر نہیں کیا جاویگا چنانچہ آج کل بھی ایسی اسوریاں ملتی ہیں جو جو اونٹیوں سے تیز ہیں لہذا اونٹنیاں بیکار ہو گئیں یہ بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے اور قرآن میں بھی ہے۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پاکٹ بک از صـ ۶۱۳ تا صـ ۶۱۴

محمد عمر " وکیل صاحب تم نے تو یا رپھر حیات و نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دلائل پیش کرنے شروع کر دیئے یہ تو تمہاری مرزائیت کے لئے سم قاتل کا رکھتے ہیں جب تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول من السماء کے خلاف ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کے نزول کے علامات کو بیان کرنا تمہاری ہی تکذیب ہے اب تم سے یہ عرض کرتا ہوں کہ دو کا ایک کہکر امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک بناتے ہو اب تم تثلیث کی عیسائی ترکیب پہ لگ گئے پہلے تم احمد کہ رہے تھے ابھی عیسیٰ بننے کی بھی ٹھن گئی کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور احمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک ہی تھے کچھ تو سوچ کر بات کرو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے اگر کچھ نہیں سوچا تمہیں تو سوچ کر کچھ بات کرنی چاہیئے تمہارے کذب میں ابھی کچھ کمی ہے کہ کبھی احمد کہنے کے درپے ہو کبھی عیسیٰ کبھی مہدی کبھی کرشن کبھی نہہ کلنگ کبھی بدھ منیا کبھی عورت کبھی مرد وغیرہم اتنے روپ دھارنا دلیل کذب نہیں تو پھر مرزائیوں کے نزدیک حقیقۃً صدق کذب کا ترجمہ ہے۔ اچھا دھار دھنی نگہ یہ تو

بتاؤ کہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ کا مصداق کب ہوا ہے اونٹنیاں بیکار کہاں پھر رہی ہیں عرب میں بھی ہزاروں کی تعداد میں مزدوری کا کام کرتی ہیں کجاوں میں بیٹھ کر لوگ بھی ویسے ہی سفر کرتے ہیں پنجاب میں اتنی اونٹنیاں ہیں پھر بھی کمی رہتی ہے پٹھان لوگ قابل سے اونٹنیاں ہزاروں کی تعداد میں لے کر بوجھ لاد کر حام مزدوری کرتے ہیں۔ ہرٹ والے کنووں پہ اونٹنیاں چل رہی ہیں ہل اونٹنیاں چلا رہی ہیں تم مرزائی اگر مشاہدے کا انکار کردو تو کوئی عقل کا اندھا تسلیم کرے تو کرے ورنہ کسی دیہاتی سے بھی کہو گے کہ اونٹنیاں بے کار پھر رہی ہیں تو وہ بھی فوراً تمہیں بلا دلیل مرزائی کہ دیگا کیونکہ جھوٹ کو دلیل بنانا یہ شیوہ مرزائیت بھی ہے۔ شہروں میں بوجھ برداری کی گاڑیاں اونٹنیاں کھینچ رہی ہیں بھٹوں سے خشت برداری کا کام اونٹنیاں کر رہی ہیں لیکن مرزائی اس کا منکر ہے کہتا ہے ہمارے مرزاجی نے کہدیا کہ اونٹنیاں بیکار ہو گئیں للذا میں بھی کہونگا کہ واقعی بیکار ہیں جس شخص کو مرزائیت ایسی حائل ہو کہ اتنی بڑی بڑی اونٹنیاں اونٹ بھی نظر نہیں آتے اس کو بھلا چھوٹی سی آیت قرآنی کیسے نظر آئے تم مرزائی اگر مشاہدے کا ہی انکار کردو تو کوئی عقل کا اندھا تسلیم کرے تو کرے ورنہ کسی بھنگی سے بھی اگر یہ بات کہو گے کہ مرزا صاحب کا زمانہ آگیا ہے کہ اونٹنیاں بیکار ہیں تو وہ بھی فوراً کہ دیگا کہ ہم سات سات سو آٹھ آٹھ سو ہزار ہزار روپے کی ایک ایک اونٹنی لاتے ہیں اگر بیکار ہیں تو دو تین ہمیں بھی ایسی آوارہ لا دو تو تم مرزائی اپنے مرزاجی کو سچا کرنے کے لئے مرزائی فنڈ سے رقم لے کر خرید کر دو تو کر دو ورنہ بغیر قیمت تمہیں اپنی اونٹنی کو کوئی چھونے بھی نہ دیگا اور نہ تمہیں آوارہ جنگل پھرتی مل ہی سکتی ہیں للذا مرزاجی کی صداقت کا یہ نشان قائم کرنا بھی مرزاجی کے کذب کو واضح کرنا ہے اور ایسی بات وکیل صاحب کی ذات سے تو بعید سمجھتا ہوں البتہ تجاہل عارفانہ سے اگر بیان فرمادیں

تو قرین مرزائیت یقینی ہے اور حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو اللتنا اور مرزا غلام احمد صاحب کی اقتدا میں حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی صریح علامت کو جان کر پڑھ کر اور باب کا نام بھی صریح پڑھ دے پھر اس کی تکذیب کرنا اور پھر دوسرے وقت میں اسکو نقل و جعل پر چسپاں کرنے کے لئے پڑھ کر دلیل پیش کرنا اس مرزائی گورکھ دھندا کو ایماندار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی پہچان سکتا ہے اور اس دھوکے سے بچ سکتا ہے اللہ تعالےٰ ہی گمراہ کو ھدایت کی توفیق عنایت فرماوے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

بیسویں مرزائی دلیل مولوی ثناء اللہ مرحوم امرتسری جماعت احمدیہ کے مشہور معاندین سے تھے ان کو ہمارے سیٹھ عبداللہ الہ دین نے حیدر آباد دکن میں حلف اٹھانے پر دس ہزار سات سو روپے کا چیلنج دیا مولوی ثناء اللہ صاحب کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ حلف مؤکد بعذاب اٹھانے کا نام لیتے حلف کے الفاظ بھی سیٹھ صاحب نے لکھ دیئے اگر مولوی ثناء اللہ صاحب سچے ہوتے تو ضرور حلف اٹھا لیتے یہ بھی مرزا صاحب کے صادق ہونے کی علامت ہے پاکٹ بک از صـ۶۱۴ تا صـ۶۲۲

محمد عمر " مرزائی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب امت مرزائیہ کو کیا جانتے تھے انہوں نے مرزا جی کو تمام عمر ٹھکرایا اور مقابلے کئے مولوی ثناء اللہ صاحب کو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیان نے مناظرے کا چیلنج دیا مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان پہنچ گئے مرزا جی نے شائیں بائیں کرکے ٹال دیا مرزا جی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں بددعا کی کہ یا اللہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے مار اور اگر میں سچا ہوں تو مولوی ثناء اللہ کو میری زندگی میں

مار مرزا جی کا یہ آخری فیصلہ تھا چنانچہ مرزا جی کے فرمان کے مطابق رب العزت نے آخری فیصلہ ہی ثابت کر دکھلایا کہ مرزا غلام احمد صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہلاک ہوئے اب یہ فیصلہ جات اور تحریریں موجود ہیں جن کا کسی کو انکار نہیں جیسا کہ ماقبل گذر چکا ہے مرزائی اگر انکار کرے تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ مرزائی نے اسلام کی ہر چیز کو جھٹلایا اور مرزا جی کی ہر بات سوائے کذب کے ہے ہی نہیں سچی بات تمام زندگی میں نہ کی اگر کوئی مرزائی مرزا غلام احمد صاحب کی تمام عمر سے ایک بات بھی سچی ثابت کر دے تو فقیر انشاء اللہ العزیز اس مرزائی کو

یک صد روپیہ

فی جملہ ادا کرے گا شرط مرزا صاحب کے براہین احمدیہ والی ہو گی۔
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ نبوت ختم ہو چکی آپ کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی جیسا کہ مذکور ہو چکا بعد از مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قادیانیوں کے اجرائے نبوت کے مصنوعہ دلائل کو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مصنوعہ ثابت کیا گیا اور بعد ازاں جب آپ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ کو باطل معلوم کر لیا اور بدلائل کاذب ثابت ہو گئے اور مرزا صاحب اور ان کے وکیل عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی کی پاکٹ بک کے مسطورہ جعلی استدلالات کو ہر پہلو سے کذب ثابت کر دیا گیا اور یہ بھی ثابت ہو چکا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کی امت مکذبین قرآن و احادیث صحیحہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں تو اب اس قدنی افترا کا فیصلہ قرآن مجید خداوندی کلام سے ملاحظہ فرماویں۔

(بعد از محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کاذبہ کا فیصلہ قرآن مجید سے)

(۱) انعام ۱۱ؐ | وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ
قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ اور کون شخص زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جس نے اللہ تعالےٰ پر جھوٹا افترا کیا یا جس شخص نے کہا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ وحی نہیں کی گئی اور جس شخص نے کہا اب میں بھی اتارتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا۔

اس آیۃ کریمہ سے رب العزت نے بڑے ظالم کی تین قسمیں فرمائیں۔

(۱) اللہ تعالےٰ پر جس شخص نے جھوٹا بہتان لگایا وہ بہت بڑا ظالم ہے۔

(۲) جس پر خدا کی طرف سے وحی نازل نہیں کی گئی اور کوئی کہے کہ مجھ کو وحی آتا ہے وہ بھی بہت بڑا ظالم اور مفتری ہے۔

(۳) جو اللہ تعالےٰ نے اتارا ہے اب میں بھی ایسا لاتا ہوں وہ بھی بڑا ظالم ہے (جیساکہ مرزا غلام احمد صاحب نے کیا)

جو شخص اس آیۃ کریمہ کے بیان کردہ اقسام سے ایک جرم کا معتقد ہو تو بڑا ظالم ہے اور جو شخص تینوں جرائم کا مرتکب ہو اس شخص اظلم کا تو دنیا میں ہونا ناممکن ہے۔

(۱) مرزا غلام احمد صاحب نے تو اللہ تعالےٰ پر جھوٹے بہتانوں کے انبار لگا دیئے۔

(ا) محمدی بیگم کے نکاح کا بہتان خداوند پر لگایا جو پورا نہ ہوا۔

(ب) اپنی اسی سال کی عمر کا بہتان کہکر خداوند کریم کی طرف سے کہا جس میں جھوٹے نکلے۔

(ج) سرخی کے چھینٹے

(د) لڑکے کی پیدائش کی خوشخبری

(ہ) بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(س) اِنَّا رَادُّوْہَا اِلَیْکَ

(ص) انی حافظ کل من فی الدار

(ط) تیرا تخت سب سے اونچا ہے۔

(ع) عبداللہ آتھم کے متعلق خداوند تعالےٰ پر بہتان گھڑا جو پورا نہ ہوا۔

(ف) سلامتی کے شہزادے کہلانے کا۔

(ق) اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ

(ک) اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ

(ل) سِرُّکَ سِرِّیْ

(م) اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(ن) فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ

وغیرہم وغیرہم

ایسے اور ہزاروں افترا ذات باری تعالےٰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے گھڑے جس سے مرزا غلام احمد صاحب کو مفتری ہونے کی وجہ سے رب العزت نے ذلیل کیا اور مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا کے عین مصداق بنایا۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ کیا اُوْحِیَ اِلَیَّ حالانکہ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ کے مصداق تھے یعنی ان کی طرف خداوند تعالےٰ جل شانہٗ کا کوئی فرشتہ یا کوئی وحی نہیں آئی جیسا کہ مرزا صاحب نے خود اقرار کیا ہے کہ میری وحی اکثر شیطانی ہے۔

حقیقت الوحی ۱۱ { خوابوں اور الہاموں میں شیطانی دخل ہوتا ہے۔

حقیقت الوحی صدا { ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی اور پھر بھی وہ شیطان

کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے۔ تا ایمان چھین لے۔

اور پھر مرزا صاحب نے اپنی وحی کا ذلیل نقشہ کھینچکر یقین کا انکار کرکے امکان کا اقرار کیا۔

تریاق القلوب ص ۱۳۳ { انسانی جذبات اور تصورات پر نظر کرکے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ یہ ٹھوکر طبعًا نوع انسانی کو پیش آجاتی ہے مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اُٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں بھی قید رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کاموں میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں اب خدا تعالےٰ کی قدرت پر خیال کرکے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کریگا خدا اسے جہنم میں ڈالے گا لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنا اس کی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے عقیدے کے اس امکان کو واضح کر کے اپنی نبوت کا خوب نقشہ کھینچ دیا اور پھر سابقہ وقوع کو خلاف حکمت کہکر آئندہ اپنے زمانہ حال کا انکار نہیں کیا تو مرزا صاحب کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ خداوند کا ایسے لوگوں کو نبوت و رسالت دینا مرزا صاحب کے نزدیک آئندہ ممکن ہے گو پہلے ایسا کرنا خداوند کے خلاف حکمت تھا مرزا صاحب کے کلام کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا نے خداوند کے سابقہ حکمت کو عدم وقوع سے تعبیر کیا حال یا آئندہ کی نفی نہیں کی۔ اور مرزا صاحب کے کلام "ممکن ہے" اور "رسول اور نبی بھی بن جائے" زمانہ حال سے امکان کے وقوع کو ثابت کر رہا ہے لہذا مرزا غلام احمد صاحب نے ثابت کر دیا کہ اب ایسے ہو سکتا ہے اور ممکن ہے گو پہلے ایسا نہیں ہوا۔ اور پھر بعد ازاں اس امکان سے وقوع کے یقینی کی طرف پہنچ گئے اور سابقہ امکان کو بھی لعین کا مرتبہ دیکھ پھر اپنے الہام شیطانی ہونے کے علاوہ وحی الہی کو معاذاللہ ایسا ذلیل طبقہ کا حصہ قرار دیا جس کو کوئی مومن مسلمان معتبر نہیں سمجھ سکتا ہاں البتہ مرزائی کے نزدیک وہ حجت ہے کیونکہ مرزا صاحب نے اپنا ذاتی تجربہ فرمایا جو اُمت مرزائیہ کے لئے انکار کا عمل نہیں جو ان کے مرزا صاحب کا عمل سنت عملی کا درجہ رکھتا ہے۔

حقیقت الوحی ص۳ } اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں اس سے عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زناکاری کام تھا ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہو گئیں۔

حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷ } یہ عجیب حیرت نما امر ہے کہ بعض طوائف یعنی کنجریاں بھی جو سخت ناپاک فرقہ دنیا میں ہیں سچی

خوابیں دیکھا کرتی ہیں اور پلید اور فاسق اور حرامخور اور کنجروں سے بدتر اور بددین اور ملحد جو اباحیتوں کے رنگ میں زندگی بسر کرتے ہیں اپنی خوابیں بیان کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں کہ بھائی میری طبیعت تو کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ میری خواب کبھی خطا ہی نہیں جاتی اور اس واقعہ کو اس بات کا تجربہ ہے کہ اکثر پلید طبع اور سخت گندے اور ناپاک اور بے شرم اور خدا سے نہ ڈرنے والے اور حرام کھانے والے فاسق بھی سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں۔

تجلیات الٰہیہ ص۱۶ | ہم نے کب اور کس وقت کہا کہ بجز ہمارے اور کسی کو کوئی خواب نہیں آتی اور نہ کوئی الہام ہوتا ہے بلکہ ہمارا تجربہ تو یہاں تک ہے کہ بعض وقت ایک کنجری کو بھی جن کا دن رات زنا کاری پیشہ ہے سچے خواب آسکتے ہیں ایک چور بھی جس کا پیشہ بیگانہ مال کا سرقہ ہے بذریعہ خواب کسی سچے واقعہ پر اطلاع پا سکتا ہے۔

مرزائیو! سوچو کہ کیا مرزا صاحب نے اپنا ذاتی تجربہ فرما کر اپنے الہامات کا نمونہ نہیں کھینچ دیا؟ اور ثابت کر دیا کہ کنجروں اور پلیدوں کو سچی خوابیں اور الہام آجاتے ہیں لیکن مرزاجی ان سے بھی گئے گزرے ہیں جن کی ایک خواب یا ایک الہام بھی سچا نہ نکلا جو مرزاجی کے کاذب ہونے کے لئے کافی دلیل ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کے مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزاجی کو وحی الٰہی نہ تھی بلکہ ناپاک لوگوں کی سی وحی شیطانی بھی اور ناپاک لوگوں پر شیطانی وحی ہی آتی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی بھی ہے۔ اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِھِمْ شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں اور خداوند کے نیک بندوں پر اس کا تسلط ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ کہہ چکا ہے اِلَّا عِبَادَكَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ اور ارشاد الٰہی بھی ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ

جمع کردہ وحی کو جب شیطانی اور ناپاک لوگوں جیسی فرما دیا پھر بھی اگر کوئی مرزائی مرزا غلام احمد صاحب کے الہامات کو وحی الٰہی یا قرآن مجید جیسی کہے تو اس سے زیادہ اور کون مفتری علی اللہ اور ظالم ہو سکتا ہے۔

مرزائی " مولوی صاحب جب تم نے ہمارے مرزا صاحب کو جھوٹا اور مفتری ثابت کر دیا اور یہ بھی کہتے ہو کہ اس پر وحی الٰہی نازل نہیں ہوئی تو پھر یہ اتنا بڑا سلسلہ احمدیہ کیسے ترقی کر گیا میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک صداقت کا نشان ہے۔

محمد عمر " مرزائی صاحب مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے کہ میری نبوت برطانوی ہے اور گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے ملاحظہ ہو۔

(برطانوی نبوت کا خود کاشتہ پودا)

تبلیغ رسالت ۷/۱۹ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو ارشاد فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں۔

کیوں جی؟ مرزائی صاحب مرزا صاحب کے کلام سے ہی تمہیں تسلی ہو گئی ہو گی کہ یہ

قادیانی نبوت کا اصل سرپرست سلطنت برطانیہ ہے جس کا یہ مرزائیت خود کاشتہ پودا ہے۔

(۲) کتاب البریہ اشتہار واجب الاظہار جو اپنے مریدوں کی آگاہی کے لئے شائع کیا۔	}	گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔

کیوں جی مرزائی صاحب! اب تو صفائی کے گواہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب ہی بھگت گئے۔

برطانیہ کا قادیانی نبی کی حفاظت کرنا

(۳) سیرت المہدی ۱/۲۷۵	}	خاکسار عرض کرتا ہے کہ حکومت کی طرف سے بالعموم قادیان میں ایک پولیس کا سپاہی رہا کرتا تھا۔

مرزا صاحب کے نزدیک اُمت محمدیہ سے انگریز بہتر ہے

(۴) تبلیغ رسالت ۱۰/۱۲۴	}	تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہے۔

مرزائیت کا اصل

(۵) براھین احمدیہ
مطبع لاہوری ص ۹۰

بعض ناواقف انگریزوں نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے جو کمیشن تعلیم کے اب پریذیڈنٹ ہیں۔ اپنی ایک مشہور تصنیف میں اس دعویٰ پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ نہیں ہیں اور انگریزوں سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں گو یہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنے کے بعد ہر ایک شخص پر محض بے اصل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا لیکن افسوس کہ بعض کوہستانی اور بے تمیز سفہاء کی نالائق حرکتیں اس خیال کی تائید کرتی ہیں۔

پس ظاہر ہے کہ ان کی یہ ذاتی حرکات ہیں نہ شرعی پابندی سے اور ان کے مقابل پر ان ہزارہا مسلمانوں کو دیکھنا چاہیے جو ہمیشہ جان نثاری سے خیرخواہی دولت انگلشیہ کی کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں ۱۸۵۷ء میں جو کچھ فساد ہوا اس میں بجز جہلا اور بدچلن لوگوں کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تھا ہرگز مفسدہ میں شامل نہیں ہوا بلکہ پنجاب میں بھی غریب غریب مسلمانوں نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے بھی باوجود کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوش خیرخواہی سے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس مضبوط اور لائق سپاہی بہم پہنچا کر سرکار میں بطور مدد کے نذر کی۔

بہر حال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ پر اتنے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے مجدد طور پر اپنی خیرخواہی ظاہر کریں جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد

کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہوں اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے۔

۹۲۔ پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت (برطانیہ) کو مسلمانوں کے لئے ایک باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودا اسلام (مرزائیت)، کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے۔

۹۳۔ کوئی شخص طریقہ حقہ (مرزائیہ)، کو اختیار کر کے اپنی قوم کے ظلم سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خرابیوں سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی (مرزائیت)، کی بدرجہ غائت ناصر اور موید ہے مسلمانوں (مرزائیوں)، پر لازم ہے کہ اس خداداد نعمت کا قدر کریں اور اس کے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات میں قدم بڑھاویں اور اس طرف بھی توجہ کریں کہ اس مربیٔ سلطنت کی شکر گزاری کے لئے یہ بھی ضرور ہے۔

(۶) **الانذار ص۱۵** | قرآن میں حکم ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اگر کوئی کہے گورنمنٹ مِنْکُمْ میں داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔

(۷) **ستارہ قیصریہ ص۳** | اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعاگو ہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو فارسی عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام

ملکوں میں پھیلا دیں یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی۔ کہ مجھے اس بات پر فخر ہے۔ کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ اور میں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس بات کا اقرار ہے۔

(۸) **تریاق القلوب ص۲۵** { میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدائتیں جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ھدایوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے یہ امن جو

اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں
اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔

(۹) کشف الغطا حاشیہ ص۹ } اے نادانو گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میری قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی بلکہ میں اپنے اعتقاد
اور یقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پناہ ہمارے
لئے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے اس سے زیادہ اس گورنمنٹ کی پرامن سلطنت ہونے
کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ اس گورنمنٹ کے
ماتحت برپا کیا ہے وہ لوگ میرے نزدیک سخت نمک حرام ہیں جو حکام انگریزی روبرو
ان کی خوشامد کرتے ہیں ان کے آگے گرتے ہیں۔ اور پھر گھر آکر کہتے ہیں کہ جو شخص اس
گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے وہ کافر ہے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ہماری یہ کارروائی
جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے منافقانہ ہیں وَلَعْنَةُ اللّٰهِ علی المنافقین

نساء ع۸ } اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا۔

(۱۰) نور الحق حصہ اول ۵ } اعطانا ملکۃ رحمۃ التی تربینا بوابل الاحسان والاکرام وتنهضنا من
حضیض الضعف والهوان

اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے
اور مہربانی کے مہینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور پستی کی کمزوری

سے اوپر کی طرف اُٹھاتی ہے۔

(تر بنیا کا لفظ ہر ذی عقل سے پوشیدہ نہیں) محمد عمر

(۱۱) ستبچن ص۱۴۴ | وہ لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو اس مبارک گورنمنٹ کے ذریعہ سے آسمانی بارش کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

مسلمانوں (مرزائیوں) کو چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کے وجود کو خدا تعالےٰ کا فضل سمجھیں اور اس کی سچی اطاعت کے لئے ایسی کوشش کریں کہ دوسروں (صحیح مسلمانوں) کے لئے نمونہ ہو جائیں کیا احسان کا عوض احسان نہیں کیا نیکی کے بدلے نیکی کرنا لازم نہیں سو چاہیئے کہ ہر ایک شخص سوچے اور اپنا نیک جوہر دکھلاوے اسلامی شریعت کسی کے حق اور احسان کو ضائع کرنا نہیں چاہتی پس نہ منافقانہ طور پر بلکہ دل کی سچائی سے اس محسن گورنمنٹ سے اطاعت کے ساتھ پیش آنا چاہیئے کیونکہ ہمارے دین کی روشنی پھیلانے کے لئے پہلی تقریب خدائے تعالےٰ نے یہی قائم کی ہے۔ یہ اشتہار غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۸۸ء میں شائع کیا۔

(۱۲) تبلیغ رسالت ۷/۱۸ | غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جو میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیئے ہیں۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی حکومت نصاریٰ یعنی برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ خداوند کریم کے ارسال کردہ نبی نہیں ہے۔ اب قابل غور یہ امر ہے کہ نصاریٰ کے ساتھ مسلمانوں کا کیسا تعلق ہونا ہے تاکہ اس کے خود کاشتے پودے کو بھی اسی نظر سے اس کی طرف توجہ کی جاوے۔

مائدہ ۶/۱۰ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ
اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ ضرور کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں کہا کہ اللہ تینوں میں کا ایک ہے حالانکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اگر یہ ان باتوں سے باز نہ آئے تو جو لوگ ان میں سے کافر رہینگے ان کو تکلیف دینے والا عذاب پہنچیگا

اس زمانہ کے اکثر عیسائی جن کی حکومت برطانیہ بھی ہے تثلیث کے قائل ہیں اور تثلیث کے ماننے والوں کو اللہ جل شانہ صاف طور پہ کافر فرمایا ہے اور ڈانٹا ہے کہ اگر یہ قائلین تثلیث تائب نہ ہوئے اور اللہ کی طرف رجوع نہ کیا تو ان کو عذاب الیم ضرور پہنچیگا اب فیصلہ الٰہی تلاش کرنا ہے کہ اس کے متعلق یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلقات مسلمانوں کا کیسا ہونا چاہیئے۔

مائدہ ۶/۸ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى
اَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست، یا مددگار نہ بناؤ بعض بعض کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی رکھیگا تو وہ انہیں سے ہے اور بیشک اللہ تعالےٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیۃ کریمہ کے رو سے رب العزت نے ایمان والوں کو یہود و نصاریٰ کی دوستی سے منع فرمایا اور پھر صاف حکم لگادیا کہ جو شخص مومنوں سے یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلق رکھیگا تو وہ مومن مسلمان نہیں ہے بلکہ یہود و نصاریٰ کی جماعت میں ہی شمار کیا جاویگا اور فرمایا کہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والا ظالم ہے ایسے شخص کو اللہ تعالےٰ ہدایت

بھی نہیں دیتا رب العلیٰ تو یہود و نصاریٰ کے دوستوں کو انہی میں شمار کرے خواہ کیسے
ہی عامل کیوں نہ ہو اور غلام احمد قادیانی جو ان کا خود کاشتہ پودا ہو اور اس کو
علی الاعلان تحریر ظاہر کرے کہ یہ ہمارے واسطے خاص انعام ہے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد
صاحب قادیانی خدائی نبی نہیں بلکہ برطانوی نبی ہیں اور ان کو نبوت بذریعہ ریل یا انگبوٹ
یا تار موصول ہوئی ہے اور نبوت بھی تثلیثی کفار سے ملی جن کا اسلام سے تعلق ہی نہیں تو جو حال
مرسل ہوا جن کے متعلق خداوندی فیصلہ قرآن کریم میں موجود ہے۔

مائدہ ۶/۱۱ | وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ

اور اگر یہ لوگ اللہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے ساتھ ایمان رکھتے تو
ان کو دوست نہ بناتے۔

اس فرمان الٰہی سے یہود و نصاریٰ سے دوستی کا تعلق رکھنے والوں کے حال کو ظاہر
فرمادیا کہ یہود و نصاریٰ کی ہمنوائی کا دم بھرنے والے اور انکو اپنا اولی الامر سمجھنے
والے وہ انہی سے ہیں تب ہی تو ان کو اپنا اولی الامر تسلیم کرتے ہیں کیونکہ جنکے مطاع
یہود و نصاریٰ ہے تو مطیعین ایمان اسلام کے مدعی کیسے ہو سکتے ہیں۔
اپنے مومنین کی جماعت سے نکال دے اس کی مومنین اور مسلمین کے ساتھ شمولیت کیسے ہو سکتی
ہے جبکہ جل شانہٗ نے مسئلہ واضح فرمادیا ان کا ایمان نہ اللہ کے ساتھ ہے نہ محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ قرآن کے ساتھ ان تمام کے وہ منکر اگر ان کا ایمان
خداوند کے ساتھ ہوتا اور حضور اکرم نبی اکرم نبی محترم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے
ساتھ ہوتا اور قرآن مجید کے ساتھ ہوتا تو وہ یہود و نصاریٰ کو اپنا اولی الامر اور
مطاع نہ تسلیم کرتے اور ان کے خود کاشتہ پودا ہونے کا دعویٰ نہ کرتے کیونکہ جو یہود
و نصاریٰ کا مطیع ہے ہمارا مطیع اور جو ہمارا مطیع ہے اس کا مطاع یہود و نصاریٰ

تولاشی محض ہیں دنیا کے مخالفین ان کو ماتحت نہیں کر سکتے کیونکہ مومن کی شان ہے۔
اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔

اے برطانیہ کے خود کاشتہ پودا کہلانے والو تم اگر دریں حالت مومنین میں روپوش ہو کر برطانیہ کی رسالت کا کام کرو تو اب مشکل ہے کیونکہ اب خداوند کریم کے فضل و کرم سے حکومت اسلامی ہے اور مسلمان برطانیہ اور اس کے فضلات سے بخوبی واقفی حاصل کر چکا ہے اب اس برطانیہ کا ہاتھ اسلامی مذہب کو امر محال ہے۔ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ کیونکہ مسلمان بیدار ہو چکا ہے کفر کے مقابلہ میں اپنے ایمان کو جانچ چکا ہے اور اسے یہ بھی فکر ہے کہ جیسا کہ اس ذات کے غنی نے مرزائیوں کو یہود و نصاریٰ کی جماعت میں شامل کر دیا ہے وہی ذات کبریا وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ کے قانون سے ان کو جماعت مرزائیہ میں شمار کر سکتا ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔۔ اور ایک دوسرے کے ظلم پر امداد نہ کرو تو جو شخص اس وقت مرزائیت کے مقابلہ میں مسلمانوں کی امداد کریگا وہ مسلمانوں کے زمرہ میں شمار ہوگا ورنہ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ کے ارشاد سے مرزائیوں کی صف میں کھڑا کیا جاویگا۔ ثابت ہوا کہ غلام احمد قادیانی بستان یہودیت و نصرانیت کے پودے ہیں اور برطانوی نبی ہیں ملاحظہ ہو۔

مائدہ ۶/۳ ؛ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ضرور وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح بن مریم خدا کا بیٹا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے کسی نصاریٰ کو عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ کہنے پر فتویٰ چسپاں

فرمایا اور یہود کو عزیز ابن اللہ کہنے پر فتویٰ کفر لگایا اور یہ بھی فرمایا قَاتَلَهُمُ اللّٰہ ان دونوں کو اللہ غارت کرے اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ خدا پہ یہ کتنا بڑا بہتان باندھتے ہیں۔

۱۳- ازالۃ الاوہام ۱۲۸ مطبع لاہوری | ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا۔ کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار ہیں۔

۱۴- ازالۃ الاوہام ۲۸۹ مطبع لاہوری | ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالےٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں۔ وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں نہیں پا سکتے ہرگز نہیں پا سکتے۔

۱۵- ازالۃ الاوہام ۹۷ | میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا پس سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں یہ خدمت مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔

۱۶- ایام صلح ۱۳۹ | اگر یہ گورنمنٹ ہمارے ملک میں قدم نہ رکھتی تو شاید اب تک تمام مسلمان سکھوں کی طرح ہو جاتے۔

۱۷- ایام صلح ۱۴۱ | اور کس مبارک گورنمنٹ کے قدم سے ہم وحشیانہ حالت سے باہر ہوئے۔

۱۸- تبلیغ رسالت ۱۱۴ | میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکر گزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کارروائی میں کر رہا ہوں۔

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے ثابت ہوا کہ قادیانی نبوت برطانیہ کی تیار کردہ ہے یعنی انگلینڈ میڈ ی پھر بعد ازیں مرزا غلام احمد صاحب نے نبوت پہنچنے کا ذریعہ بھی بیان فرمایا کہ میری نبوت برطانیہ کی طرف بذریعہ ریل اور تار و اگن بوٹ اور مطابع وڈاک موصول ہوئی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب ریل اور تار اور اگن بوٹ وغیرہ کی وکالت سے جوٹی نبی بنے!

تحفہ گولڑویہ ۱۶۴ | اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار و اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل وجان سرگرم ہیں آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتے ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں مگر میں ملک

ہند میں آؤں گا کیونکہ جوش مذاہب واجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن وآزادی اسی جگہ ہے۔

مرزائی دوستو! سوچو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ کہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جونی نبی ہوں جو اس قدنی جون میں ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ہندوؤں کی مشترکہ زبان اردو کی درخواست پر آیا ہوں لہٰذا وحی والہامات بھی انہوں کے ذریعہ سے حاصل ہوئے اور ہندو لوگ چونکہ جون کے قائل ہیں اس لئے مرزا غلام احمد صاحب بھی کبھی کرشنی جون کے مدعی بنتے ہیں کبھی نہیہ کلنک اور کبھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جون دھار کر آنے کے مدعی ہیں خدا کے نبی نہیں اور مرزا صاحب نے ریل کو دجال کا گدھا مقرر فرمایا ہے۔

ریل دجال کا گدھا ہے

(۱) **ازالۃ الاوھام** ۱۳۴ | مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہیں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزاروں کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔

مرزا صاحب سابقہ عبارت سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب ریل کی درخواست پر تشریف لائے ہیں اور مرزا صاحب کی اس عبارت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ ریل دجال کا گدھا ہے تو ان دونو عبارتوں سے یہ نتیجہ نکلا کہ ریل یعنی گدھے نے اپنی ہندی اسواری دجال کو طلب فرمایا تو مرزا صاحب نے ریل یعنی قادیانی گدھے کے لئے دجال کو بھی مقرر فرما دیا۔

دجال کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فیصلہ

(۲) **ازالۃ الاوہام** مطبع لاہوری ۳۸۱ | دجال مشرق کی طرف سے خروج کریگا یعنی ملک ہند سے یعنی یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے متفق علیہم - - - - - جب داخل ہے اور حجاز سے مشرق کی جانب بھی واقع ہے اور مرزا صاحب نے جو پہلے فرمایا تھا کہ انگریز دجال ہیں وہ جھوٹ ثابت ہوا کیونکہ انگریز کا خروج حجاز سے شرق جانب ہیں بلکہ قادیاں شرق جانب ہے۔ اور ہندوستان کا ایک قصبہ ہے

(۳) **آئینہ کمالات** ۲۸۰ | دجال نبوت کا دعوی بھی کرے گا اور خدائی کا بھی۔

مرزائی دوستو! انصاف کی بات کرنا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کس کا نقشہ کھینچا مرزا صاحب کا نبوت کا دعوی اور خدائی کا دعوی کرنا اظہر من الشمس ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اب مرزا صاحب کے فیصلے کو دیکھ کر بھی تم شش و پنج ہو جاؤ تو یہ انصاف کا خون کرنا ہے۔

(۴) **تحفہ گولڑویہ** ۱۶۹ | مسیح الدجال جس کا ترجمہ ہے کہ خلیفہ ابلیس کیونکہ دجال ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو اس کا اسم اعظم ہے جس کے معنی حق کے چھپانے والا اور جھوٹ کو رونق دینے والا اور ہلاکت کی راہوں کو کھولنے والا اور زندگی کی راہوں پر پردہ ڈالنے والا اور بہی ساہ اور چمک دینے والا اور مقصود اعظم سلطان ہے اس لئے یہ اسم اعظم ہے۔

مرزائی دوستو! تمہیں مرزا صاحب کی کتب سے واضح ہو چکا کہ مرزا صاحب تمام عمر حق کو چھپانے کی کوشش کرتے رہے اور جھوٹ کو رونق دیتے رہے اور مرزا صاحب نے مرزائیوں کے لئے ہلاکت کی راہیں کشادہ کر دیں اور عیوبات مرزائیہ پر پردہ ڈال کر مرزائیت کو سچا کہنا واجب کیا۔

دجال کا دجل

(۵) حاشیہ چشمہ معرفت ۸۰ | اور پھر بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت دجال کا تمام زمین پر غلبہ ہو گا اور تمام زمین پر بغیر مکہ معظمہ کے دجال محیط ہو جائیگا اور دجال کی نسبت حدیثوں میں یہ بیان ہے کہ وہ دجل سے کام لیگا اور "مذہبی رنگ" میں فتنہ ڈالیگا۔

مرزا جی نے اس مذکورہ عبارت میں "مذہبی رنگ میں فتنہ ڈالیگا" ایک ایسا جملہ استعمال فرمایا جس سے مرزائیت کا پورا نقشہ کھینچ دیا کیونکہ مرزائیت کا دار و مدار ہی استعاروں پر ہے۔

(۱) تحفہ گولڑویہ ۲۲۳ | یہ زمانہ رجعت بروزی کا زمانہ کہلاتا ہے۔

(۲) کتاب البریہ ۱۷۹ | پیشگوئیوں پر اکثر مجازات اور استعارات غالب ہوتے ہیں۔

(۳) چشمہ معرفت ۲۲۳ | شق قمر کا لفظ محض استعارہ کے رنگ میں ہو گا۔

(۴) حاشیہ نزول مسیح صؔ ۱۸ } جس طرح عیسیٰ مسیح استعارہ کے رنگ میں مردوں میں سے جی اٹھا۔

(۵) تتمہ حقیقت الوحی صؔ ۱۴۴ } استعارہ کے رنگ میں وہ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔

تمام مرزائیت کا دارومدار استعاروں پر ہی ہے لہٰذا مرزا صاحب نے ہی مذہبی رنگ میں یعنی استعاروں کا فتنہ اسلام پر برپا کر دیا اور ہر دجل سے کام لیا جیسا کہ مذکور ہو چکا اب فیصلہ تم کر لو کہ مرزا صاحب کا یہ فرمان بھی ان کے لئے زیبا ہے یا نہیں ؟ اور دوسرے مقام پر مرزا جی نے یہودیوں کو دجال سے خارج کر دیا۔

(۶) آئینہ کمالات صؔ ۱۴۱ { اَمَّا الدَّجَّالُ فَاسْمَعُوْا اُبَیِّنُ لَکُمْ حقیقۃً من صفاء الہامی وزلالی وھُوَ حجۃ قاطعۃ ثقفت للمخالفین تثقیف العوالی خذوہ ولا تکونوا ناسین او متناسین ایھا الاعزۃ قد کشف عَلَیَّ ان وحدۃ الدجال لیست وحدۃ شخصیۃ بل وحدۃ نوعیۃ بمعنی الاتحاد الاراء فی نوع الدجالیہ کما یدل علیہ لفظ الدجال وان فی ھٰذہ الاسم آیات للمتفکرین فافہم اومن لفظ الدجال سلسلۃ ملئمۃ من ھمم دجالیہ لبعضہا ظہیر للبعض کانہا بنیان مرصوص من لبن متحدۃ القالب کل لبنۃ تشارک ما یلیہا فی لونہا وقوامہا ومقدارہا واستحکامہا وادخلت بعضہا فی بعض واشیدت من خارجہا بالطین اوکرکب روف بعضہم بعضا وھم متطین شملہ شمعلہ یرون من شدۃ سرعتہا رجلا۔

(۷) حاشیہ تحفہ گولڑویہ: نسائی نے ابی ہریرہ سے دجال کی صفت میں آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے۔

یُخرُجُ فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون الناس جلود الضان السنتہم احلی من العسل وقلوبھم الذیاب یقول اللہ عز وجل ابی یفترون ام علیّ یجترؤن۔

یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دینگے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سامال خرچ کریں گے بھیڑوں کا لباس پہنکر آئینگے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل بھیڑیوں کے ہونگے خدا کہیگا کہ تم میرے نام کے ساتھ مغرور ہوگئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے کنز العمال ۱/۱۴۴

بھئی مرزائی دوستو! تمہارے مرزا غلام احمد جی نے یہ جو قوم دجال کا نقشہ کھینچا ہے خود فیصلہ کرلو یہ کونسی قوم ہے امت مرزائیت کے یہ بعینہٖ اوصاف ہیں یا نہیں؟ پھر مرزا جی نے دجال کی تشریح فرمائی۔

(۸) **تحفہ گولڑویہ ص۱۳۷** } اور اگر یہ سوال ہو کہ جبکہ دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کریگا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائیگا۔ تو اس حدیث کی ہم کیا تاویل کریں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب تمہاری تاویل کی کچھ ضرورت نہیں واقعات کے ظہور نے خود اس حدیث کے معنی کھولدیئے ہیں یعنی یہ حدیث ایسی قوم (مرزائیہ) کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اپنے افعال سے دکھلادینگے۔ کہ انہوں (مرزائیہ) نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہے اور خدائی کا دعویٰ بھی نبوت کا دعویٰ اس طرح پر کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں اپنی تحریف اور تبدیل اور انواع واقسام بیجا دست اندازیوں سے جو نہایت جرأت اور بیباکی اور شوخی سے ہونگی اس قدر دخل دینگے اور اس قدر اپنی طرف سے تصرفات کرینگے۔ اور

ترجموں کو عمداً بگاڑینگے کہ گویا وہ خود نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

(۹) **تحفہ گولڑویہ ص ۱۳۹** ﴿ اور مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی معنی حق ہیں اور جو دجال کی آنکھوں کی نسبت حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک آنکھ اسکی بالکل اندھی ہو گی اور ایک میں پھولا ہو گا اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ گروہ جو دجال صفات سے موسوم ہو گا اس کا یہ حال ہو گا کہ ایک آنکھ اس کی تو کم دیکھے گی اور حقائق کے چہرے اس کو دھندلے نظر آئینگے۔ (اس علامت پہ غور کرو) مگر دوسری آنکھ بالکل اندھی ہو گی وہ کچھ بھی دیکھ نہیں سکے گی جیسا کہ یہ قوم (مرزائی) جو نظر کے سامنے ہے (ہندوستان میں)، توریت پر تو کسی قدر ایمان لاتی ہی نہیں گو ناقص اور غلط طور پر مگر قرآن شریف کو دیکھ نہیں سکتے گویا ان کی ایک آنکھ میں انگور کے دانے کی طرح ٹیٹ پڑا ہوا ہے مگر دوسری آنکھ جس سے قرآن شریف کو دیکھنا تھا بالکل اندھی ہے یہ کشفی صورت میں دجال کی صورت ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ لوگ خدا تعالےٰ کی آخری کتاب کو بالکل شناخت نہیں کریں گے (یعنی تذکرہ وغیرہ کو مقدم سمجھیں گے) اور ظاہر ہے کہ اس تاویل کی رو سے جو بالکل معقول اور قرین قیاس ہے کسی نئے دجال کی تلاش کی ضرورت نہیں بلکہ جس گروہ نے قرآن شریف کی تکذیب کی اور جن کو خدا نے کتاب دی اور پھر انہوں نے اس کتاب پر عمل نہ کیا اور اپنی طرف سے اس قدر تحریف کی کہ گویا نئی کتاب نازل ہو رہی ہے اور نیز کارخانہ قضاء و قدر میں اس قدر دست اندازی کی کہ خدا کی عظمت دلوں پر سے بکلی اٹھ گئی وہی لوگ دجال ہیں ایک پہلو سے نبوت کے مدعی اور دوسرے پہلو سے خدائی کے دعویدار۔ . . . . اور وہ احادیث واضح جو قرآن کی منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ایک ان میں سے درج کرتے ہیں سو وہ حدیث یہ ہے یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الدین

السنتهم احلى من العسل وقلوبهم قلوب الذياب يقول الله عزوجل ابي يفترون ام على يجترؤن حتى حلفت لابعثن على اولئك منهم فتنة"

(۱۰) **کنز العمال ۱۴۵** | یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جابجا خروج کریگا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دینگے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سامان پیش کرینگے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دینگے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہوجائے بھیڑیوں کی پوستین پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہونگے اور خدا عزوجل فرمائیگا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہورہے ہیں کہ میں ان کو جلد نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرنے میں دلیری کررہے ہیں یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں۔

مرزائیو! مرزا غلام احمد صاحب نے اس بیان میں قوم دجال کی آٹھ علامتیں بیان فرمائیں۔

(۱) دجال کا ایک مذہبی گروہ ہوگا جو جابجا زمین پر خروج کریگا۔

(۲) اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دینگے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سامان پیش کرینگے۔

(۳) اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کا طمع دینگے (مثلاً ملازمت و مکان و زمین و بیوی وغیرہ) اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہوجائے۔

(۴) بھیڑوں کی پوستین پہن کر آئیں گے (اسلام کا نام لے کر خدمتگار اسلامی ظاہر کرینگے یعنی بھیڑ کی طرح جب چاہو دوہ لو)

(۵) ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی۔

(۶) اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے (یعنی بھیڑیوں کی طرح مسلمانوں کے دین کو پھاڑیں گے۔)

(۷) خداوند تعالےٰ اس قوم کو مہلت دیگا جس سے وہ لوگوں کو اپنا سچا ہونا کہیں گے لیکن اللہ تعالےٰ فرمادیگا کہ یہ قوم میرے حلم پر مغرور نہیں کہ میں ان کو باری نہیں پکڑتا۔

(۸) یہ قوم میرے پر افترا سے کام لیں گے اور میری کتاب قرآن مجید کی تحریف کرینگے۔ (جیسا کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں نے کی)

اب فیصلہ تم پر ہے کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کی یہ فرمودہ علامتیں مرزائیوں کا نقشہ ہے یا نہیں۔ اور تم سوچو کہ تم ان کے حامل ہو یا نہیں جب ان تمام صفات سے مرزائی متصف ہے تو مرزا جی نے ہی تمہیں قوم دجال ثابت کر دیا۔ ہم کہتے تو شاید تم ہم سے ناراض ہوتے اب اگر قوم دجال ثابت کرنے میں تمہیں ناراضگی ہو تو مرزا غلام احمد صاحب پر ہم پر رنجیدہ خاطر نہ ہوجانا سچ ہے قل الحق من ربکم اور سنئے۔

(۱) **ازالۃ الاوھام ۳۸۰** دجال کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عالم کشف اور رویا میں دیکھا کہ داہنی آنکھ سے وہ کانا ہے اور دوسری آنکھ بھی عیب سے خالی نہیں یعنی دینی بصیرت ان کو بالکل نہیں دی گئی اور تحصیل دنیا کی وجوہ بھی حلال اور طیب نہیں۔

(۲) دجال کے ساتھ بعض اسباب تنعم اور آسائش جنت کی طرح ہونگے اور بعض اسباب محنت اور جلاکے آگ یعنی دوزخ کی طرح ہونگے۔

(۳) دجال کے بعض دن برس کی طرح ہوں گے اور بعض دن مہینہ کی طرح اور بعض دن ہفتہ کی طرح مگر یہ نہیں کہ دنوں میں فرق ہوگا بلکہ اس کے دن اپنے مقدار میں ایسے ہی ہوں گے جیسے تمہارے۔

(۴) دجال کے گدھے کا اس قدر جسم ہوگا کہ اس کے ایک کان سے دوسرے کان تک کا فاصلہ ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اس جسامت کے گدھے خدا تعالےٰ نے پیدا نہیں کئے تا امید کی جائے کہ ان کی اولاد سے یہ گدھا ہوگا۔

(۵) دجال جب گدھے پر اسوار ہوگا تو گدھا جس جلدی سے چلیگا اس کی یہ مثال کہ جیسے بادل اس حالت میں چلتا ہے جبکہ پیچھے اس کے ہوا ہو یہ ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ دجال کا گدھا کوئی جاندار مخلوق نہیں ہوگا۔

(۶) زمین و آسمان دونو دجال کے فرمانبردار ہونگے یعنی خدا تعالےٰ اس کی تدبیر کے ساتھ تقدیر موافق کردیگا اور اس کے ہاتھ پر زمین کو اس کی مرضی کے موافق آباد کریگا۔

(۷) دجال مشرق کی طرف سے خروج کریگا یعنی ملک ہند سے کیونکہ یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے۔

(۸) دجال جس ویرانہ پر گزریگا اسے کہیگا کہ تو اپنے خزانے باہر نکال سو وہ تمام خزانے باہر نکل آئینگے اور دجال کے پیچھے جائینگے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجال زمین سے بہت فائدہ اُٹھائیگا اور اپنی تدبیروں سے زمین کو آباد کریگا اور ویرانے کو خزانے کر کے دکھائیگا پھر آخر باب لُدّ پر قتل کیا جائیگا۔ لُدّ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بیجا جھگڑنے والے ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بیجا جھگڑے کمال تک پہنچ جائینگے تب مسیح موعود ظہور کریگا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کردیگا (جیساکہ مرزائی آج کل ویران زمینوں کو آباد کررہے ہیں اور رزق ان کے پیچھے ہے)

(۹) دجال خدا نہیں کہلائیگا بلکہ خدا تعالےٰ کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیا کا بھی۔ ان دسوں علامتوں میں سے ایک بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی

ہوتا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ دخان کی رو سے چلتی ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے اس جگہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کُھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

کیوں جی؟ مرزائیو! اور قادیانیو! مرزا صاحب نے دجال کے اوصاف بیان کرکے اپنی مرزائیت کو تشت ازبام کر دیا اور علامات دجال کو مرزائیت کے عین منطبق بنا دیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ریل کو دجال کا گدھا بھی مقرر کر دیا اور ہند سے ہی ایک خاص قوم تعلیمیافتہ کو اس کا اسوار بھی کرا دیا اب اگر تم اس پر اسوار ہو کر مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول ڈالو تو کون تسلیم کرتا ہے اور جہاں سے اس گدھے کی ابتدا ہوئی وہاں ہی جا کر اس قوم دجال نے ترقی فرمائی جیسا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ (مرزائی نیا فرقہ)

تبلیغ رسالت ۸/۵۴ } اور میں دیکھتا ہوں کہ دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو میری ان پاک تعلیموں کے دل سے پابند ہیں۔ اور یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لئے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں۔ میں نے اپنی کسی کتاب میں لکھا تھا کہ میری جماعت تین سو آدمی ہیں لیکن اب وہ شمار بہت بڑھ گیا ہے کیونکہ زور سے ترقی ہو رہی ہے اب میں یقین رکھتا ہوں کہ میری جماعت کے لوگ دس ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوں گے اور میری فراست یہ پیشگوئی کرتی ہے کہ تین سال تک ایک لاکھ تک میری اس جماعت کا عدد پہنچے گا۔

مرزائیو! سنا کلام مرزا صاحب کو جہاں سے گدھا نکلا وہیں ہی قوم دجال پیدا کر دی بلکہ ہر سو ہزاروں کی تعداد میں دجالیوں کی جماعت بنا کر گدھے یعنی ریل

کی انتہا پر اس کے موزوں و مقرر شدہ دجالی اسوار کر دے۔

اسلام سے علیحدہ نیا فرقہ اور نیا پیشوا

تبلیغ رسالت ج ۷ } چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم (مرزا غلام احمد) ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیمیافتہ مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یاب جیسے بی اے اور ایم اے اس فرقہ میں داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

نیا پیشوا

تحفہ گولڑویہ ۱۶۹ } مسیح الدجال جس کا ترجمہ ہے خلیفہ ابلیس کیونکہ دجال ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو اس کا اسم اعظم ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ حق کو چھپانے والا اور جھوٹ کو رونق اور چمک دینے والا اور ہلاکت کی راہوں کو کھولنے والا اور زندگی کی راہوں پر پردہ ڈالنے والا اور یہی مقصود اعظم شیطان ہے اس لئے یہ اس کا اسم اعظم ہے۔

مسیح ہندوستان میں ۶۹ } ایک وہ بھی مسیح ہے جو شر اور لعنت کے ساتھ مسیح کیا گیا یعنی اس کی فطرت شر اور لعنت پر پیدا

کی گئی یہاں تک کہ اسکا چھونا بھی شر اور لعنت اور ضلالت پیدا کرتا ہے اور یہ نام مسیح دجال کو دیا گیا اور نیز ہر ایک کو جو اسکا ہم طبع ہو۔

دجال کے متعلق حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

(۱) **مسلم شریف** ۱/۴۴۴ } عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلھا الطاعون ولا الدجال۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں مدینے کو طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے (مرزا صاحب بھی مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے بلکہ طاعون اور مرزا صاحب دونوں کے اجتماع نے دونوں کی رفاقت کو ثابت کیا ہے۔)

(۲) **ابوداؤد** ۲/۲۴۸ } حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا محمد بن عمر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابا دجالا کلھم یکذب علی اللہ وعلی اللہ وعلی رسولہ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہو گی حتیٰ کہ نکلینگے تیس دجال خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائیں گے۔

(۳) **ابوداؤد** ۲/۲۳۳-۲۳۴ } حدثنا سلیمان بن حرب ومحمد بن عیسیٰ قالا

حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہرایک یہ گمان کریگا کہ وہ نبی ہے اور میں نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پہ رہیگا۔

(۴) **ابوداؤد** ۲/۲۴۸ حدثنا عبید اللہ بن مسلمۃ نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن العلاء عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللہِ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال نکلینگے ان کا ہرایک گمان کریگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

تو مرزا صاحب بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی دجال ثابت ہوئے چنانچہ مرزا صاحب کا اقرار بھی تحریر کیا گیا جس سے فرمان الٰہی اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْئٌ کے پورے حامل ہیے اور بفتویٰ خداوندی اظلم ثابت ہوئے۔

(۳) اور فرمان الٰہی سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللہُ کے بھی قائل رہے چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

نزول مسیح ۹۹

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا

ہمچو قرآں منزہ اش دانم　　　　　از خطا ہا ہمیں است ایمانم

جو کچھ میں خدا کی طرف سے وحی سنتا ہوں ۔خدا کی قسم اس کو میں خطا سے پاک جانتا ہوں قرآن کی طرح میں اس کو پاک جانتا ہوں تمام گناہوں سے یہی ہے میرا ایمان

مرزا صاحب کے کلام سے مذکورہ قرآنی آیت کا مضمون پورا منطبق ہوا کہ وحی الٰہی مرزا صاحب پر نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ممکن تھی اور نہ ہے ۔ تو مرزا غلام احمد صاحب کا وحی والہام کا دعویٰ اس آیت کریمہ کے قانون سے جھوٹا ثابت ہوا اور مرزا صاحب پہلے شیطانی وحی نازل ہونے کا بھی اقرار کر چکے ہیں ۔ حالانکہ انبیاء اللہ کو شیطانی کلام کا دخل نہیں ہوتا مرزا صاحب کے کلام ہمچو قرآں منزہ اش دانم نے مرزا صاحب کو اظلم اور مفتری ثابت کر دیا جو مرزا صاحب کو امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج کر رہا ہے ۔

(۲) شعراء ۱۹/۱۱ } هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كَاذِبُوْنَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۔

کیا بتاؤں میں تمہیں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹ بولنے والے گناہ کرنے والوں پر اُترتے ہیں کان لگائے رکھتے ہیں (شیطانوں کی خبریں سننے کے لئے) اور شاعروں کی پیروی کرتے ہیں گمراہ لوگ کیا اپنے دیکھا نہیں کہ وہ (شاعر لوگ) ہر جنگل میں حیران پھرتے ہیں

جن لوگوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کے علامات فرمائے ۔

(۱) بڑے جھوٹ بولنے والے پر شیاطین نازل ہوتے ہیں ۔

(۲) گناہ کرنے والے پر بھی شیاطین نازل ہوتے ہیں ۔

(۳) شاعروں کی اتباع گمراہ لوگ کرتے ہیں ۔

ان تمام صفات سے مرزا غلام احمد صاحب متصف تھے جیسا کہ مذکور ہو چکا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب پر شیاطین نازل ہوتے تھے جو ان کو الہام کرتے تھے۔ قرآنی آیت سے بھی۔

جھوٹے گنہگار کی سزا قرآن کریم سے

(۳) حاشیہ ۲۵/۱ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ہر بڑے جھوٹ بولنے والے گنہگار کے لئے ویل دوزخ ہے۔

(۴) آل عمران ۳/۸ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

اور بے شک ان سے البتہ ایک فرقہ ہے جو پھیرتے ہیں وہ اپنی زبانوں کو قرآن مجید کے ساتھ تاکہ تم اس کو قرآن سے جانو حالانکہ وہ قرآن سے نہیں ہے اور وجو وہ اپنی زبانوں سے پھیر کر بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ حقیقت الوحی اور تذکرہ وغیرہ خدائی کلام نہیں پھر بھی ان کو قرآن مجید کا درجہ دیا جاتا ہے لہٰذا اس آیت کریمہ کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب و مرزائی قرآن کریم اور اسلام کی مخالف جماعت میں شامل ہو گئے۔

(۵) مومن ۲۴/۴ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔

اور اگر ہے جھوٹا تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑیگا اور اگر ہے سچا تو جو تم سے وہ (عذاب کا) وعدہ کرتا ہے تم کو اس کا بعض پہنچیگا ضرور اللہ تعالےٰ اپنی حد سے گزرنے والے کذاب کو ہدایت نہیں دیتا۔

مرزا غلام احمد صاحب جھوٹے تھے اسی لئے ان کے جھوٹ کا وبال ان پر پڑا ان کی موجودگی میں ان کے شہر اور گھر میں طاعون پڑی جو مرزا صاحب کے نزدیک عذاب الٰہی تھا اور عذاب الٰہی بُروں پر نازل ہوتا ہے انبیاء اللہ پر نہیں نازل ہوتا سو سو دفعہ دن میں پیشاب کی ڈیوٹی بھگتتے تھے یہ بھی عذاب الٰہی مرزا صاحب کے شامل حال تھا جھوٹے تھے اسی واسطے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے مرے اگر وہ سچے ہوتے تو ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کے سامنے مرتے مسرف وکذاب تھے اسی لئے مرزائیت پر مرے خداوند کریم نے ہدایت نہ دی اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج کر دیا۔ دلائل قرآنیہ بہت ہیں لیکن بخوف طوالت انہی پر اکتفا کرتا ہوں اب مرزا غلام احمد صاحب کی زبانی ان کے کاذب ہونے کے بیانات ملاحظہ فرمایئے۔

مرزا غُلام احمد صاحب کا نتیجہ مرزا صاحب کی زبانی

تذکرہ ۶۵۷ البشریٰ ۲ کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔

"مرزائی" تم دھوکہ سے کام لیتے ہو اس کے آگے تشریح موجود ہے کمترین کا بیڑا غرق یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے یا شاید کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے پاکٹ بک ص ۶۶۷

"محمد عمر" مرزائی صاحب؟ دھوکے سے کرتب آگیا ہے یہ عبارت کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا یہ مرزا جی کا الہام ہے ملاحظہ ہو۔

تذکرہ کے مذکورہ بالا صفحہ پر لکھا ہے ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء آج رات ستائیسویں ۲۷ رمضان المبارک تھی اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شبقدر کی ہوتی ہے میں نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو پس میں اٹھا اور میں نے نماز پڑھ کر دعا کی بعد میں مفصلہ ذیل الہامات ہوئے۔

(۱) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے۔ بنا بنایا توڑ دے کوئی اسکا بھید نہ پاوے۔

(۲) کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔

ان دونو الہاموں کا تم خود ہی توازن کرو۔

شبقدر کی رات میں مرزا غلام احمد صاحب کو یہ تحفہ اور مبارک فیصلہ نصیب ہو۔

اور کمترین کا لفظ ہمیشہ محرر یا مقرر استعمال کرتا ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ پہلے الہام کا جزو موافق ہے تو دوسرا بھی موافق ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو مرزائی کے ملہم نے کہا کمترین کا بیڑا غرق ہو گا یا مرزا جی کی حقیقت کا اقرار ان کی زبانی نشر کرایا پھر مرزا صاحب نے اسکی تائید فرمائی۔

البشریٰ ۲/۹۵ میں سوتے سوتے جہنم میں گر گیا۔

"مرزائی" مولوی صاحب مرزا صاحب کی عبارت کو چھوڑ ہی دیتے ہو حالانکہ اس وحی کے بعد ایک ناپاک روح کی آواز آئی پاکٹ بک ص ۶۶۷

"محمد عمر" مرزائی صاحب یہ جو عبارت بڑھائی گئی یہ مرزا غلام احمد صاحب کی ہے جب تمہارے نزدیک مرزا صاحب کو سلسلہ وحی تھا یا تم کہو کہ ان کے ملہم کی طرف سے آواز آئی اور یا خود مرزا صاحب کا کلام ہے کیونکہ مرزا صاحب سے جو بات نکلتی تھی وہ ان کی زبان پر خواب میں جاری ہوتی جس

کو لوگ بھی سنتے تھے۔

دوسرا جواب سوئے ہوئے ہوں مرزا غلام احمد صاحب اور کہے کوئی کہ میں سوتے سوتے جہنم میں گر گیا" صاحب عبارت ہی کہہ سکتا ہے کہ یہ حالت مرزا صاحب کی ہی ہے جو ان کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا سوئے ہوئے ہوں مرزا صاحب اور گرے جاگتا بولتا کوئی تو عقل کی بات کرو۔ پھر مرزا جی نے اس کی تائید فرمائی۔

تذکرہ ۵۲۹ مکاشفات ۴۷ | رویا۔ دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا اِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ

کیونکہ مرزائی صاحب مرزا جی کو تو خواب میں بھی جانوروں نے سمجھا دیا کہ اگر تم مسلمان ہوتے اور ان کی بات مرزا جی ہضم کر گئے کہ یاد نہیں لیکن سیاق کلام واضح کر رہا ہے کہ اس کے پہلے یہی فقرہ ہے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم مسلمان ہوتے لیکن تم مرزائی ہو گئے تمہاری بدقسمتی۔

مرزائی چڑیا گھر

(۱) **سرمہ چشم آریہ مطبع لاہوری ۱۰۸** | وید میں یہ بھی لکھا ہے کہ اندر نے ایک رشی کی لڑکی کو حمل کر دیا بلکہ آپ ہی اس کے پیٹ سے پیدا ہو گیا۔

(۲) **کشتی نوح ۹۰** | دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں

نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صـ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنا یا گیا پس اس طور پر میں ابن مریم ٹھہرا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو حمل بھی ہوا جو دو ماہ تک رہا پھر جس نے بھی اور خود ہی پیدا ہو گئے سُبحان اللہ۔

مرزائی دوستو دھرم کی بات کہنا اندر کی بات اور مرزا جی کی بات میں کیا فرق ہے؟ یا مساوات۔

(۳) سرمہ چشم آریہ ۱۴ } کچھ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔

(۴) " } اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ (مرزائی) اور معزز آدمیوں نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ

(۵) " دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مر گئی تھی۔

(۶) " بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا جسکا آدھا دھڑ تو مٹی تھی اور آدھا چوہا بن گیا۔

(۷) " قرشی نے خود اپنی ہڈی میں سوراخ ہو کر اور پھر اس راہ سے مدت تک براز یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔

مرزائی دوستو! اپنے ہی مرزائیوں کے عجیب عجیب کرشمے ملاحظہ فرمایئے۔

(۸) تذکرہ ۲۶۵ } (مرزا غلام احمد صاحب) حسن کا دودھ پیئے گا۔

(۹) تذکرہ ۳۱۹ | میں نے دخواب میں) دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پہ ہے بھینس بن جائے میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پہ ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں (نبیوں کی شان ہے) تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا پھر بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور میں اس دعا میں محو ہو گیا جب بعد اس کے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا . . . . اور نہ صرف یہی بلکہ اس کے دودھ کی بھی امید ہے۔

نورِ مرزا صاحب

(۱۰) تذکرہ ۲۱۲ | میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہ رہے ہیں۔

آئینہ کمالات ۲۹۶] ہے درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب

(۱۱) تحفہ گولڑویہ ۱۵۱ | پہلی تاریخ کا چاند جس کو ہلال کہتے ہیں وہ تو خود ہی مشکل سے نظر آتا ہے اسی وجہ سے ہمیشہ عیدوں پر جھگڑے ہوتے ہیں۔

پس اس غریب بیچارے کا گرہن کیا ہو گا کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔

مرزا صاحب کے نور کا نمونہ

تذکرہ ۳۶۴ | ایک دفعہ مجھے مرض ذیابطیس کے سبب بہت تکلیف تھی کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔

سیرۃ المہدی $\frac{1}{256}$ | چنانچہ حضرت صاحب کو ان دنوں میں خارش کی تکلیف ہو

گئی تھی۔

(سبحان اللہ مرزائیوں کا کھجلاتا ہوا چاند اور تخت وفق سے نور افشانی) اور ہمارے مسلمانوں کے چاند محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے سامنے آسمان چاند بھی شق ہوکر قدمبوس ہو اور ہر کافر بھی اُس چاند کی قدمبوسی کو تسلیم کرے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرمادے وَانشَقَّ الْقَمَرُ تو ایسے نبی اللہ بے داغ و بے عیب چاند سے پیٹھ پھیر کر مرزا غلام احمد صاحب مذکورہ بالا صفات والے تو تسلیم کرنا یہ مرزائی انصاف ہی گوارا کر سکتا ہے کوئی ذی شعور کبھی اس خسارے کو نہیں برداشت کر سکتا۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

(۱۲) **تذکرہ ۴۳۹** } فرمایا آج میں نے ایک خواب دیکھا جیسے آنکھ کے آگے ایک نظارہ گزر جاتا ہے دیکھتا ہوں کہ وہ سانڈھوں کے سر جسم سے الگ کئے ہوئے ہاتھوں میں ہیں ایک ایک ہاتھ میں اور دوسرا دوسرے ہاتھ میں۔

(۱۳) **تذکرہ ۴۰۶** } اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قطب کی طرف اس کا منہ ہے۔ خاموش صورت ہے آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد ان بنوں میں سے کسی بن کی طرف دوڑتا ہے اور جب بن داخل ہوتا ہے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی شور قیامت اُٹھتا ہے اور اُن جانوروں کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی ہے تب وہ فراغت کر کے میرے پاس آبیٹھتا ہے آنکھیں اسکی بہت لمبی ہیں اور میں اسکو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں اور وہ اپنے چہرے کے انداز سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ میں مامور ہوں اور نہایت شریف اور

پرہیزگار آدمی معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم ہوتا ہے۔

تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے۔

۱۴۔ **تذکرہ ۴۲۰** { میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ بند سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔

۱۵۔ **تذکرہ ۴۲۵** { میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اس کے نیچے ایک غار سی چلتی آتی ہے میں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ نیچے ہی نیچے چلا گیا پھر ایک جست کر کے میں اوپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر۔

سبحان اللہ مرزا غلام احمد صاحب اسفل السافلین میں تشریف لے جا کر بھی تیرنا خیال فرما رہے ہیں حالانکہ اس قارونی سزا کا اقرار دوسرے مقام پر بھی کیا ہے۔

(۱۶) **تذکرہ ۷۵۷**:۔ کشتین کا بیڑا غرق ہو گیا۔

مرزائی دوستو! سوچو جس شخص کا خود جہنمی ہونے کا اقرار ہو کیونکہ اسلام سے نکل کر

کرشن وجے سنگھ بہادر اور نہیہ کلنگ اور بدھ منیا بن گئے اور کافر پر جنت حرام ہے - اب اگر تم بھی مرزا جی کے مقتدی اور امت مرزائیہ میں شامل رہو گے تو کرشنی اور جے سنگھی اور نہیہ کلنکی اور بدھی ہی رہو گے -

اے امت مرزائیہ! خدا سے ڈرو - اخیر تم نے مرنا ہے اور قبر میں انشاء اللہ العزیز تمہارا احساب ضرور ہونے والا ہے وہاں منکر نکیر کو کیا جواب دو گے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر و حشر میں کیا منہ دکھاؤ گے وہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تمہیں چھوڑا نہ سکیں گے اگر میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن دنیا سے ابھی تھام لو گے تو قبر و حشر میں بھی آسانی ہو گی ورنہ تمہارے لئے مشکل بن جائیگی افسوس صد افسوس با قسمت ہیں وہ لوگ جو نہیہ کلنکی کرشنی جے سنگھی آریہ عیسائی یہودی نیچری بدھ مت اپنے دین کو چھوڑ کر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں صدق دل سے داخل ہو گئے لیکن تم ایسے قسمت کے . . . کہ دین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ترک کر کے نہیہ کلنک کرشن جے سنگھ بہادر بدھ متیا تیلیشی مدعی الوہیت کے پیچھے اپنی حیات و ممات کو برباد کر رہے ہو اصلی نبوت کو ترک کر کے جعلی نبوت کو پسند کر رہے ہو اصل خدا کو چھوڑ کر بے دست و پا مدعی الوہیت کے پیچھے اپنے ایمانوں کو برباد کر رہے ہو قرآن کریم احسن و افضل و اعلیٰ اصدق کتاب اللہ چھوڑ کر تحریف کر کے تذکرہ اور حقیقۃ الوحی کے حامل بن رہے ہو خداوند تمہیں ہدایت کی توفیق عنایت فرماوے اور نقل سے اصل کی طرف لاوے امین ثم امین۔

کتاب مقیاس نبوت کی تیسری جلد بفضلہ ختم ہوئی اللہ تعالےٰ رسالت مآب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں منظور و مقبول فرماوے اور قبر و حشر کے لئے توشہ خیر بناوے اور عام مسلمانوں کو اس سے وسیلہ ہدایت مقرر فرماوے۔

اور بفضلہ تعالیٰ مرزائیوں کی مکمل پاکٹ بک کا جواب من وعن دیا گیا ہے زیادتی سے قطعاً پرہیز کیا ہے والسلام -

اعلان

جو مرزائی مقیاس نبوت کی تینوں جلدوں سے ایک کا حوالہ غلط ثابت کر دیگا تو اس کو یک صد روپیہ فی حوالہ انعام دیا جاویگا اور جتنے حوالے غلط ثابت کرے اتنے سو ہی انعام حاصل کرے اور جو شخص مقیاس نبوت کامل کا جواب نمبروار شائع کرا دے تو اسکو مبلغات دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ انعام دیا جائیگا۔

محمد عمر دار المقیاس اچھرہ۔ لاہور

صحیح

ناشران مولوی عبد الوہاب و حافظ عبد التواب۔ اچھرہ لاہور

ایک ضروری تصحیح

کاتب نے غلطی سے ۵۶۸ کے آگے بجائے ۵۶۹ لکھنے کے ۶۶۹ لکھنا شروع کر دیا ہے اور آگے اس شمار سے بقیہ صفحات بھی غلط لکھے ہیں۔ لہذا فہرست بھی کاتب کی غلط تحریر کے موافق ہی لکھی ہے اور مضمون بالکل صحیح ہے۔

محمد عمر دار المقیاس۔ اچھرہ۔ لاہور

تالیفات محمد عمر اچھروی ضلع لاہور

مقیاسِ حنفیت } اِس کتاب کا ہر مُسلمان حنفی کے پاس ہونا ضروری ہے، کیونکہ یہ کتاب حنفیت کا تھرما میٹر ہے۔

مقیاسِ نبوّت } اِس کتاب میں ختمِ نبوّت وحیاتِ مسیح وکذب مرزا غلام احمد قادیانی پر دلائل واضحہ ہیں۔

مقیاسِ خلافت } اِس کتاب میں خلافت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر دلائل بیان کئے گئے ہیں۔

مقیاسِ صلوٰۃ } اِس کتاب میں نماز کے متعلق تمام اختلافی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

انعام مبلغات یکصد روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا۔ جو اِن کتب کے حوالہ جات کو غلط ثابت کرے۔ محمد عمر اچھرا لاہور

ضروری
اطلاع

چونکہ کتاب ہذا کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔
لہذا کوئی صاحب اسے بغیر رضامندی
مصنف ہذا کے چھاپنے کا قصد
نہ کرے